يا ايها النبي انا ارسلناك شاهدا و مبشرا و نذيرا

جنان البشر

فی احوال سید البشر کہ منقسم بہ ہشت چمن است چہار چمن ازین در دفتر اول و پنج چمن آخرین در دفتر دوم زینت ارتسام یافتہ

باہتمام بندۂ عاجز محمد عبد الرحمن تاجر کتب و مالک مطبع فیض عام بنگلور لشکر بن حضرت مولوی غلام محمد صاحب شوکت خوشنویس مد ظلہ

در مطبع فیض عام بنگلور لشکر طبع شد

نسخه برای دفع جریان دائمی [illegible] و تقویت باه و [illegible] دل و دماغ [illegible] حضرت [illegible] قدس سره [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] الانوار — نسخه معجون [illegible] [illegible] — [illegible] چهار تولچه

عرق کیوره [illegible] — عرق گاوزبان [illegible] — [illegible] در [illegible] حل نموده —

[illegible] شکر سفید [illegible] قوام [illegible] و [illegible] اشیاء [illegible] حل نموده

[illegible] نسخه [illegible] — مغز بادام [illegible] — مغز فندق [illegible] — مغز کدوی [illegible] — [illegible] — مغز تخم [illegible]

[illegible] — گل [illegible] چهار ماشه — [illegible] چهار ماشه — [illegible] سیاه چهار ماشه — [illegible] سفید

[illegible] چهار ماشه — [illegible] چهار ماشه — [illegible] چهار ماشه — [illegible] چهار ماشه

[illegible] سیاه چهار ماشه — تخم [illegible] سفید چهار ماشه — تخم [illegible] — [illegible] پوست [illegible] چهار ماشه

[illegible] چهار ماشه — پوست [illegible] چهار ماشه — [illegible] چهار ماشه — [illegible] چهار ماشه

همه اجزا را [illegible] حل [illegible] قوام [illegible] — و [illegible] معجون [illegible]

[illegible] چهار [illegible] — و ورق نقره [illegible] ۳ ماشه [illegible] ورق نقره [illegible]

یک [illegible] (۱۸۰) عدد ورق نقره [illegible] (۵ ۱/۲) [illegible]

ورق نقره [illegible] معجون [illegible] حل [illegible] ۶ ماشه [illegible]

[illegible] ۶ ماشه [illegible] ۶ ماشه [illegible]

[illegible] طبیعت [illegible]

[illegible] (۵۹) [illegible]

[illegible] استعمال [illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت

[illegible]

[illegible]

[illegible] فایده حاصل [illegible] — [illegible] ۲ رمضان [illegible] ۱۳۰۳

[illegible]

فہرست مضامین جہان النبیر فی احوال سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم

دفتر اول

فہرست [illegible]

تمام شد

کتاب جواہر الاحکام فی دین الاسلام

برادرانِ احناف! علمائے اولین و آخرین نے و مفتیان شرع متین و فقیہان دین نے قرآن شریف اور حدیث کی حقایق و دقایق عربی فارسی میں لکھ چھوڑا اور انہوں نے کوئی دقیقہ بھی باقی نہیں رکھا تھا مگر اکثر حنفی بھائی عربی اور فارسی زبان کی ناواقفیت سے اپنے طریقہ اور حقیقت معرفت کے نکتے بھلا دیا اور بزرگان سلف نے جو کچھ سیدھا راستہ بتلایا تھا اپنی نافہمی سے بھٹکنے لگے اور بزرگانِ سلف نے جو کچھ محنت اور سعی مسایل دین میں کی ہے وہ سب درست ہے انکے خلاف جو کچھ بیان ہے وہ واہیات ہے۔ علمائے دین نے جو مسائل احکام طریقۂ حنفیہ کے کتابوں میں تحریر کیا ہے ان سبکو انتخاب کرکے مولف صاحب نے یہ ضخیم کتاب بنایا ہے جسمیں مسائل ضروری جو انسان کو وقت پیدایش سے لیکر موت تک اور بعد الممات سے تعلق رکھتے ہیں۔ حدیثوں کے حوالے سے بطور تفقہ جمع کیا ہے اور مشکوٰۃ شریف صحیح بخاری طریقۃ النجات وغیرہ سے مسایل اخذ کرکے ختم مسئلہ پر کتاب کا نام بھی لکھ دیا ہے تاکہ شبہ کیوقت اصل کتاب سے مقابلہ کرکے تسکین حاصل کرلیجائے اور یہ بھی کمال کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نور مقدس کا احوال۔ عالم ارواح۔ ابو الاجساد۔ حضرت آدم علیہ السلام کی اور ذریات کی پیدایش۔ اَلَستُ بِرَبِّکُم اور انسان کو خاکی کہنے کی وجہ اور سبب کا مفصل بیان اس کتاب میں جمع کیا ہے کتاب اتنی بڑی ہے کہ تین باب اور ایکسو ستر فصلوں پر ختم ہوی ہے اسکی فہرست مضامین ہی تخمیناً ۴۰ صفحات سے زیادہ ہے اور یہی مصنف نے رسالۂ قطرہ مصنفہ قطب ویلور حضرت محی الدین شاہ عبد اللطیف قادری قدس سرہٗ کا جسمیں اوزان مروجہ عرب و ہند درج ہیں اور ہر اناج جو ملک ہند میں مستعمل ہیں نمایاں وزن کیساتھ مطابقت دیکر جدولوں میں تحریر کیا ہے شامل کیا گیا ہے۔ دیکھو! فقہ حنفیہ میں یہ بہت ہی مشہور و معروف کتاب ہے یہ کتاب ایک گنجینہ ہے جسمیں فقہیہ مسایل کا بحر زخار بند ہے اور اس کتاب کی عمدگی بمبئی مدراس حیدرآباد۔ بنگلور میسور۔ ٹمکور۔ ہاسن۔ شیموگہ۔ کولار بلکہ سارے ہندوستان تک مشہور ہے اسلئے کہ کم فہم لوگ کم عمر لڑکے لڑکیاں اور مستورات تک اس کتاب کو بآسانی پڑھ کے مسایل دین سے واقف ہو جایا کرتی ہیں یہ کتاب بہت بڑی ہے جسکی وجہ عرصہ دراز سے چھپی نہیں تھی اور اسکی مانگ بیحد تھی اسکے مالکوں سے بذریعۂ رجسٹری اجازت نامہ حاصل کرکے مطبع فیض عام بنگلور کنٹونمنٹ میں چھاپنا شروع کر دیا گیا ہے تختی بڑی ... صفحے کے قریب خوشخط چھپائی صاف ہو رہی ہے کاغذ دو قسم کا لگایا گیا ہے بادامی کاغذ پر آٹھ روپیہ۔ سفید کاغذ والی دس روپیہ ہے محصول ڈاک ذمہ خریدار ہے۔

رسالۂ اصولِ مسلمانی

بچوں کو مذہب اسلام کے اصلی عقیدے اور پائیدار ذہن نشین کرانے کیلئے بہت ہی آسان طریقہ پر سلیس اردو الفاظ میں چھاپا گیا ہے۔ تختی پنجابی سرکاری درسی کتابوں کے برابر خوش وضع چھپی ہے بیحد خوشخط ہر حرف جدا جدا ہے۔ کاغذ عمدہ چکنا چھپائی پاکیزہ غرض بچوں کو اسلام کے مقاصد اور مسائل سکھلانے کے لئے بڑے بڑے قرآن سے بہتر یہ رسالہ ہے۔ یہ مختصر اور مفید رسالہ قرآن مجید اور احادیث شریف کا لب لباب ہے۔ بڑے بڑے علما نے اسکو ملاحظہ فرماکر پسند کیا ہے۔ اس رسالہ کو بچوں کی جیبوں میں رکھنا چاہئے تاکہ وہ ابتدا ہی سے اصول اسلام سے واقف ہو جائیں۔ اس رسالہ کی سیکڑوں کاپیاں منگواکر عام مسلمان بچوں میں مفت تقسیم کروائے۔ فی صدی رسالہ ۱۲ روپیہ ۸ آنہ

یہ کتب ملنے کا پتہ:- یم عبد الرحمن تاجر کتب (بک سیلر) و مالک مطبع فیض عام نمبر ۶۳ لبے مسجد سٹریٹ بنگلور

کنٹونمنٹ

[illegible]

منظوم مجموعہ خطبات ابن نباتہ (مع ترجمہ اردو)

حضرات! ہمارے ملک میں کل مسلمان اردو اور اکثر فارسی سمجھ سکتے ہیں
مگر عربی سمجھنے والے حضرات شاذ و نادر نظر آتے ہیں۔ ہر جمعہ کو جمعہ میں
خطیب صاحب عادت کے موافق عربی خطبات تو پڑھ دیتے ہیں لیکن خطبات
کی خاص غرض سے سامعین کو کما حقہ واقفیت نہیں ہوتی حالانکہ
خطبات کا سمجھنا اور ان پر عمل کرنا ضروری ہے۔ خطبہ کا معنی بھی یہی ہے کہ
حاضرین کو خدا و رسول کی باتیں سنائی جائیں اور احکام اسلام سے انہیں
آگاہ کردیں۔ اکثر مسلمان حضرات اپنے خاص کاروبار سے بالکل
فرصت نہیں پاتے اور نہ انہیں اتنا موقع ملتا ہے کہ دینی ضروریات کی
طرف متوجہ ہوں۔ سال بھر اور ہفتہ میں ایک بار اگر مصلیوں نے صرف
عربی خطبہ ہی سماعت فرمایا تو کوئی فائدہ متصور نہ ہوگا۔ بعض تعلیم
منظوم اردو خطبات جن میں ایک دو مسائل کے سوا اور کچھ بھی نہیں ہوتا
اور جب یہی مسائل بار بار سنائے جاتے ہیں تو سامعین توجہ سے
نہیں سنتے۔ اس ضرورت کو پوری کرنے کی غرض سے عالیجناب فیضمآب جامع
شریعت و طریقت حامی کتاب سنت ماحی شرک بدعت زبدۃ السالکین
قدوۃ العارفین کثیر التصانیف التوالیف اعلیٰ حضرت مولانا مولوی
حاجی شاہ محمد عبد الحی صاحب حنفی قادری بنگلوری طاب ثراہ
و جعل الجنۃ مثواہ نے عربی اور اسکے ساتھ ترجمہ اردو میں منظوم فرما کر
ایک بہت بڑا احسان جو اسلام پر کیا ہے اس سے ہمارا ملک بخوبی
واقف ہے۔ اس کی تعریف اظہر من الشمس ہے اس ترجمہ میں بڑی صفت
یہی ہے کہ خطبوں میں نماز کے ضروری مسائل بہت ہی تحقیق کیساتھ
درج ہیں اور ہر ایک خطبہ میں ایک ایک مضمون پر مدلل بحث
کیگئی ہے کسی میں توحید کے دلائل اور خوبیاں بیان کی گئی ہیں
تو کہیں شرک بدعت کی بیخ برآوردنگی کیگئی ہے کہیں اتباع سنت
رسول اللہ کی ترغیب و تحریص دلائی گئی ہے۔ کہیں آداب و اخلاق
کا بیان تو کہیں ائمہ اربعہ تابعین و تبع تابعین کے برکات و فضائل
پائے جاتے ہیں۔ مسائل فقہ کے فصیح و بلیغ عبارت بھی شامل
ہیں گویا ایک کیمیا خطبہ آئینہ ہے عام حال کے خطبوں کے علاوہ
ایک خطبات کا ضمیمہ جو عالم باعمل فاضل اجل مولانا مولوی
محمد عبد القادر محی الدین صاحب صوفی رحمۃ اللہ علیہ
فرزند اکبر حضرت مصنف کی تالیف سے ہے ملحق کیا گیا ہے۔
اس ضمیمہ میں چودہ علوم متعارفہ عربیہ۔ صرف۔ نحو۔ معانی
ہیئت۔ تاریخ۔ حساب۔ طب۔ شعر۔ کلام۔ فرایض
تفسیر۔ حدیث۔ اصول۔ فقہ کا ذکر ہے۔ اصطلاحات تصوف
عید الفطر۔ عید الضحیٰ۔ نکاح وغیرہ کے جدا جدا خطبے نظم و نثر
در صنعت غیر منقوطہ نہایت فصاحت و بلاغت سے لکھے
گئے ہیں۔

اس مجموعہ خطب کی قیمت بنظر افادہ عام فی نسخہ مجلد
دو روپیہ ۸ مقرر ہے۔ اس کتاب مستطاب کی عمدگی خطیب
صاحبوں اور دوسرے مسلمانوں کو بوقت قرات معلوم ہوگی
اس سے کوئی گھر خالی نہیں رہنا چاہیئے اور مستورات
بھی اسکو مطالعہ کرکے ہدایت پاسکتی ہیں۔

ملنے کا پتہ: حکیم عبد الرحمن تاجر کتب (بک سیلر) و مالک مطبع فیض عام لبی مسجد سٹریٹ نمبر ۶۳ بنگلور کنٹونمنٹ

مطبوعہ مطبع فیض عام بنگلور

یا ایہا النبی انا ارسلناک شاہدا و مبشرا و نذیرا

الحمد للہ والمنۃ کہ ایں کتاب مستطاب کہ در عوام و خواص متبرک و متداول در امصار و دیار ممالک ہند بلکہ در حرمین شریفین ... معمول بہ است از تصنیف منیف مفضل زمان فائض دوران حضرت مولانا مولوی شاہ محمد عبد الغنی صاحب بنگلوری المشہور بہ

بہار نبوت

گلزار نبوت

جنان البشر

فی احوال سید البشر کہ منقسم بود در فہرست چہار چمن و لیکن در دفتر اول و پنج چمن آخرین در دفتر دوم زینت ارتسام یافتہ باہتمام بندۂ عاجز محمد عبد الرحمن تاجر کتب مالک مطبع فیض عام بنگلور لشکر بن حضرت مولوی غلام محمد صاحب شوکت ... سلمہ

در مطبع فیض عام بنگلور لشکر طبع شد

دیباچہ انشا پرداز لطافت پیرا و سخن طراز نزاکت آرا نکتہ شناس معنی پرور فصاحت گستر قلندر حسین صاحب اطہر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جنان[1] سخن پیرائی ثنا سے اس بہار پیرا کے شاداب ہے کہ گلستان کا ین و من کان جسکے شمال[2] مہب نوال سے نضارت یاب ہے چنار[3] اسکے سوزش غم سے شرربار شقایق اسکے آتش الم میں داغدار۔ گل اسکے گنجینۂ عالم نواز سے زر درکنار اور بلبل اسکے کارگاہ برگ و ساز سے نغمہ در منقار۔ وہاں غنچۂ تسبیح نیائش میں اسکے گویا لب شگوفہ تہلیل ستائش میں اسکے وا۔

قطعہ

نول مرغان چمن مضراب ساز وصف او	دستک بال و پر سائر جلاجل میزند
در قعودش جحرہ آرا ہمچو مرتاضی حباب	در سجودش موج دریا سر بساحل میزند

خطرۂ ذرئی خامۂ ثنا میں اس جوہر اول کے ہے جو سالار جمیع مرسل کے ہیں۔ ہادم او ثان ان کی کتاب ہے ناسخ ادیان انکا فصل الخطاب ہے۔ مورد براق و علم کوئی ایسا نہیں مہبط اطلاق اعم کوئی ان کے سوا نہیں

---

[1] بکسر جمع جنت کہ بمعنی بہشت ہست ۱۲ [2] بالفتح باد یکہ از طرف قطب و بنات النعش وزد ۱۲ [3] بالفتح درختیست در ولایت بسیار کلان و بزرگ بشکل پنجہ انسان رسیدہ از وانگرد بارو دار وبرش ہزار سال رسد بار نداردو بالکسر خطا ست از غیاث ۱۲ [4] بضم نون داوی مجہول منقار مرغان ۱۲ [5] ویدن وسعی کردن و تیز رفتن ۱۲ [6] احادیث نبوی کہ فاصل ست میان حق و باطل ۱۲ [7] بالکسر وا در ہا کردن ابند کشادن و گفتند کہ اینجا مراد از شگفتن غامۂ آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم باشد چنانچہ عرفی گفتہ ست [8] تا مجمع امکان و وجوب نہ نوشتند [9] مورد متعین نشد اطلاق اعم را ۱۲

اپنے نورِ شمعِ جمال سے ظلمتِ غوایت کو دور کیا۔ بل میں اس جہان سے طرفِ لامکاں کے عبور کیا **غزل**

سروِ بستانِ اصطفا ہے وہ
موجِ اسکی ناؤ چلتی ہے

نازِ پروردۂ خدا ہے وہ
بحرِ حیرت میں ناخدا ہے وہ

مرسلِ خاص کبریا ہے وہ
سر کے بل چاہیے وہاں جانا

بندہ ہو لیک با خدا ہے وہ
زائرو تم کو دیکھتا ہے وہ

بعد ازیں یہ گلزارِ پرانوار ہمیشہ بہار سیر کہ جسمیں چمن چمن گلہائے بوقلموں شگفتہ اور تر ہے۔ شیفتگان گل یا صنوبر کبھو اس گلزار نظر فریب جنت کو ایک نظر دیکھے پھر نہ پوچھے کہ گل یا صنوبر چہ کرد۔ اور شیدائیان مجمع الاشعار کبھیں اس حدیقۂ خوش اور روضۂ حرم و دلکش کا مشاہدہ کرے اور دیگر نہ سوچے کہ کجا رباعی اور کدام فرد **غزل**

جو ہیں اہلِ دماغ سیر
عاشقینِ رسولِ یزداں کو
ظلمتِ جہل سے نکل باہر

وہ کرے آکے سیرِ باغ سیر
کبھی حاصل نہیں فراغ سیر
ہاتھ میں لیکے شب چراغ سیر
کر خیابانِ سیر کی سیر اطہر

نورِ رحمت سے مستفیض ہو وہ بزم
اسکی کیفیتو نکا ان کو مذاق
شکر للہ جناب عبد الحی
بیٹھے بیٹھے ملی سراغ سیر

جس میں روشن ہوا چراغ سیر
جو ہیں صہبا کش ایاغ سیر
مومنوں پر کیا بلاغ سیر

خوبی کتاب کامل النصاب کہ جسکی ہر بیت باب الرحمۃ ہے۔ اور ہر باب بیت المکرمت۔ حروف نہیں اشجارِ وادی ایمن ہیں نقطے نہیں ازہار و انوار ارم گلشن ہیں۔ ہر صفحہ صفحہا وا۔ بین السطور انہار نور پیغمبر خدا کی داستان ہے مقبولِ کبریا کا بیان ہے ساقی و صہبا کی کیفیت نہیں ساقی کوثر کی صفت ہے۔ شاہد قمر طلعت کی مدحت نہیں صاحبِ شق القمر کی معرفت ہے۔ **غزل**

گل کا ہنسنا کہیں غنچے کا چٹکنا دیکھو
کرکے اس رنگ سے گل ورد کو سجدہ دیکھو
چمن باغ کے وہ کبک خراماں کا ہے
کیسا نظم ہو حاجت نہیں نغمہ دیکھو
خوب مرغے ہیں دیباں مثنوی خاقانی

بلبلو آکے گلشن کا تماشا دیکھو
نرگس مست ما زاغ سے آنکھیں جنکی
چشم دل کھولکے گلزار سیر کو دیکھو
پیچ طغرا کی ہیں جو کھولنے والے استاد
عرش اورنگ شہنشاہ کا قصہ دیکھو

والضحیٰ غازہ ہو جس چہرۂ نورانی کا
رونمائی کو لے آ نرگس شہلا دیکھو
ہاں غزل اور قصاید جو ہیں پر خوش الحان
پڑھکے اس بندش مضموں کا نتیجہ دیکھو
چمنستان مسرت میں تم پر مارے ہو!

آگے پرواز کرو طوبیٰ و سدرہ دیکھو
بیٹھتے اُٹھتے جو بھرتے ہو دمِ شاہ دار
اس میں ہے اپنے پیمبر کا سراپا دیکھو

مثنوی میر حسن کی اجی پڑھنے والے
کوئی دم اسکو بھی سائیں اجی ہولا دیکھو
شعلۂ طور میں تنویر شرر کی بھی نہیں

کسی محفل میں یہ پڑھکر تو ذرا سا دیکھو
خاک دکھلائے ہی کیا دور میں کلکتے کی
ذکرِ نورِ نبوی میں ہے یہ نسخہ دیکھو

داستاں ہی یہ مگر اپنے رسولؐ اللہ کی
تم بھی اطہر پڑھو یا اُسکو سنو یا دیکھو

سبحان اللہ عجب گلزار غیرتِ فرخار کہیں چکور روایت سے معجزۂ شق القمر اظہار رہے۔ چاند کا کھیت کرنا اس چمن میں ہوا ہے بلبل خبر سے سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْریٰ کی صدا آتی ہے۔ اور صلصل اثر دَنیٰ فَتَدَلّٰی کی نداسناتی ہی کہیں طوطی آیت اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ کی تفسیر معائنہ کرتی ہے کہیں قمری محبت طٰهٰ مَا اَنْزَلْنَا کی تقریر ہر آئینہ کرتی ہی کہیں ارہاصات رضاعت کا چمن پھولا ہے۔ معجزاتِ نبوت کا گلشن لہلہا رہا ہے۔

قطعہ

ہے بہشت اس ہی جنان سیر اندر
جاگے نہ کبھی صورِ سرافیل کے دم سے

آگاہ سے پوچھے تو میں واعظ کو دکھاؤں
یک پھول جو اس باغ سے فتنہ کو سنگھاؤں

کہ جبکو واعظ مواعظ رموز حقانی، ناصح نصائح حدیث و قرآنی، ضرب المثل مثالان حقائق، فقیہ ابدل نکتہ شناسان دقائق مؤید سنت و بدعت شکن، رشید وحدت کثرت فگن، حسان بلاغت سحبان فطانت سراپا فضل ہمہ تن بذل ~~

پیر روشن ضمیر عبد الحی
اور رموزِ مفسرین تمام
جسکو فاروق دین پناہ لکھا
محی دین انکہ آفتاب علا
آشنائے محیطِ رمزِ آلہ
انکی صحبت میں ہی خدا ملتا

ہادی دستگیر عبد الحی
اُنکی ہی ذات پاک میں وہ تمام
اطہرا پھر تو اُنکو کیا سمجھا
قطبِ دوراں امام راہِ ہدا
خاص نعمت گاہ و ستر حق آگاہ
مجھ سے ستم پوچھیو کہ کیا ملتا

تب سیر کا وہ مجمع ہے
وعظ قرآں شروع اگر وہ کرے
محی دین سے ہے استفادہ کیا
شمع کاشانہ مقام قدس
عصر کا اپنے شیخ اکبر ہے
خاص اسرار حق جو ہیں ملفوف

اور احادیث کا وہ مرجع ہے
ملا اعلیٰ درود پڑھنے لگے
ہاتھ پر اُنکے خرقہ تازہ کیا
مہر قرب و مہ تمام قدس
سیرت مصطفےٰ کا مظہر ہے
اُنکی ہی ذات پاک پر مکشوف

جوکہ انکا عدو ہے ناہنجار
اسنے اللہ سے کیا پیکار

مہبط اسرار الٰہی مورد انوار نامتناہی فخر واصلین شرف عارفین شہنشاہ حفاظ کرام ملک الافاضل علام قافلہ سالار کاروان حجاج بیت اللہ مقدمۃ الجیش عساکر زوار روضۂ رسول اللہ سیادت پناہ فضیلت دستگاہ حنفی المذہب صوفی المشرب ویلور مقام حضرت مولانا مولوی حافظ حاجی شاہ محی الدین لقب عبد اللطیف نام کہ اس ملک کرناٹک میں آپکا وہ جناب آسمان قباب ہے جیسا سند العلما والاولیا حضرت مولانا شاہ عبد العزیز قدس سرہ العزیز کا ہندوستان میں جیسا شاہ صاحب کی تعریف میں زبان قاصر ہے ویسا ہی حضرت کی توصیف میں لسان متعذر۔ **الغرض**

قطب دوراں کا یہ خلیفہ ہے
نائب خاص بوحنیفہ ہے
وعظ قرآں سنے تو انسے سنے
اور حدیثاں سنے تو انسے سنے

ہاتھ میں اسنے جب لیا قرآں
ہوا تفسیر غیبی کا ساماں
کیسے کیسے ہیں خوب بیاں انمیں
گر نہ باور ہو آئیں اور دیکھیں

لیک لکھی حسد ہوے و پاک
ورنہ شاعر کا بولنا کیا خاک
کوئی لکھے جو لطف خط میں غزل
جیسے سودا و میر متکمل

لوگ انکو عزیز رکھتے ہیں
نیک و بد میں تمیز رکھتے ہیں
وصف کرتا ہوں ایک فیضاں کا
فاضل و مولوی دوراں کا

اسکو اپنی نظر سے دیکھینگے
کیوں نہ دُرّ و گہر سے دیکھینگے
ہاں خبردار کیا کہا اطہر
تو کہاں اور شیخ بحر و بر

ایک دو فقر لکھے تو کیا ہووے
زندگی بھر لکھے تو کیا ہووے
ایسی خوبی سے اسنے کی تصنیف
حرز جاں کرتے ہیں وضیع و شریف

قبل ازیں کئے مطابع میں مطبوع ہوی آفاق میں دلپسند و مطبوع ہوی الحال فرخندہ مآل مصنف مدظلہ العالی کی پیرایۂ تزائد و تصحیح سے یہ جریدۂ رعنا متجلی ہوی از سر نو زیور تحقیق و تنقیح سے متحلی ہوی۔ **غزل**

شاہد حجلۂ جناں ہے یہ
گل گلزار حوریاں ہے یہ
دُرِ رخشان بحر و کاں ہے یہ
مہر تاباں آسمان ہے یہ

اسمیں ہے ذکر پاک نور نبیؐ
شمع بزم جنان و جان ہے یہ
اس میں ہے حال صاحب معراج
سُلّم اوج آسمان ہے یہ

اسمیں غزوات ہیں بہت سے کہ
کہ مصاف مجاہداں ہے یہ
اسکی گلبانگ میں سر اُڑے ہیں
مرغ لاہوت آشیاں ہے یہ

اسکے پڑھنے میں حزن شیطاں ہو
سقر خبث دشمناں ہے یہ
اس میں اعمال کے ہیں ترغیبات
ہادی جادۂ جناں ہے یہ

مرآۂ معجزات و ارہاصات
عقل حیران ہو وہ بیان ہے یہ
اسمیں کذب و کجی کو راہ نہیں
ذکر اسرار و داستان ہے یہ

دفتر اول منقسم بہ چہار چمن ہے غیرت ارم و عدن ہے۔ چمن اول مسمّی بہ **انوار نبوت** کہ تقطیع اسکی مفتعلن مفتعلن مفتعلن فاعلن اور وزن اسکا مخزن اسرار خواجہ نظام الدین گنجوی اور تحفۃ الاحرار ملا جامی کا ہے۔ چمن دوم مشہور بہ **گلزار نبوت** کہ جسکا وزن فاعلاتن فاعلاتن فعلن جو سبحۃ الابرار مولانا جامی کا ہے۔ چمن سوم موسوم بہ **بہار نبوت** کہ مانند حدیقۂ حکیم سنائی اور ہفت پیکر خواجہ نظامی جو وزن میں فاعلاتن مفاعلن فعلن کے منظوم ہے۔ چمن چہارم معروف بہ **اخبار نبوت** بوزن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات کہ جس میں منطق الطیر شیخ فرید الدین عطار و مثنوی مولانا روم ہے۔

غزل

ذکر خیر البشر جنانِ سیر
واقعِ اثم و شر جنان سیر
در کانِ سیر جنان سیر
کان لعل و گہر جنان سیر

ابر رحمت مطر جنان سیر
بحر رافت اثر جنان سیر
گر ہی یک نظر جنان سیر
ہست نور البصر جنان سیر

سالکانِ سبیل عقبےٰ را
زاد راہ سفر جنان سیر
معطی اہل قرأت و سامع
اجر بے عد و مر جنان سیر

ہوس مے مصطفےٰ داری
چشم بکشا نگر جنان سیر
گر بجاں تو آرزو دار زان ست
جان سپار و بہ بر جنان سیر

اے مناجاتیان عرض بہشت
دار دار خلد اثر جنان سیر
وآنکہ یا رمژدہ باد کہ ہست
شاہد عشوہ گر جنان سیر

ہان جوانانِ باغ و بستان سیر
ہست گلزار تر جنان سیر
یادگار جناب عبد الحی
نامۂ مفتخر جنان سیر

از پئے عاشق رسول اللہ
وِردِ شام و سحر جنان سیر
ہادی جادۂ ہدیٰ اطہر
شد جنان سیر جنانِ سیر

سال طبعش چہ گفت ہاتف غیب
قصۂ معتبر جنان سیر

ایضاً اطہر

کرے کیا کوئی وصف طبع واعظ
دل توصیف میں ہے ربیع واعظ
کرے اخبار سے جو اخذ مضموں
کہ ہے وہ خاص فیض رب بیچوں

عطا وہ فہم ہے اسکو خدا سے
رسید کو نہیں طاقت کہ کھینچے
نصائح میں زباں جب کھولتا ہے
فرشتہ ہے کہ موتی رولتا ہے

دل اسکا مشرق خورشید عرفاں
زباں گویا زبان شمع ایقاں
یہ عالی وعظ میں ہے رتبہ انکا
فلک منبر بنے درجہ اُن کا

صدف سا وا دہاں انکا اگر ہو
تو گوش سامعاں کان گہر ہو
وہ منبر وعظ جاں کرسی نشیں ہو
زمیں واں کی سپہر ہفتمیں ہو

یہ اسکو وعظ میں شان عُلا ہے
کہ گویا فیض روح القدس کا ہے
اگر روح القدس دنیا میں پیدا
جو ہوتا آپکی صورت میں ہوتا

مرے کہنے پہ جسکو شبہ آئے
وہ جائے جسطرح سے آزمائے
جو فکر شادی و غم لب پہ آیا
تماشا برق و باران کا دکھایا

گھیے دوگاه بیگاه چار یکساں ہوئے ہیں وعظ میں اُنکے مسلماں
بسا اوقات ایسا بھی ہوا ہے یہ ہمراہ رکاب اُنکے رہا ہے
تو صد ہا آپکے لینے کو آتے بسا اعزاز و حرمت سے لیجاتے
غرض اسطرح کے اہل ہدایت غنیمت ہیں غنیمت ہیں غنیمت
با ستدعائے سُکّانِ بلد ہا کہیں تشریف فرما وہ جو ہوتا
خداوندا یہی شوکت عطا کر جو ہے وہ فاضل یکتا مغفر

ایضاً از اظہر

محبتِ مشربِ مسلمانان قدوۂ جمعِ مسلکِ عرفاں
ناقلے راوئے سیر رقمے ہادیٔ رہبری ملک شیمے
نیک فالے ہدایت آگاہے خوش خصالے درایت آرائے
لبِ تذکیر میں وہ کھولے ہے تازے تازے شگوفہ پھولے ہے
گرچہ بر حدیث بیش کیا حرف کم تک کبھو نہیں نکلا
بنگیا سننے جبکہ وہی آواز پردہ گوش تھا کہ پردۂ راز
قابِ قوسین کی کہی تفسیر قلب سے پار ہوگیا یک تیر
آئینہ خاطر آئینہ طلعت جوہر کانِ فطنت و خبرت
ناظمے ناثرے زباں دانے فاضلے قارئے خوش الحانے
وعظ گوئے لطیفہ انگیزے شعلۂ درد و در جگر بیزے
کیا کہوں کیا وہ مُنہ سے بولے ہے دُرِ مکنون صدف سے رولے ہے
انجمن میں وہ جب کہ دُر آیا ایک وہ لاکھوں میں نظر آیا
صدر ہے یا خزینۂ اسرار جس سے نکلے ہیں لولوئی شہوار
دامِ طوطیٔ و مرشکر شکنش نمکِ زخمِ دل بود سخنش

در فضائل بسم اللہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم قلزمِ قرآں کا ہے دُرِ یتیم
سب میں ہی یکتا یہ دُرِ بےنظیر جیسے ستاروں میں ہی بدرِ منیر
تین یہ اسمائے مبارک لے یار اسلئے فرمائی ہیں جان اختیار
پہلے جو اسباب ہیں اس کام کے انکو بلا شبہ فراہم کرے
دوسرا اسباب یہ باقی رہے انتہا تک کام کے آغاز سے
تیسرا ثمرات و نتایج بھی تب جو کہ ہیں اس کام کے ہاتھ آئیں سب
اور جو ہی بسم اللہ کا اجر و ثواب اور برکات اسکو نہیں ہی حساب
جتنے جواہر کہ ہیں قرآن میں جتنے ہیں روشن گہر اس کان میں
اس میں جو ہے اسم خدای کریم آئے ہیں اللہ و رحمان رحیم
دُنیا و عقبی کے ہیں جتنے اُمور انکے لئے تین ہیں چیزیں ضرور
اسم مبارک جو ہے اللہ کا اسکے تصرف سے ہی یہ ہوویگا
یہ تو ہی رحمان کا ہی مقتضا اُس سے ہی وابستہ تھا خلق کا
یہ تو رحیمی کی صفت کی ہے شان سعی نہ بندوں کی کرے رائگاں
کہتے ہیں کہ نوح علیہ السلام جب کہ ہو کشتی میں سوار ہی تمام

بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا

غرق کا تھا اُسکے خطرا انکو جب کشتی چلائی ہیں یہ پڑھ فقرہ تب
حرمت و برکات سے اُسکے خدا غرق سے اس کشتی کو سالم رکھا
دیکھئے بسم اللہ کے جب لطف ہیں رکھیں ہو اللہ نے یہ برکتیں

نصف میں جو اسکے لکھے ہو نجات
دیویگا اللہ انہیں حق نجات
صدق سے بسم اللہ جو مومن پڑھے
درجے لکھیں اسکے لئے چار لاکھ
نیکو نہیں نام اسکا لکھے با اتفاق
لاکھ گنہ بخشیگا اسکے خدا
حضرت عیسیٰ کا کہیں در سفر
حضرت عیسیٰ وہاں سے دیکھ کے
دیکھتے کیا ہیں کہ وہ شخص اے عجب
انکو کہا حق نے کہ جب یہ مرا
پایا ہی طاقت وہ تکلم کی جب
طفل بھی استاد بھی اور باپ ماں
کر گئے ارشاد وہ سالار دیں
ایک روایت ہے کہ بخشیں اے یار
فقر سے حق اسکو بچا دیگا جان
نقل ہے جب خواب میں دیکھے عیاں
پڑھتے بہت آپ ہی شاہ کریم
دیکھئے خدا بو نہیں ہی وہ مبتلا
کر پڑھو دس بار بلطف عمیم
اترے ہے خدمت میں اسکے حضور
عرض کی حور اے شہ کائنات
اور اسی بسم اللہ کے حروف ہیں چار

پس جو مسلمان پڑھے گا سات
آتش دوزخ سے ترحم کے سات
ذرہ گنہ اسکا نہ باقی رہے
اور گنہ اسکے مٹے چار لاکھ
دور کرے اس سے بھی کفر و نفاق
ایسے ثواب اسکے ہیں بے انتہا
قبر پر ایک ہوا ہے گذر
کہتے ہیں اسجا سے آگے چلے
داخل جنت ہو بفرمان رب
اسکی جو عورت تھی اسے حمل تھا
پڑھ ہی لو بھیجی ہاں اسکی تب
بخشے گئی ہیں سے اسکی ہی جان
بسم اللہ جب لڑکا پڑھیگا یقین
طفل و معلم کو بھی بہشتیں چار
سختی سے فاقے کی بھی بخشے امان
بی بی خدیجہ کو شہ دو جہاں
بسم اللہ الرحمن الرحیم
چاہیے کرو میں اسکے لئے تا دعا
بسم اللہ الرحمن الرحیم
آئے گئے حور بحکم غفور
حشر میں سر کر غسل بہ بحر الحیات
بہتی ہیں جنت میں جو نہریں چار

نیک ہر اک کام کے آغاز میں
ایک صحیح آئی ہے ایسی خبر
اور کئے ارشاد پڑھے جو سلیم
اور بھی فرمائے ہیں خیر الانام
اور کہے بسم اللہ جو مومن لکھے
اور حکایت بھی یہ مشہور ہے
دیکھے ہیں اس قبر میں بے ارتیاب
بعد کئے سال کے عیسیٰ نبی
دیکھ کے وہ عرض خدا سے کئے
ایک پسر اس سے ہے پیدا ہوا
درس معلم نے دیا اے سلیم
اور حکایت یہ موید صریح
اسکے تب استاد بھی اور والدین
اور یہ فرمائے ہیں خیر الانام
اور ہر لقمہ پڑھے ہے جو ضرور
پوچھو کہ کیا حق نے تمہارے لئے
مروی ہے یکبار رسول خدا
ایسے میں جبرئیل آ حاضر ہوئے
تب پڑھو دس بار وہ عالیجناب
پوچھے وہ حوروں سے شہ انس و جان
لوگ جو جنت میں چلے جائینگے
نسخہ معراج میں ہے بسط سے

بسم اللہ پورا جو تلاوت کریں
کہہ گئے ارشاد شہ بحر و بر
بسم اللہ الرحمن الرحیم
شخص جو بسم اللہ پڑھیگا تمام
اور اسے اچھا لکھے تعظیم سے
بعضے کتابوں میں بھی مسطور ہے
ہوتا ہے مرنے کو نہایت عذاب
گذرے اسی قبر پہ پھر اے زکی
داخل جنت یہ ہوا کس لئے
جب وہ پسر چار برس کا ہوا
بسم اللہ الرحمن الرحیم
ہیگی یہ حضرت کی حدیث صحیح
چھوٹینگے دوزخ سے بلا ریب ہیں
جو پڑھے بسم اللہ بوقت طعام
تن میں طعام اسکے وہ ہو جاوے نور
لاؤ وہ تب عرض نبی سے کئے
قبر پہ یک دیو گذرے ہیں جا
عرض یہ سالار امم سے کئے
حق نے تمہی اس سے اٹھایا عذاب
کب تلک ہی حور رہو گے یہاں
تب تلک ہم ستائیں اے شہ کئے
کیسے فضائل ہیں یہ بسم اللہ کے

لا اله الا الله محمد رسول الله

بسم الله الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم
مجمل قرآن ہی یہ لا کلام
یون ہی حدیث اسکو پڑھی ایکبار
چار ہزار اسکے مٹا دیوے بشر
جانین ملک ایک ہزار انسی ہان
تین سے تورات مین آئی ہین جان
آئے ہین تو دیہ تو اسمای رب
اور یہ سر نامہ قرآن مین
گویا کہ اللہ تعالی کے نام
جمع ہین وہ سب اسی قرآن مین
جتنے علوم آئے ہین در فاتحہ
بسملہ کے با مین جو اسرار ہین

مطلع انوار کتاب کریم
اسکی ہی تفصیل ہے قرآن تمام
صدق دلی سی جو صداقت شعار
واسطے ہر حرف کے ای باخبر
ایک ہزار اسم ہبی پیغمبران
تین سے انجیل کے ہین درمیان
خلق کی ہین علم مین یہ نام سب
آئے جو سو اسم یہ عنوان مین
وہ جو ہین سو الف پڑہا وہ تمام
ہین وہ جو ہر سب اسی کا نین
ہین وہ سبھی مندرج بسملہ
اس سی جو عارف ہین خبردار ہین

جان یہ دروازۂ قرآن ہے
جتنے مضامین ہین قرآن مین
دفتر اعمال مین حق بیگمان
جانئے اللہ تعالی کے نام
اور ہین سماوی جو کتابین چہار
تین سے آئے زبور ای مین
اور ہے یک نام بعلم خدا
یعنے ہے اللہ و رحمان رحیم
اور روایت ہے کہ سب جتنے علوم
اور ہین قرآن مین جتنے علوم
اور ہین بسم اللہ مین جتنے علوم
اس لئے فرمائے علی ولی

قرۂ وہ رحمت رحمان ہے
درج ہین وہ سب اسی عنوان مین
چار ہزار اسکے لکہے نیکیان
محو ہی ہین اور تین ہزار ای ہمام
آئے ہین ان چار دو مین سب یکہزار
اور بقرآن معظم یقین
خلق سے وہ نام ہے پنہان سدا
جو پڑہے یکبار اسے ای فہیم
آئی ہین ان تینون کتب مین عموم
سورۂ الحمد مین ہی اتحاد ہوم
حرف مین با کی وہ کئے ہین ہجوم
گر لکھون تفسیر مین بسم اللہ کی

ہووے گا ہفتاد و ستر اس کا بار
یعنے گنہ ہوئے جو در روز و شب
حرف جو انیس ہین اسکے سبھی
اور کہے ہین کہ شب روز مین
ساعتیں انیس جو باقی رہے
مصحفِ اشرف جو تری ہی کتاب
کہ تو ہمین غایت رحمت کیسات
ہم عدم محض تھے سب ای ودود
شکر مسلمان بنایا ہمین
اور ہمین یک نعمتِ عظمیٰ دیا
یعنے ہمین ایسے کے تابع کیا
جنبشِ اول ز محیطِ قدم
فضل سے قرآن ای ربِّ کریم
ذات تو ہی تری روف و رحیم
جوں تری رحمت سے ہی ای کارساز
او پیمبر سے ہمارے کبھی
ذکر مین رکھ آپکے ہمکو دوام
پر لوا آپکے دے ہمکو جا
بھیجے تحیات صلوٰۃ و سلام
خاص ہین انسے خلیفہ چہار
حضرتِ عثمانؓ و علیؓ جلیل
نورِ بصر جس کے حسینؓ و حسنؓ
ایسے ہوئی دین کی رکن رکین

رمز و نکات اسمین ہین یون بیشمار
ظاہر و باطن کے ہوے چار سب
ہین ملک اتنے ہی جہنم کے بھی
جانئے چوبیس ہین جو ساعتین
حرف یہ انیس ہین انکے لئے
بسملہ اسکا جو مفتاح ہے باب
حشر مین دیویگا سقر سے نجات
پس ہمین رحمت سے دیا تو وجود
خلعتِ ایمان پہنایا ہمین
سب سے بڑی دولت کبریٰ دیا
جسکے ہین تابع رسل و انبیا
سلسلہ جنبانِ وجود از عدم
نام لیا اسکا روف و رحیم
تیرا پیمبر بھی روف و رحیم
ہمکو اس امت سے کیا سرفراز
ہمکو جدائی بھی نہ دیجے کبھی
برکتیں اس فکر کی دی صبح و شام
خلد مین ساتھ آپکے ہمکو لیجا
بھیج لکوک اس شہ دین پر مدام
ملت اسلام کے عنصر ہین چار
لوٹ کے ہارون کے ہر دو قتیل
ہر دو شہادت کے ضیاء چمن
جن سے لیا زیب یہ دین متین

اور کلمات اسکی سمجھ ہین چہار
جو پڑھے ہے اسکو بخلوص ایکبار
ہین سے ہر حرف کے یوم الحساب
پانچ نمازون کے لئے ای امین
حمد ترا ہمسے ہو کیوں کر ادا
دیتا ہی رحمت سے تری خوشخبر
گرچہ نہ بخشش کے ہین ہم سازوار
شکر ہمین صورتِ انساں دیا
اور کیا ہمکو اخیرِ اُمم
ایسی وہ نعمت ہی عظیم و جلیل
مالکِ دین مہتر کل مہتراں
رحمتِ عالم ہی یقین جسکی ذات
جسکی اطاعت ہی اطاعت تری
جبکہ ملین ہمکو یہ دو رحمتیں
یونہی اس امت مین دے موت و حیات
آپکی الفت مین ہمین کر فدا
کر ہمین اس شہ کی زیارت نصیب
حمد مین ہم سب ترے قاصر ہین جو
آپکی سب عترت و اصحاب پر
حضرتِ بوبکر و عمرؓ با فتوح
بنتِ نبی خیر نسائی اُمم
پاک یہ سبطین کی اولاد سے
ایسے ایمہ کو اور افراد کو

اور گنہ کے بھی ہین انواع چار
ہوویں گے مغفور یہ انواع چار
ہو نہ وہ انیس ملک کا عذاب
پانچ ہین ساعات مقرر یقین
شکر یہ نعمت کا بھی ای کبریا
پس ہی یہ امید ہمین بیشتر
پر تری رحمت کی ہین امیدوار
عقل دیا جسم دیا جان دیا
خیرِ اُمم جو ہے امیرِ اُمم
کہ نہیں نعمت کوئی اسکے عدیل
ختمِ رسل خاتمِ پیغمبراں
جسکی ہی رحمت ہمہ کائنات
جسکی محبت ہے محبت تری
ہمکو ہے امید نہو زحمتیں
حشر اس امت مین بھی کر دی نجات
پیروی مین آپکی ہی رکھ سدا
دو نو جہاں بیچ شفاعت نصیب
نعتِ پیمبر مین بھی قاصر ہین ووہ
کملِ اتباع و احباب پر
موردِ تشبیہ براہیمؑ و نوحؑ
لختِ دل سیدِ عرب و عجم
آلِ پیمبر کی دے امجاد سے
کملِ اقطاب کو اوتاد کو

فضل سے حق نے جنہیں ظاہر کیا　　جنکو ہدایت کے مظاہر کیا
آل اسرائیل کے نبیوں کے سات　　جنکو ہے تشبیہ زروئے صفات

رشک ملک ہے یقین جنکی ذات　　اور دم عیسی ہے یقین جنکی بات
سید شہدا کا خلف باصفا　　نام علی حضرت زین العبا

باقر و جعفر دو گرامی گہر　　اوج امامت کے ہیں شمس و قمر
چشمۂ جود و کرم مرتضیٰ　　قطب جہان کاظم و موسیٰ رضا

قدوۂ ابرار تقی و نقی　　زبدۂ اخیار تقی و نقی
منبع اسرار حسن عسکری　　ملک ولایت میں جنہیں سروری

عالم طفلی میں دیا تھا خدا　　خوف سے خالق کے تھے لرزاں سدا
اور ابو القاسم والا نسب　　نام محمد ہے و مہدی لقب

سائے یہ اقطاب ہیں اوتاد ہیں　　سید شہدا کے سب اولاد ہیں
اور با اولاد امام حسن　　ایسے ہی افراد ہوئے پاک تن

منقبت غوث الثقلین غوث الاعظم محبوب سبحانی حضرت شیخ سید عبد القادر جیلانی قدس سرہ

خاص وہ محبوب خدائے کریم　　جسکو ولایت میں ہے شان عظیم
غوث جہان فخر زمین و زمان　　سید اقطاب سر سروران

مطلع انوار رموز خدا　　مجمع اسرار کنوز خدا
افسر زیبائے سر غوثیت　　بلبل شیدائے گل قربیت

خسرو ارباب ولایت ہے وہ　　بادشہ ملک کرامت ہے وہ
جسکا ہے سر تا بقدم عز و شان　　فخر جہاں شیخ شیوخ زمان

مدح قدوۃ العارفین عمدۃ المعاصرین شیخی و سیدی مولوی حافظ حاجی محی الملۃ و الدین حضرت سید شاہ عبد اللطیف قادری مدظلہ العالی المتعالی

خاص مرا شیخ ہے شیخ الشیوخ　　قدوۂ ارباب وثوق و رسوخ
اوج حقائق کا ہے بدر منیر　　ملک معارف کا امیر کبیر

ملت اسلام کا رکن رکین　　صاحب دل حامی دین محی دین
عالم فاضل ہے شریعت میں وہ　　عارف کامل ہے طریقت میں وہ

شیخ محقق خلف بو الحسن　　نیر اوج شرف بو الحسن
اسم شریف اسکا ہے عبد اللطیف　　محی دیں ہے عرف لقب ہے شریف

پدری حسینی حسنی مادری　　مذہب و مشرب حنفی قادری
سلسلۂ قادریہ عالیہ　　مجھکو دیا وہ نعم اجلالیہ

پس ہے مرا شیخ مقدم وہی　　رہبر اول ہے معظم وہی
اسکی ساطت سے ہے مجھکو خدا　　غوث کے خدام میں داخل کیا

مسند ارشاد پہ لیل و نہار
فیض رساں اسکو رکھے کردگار

فضیلت ذکر نبی و سیر مصطفوی اور سبب تنظیم اس کتاب واجب التعظیم کے بیان میں

دیکھئے آئی ہے حدیث صحیح　　سرور عالم نے کہا ہے صریح
جو کہ رکھے دوست کسیکو بہت　　یاد کرے گا وہ اسیکو بہت

ذکر ہے محبوب کا پس ہر گھڑی　　اسکی محبت کی علامت بڑی
تذکرہ محبوب کا ہو جس قدر　　اصل محبت ہو قوی اسقدر

اور بھی فرمائے شہ بحر و بر　　کہ نہ رکھے جو کہ مجھے دوست تر
بیٹوں سے اور باپ سے مال سے زیادہ　　جسم سے اور جان سے بھی اپنے زیادہ

تو وہ مسلماں نہوا ہے ابھی　　صاحب ایماں نہوا ہے ابھی
پس ہوا معلوم کہ حب رسول　　شجرۂ ایمان کی ہے اصل اصول

اور محبت کی قوی منزلت ‏ ‏ جان تو موقوف ہے بر معرفت
معرفت حضرت خیر البشر ‏ ‏ جان ہے موقوف بہ علم سیر

ہے سیر احوال شریف آپکا ‏ ‏ جو کہ صحیح نقل سے ثابت ہوا
یعنے ز قرآن و حدیث و اثر ‏ ‏ اور سماویہ کتب سے دگر

جانیے پس آپکے حالات کچھ ‏ ‏ اور فضائل و کمالات کچھ
نور سے اس شاہ امم کے غفور ‏ ‏ جو کہ کیا ساری جہاں کا ظہور

حمل و ولادت میں بھی جو آپکے ‏ ‏ حق کیا ظاہر جو بہت معجزے
کر انہیں مبعوث بعرب و عجم ‏ ‏ ختم رسالت سے کیا جو علم

گرچہ عدو آپکی تھی سب جہاں ‏ ‏ لیک رکھا آپکو حق در اماں
درجہ معراج دیا آپ کو ‏ ‏ اشرف عالم ہے کیا آپ کو

مکہ میں دیں آپکا تھا جوں ہلال ‏ ‏ بدر مدینہ مین کیا ذوالجلال
عرصۂ دس سال مین جو اسکا نور ‏ ‏ شرق سے تا غرب کیا ہے ظہور

آپکے اعدا کو خدا خوار کر ‏ ‏ اُنپہ دیا آپ کو فتح و ظفر
اور سلاطین ہوئے تابعاں ‏ ‏ جو ہوے سرکش سو نپائے اماں

آپنے توحید کا برپا علم ‏ ‏ کرکے کیا شرک کو سب منعدم
جور و جفا آپ بہت سہہ لئے ‏ ‏ جو طرف اسلام کو پھیلائیے

شہرۂ توحید کی دینے کو داد ‏ ‏ راہ مین مولی کے کئے ہین جہاد
آپکے اصحاب بھی ایسی لئے ‏ ‏ راہ مین مولی کو بہت جان دئیے

دین خدا جب کہ یہ کامل ہوا ‏ ‏ اور یہ قرآن سبھی نازل ہوا
تب گئے دنیا سے شہ دیں وفات ‏ ‏ آپ پہ ہو حق سے سلام و صلوٰۃ

نور کے پس ذکر سے لے تا وفات ‏ ‏ جاننا احوال شہ کائنات
لابد و لازم ہے مسلماں تمام ‏ ‏ شاہ و گدا مرد و نسا خاص و عام

ذکر میں اس شاہ کی رہنا سدا ‏ ‏ ہے وہ بیقین باعث قرب خدا
فرض ہی امت پہ وہ سرور کا ذکر ‏ ‏ سید کونین پیمبر کا ذکر

ذکر میں اس شاہ کے پیغمبراں ‏ ‏ رہتے تھے صبح و مسا تر زباں
کرکے دئے ابلاغ رسالت ادا ‏ ‏ آپکی دیتے تھے بشارت سدا

ذکر سبھی اس شہ کے بدرگاہ رب ‏ ‏ لاتے تھے اُ شبہ توصل وے سب
جبکہ ہوا اسطرح رسولوں کا حال ‏ ‏ دوسرے کیا چیز ہین کیجے خیال

شکر خدا ہم کو کرم سے خدا ‏ ‏ آپکی اُمت میں ہی داخل کیا
کیوں نہ رہیں ذکر نبی میں سدا ‏ ‏ ذکر نبی عین ہے ذکر خدا

ذکر کی کثرت تو بلا قال و قیل ‏ ‏ کثرت امت پہ قوی ہی دلیل
پس ہوا امت کو ہی لازم سبھی ‏ ‏ صبح و مسا کثرت ذکر نبی

ہوئے جہاں تذکرۂ صالحین ‏ ‏ اُترے وہاں رحمت حق بالیقیں
ذکر شہنشاہ رسل ہو جہاں ‏ ‏ رحمتیں حق کیسے اتارے وہاں

جنکے سیر اور شمائل کا ذکر ‏ ‏ عادت و اخلاق و فضایل کا ذکر
افضل کل نفل عبادات ہے ‏ ‏ اعظم قربات و مثوبات ہے

اور عربی فارسی ای باصواب ‏ ‏ شہ کی سیر میں ہیں بہت سے کتاب
لیک ہی ہندی میں بہت کم تو خاں ‏ ‏ اسلئے کم جاننے سیر ہندیاں

عالم علامہ وحید زماں ‏ ‏ با فر آگاہ فضیلت نشان
در سیر شاہ بشیر و نذیر ‏ ‏ آٹھ رسالے ہی لکھا بے نظیر

ہشت بہشت اسکو سزاوار نام ‏ ‏ دونو جزا اسکو خدائے انام
لیک وہ احوال شہ کائنات ‏ ‏ نور کی تخلیق سے لے تا وفات

تین رسالو نہیں لکھا مختصر ‏ ‏ کیونکہ وہ علامہ نہیں کو سیر
شہ کے بشارات بھی معجزات ‏ ‏ اور خصایص بھی شمائل صفات

اور محبت کا نبی کے بیان ‏ ‏ پانچ رسالو نہیں لکھا ایماں
اسی لئے نور سے لے تا وفات ‏ ‏ ذکر وہ اجمال کے لایا ہے سات

جانئے اندیشۂ تطویل سے
لایا وہ احوال نہ تفصیل سے

ایک رسالہ میں لکھا در سیر
مستند و معتبر و مختصر

اس سے بھی سیراب نہو تشنگاں
تشنۂ تفصیل ہیں از شوق جاں

کہ اسی اجمال کی تفصیل میں
شاہ کے احوال کی تطویل میں

یمن سے سالار امم کے خدا
جلد ہی بر لائیے مراد دعا

از فن تفسیر و حدیث و سیر
ہیں وہی یاد رکھو اے باخبر

اور سیر میں عربی اے پسر
ما ثبت اوّل ہے مواہب دگر

روضۂ احباب و معارج سے جان
اور شواہد و مدارج ہے جان

باقر آگاہ فضیلت مآب
خوب کہا ہے یہ سخن باصواب

دوسرے کتابوں سے ہی انکے سوا
میں نے لیا انکی سند لاؤنگا

ہے مجھے مقصود کہ سمجھیں عوام
شعر کی ہرگز نہ نزاکت سے کام

دے مجھے ہر کام میں یارب خلوص
نظم میں اس چار چمن کے خصوص

ہر گل و غنچے کو بہ یمن رسول
اسکے عطا کیجئے رنگ قبول

اور اسے انوار نبوت لقب
کیجئے سزاوار تو اے پاک رب

جلد دے انجام اسے باکمال
بدر بنا دے یہ منور ہلال

نور نبوت کیلئے اے کریم
کیجئے روا سب کو بفضل عمیم

ذکر میں رکھ اپنے مجھے ابتدا
اور ترے ذکر نبی میں سدا

ختم دعا کے بیان اختصرا
لکھ چمن نور نبی الوری

اس ہی لئے بعض احباب کے
جبکہ بہت شوق و تمنا کئے

نور سے تا رحلت شاہ امم
ذکر وہ نسخے میں کیا میں رقم

اسلئے یہ عزم کیا ہوں صمیم
کرکے توکل بخدائے کریم

چار چمن چار رسالے لکھوں
وزن کو ہر اک کی جدا ہی رکھوں

اسمیں کتابوں سے بھی جو لاؤں سند
فارسی ہیں اور عربی معتمد

پہلی تفاسیر میں فتح العزیز
شرح ہی مشکوٰۃ کی ای باتمیز

فارسی میں ہیں وہ کتابیں چار
آئینے ہیں گویا سیر کے جو چار

چار وہی عمدہ ہیں یہ گرچہ قوی
لیک ہے تحقیق مدارج بڑی

گرچہ یہ چاروں ہی ہیں بس معتبر
لیک مدارج کو ہے شان دگر

اب جو ہی اس ملک میں ہندی زبان
کرتا ہوں میں اسی زبان میں بیاں

پائے اگر اسمیں تو سہو و خطا
کیجئے اصلاح بکلک عطا

جلد دے ہر اک چمن کو بہار
شجر مناجات کو دے میرے بار

مطلع انوار نبوت کا تاب
کیجئے عطا پہلے چمن پر شتاب

ذکر ہے اس نور کے ای کبریا
دیجئے اس پہلے چمن کو ضیا

میرے جو حاجات ہیں سب ہیں عیاں
سب ہیں عیاں تجھ پہ نہیں کچھ نہاں

بندۂ احقر کو تو ای کارساز
بخشش عصیاں سے کر اب سرفراز

پیری میں اسکے مجھے رکھ مدام
کیجئے شہادت پہ مرا اختتام

نور اوّل خلقت نور محمدی کے بیان میں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے یہ مدارج میں حدیث صحیح
کہ گئے ارشاد پیمبر صریح

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ

پہلے خدا چیز جو پیدا کیا
نور ہے بے شبہ وہ جانو مرا

روضۂ احباب میں اے باخبر
ذکر ہے اس طرح کیا مختصر

حاصل اب ان سارے روایات کا
ذکر بیاں کرتا ہوں دیکھو ذرا

کیفیت خلقت نور نبی
مجمل تشریح ظہور نبی

کہ ہوا پیدا جو پیمبر کا نور
ہمیں روایات ہیں آئی وفور

حضرت خلاق جہاں ذوالجلال
خلق کے سب آگے کئے افعال

یعنے بنا تھا نہ ابھی آسماں — اور نہ پیدا تھے زمین و زماں
اور نہ تھے حور و ملک انس و جاں — تھا نہ سوا اُسکے کسیکا نشاں
سجدہ میں رکھتا تھا کبھو اُسکو حق — اور کبھی تسبیح کا دیتا سبق
اور ہر اک پردہ میں وہ ذوالجلال — رکھا ہی وہ نور کئے الف سال
جبکہ وے پردے وہ نکو سبھی طے کیا — نور مقدس وہ کئے دم لیا
صالح و صدیق و شہیداں کو تب — روح ملا انوں فرشتوں کی سب
اور کئے اس نور کے حصے کیا — اُن سے یہ چیزوں نکو بنایا خدا
شمس و قمر اور نجوم آشکار — کوہ و بیابان و ریاح و بحار
اور ہر اک طبقے میں رب الورا — خلق کی اک ایک جماعت رکھا
جتنے اسی نور سے ای یار نیک — جوہر پاکیزہ بنایا ہے ایک
پانی رواں تھا وہ برس یکہزار — لمحہ بھی یکجا نہیں پایا قرار
حصۂ دوم سے بنایا قلم — تیسرے سے لوح بنایا بہم
ہر دو کناری جو ہیں اس لوح کے — سرخ مزین ہیں وہ یاقوت سے
حکم کیا پس تو قلم کے تئیں — لوح پہ لکھ عرض کیا وہ وہیں
بسم اللہ الرحمن الرحیم — یہ کیا آغاز قلم نے فہیم
اور کئے سال تلک سر بسر — تھا وہ پڑا لوح پہ ہی ڈال سر
جمع ہوئے ہر دو یہ جب کہ صمد — گزرے برس سکے لئی ہفتصد
ہی سے نے جتنے کہا از کرم — عزت و اجلال کی میرے قسم
گر پڑھے یکبار یہ قلب سلیم — بسم اللہ الرحمن الرحیم
سات سو برسوں میں غرق اسے بجام — جبکہ یہ بسم اللہ ہوا ہے تمام

لوح و قلم کرسی و عرش بریں — جنت و دوزخ بھی نہیں تھی یقیں
نور مقدس کو نبی کے خدا — فضل سے تب اپنے ہے پیدا کیا
اور بنایا ہے خدائے قدیر — واسطے اس نور کے پردے کثیر
نور شریف نبوی شاد شاد — کرتا تھا تسبیح سے تب حق کو یاد
پس اسی انفاس سے پیدا کیا — کمّل ارواح ہمہ انبیا
سب ہیں اسی نور سے پیدا ہوئے — عالم ہستی میں ہویدا ہوئے
عرش بریں کرسی و لوح و قلم — ارض و سما جنت و دوزخ بہم
ارض و سما بعد ہی پھیلا دیا — سات طبق بعد ہر اک کے کیا
اور معارج میں سُن ای باصفا — نقل کیا از شرف مصطفےٰ
اسپہ وہ قدرت کی نظر جا کیا — جلد وہ جوہر وہیں پانی ہوا
حصے پھر اُس پانی کا حق دس کیا — عرش بریں ایک سے پیدا کیا
دوسرے پہ ایک سے رب العلا — جانئے اس لوح کو پیدا کیا
غرض کہ اس لوح کے وہ ذوالجلال — پیدا کیا ارض و سما کے مثال
کیا میں لکھوں لوح پہ ای دادگر — بولا یہ عنوان سے آغاز کر
نام وہ اللہ کا جس دم لکھا — ہیبت مولیٰ سے قلم شق ہوا
پہلا وہ شق لکھنے کو رحمٰن کے — دوسرا شق لکھنے رحیم آن کے
ایک روایت ہی برس یکہزار — لکھنے کو بسم اللہ میں گزرے ای یار
مرد ہو یا زن غرض بندوں نے جو — امتی وہ احمد مرسل کا ہو
سات سو برسوں کی عبادات کا — اجر وہ بندیکو کروں گا عطا
حضرت مولیٰ کی طرف سے قلم — لوح پہ جا تو جو کیا ہے رقم

بسم اللہ الرحمن الرحیم انی انا اللہ لا الٰہ الا انا محمد رسولی من استسلم بقضائی وصبر علی بلائی وشکر علی نعمائی ورضی بحکمی کتبتہ صدیقا وحشرتہ یوم القیامۃ مع الصدیقین ومن لم یستسلم بقضائی ومن لم یصبر علی بلائی ولم یشکر علی نعمائی ولم یرض بحکمی فلیتخذ الٰہا سوائی

یعنی میں کرتا ہوں بیاں ابتدا
کہتا ہے حق میں ہوں اِلٰہ خلق کا
امر پہ جو کوئی مرے گردن رکھا
اسکو میں صدیق لکھوں لطف سے
اور نہ بلا پر مرے صابر رہے
چاہئے کر لیوے وہ پس اختیار
بعد قلم لوح پہ لکھا شتاب
اور عدد اشجار کے اوراق کا
اور جب اس لوح کی اور قلم
بعد یہ ہارت کے قلم سر اوٹھا
ثنا سے کے جانب سے خدائی انام
حصہ چہارم سے بنا ماہتاب
جتنے وہ دریا کے تئیں دہوا
شمس و قمر کے تئیں ربّ العلا
جانو وہ دریا کا مقرر حجاب
اور وہ دریا کا نقاب و ستر
لطف سے پر جسکو بچاتا خدا
ہوشئے جو فرسنگ سمجھ چار لک
اور اُٹھے ہر روز بھی ای باصفا
حشر کے دن اُسکو وہ انوار سب
ہر کے پھر چرم میں لاوین وہ سے
تھوڑا بیاں کیجئے بس تم خیال
الغرض اس نور کے حصول سے رب

نامِ خدا سے جو ہے ربّ العلا
کوئی نہیں معبود ہے میرے سوا
اور بلا پر مرے صابر رہا
ساتھ انہیں کے بھی اٹھاؤں اسے
اور مری نعمت پہ نہ شاکر رہے
میرے سوا دوسرا پروردگار
سارے یہ اشیائی جہاں کا حساب
اور عدد خلق کے ارزاق کا
نامِ محمدؐ کا کیا ہے رقم
لکھے وہیں نام شہِ انبیاء
بولا جواب اسکا علیک السلام
حصۂ پنجم سے ہوا آفتاب
اپنی ہی قدرت سے معلق رکھا
جانو وہ دریا میں ہی جاری کیا
گر نہ رکھا جاتا تھا بر آفتاب
گر نہ رکھا ہوتا بروئے قمر
بچتا ہی بندہ نہیں دوسرا
اس سے بھی زاید ہے وہ تو یاد رکھ
دیتی ہیں اک تازی حرارت جدا
نقل کرو عرش سے سارے بادب
مہر کی تا اور حرارت بڑھی
گرمی ہی کیا اسکے ہو لوگوں کا حال
پانچ سے چیزوں کو بنایا ہے جب

ہے وہی اللہ و رحمن و رحیم
اور محمدؐ جو ہے میرا رسول
اور مرے انعام پہ شاکر رہا
اور جو بندہ کہ قضا پر مرے
اور نہ راضی ہو مرے حکم پر
حالانکہ معبود کوئی اسکے سوا
مینہ کے قطروں کا عدد لاکلام
حشر تلک ہووینگے جو آشکار
جلد ہوا ساجدِ پروردگار
شوق سے بھیجا ہے تحیات نیک
اسلئے سنت ہے خطابِ سلام
اک بڑی دریا ہے جو زیرِ سما
یونہی وہ محفوظ و معلق وہیں
بولے نبیؐ ہے قسم اللہ کی
گر وہ شجر جتنے زمیں پر ہیں جان
لوگ ہو مفتون دل و جان سے
اور یہ لایا بہ ریاض ایماں
عرش کے انوار سے بس ایک نور
دوسرے دن پھر وہ حرارت نکال
اور وہ حرارات بھی خورشید کے
تعلق کیا دیں اُسے بالائے سر
دیوے پنہ اس سے ہمیں کردگار
حصۂ ششم سے بنایا بہشت

خلق پہ سب جسکی ہے رحمت عمیم
خلق سے سب کیا ہوں قبول
اور مرے حکم پہ راضی ہوا
اپنی اطاعت کی نہ گردن رکھے
ویسے کو کہتا ہوں غضب سے گم
ڈھونڈیں ہے وہی رب ہی بھی خلق کا
ریگ بیاباں کا عدد بھی تمام
کر دیا اس لوح پہ سب کا شمار
گر کے وہ سجدے میں برہ یکہزار
یعنی کہا شہ پہ سلام علیک
اور ہوا فرض جواب سلام
اسکا عمق تیں ہے فرسنگ کا
قطرہ بھی یک اس سے ٹپکتا نہیں
ہاتھ میں ہے جسکے یقیں جان مری
سارے وہ جل جاتے بغیر گماں
جان کے معبود سے پوجے
مہر کی جو ڈالی ہے اتنی جھال
دنیا کی ہی ہر روز سے بالفزوں
اس سے جہنم میں وہ دیتے ہیں ڈال
جتنے جہنم میں فراہم ہوئے
ہو وے پچھل گر کے وہ مقدار پر
پھر نبی شافع روز شمار
نے روپلے کے ہیں لکھے جسکو نعت

اور وہ جنت کو سنوارا ہی جاں
تیسری سخاوت ہی بلا ارتیاب
حصۂ ہفتم سے ہوا روز جان
کرسی وہ ایسی ہی بڑی ایمان
اور وہ کرسی کے یمین و یسار
امت احمدؐ میں سدا مومناں
کرسی کے اطراف پہ ای باصفا
وزن پہ کرسی کے بروزِ حساب
حصۂ دہم سے وہ ربّ الورا
روح نبیؐ کو تھا دہی اشتغال
نور وہ سرورؐ کا ای نیکو نہاد
ہر دم و ہر آن بدرگاہ رب
بولینگے تسبیح اے پروردگار
عاصیان امت کو جو ہیں ایجدا
صاحبِ تفسیر کبیر ای امین
کہ بہ ازل حضرت ربّ العلا
نورِ مقدس کو نبیؐ کے خدا
اور وہ طاؤس کو ربّ العلا
آئینہ اک شرم کا پیدا کیا
شکل کو دیکھ اپنے کیا وہ حیا
فرض کیا اپنے نبیؐ پر مدام
ہیبت حق سے وہ کیا پھر حیا
لوح و قلم کرسی و عرش عظیم

پانچ یہ چیزوں سے خدای جہاں
چوتھی کبائر سے سدا اجتناب
حصۂ ہشتم سے ملایک پچھاں
ساتوں سموات کو گھیری ہی جاں
کرسیاں دوسرے ہیں وہ ہزار
پڑھتے ہیں جو آیت کرسی بیاں
آیت کرسی کو وہ ربّ العلا
کفّہ حسنات میں اسکے ثواب
روح کو اُس شاہ کے پیدا کیا
گزرے ہیں اسطرح سی چار الف سال
کرتا تھا تسبیح سو مولیٰ کو یاد
کرتا تھا اللہ سے بخشش طلب
میں لیے کیا تھا جو برس چار ہزار
انکو وہ بخشش طلبی سے چکا
رازیٔ علامۂ دین فخرِ دین
ایک بنایا ہی شجرِ خوشنما
شکل پہ طاؤس کے ظاہر کیا
اپنی ہی تسبیح میں صبح و مسا
حق نے وہ طاؤس کے آگے رکھا
حق کو وہیں پانچ ہی سجدے کیا
آپکی امت پہ بھی بس صبح و شام
جلد سراپا ہے پسینہ کیا
شمس و قمر اور نجوم اے سلیم

امر بمعروف ہے اول یقین
پانچویں حدوں پہ خدا کے مدام
حصۂ نہم سے ہی کرسی ای نیک
حلقے کی نسبت ہی بیابان سے جوں
کرسی پہ ہر ایک ملک بیٹھ کے
انکے لئے لکھتے ہیں بے ارتیاب
اپنی ہی قدرت کے قلم سے لکھا
عانت الطاف سے حق دیویگا
سیدھے طرف عرش پہ رکھا اُسے
دوسری روایت ہی کہ چار الف سال
بائیں طرف عرش کی چار الف سال
حشر کے دن حضرت خیر البشرؐ
بخشش و یا میں نے یقیں اسکو اب
اپنے کرم سے ای خدائی مجیب
اپنے رسالے میں لکھا یہ خبر
شجرِ یقین نام رکھا اسکو جان
اور دُرِ روشن و شفاف کے
رکھا یقین سال ہے ستر ہزار
دیکھا اس آئینہ میں جب اپنے لپس
بس اس سجدوں کی بدل کردگار
نورِ مقدس کے وہ طاؤس پر
سر کے پسینے سی ہی اسکی خدا
اسکی پیشانی کی پسینے سی جان

یہی زمینکے ہے دویم ای امین
اپنے دل و جان سے کرنا قیام
دانۂ لولو سے بنایا ہی ایک
نسبت افلاک سے کرسی و دوں
آیت کرسی کو تلاوت کرے
سارے فرشتوں کا وہ اجر و ثواب
پس جو مسلمان اُسے پڑھتا رہا
اُس سے وہ مسرور بہت ہوویگا
شغل میں تسبیح کے تقدیس کے
سیدھے طرف عرش کے بقیل و قال
نورِ مقدس وہ پھر آ باکمال
باندھیں شفاعت کیلئے جب کمر
نیکوں کیتیں اپنی ہی امت کے سب
کر ہیں سرورؐ کی شفاعت نصیب
نام دقایق ہی جسے مشتہر
چار تھے اس جھاڑ میں ڈالیاں
نور کے پردے میں رکھا پھر اوسے
کرتا تھا تسبیح وہ لیل و نہار
آئی ہی یک شکل پیاری نظر
پانچ یہ وقتوں کی نماز آشکار
خالقِ متعال کیا اک نظر
سارے فرشتوں کو ہی پیدا کیا
پیدا کیا خالق کون و مکان

اور ہوئے جتنے ہین پیغمبران — اور شہیدان صلحا عالمیان
جو کہ تھا چہرے پہ پسینہ تمام — اس سے اس امت کو بنایا تمام
اور نصارا کے بھی ارواح کو — اور جو ہون ویسے ہی ای نیکخو
اور جو کچھ آمیں ہی سے باصفا — جتنے ای عرق سے پیدا کیا
نور پیغمبر کو وہ دیکھا ہے تب — اپنے وہیں روبرو از حکم رب
چاروں خلیفونکی تھے وہ نور جان — حضرت صدیق و عمر ایمان
اور رہا سال وہ ستر ہزار — تھکے ہی تسبیح میں باانکسار
بعد رسولوں کی ان انوار پر — حضرت خلاق نے کی اک نظر
کلمہ طیب وے کہے ہیں تمام — انپہ ہو سب حق سے صلوۃ و سلام
ایسی شفاف تھی ای باشعور — جسکا بطون ہووے ظاہر نمود
اور کیا قندیل میں قائم اسے — جو نکہ نمازوں میں رہے کھڑے
شغل میں تہلیل کے تسبیح کے — مدت لک سال وے مشغول تھے
اس سر اشرف پہ کیا جو نگاہ — جان وہ دنیا میں ہوا بادشاہ
چشم مبارک پہ نظر جو کیا — وہ یہاں حافظ قرآن ہوا
اور جو دیکھا ہے مبارک بھوان — جان وہ نقاش ہوا درجہان
بینی اقدس کو جو دیکھا سلیم — ہوئے وہ عطار و طبیب و حکیم
منھ کو جو دیکھا سو وہ صایم ہی جہان — دانت کو دیکھا سو سفیر شہان
دیکھا ہی جو ریش نبی کو وہان — ہووے وہی شخص مجاہد یہاں
دونوں جو مونڈھے پہ کیا ہی نظر — صاحب شمشیر ہوا وہ بشر
اسکے کف راست کو دیکھا ہی جو — ہو یہاں صراف وہ ای نیکخو
دیکھا جو کوئی ظاہر دست یمین — ہووے وہ رنگریز جہاں میں یقین
جو کوئی دیکھا ہی وہاں انگلیاں — راقم و کاتب وہ ہوا در جہان
سینۂ اشرف پہ نظر جو کیا — مجتہد و عالم دین وہ ہوا

پسینے کی ہی عرق سے اسکے ای یار — پیدا کیا حضرت پروردگار
عرق سے کانوں کے کیا ہے نمود — جانئے ارواح مجوس و یہود
پانوں کی بھی عرق سے اکی یقین — شرق سے تا غرب ہوی ہی زمین
پھر کہا اللہ نے طاؤس کو — دیکھئے کیا ہے یہ تری روبرو
اور پس پیش یمین و یسار — نور نظر آئے ہیں اسکو چہار
حضرت عثمانؓ و علیؓ و ولی — ان پہ ہو رضوان بشر و جلی
بعد یہ مدت کی رسولوں کی نور — نور محمد سے ہے لئے سب ظہور
پس اسی انوار سے ارواح سب — ہوگئے مخلوق بفرمان رب
بعد بنایا وہ خدائے مجیب — سرخ ہی قندیل عقیق اک عجیب
صورت اصلی کو پیمبر کے بیب — جیسی تھی دنیا میں بنایا ہی تب
اور بلا شبہ وے روحین تمام — گرد وہ صورت کی تھی پھرتے مدام
پس یہ ہوا حکم ان ارواح پر — صورت نبوی پہ کرو اب نظر
اور پیشانی کو جو دیکھا خبیر — ہووے جہان بیچ وہ عادل امیر
کان جو دیکھا سو سنے نیکیات — اور قبول اسکو کرے صدق سات
جتنے دو رخسار کو دیکھا وہاں — عاقل و محسن وہ ہوا در جہان
اور لب اطہر کو جو دیکھا خبیر — ہووے وہ مرد و نسے حسین و وزیر
حلق مبارک پہ نظر جو کیا — وہ یہاں الغنا یا موذن ہوا
گردن اطہر پہ نظر سینے کی — پیشہ تجارت کا کری ہی وہی
سینہ کو جو مونڈھے کو ہی دیکھا وہاں — ہاں وہ لگاتا ہی یہاں سنگیاں
دیکھا دونوں ہاتھ کو جو ای سلیم — ہووے وہ دنیا میں سخی اور کریم
پشت ید چپ کو جو دیکھا رذیل — ہووے وہ دنیا مین لئیم اور بخیل
پیٹھ چپ و راست کی انگلیانکی جو — دیکھا سو وہ درزی و لوہار ہو
پشت مبارک پہ نظر جو کیا — شرع کی تعظیم وہ لاوے بجا

اور وہ محکوم ہے شرع کا
پہلو کو دیکھا سو وہ غازی ہوا

جو کہ دو زانو کو ہے دیکھا وہاں
رکع و ساجد وہ ہوا در جہاں

دیکھ کے جب پھیر لئے منہ وہاں
وہ تو یہود اور نصارا ہیں جان

تھی جو دقایق کی حدیث ایمیاں
ترجمہ اسکا ہوا آخر بیان

اور جو تفسیر ہے بحر العلوم
جسمیں اشارات کا آیا ہی دہوم

رازی بھی صاد میں ای باصفا
نقل ہی دیکھ روایت کیا

واسطے اس نور کے بارہ حجاب
حق نے بنایا ہی ای باصواب

منت و رحمت و سعادت تہا ہی
پردہ ششم تہا کرامت کا ہی

اور نبوت کا تہا پردہ نہم
پردہ تہا رفعت کا مقرر دہم

اور ہر اک پردے میں بارہ ہزار
سال تلک نور نبی کو لے یار

بعد حجابوں کے وہ نور شریف
آیا ہی باہر بظہور لطیف

بحر سمجھ پہلی شفاعت کی تھی
بحر نصیحت کی ہی تھی دوسری

اور تھی دریائی یقیں ساتویں
علم کی دریا تھی سمجھ آٹھویں

بحر شفاعت میں برس یکہزار
نور تہا ذاکر پروردگار

یونہی وہ ہر بحر میں مولا کا یاد
کرتا تہا اک الف برس لگ زیاد

ذکر تہا ہر بحر میں اسکا جدا
ہر جگہ اک اسم تہا اللہ کا

سات زمیں اور یہ سات آسماں
جتنا بڑا انکا ہے مقدار جان

اور بنایا ہے خدا نے انام
نور کے اس فرش پہ قصد مقام

تیسرا ایمان کا تہا ایماں
اور تہا اسلام کا جو تہا تو جان

ایسے ہی تھے اور مقام اخیر
اور تہا محبت کا مقام اخیر

گزرا مقاموں سے وہ جب باصواب
درگہ مولیٰ سے یہ آیا خطاب

تو ہی مرا خالق و پروردگار
تو مرا رزاق ہے سر و جہار

خوب تو پہچانا مجھے لا کلام
اب تو عبادت میں مرے کر قیام

اور جو دیکھا ہے مبارک شکم
زہد و قناعت میں رکھا وہ قدم

پاؤں کو دیکھا سو شکاری ہوا
تلوے کو دیکھا سو وہ ماشی ہوا

اور جو نظر اسپہ کیا ہی نہیں
دعوی خدائی کا کیا وہ لعین

روایت

عالم علامۂ دین متین
اسمیں روایت یہ لکھا نجم دین

آگے کیے لاکھ برس کے خدا
نور پیمبر کو جو پیدا کیا

پہلا جو پردہ تہا وہ قدرت کا تہا
پردۂ عظمت تہا سمجھ دوسرا

منزلت پاک کا تہا ساتواں
اور ہدایت کا تہا بس آٹھواں

پردہ تہا ہیبت کا سمجھ گیارہواں
پردہ شفاعت کا ہی تہا بارہواں

اپنی ہی تسبیح میں حق نے رکہا
ہر جگہ تسبیح تہی اسکی جدا

اسکو یہ دس بحر میں رب کریم
بخشا ہے غوطے میں بلطف عمیم

شکر کی اور صبر و سخاوت کی بھی
اور یہ ششم انابت کی بھی

اور قناعت کی بھی دریا نہم
اور محبت کی تھی دریا دہم

بحر نصیحت میں بھی دو الف سال
ذکر خدا کا تہا اسے اشتغال

تا کہ یہ دریائی محبت ای یار
ذکر کیا حق کا برس دس ہزار

گوشۂ دریائی دہم پر خدا
فرش ہی اک نور کا بچھوا دیا

انکے تہا ہفتاد برابر عیاں
نور کے اس فرش کا انداز جاں

پہلا مقام اسمیں تہا توحید کا
معرفت حق کا ہی تہا دوسرا

خوف کا تہا اور رجا کا مقام
شکر کا اور صبر کا ای نیکنام

نور شریف نبوی نے قیام
الف برس تک ہی کیا ہر مقام

کہ ای مرے نور حبیب کریم
کون ہوں میں تب وہ کہا ای رحیم

تو ہی جلاوے تو ہی مارے مجھے
حکم یہ تب حق سے ہی آیا اسے

کیونکہ پہچان کی نشان عظیم
شغل عبادت ہے بوجہ صمیم

نور محمدی کے حجاب
نور محمدی کی بحر و دریائیں
مقامات نور محمدی
نور محمدی کو خدا کا حکم

سنتے ہی یہ حکم وہ نور نبی ❊ جلد عبادت مین کھڑا ہے تبھی
نور کا اک اپنے ہی پرتو خدا ❊ ڈالا ہے اس نور پہ ای باصفا
جھکی وہ سجدے پہ ہوی نظر خاص ❊ قرب سے پایا ہے وہ تب اختصاص
بر شہ کونین محمد نبی ❊ آپکی سب بابت اکرم پہ بھی
نور سے اک دوسری خلعت خدا ❊ فضل سے پھر اسکو عنایت کیا
پس اسی سجدے کے بدل بانیاز ❊ فرض ہوی ظہر کی بیشک نماز
خلعت نور اسکو دیا پھر خدا ❊ شکر کا اک سجدہ وہ لایا بجا
ملتی تہی اک خلعت نور ای امیں ❊ کرتا تہا اک سجدہ وہ جھکی تئیں
پھر وہ کیا پنج سجود نیاز ❊ فرض ہوی اسپہ یہ پانچو نماز
پس وہ پڑہا ایک دوگانہ نماز ❊ اسمیں سے گزری ہے مدت دراز
اور برس ایک ہزار ای ہمام ❊ گزرے ہین بے شبہ اسے در قیام
اور برس ایک ہزار ای میاں ❊ قومہ کے اندر وہ گزارا ہے جان
رکعت دوم بھی وہ بہر خدا ❊ جلسے ایسا ہی کیا ہے ادا
اور یقین اسکو بہر دو سلام ❊ گزرے ہین دو الف برس اے ہمام
کہ تو یقین اے مرے نور نبی ❊ اچھی عبادت یہ کیا ہے مری
علم جو بھیے مجکو دیا ای خدا ❊ کہ نہ مجھے دنیا میں کرے مقتدا
اور اس ارکان سے تو ای کارساز ❊ فرض کرے پانچ جو انپر نماز
یعنے جو آداب و سنن اسکی ہو ❊ گر نہ ادا اچھی طرح انسے ہو
تب خطاب آیا ز درگاہ رب ❊ بات یہ بہتر ہے کیا تو طلب
نور نبی نے یہ عنایات رب ❊ دیکھ کے کی فرحت و وجد طرب
اس سے وہ اک قطرے پہ کرکے نظر ❊ اسکے ہی دو ثلث قسم کیا دادگر
کافل ارزاق کو دوسرے سے جان ❊ اور سرافیل کو تسرے سے جان
عرش معلا کے جو ہین حاملان ❊ پانچوین حصے سے کیا انکو جان

پیش خدا تہا بقیام آشکار ❊ سال اسے گزرے ہیں ستر ہزار
نور محمد نے بشکر خدا ❊ سجدہ تحیت کا کیا اک ادا
پس اسی سجدے کے بدل کارساز ❊ فرض کیا صبح کی بیشک نماز
پھر اسی مدت تلک ای نیکنام ❊ نور معظم وہ کیا ہے قیام
شکر میں پھر اسکے خدا کی تئیں ❊ دوسرا سجدہ وہ کیا ہے وہیں
اور کیا ہے وہ قیام دگر ❊ مدت ہفتاد ہزار ای پسر
کرتا تہا ہر بار وہ یونہی قیام ❊ مدت مذکور تلک لاکلام
خلعت نور ایسے ہی پروردگار ❊ اسکو عنایت ہے کیا پانچ بار
لطف سے اس نور معظم کو تب ❊ ایک دوگانے کا کیا حکم رب
پہلی ہی تکبیر مین ای کامگار ❊ اسکے تئیں گزرے برس یکہزار
اور ہزار ایک برس در رکوع ❊ ہے وہ گزارا بخضوع و خشوع
جلسے مین ہر سجدے مین اک یکہزار ❊ سال اسے گزرے ہین تب در شمار
اور تشہد مین بھی اک الف سال ❊ گزرے ہین اس نور کو بیقیل و قال
جب وہ فراغت سے ہوا کامیاب ❊ درگہ مولا سے یہ آیا خطاب
چاہ جو چہتا ہے تو میرے سے اب ❊ نور نبی نے یہ کیا عرض تب
اور تو یک قوم کو ستر و عیان ❊ تابعان میرے ہی کریگا وہان
از رہ بشریت ای رب غفور ❊ انسے اگر اسمیں ہو سہو و قصور
مین نے عوض اسکا یہ کرکے نماز ❊ چہتا ہوں بخشش کا نہیں برگ و ساز
مین نے پسند اسکو کیا اے رسول ❊ اور کیا عرض کو تیری قبول
اس سے وہیں نور کے قطرات پاک ❊ ٹپکے ہیں از حکم خدا ایک لاکھ
پس اسی اک قسم سے رب العلا ❊ حضرت جبرئیل کو پیدا کیا
اور ملک الموت کو رب ودود ❊ قسم چہارم سے دیا ہے وجود
حصہ ششم سے ہی رضوان کو ❊ ساتوین سے عرش کے سکان کو

آٹھویں سے درد دل اے نیک نام
نویں سے ہے راس ہدی لا کلام

اسکے بھی دس قسم کیا ہے وہین
ایک سے بنوایا ہے عرش برین

حصہ پنجم سے بہشت ایماں
ششم وہفتم سے مہ مہر جان

حصہ نہم سے بنایا ہے رب
آٹھ خلیفوں کو بھی ضو انکے تب

حصہ دہم سے وہ بروجہ نیک
جو ہر رخشندہ بنایا ہے ایک

اسکی تھی چوڑائی بھی اسہی قدر
بعد وہ جوہر پہ کیا اک نظر

منشعب اس سے ہوئی دریا تبھی
پھر وہ لگی مارنے امواج بھی
پراگندہ پھیلی ہوئی ۱۲

پھر وہیں بارے ہے آیا قرار
آب پر آتش ہوئی غالب ای یار

بعد اسی کف سے خدائے متین
جا ہی موجود کیا یہ زمین

اور متراکم ہوئیں امواج جب
اس سے بنے ہیں پہاڑ انکو سب

سنگ میں آہن کا ہوا اصطکاک
نام ابنوہ آہن ۱۲
اس سے فروزاں ہوئی اِک شبہ آگ

سات طبق پھر یہ زمیں آ گیا
تنگ ۱۲
خلق ہر اک طبقے میں رکھا جدا

اور تصرف میں ہی جنوں کے تب
دی ہے خدا نے یہ زمین جان بست

جو ہے زمین ساتویں ای باخبر
نیچے بنایا ہے اسی کے سقر

نور پیمبر کو ہوا حکم رب
سیاق پہ تا عرش کو ۱۰۵ واب
دوزخ
پنڈلی ۱۲

کرتا تھا تسبیح خدا شاد و شاد
اور اوسے تہلیل سے کرتا تھا یاد

کرسی پہ پس انکی پنج الف سال
پانچ ہزار ۱۲
پھر وہ درخشاں تھا بنور جمال

آیا ہے فرمان یہ جبرئیل کو
کافل ارزق و سرافیل کو

یعنے مدینے میں بغیر گمان
قبر پیمبر کی بنے گی جہاں

حکم ملایک کو ہوا ہے یہ جب
آئے ہیں سب جلد مدینے کو تب

شکر بجا لائی بہت خوش ہوئی
شوق و تمنا سے وہیں سب گئے

حضرت جبریل پس اس خاک سے
لیگیا مقدار یہ مثقال کے

لیجئے کافور ز دار جناں
مشک بھی جنت کے لے اور زعفران

حصہ ہشتم کے اپر پھر خدا
اپنی ہی قدرت کی نظر یک کیا

دوسرے سے کرسی کو اے محترم
تیسری چوتھے سے ہے لوح و قلم

آٹھویں حصے سے سمجھ لا کلام
حصے بنایا ہے ستارے تمام

اور خلیفے کے ہر اک تا بعدار
پیدا فرشتے ہوئے اسی ہزار

اسکی درازی کی مسافت بھی جان
راہ برس چار ہزار ای میاں

جلد وہ جوہر کو ہوا اضطراب
آدھے سے آتش ہوئی آدھے سے آب

اور اس امواج کی حرکات سے
بار بہت زور سے بہنے لگے

آب وہ پھر جوش ہی کرنے لگا
ایک کف اس پانی پہ ظاہر ہوا

کف سے بخار ایک چڑھا بعد ازاں
اس سے ہی پیدا یہ ہوا آسمان

دھواں ۱۲
برق درخشاں ہوئی عزتی ایک
اس سے معادن ہوئے پیدا ای نیک
دھات سونے کی کانان ۱۲

مادہ دوزخ کا اسی سے بنا
پھیلا دیا پھر یہ زمیں کو خدا

اور اسی آگ کے شعلات سے
پیدا کیا فوجوں کو جنات کے

چرخ پہ بھی ساتویں ای باصفا
جنت ماوی کو بنایا خدا

شمس و قمر اور ستارے بھی سب
اور کیا پیدا خدا روز و شب

عرش کے اس ساق پہ ہفت الف سال
سات ہزار ۱۲
پس وہ چمکتا رہا بے قیل و قال

لوح پہ پھر آنکے وہ آشکار
اسپہ چمکتا تھا برس پنجہزار

کرتا تھا تسبیح خدا بار بار
بعد ازیں از درگہ پروردگار

چرخ سے دنیا میں کرو تم نزول
جائیو بر موضع قبر رسول

لاکے اسی جا سے خاک شریف
جسم نبی اس سے بناویں لطیف

حکم یہ پہنچائے زمین کتئیں
جبکہ بشارت یہ سنی ہے زمین

آنکی ہے کچھ خاک ہاں با امید
اور تھی وہ کافور کے مانند سفید

حکم یہ جبریل امیں کو ہوا
جلد تو اب جنت ماوی میں جا

ما معین لیجئے اور سلسبیل
جنت بنا ۱۲
سنبل و تسنیم کا آب جلیل

خاکِ معظم سے یہ چیزیں ملا — ویجئے ترتیب اُوسے باصفا
عرض کیا تھے وہیں جبرئیل — آہیں ہی کیا حکمت ای ربِ جلیل

حقنے کہا اسکو ای روح الامیں — بوج زکافورِ بہشت بریں
پیدا کروں گا میں نبی بے گماں — جسمِ پیمبر کے لئے استخواں

اور مبارک رگ پی اسکے ہاں — جان بناوُنگا میں از زعفراں
مشک سے بنواؤنگا خونِ شریف — اور ز سنبل بنے موئی لطیف

اور بناوُنگا میں از سلسبیل — احمدِ مرسل کے سبھی قال و قیل
اور بناؤں رہِ تکریم سے — اسکی عبارت کو میں تسنیم سے

خلق کا سب اسکو بناؤں شفیع — دونگا اسے عزت و شانِ رفیع
حضرت جبرئیل بفرمانِ رب — ایسی ہی ترتیب دیا اسکو جب

مادۂ دُرِ وجودِ شریف — جب ہوا تیار لطیف و نظیف
حکم ہوا خلد کے انہار میں — اسکو کئے سال تلک غوطہ دیں

چونکہ ہوا حکمِ خدائی جلیل — غوطہ دیا یونہی اُسے جبرئیل
اور یہ فرمان ہے آیا وہیں — اُس دُرِ روشن کو ای روح الامیں

پھیرئے اطباقِ سموٰت پر — اور ملائک یہ بھی کر جلوہ گر
بحر و بر و ارض و فلک پر بھی اب — کیجئے ظاہر اسے عالم یہ سب

اور ندا کر کہ ہے یہ باصفا — طینتِ فرخندہ حبیبِ خدا
حشر میں ہوئیگا ہی بالیقیں — شافعِ افواج ہمہ مذنبیں

اور وہی مشہور ہے فی الاولیں — اور وہی مذکور ہے فی الآخریں
پس دُرِ روشن کو وہ ربُّ الورا — نور کی قندیل میں اک شب رکھا

عرش بریں پر اُسے لٹکا دیا — اسکو مقرر نورِ نبی کا کیا
خلقتِ آدم تلک ای باشعور — یونہی تھی آویزاں وہ قندیلِ نور

حقنے جب آدم کو بھی پیدا کیا — ایک گرہ اسکی پیشانی پہ تھا
اُس دُرِ روشن کو رکھا آئیں ہیں — اُس سے کیا اسکی منور جبیں

مختلف ایسے ہی روایاتِ نور — آئی ہیں بے شبہ کتب میں وفور
لیک روایات یہ سب ایماں — متفق اثبات پہ ہیں یکساں

کہ شہِ کونین محمد رسول — خلقتِ عالم کا ہی اصل اصول
ہی ابو الارواح بلاشک وہی — جون ابو الاجساد ہے آدم صفی

ہے وہی اشیائی جہاں کا سبب — ہستی این کون و مکاں کا سبب
جو کہ ہوئی عالم ہجدہ ہزار — اور جو ہوئی نوعِ بشر آشکار

انسے ہی مقصود وہی شاہِ دیں — سب یہ طفیلی ہیں اسیکے یقیں
ذکر یہ ترتیب سے تفصیلوار — گرچہ ہے دشوار پر ای ہوشیار

سلسلۂ خلقتِ اکوان پر — جب تو تامل سے کریگا نظر
ہوویگا مکشوف یہ رازِ نہاں — لیکن اب اس فن کے ہیں شائق کہاں

آہ کسے علمِ سیر کا ہے شوق — کون یہ باتوں سے اٹھاتا ہے ذوق
طالبِ احوالِ پیمبر کہاں — عاشقِ این عشقِ مطہر کہاں

یعنے حضرت کے باتوں کی عبادات کرکے (۱۲)

اللہ تعالیٰ کا حضرتِ آدم اور سب بنی آدم کی پشت سے ذریت کا نکالنا اور انسے اپنی ربوبیت پر عہد و میثاق لینا

وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِیْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ

دیتا ہے حق اپنے نبی کو خبر — ای مرے محبوب تو وہ یاد کر
پشتوں سے ساری بنی آدم کے سب — ذریتیں انکی نکالا ہے جب

انکے سب اولاد کو بے اشتباہ — انکو کیا جانوں پر انکے گواہ
پھر کیا حق ذریتوں کو خطاب — کہ وہ اب ایسا تھا دیویں جواب

اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى

کیا میں تمہارا نہیں پروردگار
لفظ بلی سارے کہے آشکار

یعنے کہی ہاں تو ہمارا ہی رب
ہم ترے بندے ہیں بلاشبہ سب

حضرت آدم کو خدا نے کریم
پیدا کیا جبکہ بلطف عمیم

آیا ہے تب درگہ حق سے خطاب
پیدا کیا کون تجھے کہہ شتاب

حضرت آدم نے کہا تو ای رب
پوچھا ترا کون ہے رب بولے اب

بولے مرا رب ہے تو ای دادگر
حق نے کہا پس تو مجھے سجدہ کر

حضرت آدم وہیں سجدے کیے
عجز و نیاز اپنا ہویدا کیے

اور جو ذریت آدم سے رب
عہد لیا اسکا بیاں سن تو اب

کہ ابن عباس سے آیا ہے جان
اور سدی کی بھی روایت سے جان

حضرت آدم کو ز خلد برین
بھیجا ہے جب حق نے بری زمین

ہر برس اکبار بحکم خدا
کعبے کا حج کرتے تھے آکر ادا

ایسا ہی اکبار وہ کر حج ادا
وادی نعمان میں بیٹھے ہیں آ

تھے وہ صفی خواب کی حالت میں جب
پشت پہ حق انکی رکھا ہاتھ تب

لگتے ہی اللہ کی قدرت کا ہاتھ
ہوگئی پیدا وہیں سب ذریات

یعنے سب اولاد بھی انکی یقیں
ہووے گی دنیا میں جو تا یوم دین

مورچہ خرد کے مانند تب
ہوگئی ظاہر وے بلاشبہ سب

داہنے بازو کے تھے اجلے تمام
اور تھے سیہ بائیں طرف کے تمام

حق نے دیا نطق و حواس و شعور
پھر ہوا ترتیب سے انکا ظہور

پیدا ہوئے دنیا میں جسطرح پر
جد سے پدر اور پدر سے پسر

پس ہے لیا عہد انھوں سے خدا
یعنی خطاب انکو ہے ایسا کیا

کیا میں تمہارا نہیں پروردگار
لفظ بلی سارے کہے ایکبار

عہد کیا نیکوں نے فرحت کے ساتھ
اور بدوں نے بھی کراہت کے ساتھ

وَلَهٗ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا

جیسا کہ فرمایا ہے رب کریم
آیت قرآن میں ای فہیم

جانیو ای بندو کہ میرے سوا
اور کوئی معبود نہیں دوسرا

صاحب تفسیر معالم سن اب
لایا روایت کہ کہا انکو رب

پس مرے ساتھ کسیکو شریک
تم کرو توحید یہ ہی ہے ٹھیک

ایک تمہارا ہوں میں پروردگار
رب نہیں دوسرا تمہیں زینہار

دونگا میں سخت اسکو عذاب الیم
ڈالونگا مشرک کو بہ نار جحیم

شرک کرے شخص جو کوئی میرے ساتھ
اور نہ ایمان یہ کریگا ثبات

عہد مرا اور مرے پیغمبران
یاد دلاوینگے تمہیں جاودان

اور رسولونکو مرے باشرف
بھیجونگا دنیا میں تمہارے طرف

جب وے سنے حکم خدای انام
ایسی شہادت وے دئے ہیں تمام

تمپہ کتابیں مری یا دین نزول
پس کرو تم دولت ایمان حصول

شَهِدْنَا اَنَّكَ رَبُّنَا وَاِلٰهُنَا لَا رَبَّ لَنَا غَيْرُكَ

پس لیا اثبات یہ پروردگار
سب بنی آدم سے ہی عہد و قرار

حکم فرشتوں کو کیا اپنے رب
تم رہو بے شبہ گواہ اسپہ اب

تا کہیں انکار اس اقرار کا
وے نکریں آہ بروز جزا

پس وہ تھیں قائم کیا دو قسم کر
حضرت آدم کے چپ و راست پر

حضرت آدم ہوے پیدا جب
دیکھے ہیں پس سیدھی طرف اپنی تب

لوگ تھے نورانی بہت باشرف
اور تھے جبریل کھڑے اسطرف

پوچھے ہیں یہ کون ای روح الامین
بولے یہ اصحاب یمین ہیں یقیں

سارے مقرب ہیں یہ اللہ کے
سارے یہ مقبول ہیں درگاہ کے

ہوونگے پیدا یہ تری نسل سے
شاخ اگینگے یہ تری اصل سے

ایسے ہیں آئی یہ ندا غیب سے
حق کے وہیں درگہ لاریب سے

هٰؤُلَاءِ فِي الْجَنَّةِ وَلَا أُبَالِي

یعنے بہشتی ہیں یہ بندے یقین — کچھ مجھے پروا نہیں پروا نہیں
پوچھے ہیں جبریل سے تب انکا حال — اسنے خبر دی یہ ہیں اہل شمال
بائیں طرف دیکھا ہے آدم نے جب — لوگ تھے ظلمانی بری شکل سب
وو در ہیں یہ رحمت حق سے سدا — ایسے میں درگاہ سے آئی ندا

هٰؤُلَاءِ فِي النَّارِ وَلَا أُبَالِي

یعنے یہ ہیں اہل سقر بیگمان — کچھ مجھے پروا نہیں سن رے عیاں
سارے رسولوں سے مقدم مگر — احمد مرسل تھے شہ بحر و بر
کس نے کیا بولے پیدا تجھے — بولے تو ہی پیدا کیا ہے مجھے
تھنے کہا پس تو مجھے کر سجود — سجدہ کئے پھر کہا رب الودود
حکم فرشتوں کو خدا نے کیا — خدمت ہے وہ سنگ لے آویں اٹھا
حکم ہوا ہاتھ رکھ اس سنگ پر — ہاتھ رکھتے پھر رکھے خیر البشر

نقل ہے آدم کی یقین پشت سے — پہلے جو نکلے وے رسولاں ہی تھے
کہتے ہیں درگاہ سے حق کے خطاب — آیا ہے حضرت کو وہیں باصواب
پوچھا ہے پھر کون ہے کہہ رب ترا — عرض کئے تو ہی ہے بس رب مرا
لیتا ہوں میں تیرے سے عہد قرار — پہلے بلی آپ کہے آشکار
کر جو ہے اب کعبہ کے دیوار میں — اور حجر اسود اسیکو کہیں
سو آدمی میثاق سے اللہ نے — دی خبر اس آیت قرآن سے

وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّيْنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ

یعنے یہ فرماتا ہے حضرت کو رب — لینے لیا عہد رسولوں سے سب
کہ کریں اللہ کی وے بندگی — خلق کو بلوائیں انہی پر سبھی
جب ہیں اولو العزم وے پیغمبراں — اسلئے تخصیص انکی ہے جان
اور کیا ان کو بھی حکم سجود — سجدہ کئے سارے بحکم ودود
انہیں نظر آتے تھے پیغمبران — مثل مصابیح و چراغ ایمیاں
دوسرے پیغامبران کرام — ماہ و ستاروں سے تھے روشن تمام
حشر تلک جتنے کہ ہوں مومنین — چہرے سفید انکے تھے روشن یقین
حق کہا انکو انکو یہ ہیں جنتی — بولا بدوں کو یہ ہیں سب دوزخی
خلد سے جب لائے حجر کو وہاں — اسکے تھی اس روز دو چشم و زبان
اسکی وہاں ہیں وہی حجت لکھی — اور اسے حکم تب ایسا کئے
آئی صحیح ایک حدیث ای پسر — حشر کے میدان میں یقین وہ حجر
[illegible] بحضور خدا — شاہدی بے شبہ وہ آدیگا

تیرے سے اور نوح و براہیم سے — موسیٰ و عیسیٰ سے بھی ہم لیچکے
ایک نبی دوسرے نبی کی مدام — دیوے بشارت کرے تصدیق تام
پہلے لیا ہے عہد وہ حضرت سے رب — بعد لیا عہد رسولوں سے سب
اور وہ ذریت آدم کو رب — پشت سے سب انکی نکالا ہے جب
دوسری روایت میں ہے ای باصفا — نور تہا حضرت کا ہی جوں آفتاب
شمع کے مانند علما تھے عیاں — زاہد و عابد تھے چراغوں سے جان
اور جو ہیں کفار ضلیل و تباہ — تھے وہ بری شکل کہ سب روسیاہ
نقل ہے ذریت آدم سے سب — عہد ہے اس روز لیا جبکہ رب
حکم ہوا اسکو کہ منہ کھول اب — کھولا ہے منہ جلد حجر اپنا تب
عہد یہ دنیا میں وفا جو کرے — حشر کے دن اسکی گواہی تو دے
دیکھ کے پہچانیگا انکے تئیں — آپکو بوسہ دئے ہے جو مومنین
اپنے کہا [illegible] خدا ہے محب — کیجے ہیں حجر [illegible] تفصیل

چارۂ ما ساز کہ بے یاوریم / گر تو برانی بکہ رو آوریم
پیش تو گر بے سر و پا آمدیم / ہم بامید تو خدا آمدیم

لمعۂ عہد و میثاق خلاق علی الاطلاق کا تمام انبیاء سے اس سید انفس و آفاق کے رسالت ونصرت وبیعت پر

لکھتا ہی اسطرح مواہب میں دیکھ / اور مدارج میں بھی بروجہ نیک
اور سب ارباب رسالت کی نور / نور ہی اس شاہ کے پائی ظہور
نور نبی ایک نظر کرتے ہی / ڈہب گئے انوار رسل سے سبھی
حقنے جواب انکو یقیں یوں دیا / نور ہی یہ سید کونین کا
اسپہ تم ایمان اگر لاوینگے / درجہ نبوت کا یقیں پاوینگے
آیا ہے اخبار میں اے باصفا / نور نبی جبکہ ہے پیدا ہوا
حکم ہوا شاہ کے تب نور پر / تا کرے انوار رسل پر نظر
عرض کئی سب نے ای رب الغفور / ڈہانپ لیا ہمکو یہ کسکا ہی نور
جانیو تم اسکا محمد ہے نام / ہے وہی محبوب مرا لاکلام
بولے وہ سب لائے ہیں ہم ای رب / اسپہ بھی اور اسکے رسالت پہ سب
جیسا کہ اس آیت قرآن میں / حق نے ہی ارشاد کیا دیکھ لیں

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیثَاقَ النَّبِیّٖنَ

یعنے کہا ای مرے پیغامبر / ای مرے محبوب ای خیر البشر
کہتے ہیں جب عہد رسولوں سے لیں / اسمیں شریک انکے ہیں سب امتیں
جبکہ خدا نے زہے انبیاء / عہد یہی باب میں تیری لیا
عہد کا مضموں یہی تہا وہ جان / کرتا ہی اللہ خود اسکا بیان

لَمَآ اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتَابٍ وَّحِکْمَۃٍ

جو کہ اتارونگا میں تمپر کتاب / کہولونگا پہر تمپہ میں حکمت کا باب
یعنے کتابیں جو تمہیں دونگا / فہم بھی اسکا میں کرونگا عطا

ثُمَّ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ

آویگا پہر ایک رسول کریم / تمپہ بصد عزت و شان عظیم
اور وہ پیغمبر آخر زمان / شاہ رسل خاتم پیغمبران
انکو وہ سچ کرکے ہی بتلائیگا / راستی ان سبکی وہ دکھلائیگا
چونکہ علانیہ یہودان خام / حضرت عیسیٰ کے ہو دشمن تمام
جب ہوا مبعوث وہ شاہ کبار / رد وہ یہودوں کا کیا آشکار
اور نصارا و یہود لعین / ہوگئے جب منکر آن شاہ دین
اپنی رسالت کا کیا ہی ثبوت / انسے نہ بن آیا بغیر سکوت
یعنے وہ بیشک ہی محمد رسول / جسکو کئی خلق سے ہم سب قبول
سچ انہیں بتلائیگا بس بے ہراس / جو کہ بلاشبہ تمہاری ہو پاس
اسکا جو انکار کریں کافراں / رد انہیں کردیگا وہ بیگمان
اسکی نبوت کے وہ منکر ہوئے / اور وہ انجیل کو جھٹلائیے
اسکی نبوت بھی وہ ثابت کیا / اور مصدق ہوا انجیل کا
دیکھئے انجیل و توراۃ سے / موسیٰ و عیسیٰ کے بشارات سے
بولا غرض جتنے رسولوں سے سب / پاس تمہارے جو وہ نبی آئے جب

لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنْصُرُنَّہٗ

لائیو ایمان تم اوسپر ضرور
ورنہ صفات اسکے بیان کیجیو

اسکی نہ نصرت میں بھی لاؤ قصور
اس سے امم کو بھی نشاں دیجیو

آؤ زمانے میں تمہارے اگر
تاکہ محمدؐ پہ وہی ایمان لائیں

تن سے کرو اسکی مدد بیشتر
اسکی اعانت سے سعادات پائیں

قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا

بعد یہ میثاق کے ربُّ الورا
کہ کریں اس عہد کو میری وفا

سارے وہ پیغامبروں سے کہا
اسکو دل و جان سے لاوین بجا
اور کیئے ہم سبھی عہد و قرار

کیا کئے اثبات یہ تم سب قرار
عرض کئے ہیں وہیں سارے رسول
اور یہ پیمان کئے استوار

عہد کئے میرے سے کیا استوار
کہ کئے ہم حکم کو تیرے قبول

قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ

حقّہ فرشتوں کو کیا حکم تب
اور ہیں حق ہوں خالقِ کل کائنات
صاحبِ تفسیرِ معالم یقیں
اور نہیں لایا ہے ذکرِ امم
جبکہ رسولوں سے یہ میثاق لیں
احمدِ مرسل کی بشارت سُنے
آپ ہیں پس سرورِ کل سرورا
اور شبِ معراج بھی ظاہر ہوا
نوحؑ و براہیمؑ کے یا وقت پر
لاویں وہ حضرت پہ ہی ایمان سب
ہر دو جہاں پرتوِ نورِ ویست

بالیقیں شاہد رہو تم اپسے سب
میں بھی گواہ ہوں سبھی سارے ہوں ساتھ
نقل کیا ہی تو سمجھ اے امین
وجہ یہی اسکا ہے اے محترم
اپیں شریک انکی ہوئیں اُمتیں
اور یہ اقرار بھی انسے سئے
سرور و پیغمبرِ پیغمبراں
کہ وہ رسولوں کی امامت کیا
موسیٰ و عیسیٰ کی بھی وقت ای یسیر
اور مدد کو آپکو دیں روز و شب
کون مکاں بہرِ ظہورِ ویست
نورِ خدا ظاہر ازیں نور شد

یا ئے رسل یہ ہوا حکم آلہ
حضرتِ عبداللہ بن عباس سے
بابیں اس عہد کے ربُّ العلا
عہد جو متبوع سے لیں پس یقیں
اور اسی تفسیر میں ہے لے تمام
کہ کریں تصدیق وہ حضر کی سب
ہووے عیاں امر یہ روزِ جزا
لاتے تو تشریف وہ خیر البشر
فرض رسولوں پہ یہ ہوتا تمام
چشم کشا نورِ محمدؐ ہمیں
نورِ نبی لمعۂ نورِ خداست
ماتمِ ہر طالب آرزیں سور شد

ایک دگر پر رہو تم سب گواہ
یعنے بن العم شہِ ناس سے
ذکرِ رسل پر ہی کیا اکتفا
مشترک اس عہد میں ہوتا ہیں
اپنے امم کو بھی رسولاں تمام
آپکی تائید کریں روز و شب
زیرِ لوا شہ کے ہوں سب انبیا
حضرتِ آدم کے زمانہیں گر
انکی امم پر بھی یقیں لاکلام
قاعدہ دولت سرمد ببین
لمعۂ ہر نور از وکئے جداست

نورِ دوم سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خلقت جسمِ شریف و عنصرِ لطیف کے بیان میں

جسم کی تخلیق کا شہ کے بیاں
مرقدِ اشرف سے لیجا تھوڑی خاک
نہرو ہیں جنت کے اوسی غوطہ دے

روضۂ احبا میں لایا ہی جہاں
اور ملا اسکو بآن نورِ پاک
کر دیا سب خلق پہ ظاہر اُسے

دیکھ تو اسطرح لکھا ای امیں
آب سے تسنیم کے تخمیر کی
خلق سبھی تا اُسے پہچان لیں

حکم ہے جب جھکے وہ روحِ الامیں
شکل وہ تب انکی سفید کی
آگئے ہی آدم کر اُسے جانیں

بیان انبیا سے عہد لینا ہمارے حضرت پر ایمان اور نصرت کا

خلق کو سب اسکی پہچانت ہوی — ارض و سموات میں شہرت ہوی
پھر کے ہوا حکم خدائی متین — سونپیں امانت یہ کسی کو تئیں
تا اس امانت کو اٹھانے لئے — خلق میں سب گر کوی قابل رہے
علوی و سفلی میں و لیکن سبھی — قابلیت اسکی کسی کو نہ تھی
اسکے اٹھانے سے گئے ہیں با — کہ نہیں طاقت وہ ہمیں بخدا
آپ اٹھانیکو یہ بار گران انکار — کھولی اجابت میں یہ اپنی زبان

اور لکھا بر عرش اسکا نام — نام کو ساتھ اپنی خدائی انام
سنئے فرشتوں نے یہ سب خلق نے — کردیا اس نور کو بس جلوہ گر
رکھے بمیدان طلب وہ قدم — لیکے امانت یہ وہی محترم
ارض و سموات کی عالم تمام — عجز کا سر اپنے جھکا لا کلام
عالم اعیان میں مگر ای امین — صورت علمیہ آدم وہ ہیں
اہل اشارات ان آیات سے — ہیں اسی معنی پہ اشارہ کئے

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ط اِنَّهٗ کَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ط ترجمہ ہمنے دکھائی امانت آسمان کو اور زمین کو اور پہاڑوں کو پھر سب نے قبول نہ کیا کہ اس کو اٹھاویں اور اس سے ڈر گئے اور اٹھا لیا اسکو انسان نے یہ ہے بڑا بے ترس نادان۔

ف حضرت آدم کے جسد کو خاک سے اور جنات کو آگ سے پیدا کرنا۔ اور فرمان الٰہی سے سب ملایک کرام آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنا اور ابلیس لعین سجدہ نہ کرنیسے اسکو لعنتی کردینا۔ اور آدم علیہ السلام کو بہ عزت و احترام داخل جنت کرنا پھر جنت سے دنیا میں روانہ فرمانا؛

قالب آدم کے بھی آگے خدا — آگ سے تب بنا انکو پیدا کیا
جلیاں اس جانکی اولاد سے — جبکہ زمیں پر ہیں زیادہ ہوئے
ایک وہ مدت تلک ای نیکنام — تابع فرمان رہے صبح و شام
خلقت جنات سے تب تک ای یار — گزرے تو ابت کے تھے دورے جہاں
دورہ چارم وہ ہوا جب تمام — چاہا سزا انکی خدائے انام
پیش وہ فرشتے ہیں سزا آدیے — قتل وہ جنونکو بہت سے کئے
بعضے تو دریا کے جزایر میں جا — رہنے لگے لے کے وہیں آسرا
ظلم و جفا میں نہ شریک انکا تھا — بلکہ جماعت سے ہوا انکے جدا
اسلئے چھوڑی ہیں اوسے لا کلام — اسکا تھا اسوقت عزازیل نام
بھیڑئے کی شکل یہ تھی اسکی ماں — نام تھا تبلیت اسکا پہچان
وہ جو ملک آئی تھے از آسمان — حکم یہیں ہنے ہوا انکو جان

جنیت اسکی ہے ابو الجن پہچان — اسکی ہی اولاد ہیں سب جنیان
ان کو کیا حکم عبادت خدا — ایک شریعت سے مکلف کیا
بعد لگے کرنے کو ظلم و فساد — خون بھی کرنیکو لگے بد نہاد
سال ہزار ایک وہ رہ گئی با صواب — کہتے ہیں چھتیس ہزار از حساب
ایک جماعت کو ملک کی خدا — پہلے سما سے ہے روانہ کیا
بھاگ گئی انسے جو بعضے بچے — تھوڑے پہاڑ و زمین میں چلے
اور انہیں جنات سے ابلیس تھا — علم و عبادت میں تھا سب سے بڑا
غار میں یک کوہ کو رہتا تھا جا — ذکر عبادت میں ہی مشغول تھا
نام خبیث اسکے ہی تھا باپ کا — کہتے ہیں وہ شیر کی صورت پہ تھا
الغرض اشرار سے جنوں کے سب — ردی زمین پاک ہوی جب یہ سبب
ساتھ ہو ابلیس بھی انکے سدا — کرنے لگا طاعت و ذکر خدا

کثرتِ طاعت پہ نظر اسکے کر ۔ چاہے ملک حقسے کہ ای داد گر
ایسا عبادتمیں جو شاغل رہے ۔ چاہیے املاک میں افضل رہے

کرکے قبول انکی دعا کو خدا ۔ پہلے سما تک ہے ترقی دیا
پہلے سما پر وہ گیا جلد تر ۔ باندہا عبادتمیں خدا کی کمر

ایسی عبادت وہ کیا سالہا ۔ شہرہ ہوا اسکا ملک میں بڑا
تا کہ ملک چرخ دوم کی جو تھے ۔ بارگہ حق میں سفارش کئے

انکی بھی مقبول ہوی جب دعا ۔ چرخ دوم پر ہے ملی اسکو جا
یونہی سنو ساتوں سماوات پر ۔ خلد تلک بھی ہوا اسکو گذر

کرتا تہا طاعت وہ کبھی زیر بر ۔ گہ بفلک گاہ بخلد برین
آخر اسے اپنی عباوات پر ۔ غرہ یہ پیدا ہوا ابلیس زشت تر

کہ کوی اب میرے برابر نہیں ۔ علم و عمل میں مرا ہمسر نہیں
اور یہ سمجھا کہ زمین پر تمام ۔ اپنا تصرف ہی رہے بالدوام

امر خلافت کے لئے سازوار ۔ اپنے سوا کوی نہیں زینہار
وہ نہیں سوچا کہ یہ کبر و غرور ۔ اسکو کری درگہ مولا سے دور

کثرتِ طاعات بھی اسکے تمام ۔ تھی وہ سب اس طمع پہ ہی لاکلام
ایسی بری طرح کے طاعات سے ۔ اور بری خطرات سی نیات سے

ہمکو پہ دیکھو کرم سے خدا ۔ حرمتِ سالار امم سے سدا
الغرض آدم کو بنانے کا جب ۔ لایا ارادہ ہو دو عالم کا رب

اپنے ملایک پہ یہ ہی ظاہر کیا ۔ جیسا کہ قرآن میں خبر یہ دیا

إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً قَالُوا أَتَجْعَلُ فِيهَا مَنْ يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ

یعنے بناؤں میں زمیں کے اوپر ۔ ایک خلیفہ کو ز نوع بشر
بولے فرشتے کہ زمیں پر ای رب ۔ ایسونکو کیا پیدا تو کرتا ہے اب

کہ وے کریں روز زمیں پر فساد ۔ اور کریں خون اے ربّ العباد
یہ جو فرشتے کہی ای حق شناس ۔ وہ کبھی جنات کے اوپر قیاس

وہ نہیں ایراد کے تہا راہ پر ۔ بلکہ یہ مقصود تہا ان کا مگر
حکمت حق ہمیں ہی کیا جانئیں ۔ وجہ خلافت کا بھی پہچانئیں

وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ قَالَ إِنِّي أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ

ہم تجھے تسبیح سی کرتے ہیں یاد ۔ ساتہ ترے حمد کے با انقیاد
اور ترے کرتے ہین پاکی بیان ۔ تب کیا ارشاد خدای جہاں

جانتا ہوں میں جو نہ تم جانتے ۔ اسکی جو حکمت ہے نہ پہچانتے
پس ید قدرت سے وہ رب العلا ۔ خاک سی آدم کو ہی پیدا کیا

اور کلا بہ سمجھو اس خاک کا ۔ کعبۂ اقدس کی جگہہ میں ہوا
اور تھی انکی جبیں کو خدا ۔ نور محمد سے درخشاں کیا

اور سب اعضا میں بحکم خدا ۔ نور مقدس وہ سرایت کیا
اسکے ہی برکت سی خدای انام ۔ اسکو سکہایا ہی اشیا کی نام

جیسا کہ اس آیت قرآن میں ۔ حقنے خبر اس سے دیا جان بین

وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا

یعنے ہی سکھلا دیا آدم کو رب ۔ نام بلاشبہ وہ چیزوں کی سب
جتنی کہ چیزیں ہیں بارض و سما ۔ جانتے ہیں وہ نام ہر یک چیز کا

ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلَائِكَةِ فَقَالَ أَنْبِئُونِي بِأَسْمَاءِ هَٰؤُلَاءِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ

بعد وہ سب چیزونکو رب الورا ۔ سارے ملایک پہ ہے ظاہر کیا
پس کہا مولا نے فرشتوں سے تب ۔ دو خبر ان چیزونکی ناموں سے اب

ہو جو کہیں تم اپنے ہو سچے اگر
طعن کئے جو کہ خلیفے اوپر
جبکہ ملایک کو نہیں تھی خبر
نام تو نسبے ان چیزونکی ای ذوالوقر
طمع خلافت ہے گر اپنے لئے
علم خلیفے کو تو بس چاہیے

قَالُوا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ

عرض کئے سارے فرشتے ای رب
پاکی ہے ثابت تجھے عیبوں سے سب
تو ہی ہے تحقیق علیم و حکیم
حکمت و قدرت ہے تری بس عظیم
علم نہیں ہمکو مگر اے خدا
علم کرم سے جو ہمیں تو دیا

قَالَ يٰٓاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ فَلَمَّآ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ

حکم کیا حضرت آدم کو رب
نامون سبھی انکی خبر انکو سب
حق نے کہا بس وہ فرشتوں کتئیں
کیا نہیں بولا تھا تمہارے سے میں
تم جو علانیہ و ظاہر کریں
اپنے دلونمیں بھی جو مخفی رکھیں
جبکہ خلیفے کا یہ رتبہ بڑا
علم سے تم سب پہ ہے ثابت ہوا
اسکا بس اکرام بجا لاؤ تم
سجدہ تحیت کا کرو اسکو تم

دی خبر آدم نے ملائک کو جب
نام سے ان چیزونکی بے شبہ تب
ارض و سموات کے جو ہیں غیوب
جانو نہیں ان سبکو بلا شبہ خوب
وہ سبھی میں جانتا ہوں خوبتر
مجھکو ہے ہر چیز کی بیشک خبر
حق میں تمہارے وہ خلیفہ مرا
مرشد و استاد کی جا پر ہوا

فائدہ

دیکھیے اب غور سے اے حق شناس
رتبہ ہے کیا علم کا مولا کے پاس
عزت و حرمت ہے بڑی علم کی
شان فضیلت ہے بڑی علم کی
ایک شرف علم کے باعث وہ تو
انسے ہی آدم کو کرایا سجود
اسلئے عالم کی فضیلت بڑی
ایسی ہی عابد پہ کہی ہیں نبی
چاہیے طاعت بھی ہو ساتھ علم کی
ورنہ فقط علم ہی کیا نفع دے
الغرض آدم شرف علم سے
جبکہ ہیں مسجود ملایک ہوئے
جبکہ غرض حکم کیا ہے ودود
کہ کریں آدم کو فرشتے سجود
لیک مواہب میں کیا نقل ہے
جعفر صادق سے ای فرزند لی
کا قل ارزاق و سرافیل بھی
پھر ملک الموت کیا ای زکی
پر نہیں ابلیس شقی نے کیا
اسلئے وہ کافر و ملعون ہوا
رتبہ فرشتے کا وہ پایا تھا بس
فضل بڑا ہاتہ وہ لایا تھا بس

چیز کوئی علم سے برتر نہیں
کوئی شرف اسکے برابر نہیں
ذکر و عبادت سے خدا کے ملک
خالی نہیں مارے ملک یک پلک
کثرت طاعت سے پس اے باوفا
علم کی بیشک ہے فضیلت زیادہ
جیسی فضیلت مری ای مومنو
ایک مری امتی ادنیٰ پہ ہو
علم کے ہمراہ جو ہووے عمل
اجر فراواں کا وہ دیویگا پھل
علم کا رتبہ ہے بڑا جانیو
فضل و شرف علم کا پہچانیو
سارے ملک ارض و سموات کے
حضرت آدم کو ہیں سجدہ کئے
پہلے جو آدم کو ہکی سجدہ کیا
حضرت جبریل ہے ای باصفا
بعد مقرب جو ملک تھے تمام
بعد کئے سجدہ فرشتے تمام
اصل میں تھا گرچہ وہ از جنیاں
علم و عبادت کی مگر درمیاں
اسکو تھا املاک میں سے شمار
بلکہ تھا انسے بھی زیادہ ای یار

گاہ عبادت کیلئے بر فلک
دوڑتا تھا جلد تر آگے وہی
جبکہ فرشتوں کا وہ کرتا تھا کام
جبکہ نہ وہ تابع فرمان ہوا
فضل کا تب کھینچے ہیں اس سے لباس
ہانک دی ساتوں سمٰوٰت سے
چرخ سے یک لحظہ میں وہ آگرا
آگے بڑا حسن میں تھا مشتہر
نفخ تلک صور کے عمر طویل
جب بنی آدم سے بشر عیاں
نیک ہدایت کا بھی ساماں خدا
اور وجود علما صالحین
الغرض ابلیس کو رب جلیل
حلۂ جنت سے بحکم خدا
پٹکا بھی یک باندھ کمر پر دئے
تخت پہ بٹھلا کے ملک باشرف
ایسے تجمل سے غرض لائے ہیں
حور و ملک جو تھے بدار السلام
پر کوئی ہمجنس نہ تھا انکا جب
سوتے تھے یکروز وہ ای باصفا
پوچھی کہ تو کون ہے جب انکھیں
جبکہ سُنے حضرت آدم یہ راز
پوچھی کہ کیا مہر ہے کہدیہ مجھ زود

جاتا کبھی جنت ماوےٰ تلک
کرتا تھا سبقت بھی سبھوں سے وہی
رہتا فرشتوں میں زمیں کے مدام
عزّہ کیا اور تکبر کیا
لعنت و نفرین کا نیا ہی پلاس
سارے فضیلت کی مکانات سے
مدت صد سال تہ ہاں غرق تھا
اور در و یاقوت کی اکثر بھتے پر
عجز سے چاہا ہے ز رب الجلیل
حقکو تھا منظور سمجھ امتحان
خلق کے خاطر ہے مہیا کیا
درس و مواعظ کتب علم دیں
جب کیا اسطرح سے خوار و ذلیل
لائے ہیں ہفتاد ہزار عدد پُر ضیا
تھا وہ مرصع در و یاقوت سے
لیکے چلے جنت ماوا طرف
خلد بریں میں انہیں پہنچائے ہیں
کرتے تھے آدم کا بہت احترام
دل پہ تھا اسبات کا انکے تعب
انکے وہیں پہلو سے چپ کے خدا
حوا کہے آپکی زوجہ ہوں میں
انپہ کئے ہاتھ کو اپنے دراز
بولے محمد پہ پڑھو دس دفعہ درود

جو ہیں ملک پہلے سنا کی اگر
طمع خلافت سے وہ کرتا تھا کام
سجدہ کا جب حکم ملک کو ہوا
کافر و ملعون کہا اسکو حق
دور کئے بارگہ قرب سے
سنگ سے لعنت کے اُسے سنگسار
بعد یہ مدت کے اٹھایا وہ سر
بعد ہوئی شکل ہے ایسی بری
تا بنی آدم سے کرے دشمنی
کرکے خدا اسکی اجابت دعا
یعنے اتارے ہے کتب با شرف
سب ہدایت کا ہی ساماں ہے
حکم کیا اپنے ملائک کو رب
حضرت آدم کو وہ پہنائے
حلۂ جنت وہ کمربند پر
اور پس و پیش و یمین و یسار
جبکہ ہوئے داخل جنت بخیر
نعمتیں جنت کے جو ہیں بیحساب
چکھتے تھے یک خلد میں ہمجنس کو
پیدا کیا حضرت حوا کو جان
لینے کو ساتھ آپکے مجھکو خدا
بولے ملائک کہ خبردار ہاں
بیس درود انپہ پڑھے یا فلاح

حکم انھیں یا ہوتا کسی کام پہ
طمع و ریا کی تھی وہ طاعت تمام
وہ بھی پس اس حکم میں داخل رہا
لعنت ابدی کا ہوا مستحق
دور ہوئے دار جناں سے گئے
کرکے ملک پھینکے جب اُسے یار
شکل ہوئی اسکی سیہ زشت تر
دیکھے جو مر جاویگا ڈر سے تبھی
انکی رہ دین میں کرے رہزنی
ڈہیل یہ دنیا میں ہے اسکو دیا
بھیجا رسولوں کو خلائق طرف
حشر تلک باقی یہ فیضان ہے
داخل جنت کرو آدم کو اب
تاج مکلل بھی ہیں سر پہ رکھے
کلمۂ طیب کا تھا نقش اسپہ
ہر طرف املاک تھے ہیبت سے صف بستہ
اُڑنے لگے آئین خوشی سے وہ سیر
انسے تھے ہر آن و زماں کامیاب
ذکر میں تا حقکے انہیں چین ہے
نسبتہ جمیلہ و شکیلہ جوان
آپکے پہلو سے ہی پیدا کیا
مہر نکاح پہلے ہی لازم یہاں
تھے نہ وہ دونوں ہی باندھا نکاح

خطبہ پڑہا آپ ہی رب العلا
جو کہ ہی جنت میں کہونگا شجر
اپنے حسد آہ وملعون کیا
عرصہ سی صد برس وہ نابکار
بعد اسکے غصہ کی زخلد برین
چہتاہوں اب آؤنمیں جنا تمیز
خلد میں گر مجکو تو لیجاوے سات
پوچہا وہ طاؤس کہ یہ سچ ہی کیا
ہاں مگر اب جاکی کہوں سانپ سے
سانپ کو ابلیس نے پہسلا دیا
اور بھی رضوان ہی حاضر سدا
سانپ جنت میں گیا اسکو تب
ہاتہہ رکہو اس سے کہ اس امر میں
پر نہیں جانا کہ وہ ابلیس ہے
موت سے تم دونو بھی جاوینگے
پہر کے کہا آکے وہ بار دگر
حقکی قسم کہا کے کہا وہ لعین
تب وہ لعین جہاڑ کی نزدیک جا
کہنے لگا تب وہ لعین کر کے آہ
کہانے لگا تب وہ قسم زار زار
پانچ دئے خوشے ہیں آدم کو لا
اور تناول کئی اسکو تبھی
حضرت آدم کو کہا تب خدا

پاک کلام اپنے سے ای باصفا
جاؤ نہ نزدیک تم اسکے مگر
چاہا کہ تا دیوے فریب انکو جا
کہینچتا اسکا یہ رہا انتظار
آیا ہی طاؤس یکایک اہل دین
دیکہوں جو ہیں حقکو وہاں نعمتیں
تجہکو سکہادونگا میں اب تین بات
کہایا قسم تب وہ لعین بر خدا
اسکی وہ تدبیر بہلا کچہ کرے
دام میں وسواس کی اپنے لیا
سنکے یہ ابلیس نے اسکو کہا
پہنچی خبر خزنہ جنت کو جب
وجہ ہمارے ہیں کئے حکمتیں
رونا یہ بس حیلۂ تلبیس ہے
تمسے یہ سب نعمتیں چہٹ جائینگی
تمکو دکہاتا ہوں یہاں یک شجر
بولا بہلائی کو تمہاری یقیں
بس کہ خوش آواز ہو گانے لگا
کہ میں تمہارا ہوں یقیں خیر خواہ
کہایا قسم حقکی وہ ہفتاد بار
اور بیاں لذتکا کئے ہیں بڑا
وہ نہیں معدہ میں گیا تہا ابہی
کیا میں تجہے منع نہیں تہا کیا

پہر کہا دونوں کو خدائی جہاں
پس لگے رہنے کو بفرح وطرب
پس وہ زمیں سی وہیں پرواز کر
تا کوئی باہر نکل آوے وہاں
بولا لعین اس سے کہ میں تہا ملک
دیکہنے سی تا کہ وہ نعمات کی
جس سی نہ بوڑہا ہو نہ بیمار ہو
بولا وہ طاؤس کہ طاقت نہیں
سانپ کو طاؤس بشارت یہ دے
سانپ نے کہا کیوں تجہے لیجاؤں میں
کہول تو منہ اپنا وہ کہولا وہاں
چاہی کہ دور اسکو کریں خلد سے
رونے لگا جاکی وہ آدم کی پاس
بولا تمہارے لئے روتا ہوں میں
بول کے اسطرح چلا وہ گیا
کہاؤگے گر اسکو تم ای نیکنام
روبرو اس شجرۂ گندم کی ہاں
سننے کی رغبت ہوئی حوا کو جب
گر یہ کہیوں نوش کریں غیر شک
وہ ہو کا قسم پر وہ تبہی پاہیں
منع جو فرمایا تہا آدم کو رب
کپڑے جو جنت کے انہیں تن پہ تہے
حضرت آدم کئی یوں عرض تب

کہاؤ پیو خوش رہو دو نہر یہاں
آدم وحوا وہاں از حکم رب
پہنچا ہے جا جلد در خلد پر
کرتا ہوا سیر زدار جناں
دو عبادت سی تہا آن یک
رغبت طاعت ہو زیادہ مجہے
خلد سی باہر بہی نہ ہو تو کبہو
تا تجہے لیجاؤں بجا خلد برین
لاکے ملایا ہے پس ابلیس سے
خلد کے املاک نگہبان ہیں
بیٹہا وہ ملعون تب اسمیں نہاں
حکم کیا ان کو تب اللہ نے
پوچہا کہ کیوں روتا ہی کہہ پہر اس
تخم الم دلمیں یہ بوتا ہوں میں
بات کا یہ انکو خلش کرہا
جیتے رہیں مثل ملایک مدام
جاتی تہیں حوا جو کہیں ناگہاں
جہاڑ کے نزدیک گئیں آہ تب
تم ہو نہ مرد مقرر ملک
توڑ کے دو خوشے وہیں کہا ہیں
بہول گئے حضرت آدم وہ تب
آپ سے ہی آپ وہ گرنے لگے
ای مرے خلاق مجہے آہ اب

دہوکا ہوا بات یہ حوا کی ہی
سر پہ صفی اللہ کی جو تاج تھا
جبکہ نظر آدم و حوا کئے
ہوتا تہا دور انسی وہیں وہ شجر
ہوونگا حامی مین تری سایہاں
حقنے کہا ہیچ و کدورت ہے سب
اور وہ جنت مین ہر ہر شجر
حقنے کہا اسکو کہ تو کیوں دیا
اسپہ نظر ہے مری ای کردگار
پہلے ہی سارے شجر بیگماں
اور کرامات و خواص دگر
عود کے تب جہاڑ کو حقنے کہا
پر تو بلا حکم دیا جب مرے
بعد ازین حضرت رب العلا
انکو اور اعدا کو بہی پس انکی سب
ہوکے صفی لطف کے امیدوار
مجہسے ہوی ہے سہو زلت صدور
کھینچا فرشتونے پکڑ آستین
مجہ پہ تو کر رحم ای رب رحیم
پہرا نہین کھینچے ہیں ملک آنکر
نسل سے ہوونگے تری انبیا
انکی تو برکت سے ای رب لورا
پہرا نہیں کھینچے ہیں ملک آنکر

اور بہی سوگند وہ کھایا تری
مثل پرندے کی وہین اڑگیا
آپکو پائے ہیں برہنہ ہوکے
ایک شجر سے لگے جب موی سر
تب کہا آدم نے امان الامان
شامت [illegible] ہی تیرے ہے اب
مانگتے تھے برگ کریں تا ستر
تب وہ شجر عرض خدا سے کیا
اسکو تو ضایع نکرے زینہار
لاتے ہیں اول ہی یقیں کلیاں
تین کی تفسیر سے معلوم کر
برگ تو جب میرے صفی کو دیا
آگ مین جبتک نہ تجہکو رکھے
حکم بہی جبرئیل امین کو کیا
خلد سے دنیا میں لیجا جلد اب
کہنے لگی ای مرے پروردگار
مجہکو نہ کر جنت ماوی سے دور
تب وہ پکڑ و سر شجر کے تئین
دور نکر مجہکو ز دار النعیم
آہ پکڑ پہر بہی وہ دوسرا شجر
انہیں کئے ہونگے رسل با صفا
بخش مجہے اور نہ یہاں سے لیجا
عرض کئی تب وہ پکڑ ایک شجر

مین بہی سمجہا کہ ترے نام پر
جلد تر آپہنچے روح الامین
پس ہیں لگے دوڑ نہ غیر تسی آہ
بولی تب آدم کہ مجہے چہوڑ دے
آہ برہنہ ہوں ای رب قدیر
حضرت مولا سے یہ سنکر جواب
برگ نہیں کوئی شجر بہی دیا
گرچہ ہی آدم سے ہوا اب گناہ
حق کہا اس جہاڑ کو تب کیسا
میوہ ہی پہلے تو مگر لائے گا
بعضے روایات میں رد ہوا
خلق کو خوشبوئی سے تیری تمام
تیرے لیے خوشبوئی ہووے عیاں
جبکہ کئے آدم و حوا گناہ
حکم فرشتوں کو کیا ذوالجلال
تو یہ قدرت سے بنایا ہے مجہے
او یہ درگاہ سی آیا خطاب
عرض لگے کرنیکو پہر زار زار
پہر یہ ہوا حکم ز رب ودود
رونے لگی زار کہے انجرا
دونگا میں ادریس کو عالیمکان
پہر ہوا یہ حکم ہے درگاہ سی
کیا تو نہیں میرے لیے وعدہ کیا

جھوٹی قسم کہائے و نکوی لسر
انکی کمربند کو کہولے وہیں
لیتے تھے جس جہاڑ کی جا کر پناہ
جہاڑ کہا چہوڑوں اگر میں تجہے
شاخ شجر میں بہی ہوا ابلیں اسیر
آہ کئے رونے لگے ہیں شتاب
جہاڑ سے انجیر کے آخر ملا
پر تو دیا پہلے اسے عز و جاہ
بخشونگا میں تجہکو کرامات چند
پہل ہی ترا پہلے نظر آئیگا
برگ دیا ان کو شجر عود کا
جان معطر میں رکھونگا مدام
آگ میں جلنا ہی خزانہ تیرا کمال
انکو نہ جنت میں ہو جائی پناہ
جہاڑ ہے آدم کی چہرا دیجو بال
سجدہ فرشتوں سے کرایا مجہے
کہ مرے بندیکو لیجاؤ شتاب
تیری جدائی سے ہوں میں بیقرار
کہ میرے بندیکو یہ لیجاؤ زود
مجہسے تو یہ وعدہ کیا گیا تہا
نوح کو طوفان سے دونگا امان
جلد یہ بندے کو لیجاؤ مرے
نسل سے یک تیری نبی لاؤنگا

اپنا میں ٹھہراونگا اسکو خلیل / اسکا پسر میرا ذبیح جلیل
انکی تو برکت سے بس ای کارساز / رحمت و بخشش سے مجھے اب نواز
کھینچے ملک اور انھیں آنکر / آہ پکڑ دوسرا پھر اک شجر
کہ کروں میں نسل سے تیری عیاں / شاہ رسل خاتم پیغمبراں
اسم شریف اسکا محمد رسول / خلق سے سب اسکو کیا ہو قبول
تب کیا یہ حکم ملایک کو رب / نرمی کرو تم مری بندے پہ اب
حضرت آدم کو ہوا حکم تب / جا مرے بندے زمیں پر تو اب
اور بسے تیرے لیے روئے زمین / قصر و عمارت بنے سر زمین
جتنے کہا ہاں کہ تجھے لاونگا / لطف و کرم تجھ پہ میں فرماونگا
پوچھی ہیں جبرئیل سے آدم صفی / مجھکو لیجاتا ہے کہاں لے اخی
پوچھا ابد کیلئے یا چند روز / بولا یہ معلوم نہیں ہے ہنوز
حضرت آدم کو ہوا پھر الم / درد پہ درد اور ہوا غم پہ غم
بولے یہ چھپا سے ہیں ای باصفا / سارے سموات میں رسوا ہوا
روح امیں نے کہا تب آہ آہ / جان ای آدم تری بوئی گناہ
آہ سنے حضرت آدم یہ جب / رونے لگے درد سے اسقدر تب
پس کہا آدم سنے کہ ای جبرئیل / چھوڑ مجھے اور ذری دے تو ڈھیل
ہیں ہو مخاطب ملک سے تمام / بول کے یہ کرنے لگے ہیں سلام
ساتھی عاقد نہ کہو میری تیئں / آہ یقیں عاصی پاپی ہو ہمیں
یعنے یہ جنت سے اتاروا ابھی / آدم و حوا کو و تینوں کو بھی
کرکے جدا انکو سب از یکدگر / بھیجو دنیا میں تم اب جلد تر
ہند میں آدم نے کیا ہے نزول / کوہ سراندیپ پہ اترے ملول
اور وہ طاؤس حبش میں گرا / کوئی کہے کابل میں گرا ہے وہ جا
حق کہا اب تم بھی با یکدگر / ایک ہیں دوسرے کے عدو سر بسر

اور ہو تیری نسل سے موسیٰ کلیم / اس سے کروں بات بشانِ عظیم
پھر یہ ہوا حکم ز درگاہِ رب / جلد لیجاؤ مرے بندے کو اب
عرض لگے کرنے کو رو رو کے تب / کیا نہیں وعدہ تو کیا تھا ای رب
بس وہی ذی شان ہے میرا حبیب / صاحبِ قرآن ہے میرا حبیب
یمن سے اب انکے یہ فضلِ عمیم / رحم تو کر مجھ پہ ای ربِ کریم
لایا مرے پاس وہ اسکو شفیع / جسکو دو عالم میں ہے شانِ رفیع
اسی لئے میں نے تجھے پیدا کیا / کہ تو زمیں پر ہو خلیفہ مرا
عرض کئی تب کے میں جاتا ہوں اب / کیا تو مجھے پھر یہاں لاوے ای رب
خلد سے باہر ہوئے آدم ہیں جب / روح امیں بھی ہوے ہمراہ تب
بولے لیجاتا ہوں ہاں میں تجھے / کہ ہوا مخلوق تو جس جائے سے
پوچھو کہ پھر کون ہے ہمرہ مرے / بولے گیہوں جو کہ کھلایا نے تجھے
ایک تو وہ دوست سے فرقت ہوی / دوسری دشمن سے بھی قربت ہوی
بارے زمیں پر بھی فضیحت نکر / ڈرے نہ کسیکو یہ گتہ سے خبر
ارض و سما کیا ہے ز عرش بریں / پھیل گئی تحتِ ثریٰ تک یقیں
جسکا بیاں آوے نہ تحریر میں / عرصہ تحریر نہ تقریر میں
تا میں فرشتوں کو وداع اب کروں / کہ نہیں معلوم کہ پھر کب ملوں
آہ کہ ہوتا ہوں میں تم سے جدا / خیر کرے خیر کرے اب خدا
پھر ہوا از بارگہ کبریا / اِہبطوا منہا جمیعًا ندا
یعنے کہ اس سانپ کو طاؤس کو / اور وہ ابلیس کو مایوس کو
حکم بجا لائے ملائک تبھی / جلد وے دنیا میں گرے ہیں سبھی
حضرت حوا ز بہشتِ بریں / آن کے جدہ میں گری ہیں حزیں
ایلہ میں ابلیس گرا ہے میاں / سانپ گرا آنکے واصفہاں
سانپ میں انسان میں شیطان میں / اسی لئے دشمنی ہے جان لیں

حضرت آدم کو وہاں چھوڑ کر تب | قصد کئے جانے کا جبرئیل جب
بولے مجھے چھوڑ کے تنہا تو اب | آہ چلا جاتا ہے پھر آوے کب
جانے تو ہم ہی کرتے ہیں کام | حکم کریں جو کہ خدائے انام
رونے لگے کہنے لگے اے خدا | میری نہ جبرئیل نے پروا کیا
خاک اٹھا سر پہ وہ تب ڈالکر | گریاں و لرزاں تھے بخوف و خطر
آہ وہ سہ صد برس اے اہل راز | عذر کا سر رکھ بزمین نیاز
مسعودی اسطرح کہا ہے تمام | خلق کے گر جمع ہو آنسو تمام
پیدا ہوے اشک سے آدم کے جان | عود و رطب صندل و سنبل یہاں
حضرت حوا کے مگر اشک سے | لونگ بھی اور گرم مصالح ہوے
نور محمد کا وسیلہ کیا | توبہ کیا عفو کی مانگی دعا

عالم تنہائی پر اپنے وہیں | حضرت آدم ہو بہت ہی حزین
تب کہے ہم ہیں خدا کے ملک | بندہ عاصی ہے تو بے شبہ و شک
یوں کہے اسطرح گئے بر سما | درد و غم آدم کا زیادہ ہوا
چھوڑ دیا مجھکو وہ تنہا یہاں | تو ہوے حال پہ اب مہرباں
اپنے کئے پر وہ پشیمان ہو | خوف سے قہار کے بیجان ہو
خوف سے روتے تھے بہت بیکراں | اور نہ نظر کرتے تھے بر آسمان
حضرت آدم کے ہوے آنسو زیاد | آیا ہے اخبار میں رکھ اسکو یاد
اور بھی انواع کی خوشبوئیاں | پیدا ہوے زور سے زمیں پر عیاں
گزرے ہیں جب یونہی برس تین سو | بعد ازاں آدم نے بہت عجز سے
توبہ وہ مقبول کیا ذوالجلال | یہ کلمات انکے دیا دلمیں ڈال

رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ ؕ

اسکو پڑھا حضرت آدم نے جب | بخشدیا حرمت احمد سے رب
ایک وہ آدم سے جو زلت ہوئی | باعث این کربت و زحمت ہوئی
ہم تو ہزاروں سے گناہاں کریں | آرزو جنت کی بھی دلمیں دھریں

فکر کرو غور کرو بھائیو | حق سے ڈرو خوف خدا لائیو
سہو سے جب اک ہی زلت ہوئی | انکو کیا حق نے ہے جنت سے دور
توبہ کرو اپنے گناہوں سے اب | رو و کرو عجز بدرگاہ رب

لمعہ کعبہ یاقوت جنت سے نازل ہونے اور حضرت آدم ہند سے حج کو جانے کے بیان میں

حضرت آدم کو غرض کارساز | خلعت بخشش سے کیا سرفراز
عرش کی اطراف ملک جس طرح | کرتے ہیں کر تو بھی طواف اسطرح
اور وہ زلت تری مغفور ہو | حج ترا مقبول ہو مبرور ہو
ہند سے تب انکو ملک با شرف | لیکے چلا کعبۂ اشرف طرف
ان کی میاں دو قدم راہ بھی | ہوتی تھی طے ایک شب و روز کی
دانۂ یاقوت سے ہے ایک گھر | بھیجا ہے جنت سے خدا خوب تر
اوس میں دو در اسکو لگے خوب تر | ایک در شرقی ہے غربی دگر
قصۂ آن کعبہ عجیب و غریب | آویگا گر چاہے خدا عنقریب

حکم یہ فرمایا پھر اون کو خدا | کعبے کو جا کر تو طواف ادا
اور وہاں کر تو نماز و دعا | تا کہ ہو مقبول تری التجا
بھیجا ہے تب ایک ملک کو خدا | تا انہیں کعبے کو بتاوے لیجا
راہ میں جسجا وہ اترتے کہیں | ہوتی تھی سر سبز وہاں کی زمین
پہنچے ہیں کعبے کی زمین پر وہ جب | دیکھتے کیا ہیں کہ وہ جگہ پہ تب
خانہ کعبہ کے ہی مقدار ہے | آہنی قندیل پر انوار ہے
ہے وہی کعبہ سنو اے اہل دین | پہلے نمودار ہوا بر زمین
روح امین ان کو آدم کو تب | حج کے مناسک ہیں سکھلائے سب

کوہ پہ عرفات کی جب وہ چڑہا
حضرت حوا ہی ملی اس سے آ
اسکی جدائی سی تہا آدم کو غم
خوش ہوئے جب دونوں ملے ہیں بہم
مغفرت حق سی ہوئے شادماں
حکم سی پہر آئے یہ ہندوستاں
بولا مجاہد کہ کوئی دواب
انکی سواری کا نہ کہتے تھے تاب
کعبۂ اقدس کی سوا ای میاں
جنت ماوی سی جو آیا تہا جاں
ہوگئی اولاد انہوں کو کثیر
جن سے بسی ہی یہ جہاں اے خبیر
جفتی تہی ہر حمل میں وہ اک پسر
اور بہی اک دختر روشن گہر
باندہتے آدم تہے نکاح ایماں
یونہی ہوئے دو دو ولد انکو جاں
حضرت آدم سے محمد کا نور
شیث پیمبر میں کیا ہی ظہور
حضرت آدم غرض اسطرح سی
شیث پیمبر کو وصیت کئے
منتقل اب تیرے میں وہ ہو چکا
کرتو بہت اسکی حفاظت سدا
اور رہے ممتاز رہیں از نکاح
کہ نہ لگی انکو ہوا بوئی سفاح
یون ہی وصیت وہ تہی جاری سدا
در ہمہ اجداد رسول خدا
کرتا رہا نقل بفضل خدا
حق ہی نگہبان تہا اسکا سدا
آئی روایت ز علی ولی
کہ کئے ارشاد پیمبر جلی
حضرت آدم کی زمانہ سی لے
تا بعصر تلک بہی مرماں باپ کے

حدیث

ہو تو تھے دو شعبے جہاں بیچ جب
شعبۂ بہتر میں میں تہا تہا
اور دلائل میں یقیں بو نعیم
لایا روایت یہ صحیح ای سلیم
مجہ سی کہا روح امین نے بخیر
شرق سی تا غرب کیا میں نے سیر
اور بنی ہاشم سی بہی بہتر کہیں
کس کی بہی اولاد کو پایا نہیں
آیت قرآن کی یہ تفسیر میں
لایا ہی اس معنی کو تحریر میں
ایک نبی سے یہ نبی دگر
لایا ہی حضرت کو خدا نقل کر

برسوں سے آدم کو جو تہی ڈہونڈتی
دونو بجا لائی ہیں شکر خدا
ہند سی آدم نی بیا وہ ہی جا
کہتے ہیں اسوقت بروئی زمیں
آدم و حوا بسرور و طرب
نقل ہی اسطرح سی سن اے امیں
لڑکوں سے اک حمل کے ای باخبر
شیث کو واحد ہی جنی وہ مگر
اس ہی سبب پائے تو لذہ اک
نور شہنشاہ رسل ای پسر
پاک ہی عورات میں اسکو کہیں
شیث بہی ایسی ہی وصیت کئے
پاک ہی اصلاب سے وہ نور جاں

جانیو اس روز ہی آکر ملی
اور دونو مل کے کئے حج ادا
کہتے ہیں چالیس کئے حج ادا
شہر عمارات نہیں تھے کہیں
جو کہ سراندیب میں رہتے تھے تب
حمل ہو حضرت حوا کو بیش
جانیو با دختر حمل دگر
کہ ہی وہی جد شہ بحر و بر
نور وہ تا دو میں نہ ہو مشترک
جو تہا پیشانی پہ مہر جلوہ گر
یعنی وہ عورات سو حد ہیں
اپنے پسر کے تئیں تاکید سی
پاک ہی ارحام میں در ہر زماں

حدیث

حق نے کیا میرا ظہور از نکاح
دور رکہا میرے لیے بوئی سفاح
پاک رکہا مجکو مرا رب یقیں
اور ہی یہ دوسری خبر ای امیں
لایا مجھے قادر علام پاک
پاک ہی صلبوں سے بارحام پاک

حدیث

کہتی ہیں یوں عایشہ پاک ذات
کہ کئے ارشاد شہ کائنات
بس میں محمد سے تو فاضل بڑا
پایا کسیکو بہی نہیں کوئی جا
اور بنی العم وہ تخمہ ناس کا
یعنی پسر حضرت عباس کا

الَّذِي يَرَاكَ حِينَ تَقُومُ وَتَقَلُّبَكَ فِي السَّاجِدِينَ

نبیوں کے اصلاب سے کرتے عبور
وہ کئے ماں باپ سی اپنے ظہور

یونہی رسولوں میں وہ آیا سدا
تا باسماعیل ذبیح خدا

بعد ذبیح اللہ کے اے مومنو
سرور عالم کے تھے اجداد جو

تھے وہ سبھی حسب نسب میں نفیس
رہتے تھے وہ عصر میں اپنے رئیس

صاحب توحید و مسلمان تھے
دین ابراہیم میں ذیشان تھے

یونہی سبھی شاہ کے تا والدین
صاحب توحید تھے بے ریب مین

ہے مگر اس مسئلے میں اختلاف
تین ہیں مذہب یہاں ہیچ صاف

نفی کئے بعض نے بعضی ثبوت
اور کیا بعضوں نے اسجا سکوت

عالم علامہ عبد العزیزؒ
عارف فہامہ عبد العزیزؒ

لکھ کے وہ فرقوں کی نفی و ثبوت
کہتا ہے افضل ہی یہاں ہے سکوت

حافظ و علامہ سیوطیؒ نے بھی
لا کے بہت سی سندیں بس قوی

پر سر اثبات ہیں اس امر کے
لکھے رسالے کئی تحقیق سے

اور سوا ان کے بہت عالمان
لائے دلائل بہ ثبوت ایمان

شارح مشکوٰۃ جو ہے دہلوی
کر کے وہی نقل دلائل قوی

بولا احادیث ثبوت اے امین
گرچہ نہیں پائے ہیں متقدمین

لیک اسے پائے ہیں متاخرین
حصہ یہ نکلا ہی تھا بیشک یقین

یا کئی دلائل کو لکھے ہے بجا
خیر جزا دیوے انہوں کو خدا

میں نے باثبات ہمیں مدعا
دیکھ یہ رسالہ ہی جدا اک لکھا

نظم ہے تنویر عقول اسکا نام
اسمیں ہے اسناد ثبوتے اہمام

معترضیں کے بھی ہیں اسمیں جواب
دیکھئے تا رفع گمان ہو شتاب

جب کے اقاویل ہیں یہ اختلاف
پس تو نکر نفی کا ہی اعتراف

قوت اگر سکتے نہ وجہ ثبوت
بار یہاں کر تو ادب سے سکوت

حد ادب سے نہ بڑھا تو قدم
حال ترا نا ہو مشوش سے کم

رکھ قلم اس بحث سے اب احترا
پس سر مطلب پہ ہی اب باز آ

نور سوم نور معظم حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کا جلوہ گر ہونا جبین ابراہیم پر پھر منتقل ہونا پیشانی پر اسمعیل کے پھر ابراہیم ہاجرہ اور اسمعیل کو مکے میں لا کر چھوڑ دینا اور زمزم کا ظاہر ہونا

نقل ہے وہ نور رسول خدا
نقل ہو کر تارہا در انبیا

جب کہ براہیم کی پیشانی پر
نور مقدس وہ ہوا جلوہ گر

یمن سے اسکے ہی انہیں کارساز
منصب خلت سے کیا سرفراز

آہ انہیں کافر مردود نے
ڈالا ہے جب آگ میں مردود نے

یمن سے اس نور مقدس کے رب
نار وہ گلزار کیا انپہ تب

بعد براہیم خلیل کریم
شام میں جب کہ ہوئے ہیں مقیم

اہلیہ دو آپ کی تھیں باصفا
ایک تو سارہ تھیں دگر ہاجرہ

ہاجرہ خاتون کے شکم سے خدا
جبکہ سماعیل کو پیدا کیا

انکی پیشانی پہ محمد کا نور
فضل سے مولا کے کیا ہے ظہور

سارہ جو تھی لا ولد اور انکو تب
تھی نہ امید اسکی بھی پس اسکے سبب

رشک بہت لائی وہ بر ہاجرہ
دیکھ سکی ہی نہیں انکو ذرا

بولے براہیم کو اسطرح تب
ہاجرہ اور اسکے پسر کو یہاں اب

ایسی جگہ بیچ لیجا چھوڑ دو
جسمیں عمارات و زراعت نہو

اور نہو پانی کا بھی نام و نشان
تا کہ اکیلی ہی رہے وہ وہان

بیتیا تھا تب دو وہ ذبیح خدا
سن وہ براہیم تامل کیا

وحی براہیم پہ کی تب نزول
جو کہے سارہ تو لے تو کر قبول

تب ہو براہیم سوار براق
ساتھ لے دونوں کو وہ با وفاق

جلد نکل شام سے پہنچے بہم
آ بزمین حرم محترم

کعبۂ یاقوت زدار خیال　　واسطے آدم کے جو آیا تھا جان
باقی تھی اک ٹیک ہی اسکی جاے　　چھوڑ وہاں دونوں کو وہ نامور
ہاجرہ خاتون کو یہ توشہ دیے　　دونوں کو بس حق کے حوالے کیے
ہاجرہ تب ہوگی بہت بیقرار　　پیچھے لگی چلنے ہو بس نزار
آہ یہ جنگل ہے بیابان ہے　　اور نہ یہاں مسکن انسان ہے
اور نہیں پانی کا ہی نام و نشان　　کیوں میں ہوں آہ اکیلی یہاں
کچھ نہیں فرماتے تھے اسکا جواب　　جاتے تھے خاموش وہ عالیجناب
تب کہا بی بی کو براہیم ہاں　　حکم ہوا ایسا ہی مجھے حق کا جان
کچھ نہ کہیں لوٹ گئیں پھر اس　　بیٹھ گئیں آکے وہیں طفل پاس
کرکے وہ منہ کعبۂ اشرف طرف　　بس تو دعا کرنے لگے باشرف

نوح کی طوفان میں بحکم خدا　　ساتویں پھر چرخ پہ جاتا رہا
بستہ کھجوروں کا ہی اک مشک آب　　ساتھ جو لائے تھے وہ عالیجناب
لے کے اس دشت و بیابان سے　　آپ نکل شام طرف جلد ہی
کہنے لگیں مجکو اکیلی یہاں　　چھوڑ کے فرماؤ چلے ہو کہاں
اور نہیں جھاڑ کا سایہ کہیں　　آہ نہیں قوت کا مایہ کہیں
اور مرا طفل ہے یہ شیر خوار　　کیوں میں سنبھالوں اسے ای یادگار
پوچھی ہیں پھر ہاجرۂ باصفا　　حکم خدا آپ کو ایسا ہی کیا
حکم خدا کر کے سنی ہیں وہ جب　　دل کو دیے اپنے تسلی وہ تب
وہ وہ پلائی ہیں لگے اسکو تب　　غیب ہوے انسے براہیم جب

رَبَّنَآ اِنِّيْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ۝

ہاجرۂ پاک کو حق کے خلیل　　آہ وہ توشہ جو دیے تھے قلیل
پانی بھی خرما ہوا آخر وہ جب　　تشنگی غالب ہوئی دونوں پہ تب
رونے لگے لڑنے لگے ہیں نجاک　　دیکھ یہ سینہ ہوا بی بی کا چاک
ہر طرف وہ کرنے لگی ہیں نظر　　تا نظر آوے انہیں کوئی بشر
کوہ سے اتری ہیں وہ بس بیقرار　　اور ہو مروہ کے اوپر سوار
کوہ سے غمگین ہو آئے اوتر　　اور چڑھے کوہ صفا کے اوپر
اترے ہیں بس کوہ صفا سے وہ جب　　ولیں انہیں خطرہ یہ آیا ہی تب
بطن میں وادی کے اہی خوف سے　　ہاجرہ خاتون لگے دوڑنے
یونہی صفا مروہ پہ وہ دل فگار　　اترے بھی اسپر چڑھے ہی سات بار
اور وہ ہر بار ہی آ طفل پاس　　دیکھ بہت ہوتے تھے اسکو اداس
دیکھ کے یہ کرکے وہیں چشم تر　　ساتویں بار آئی جو وہ مروہ پر

پانی بھی اور خرما وہ دلفگار　　آیا انہیں کام وہاں چند روز
آہ ذبیح اللہ جو بے تاب ہو　　مضطر و بیچین ہو ہیچ و تاب ہو
دیکھ کے یوں طفل کو مجہود ہو　　جلدی سے جا کوہ صفا پر چڑھے
تا کہیں پانی کا پاویں نشان　　پر نہ کچھ انکو نظر آیا وہاں
اور لگے دیکھنے ہر سو وہاں　　پانی کا پانی نہیں ہرگز نشان
چڑھتی تھیں ہر کوہ پہ اسی قدر　　اپنا جگر بند تا آوے نظر
دور نہ ہو نگی میں اگر طفل سے　　اسکو درندے کہیں لیجائینگے
جبکہ پسر پہ انہیں پڑتی نظر　　کرتے تھے آہستہ زمیں پر گذر
بین صفا مروہ وہ یقین جاجیاں　　دوڑتی ہیں اسہی لئے امیاں
بار اخیر آئے وہ جب سینہ چاک　　پائی پسر کو ہیں قریب الہلاک
ایک منادی سے سنے تب ندا　　تھا یقیں آواز وہ جبرئیل کا

دیکھتے کیا ہیں کہ وہ روح الامین / نیچے کی پاس اپنے کہڑے ہیں یقین
مارتے ہیں ایڑی زمین کے اپر / دوڑتے تب آئی وہ نزدیک پسر
زیر قدم انکے وہ دیکھے وہان / پانی کا ایک چشمہ ہی نکلا عیاں
روح امین آنکھ سے غائب ہوئے / ہاجرہ ہاتف سے ندا یہ سنے
اپنے پسر کا نہ تو اندیشہ کر / تیرا پسر اور بھی اس کا پدر
کعبۂ اقدس کا کریں گے بنا / حشر تلک اسکو رکھے گا خدا
حشر تلک خلق ہزاروں ہزار / اسکا طواف آکی کریں بار بار
نسل سے اس تیرے پسر کی ہی جان / ہوویگا پیغمبر آخر زمان
ختم رسل جسکا محمدؐ ہے نام / سارے رسولونکا وہی ہی امام
جب یہ بشارتکو سنے ہاجرہ / پھول مسرت کے لگے چننے ہاجرہ
بھر لئی یک مشک وہ پانی تبھی / کرنے لگا جوش وہ بس اور بھی
مٹی و پتھر بھی اوٹھا جلد تر / باندہ دئی پانی کے اطراف پر
مثل چھتری کی وہ جب ہو چکا / پانی اسی جا پہ ٹھہر ہی گیا
پانی کا ایک چشمہ بنا وہ وہین / چشمۂ زمزم ہے وہیں بالیقین
قصہ یہ کرتے تھے نبی جب بیاں / کہتے تھے اسطرح سے بس شادماں
مادر مذبوح خدا پر مدام / لطف سے رحمت کرے رب الانام
باندہ نہ اطراف جو چشمہ شتاب / چھوڑتے اسطرح سے ہی گر وہ آب
چشمۂ زمزم وہ یقیں لا کلام / پھر رواں ہوتی زمین پر تمام
توشہ نہ کچھ رکھتے تھے جب ہاجرہ / حقنے وہ پانی میں اثر یہ دیا
بھوک بھی اور پیاس کرے دفع وہ / خاصیتیں دو ہیں رکھے مثل دودہ
اصل میں وہ پانی بھی ہے اہل دیں / رکھے مزہ شیر شتر کا یقیں
کرتے تھے بس نوش وہ پانی سدا / ہاجرہ خاتون بھی ذبیح خدا
اور کوئی انسان نہیں تہا وہاں / بس یہی دو نو وہیں رہتے تھے جان
بعد کئی روز کے ای باشکوہ / قوم سے جرہم کی قبیلے گروہ
پاکے مصیبت کوئی آوارہ ہو / آئے یمن سے وہ بیابان کو
روبرو کعبے کی نظر جب کئے / دیکھی پرندوں کو کہ اڑتے ہوئے
کہنے لگے دیکھہ کے با اک دگر / ہووے پرندے کا اسی جا گذر
جسمیں ہو آبادی نوع بشر / اور بھی پانی ملے ہے اسجائی پر
ہم تو کئے بارہا اسجا گذر / آدمی پانی نہیں آیا نظر
بھیجے تب اک شخص کو لانے خبر / بس وہ کہا آکے تبھی دیکھہ کر
غیب سے اک چشمہ ہوا ہی عیاں / عورت و اک طفل ہیں بیٹھے وہاں
پہنچی ہی ان لوگ کو جب یہ خبر / ہاجرہ خاتون سے ملے آن کر
چاہی اجازت کہ رہیں وے وہاں / دی ہی اجازت وہ انہیں شادماں
لیکن وہ پانی کا یقیں اختیار / آپ ہی رکھے نہ دگر زینہار
شرط کو یہ گروہ جماعت قبول / رہنے لگے فرحت سے وہاں آ نزول
اور اہالی و موالی کو سب / رہنے لگے اپنے وہیں کر طلب
آن ہی بس مکہ بسا ہی تو جان / باندہی عمارات کئے تے ہان
قوم سے جرہم کی خدا کے ذبیح / سیکھہ زبان عربی بس فصیح
پائی فصاحت میں ہی شان جلیل / فہم و فراست میں ہوئے بے عدیل

لمعہ حکم ہونا حضرت رب الجلیل کا ابراہیم خلیل کو ذبح کرنے پر اسمعیل کے علیہما السلام

سال میں اکبار خلیل خدا / یا کہ وہ ہر ماہ میں ای باصفا
شام سے خود ہو کے سوار براق / آتے تھے مکے تئیں بن باد خاق
چاشت کا کہاتے تھے یہاں ہی طعام / شام کو جاتے تھے وہ پھر سوئے شام
سیزدہ سالہ ہوئے فرزند جب / آتے تھے مکے کو براہیم تب

تھی یہ ذوالحجہ کی وہ شب آٹھویں خواب میں یوں دیکھیں ہیں اپنے تئیں
سوتے ہیں پھر گو ہیں اپنے ذبیح کہتا ہے تب یوں وہ فرشتہ صحیح
کر یہ پسر کو اے خلیل خدا کیجئے قربان بسبیل خدا
کیا یہ یقین واقعہ رحمٰن ہے یا کہ دغا بازی شیطان ہے
باقی شب کو بہ دعا و نماز ہیں وہ گذاری بخضوع و نیاز
تیسری شب کو بھی یہ لایا پیام کہ کہا اللہ نے تجھ کو سلام
خواب میں پس انکو خدا کے خلیل ذبح کئے در رہ رب الجلیل
بیٹے کی قربان پہ جازم ہوئے ذبح پہ دلبند کے عازم ہوئے
جلد یہ فرزند کا تو دھو کے سر بال کر آراستہ اور شانہ کر
پوچھی لجاتی ہو کہاں اب اسے بولے ملانے کو اک دوست سے
حکم ہے وہ چاقو رسن کو لئے پوچھے یہ کس واسطے تب وہ کہے
رد ہیں وہ پوچھا اے میرے پدر مجھکو بتاتی ہو کہاں ہے خبر
بولے ملانے دوست سے ایسا ہے کہ وہ میرا بیابان میں مکان
پوچھے کہ وہ دوست تونگر ہے کیا بولے کہ ہاں ہے وہ تونگر بڑا
پوچھے کہ وہ دوست ہے والا مقام کھاوینگا کیا ساتھ ہمارے طعام
نقل ہے ابلیس سر اشقیا جاکے لگا کہنے کو یا ہاجرہ
بولی ملانے کو ہے اک دوست سے بولا نہیں لے گیا اس واسطے
باپ پہ فرزند یہ ہے مہربان بیٹے کو کیوں قتل کرے گو عیاں
سنتے ہی تھی اس سے کہی ہاجرہ ذبح کا گر حکم کیا ہو خدا
سنکے یہ مایوس ہوا وہ لعین پدر و پسر پاس گیا ہے وہیں
بولے ذبیح اللہ جہاں میں کہیں ذبح پسر باپ سے ہوتا نہیں
بولے وہ گر ہووے یہ حکم خدا میرا دل و جان ہے اس پہ فدا
سمجھے ہو اے شیخ کہ شاید یہ اب ذبح پسر پہ ہے تمہیں حکم رب

سوتے ہیں خود اپنے سرہانے یہ آ ایک فرشتہ ہے معظم کھڑا
ہیں یہ ملک حق کا یقین لا کلام لایا ہوں حق کی طرف سے پیام
خواب سے ہشیار ہوئے آہ جب فکر و تردد میں پڑے ہیں عجب
پس وہ اسی فکر میں حیران ہے اور بہت مضطر و ترسان ہے
دوسری شب کو بھی وہی آیا ملک وہ بھی کہا خواب میں بے شبہ و شک
اور کہا اوٹھ کے یہ فرزند کو کیجئے قربان یہ دلبند کو
دسویں تھی ذی الحجہ کی وہ شب ایمن پایا براہیم نے پورا یقین
صبح کو دسویں کی جو ہے روز عید ہاجرہ خاتون سے کہے وہ سعید
اور لباس اسکو پہنا فاخرہ حکم بجا لائی وہ سب ہاجرہ
اور کہی فرزند کو اہن ہن ساتھ لی اک چاقو بھی اور اک رسن
سنکے کے نزدیک بیابان میں چل تو اے فرزند کہ قربان کریں
دوست کی مہمانی کو بولی ایمان پوچھے کہ اس دوست کا گھر ہے کہاں
چرخ کا ایوان ہے بنایا وہی فرش زمین کا ہے بچھایا وہی
ہاتف بھی ملکوت کو سر عیال سارے جہان ہیں اسی کی پہچان
بولے کہ کھانا نہیں کھاتا ہے وہ سارے خلائق کو کھلاتا ہے وہ
کہ تری فرزند کو اے باخبر بول کہاں لے گیا اسکا پدر
ذبح اسے کرنے مگر لے گیا بولی ہیں یہ سن کے اسے ہاجرہ
بولا یہ سن کہتا ہے اسکا پدر حق سے ہوں ما سوا میں ذبیح
ہم تو دل و جان سے کرینگے قبول ایک سر مو نہ کرینگے عدول
بولا پسر سے کہ یہ تیرا پدر قصد کیا ہے ترے اب ذبح پر
کہنے لگا سنکے وہ ملعون تب زعم ہے اسکو کہ ہے یہ حکم رب
انسے بھی مایوس ہوا وہ ضلیل کہنے لگا جاکے بہ نزد خلیل
آپکے بولا سو فرشتہ نہیں بلکہ وہ بولا سو ہے شیطان یقین

سمجھا براہیم نے بے شک ریب
جبکہ براہیم چڑے ہے کوہ پر
کہنے لگے دیکھو بحکم ربی
عالم رویا میں یہ دیکھا ہو میں
بولے سمعیل ہی گر حکم رب
پس کہو ای باپ جو حکم خدا
صبر کرو ذبح یہ میرے یقین
چھوڑکے دنیا کی بہی لذتیں
ہوتی اگر اس سے مجھے اطلاع
بولنے پہر میری طرف سے سلام
اور کہو باپ کو لے باصفا
تا نہ محبت مری غلبہ کرے
حق کیطرف لائی وہ روئی انبیا
میں ہوں گنہگار مجھے دو پناہ
فضل سے اب اپنے لے رب العلا
دیکھے سب کھولی ہیں باب فلک
اور بدرگاہ خدائی ودود
کہتے ہیں اسطرح ملایک ای رب
رحم دے دو نوں پہ تو کر ای خدا
ہوگئے بہت بیخود و بے اختیار
جن و ملک اور وحوش و طیور
آپ کو جو حکم کیا ہے خدا
آہ پسر کو وہ سلا ہیں جب

آیا ہے ابلیس دینے فریب
ذبح کرے تا کہ انہیں جلد تر
ذبح کرے ایک نبی کو نبی
ذبح کیا بہر خدا تیری تئیں
اسکو قبولا ہیں دل و جان سے اب
آپ کو بہی جلد کرو اب ادا
مجکو بہی پس پاؤگی از صابرین
پاؤنگا جنت کی بہت نعمتیں
کرتا تہا مادر کو میں اپنی وداع
اور انہیں پہنچاؤ یہ میرا پیام
باندہیو اب جلد مرے دست و پا
ذبح بہی تب کر نسکوگے مجہو
جلد پڑہی ایک دوگانہ نماز
اور یہ لڑکا ہی تقصیر ہے بے گناہ
دی تو مجہے صبر دریں ابتلا
دیکھتے ہیں ہو متحیر ملک
کرتے پرندے ہیں ہوا میں سجود
سر بزمیں ایک پیمبر ہے اب
رنج و مشقت سے انہوں کو بچا
روئی یہاں تک ہیں وہ تب زار زار
رونے لگے دیکھ کے ای باشعور
جلد تر اب کیجئے اسکو ادا
حلق پہ ہاتہ انکی پہرانے ہیں تب

پس ہیں اک سیہ وہ نعرہ کئی
آئے ہیں لرزے میں زمین فلک
بولے براہیم خلیل اے پسر
حکم ہوا مجکو یہی خواب میں
کہتے ہیں مشہور ہوے اسقدر
آگ میں ڈالا تہا انہیں نمرود جب
ہوتا ہو ماں باپ سے گرچہ جدا
آہ وہ پہر کہنے لگے باپ سے
پیرہن مرا خون بہرا پیرہن
میری جدائی پہ نہ غم کیجیو
اور مری ذبح کی بہی وقت پر
سن یہ براہیم ہوی اشکبار
کرنے لگے عرض زرب کریم
بخشش مجہو اوسے ای خدا
بعد لگے کہنے ای میرے پدر
دیکھ تعجب سے ہیں بے قرار
آئے ہیں لرزے میں پہاڑان تمام
ذبح اسے کرنے ترے نام پر
جب کہ براہیم نے سنے یہ کلام
ارض و سما اور پہاڑان بہم
پہر وہ لگے کہنے ای حق کے خلیل
چاقو کو یوں تیز کئے تب خلیل
اور کئے عرض کہ یہ لے خدا

دفع وہ ملعون کتیں کر دیئے
رونے لگے ساتوں سما کی ملک
نور بصر ای مرے لخت جگر
کہہ تری کیا رائے ہی اسباب میں
دیکھ لگے کرنے تعجب پدر
صبر کئے تب ہوا خوشنود رب
جاتا ہوں لیکن بحضور خدا
آئیو جب گھری لی باہر مجھو
دیجیو لیجا اسکو تم اے پدر میں
راضی رضا پر ہی خدا کی ہو
کیجئے چھری پہ نہ میری نظر
آپ کو باقی نہ رہا اختیار
بخشش پڑہ لیے پہ مرا ای رحیم
بعد ذبیح اللہ نے کی یہ دعا
کیا نہ کئے چرخ کی جانب نظر
کرتے ہیں تب ذبیح خدا بار بار
ہمسے ہی اقرب کہ کریں وے کلام
سر پہ کھڑا اسکے پیمبر دگر
انکو گلے اپنے لگا وہ ہمام
عرش بریں کرسی لوح و قلم
وقت نہیں ڈھیل کا کیجے نہ ڈھیل
شعلہ آتش کی ہوئی وہ فتیل
لخت جگر نور بصر ہے مرا

حضرت اسمعیل کا ذبح پر راضی ہونا

قصہ ذبح اسمعیل ذبیح اللہ علیہ السلام

ذبح تری راہ میں کروں اسے / خواہش جو حکم کیا تو مجھے
ذبح میں اسکے ای رب الجلیل / مجھکو عطا کیجئے صبر جمیل
نیت صادق سے یقیں اسکے تیں / ذبح تری راہ میں کرتا ہوں میں
چاقو کو پھر حلق پہ سر پر رکھی / اور یہ اسوقت دعا بھی پڑھی

بسم اللہ و باللہ اللہم تقبل منی واجزنی وعدی فیہ یوم لقائک ترجمہ یعنے ذبح کرتا ہوں میں نام سے اللہ تعالی کے اور کمک سے اسکے ای پروردگار قبول کر میرے سے اور کر وعدہ کو میرے جو ہمیں ہے روز قیامت میں پورا

منہ کو لگا منہ سے وہ دلبند کی / اور پیشانی پہ بھی بوسہ دئے
اور گلے اپنے لگا کر وہ نیک / بولے ای فرزند سلام علیک
تجھکو وداع آہ میں کرتا ہوں اب / روز قیامت میں ملاونگا رب
بولکے یہ اپر سوارے ہیں وہ / اشک سے منہ اپنا بھگوئے ہیں وہ
عرض کئے باپ سے وہ ذو الوقار / کیجئے اب صبر اے میرے پدر
کیجئے تعجیل بفرمان رب / اور نکرو ہمیں ذری ڈھیل اب
کیونکہ مجھے خوف ہے اسبات کا / ہوؤں عقوبت میں کہیں مبتلا
بعد ازین پھر عرض کئے انجدا / نفس کو میں اپنے کیا ہوں فدا
رہنی تضا ہیں تری کر قبول / ذبح مرا میں نہیں ہر گز ملول
بعضے روایات میں آیا ہے جہاں / بولے وہ آ باپ مرے مہربان
کھولدو اسوقت مرے دست و پا / تا یہ اطاعت مری دیکھے خدا
پدر تب اس بند کو کھولے وہیں / منہ کئے دلبند کا سوئے زمین
آنکھوں پہ یک اپنی پٹی باندھیو / حلق پہ فرزند کے چاقو رکھے
بولکے تکبیر خلیل امین / حلق پہ چاقو کو چلائے وہیں
حلق پہ پس ویسی تھی ابھی / حکم ہوا روح امیں کو تبھی
جلد براہیم کے تو پاس جا / چاقو کا منہ پھیر دلے باصفا
آئے شتابی سے وہیں جبرئیل / پھیر دئے اسکو ز دست خلیل
زور بہت گرچہ کئے وہ ادا / پر نہ کٹا ایک سر مو گلا
پدر و پھر عرض کئے باادب / اور یہ چاقو کو کرو تیز اب
تیز کئے خوب اسے وہ وہیں / شعلۂ آتش سے نبی وہ یقین
ہاتھ پہ پس انکے چلائے خلیل / پھیر دئے چاقو کو پھر جبرئیل
بولے ذبیح اللہ براہیم سے / حلق میں نوک اسکی دھسا دیجئے
وونہی براہیم کئے بار بار / تب بھی وہ چاقو نہ دھنسی زینہار
زانو کو پھر قبضے پہ اسکے رکھے / اور اسے ڈالے ہیں بہت زور سے
تھم گئی لیکن وہ چلی ہی نہیں / غصہ سے پھینکے ہیں آ بر زمین
چاقو کو اللہ نے دی تب زبان / صاف وہ یوں کہنے لگی اس زمان
کرتو ہوں مجھپہ غضب کس لئے / کیا مری تقصیر ہے فرمائیے
آپکو جب آگ میں ڈالے یقیں / کسلئے وہ آگ جلائی نہیں
بولے اسے حکم نہ حق کا ہوا / بولی وہ چاقو ای خلیل خدا
حکم ہوا مجکو ہی ہفتاد بار / تا نہ رواں ہو وے نہیں زینہار
سنکے یہ حیران ہوئے وہ باصفا / کیا ہی درین باب رضائے خدا
ایک روایت ہے کہ پروردگار / تانبے کا اک حلقہ بنا استوار
کر دیا ظاہر بگلوئے ذبیح / اسلئے چاقو نہ چلی اے فصیح
دوسری روایت ہے کہ کٹتا ہی تھا / لیک اسیوقت وہ ملتا ہی تھا
تب یہ ندا آئی ز درگاہ رب / راست کیا خواب کو تو انجناب
صاحب تفسیر حسینی یہاں / نقل کیا ہے ز بسیط البیان
خواب میں دیکھے تھے خلیل اللہ نے / ذبح پسر کو وہ کئے ہیں فقط
پر نہ بہا خون وہ دلبند کا / پس وہی بیداری میں ظاہر ہوا

اُس ہی لئے حقسے یہ آئی ندا
خوابکو تو راست ہی اپنے کیا

یعنے کہا حضرت ربُّ الورا
نیکونکو ہم دیتے ہین یونہی جزا

جبکہ براہیمؑ درین ابتلا
راست ہی نکلے ہین بشانِ علا

یعنے وہ فرزند کے بدلے خدا
دنبہ جنت کو روانہ کیا

کہتے ہین جنت کا جو ہی مرغزار
اسمین چہل سال چرا تھا لے یار

پاس براہیمؑ کے وہ آکھڑا
اسکو براہیمؑ نے قربان کیا

اور کہا چاہیے جو تو کر دعا
جلد وہ مقبول کریگا خدا

حشر تلک جتنے کہ ہون مومنان
بخش دے اے رب سبکو بسترِ عیان

لطیفہ شریفہ

ذبح عظیم اسکو کہا ہی جو رب
لکھے ہین علما کئے اسکے سبب

بحرِ امامت کا دُرِ بے بہا
جعفر صادقؑ سے روایت کیا

بولے کیا اسکا ہے مجھکو سبب
بولا براہیمؑ کو اس طرح رب

تیری پسر مین ہی یقین اسکا نور
نسل سے وہ اسکے کریگا ظہور

سُن یہہ براہیمؑ نے چاہا ہی تب
دیکھے وہ تا احمدِ مرسل کو اب

دیکھے ہین تب سیدِ عالم کو وہ
آپکے درجاتِ معظم کو وہ

آپکے احفاد مین ہی شبہ ء حسین
آگئے نظر اُن کو امام حسینؑ

بولے محمدؐ کا نواسا ہے یہہ
حیدرؑ و زہراؑ کا دلاسا ہی یہہ

میرے پسر سے بھی ہی زاید عزیز
حقنے کہا اسکو تب ای باتمیز

بس زِ فدیناہ بذبح عظیم
بوجہ عبادت ہی حسینؑ کریم

رہکے براہیمؑ غرض چند روز
بعد ہو شام کو رونق فروز

قوم کا سردار جو تھا با فلاح
ابن براہیمؑ کا عقدِ نکاح

عمر شریف ابن براہیمؑ کی
نقل ہے جب چار دہ سالہ ہوی

کعبہ کی تعمیر مقدس کو تب
آیا براہیمؑ کہتین بحکم رب

حقنے کہا بس نجزی المحسنین
بعد کہا اسکے بلاءٌ مبین

اور براہیم سے سترِ عیان
تھا یہ بڑا حق کا یقین امتحان

فضل سے تب اپنے خدائی کریم
بولا فدیناہ بذبح عظیم

نقل ہے ہابیل جو قربان کیا
ہے وہی دنبہ تھا جو بھیجا خدا

لائے ہین یک چلپین اُسے جبرئیلؑ
فدیہ کے خاطر بہ جنابِ خلیلؑ

روح امینؑ جلد تب ای ارجمند
ابن براہیمؑ کے کھولا ہے بند

انکا سرِ پاک زمین پر ہی تھا
ہاتھ اٹھا اپنے کئے یہہ دعا

حقنے کہا مینے کیا ہون قبول
تیری دعا جو ہی سعادت شمول

آپ کے فدئے کو خدائی کریم
بولا فدیناہُ بذبحٍ عظیم

سارے وجوہ اتمین وجہ شریف
ہی بھی تو پوچھ یہہ رمزِ لطیف

پوچھا براہیمؑ نے ای رب کی
منع کیا ذبح پسر جو نے مجھے

ہونے وجہ پیغمبر آخر زمان
ختمِ رسل سرورِ کل سروران

اسلئے مین اسکا نگہبان ہوا
اسکے بدل فدیہ روانہ کیا

حکم سے تب حقکے ہوا ہی شتاب
چشم براہیمؑ سے رفع حجاب

آل و صحابہؓ کو بھی سترِ کے سب
دیکھے براہیمؑ بلا شبہ جب

انکے مدارج کو بھی وہ دیکھکر
پوچھے یہہ ہے کون گرامی گہر

بولے براہیمؑ کہ ای کردگار
مجھکو یہہ فرزند بستر و جہار

فدیہ مین فرزند کی تیرے نہ بھول
مین نے بس اسکو ہی کیا ہون قبول

ذبح عظیم آیا جو قرآن مین
حق نے کہی کیش کی یک شاخ مین

شہر مین مکّے کی تب ای باصفا
قوم وہ جرہم کی بسی تھی جو آ

دخترِ اطہر سے ہی اپنے کیا
ایسے مین علت بھی گئی ہاجرہؓ

حضرت سارہؓ کی شکم سے خدا
شام مین اسحٰق کو پیدا کیا

عصر مین آدم کے زدارِ جنان
کعبہ یاقوت جو آیا تھا جان

فدیہ اسمٰعیل کیلئے دنبہ جنت سے آیا

ذبح عظیم سے مراد امام حسینؑ

نکاح ذبیح اللہ

نوح کے طوفان مین بحکمِ خدا
عصرِ براہیم تلک جا ودان
حضرت آدم کو خدائی تہین
انکو تہی وحشت سو کئی یون دعا
صوت تری حمد کا تسبیح کا
خانۂ معمور کا اور عرش کا
اور زمین پر نہین کوئی یکسان
ذکر و تسبیح کرین گے مری
خانۂ معمور سا او عرش سا
عرض کئے آدم ای ربِ جہان
اور وہ مٹی بھی سمجھ اے امین
عرض کی آدم نے کہ ای ربِ مرے
مار کے بس اپنے وہ پرسے وہان
ساتون طبقے سی زمین کے وہین
ایسا تھا ہر سنگ بڑا ای امین
پہلا ہی کہ بطور فضیلت نشان
[illegible]
[illegible]
بعد بھی ہوئے یہ [illegible] جہان
طاعت و اسرارِ کلیمی کا نور
دوسرا ہی زیتون کا جبل باشرف
حشر کیدن لوگ اسی جای سے
مسجد اک اس پاس ہی اک باوقار

ساتوین وہ چرخ پہ جاتا رہا
تہا یہی معمول سمجھ ایمان
غلد سے جب ہبط سجا بروئی زمین
کہ مین اکیلا ہون یہان ایخدا
چرخ پہ املاک سے مین سنتا تھا
کرتے فرشتے ہین طواف ایخدا
انکو کہا خالقِ ہر دو جہان
اور عمارات بناوینگے کبھی
جای طواف اور اسے قبلہ بنا
تیرے لئے گھر مین بناؤن کہان
بسکہ چہل سال تری تہی وہین
کہیئے اُس جای سے آگہ مجھے
ساتون زمین تک بھی دئیے ہین نشان
باندھتے آئی ہین یہ پایہ یقین
کہ نہ اوٹھا سکے شخص تیس
مصرِ مدین کی جو ہے درمیان
قسم حیوان کی بھی جانئے
موسیٰ پہ حق نے جسپہ تجلی کیا
جا کے دعا کرتے تھے اکثر وہان
الغرض ایسا ہی کیا ہے ظہور
بیتِ مقدس کی ہی مشرق طرف
جنت و دوزخ کیطرف جائینگے
او ہی اُس کوہ کی پاس ایک غار

اسکا نشان باقی جو تھا بر زمین
اسکا یہ قصہ ہے کہا بیہقی
جبکہ تہی تنہائی انہیں ایحیان
کوئی نہین طاعتین ہی میرا شریک
پر یہان آواز وہ سنتا نہین
دیکھتا ہون نہیں کہ زمین پر کہین
تھوڑے ہی عرصہ مین تری نسل سے
لیک تو اول ہی مرے نام سے
معبد مکان باندہ تو اپنے لئے
بولا کہ ہم خاک بدن کو ترے
اور یہ زمین کو بھی سب اے باصفا
روح امین کو کیا پس حکم رب
حکم فرشتوں کو کیا پھر خدا
جبکہ زمین پر وہ ہوا ہے نمود
سنگ وہ سب پانچ پہاڑون کی تھے
سینا و سینین و فلسطین بھی
جسمین عجائب ہین بس ایسے کثیر
رتبہ کلیمی کا وہین پائے ہین
کھنچے ہین وہ چٹے بہت اسمین جا
جامعیت ایسے فضائل کی جب
رکھتا ہی یک عزت و شان یہ پہاڑ
عیسیٰ اسی پر سے گئے چرخ پر
اسکی زیارت لئے خلق کثیر

کرتے تھے خلق اسکی زیارت یقین
ارزقی بھی وہب سے ہی نقل کی
او نہ زمین پر بھی تھا کوئی مکان
تا کرین طاعت تری سب ملکے ٹھیک
اسلئے رہتا ہون ملول و حزین
جای طواف ایسی کسی جا نہین
لوگ یقین پیدا بہت ہوئینگے
خانۂ پاک ایک بنا کیجیئے
اپنی سب اولاد کے بھی واسطے
لطف سے جسجائی کلا بہ کئے
ہمنے اُسی جای کو پہیلا دیا
کہ وہ تکیہ انکو دکھا دیتے اب
کہ وہ کرین پایہ وہین سے بنا
لائی ہین ایسے بڑے پتھر وہ رود
عزت و شان جنکو دی اللہ نے
کہتے ہین وہ ہر لغت اسکا
جسکا نہین دوسری جا عشر
تختیان تورات کی ہاتھ آئی ہین
اسمین کئے طاعت و ذکرِ خدا
اسکو ملی کھایا قسم اسکی رب
اسپہ ہی خرنوب کا بس ایک جہان
مصعدِ عیسیٰ ہی وہی ای بسیر
جاتے ہین اکثر زامیر و فقیر

تیسرا ہے ذکر وہ فضیلت اساس — کوہِ حرا جو کہ ہے مکّے کے پاس
بیٹھی جو دو بس آپ کے خلوت کی جا — وحی ہین پہلے ہی بھیجا خدا
چوتھا ہی جودی کا پہاڑ ایمیان — نوح کی کشتی کا ہے جائے امان
جائے نجات ایسے پیمبر کی جو — ہووے سو کیا اسکی فضیلت نہو
وہ بھی ملا ہے کہ اکثر وہان — اولیا کھینچے ہین ریاضات جان
کعبے کے پائے کو بروئے زمین — محکم و مضبوط کئے ای امین
رکھے انہی پایہ پر اسکو لے آ — حکم یہ آدم کو کیا یون خدا
اور حجرِ اسود ای نیکو سرشت — رکھے وہ کعبے مین لے آ از بہشت
وقت مین طوفان کے ملائک اوسے — بر فلکِ ہفتم اٹھا لے گئے
کہتے ہین اس کعبے کی جگہ پہ لیک — رہ گئی اونچی ٹائی کی یک سرخ ہیک
کرتے طواف اسکا اور سبھی انبیا — کرتے دعا اور طلب حاجتین
نزدِ حرم آتے وہی جب بالضرور — پاؤں سے نعلین کو کرتے تھے دور
موسیٰ کلیم آئے وہان ایک بار — سرخ ہی اک اونٹ پر ہوکر سوار
کرکے وہ پائے کا طواف ایمیان — دوڑے صفا مروہ کے بیچ میان

لَبَّیْکَ عَبْدِیْ اَنَا مَعَکَ

حضرتِ عیسیٰ کے بھی حوّاریان — حج و زیارت کیلئے آئے وہان
الغرض اُس پائے کا تھا جو نشان — کرتے تھے لوگ اسکا ہی حج جا و دان
تا یہ شرف باقی رہے در جہان — حشر تلک انکی ہی در خاندان
مکّۂ اشرف کو چلے شام سے — اور ذبیح اللہ کو وہان ساتھ لے
ہوکے براہیم بہت شادمان — مکّے کو ساتھ انکے ہوئے ہین روان
کعبے کے مقدار سے ہونے خبیر — ابر کو یک بھیجا ہے ربِّ قدیر
کہتے ہین اُس ابر کو تھا ایک سر — مثلِ سرِ شیر بھی مُنہ تھا دگر
ابر وہ درگاہ مین آیا پسند — حق نے کہا اسکو تب ای ارجمند

آمین ہی یک غار کہ وہان مصطفیٰ — جا کے کیا کرتے تھے ذکرِ خدا
آئی ہین اس غار مین روح الامین — پائی ہی حضرت نے رسالت وہین
مدت شش ماہ جو طوفان مین تھی — آخر اسی کوہ سے ہے جا لگی
پانچوان لبنان کا پہاڑ ای ہمام — کہتے ہین واقع ہی وہ نزدیک شام
الغرض ان پانچ پہاڑون سے ہی — لا کے فرشتے [illegible] تبھی
خانۂ معمور جو تھا چرخ پر — جائے طوافِ ملک ای باخبر
کہ تو طواف اسکا کیا کر مدام — اور نماز اسکے طرف ہی دوام
نوح کے طوفان تلک ای باصفا — کعبۂ یاقوت وہ اسی جا پہ تھا
اور کھڑے کعبے کے مقابل ہی صاف — کرتے ہین تا ملک اسکا طواف
آتے تھے لوگ اسکے ہی [illegible] — [illegible] تھے وہین
آگے کے پیغامبرانِ کرام — آتے تھے حج کیلئے سبھی تمام
اپنی سواری سے اتر کر بہم — [illegible] برہنہ قدم
تب وہ کلیم آپ تھے پہنے ہوئے — [illegible]
کہتے تھے لبیک بصدق و صفا — حق [illegible] ان کو ندا
اسکی ہو لذت سے وہ مضطر وہین — کرتے ہوئے سجدہ گرے بر زمین
آل اسرائیل سے مردانِ پاک — آتے تھے وہان حج کیلئے لاک لاک
چاہا ہی پس حضرتِ ربّ الجلیل — کعبے کی تجدید بدستِ خلیل
حکم ہوا حق سے یہ جبرئیل پر — ساتھ براہیم کے تا جلد تر
کعبۂ اقدس کو بناوے وہین — لائے ہین جب [illegible]
ملکے پس سے یہ بشارت دئے — [illegible]
ابر وہ تب آکے ہوا سایہ بان — کعبے کی مقدار پہ [illegible]
بات وہ کرتا تھا براہیم سے — کعبے کے مقدار کی تعلیم سے
شہر تو مکّے مین ہی تا عنقریب — ہوئیگا مکّے مین مرا ایک حبیب

صاحب لولاک شفیع الامم — ختم کریں اسپہ نبوت کو ہم
آگے نبوت کے وہی ابر تھا — اس شہ عالم پہ جو سایہ کیا
ایک روایت ہے کہ روح الامین — کعبے کی مقدار پہ ہی بر زمین
ایسا ہی لکھا ہے فتح العزیز — عارف علامہ عبد العزیز
آئی ہے اور ایک روایت سے نیک — کہ اسی میدان میں مکڑی نے ایک
اسکو کہا حضرت رب الجلیل — قبلۂ پاکان کی ہوئی جب دلیل
غار میں بس ثور کے تھے جب نبی — آکے وہی مکڑی تھی جالا تنی
ساری روایات یہ اے باشعور — ہو سکیں تب پائی ہیں گے ظہور
پس اسی پائے یہ بفضل خدا — کعبے کی تعمیر کئے ہیں بنا
حکم براہیم پسر کو کئے — سنگ پہاڑوں سے لے آیا کرے
بو قبیس و ورقان و کوہ حرا — تکے تین ہیں کوہ یہ اے باصفا
کہتے ہیں دیوار ہوئی ہے بلند — جب کہ آدم سے بھی اے فرحمند
ڈالیں گے دیوار میں چڑھ اسپ اب — بو قبیس اوپر وہ گئے لانے تب
آؤ مرے ساتھ لجاؤں تمہیں — سنگ معظم وہ دکھاؤں تمہیں
خوف سے طوفان کے سن ازلی سنے — دفن لئے اس کوہ میں ہیں کرکے ہم
بوسہ دیں تا پہلے لئے حاجیاں — پھر طواف آغاز کریں بعد ازاں
اے خلیل اللہ یہ پتھر سیاہ — اسکو لگا دیجو یہ بیت اللہ
دوسرے پر چڑھ کے خلیل خدا — کرتے تھے دیوار بلند اے فتا
چاہتے گر نیچے اترنا خلیل — پست وہیں ہوتا وہ سنگ جلیل
خوب نظر آتا تھا اس سنگ پر — موم میں جس طرح سے آوے نظر
اور حجر اسود اے نیکو سیر — اس سے بھی تھا نور بڑا جلوہ گر
حد حرم باندھے وہاں تک خلیل — دو نہی تھا درخشندہ وہ سنگ جلیل
مرتبہ ہے اس سنگ کشتی بیچ ٹھیک — حکم سے تھے جھکے ملک بھی شریک

ابر وہ مرفوع غرض جب ہوا — مکے کے سر حد میں ہی ٹھہر رہا
نقل معارج میں یہ مذکور ہے — دوسری کتابوں میں بھی مسطور ہے
کھینچے ہیں اک ابر وہ پر سے لکیر — اسپہ بنا بیت خدائے قدیر

روایت

آنکے یک جالہ تنی جلد تر — کعبۂ اقدس کی ہی مقدار پر
تو ہی یقین ہوگی بصد افتخار — غار میں اسرار کے یک پردہ دار
یہ بھی معارج میں لکھا ایمان — اور کتابوں میں بھی آیا ہے جان
کعبے کی مقدار ہوئے قال قیل — جبکہ خبردار ہوئے ابن خلیل
کام میں کعبے کے ذبیح اللہ بھی — باپ کے تھے ساتھ بصد خوشدلی
جاکے ذبیح اللہ وہیں بیدرنگ — تین پہاڑوں سے لاتے تھے سنگ
لانے سہاں تھے کچھ پتھر — اور لئے اندہ ہے تھے پدر
حکم براہیم نے ان کو کیا — پتھر اک ایسا بڑا لے آؤ جا
رہ میں ملے روح امین انسے آ — اور لگے کہنے اے ذبیح خدا
لائے تھے جنت سے جو آدم صفی — ہمیں بلا شبہ ہے برکت بڑی
ایک ہے وہ سنگ کہ اسپر چڑھ ہیں — دوسرا لگانے کو ہے دیوار میں
لائے وہ دو سنگ پس ابن خلیل — انکے ہی ساتھ آکے بھی جبرئیل
پس رکھے دیوار میں کعبے کی جان — وہ حجر اسود دار جنان
ہوتی تھی دیوار وہ جیسا بلند — ہوتا تھا پتھر بھی وہ ویسا بلند
اور خلیل اللہ کے پاؤں کا نقش — پیروں کا انکے اور انگلیوں کا نقش
چھپنے لگے لوگ وہ پتھر کو جب — خوب نمایاں نہیں وہ نقش اب
چار طرف کعبے کے تاباں ہوا — اور یہاں تک وہ درخشاں رہا
آئے گنہگاروں کے چھونے سے ہی — ہونے لگی نور میں اسکے کمی
غرہ ذیقعدہ کو اے باصفا — کعبے کی آغاز ہوئی تھی بنا

بیست و پنجم کو اسی ماہ کے | پورا ہوا فضل سے اللہ کے | کعبہ بھی جب کہ مرتب ہوا | پدر و پسر ہر دو کئے یہ دعا

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُسْلِمَةً لَكَ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۝ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ سورہ بقر

خلاصۂ ترجمہ

کیجیے مقبول تو اے ربنا | ہمنے جو اس گھر کی تری کی بنا | نیت و یہ عرض یقین ای کریم | جاننے سنے تو ہے سمیع و علیم
اور تو کر ہم کو ای رب قدیر | اپنے سب احکام کی فرمان پذیر | اور تو ہم دونوں کی اولاد سے | ایسی گروہ ایک ہمیشہ رکھیے
کہ وہ مطیع تیرے سب ہے ابتدا | کرتے رہیں حج یہ حرم کا ادا | ہمکو مناسک تو دکھا ای کریم | تو ہی ہے تواب تو ہی ہے رحیم
اور تو اس عرض کو فرما قبول | اُنمیں ہی بھیج انہیں اک ایسا رسول | کہ وہ نبی تیرا تری آیتیں | کرکے تلاوت وہ سنائے انہیں
اور تری انکو سکھائے کتاب | کھولے یقین انپہ وہ حکمت کا باب | پاک کرے انکو زخلق ذمیم | ہے تو ہی تحقیق عزیز الحکیم
پس دعا حق نے کیا ہے قبول | مکے میں مبعوث کیا یک رسول | یعنی وہ ہے سرور ہر دو جہان | حضرت پیغمبر آخر زمان
نسل سمٰعیل میں انکے سوا | کوئی نبی دوسرا نہیں پیدا ہوا | اسلئے فرمائے وہ شاہ جلیل | میں ہوں بلاشبہ دعای خلیل
اور مناسک کے دکھانے لئے | والد و فرزند دعا جو کئے | بھیجا ہے حق روح امین کو تبھی | آکے مناسک وہ سکھائے سبھی
یعنی کہ احرام سے تا حلق سر | حج کے مناسک جو ہیں ای باخبر | سب زبراہیم کرائے ادا | باپ کے تھے ساتھ ذبیح خدا

لمعۂ مرتب ہونا کعبہ کا اور ندا کرنا ابراہیم کا تمام خلق کو واسطے حج کے اور لبیک کہنا ان کا اور وفات پانا جناب سارہ کا اور تولیت کعبے کی تحویل ہونا اسمٰعیل کے علیہما السلام

نقل ہے جب کعبہ مرتب ہوا | والد و فرزند بحکم خدا | کرکے طواف اسکا بہت باادب | حج کے مناسک بھی بجا لائے سب
پھرتے براہیم بس عرفات پر | مکے کئے ادی یہ کئے ہیں نظر | خشک بھی پر رنگ تھی وہ جب زمین | حال پسر پہ ہوئی اندوہگین
حق میں کئے اپنے پسر کے دعا | حق نے قبول انکی دعا کو کیا | اور سمٰعیل کو حق کے خلیل | کعبے پہ متولی کئے بس جلیل
قصد کئے شام کی جانیکا جب | انپہ خدا وحی یہ بھیجا ہے تب | دعوت حج خلق کو سب کر تو اب | عرض براہیم کئے ہیں ای رب
کہو مرا آواز دے کیونکر سنیں | حق نے کہا ہم ہی سناویں انہیں | پس وہ ندا یوں کئے سب لوگ کو | کعبۂ اقدس کا طواف آکر وہ
خلق جو موجود تھے تب سب جہان | بولی ہیں لبیک وہ سب سن ندا ان | صلب میں باپوں کی بہی تھے یقین | ماؤں کی ارحام میں بھی آئے ہیں
سارے وہ آواز سنے ہیں شتاب | لیک جو لبیک کہی ہیں جواب | حج سو وہی لوگ ہی لائے بانیاز | ہوتی ہیں دنیا میں یقین سرفراز
بعد براہیم نے لے با صفا | مکے میں بیٹے کو خلیفہ کیا | آپ روانہ ہوئے پھر سوی شام | دوسرے پھر سال میں ای نیکنام

سارہ و اسحق کو بھی ساتھ لے — آئے براہیم جو حج کے لئے
بس کہ ذبیح اللہ بہت فرح سے — انکی تکلف سے ضیافت کئے

دیکھ کر سارہ یہ بہت خوش ہوے — شام کو تشریف وہ پس لیگئے
آئے تھے اسحق نبی ہر برس — حج کیلئے مکۂ اقدس کو پس

یک صد و سی سال ہوئی عمر جب — حضرت سارہ کی رحلت میں تب

وفات حضرت ابراہیم خلیل اللہ کا اور عہد لینا حضرت اسمعیل سے ان حضرت کے نور شریف کی حفاظت میں علیہ وعلیہما الصلوٰۃ والسلام

عمر دو صد سال میں رحلت کا جام — پائے براہیم علیہ السلام
نقل ہے تابوت سکینہ جلیل — پائے تھے آدم سے جو حق کے خلیل

وقت وفات اپنی وہ منگوائے ہیں — روبرو اپنے ہی کھلوائے ہیں
جن میں تھے تصویر ہمہ انبیا — سبز زبرجد کے گھرونمین بجا

خانۂ آخر میں تھی مرقوم جان — صورت پیغمبر آخر زمان
چاروں خلیفوں کے تصاویر جا — اسکے تھے منقوش عجب نوربار

اور تھے اطراف میں اے نیکنام — صورت انصار و مہاجر تمام
حکم کئے اپنے سب اولاد پر — کہ یہ تصاویر پہ کیجو نظر

دیکھ کے معلوم کئی ہیں وی تب — نسل سے اسحق کی ہونگے سب
ایک مگر خاتم کل انبیا — ہووے گا زاولاد ذبیح خدا

دیکھ براہیم یہ اے بادب — بولے ذبیح اللہ کو اسطرح تب
حکم خدا کا ہے ہوا میرے تئیں — عہد قوی لیوں یہ تیرے سے یہیں

کہ تیری اولاد سے ہی بیگمان — ہووے یہ پیغمبر آخر زمان
نور کو تو اسکے حفاظت کرے — پاک ہی عورات میں اسکو دہرے

پاک ہی عورات سے کیجو نکاح — دور رہیں دور زعیب سفاح
عہد یہ فرزند سے واجب لئے — انکو وہ تابوت سکینہ دئے

عہد یہ میثاق کے وہ باشرف — نقل کئے جنت ماوی طرف
انپہ نبی پر بھی ہمارے مدام — ہووے سدا تحفے صلوٰۃ وسلام

ابن براہیم سن اے بافلاح — نقل ہے ہالہ سے کئے جب نکاح
دختر حارث تھی وہ قدسی مآب — حمل عورات زمان بالصواب

ان سے ہی ہوا ایک پسر اے ہمام — جسکا بلا شبہ ہے قیذار نام
نور شہنشاہ رسل نیک تر — اسکی پیشانی پہ ہوا جلوہ گر

اسکو سمعیل ذبیح خدا — قبل براہیم وصیت کیا
نور وہ قیذار سے ہوئے نیک پے — بیٹے میں جب اسکے گیا نقل ہے

وہ بھی کیا اسکو وصیت وہی — یونہی وصیت ہے وہ جاری ہی
تاکہ ہوا نور نبی جلوہ گر — عبد مطلب کے ہی پیشانی پر

اسکا پسر جو کہ تھا عبد اللہ نام — والد ذی شان رسول انام
حضرت سالار دو عالم کا نور — اسکی پیشانی پہ کیا تھا ظہور

اسکو بھی کہتے ہیں ذبیح خدا — وجہ یہ اسکا ہے سن اے باصفا

چشمۂ زمزم کو جو ایک ظالم نے نشان کر دیا اور عبد المطلب کو اسکی کھودنے پر حکم ہونا اور حضرت عبد اللہ کا ذبح

جبکہ ذبیح اللہ بھی اے نیکذات — عالم دنیا سے کئے ہیں وفات
کعبۂ اقدس کی ولایت خدا — آگئی ہی اولاد میں جاری کیا

بعد کئی سال کے پھر اے خبیر — آپ کی اولاد ہوئی جب کثیر
بعد شے مکہ سے نکل سر بسر — ہوگئے اطراف میں سب منتشر

قوم وہ جرہم کی جو مکے مین تھی — انکے ہی مکے کی حکومت رہی
کہتے ہین مکے مین وہ حاکم ہوا — اور بڑا فاسق و ظالم ہوا
آتے تھے کعبے کی ہدایا جو تب — کرنے لگا صرف وہ خود بے ادب
قوم سے جرہم کے گئے ہین جدال — بھاگ گئے وہ آخر کو نپا کر مجال
سونے کے تصویر ہرن دو بنا — اور بہت آئین جواہر لگا
اور جو اسباب تھا کعبے مین جب — سونے روپے اور جواہر کا سب
چاہ وہ تب سے ہی ہوئی بے نشان — کوئی نسمجھا تھا کہ وہ ہے کہان
بعضے ہلاک اسی بلا مین ہوئے — بعضے نکل مکے سے جاتے رہے
آن کے اولاد ذبیح خدا — مکے کے حکام ہوئے پھر سدا
رہتا تھا سر ا رہی اہل صدر — کرتے تھے شاہان زمان اسکی قدر
چاہ تھی زمزم کی مگر بے نشان — اسپہ بھائی تھے تبان خشکان
چشمہ زمزم کے پس اظہار پہ — حق کا ارادہ جو ہوا سربسر
اسکے علامات کئیں ڈھونڈ پھر — کھودنے پر اسکے ہین باندھے کمر
جمع کئے انکو قریش آکے تب — کرنے لگے انسے جدال آکے سب
باپ ہی کی تائید وہ کرنے لگا — دیکھ اسے ایسا وہ خوش ہوا
اور اگر ہوئے مجھے دس پسر — ذبح کرون ایک ترے نام پر
یہ مقبول کیا ہے خدا — غلبہ قریشون پہ پس ان کو دیا
اور یہی کہتے ہین وہ جب باصفا — چشمہ زمزم وہین ظاہر ہوا
اسکو خدا نے دس پسر انکو دیا — کعبے کے نزدیک وہ اک رات جا
بھولے تھے اس نذر کو اپنے مگر — ذبح کئے ایک غنم جلد تر
حکم ہوا اس سے بڑا ذبح کر — پس وہ اٹھے ذبح کئے یک بقر
نحر کئے ایک شتر جلد تر — پھر ہوا حکم اس سے بڑا ذبح کر
پوچھے کہ وہ کون ہے اس سے بڑا — حکم ہوا نذر جو تو نے کیا

بعد کئی روز کے اے با وفا — بیٹا جو حارث کا عمرو نام تھا
کرنے لگا خلق پہ جور و ستم — آہ کیا ظلم کا برپا علم
چند قبائل عرب ذی وفاق — کرکے بلا شبہ سبھی اتفاق
آہ وہ ظالم نے تب اے باخبر — رکن سے کعبے کے نکالا حجر
ہدیہ کعبے کے لئے آشکار — بھیجا تھا فارس سے جو اسفندیار
کنوین مین زمزم کے ڈالا سبھی — چاہ مبارک کو وہ ڈھانپا تبھی
شامت اس ظلم سے تب اک بلا — آئی وہ سب آئین ہوئے مبتلا
قوم سمیت اسکے وہ ظالم کو جب — دور کیا شہر سے مکے کے رب
تھین سنے جسکی ہے پیشانی پر — رہتا تھا وہ نور نبی جلوہ گر
یونہی حکومت ہی وہ جاری رہی — ایک کے بعد ایک کی باری رہی
عبد مطلب غرض اے باصفا — مکے کا جسوقت کہ حاکم ہوا
حکم ہوا عبد مطلب کو تب — خواب مین تا کھود وہ زمزم کو اب
کہتے ہین اس جای پہ تھے دو بتان — چاہ وہ دونوں کے ہی تھی درمیان
عبد مطلب کا پسر اے ہمام — ایک تھا اسوقت کہ حارث تھا نام
نذر کئے تھے اے رب الجلیل — نکلے اگر چشمہ زمزم جلیل
چونکہ براہیم یقین جب ہوا — بیٹے کو تجھ نام پہ قربان کیا
تھوڑی مین کہتی ہین کہو وہ جب — نکلے ہرن اور وہ اسباب سب
عبد مطلب ہوئے پس اس سے شاد — خلق مین انکی ہوئی عزت زیاد
سوتے تھے تب خواب میں کوئی کہا — نذر تری بہر خدا کر وفا
اور مساکین کو کھلائی طعام — دیکھے ہین پھر بار دگر یہ منام
اور انھین حکم ہوا ہی بخواب — اس سے بڑا کیجئے قربان شتاب
نحر کئے دس شتر اے باخبر — پھر کہا اس سے بھی بڑا ذبح کر
ایک پسر کیجئے قربان اب — نذر وفا کر بدلے جان اب

دیکھکے یہ خواب وہ حیران ہوے ۔ مضطر و غمگین بدل و جان ہوے
جمع کرا اولاد کو بس اپنے سب ۔ صورت احوال کہے انسے جب
سنکے وہ سب عرض کیے اے پدر ۔ راضی ہین ہم لیے سب اس حکم پر
سبکو بھی گر ذبح کروگے بہم ۔ ہونگے فدا نام پہ اللہ کے ہم
عبد مطلب نے یہ دیکھہ انقیاد ۔ اپنے دل و جان سے ہوی انپہ شاد
ڈالے ہین تب قرعہ وہ ای باصفا ۔ نام پہ عبد اللہ کے قرعہ پڑا
حسن مین بہتر تھے سب سے وہی ۔ باپ کے تھے سب سے پیارے وہی
اور پیشانی پہ انھین کے وہ نور ۔ سرور عالم کا کیا تھا ظہور
عبد مطلب نے پکڑ ان کا ہاتھہ ۔ چاقو بھی لی ہاتہہ مین وہ نیکذات
لائے ہین جب ذبح کی جا آشکار ۔ دیکھکے سب خلق ہوی بیقرار
منع لگے کرنے کو سب یکیاں ۔ خاص جو عبد اللہ کے تھے ماموان
کیونکہ وہ سب نجب تھے دلمین آج ۔ ہووے پتا گر یہہ عمل کا رواج
لوگ یہ دشوار بہت ہوویگا ۔ ذبح سدا اپنی ہی اولاد کا
کاہنہ یک رہتی تھی تب در حجاز ۔ عقل و فراست مین بہت سرفراز
بولے کہ جا پاس اس عورت کے اب ۔ صورت احوال کہین ہم یہ سب
کہتی ہے اسباب مین کیا وہ بھلا ۔ بولے غرض پاس اس عورت کے جا
بولی کہ کل پاس مرے آؤ سب ۔ جن مرا کیا کہتا ہے دیکھون یہ شب
چرخ پہ تب جاتے تھے جنان سبھی ۔ منع تھا انکو وہ جانا ابھی
دوسرے دن پاس گئے اسکے جب ۔ پوچھی وہ تب انسے ای جمع عرب
تم مین ہے کیا خون بہا ایک شخص کا ۔ بولے کہ دس اونٹ ہے وہ خون بہا
بولی وہ دس اونٹ رکھین یکطرف ۔ انکے مقابل وہ پسر باشرف
ڈالئے تب قرعہ بغیر خطر ۔ گر پڑے وہ قرعہ تو دس اونٹ پہ
اونٹونکو تب عوض آن پسر ۔ نحر بلاشبہ کرو جلد تر
قرعہ و فرزند پہ ہی گر پڑے ۔ اور بھی دس اونٹ زیادہ کرے
اسی طرح قرعہ وہ ای باوقار ۔ ڈالتے ہی جائے بس بار بار
اونٹ زیادہ کرو ہر بار دس ۔ قرعہ پڑے اونٹونپہ ہی تاکہ بس
عبد مطلب نے یہ سن سب ہراس ۔ آئے تب کعبۂ اقدس کے پاس
در عوض آن پسر باوقار ۔ رکھکے وہ دس اونٹ کو بس آشکار
ڈالا ہے وہ قرعہ جب اے باصفا ۔ نام پہ عبد اللہ کے قرعہ پڑا
اور وہ دس اونٹ زیادہ کیا ۔ نام پہ پھر اسکے ہی قرعہ پڑا
یونہی وہ دس اونٹ بڑہاتے گئے ۔ تاکہ وہ سو پورے برابر ہوئے
قرعہ پڑا تب ہی سو اونٹ پر ۔ دلکو ہوی انکے نہ تسکین مگر
ڈالے ہین پھر قرعہ وہ دو تین بار ۔ دلکو ہوتا اپنے سکون و قرار
اونٹونپہ ہر بار پڑا قرعہ جب ۔ عبد مطلب ہوے دلشاد تب
حمد و ثنا شکر و سپاس خدا ۔ اپنے دل و جان سے کئے ہین ادا
اور وہ سو اونٹ کو قربان کئے ۔ سارے قبائل کو بھی مہمان کئے
تب سے ہی اک شخص کا خون بہا ۔ ٹھہرا ہے سو اونٹ عرب مین بجا
اور بھی اسلام مین بقیل و قال ۔ اسکو ہی شارع نے رکھا ہے بحال
پدر پیمبر کو خدائے جہان ۔ ابن براہیم کے مانند جان
ذبح سے اسطرح کرم سے بچا ۔ فدیے مین سو اونٹ مقرر کیا
پس ہین حقیقت مین وے ہر دو ذبیح ۔ اسلئے فرمائے پیمبر صریح
کہ مین ذبیحین کا فرزند ہون ۔ ہین وے جلیلین کا دلبند ہون

حضرت عبد اللہ کا نکاح آمنہ خاتون کے ساتھ

والد سرور کے تئین ذو الجلال ۔ بخشا تھا بس غایت حسن و جمال
عقل و فراست بھی دیا تھا بڑی ۔ ہر کہین شہرت تھی بڑی حسن کی

ذبح کے اس قصد نادر سے بھی
اور بھی شہرت ہے زیادہ ہوئی

پر انھیں محفوظ رکھا ہے خدا
پردۂ عفت مین صباح و مسا

کیونکہ پیشانی پہ تھا بس جلوہ گر
نور محمد شہ جن و بشر

آپکی چاہتے تھے ہلاکت وہ سب
تا نہو پیدا وہ رسول عرب

شام سے تب ایک جماعت بڑی
آئی اسی دشت و بیابان مین تھی

قصد کئی آہ وہ سب بدسیر
تا کہ انہین قتل کرین جلد تر

دیکھا وہ تب غیب سے آئی سوار
دور کئے ہین وہ جماعت کو مار

جبکہ اس حالت کو ہی دیکھا وہب
شام کو گھر اپنے جو آیا وہب

کہ مری دختر کو بفوز و فلاح
دیوین عبداللہ سے کر کے نکاح

عبدالمطلب کو بھی تھی جستجو
کہ ہو کوئی دختر فرخندہ خو

بنت وہب آمنہ پاک ذات
جب تھی یقین متصف این صفات

عبدالمطلب نے سنا اس سے جب
آمنہ خاتون کے رشتے [illegible]

پیر بھی یک انکو دیا تھا خبر
جبکہ [illegible] وہ کئے تھے سفر

نور نبی اس سے اگر سے لگا ظہور
یاد تھی انکو یہ خبر پر سرور

محفل تزویج طرف جب چلا
ساتھ لے عبداللہ کو ای باصفا

جو مین ساری کتب ای نیک نام
بھائی سے اپنے وہ بڑی تھی تمام

دل کے ز عبداللہ بھی عجز سے
لیئے تزویج مین اپنے بھجے

سنکے جواب اسنے دیا ہی یہ تب
دیکھئے والد کے ہون ہمراہ اب

پہنچا وہ جب جا کے بصد ابتہاج
اسکا وہ مجلس مین ہوا ازدواج

نور نبی سید عالی وقار
آکے وہ خاتون مین پایا قرار

بولی ہے عبداللہ کو ام القتال
آہ ترا نور کیا انتقال

حکایت عورت شامیہ

فن کہانت مین بڑی عاقلہ
علم و فراست مین بڑی کاملہ

اسلئے عورات بہت نامدار
عشق مین تھی آپکے بس جان نثار

اور جو اوس وقت تھے اہل کتاب
دشمن جان آپکے تھے جیسا ب

سمجھے تھی وے ہوئے یہی بیگمان
والد پیغمبر آخر زمان

نقل ہے یکروز وہ عالی وقار
آئے تھے یک دشت مین بہر شکار

ساری کتابی تھے وے اہل ستم
ہاتون مین تلوار تھے انکے علم

کہتے ہین اسنے ز وہب بن مناف
آیا تھا اس دشت مین ای سینہ صاف

آئے تھے تب ہی جو سواران غیب
سب ملایک تھے و بلا شک و ریب

دی خبر اسبات کی عورت کتین
اور دیکھا ولسے [illegible]

عبدالمطلب تھے وہ پاس اسکے ہام
جلد پیغام بھیجا ہے [illegible] پیام

اور عفیف ہو شریف النسب
اور جمیلہ ہو منیف الحسب

ہالہ جو تھی عبدالمطلب کی زن
آمنہ خاتون کی چچیری بہن

پاک یہ پیغام اجابت کیا
اور بہت فرحت و بشاشت کیا

کہ وہ کرے اپنے پسر کا نکاح
[illegible]

عبدالمطلب نے غرض اسنے خبیر
ساتھ لے یک ہی جماعت کثیر

خواہر ورقہ جو تھی ام القتال
رکھتی تھی ہر وصف مین از بس کمال

جانی تھی اسبات کو وہ باخبر
کہ ہے وہی والد پیغامبر

فدیہ تھا سو اونٹ ترا جو یقین
دیتی ہون تسلو دین ای امین

اسکا جواب آپ سے کہون بعد ازان
بول کے اسطرح ہوا وہ روان

اور اسی شب مین ہوا ہی زفاف
آمنہ پاک سے بے اختلاف

نقل ہے پس روز دوم بی ہراس
جب گیا خواہر ورقہ کے پاس

تھا مرا مقصود وہی بالیقین
اب مجھے تزویج کی حاجت نہین

شام مین تھی ایک زن نامور
انتہر و ذی حشمت و ذی مال و زر

وہ بھی یقین کر کے تمنا یہی
شام جہتا ہو وا و مکہ ہو گئی

نشان وتجمل سے بہت ایمیاں — وادی مکہ میں تھی اتری عیاں
اونٹ تھے اور گھوڑے بہت اسکے ساتھ — لائی بہت باندی غلام اپنے ساتھ
کرتی تہی عبداللہ کی وہ جستجو — ایسی میں یکروز وہ پاکیزہ خو
آئی آہی دشت میں بہر شکار — دور سے جب دیکھی وہ عفت شعار
انکی پیشانی پہ چمکتا ہے نور — نور نبی شافع روز نشور
آگے گئی آپ کا اقدام کر — لائی بہت عزت و اکرام کر
اور مسند پہ بٹھا کر وہیں — کہنے لگی عجز سے یوں آ امیں
کر تو قبول اپنے نکاح میں مجھے — کرتی ہوں تمہیں نذر حشمت تجھے
سنکے کہے اسکو وہ عالیجناب — پدر سے میں پوچھکے دونگا جواب
دوسرے دن انکا ہوا ہی نکاح — آمنہ خاتون سے ای با فلاح
نقل ہے بس بعد نکاح و وصال — پدر سے اس زن کا کئی عرض حال
کرکے بہت عجز اجازت لئے — اور تبھی خیمہ کو اسکے گئے
دیکھی نہیں آہ جبیں پر وہ نور — آہ نہیں چرخ بریں پر وہ سور
پوچھی اے عبداللہ کہاں ہے وہ نور — جسکے یہ جویا تیرے کیا تہا ظہور
بولے مرا کل ہی ہوا ہی نکاح — آمنہ اس نور سے پائی فلاح
بولی کہ مقصود گیا ہاتھ سے — آہ میں غافل رہی کل رات سے
بولی نکاح کل ہی جو میں چاہی تہی — نور ہی مقصود مرا تہا وہی
نور وہ تا مجھکو ملے سربسر — ہووے یقین تیرے سے مجھکو پسر
اسکو خدا دیویگا شان جلیل — جسکا دو عالم میں نہیں کوئی عدیل
ہرچہ زبیگانہ و نسل تو اند — جملہ درین خانہ طفیل تو اند
خطۂ فلک خطۂ ایوان تست — گوئی زمین زرحم جوگان تست
اشب مجھے عقد کی حاجت رہی — تا ابلب گور یہ حسرت رہی
بولکے اسطرح گئی وہ بشام — اسہی تاسف میں رہی صبح وشام
نقل ہے حسن شمیں ہوا نے زفاف — آمنہ خاتون کا ای سینہ صفا
رشک سے لاریب وہ سو عورتیں — دردی بس مر گئیں اس رات سے

نور چہارم حضرت کے حمل شریف کے بیان میں

حمل نبی سید والا تبار — لیل رغایب میں ہی پایا قرار
اول شب جمعہ کی ماہ رجب — لیل رغایب ہے وہی جان اب
نور نبی سید والا نسب — آمنہ خاتون میں کیا نقل جب
ملک میں ملکوتمیں اس شب ندا — یوں ہی املاک بحکم خدا
اور بھی عالم کو منور کریں — اور بشارت سے مبشر کریں
علوی سفلی کے تھے جتنے ملک — کرنے لگی فرح بارض و فلک
حکم ہوا خازن جنت کو تب — کھولدیں جنات کے ابواب سب
اور وہ جنات سنوارے تمام — خلق کو عالم کے سنگارے تمام
خلد کے باغات کی خوشبوئی سے — سارے عوالم کو معطر کرے
سائر اطباق سموات میں — ساتوں زمین کے بھی یہ طبقات میں
مرکز این خاک سے تا عرش پاک — عرش معلی سے بھی تا فرش خاک
شرق سے تا غرب کئے یہ ندا — نور نبی سرور کل انبیا
صلب سے آدم کی کئے سال سے — آتا تہا کر نقل جو اجلال سے
صلب سے عبداللہ کے اب باوقار — در شکم آمنہ پایا قرار
ہے وہ بلاشبہ خدا کا حبیب — اب ہی بہت اسکا زمانہ قریب
جانوران مکہ کے جو تھے تمام — یوں لگے آپسمیں وہ کرنے کلام
آج کی شب آمنہ فاضلہ — سرور عالم سے ہوی حاملہ
ہووے زمین کا وہ امین بیگمان — اور بلاشبہ سراج زمان

کہیے کہ رب کی ہے قسم لا کلام
ایک روایت ہے کئے یہ کلام
آتی تھی یہ ارض و سما سے ندا
کیوں نہ ہو یہ پاک بشر کی ذات
اور وہی مطلع انوار ہے
درگہِ خلاق کا ایسا حبیب
نقل ہے جس شب میں بعزّ و وقار
الٹا ہے ابلیس کا تخت اسی شب
اور بہت وجد میں تھے جبرئیل
اور کئے [illegible] تھا خطبہ
[illegible]
ہر شجرستاں میں شجر لایا بار
منبر ہر گل پہ پھر اک عندلیب
ارزاں ہوا حد سے زیادہ اناج
یمن سے اس شاہ کے یہ کیا عجب
جب تلک اس شہ کو نہیں تھا وجود
جہاں ز وجودش علم آوازہ یافت
تا بعدم داشت وجودش درنگ

ہے وہی سارے جہانکا امام
تھا نوران روئے زمیں کی تمام
ہو تمہیں یہ مژدہ ای خلقِ خدا
سید لولاک پیمبر کی ذات
اور وہی منبع اسرار ہے
ہوتا ہے اب جلوہ فزا عنقریب
حمل شریف آپ کا پایا قرار
تخت سلاطین کے بھی الٹے ہیں سب
فرح و مسرت سے بشانِ جلیل
رب [illegible]
[illegible] وہ تنگی عسرت گئی
ہر مغیلستان میں آیا بہار
فرح و بشاشت کا ہوا تھا خطیب
خلق لگے کرنے بہت ابتہاج
جب سے وہ ایجاد جہانکا سبب
عالم اکواں کہ جہاں تھا نمود
نسخہ ہستی رقم تازہ یافت
بود جہاں بر ہمہ تاریک و تنگ

اور چراغ اہل زمیں کا ہے سب
اور وہ ولی بی بی سے منقول عیاں
حضرت بوالقاسم والا حشم
مصدر خیرات و کرامات ہے
مبدء پیدائش عالم وہی
کیوں نہ ہو مسرور زمین و زماں
صبحکو اس شب کے بتاں تھے نگوں
جتنے زمیں پر بھی مکانات تھے
ایک علم سبز [illegible]
[illegible]
ہو گئے سرسبز بیابان تمام
ہر گلِ گلزار بھی خنداں ہوا
فرح سے اس سال کا سارے عرب
جو تھے مساکین تونگر ہوئے
عرصہ ہستی میں رکھا جب قدم
نقش وجود از ہمہ بیگانہ بود
سایۂ رحمش کہ ز گردوں گزشت
نور وجودش بجہاں نور داد

ختم کیا اسپہ نبوت کو رب
حمل کے سہ ماہ میں پھر بیگماں
لاتا ہے دنیا میں قریب اب قدم
چشمۂ فیض ہمہ برکات ہے
اصل اصولِ نبی آدم وہی
کیوں نہ کریں فخر کون و مکاں
اوندھے گرے سارے بروئے زمیں
اور [illegible] و سارے درخشاں ہوئے
[illegible] کہ تھے نصب
ہو گئی لاغر تھے سبھی جانور
اور ضیا بخش گلستاں تمام
فرح سے بس ہو گیا گریاں ہوا
نام رکھے تھے سن فرح و طرب
صاحب اموال وے اکثر ہوئے
قحط عدم اس سے ہوا منعدم
ہستی او تا بعدم خانہ بود
رزق رساں در ہمہ آفاق گشت
تا تمامی را خبر از سور داد

لمعہ ارہاصات حمل شریف کے بیانمیں

آمنہ کہتی ہیں ز حملِ نبیؐ
حمل کی بے ذوقی مجھے کچھ نہ تھی
میں نہیں بولی وہ کہا سر بسر
آکے وہی شخص کہا ہے بجواب

مجھکو نہ تھے ماہ تلک خبر بھی
اور نہ کچھ مجھکو ہوا درد بھی
تو ہے یقیں حاملِ پیغامبر
ایک پسر اب تو جنیگی شتاب

ہاں کہ نہیں مجھکو تھا عذر زناں
خواب میں یک شخص کہا مجھکو آ
حمل پسر آیا ہے مجھے تب یقیں
خشکی سینہ میں ہوئے اس ہنگام

اسکے سوا اور نہ تھا کچھ نشاں
حمل کو تیسرے ہی جانی تو کیا
پھر بھی تولد کو قریب آئے ہیں
اور مجھے [illegible]

خواب سے بیدار ہوئی ہونہین جب
بولی وہ عورات سے یہ حال سب

سنتے ہی وہ حلقے دے لائے تبھی
ڈالے کر کانونمیں گردن مین سبھی

غیب سے پھر شخص یہی جلد آ
حلقے دے دو دو مرے سے کیا

تنبیہ

پوچھ تو اس امر کو ای اہل دین
رسم وہ تھا جاہلیت کا یقین

مادر سرور سے وہ ای ارجمند
حقنے نہ زنہار کیا ہے پسند

زشت رسوم ایسی جہاں ہیں ضرور
جسکے پیمبر سبھی ہوئینگے دور

حکم کیا ایک ملک کو خدا
حلقے وہ تا دور کرے جلد جا

دیکھیو اب غور و تامل سے تم
امتی ہو ایسے پیمبر کے تم

تم نہ کرو ایسے رسوم جہول
جسکے اٹھانے کو ہین آئے رسول

مروی ہے از آمنہ ای باصواب
حمل کے آغاز مین دیکھی ہون خواب

ایک درخشان ہوا میرے لیے نور
آئے نظر بصریٰ کے مجھکو قصور

دو مہینے کا ہوا حمل جب
والد ماجد شہ عالم کے تب

کہتے ہین مکے سے مدینہ گئے
آؤ وہان خویشون مین کئی دن رہے

اشرف کو پھرے وہانسے جب
راہ مین بیمار ہوئے آہ تب

عبد مطلب یہ سنے جب خبر
بھیجے وہان اپنے پسر کو دگر

آہ گئے تک وہ شتابی کے ساتھ
پدر پیمبر نے کیا تھا وفات

عمر تھی عبد اللہ کی تب تیس سال
اور کہا بعضون نے تھی پچیس سال

حضرت عباس کا جو ہے خلف
اس سے ہی منقول ہے اے باشرف

بولے ملک دیکھ تب ای کریم
تیرا نبی آہ ہوا ہے یتیم

انکو کہا حضرت رب الجلیل
مین ہون سدا اسکا نصیر و کفیل

بھیجیو تم اسپہ سدا صبح و شام
تحفہ برکات صلوٰۃ و سلام

واقعہ فیل

حمل سے اس شاہ کے ای باصفا
آٹھوین جب ماہ کا تھا ابتدا

واقعہ فیل تبھی رو دیا
قصہ یہی ہے اسکا سن اے باوفا

ابرہہ ملعون شقی بے حیا
کہ وہ جو محکوم نجاشی کا تھا

والی ہوا ملک یمن کا وہ جب
بلدہ صنعا مین رہا آکے تب

حج کیے وہ ایام مین دیکھا ای یار
خلق چلے کعبہ کو ہین بے شمار

نذر و ہدایا بھی لیجاتے وہان
پوچھا کہ جاتے ہین یہ عالم کہان

بولے کہ کعبہ کی زیارت لئے
جاتے ہین ادراک سعادت لئے

سنتے ہی اسبات کو وہ بے شعور
لایا بہت نخوت و کبر و غرور

حکم کیا شہر مین اپنے تبھی
ویسا ہی یک خانہ بناوین ابھی

حکم سے پس اسکے ز سنگ رخام
ایک کلیسہ ہے بنا اس مقام

اور در و دیوار کو [illegible]
سونے جواہر سے مرصع کیا

اور بتان اسمین بٹھایا ہے وہ
انکو جواہر بھی پنہایا ہے وہ

چند مکانات مزین سرا
گرد کلیسے کے ہے بنوا دیا

اسپہ بھی چھڑکا کے وہ عطر و گلاب
حکم کیا سب کو وہ خانہ خراب

ملعین بہت اس سے عقیدہ ہین
آکے زاطراف زیارت کرین

بات یہ پس شاق ہوئی قریش
اس سے بہت تلخ ہوا انپہ عیش

مکے مین یک شخص تھا بس ہوشیار
قوم کنانہ سے تھا وہ نامدار

جلد نکل ملک یمن کو گیا
اور وہ ملعون کا نوکر ہوا

خدمت جاروب کشی ای امین
پایا کلیسے کی ہے وہ بیش بین

قابو وہ پایا ہے یقین ایک شب
کرکے وہ پاخانہ کلیسے مین تب

جلد ہوا شب کو وہان سے فرار
صبح کو یہ بات ہوئی آشکار

ابرہہ یہ سنکے چڑھا ہے بہت
وہ لعین شرمندہ ہوا ہے بہت

ایسے مین پھر ایک علاوہ وہ ہوا
ٹھہرنہ عجب اور بھی یک گل کھلا

آگ جو سلگائے تھے وہ رات ایک
اسکے ہوئی شہر پہ گھات ایک

زیور و پوشاک جواہر تمام
جو کہ بنائے تھے بتون کو تمام

جو در و دیوار تھے بازیب و زین
سارے سیاہ ہوگئے یہ ریب مین

قصد کیا مکے کو جاوین شتاب
کعبۂ شرف کو گرادین شتاب

کوہ نما فیل بھی تھے چار ہزار
اور جو ساتھ لوگ کا نہین تھا شمار

کرتا تھا اقدام وہ ہاتھی جدہر
جانتے وے فتح و ظفر ہے ادہر

نمیان وہ فوج ہوئے دیکھ دنگ
پائے نہ زنہار وہ امکان جنگ

ابرہہ ملعون سو ملے ہین وہ جا
عبدمطلب کی وہ عزت کیا

عبدمطلب نے تب اس سو کہا
کعبہ کا مالک ہے بلا شک خدا

چاہے ترانا تو ترا وے گا وہ
چاہے بچانا تو بچاوے گا وہ

کرتا تھا سجدہ وہ ملعون کو
دوسرے فیلون کیطرح پر کبھو

جلد وہ پھر کعبے کے نزدیک آ
کعبے پہ رکھ ہاتھ کئے یہ دعا

آہ یہ آئی ہے جو فوج عظیم
ہمکو نہین طاقت جنگ ای کریم

کرکے دعا زاری سو اور عجز سے
وہان سے نکل ایک جبل پر گئے

کعبے طرف انکو چلاؤ ابھی
اور اسے جلد ڈہلاؤ ابھی

بیٹھ گیا جلد زمین کے اوپر
کعبے طرف ڈال دیا اپنا سر

گرچہ بہت مارے اسے وہ لعین
تب بھی وہ زنہار ہلا ہی نہین

ابرہہ پھر دیکھکے حیران ہوا
کشف ہین اس سبب کے نادان ہوا

عبدمطلب بھی اودھر دل فگار
نصرت غیبی کے تھے امیدوار

عبدمطلب نے کہا اسکو دیکھ
فتح کی اب ہمکو ہے امید نیک

کہتے ہین وے آنکے جوق جوق
اڑنے لگے سارے وے لشکر کے فوق

[illegible]
ازرہ گی نہ … اسمین نمود

کے آئے ایک وہان کاروان
اترا تھا اس شہر کے باہر عیان

بارے یے اس آگ کی چنگاریان
پہنچے کلیسے کی ہی وہ درمیان

سبکو جلا ڈالین وہ یکبیک آگ کی
اور وہ کفار کے دل چاک کی

ابرہہ اسباب کو سنکر شتاب
ہوگیا اجل بھون کے مثل کباب

ساتھ لیا لشکر تہ صد ہزار
انین بہت ہاتھی تھے جنگی سوار

انین تھا ایک فیل جو محمود نام
پیش رو فوج تھا وہ لاکلام

اترا وہ جب کعبے کے نزدیک آ
مکہ و وفرسنگ وہان سے رہا

چھوڑ کے وے مکہ بیابان گئے
وہ مطلب ہی مگر یک رہے

بولا کہ ہم تسے نہ چہتے ہین جنگ
توڑینگے کعبہ کو مگر بیدرنگ

کوئی بشر کا نہین خانہ ہے وہ
صاحب این خانہ یگانہ ہے وہ

فیل سفید اسکا جو محمود تھا
عبدمطلب کو آ سجدہ کیا

ابرہہ بس چڑ گیا یہ دیکھ کے
عبدمطلب وہین رخصت لئے

گھر ہے یہ بے شبہ ترا ای خدا
تو ہی نگہبان ہے اسکا سدا

ہم تو اب اس امر مین لاچار ہین
گھر ہے ترا تو ہی بچا سکتین

ابرہہ یہہ حکم کیا ہے تبھی
جلد وے فیلون کو سنوارو بھی

فیل جو محمود تھا ای با ادب
فوج کے آگے ہین کئے اسکو تب

اسکو سرہاتے تھے بہت فیلبان
ٹک جگہ سے ہلا ایسان نہ

بیٹھ گیا ہاتھی یہ جب یون وہان
بند ہے پیچھے سبھی ہاتیان

بسکہ اودھر فوج کا یہ حال تھا
سارے ان اشرار پہ جنجال تھا

ایسے مین یک نور ہوا جلوہ گر
گھیر لیا کعبے کو سب سر بسر

بس بھی اتنا مین خدائی قدیر
بھیجا ابابیل کی فوجین کثیر

اپنے دو پنجون مین دو کنکر لئے
پونچہ مین کنکر بھی تھا ایک جانے

سارے وے آئے تھے زور یائی شور
تھے عجب انکو دیا ایسا زور

ڈالتے کنکر تھے جب اک پر سوا
بیٹ سے ہاتی کو وہ ہوتا تھا ہلاک

فیل جو محمود تھا لے با صفا
فضل سے مولا کے وہی یک بچا

بیٹھ نہ سکا اسکے پرندہ بھی ایک
بھاگتا تھا اور بھی یہ اسکو دیک

اور وہ ابھی گھوڑے سے اترا تھا
سر پہ پرندہ وہ تھر کتا ہی تھا

ایک پرندہ بھی جو تھا اسکے ساتھ
اسکو تیا یا یہ اٹھا اپنا ہاتھ

[illegible] یہ سب یہ مال
پائی قریش انکا سبھی نقد و مال

الغرض وہ فوج جو غارت ہوئی
ٹلے میں قرو نکلے ہی بدبو بھی

الاشوں وہ نا پاک سبھی بہہ گئے
سامنے عزت سے کر آلی سے لئے

[illegible]
دلمیں بہت رکھتے تھے انسی یہ آس

[illegible]
[illegible] تھے اکا ال [illegible]

[illegible]
شہ کی ولادت کی ہوا ہی قریب

فیل کے سورہ میں خدای جہاں
قصہ یہ قرآن میں کیا ہی بیان

انکو تو یوں خوار کئے ہم قریب
جبکہ منظور ہے ہمارا حبیب

واقعے کے بعد یہ اول فروز
گزری تھی پنجاہ برس [illegible]

سرور عالم کی ولادت ہوئی
سارے خلائق کو بشاشت ہوئی

یونہی اسیوقت میں سب انبیا
پائے ولادت ہیں بحکم خدا

اکثر اوقات شہ نامدار
رکھتے تھے دو شنبہ کیدن روزہ دار

کہتے ہیں اسی روز میں پیدا ہوا
وحی بھی اس روز ہی بھیجا خدا

شہ کی ولادت کا مقدس بیان
قصہ معراج تلک ہی بیان

خاتمہ

جو کہ تھا آغاز مثال ہلال
بدر بنایا ہی اسے ذوالجلال

چار چمن سے ہی یہ پہلا چمن
بس اسے شاداب رکھے ذوالمنن

اسمیں ہوی ہوے جو سہو و خطا
عفو کرے اسکو بہ لطف و عطا

اپنے پیمبر پہ سدا صبح و شام
بھیجے اس احقر سے صلوۃ و سلام

آئی تھی بس قہر کی یہ فوج جب
یل میں وہ نابود ہوئی فوج سب

ابرہہ مردود نے یہ دیکھ کے
طرف حبش کے ہی لگا بھاگنے

پہنچا ہے جب جا کی حبش کو وہ خر
اور نجاشی کو دیا یہ خبر

سنکے نجاشی متحیر ہوا
بولا پرندہ وہ کہاں ہی دکھا

ڈالا پرندہ نے ہی کنکر وہیں
مر گیا سر پھوٹ ہی وہ لعین

تھے جو قریشوں میں بہت مالدار
اسکا سبب یہ ہی ای ہوشیار

عبدالمطلب تبھی کعبے میں آ
مانگے دعا انپر بڑا تب ہوا

[illegible] سے جہاں
[illegible]

کعبے کی عزت بھی ہوی ہی سوا
[illegible]

ہشت سالا [illegible] یقین
[illegible]

[illegible]
[illegible]

اسمیں اشارہ ہی یہ آگے [illegible]
کعبے کی جا [illegible]

اسکے بھی ہوویں عدو نابکار
انکو بھی کر دیو یہ [illegible] خوار زار

پیر کے دن صبح کو [illegible]
تھی [illegible] بار [illegible]

آگئے طالع ہو نیکے بس آفتاب
پائے ولادت [illegible]

پیر کا جو روز ہے پاکیزہ [illegible]
اسکی فضیلت [illegible]

پوچھا صحابہ نے جب اسکا سبب
انکو یہ ارشاد کئے شاد تب

اسمیں لئی جان تو ای باادب
پیر کا روزہ ہی ہیں مستحب

دوسرے نسخے میں اگر چاہے رب
لاونگا تفصیل سے اے باادب

شکر ہی از فضل خدائے انام
یا یا رسالہ ہے یہ اب اختتام

در شب آدینہ یہ بدر منیر
کامل انوار ہوا بے نظیر

اسکو کرے فضل سے اپنے قبول
اور کرے مقبول جناب رسول

نور مہ مہر ہے جب تلک
نور یہ نسخے کا ہے تب تلک

تمت

گلزار نبوت

چمن دوم — بیان ولادت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کر ادا حمد خدا نعت رسول
لکھوں احوال رسول مقبول
پہلے نسخے میں کیا میں ارقام
جسکا گلزار نبوت ہے نام
اور نبوت سے لی تا گیارہ سال
لکھی ہیں کچھ وہ مبارک احوال
مومنو اسکو دل و جاں سے سنو

خلقت نور نبی کا مذکور
اور ارہاص حمل بھی پرنور
اب یہ لکھتا ہوں ولادت کا بیان
آئی وحی وہ رسالت کا بیان
اس رسالے کا با کرام تمام
جا تو گلزار نبوت ہے نام
گل یہ گلزار کے ایماں کے چنو

غنچہ جناب رسالتمآب کا احوال صحیح پڑھنے اور سننے کی آداب اور اسکے فضیلت و ثواب کے بیان میں

محفل ذکر نبی کے آداب
اور کچھ انکی فضیلت و ثواب
ذکر میلاد کی ہے جو محفل
اسمیں ہوتی ہیں فرشتے نازل
صالحین کا ہو یقین ذکر جہاں
رحمتیں حق کی اترتے ہیں ہاں
ہو جہاں ذکر حدیث میلاد
کیوں نہو رحمت حق سے زیاد
جو محدث و محقق تھا بڑا
وقت میں اپنے شہیر و یکتا
کہیں جب مکے میں تہا اے اکمل
در مہ پاک ربیع الاول
ذکر میلاد رسول اللہ کا
تب وہ محفل میں پڑہا جاتا تہا
کہ وہ مجلس سے عجائب انوار
لگے ہونے کو بلند اے ہوشیار
کہ وہ انوار ملائک کے تھے
ویسی مجلس ہیں جو حاضر ہوتے
بس یہ مجلس ہے ملائک مانس
سب رہیں حسن ادب سے جالس

پہلے لکھتا ہوں بطور تجمل
تا کریں پیر و جوان اسپہ عمل
ہے صحیح ایک خبر میں آیا
کہ شہ کون و مکان فرمایا
صالحین کی ہو یہ جب ذکر کی بات
کیا نہو ذکر نبی کے برکات
شیخ دین قطب زماں علامہ
شہ ولی اللہ علیہ الرحمہ
یوں لکھا ہے بہ فیوض الحرمین
اپنا مکشوف وہ بے شبہہ بینا
موضع مولد اشرف سے جہاں
منعقد محفل مولد تھی یہاں
میں بھی اس محفل اقدس میں گیا
حقتعالی نے مجھے بتلایا
دیکھ میں اسمیں تامل جو کیا
حقتعالی نے مرے پر کھولا
اور تھے رحمت حق کے انوار
جو اترتے تھے وہ مجلس میں سدا
یعنی سب لوگ مؤدب بیٹھیں
دل لگا خوب سنیں اور سمجھیں

ہے ادب ہوئے کرین آپس مین بات　اور نہ بیہودہ کرین کچھ حرکات
روشنی بھی کہین ایسی نکرے　کہ وہ اسراف کے حد کو پہنچے
فسق و بدعت سے بھی مجلس ہو دور　شرع و سنت سے ہے فائز پر نور
اور جو پڑھتے ہین صحیح ہو حالات　نہو بے اصل غلط کوئی بات
مولوی باقر آگاہ نے نیک　نسخہ ہشت بہشت اندر یک
لکھے ہین بے اصل غلط نسخون کا　تام بے صاف ہے اسطرح لکھا
کہ بلا اصل و غلط جو ہے کلام　پڑھنا اور سننا بھی اسکا ہے حرام
خاص ذکر رسول والا　متفق اسپہ ہین سارے علما
پس مین لکھتا ہون وہ احوال رسول　معتبر جو ہے کتب مین منقول
اور وہ مشہور کتابون کے نام　جابجا آگے کرون گا ارقام
جسکو اس بابمین کچھ شک آوے　ان کتابون مین بلا شک دیکھے
ذکر میلاد پیمبر یارب　کرون آغاز بیانسے مین اب
پڑھنے اور سننے بھی والون کو تمام　اور مجھے بخشدے اے رب انام
بھی ہے امید رحمت کا نزول　ہووے از برکت این ذکر رسول

پہلا گل آن حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی ولادت با سعادت کے بیان مین

آمنہ سے ہے روایت سن اب　کہ پیمبر کے ولادت کی شب
مین جو تھی اپنے مکانمین تنہا　سنی ناگاہ یک آواز بڑا
بس وہ آواز مہیب ایسا تھا　کہ مرے دل کو بہت خوف ہوا
دیکھی تب ایک پرندہ اجلا　آکے پر اپنا مرے دل پہ ملا
اسکے ملنے سو وہ سب خوف گیا　ایک پیالہ وہان شربت تھا دہرا
تھا وہ اجلا مین کی نوش اسکو وہین　پائی تب اس سے قرار و تسکین
اور مین دیکھی تب اک نور بلند　اور عورات بھی بیٹھے تھے چند
قد بلند انکے تھے با حسن و جمال　دیکھ حیران ہوئی مین [illegible]
ہوے کبھی خوف نہ جسسے کچھ　مریم و آسیہ ہین ہم ہر دو
اور حوران ہین یہ جنت کے تمام　[illegible]
پس لگی سننے کو مین آوازین　ایک سے ایک بڑی تھی انمین
تھان اک دیبا کا دیکھی اجلا　درمیان [illegible] کے لٹکا
اور ہوا مین تھے بہت سے مردان　آسمان اور زمین کے درمیان
چھاگلین روپے کے تھے انکے ہات　اور [illegible] دیکھی اس [illegible]
غیب سے آئے پرندے بسیار　تھے زمرد سے سب انکے منقار
اور یاقوت سے تھے انکے پر　سینے [illegible] ملائک تھے یکسر
کہ جناح انکے یقین سے لیجئے پر　دیکھ قرآن سے ہین ثابت اشہر
پس پرندونکو جو دیکھی بی بی　تھے بلاشبہ فرشتے تھے سبھی
اور کبھی مشرق و مغرب کو تمام　مجھکو دکھلایا خداوند انام
اور جھنڈے مجھے تین آئے نظر　ایک مشرق مین تھا مغرب مین دگر
بام کعبہ کے اپر تھا تیسرا　شان و عظمت سے تھا ہر ایک کھڑا
پس ہوا سید عالم پیدا　اشرف عالم و آدم پیدا
انبیا کا ہوا سرور پیدا　اصفیا کا ہوا افسر پیدا
باعث خلقت اکوان پیدا　ابر احسان یم فیضان پیدا
حق کا مطلوب معلا پیدا　خلق کا مقصد اقصی پیدا
فاتح باب صفوت پیدا　خاتم ملک رسالت پیدا
مطلع مہر ہدایت پیدا　منبع چشمہ رحمت پیدا
سب رسولون کا مبشر پیدا　دور آخر کا پیمبر پیدا
ہوا پیدا گل گلزار خلیل　در یکتائے یم اسماعیل
فاتح باب شفاعت پیدا　قاسم کوثر و جنت پیدا

حق کا محبوب مکمل پیدا — حضرت احمد مرسل پیدا
ہر دو انگشت شہادت اشرف — وہ اُٹھایا تھا یقین چرخ طرف
ایسا چمکا ہے مرے سے یک نور — شام کی جسمین نظر آئے قصور
نیم شب جبکہ ہے گذری کعبہ — حقتعالیٰ کو کیا ہے سجدہ
شکر ہے پاک کیا مجکو رب — بُت پرستی کی نجاست سے اب
اور بتان جتنے تھے کعبے مین کھڑے — اوندھے وہ سارے زمین پر مین گرے
کہ ہوئے شاہ زمان پیدا جب — آمنہ کے مین مکان آئی تب
شمع کا نور نہ آتا تھا نظر — نور سے انکے ہی تھا روشن گھر
کہ یہ محنت نہ اُٹھا تو اسدم — غسل دیکر اُسے لائے ہین ہم
اور کی پشت مبارک پہ نظر — نقش تھا مہر نبوت انور
اور عثمان بن العاص کی ماں — نقل اسطرح سے کی ہے ایجان
دیکھی مین نور ہوا ایک تابان — ہو گیا جس سے ہے روشن وہ مکان
تب یہان تک ہی گمان مجکو ہوا — کہ ستارے گرجائینگے اب مجھپر آ
والدہ اسکی صحابیہ تھی — نام تھا اس کا شفا وہ بولی
اور مین آواز سنی ایک بڑا — کہ کوئی یرحمک اللہ کہا
دیکھ اس حال کو مین گھبرائی — نور پھر سے ہے طرف یک دیکھی
کہا مین لیگیا مغرب کے طرف — ان مکانات مین جو ہین اشرف
لیگیا تھا اُسے اب بول کہان — کہا مشرق کیطرف اے ذیشان
اسکو بتلایا ابراہیم کو مین — خوش ہوا دیکھ کے وہ اسکین
اور اسطرح سے کہتی ہے شفا — کہ مرے دلمین تھی یہ بات سدا
حضرت آمنہ اسطرح کہی — جب ولادت شہ عالم کی ہوئی
انگلی کلمہ کی اُٹھایا تھا وہ — انگلیان دوسرے کینچا تھا وہ
اور کعبے کی طرف لے آگہ — حقتعالیٰ کو کیا ہے سجدہ

کہیں بی بی وہ ہوا جب پیدا — حق تعالیٰ کو تبھی سجدہ کیا
اور کہا لا الٰہ الا اللہ — بھی کہا انی رسول اللہ وہ شہ
نقل ہے عبد مطلب سے یہ بات — تھا مین کعبے مین تولد کی رات
بول تکبیر وہ اس طرح کہا — کہ محمد کا ہے معبود بڑا
ایک آواز ہوا غیب سے تب — کہ محمد کو جنی آمنہ اب
اور صفیہ جو پھپی تھی شہ کی — اسطرح سے ہے روایت لائی
دیکھی مین نور شہ عالم کا — نور پر شمع کے بس غالب تھا
چاہی نہلاؤں اُسے یا اکرام — کوئی کہا غیب سے (میرا نام
اور وہ تھے ناف بریدہ از غیب — اور پیدا ہوئے مختون بے ریب
کلمہ طیبہ تھا اس مین لکھا — پانچ آثار مین دیکھی اسجا
جب ہوئے پیدا رسول فاخر — آمنہ کے تھی مین گھر مین حاضر
اور دیکھی ہوں نظر سے مین نہیک — کہ ہوئے تارے زمین کے نزدیک
عبدرحمان بن العوف جو تھا — اپنی مادر سے روایت یہ کیا
کہ ہوئے سرور دین پیدا جب — اپنے ہاتھون پہ مین لی آنکو تب
شرق سے غرب تلک تھا پُرنور — شام کے آہین نظر آئے قصور
پوچھا اس نور کو ین کوئی تب — لیگیا تھا تو کہان اسکو اب
بعد یک نور ہوا پھر پیدا — بائین جانب کوئی اس سے پوچھا
سب مکانات معظم اوپر — لیکے گزرا ہوں لے مین خوشتر
اور کیا نے وہ سینے سو لگا — خیر و برکات و طہارت کی دعا
جبکہ مبعوث ہوئے شاہ جہان — مین تبھی صدق سے لائی ایمان
دست پاک اپنا زمین پر رکھا — اور سرا اپنا کیا سوئے سما
چوستا تھا لے انگوٹھا بدہان — دودہ آتا تھا انگوٹھے سو جان
او ہوا پیدا وہ جب جان جہان — نور میرے سے ہوا ایک تابان

ایسین دیکھی مین عمارات تمام — اور بصرے کے مکانات تمام
فتح سے جسکے ہے وہ بصرا — کہ ہوی وقت عمرؓ اسکی بنا
اور اک غیب سے تب آئی ندا — کہ اسے شرق و مغرب مین لجا
اور پہنا ملت حنفی کا لباس — اسکو لجاؤ براہیمؑ کے پاس
بحرون مین بھی اس شاہ کا نام — بسکہ مشہور ہو ماحی اے ہمام
اور یک لحظہ گیا جب کہ گذر — لائی پھر مینے نظر کی اس پر
کیلیان ہاتھ مین تہو اسکے تین — کوئی یون کہنے لگا ہر اس حین
تحزن باد کی تیسری کیلی — کیلیان تینون لیا ہے یہ نبی
اس سے مردونکی سنی مین باتین — طیر اور گھوڑونکی بھی آوازین
اسکو اطراف زمین لے جاؤ — اور سب روحونپہ ظاہر کیجو
اولا ابر وہ اجلا آکے — شہ کو غائب جو کیا تہا مجھ سے
بعد اس شاہ کو پھر لائے ہین — پاس میرے اسے دکھلائے ہین
قطرۂ آب زلال بہتر — تہے ٹپکتے مین نظر کی اوسپر
حکم سی جھکے یقین ساری جہان — آوے اس شاہ کے زیر فرمان
ایک چھاگل تھا لیا روپے کی — بوئے مشک اس سے بہت آتی تھی
گوشے چار اسکو تھے ہر گوشہ پر — تھا لگا در سفید اک خوشتر
طشت مین ہاتھ رکھا شاہ ہدا — غیب سے مینے سنی تب یہ ندا
تیسرا آیا تھا جو مرد خبیر — ہاتھ مین اسکے لپیٹا تھا حریر
طشت لایا تھا نفر جو دوسرا — شہ کو اس طشت مین وہ بٹھلایا
سات بار اسکے تئین غسل دئے — اور دئے بوسے سر و پا پہ اسے
اور سبو لایا تھا پھر اسکو اٹھا — ایک گھڑی اپنے پرون مین رکھا
بعد اس شاہ کو پھر وہ فاخر — لایا ہے اپنے پرون سے باہر
بوسہ دے اسکی پیشانی پہ تبھی — کہا ہو تجھکو بشارات ای نبی

ضم سی ہوبے کہ یہ بصرا ای حبیب — شہر شام سے ہی جان قریب
بعد اک ابر سفید آکے وہین — لیگیا اس شہ عالم کے تئین
ہر نبی کی جو ولادت کی ہے جا — اسپہ اسب پہنچاؤ باشان علا
کرو دریاؤن پہ اسکو ظاہر — بحریان تاکہ ہو اس سے ماہر
یعنے ہے شرک مٹانے والا — سارے عالم سے ہے تائید خدا
صوف پہنائے تھے اسکو اجلا — اور پہنائے تھے حریر ایک ہرا
ایک کیلی یہ نبوت کی ہے — دوسری کیلی یہ نصرت کی ہے
ابر یک ایسے مین آیا دیگر — ابر اول سے بڑا تہا اور
لیگیا شاہ کو یہ ابر بھی آ — اور اس طرح کوئی کہتا تھا
بحر اخلاق رسل مین بھی سب — غوطے دے کر اسے لے آؤ اب
اور پھر لانے کو عرصہ جو لگا — دوسرا عرصہ یہ اس سے تہا بڑا
ایک پیچیدہ حریری پارہ — دست اطہر مین وہ سربر کی تھا
پھر وے بولے یہ شہ موجودات — لایا ہے ساری جہان اپنے ہات
بعد ازان آئے ہین سہ شخص جمیل — مہر سے نور فشان تھے بے قیل
ہاتھ مین اپنے لیا تھا دوسرا — خوشنما طشت زمرد کا ہرا
بولے دنیا کی یہ جاتین ہین چار — لیجے چاہے جو لے پاک شعار
کہ مقرر یہ ہے کعبے کو لیا — ہم کئے قبلہ اسیکا اس کا
ایک خاتم جو تھی انہین پر نور — وہ نکالا از حریر مذکور
اور وہ روپے کی چھاگل ہو شتاب — ڈالنے اسپہ لگے ہین تب آب
غسل کے بعد بغیر تاخیر — اس شہ دین کو لپیٹے یہ حریر
یون کہا حضرت عباسؓ ایجان — تھا نگہدار وہ جنت رضوان
اور کیا کان مین اسکے باتین — تجھکو بخشے ہین وہ سب علوم نبیین
کہ یقین علم رسولون کا تمام — ہین عطا تجھکو کئے باکرام

اب ترے علم و شجاعت کے علم
کئے عزت سے نصب اے اکرم

ذکر تیرا جو سنے گا ای رسول
دلمین تب اسکے ہو ہیبت کا نزول

بی بی کہتی ہے کہ کوئی دوسرا جب
شاہ کے لب پہ رکھا اپنا لب

کہ کوئی شئے وہ اُسے دیتا تھا
شاہ رغبت سے اُسے لیتا تھا

وہ کہا تجھکو بشارت ہو اب
نیک اخلاق دئے تجھکو سب

پھر اٹھا لے اُسے غائب وہ ہوا
درد و غم اسکا بہت مجکو ہوا

تھی ابھی درد و الم مین بھر اس
لائے ایسے مین اسی پھر مجھ پاس

لیگیا تھا جو اسے تب وہ کہا
سب زمین پر اُسے ظاہر مین کیا

اور دعا اسکو وہ برکت کی کر
بولا ہو تجھکو بشارت اے پسر

آمنہ کہتی ہے پھر شہ کو وہین
دے میر گود مین بولا وہ امین

جو کوئی پکڑے گا تیرا دامان
اور بجالاوے گا تیرا فرمان

ایسے مین عبد مطلب یہ خبر
سنکے خوش ہو کے مرے آئے گھر

کہ مین کعبے مین ہی تھا کل کی شب
دیکھا ناگاہ یہ حالات عجب

حالت اصلی پہ پھر باز آیا
بول تکبیر وہ یون کہنے لگا

اور ہبل جو ہے صنم ایک بڑا
دیکھا مین جلد زمین پر ہے گرا

ابر رحمت کو بھی باعزّ و قبول
لطف رحمت سے کیا اسپہ نزول

خلق کو خلق ہدے سے وہ نبی آ
گنج نعمت سے نکالیگا سبہی

اور سب خلق طرف با تمکین
یہ نبی ہوویگا مبعوث یقین

تم گواہ ہو اے فرشتو میرے
ہم کلید اسکو خزانون کی دئے

جو ہے دروازہ بنی شیبہ کا
اس سے بطحے کے طرف مین آیا

اضطراب او تھا مجھ کو بڑا
دیکھ مین اسکو ترے گھر آیا

اور مکے کے پہاڑان بہی سب
نور سے اسکے درخشان تھے تب

ترے گھر آنے نے مجھے منع کیا
کچھ نہین تاب توان مجھ مین ہا

کنجیاں بھی تجھے نصرت کو دئے
اور والون تری ہیبت ڈالے

گرچہ وہ تجھکو نہ دیکھا ہو کبھی
خوف تیرا کرے غیبت مین بھی

جیونکہ بچے کو کبوتر اپنے
مہر الفت سے کھلاوے دانے

کرتا انگلی سے اشارہ بھی تب
لینے کرتا تھا زیادہ وہ طلب

روغن اسکے سر چہرے پہ ملا
اور اُسے عطر لگا شانہ کیا

مین کبھی آہ اکیلی ہون یہان
اب گئے آہ مرے لوگ کہان

چاندسی اسکے تھی چہرے مین چمک
مشک کی اس سے تب آتی تھی مہک

لیگیا تھا اُسے نزد آدم
اپنے سینے سے لگایا وہ بہم

میری اولاد کا سرور ہے تو
انبیا کا سبھی افسر ہے تو

مژدہ ہو تجھکو اے مقبول خدا
عروۃ وثقی کو اب تو پکڑا

وہ ترے ساتہ ہی ہوگا محشور
اور جاوے گا بجنت مسرور

واقعہ ایک جو وہ دیکھے تھے
یون بیان اسکا کئے میرے سے

ہے مقام اک جو خلیل اللہ کا
کعبۃ اللہ وہان سجدہ کیا

کہ کیا پاک محمد کا رب
رجس و ثن سے صنم کو مجھے اب

غیب سے ایک ندا مین نے سنی
آمنہ ایک پسر کو ہے جنی

طشت بھی قدس کا جب یک لا کے
اسکو اس طشت مین مین غسل دئے

اور ہدایت مین اونھیں لاویگا
راہ مولا او نہین بتلاوے گا

وہ زمین پر ہو سراج ایک منیر
ناصح و داعی بشیر اور نذیر

مین یہ سنکر ہوا حیران بسیار
کہ ہو تئین خواب مین یا ہون بیدار

ناگہاں کوہ صفا کو دیکھا
کہ جھکا مین ہے اُترتا چڑھتا

ایک پرندہ بھی سفید آیا نظر
کہ ترے گھر پہ بچھا یا تہا پر

اور معلق مجھے آیا ہے نظر
ایک سپید ابر ترے گھر اوپر

پھر مین بیٹھا ہوا تھا مین کیساعت
بیٹھا آیا ہون یہان کر جرأت

کی ہے پھر عبدالمطلب نے نظر
ول اے پدر مجھے عمل جو تھا
سن کے بولا کہ تولد کا اثر
ظہر اجلا جو تمہین آیا نظر
تب کہا عبدالمطلب نے اسے
کہا سیف ذی یزن ملک رہ ہوشیار
کہا کیا آہ تجھے قتل کرون
ہے فلان حجرے مین وہ نور بصر
زجر کر عبدالمطلب کو کہا
پانے امکان نہ یہ کوئی بشر
آیا باہر وہین کچھ دیر نہ کر
تین دن تک نہ زبان اسکی کھلی
دوسرے ملکون مین نزدیک اور دور
زلزلہ قصر مین کسریٰ کے پڑا
چشمہ ساوہ تھا وہین سوکھ گیا
اور راہا ص عجائب اکثر
اور بعثت سے نبی کے اشتہر
دن بدن ایسے عجائب حالات
ہوے پیدا جو نبی اے فیروز
واقعہ فیل سے فرحت اندوز
وقت اسکندر رومی سے بس
وقت موسیٰ سے مقرر دو ہزار
وقت سے نوح نبی کے یکصد

آمنہ بی بی کی پیشانی پر
ایک فرزند ہوا ہے پیدا
کچھ نہین تیرے لیے آتا ہے نظر
ہے جھگڑتا ہی مجھ سے آکر
کہ وہ فرزند کو بتلا تو مجھے
نہ دکھا اسکو کسیکو زنہار
یا ہلاک آکے ہی اب کرلون
پس اگر جائین تو جا کیجے نظر
ای فلاں جلد یہان سے پھر جا
کہ کرے اس شہ عالم پہ نظر
تا قریشیوں کو سناوے یہ خبر
سات دن تک کہے بعضے ای زکی
ایسے ہی پائے عجائب ہین ظہور
گر پڑے اس سے کنگورے چودہ
کافرونکی وہ پرستش کی تھی جا
ایسے ہی خلق کو آئے ہین نظر
سو عجائب سبھی دیتے ہین خبر
نظر آتے تھے تو اتر کے سات
صبح صادق تھی ہی تھا پیر کا روز
جانے گزرے تھے تب پچپن روز
گزرے تھے ششصد و بیس برس
تین سو سال تھے گذرے یہ شمار
گزرے تھے چار ہزار و نود

نہین وہ نور نبی تھا زیشان
ہین بہت اس سے عجائب دیکھی
کیونہین باور کرون یہ تیری بات
تیر اب اسکو ہلانے ہین ای میر
کہی یک شخص اسے غیب سے آ
جب سنا عبدالمطلب یہ بات
دیکھی جب آمنہ یہ جوش غضب
در پہ حجرے کے وہ جا کر دیکھا
جتبلک تھکے ملایک ای ہمام
ہو گیا عبدالمطلب لرزان
ہوگئی بند وہین اسکی زبان
آئے ایسے ہی عجائب ہین کثیر
تھے بتاں جتنے کہ بر روئے زمین
آگ گبرونکی بجھی ہے ہی تبھی
سب سلاطین کی زبان بند ہوئی
وال وے کفر کی تحقیر یہ ہین
بلکہ از حمل و ولادت خوشحال
سب بعثت سے خبر دیتے تھے
بارھوین تھی ربیع الاول
اور زمانے سے سمجھ عیسیٰ کے
وقت داؤد نبی سے ای یار
اور از وقت براہیم خلیل
وقت آدم سے سمجھ اے خوشحال

پوچھا اے آمنہ وہ نور کہان
پھر بیان اسکا ہی تفصیل سے کی
کہی واللہ یہ ہے سچی بات
چھپا ہے آپ ہی بلوائے شیر
غسل ہے طشت زمرد مین دیا
تیغ کر کھینچا ہے غصے کے ساتھ
ہوکے ناچار کہی مین یون تب
تیغ لے ہاتھ مین ہی کوئی کھڑا
ویسے اسکے نہ فارغ ہون تمام
ہاتھ سے اسکے گری تیغ وہان
بات کرنیکا نہیں تھا امکان
ہوئے کئی مین جو ظاہر اے خبیر
گرگئے اوندھے زمین پر مین تمیز
نہ بجھی الف برس سے تھی کبھی
تین دن تک رہے گنگ سبھی
اور اسلام کی توقیر یہ ہین
تا چہل سال بلا قیل و مقال
ذکر کچھ آوے گا انکا آگے
دوسری بعض کہے اے اکمل
ششصد و بیس برس گزرے تھے
گزرے تھے ششصد و ایک ہزار
سات سو تین ہزار ہین بقیل
چھ ہزار ہفتصد و پنجاہ سال

اور اترنیسے صفی جنت سے | چھے ہزار ایکصد تر سٹھ تھے
ہے روایت کئی اخبار سے وو | شہر مکے مین جو تھے بت موجود
یہ پیمبر کے تولد کی ہے رات | یونہی لیس پائی ہین ہم از تورات
نقل ہی عبد مطلب ایجان | بعد سہ روز کے آیا جولان
آمنہ اسکو دکھائی ہے لجا | دیکھ از بس کہ وہ خوشحال ہوا
بعد ازان اپنے سُلا ہاتھون پر | کعبۃ اللہ مین لے آیا خوشتر
آمنہ پاس ہے پھر لے آیا | اور اسطرح اُسے فرمایا
اس پسر کو ہی یقین رب کریم | دیویگا ہمکو سبھی شان عظیم
تحریک اونٹ کو کر بافرحت | وہ تکلف سے کیا ہی دعوت
بولے آیا مین ترے ای مخدوم | کوئی محمد سے نہین تھا موسوم
مین نے چاہا کہ رہے یہ مولود | بالیقین ارض و فلک مین محمود

ابن عباس سے کر نقل صحیح | یونہی لایا ہی معارج مین صریح
شاہ عالم کی تولد کی شب | خبر اسطرح سُنے ہین وہ سب
عصر آخر کا پیمبر ہے وہی | انبیا کا سبھی سرور ہے وہی
اور درخواست کیا خاتون سے | کہ وہ سالار جہان کو دیکھے
گود مین اپنے لیا جلد اُٹھا | اور مسرت سے بہت پیار کیا
حمد اور شکر ثنائی حق مین | فرح وبہجت سے بڑھا ہی بیتین
کہ بہت اسکی حفاظت کیجئے | اور بہت اس سے بشاشت کیجو
کل اشراف صنادید عرب | تہنیت اسکی بجالائے سب
پوچھے کیا نام رکھا ہے اے ہمام | اور کہا اس کا محمد ہے نام
کیا سبب اسکا رکھا تو یہ نام | یون جواب انکو دیا تب وہ ہمام
آمنہ سے بھی کہا ہاتف غیب | کہ وہی نام رکھو وہ بے ریب

شاخ دوم آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رضاعت باکرامت کے بیان مین

شاہ عالم کو پلائی ہے دودھ | آمنہ سات ہی دن ای مسعود
چار ۴ روز سے بعد ای بھائی | تھی پیمبر کی حلیمہ دائی
یون کہی آمنہ خاتون سے گھر | ہوا فرزند تولد خوش تر
حکم آزادی کا جب اسکو دیا | انگلیوں سے ہی اشارہ وہ کیا
اسکو مین خواب مین دیکھا کہ شب | پوچھا کیا حال ہے تیرا کہہ اب
ہان مگر پیر کی شب جب آوی | ہووے تخفیف عذابون مین مجھے
دی ثویبہ نے مجھے آکے خبر | اسکو آزاد کیا مین خوشتر
اس مسرت کی عوض مجکو غفور | پیر کی شب کو کرے ہی مسرور
 | مجکو کرتا ہے وہ پانی سیراب

ساتھ دن بعد ثویبہ دلشاد | بولہب کی وہ کنیز آزاد
ہوئے جس شبکو پیمبر پیدا | بولہب پاس ثویبہ نے جا
بولہب اس سے بہت ہو دلشاد | کردیا اسکو اسی دم آزاد
یون روایت ہی ز عباس ایجان | بولہب جبکہ ہوا بے ایمان
وہ کہا آتش دوزخ مین سدا | مجھکو رکھا ہی عذابون مین خدا
اس سبب سے کہ پیمبر حق کا | پیر کی شب کو ہوا جب پیدا
اور آزاد کیا جب مین نے | کیا انگلیونسے اشارہ اپنے
یعنے وہ انگلیونسے ای گیانی | مجھکو ہوتا ہے میسر پانی
دو ہوتا ہی مرلیے تب و تاب |

ربیع الاول مین حضرت کی ولادت پر خوشی کرنے انواع طاعات وخیرات سے شکر الٰہی بجالانے
اور حضرت کا احوال صحیح پڑھنے کے جواز واستحباب کی دلیلین جو محدثین کبار وآئمہ نامدار صحیح

حدیثون سے قیاس کرکے ثابت کئے ہین

صاحب حصن حصین شمس الدین
آئی ہے جسکی ہدی در قرآن
جو موحد ہے مسلمان ویندار
کیا جزا اسکی نہ ہووے گا کریم
اور ایسا ہی بہت اہل کمال
خاص در ماہ ربیع الاول
صاحب شرح بخاری اے میر
کہ مدینہ کیطرف جب آئے شریف
سبب اس روزے کا انُنے پوچھے
اور موسیٰ کو کیا پار بہم
پس ہین آپنے روزہ رکھا
نہین ہر سال مین آتا ہے ہوا میر
اس سی معلوم ہوا یہ اے فہیم
جبکہ اس روز کا آویگا نظیر
پس اسی دن کرے کام ادا
اور پروا نہین یہہ بھی سمجھو
خیر و برکات جو آئین ہونگے
جیسے سجدہ ہے نماز اور صیام
اور ابن الحاج امام والا
شاہ عالم نے جواب اسکو دیا
جون فضیلت کی دگر ما ہو نہین
اور ہے مسلم مین کہ از شاہ عرب

کہ ہے جزری ہے جو مشہور ترین
یعنے در سورۂ تبت الجان
امتی سرور عالم کا اے یار
پس جزا اسکی ہے جنات نعیم
اس خبر سے ہین کئے استدلال
بالتعین ہے روا اے اکمل
عسقلانی جو محدث ہے شہیر
لائے ہین سرور عالم تشریف
تب یہود آئے سے یون عرض کئے
پس رکھے شکر کا روزہ یہ ہم
اور امت کو بھی سب حکم کیا
بلکہ اس روز کا آتا ہے نظیر
کہ کسی روز خداوند کریم
تو وہی شکر کرے عوض اے میر
جس سے ہوتا ہے ادا شکر خدا
کہ کسی روز مہینے مین ہو
چاہئے حسن عمل سے پائے
اور صدقات بھی اطعام طعام
دیکھیے نسخۂ مدخل مین لکھا
کہ مین اسروز ہوا ہون پیدا
کثرت طاعت و خیرات کرین
پیر کے روز کا پوچھے ہین سبب

عرف تعریف مین لکھا اے یار
شاہ عالم کی ولادت کی خوشی
جب کرے اسکی ولادت کا سرور
ناصر الدین دمشقی بھی لکھا
اور حضرت کی ولادت کی خوشی
کر احادیث صحیحہ سے قیاس
اس تعین کے روا ہونے پر
تب یہود نکو شنیے مین جو تھی
آج فرعون شقی کو مولا
نے ڈبویا ہے ساتھ کلیم اللہ کے
عسقلانی بیان کرتا ہے یہ بات
جبکہ در روز نظیر اے دلبر
کسی بندے کیتئین یک نعمت
ہوا جسیروز ظہور حضرت
تاکہ وہ قصۂ موسیٰ کے ساتھ
بلکہ وسعت ہے بس ہین یکروز
سمجھہ یہہ بات بھی اب شکر خدا
اور پڑھنا بھی درود و قرآن
کہ کوئی شخص رسالا رہے یہ مدا
پس شرف روز ولادت کا وہان
اس مہینے مین بھی پس صبح و مسا
شہ کہے مین ہوا اسدن پیدا

بولہب ایسا تھا کافر بدکار
ویسے کافر کو بھی جب فائدہ دی
عمل بہی ہے حجے بحسب مقدور
دعوت صابی مین اپنے ایسا
گرچہ لازم ہے سمجھہ ہر وم بھی
کئے ثابت علما رہے وسعا کر
یہ صحیحین کی لایا ہے خبر
دیکھیے عاشور کا روزہ رکھتے
قہر سے نیل مین ہے غرق کیا
ہم زیادہ تر احق ہین تمسے
کہ ہے موسیٰ کا جو وہ روز نجات
شکریہ روزہ رکھے ہین سرور
دیوے یا دفع کرے یک آفت
کونسی اس سے بڑی ہو نعمت
ہو بلا شبہہ برابر یہ بات
کہ ہے مولد کی خوشی اے فیروز
ہوئے انواع عبادت سے ادا
اور احادیث و سیر کا تبیان
پیر کے دن کی فضیلت پوچھا
شاہ ماہ ولادت بھی ہے جان
ویسے ہی نیک عمل لائے بجا
وحی حق مجھہ پہ اسیدن بھیجا

اور حدیث آئی شہ با اجلال
دیکھئے پیر کے دن شاہِ عباد
نہین ہر ہفتے مین آتا ہی خبیر
کئے ثابت بھی لکھو ہین فتویٰ
حسنِ مقصد مین تجھ دیکھ اپنے لکھا
اور عقیقہ تو نبیؐ کا فیروز
اور عقیقہ تو سمجھہ دوسرے بار
کہ کیا آپ کو پیدا حق نے
بس ہوا ہمکو بھی مندوب آخر
لکھا مندوب ہو وہ عالیشان
فرحِ میلاد کی بزمِ عالی
اور وہ خاتمۃ المجتہدین
اور استادِ امامؒ نووی
مالکیہ سو سمجھو بوالاخطاب
اجتہادِ جزئی کا رتبہ
اور احناف سے شیخ عبد الحق
کہ محدث جو محقق تھے بڑے
ابتلک مصر سو انکے اشہر
عسقلانی کا قیاس مذکور
پس قیاس انکا یقین مان لئے
اور سیوطی کا بھی وہ استدلال
اور کوئی مجتہد ای با انصاف
نہین حالانکہ ہوا ایسا بھی

حکم اصلاح کئے ہین یہ بلالؓ
رکھتے تھے روزہ بشکرِ میلاد
بلکہ اس روز کا آتا ہے نظیر
اسکی تجویز بھی اے اہلِ وفا
بیہقی سے یہ خبر نقل کیا
بس ولادت سے یقین سا تو ین روز
نہین کونکی ہے حاجت ای یار
رحمت و خلق و کرم سے اپنے
شکرِ مولد کرین شہ کا ظاہر
سو وہ مندوب قیاسی ہے جان
منکرِ شرعی سے جب ہو خالی
شیخ ابنِ حجر علامۂ دین
کہ ابو شامہ ہی کنیت جسکی
دوسرے اور کئے فضل نصاب
سب رکھتے تھے سمجھ اے آگہ
کہ محدث جو بڑا تھا الحق
آو یگا انکا بیان کچھ آگے
علما سے کوئی ان کا ہمسر
اور بن الحاج کا اے اہلِ شعور
اپنے نسخون مین اسے نقل کئے
او قیاس اسکا بھی اربابِ کمال
نہ کیا ہی ان ائمہ کا خلاف
لایجوز ہووے وہ کیونکر ای زکی

روزہ مت چھوڑ تو دو شنبے کا
او صحابہ کو بھی یہ حکم کئے
کر قیاس اس ہی خبر سے علماء
نوین صدی کا مجدد و امام
کہ نبیؐ بعد نبوت کے ادا
اسکا جد عبد مطلب سنئے
دوسرے بار جو پھر شہ نے کیا
ہو اک وہ ختمِ رسل اے مسعود
نیک اعمال سے ای نیک انجام
اور ہی شیخ سیوطی والا
بدعتِ حسنہ مندوب ہے وہ
نعمۂ کبریٰ مین ایسا ہی لکھا
اور ابو ذرعہ امامِ اشہر
حنبلیہ سے بھی شیخ ابن رجب
مجتہد انسے کوئی فی المذہب
شہ ولی اللہ بھی شہ عبد رحیم
اور آئمہ دو حدیثوں سے قیاس
نہ نظر آیا جو بولے ایسا
قسطلانی و سیوطی اے زکی
او سخری کا بھی بیشک وہ کلام
کئے تسلیم نہ انکار کئے
گر مخالف کوئی ہوتا ایسا
ہان وہ محفل مین کچھ زشت نہاد

کیونکہ اسدن ہے تولد میرا
اصل میلاد کا دن تو گا ہے
وہ تعین بھی ہے مولد کا
شیخ و علامۂ سیوطی اے ہمام
کئے بے شبہ عقیقہ اپنا
تھہر تھے مین کیا تھا پہلے
تھا وہ اظہار سپاس مولا
ذاتِ پاک اپنی پہ پڑھتے تھے درود
اب ہوا قول سیوطی کا تمام
دیکھہ مصباح زجاجہ مین لکھا
فعلِ مشروع و مرغوب ہے وہ
قسطلانی بھی مواہب مین کہا
شافعی تھے یہ ائمہ یکسر
تھے محدث و ائمہ یہ سب
فی المسائل تھا کوئی با منصب
او اخلاف بھی انکے ای فہیم
کر گئے ہین جو صحیح ہے سو اس
کہ قیاس انکا خطا ہے کیا
اور شیخ ابنِ حجر مکی بھی
یونہی و ہان لکھ تینون امام
سند اسکی بھی ہین لیتے آگے
مسئلہ تب یہ خلافی ہوتا
فسق و بدعات کچھ ہین ایجاد

علما اُن کی برائی کا بیان
تھا کہا بی سبی دے بدعات کو دیکھو
ہی سیوطی نے لکھا اسکا جواب
فرح میلاد نبیؐ مین داور
قسطلانی نے مواہب اندر
کھانا کھلوائے بھی خیرات کرے
نقل سے حقکے بشارت ہی اور سے
صاحب سیرتِ شامی آگاہ
عالمِ خوابین مین سے اکبار
کہے حضرت جو خوشی ہے کرے
کہ مرا پدر ولی اللہ نے
ماہِ مولدمین رکھا تھا معمول
ماحضر گھر سے منگایا اپنے
اور اسی شبمین وہ درعالم خواب
اپنے دو دستِ مبارک مین رسولؐ
تھا لیے شاہ رفیع الدین کا
اولیاؤن کے تو سچے ہین منام
وہ جو ہی حضرت عائشہؓ کا خواب
تھا سگون کیسے جو صحیح ہینگے خواب
عائشہ جو تھی بیبی حضرتؐ کی
جو تھی نسخے مین اگر چاہے خدا
آگے بحث کیسے ہی جو چھپ ہینگے
اور احادیث بہت آئے صحیح

کرتے آئے ہین بلا شک گمان
اصل مولد کو کیا منع اے نیک
اصل مولد کیا ثابت بصواب
خیر و برکات رکھا ہے اکثر
نعمت کبریٰ مین شیخ ابن حجر
اور احوال ولادت کا پڑھے
جلد بر آوین مقاصد اُسکے
نقل لایا ہے ابو عبد اللہ
پایا ہون ختمِ رسل کا دیدار
ہم بھی خوش ہوتے ہین جا تو اس سے
بعضے تصنیف مین لکھا اپنے
کہ پس از ذکر رسولِ مقبول
تب لگو سین مجھنے آئے جنے
دیکھا ہی انکھ عرش رسل کا جناب
وہ جنو لیکے طبق سے بقبول
ہوا آخر اُنسے حق دیے جزا
خواب انکو سکے حکم الہام
مستند ہو وہ بلا شک بصواب
اعتبار انکو بڑا ہے درباب
خواب کیا بدر کے آگے دیکھی
انکے خوابون کا بیان آویگا
دیکھی حضرتؐ نے منامات ایسے
حقین رؤیائے صحیحہ کے صریح

جون بن الحاج نے سب منع کیا
پر وہ بدعات سے جب لے حال
چاہیے منع نے بدعات کرین
تجربہ جو کہ بزرگون نے کیا
لکہا ہے فرحتِ میلادِ نبیؐ
پایے برکات و بے شبہ و گمان
اور مولد کی خوشی ہین ایجان
اور سنا ہے وہ ابو موسیٰ سے
جو کرے فرحتِ مولد ہر سال
اور مولانا رفیع الدین نے
کہ مرا والد ماجد اے فہیم
کہا نا لوگون کیے تین کھلواتا
نیس مقرر نہ تھیچ تصتار
کہ ہین تشریف کیے وہ شہ دین
زیرہ بالائے کرتے تھے تب
چند خوابو نکا ہوا یہ جو بیان
اور جو ہین شہ دین کے اصحاب
دیکھتے کیسے ایسہ ذیشان
آگے ہجرت کے وہ خواب صدیقؓ
بعض اصحاب حد کے آگے
دیکھے خواب براہیم خلیل
عالمِ خواب مین دیکھے جیسا
عالمِ خواب مین دیکھے درباب

اصل مولد کی فضیلت لکھا
اصل مولد نہین ہوتا باطل
فرح مولد سے نہ انکار دہرین
دیکھیے اپنے کتابون مین لکھا
پاک نیت سو کرے گر کوئی
اسکو اس سالمین حق دیوے امان
مصطفےٰ کی بھی خوشی ہے پہچان
ابو موسیٰ نے کہا یون سنئے
کیا اسابین تب ہینے سوال
ایک فتویٰ مین لکھا ہو اپنے
شیخ علامۂ دین عبد رحیم
ایک سال اسکو میسّر نہوا
کیا تقسیم اسکو ناچار
اور حاضر ہو وہ جنون لی سین
اس سے ظاہر تھا عجب طرب
سرسری انکو تو ہر گز مت جان
معتمد کیسے نہون انکے خواب
مستند اسکو کئے ہین ایجان
ہوا کیسا ہے مبشر تحقیق
کیسے رؤیائے صحیحہ دیکھے
اور یوسفؑ کا بھی رؤیا بتقبیل
ہوتا بیداری مین ظاہر جیسا
کہ جو ہے مومن صالح کا خواب

جہل و شش عمر و نبوت سے یقین — ایک حصہ ہے شبہ اسمیں نہیں — اور حضرت کو جو دیکھیگا بخواب — صبح ہے حضرت کا ہی دیکھا وہ جناب
کیونکہ اس شاہ نے یوں فرمایا — کہ مجھے خواب میں جسنے دیکھا — جانیو مجھکو ہی دیکھا وہ یقیں — اسمیں کچھہ شبہ نہیں شبہ نہیں
کیونکہ شیطاں کو نہیں ہے طاقت — کر مری لیوے مثالی صورت — جب حدیث ایسی صحیح یہہ آئی — پھر کیا شبہ کی جائے بھائی
اور جنوں کو وہ رسولِ والا — جو کئے ہاتھوں سے زیر بالا — یہ نشانی ہے سمجھ فرحت کی — اور علامت ہے قبولیت کی
چونکہ بر جنگ تبوک آئی فی بشار — جب کئے قصد وہ سالارِ جہاں — جو مجاہد تھے ساکین فقیر — مدد ان کی کئے اہلِ تیسیر
خاص عثمان غنی لے فاخر — جلد ترلا کے کیا ہے حاضر — مع سامان شتر ایک ہزار — اور ہفتاد ترنگ رہوار
دس ہزار اور بھی دینار وہ لا — سامنے سرورِ دین کے ڈالا — شاہ خوش ہو کے بہت وہ دینا — اپنے دو دست مبارک سے اٹھایا
منقلب اسکو وہیں کرنے لگے — اور اسطرح دعا حق سے کئے — ای خدا راضی تو رہ عثمان سے — میں بھی راضی ہوں ہیں نیک نہاں
اور در سیرت شامی لے قتا — اور کئی خواب ہیں ویسے ہی لکھا — اس سے معلوم یہ ہوتا ہے نہ بھول — فرح مولد ہے نبیؐ کی مقبول
لیک ہے شرط وہ مجلس میں آے یار — کام بے شرع نہو ویسے زنہار — کئے بے علم جو شعرا ہیں آہ — لکھے اشعار غلط خاطر خواہ
اور بے شرع ہیں اسمیں باتیں — نام اس شعر کا مولد رکھیں — نہ تو ہے مولد سرور کا بیان — نہ تو اخلاقِ مطہر کا بیان
اسکو اسطرح سے پڑھتے ہیں عوام — راگ گاتے ہیں وے گویا اہتمام — کھینچے اسطرح سے اللہ کا نام — جسکا معنی ہو یقیں استفہام
یہ تو ہے کفر نہیں اسمیں شبہ — اسسے مومن کو خدا دیوے پنہ — کرتے ہیں نام نبی میں ٹھہرے — کہ کئے ہوتے ہیں اسکی تکرار
اور الفاظ نہوتے معلوم — غیر آواز نہو کچھہ مفہوم — راگ کا شوق ہی کر اسمیں ادا — لوگ آواز کی ہی کرتے تنا
پڑھنے سننے میں کہاں اسے ثواب — بلکہ ہے جرم گناہوں کا نصاب — گر صحیح شعر بھی اسطرح پڑھے — کہ کبھی راگ کے حد کو پہنچے
پڑھنا سننا نہیں اسکا ہے روا — گرچہ قرآن ہو پھر شعر ہے کیا — ہاں صحیح شعر کا پڑھنا ہے روا — پر نہو راگ کا اسمیں انداز
اور مجلس سنواری ایسا — کہ ہو لوگوں کو تماشے کی جا — زیب و زینت میں ہی شاغل نے — اصل مقصود نہ کھوویں گا ہے
اصل مقصود یہی ہے ہر حال — کہ ہو معلوم نبیؐ کا احوال — اور اکرام میں ہیہ مولد کا — نیک اعمال سے ہی لاوے بجا
ہستہ و طاعت و اطعام طعام — وعظ و تذکیر و درود و سلام — مخزنِ علم حدیث و تفسیر — فخرِ علامہ و فیاض کبیر
ہادی پیر و جوالی عبد عزیز — عارف و قطب زماں عبد عزیز — ایک مکتوب بہدایت اسلوب — اندرین باب بوجہ مرغوب
ایک سائل کو لکھا ہے جواب — اسمیں اسطرح لکھا ہے درباب — مجلسِ اقدس میلادِ نبیؐ — خوابگہ خلق محمد عربی
فسق و بدعت سے بریگی جب پاک — ہے بلا ریب وہ جائز بے باک — کچھہ نہیں اسمیں قباحت و خلل — اور میرا بھی اسی پر ہے عمل
یعنے ہر سال بڑے دو محفل — کرتے ہیں میرے یہاں اکامل — در مہ پاک ربیع الاول — بزمِ میلادِ رسولِ اکرم

حکم محفل میلاد شریف اور اسکے آداب [illegible]

جسمین تذکیر و احادیث و سیر
معجزات اور شمائل خوشتر

اور اخلاق و فضائل کا بیان
ہووے سالار دو عالم کا عیان

اور محرم مین بروز عاشور
دوسری بزم ہے آئین مذکور

ہووے اخبار شہادت بیّن
کہ جو وارد ہین بشان حسنین

اور منامات کدورت اندوز
جو کہ دیکھی ہین صحابہ اس روز

درد و غم روح نبی کا وافر
بالیقین جس سے کہ ہووے ظاہر

آتے ہین شرح و بیان اندر جب
ہوتی حضار کو ہے رقت تب

لایجوز ہوتے اگر ایسے کام
مین کبھی اسپہ نہ کرتا اقدام

اب ہوا حاصل مکتوب آخر
اور لکھے یونہی بہت سے فاخر

اور یہ مطلب کے دلائل ہین کثیر
طول ہو نسخہ کرون گر تحریر

اب ہی شہ کی رضاعت کا بیان
جو تھا آغاز مین لکھتا ہون بیان

وہ تو یہ ہے کہ رسول اللہ کو
سات دن دودھ پلائی تھی جو

جب خدیجہ کے مکان آئی تھی
عزت و انعام بہت پائی تھی

کر کے خاتون بہت عز و وقار
مال و زر دیتی تھی اسکو بسیار

اور حضرت بھی شفقت کی نظر
اسپہ کرتے تھے بہت شام و سحر

جنگ خیبر سے کہ پھرے جب سرور
تب سنی موت ثویبہ کی خبر

پوچھی انکون سے ہو غمگین زیاد
اسکے کیا باقی ہین کوئی اولاد

تاکرین لطف و کرم اسپہ وہی
بولے اب کوئی نہین ہے باقی

اور باسلام ثویبہ ایمان
مختلف آئے روایات پچہان

الغرض اسنے یہ بخت فیروز
دودھ اس شاہ کو دی سات ہی روز

بعد مکے کو حلیمہ آئی
شاہ عالم کی ہوئی ہے دائی

دودھ اس شہ کو پلانیکا بیان
دیکھ آغاز مین کرتا ہون عیان

ان ارہاصات و عجائبات کا بیان جو حضرت کی ایام رضاعت مین ظاہر ہوے

شہر مکے مین ہوا اکرم تھی جب
مکے مین انکی یہ عادت تھی تب

کہ وے بچون کو مقرر اپنے
دائیون کو تھے حوالے کرتے

گرد طائف کے تھے قریے اکثر
مستقل انکی ہوا تھی خوشتر

دائیان پس انہیں قریون سے آتی
سال مین آتے تھی مکے کو دوبار

اس ہی عادت پہ حلیمہ اس سال
آئی مکے کیطرف ہے خوشحال

ہے وہ بی بی سے روایت منقول
قبل میلاد رسول مقبول

قحط تھا ملک عرب مین ہر جا
تھی مجھے فاقہ کشی صبح و مسا

تھا جنگل کا ہی مین کھاتی تھی
شکر مولا کا بجا لاتی تھی

آہ یکبار مرے پر یہ الم
تین دن رات تھا فاقہ پیہم

حمل تھا مجکو مین جنگل میں تھی
ہوی بیہوش مجھے نیند آئی

دیکھی یک شخص کو آیا در خواب
اور دیا مجھکو وہ غوطہ در آب

پانی وہ دودھ سے بھی تھا اجلا
مجکو اس شخص نے اس طرح کہا

نوش اس پانی کو تو اب کیجے
تاترا دودھ زیادہ ہووے

دیوی حق عزت دارین تجھے
اور ملے دولت کونین تجھے

پانی پیتی تھی مین جو نوش کرکے
جس سے اور پلاتا تھا مجھے

پوچھا وہ مجکو تو کیا پہچانی
مین کبھی تجکو نہیں ہین جانی

وہ کہا شکر ہون بیشک مین ہی
تو جو منت مین بجالائی تھی

جب تو مکے کو یہان سے جاوے
رزق کی آئی کشایش پاوے

نور یک ہو وہان بس رخشان
اس سے کچھ ساتہ ترے آوے بیان

اور یون مجکو کہا وہ آگہ
واقعہ یہ تو کسی سے مت کہہ

اور سینے پہ مرے مارا ہات
ہوئی بیدار مین فرحت کے ساتہ

بھوک اور پیاس گئی ہے میری
اور بہت دودھ مجھے آیا تھی

اس عجب خواب کی تعبیر کا نور
چہرۂ خوش یوں ترا آتا ہے نظر
دائیاں لیے میں تجھے سب گئے
سات تھی میرے دو مرکب لاغر
قافلہ ساتھ میں ملنا چاہتی
ای حلیمہ ہے یہ بشارت ہو تجھے
مادۂ خر وہ جو تھی میرے سات
اور کیا حکم ہے مجھے وہ دادار
سبز ایک خواب میں دیکھی میں شجر
عورتیں جتنی بنی سعد کی تھیں
اور بہت سے تھے لگے اسکو رطب
تھی حلاوت مجھ اسکی تب تک
دائیاں میرے لیے آگئے جا کر
جب یتیمی تھی نبی پر ای فہیم
میں بھی تالاش بہت کی لینا چاہا
پہلی جا اس سے ملی میں لے تمام
دیکھی اس بی بی کو تھی شان کبیر
تھی سہ روز کے آگے کوئی آ
پس میں یہ سنکے ہی کھی شکر خدا
لائی اس گھر میں جہاں تھا سرور
خواب میں تھا وہ شہ موجودات
نور وہ جیکہ ہوا ہے تابان
شہ کو لی گود میں جب دودھ میں دی

دمبدم کرنے لگا مجھ پہ ظہور
ہے کسی شاہ کی گویا دختر
حسب معمول جو مکے کو چلے
اونٹنی ایک دگر مادۂ خر
لیک عاجز تھی نہ چل سکتی تھی
شیر برکت ہو بشاشت ہو تجھے
اسکے مارا ہے شکم پرزہ ہات
ہانکوں تیر سے شیاطین کو مار
ڈالیاں جھکے وہ شجر کے اکثر
سب کھڑی تھیں مجھے گھیری ہوئی سر
یک گراں خواب تھا گود میں تب
سر دین تھا مرے گھر جبتک
لے اطفال عرب کو یکسر
نا سمجھ رتبہ آن دُرِ یتیم
کوئی بچہ بھی نہیں مجھکو ملا
اور اکرام سے کی اسکو سلام
چہرۂ پاک تھا جوں بدر منیر
غیب سے مجکو یہ تاکید کیا
ہے وہی قوم و قبیلہ میرا
صوف اجلا تھے اڑائے اوپر
اسکے سینے پہ رکھی ہو نہیں ہات
جلوہ گر اس سے ہوا ہے وہ مکان
وہ پیا دا اپنے جانب سے رہی

بولتے لوگ نہ مجھ سے تھی دُبلا
جبکہ تھا منع کیا وہ فاخر
تب تحمل میں بھی چلی انکی سات
چل نہ سکتے تھے وہ دونوں بھی راہ
چلی ہر حال سے افتان خیزان
کوہ پر آیا تب اک مرد جلیل
اور بولا کہ حلیمہ سن اب
اتری پھر آگئے میں منزلیں جا
وہ کیا سایہ مرے سر اوپر
اور روکتی تھیں مجھکو خوشتر
اور اٹھا لیکے اسے کھائی میں
واقعہ یہ نہ کسی سے میں کہی
حمل جب چار مہینوں کا تھا
دائیوں نے نہ لیا تھا اسکو
اور سنی عبدالمطلب کو مگر
دیکھکر وہ مجھے مسرور ہوا
قافلہ اور خلیقہ تھی وہ
قوم سے سعد کے از آل ذویب
مرحبا کہتی ہوئی خوش ہو اٹھی
اور یک سبز بچھائی تھے حریر
کھول آنکھیں وہ تبسم کیا
دودہ جو مجھکو نہایت کم تھا
بائیں جانب سے میں ثدی نہ پیا

یک بیک آج ہی اسطرح پھلی
خواب کو اپنے نہ کی میں ظاہر
تھا مرا امر بھی تب میرے سات
تھی میں فاقہ کشی شام و پگاہ
سنی یک غیب سے آواز وہاں
قد و قامت میں بلند اور جمیل
کہ بشارت تجھے بھیجا ہے رب
مکہ اس جا سے دو فرسنگ پہ تھا
اور خرمے کا بھی تھا ایک شجر
ملکہ تو ہے ہماری یکسر
شہد کو شیریں اسے پائی میں
پیر کے روز یہ مکہ پہونچی
تہا پدر شاہ کا تب نقل کیا
بے نصیب انکو رکھی طمع کی جو
کسی دایہ کی ہو تالاش اکثر
آمنہ سے وہ ملایا لے جا
پاک خو پاک سلیقہ تھی وہ
دائی اس طفل کی ٹہرا بے ریب
اور مرا ہاتھ پکڑ کر بہ خوشی
بوی مشک اس سے مہکتی تھی کثیر
نور اک اس سے بڑا تب چمکا
غیب سے جوش وہیں کرنے لگا
میرے بچے کے لئے چھوڑ دیا۔

بس یہی اسکا تہا معمول سدا
عدل یہ اسکو سکہایا تہا خدا

عالم حمل و ولادت میں بھی
جو عجائب کہ بہت دیکھی تھی

آمنہ سے پس اجازت پائی
اپنی منزل کی طرف میں آئی

فربہ ہونے بھی لگی مادہ خر
برکتیں آئے بہت میرے گھر

حمل و مولد کے عجائب فیروز
مجھ سے کرتی تھی بیاں وہ ہر روز

سبز پوشاک تہا پہنا خوشحال
اس سے ظاہر تھا جمال اور جلال

ہوکے بیدار میں دیکھی یہ جب
مرد کو اپنے جگائی ہوں تب

ہوویں اس طفل سے برکات ضرور
مفلسی ہوگی ہمارے سے دور

باب میں اس شہ دیں کے بی بی
ہم نے لی چند وصیت بھی کی

گود میں لیکے نبی کو بوقار
اپنی مرکب پہ ہوئی جبکہ سوار

ہمرہاں میرے لگے کرنے عجب
اور اس طرح لگے کہنے تب

تب خدا اسکو کیا ہے گویا
یوں فصاحت سے وہ مرکب بولا

کون ہے دیکھئے اب مجھ پہ سوار
شاہ لولاک رسولؐ مختار

جبکہ پہنچی ہوں وطن کو جاکر
ہوی گھر میرے ترقی اکثر

اسکا گہوارہ ہلاتے تھے ملک
اس سے کرتا تہا سخن ماہ فلک

شست و شوئی ہی نہ تھی اسکو ضرور
غیب سے پاک ہی رہتا پر نور

نور یک مہر کے مانند اکثر
بس اترتا تہا ہمیشہ اس پر

اور دو اُجلے پرندے فیروز
غیب سے آتے تھے اسپر ہر روز

ایک دن گود میں میرے وہ تہا
راہ سے بکروں کا منڈا گذرا

اور ترقی بھی شاہ عالمؐ کی
دوسرے بچوں کے مانند نہ تھی

ہوا دو ماہ کا وہ جب پاک صفات
رینگنے کو ہے لگا بچوں سات

اسپہ جب گذرے مہینے تین چہار
تب لگا چلنے پکڑ کر دیوار

ہوا اپنے چھ ماہ کا جب شاہ جہاں
ہر طرف ہوتا تہا تب جلد رواں

میں ہو خوش اس سے اجازت چاہی
تاکہ منزل میں مرجاؤں ابھی

آمنہ نے بھی تھوڑے اپنے
کبھی آئندہ کہونگی دوسرے

اونٹنی کو جو تھا میرے کم شیر
دودہ اس روز نہی دی ہے کثیر

تین دن مکے میں تھی میں مستور
جاتی ہر روز تھی خاتون کے حضور

ماجرا اسکی ہے شب کا نادر
غیب سے شخص ہوا ایک ظاہر

بیٹھ اس شہ کے سرہانے اوپر
بوسے دیتا تہا اسے ہو خوشتر

وہ بھی حیران ہوا دیکھ اسکو
اور کہا یہ ہے نہ کسی سے کہہ تو

تین دن بعد غرض میں جاکے
بولی خاتون سے اجازت دیجے

اور وہ مجھکو بہت دی انعام
کی ہے رخصت بھی مجھے باکرام

کرکے سہ بار طواف کعبہ
کیا کعبے کو وہ مرکب سجدہ

کہ یہ مرکب تھی وہی ہے دبلا
جو قدم ایک نہ چل سکتا تہا

کردیا آج خداوند کریم
لطف سے اپنے مجھے شان عظیم

میں جہاں رہ میں اترتی تھی کہیں
سبز و شاداب وہ ہوتی تھی زمیں

دیکھتی تھی ہاں میں عجائب ہر روز
اور حالات غرائب فیروز

اور نہ کرتا تہا کبھی بول و براز
فرش میں اپنے شہ پاک انداز

کپڑا زانو سے سرکتا تہا گر
جلد آتا تہا غضب میں سرور

اور اس شاہ کو بوسہ دیکر
ہوتا تہا پھر متجلا یکسر

اور گریباں میں نبی کے جاتے
غیب ہوتے نہ نظر پھر آتے

شہ کو آ سجدہ کیا یک بکرا
بعد ازاں ہند کے ہمراہ چلا

وہ ترقی نہیں عادت کی تھی
بلکہ اعجاز و کرامت کی تھی

ہوا سہ ماہ کا جب وہ شہ دین
تب کھڑے رہنے لگا ہے بزمین

جبکہ وہ پانچ مہینوں کا ہوا
تب لگا چلنے کو دیوار سوا

اور ہوا سات مہینے کا جب
ہر طرف ہے وہ لگا دوڑنے تب

وہ ہوا آٹھ مہینے کا جب　　تب کلام اسکا سمجھتے تھے سب
ہوا نوں ماہ کا وہ جبکہ پاک صفات　　تب فصاحت سے لگا کرنے بات

جبکہ آغاز کیا بات وہ شاہ　　تب کہا لا اِلٰہ الا اللہ
اور الحمد سے کھولا ہے زباں　　کہتا بسم اللہ بھی ہر کام پہ جان

اور جب چلنے لگا وہ مقبول　　کھیل بازی میں نہوتا مشغول
اور جو کھیلتے رہتے طفلاں　　انسے لیتا تھا کنارہ ہر آن

اور کہتا تھا یقین ہمکو خدا　　کہیں خاطر نہ کیا ہے پیدا
ہیں بہت ایسے عجائب مسطور　　پائی جو شہ سے رضاعت میں ظہور

شیخ ابو القاسم تیمی کی کتاب　　نام ہے جسکا دلائل در باب
اس سے لایا ہے معارج میں مگر　　ذمہ صحت کا ہے بس راوی پر

کہ روایت ہے نبی کے آپاس　　ایک دن کہنے لگے یوں عباس
آپ کے جو ہیں نبوت کی نشاں　　انسے ہے ایک نشانی بھی عیاں

جب تھے گہوارہ میں آپ سرور　　چاند آتا تھا بلاتے تھے جدہر
شاہِ عالم نے کہا تب اے عم　　ہم دونوں کرتے تھے باتیں باہم

قصد کرتا تھا میں جب رونے کا　　چاند آ منع مجھے کرتا تھا
نزد گہوارہ وہ کرتا تھا سجود　　اسکا آواز میں سنتا تھا زود

اور ہے مروی کہ کہے شاہ عرب　　قصد رونے کا کیا میں نے جب
تب وہ بولا کہ ترے اشک سے گر　　گرے یک قطرہ زمین کے اوپر

جتنی سبزی کہ زمین پہ ہے اب　　جا لگی نیچے زمین کے وہ سب
دوسرے بار میں رونا چاہا　　چاند تب میرے سے یوں کہنے لگا

یا نبی چشم مبارک سے ترے　　ایک قطرہ بھی گرے گر نیچے
اور کوئی سبزی بھی تا روز شمار　　اس زمین سے نہ اگیگی زنہار

کرے امت پہ میں شفقت فی الفور　　قصد رونے کا نہ لایا میں اوس
کہے عباسؓ تعجب کے سات　　آپکو کیوں ہوئی معلوم یہ بات

عمر حالانکہ چہل روز کی تھی　　کہے عباسؓ سے اسطرح نبیؐ
ہے قسم حق کی بلا شک اے عم　　لوح محفوظ پہ اسوقت قلم

جو کہ لکھتا تھا میں اسکا آواز　　خوب سنتا تھا سمجھتا تھا وہ راز
عرش کے پاس جو کرتے تھے سجود　　مہر و مہ شق کو وہ سنتا تھا زود

سنکے عباسؓ ہوئے ہیں حیران　　اور ارشاد کئے شاہِ جہاں
کیا کہوں اس سے عجب تر اے عم　　کہے فرمائے ای عم کرم

تشنہ کہے اسکی قسم میری جاں　　دست قدرت میں ہے جسکی ہر آن
کہ وہ پیدا جو کیا ہے دادا　　انبیا یک لک چوبیس ہزار

کوئی طفلی میں نبوت آئی　　غیر عیسیٰ نہیں جانا ہے نبی
دوسرا تیرا برادر زادہ　　یعنی میں جانا ہوں از فضل اللہ

کیا کہوں اس سے عجب اور زیاد　　وہ کہے ہاں تو کئے شہ ارشاد
کہ میں پیدا جو ہوا جس کی شب　　جانئے بے شک و ریب انہی شب

کردیا سات پہاڑ و نکو خدا　　سات اطباق سما میں پیدا
ان پہاڑوں پہ ملک ہیں اتنے　　غیر حق جانے نہ کوئی ہیں کتنے

حشر تک جو کہ کریں وے تسبیح　　انکی تسبیح کا سب اجر صحیح
دیکے اس بندۂ مومن کو رب　　کہ مجھے یاد کرے گا وہ جب

بھیجیگا صدق سے مجھ پر یہ درود
رحمتِ حق کا وہ پاوے مقصود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَفِی الْمَلَاِ الْاَعْلٰی اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ

حضرت سید انام کا احوال فطام یعنی دودھ چھڑائی کا بیان

اب میں کچھ لکھتا ہوں احوالِ فطام
چار سالہ سا وہ آتا تھا نظر
جو عجائب میں دیکھی اس سے
یمن و برکات کو رکھ پیشِ نظر
مصلحت جانی ہوئیں بے وسواس
الغرض اس سے میں رخصت لیکر
کیا کہوں حال ترقی اپنی
چاروں سال فرشتے آکر
شے سدا دشت کو اپنے گھر سے
ایسے میں آئے پرندے دو وہاں
کوہ پر ایک لیجائے ہر دو
چاک پھر اسکو کئے وے ہر دو
کہ یہ خون حصۂ شیطان ہے جان
پس ملک ایک وہ دوسرے سے کہا
آب تر اُس سے بھی دلکو دھوئے
پھر کہا ایک نے دوسرے سے تب
شکمِ اطہر کو جو ڈے چیر کے تھے
سینۂ پاک سے حضرت کے عیاں
اور وہاں سینہ بھی چیرے جو ہم
بسکہ یہ سنتی ہی وہ چھوڑی ہوش
دیکھ رقت سے بہت رونے لگے
میں قدم پر ترے قربان ہوئی
سُنکے وہ قصہ وہ حیران ہوئی

یعنے وہ دودھ چھڑائی ای ہمام
دودھ اس عمر میں چھڑوا دیکر
اور برکات مرے گھر میں ہوئے
تھی جدائی سے جو اسکے مضطر
چند روز اور رہے میرے پاس
لائی اس شاہ کو پھر اپنے گھر
کردیا ہمسکو غنی ربِّ غنی
شق کئے شاہ کا صدرِ انور (سینۂ مبارک ۱۲)
جایا کرتے تھے چرانے بکرے
شکل کرگس سے ملک تھے وے جان
اور سرِ در کو لٹائے ہر دو
اسمیں تھا خون سیہ بستہ جو
رہے ہر دلمیں وہ انساں کے نہاں
کہ تو آب برف کا پانی لے آیا
پھر فرشتے وہ سکینہ لائے
اس دلِ پاک کو تو سید ہے اب
کر دئے جلد برابر بھی اُسے
نظر آتی ہے وہ سیونکی نشان
دودھ بھائیوں نے یہ دیکھا جسدم
ساتھ لے مرد کو دوڑی پُر جوش
ہوش کو اپنے وہیں کھونے لگے
میں تصدق دل و جان ہوئی
پس اُٹھا لی کے وہ حضرتکو گئی

کہ حلیمہ سے ہے یوں منقول
آمنہ پاس اُسے لائی میں ؛
کی میں تفصیل سے سب انکا بیان
کی ہوں تب ایک بہانہ ایسا
غرض اسطرح سے جب بینے کی
پھر عجائب و غرائب بسیار
نقل ہے عمر نبی سے خوشحال
یعنے بچے جو حلیمہؓ کے تھے
شاہِ دیں انکے تھے ہمرہ یکروز
ایکدیسے وہ پوچھا انیہاں ؛
جو نیچے سے شکم مبارک چیرے
پس نکال اسکو تبھی پھینک دئے
آپ کے دل سے نکالا ہمنے
لایا ہی برف کا پانی وہ تبھی
تھا وہ مانندِ سفوفِ اطہر
سیکے پھر مہرِ نبوت سے ہی
خادمِ خاص انسؓ بن مالک
الغرض جب وے فرشتے آکر
روتے اور دوڑتے آئے مضطر
دیکھی حیران میں کھڑے شاہِ ہدا
ای مرے لختِ جگر میں صدقے
حال ہے اپنے مجھے دیجے خبر
اور حفاظت میں لگی سب اوقات

ہوئی دو سال کی جب عمرِ رسولؐ
اس سے انعام بہت پائی میں
آمنہ سنکے ہوئی بس شادان
کہ ہے مکے کی بڑی گرم ہوا
آمنہ پاس وہ مقبول ہوئی
نظر آتے تھے ہمیں لیل و نہار
فضل سے حق کے ہیں گزرے سال
دودھ بھائی و بہن حضرت کے
ہو جنگل کے طرف جلوہ فروز
کیا یہی شخص ہے وہ بولا ہاں
دل نکالے ہیں وہیں سینے سے
اور یوں عرض پیمبر سے کئے
تا نہ وسواس کو جا ہو اُسکے
دھوئے اس پانی سے وہ شکمِ نبیؐ
چھنکے ہیں اسکو نبیؐ کے دلپر
مہر اُس سیر ویں دوسرے نے کی
سبکو دیتا تھا خبر وہ سالک
لیکے حضرت کو گئے کوہ اوپر
اور دئے بی بی حلیمہ کو خبر
رنگ بھی آپ کا ہے سبز ہوا
ای مرے نورِ بصر میں صدقے
ماجرا سارا کہے ہیں سرِ در
مثلِ سایے کے رہی شاہ کے ساتھ

چار بار عمر مین آنحضرت کے / شق کئے صدر فرشتے آکے
آگے آویگا وہ ہر سر کا بیان / ایک حکمت تھی ہر اکبار مین جان

بار اول مین جو حکمت تھی خفی / یونہی تفسیر عزیزی مین لکھی
یعنے عمر مین سمجھ اطفال کو سب / بالیقین چار برس کی ہون جب

دلمین تہا ہے تب انکے پیدا / کہیل بازی کا ہی بس شوق بڑا
اسلئے دہوئے مبارک دل کو / کہیل کی تاکہ نہ رغبت ہو کبہو

پس اسیواسطے وہ شاہِ خیار / طفلگی مین بھی نہ کھیلے زنہار
الغرض ایسے عجائب حالات / جبکہ دیکھی ہے حلیمہؓ دنرات

خوف تب دلمین بہت کچھ لائی / شہ کو لے جلد بمکہ آئی
آمنہ پاس ہوئی ہے حاضر / شہ کا احوال سبھی کی ظاہر

دئیے خاتون اُسے مال وفور / لے حلیمہ وہ گئی ہو مسرور

گلدستہ

نقل ہے بعدِ نبوت اکبار / آکے مکے کو حلیمہؓ ناچار
فقر و فاقہ کی شکایت اپنے / کی ہے اظہار جب آنحضرت سے

تب دئی اسکو خدیجہ بکرم / ایک شتر نقد بھی چالیسؓ درم
اور بایمان حلیمہؓ ایمان / مختلف آئے روایات مین جان

اسکو اور مرد کو اسکے ای یار / کیا اصحاب سے بعضون نے شمار
اور عبداللہ حلیمہؓ کا پسر / جو تھا ہمشیر نبیؐ کا اشہر

وہ نہ پایا ہے زمانِ بعثت / کرچکا قبلِ نبوت رحلت
اور اُس شہ کی رضاعی خواہر / نام شیما ہے "دودھ بہائی" جسے ای ماہر

بہن تھی ایک حلیمہؓ کی جو / لائے ایمان ہے شرف یہ ہر دو

دوسرا گل بیان مین پہنچانے مین حلیمہؓ کے اس سید الناس کو آپ کے والدہ ماجدہ کے پاس اور حضرت آمنہؓ کی رحلت اور عبدالمطلب کی کفالت اور عبدالمطلب کی رحلت اور ابوطالب کی کفالت بموجب وصیت عبدالمطلب کے

جب غرض شہ کو حلیمہ دائی / آمنہ پاس جو لا پہنچائی
شاہ کے والد ماجد کی کنیز / آمنہ پاس تھی یک باتمیز

اُمِّ ایمن تھا سمجھ اُسکا نام / شہ کی خدمت ہی کرتی تھی مدام
یون وہ کرتی ہے روایت اے یار / شہ کی خدمتین تھی مین لیل و نہار

بہوک اور پیاس کا شکوہ زنہار / نہیں کرتے تھے کبھی وہ سالار
صبح کو پیتے تھے زمزم وہ مدام / اسپہ کرتے تھے قناعت تا شام

دیتے ہم کہانے کی جسدم رغبت / بولتے مجکو نہین ہے حاجت
آمنہ شاہ کو لے چھٹوین سال / جب گئین سوئی مدینہ خوشحال

یک مہینا تھے مدینہ مین ہم / تیرنا سیکھے وہین وہ اکرم
بعد مکے کیطرف جبکہ پھرے / اور آ منزل ابوا پہنچے

آہ بیمار ہوئی ہے خاتون / شاہ بیٹھا تھا سرہانے محزون
یک بیک اسکو ہوئی بیہوشی / بعد پھر ہوش مین آکر دیکھی

کہ وہ بیٹھا ہی سرہانے غمگین / دیکھکر اسکو لگی رونے وہین
پس کئے بیت پڑہی وہ پر غم / مشعر بعثت سالار امم

حقکی توحید سے تھی وہ مشحون / بت پرستی کی بدی سے مقرون
خوبی دین براہیم خلیل / تھی وہ بیٹیونمین جسپر گیا عقیل

پس خاتون کی وہ تقریر جلیل / اسکے ایمان پہ ہوے شبہ دلیل
اور والد بھی نبی کا یون ہی / سارے جدات و اجداد نبی

تھے مسلمان موحد اشہر / تھے وہ سب دین براہیم اوپر
گرچہ ہیں مختلف اسمیں اقوال / پر صحیح قول یہی ہے بمقال

مجتہد شرع کے علمائے فحول / اور حفاظ احادیث رسول
حق دیا جنکو مدارج عالی / اولاً قدوۂ دیں غزالی

ابن شاہیں و سیوطی سے امیر / قرطبی ابن حجر شیخ کبیر
شیخ حفاظ محدث سبکی / اور سوا انکے بہت علما ہی

وے بہت لائے دلائل مقبول / کہ مسلمان تھے سب آبائے رسول
مستقل اسمیں رسائل مبسوط / ہی لکھے ہیں وے مطول مضبوط

لائے ہیں اسمیں احادیث صحیح / رد کئے قول مخالف کو صریح
اور مواہب و معارج میں بھی / اور مدارج میں بھی لائے یونہی

اندریں باب رسالہ ہیں ایک / لکھا تنویر عقول اسکو دیک
کہ دلائل جو ہیں اس مطلب کے / تجھپہ بے شبہ وے ظاہر ہونگے

الغرض حضرت خاتون بہیات / کی ہے ابوا میں ابہی روز وفات
کہتے ہیں آہ بہت سے جنات / اسکے نوحہ میں پڑہے تھے ابیات

یوں تھا مذکور ان ابیات اندر / کہ موئی والدۂ پیغمبر
تھا بہت سرور عالم دلگیر / کہ ہوا آہ یتیم اور اسیر

ام ایمن جو تھی ہمراہ رکاب / دیتی تھی شہ کو تسلی دریاب
بس حفاظت سے بمکہ لائی / اسکے جد پاس اسے پہنچائی

اسکو جب عبد مطلب دیکھا / لگا رونے کو گلے اپنے لگا
اسپہ الطاف بہت وہ کرتا تھا / اسکی دلجوئی بہت کرتا تھا

شاہ جب سات برس کا ہے ہوا / شہر مکے میں بڑا قحط پڑا
لوگ سب عبد مطلب سے کہے / کہ دعا مینھ کے خاطر کیجے

بو قبیس ایک جو ہے کوہ بڑا / اسپہ تب عبد مطلب نے چڑہا
شاہ کو اپنے بٹھا کاندہے پر / حق سے مانگی ہے دعا وہ بہتر

یمن سے سرور عالم کے خدا / تب ہی برسات بہت برسایا
جب ہوا آٹھ برس کا وہ حبیب / ہوئی موت عبد مطلب کی قریب

شاہ کو اپنے بٹھا سینے پر / آہ رویا ہے بہت ہو مضطر
خویش و اولاد ہوئے جمع تمام / یوں لگا درد سے کرنے وہ کلام

عمر ہے میری صد و بیس برس / دل میں کچھ میرے نہ باقی ہے ہوس
شوق دلمیں تھا یہی شام و سحر / کہ میں کچھ دیکھوں عروج سرور

اب میں جیتا ہوں کہ جانوں بقبیل / کون ہو اسکا مرے بعد کفیل
بو لہب پسر کلاں اسکا تب / یوں کیا عرض کہ اے میر عرب

اتنی حق دیوے تجھے عمر طویل / دیکھیے شاہ کی تو شان جلیل
کیجیے اب اسے میرے تحویل / تا دل و جان سے رہوں اسکا کفیل

یوں کہا عبد مطلب حال / گرچہ ہے تجھکو بہت مال و منال
سخت بے رحم ہے یہ تیرا دل / کیوں تجھے سونپا تو ہووے کافل

یونہی سب شہ کے چچایاں چاہے / کہ ہمیں اسکی کفالت دیجے
ابو طالب کے سوا وہ دانا / نہ کسی کو ہے مناسب جانا

باب میں سرور دیں کے اے یار / لطف سے کرکے وصیت بسیار
اسکو ہی شہ کی کفالت بخشا / مایۂ گنج سعادت بخشا

ابو طالب سے کہا پس وہ ملول / کہ وصایا کو مرے کر تو قبول
وہ کہا ہاں کہ قبولا اے پدر / ہے گواہ خالق یکتا اسپر

پس پکڑ ہات نبی کا ہیہات / ابو طالب کے دیا ہاتہ میں ہاتہ
اور لگا کہنے کو ہو کر شادان / کہ ہے اب موت مری پر آسان

دے سرور پہ نبی کی بوسے / ذائقہ اسکے لیا خوشبو سے
شہ کی ہی مدح تھی جاری بہ زبان / وار دنیا سے سدہارا وہ جان

وفات بی بی آمنہ

… آٹھواں سال

وفات عبد المطلب

اثم ہین کہی سرور گریان   پیچھے تھے اسکی غبار کے روان
پس چچا شہ کا سگا بوطالب   دل مین یا اس سے لگا بوطالب
دیکھتا تھا وہ عجائب ہر روز   خرق عادات نبی سے فیروز
ابن حبان بھی حاکم اے پسر   یون روایت سے یہ دیتے ہین خبر
شاہ فرمائے مثال ایسے کہین   خوبرو مین کسی دیکھا ہی نہین
یعنی یک ایسی ملک تھا جبرئیل   اور تھا دوسرا ملک میکائیل
بعد ازان چیرے ہین وے میرا شکم   خون نہ نکلا نہوا کچھ بھی الم
ایک وے شی سرے کھا دل کو چیر   دور کر غل و حسد کو اے خبیر
چیر کر دلکو میرے پس وہ ملک   جیسے بوا تھا کیا ہے بیشک
پس پکڑ میرا انگوٹھا وہ کہے   جا تو اب صحیح و سلامت سے رہے
حکمت اس شرح صدر کی اے پسر   یون ہی تفسیر عزیزی اندر
اقتضا کی ہے خدا کی حکمت   کہ جو ہو زنگ غضب اور شہوت

بارہوین سال کا احوال

قافلے ساتھ تجارت کیلئے   عازم شام ہوا مکے سے
اسمین رہتا تھا بحیرا راہب   جو کہ مدت سے تھا شہ کا طالب
کر سفر آوے یہان تک یکبار   پس اسیواسطے وہ نیک اطوار
دیکھا جب قافلۂ ابوطالب   جلد آ شہ سے ملا وہ راہب
ہوویگی ختم نبوت اس پر   سب رسولوں کا یہی ہے سرور
اور کہا شاہدی دیتا ہون بحق   کہ ہے تو حقکا رسول برحق
اس پیمبر کی نبوت بیشک   پھیلیگی شرق سی لے غرب تلک
پس کہا شہ کے چچا سے اظہار   شام تک اسکو نہ لیجا زنہار
جو مین جانتا ہون وہ جانینگے اگر   چاہینگے اسکی ہلاکت یکسر
پھر بحیرا سے وہ لیکر رخصت   کیا مکے کو وہین سے رجعت

دفن جحون مین کئے اسکو لجا   مقبرہ تب ہی کئے کا تھا
دل سے اس شہ کو بہت چہتا تھا   خدمت اسکی وہ بجا لاتا تھا
جب پیمبر کو ہوئے گیارہ سال   شق صدر اسکو ہوا خوش منوال
شاہ یکروز تھے جنگل مین کہین   آئے اسجا یہ دو مرد حسین
عطر سے انکی تھی زاید خوشباس   تھا بہت پاک و نفیس انکا لباس
مجھکو وہ دونو لٹائے ایسا   کہ نہ ہرگز مجھے معلوم ہوا
طشت زرین مین تھا یک لاتا آب   دوسرا دہوتا تھا سامان شتاب
خون بستہ کو تو کر دیے دور   مہر و شفقت سی بھی کر اسکو پور
خشک تھا ایک سفوف انکی پاس   دلپہ چھڑکے مرد و پاک اساس
شہ کہے تب سے ہی شفقت اکثر   خلق کو پاتا ہون دل کے اندر
کہ جب ایام بلوغیت کے   شاہ کو مین کے نزدیک ہوئے
جو جوانی کے لوازم ہین شرے   تاکہ ہو دور نبی کے دل سے
بارہوین سالمین یہ نیک صفات   شاہ کو لے کے ابوطالب ساتھ
کوفی اور بصرے کی درمیان یکجا   صومعہ ایک تھا مشہور بڑا
وہ کتابون مین تھا دیکھا اکثر   دور آخر کا جو ہے پیغمبر
ہوئے اس شاد کا مشتاق لقا   آکے اس صومعہ مین رہتا تھا
کرکے آثار یہ سرور کے نظر   بولا یہ ہوویگا سچ پیغمبر
او جب مہر نبوت دیکھا   اور سیہ رو رو کے بہت لوٹا یا
پس باقدام شریف سرور   لپٹ سے دے کہنے لگا ہو خوشتر
او اس سرور عالم کا دین   ہوویگا ناسخ ادیان یقین
کیونکہ سب قوم یہود مردود   دشمن سخت ہین اسکے بی سود
ابوطالب نے یہ سن خوف کیا   مال بصرے مین ہی اپنا بیچا
چودہوین سالمین اے اہل ادب   حرب فجار ہوا تھا یہ عرب

گیارہوین سال مین بار دوم شق صدر ہوا

چودہوان سال

جاہلیت مین ہوا تھا وہ جدال / ہے معارج مین مفصل یہ حال
طول ہے وہ نہ ضرور الترقیم / اس لیے مین نہ لکھا ہون اے فہیم
ہفدہ سالہ ہو وہ جبکہ خبیر / تب چچا اس شہ عالم کا زبیر
جب تجارت کو یمن کی نکلا / سرورِ دین کو بھی ہمراہ لیا
یمن و برکت سے نبی کے کر تار / منفعت اسکو دیا ہے بسیار
اس سفر مین بھی کرامات وفور / پائے ہین سرورِ عالم سے ظہور
ہوئے بیس برس کے وہ جب / عازم شام ہوئے شاہ عرب
پر مواہب مین کہا ہے یہ سفر / بیسوین سال کئے ہین سرور
تھا ابوبکر بھی شہ کے ہمراہ / عمر تب شہ کی تھی ہجدہ سالہ
بیر کے جھاڑ کے نیچے یک جا / رہ مین تشریف رکھی شاہِ ہدا
ایک راہب وہان رہتا تھا / وہ ابوبکر سے مل کر پوچھا
بولے کون مجدّ ہے وہ / کہا ابوبکر محمد ہے وہ
کہا راہب نے قسم کھا حق پر / کہ وہ اس عصر کا ہے پیغمبر
کیونکہ پہنچی ہے خبر مجھ کو صحیح / کہ یقین کوئی بشر بعد مسیح
نیچے اس جھاڑ کے نا بیٹھیگا / ای ابوبکر پیمبر کے سوا
بس یہ سنتے ہی وہ صدیق رفیق / شاہِ دین کی کیا دل مین تصدیق
تھا وہی صدق ترقی مین سدا / تا کہ ایمان کی وہ دولت پا
اور اسی سال مین اس سرور کو / نظر آتے تھے فرشتے خوش رو
اور رسالت سے نبی کے اکثر / دیتے ملک تھے آپس مین خبر

تیسرا اگلی سفر کرنا سرورِ انام علیہ الصلوٰۃ والسلام کا طرف شام کے اور ملاقات کرنا ایک راہب کا اور ایمان لانا اس کا حضرت پر اور تزویج آن حضرت کی ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے

شاہ پچیس برس کے جو ہوئے / تب خدیجہ سے نکاح اپنا کیے
مختصر قصہ وہ سن لکھتا ہون / کہ تھی مکے مین خدیجہ خاتون
ذی نسب پاک حسب خوش خصال / صاحبِ مال و جمال و اجلال
کوئی تونگر نہ تھا اسکا ہم سر / ملکہ تھی وہ عرب کی اشہر
قافلے اپنے تجارت کے مدام / بھیجتی تھی وہ بہت جانب شام
مرد بی بی کا کیا تھا رحلت / کرتی تھی حق کی بہت وہ طاعت
آسمانی تھی کتب سے آگاہ / پڑھتی تورات کو تھی شام و پگاہ
اور انجیل مقدس بھی تمام / خوب جانی تھی بھی پڑھتی تھی مدام
خواب مین دیکھی تھی اپنے چندر / آیا تھا اسکے اتر گود اندر
گھر ہوا نور سے اسکے معمور / پس کیا ساری جہان کو پر نور
ایک راہب یہ کہا تھا تعبیر / جو ہو پیغمبرِ این عصر اخیر
وہ تجھے عقد مین اپنے لاوے / پہلے دین اسکا ترے گھر آوے
سارے عالم مین کرے بعد ظہور / سن یہ تعبیر ہوئی وہ مسرور
اور تھی مشتاق وہ اس بات سے سدا / تا اس امید کو بر لاوے خدا
جبکہ تھا شاہ کو پچیسوان سال / وہ لگی سننے بہت انکے کمال
جو علامات رسالت اکثر / ذات اقدس مین تھے شہ کے اظہر
یعنی تن کا نہین پڑتا سایہ / جسم ہی نور کا ہی سرمایہ
اور اس شہ کے مبارک تن پر / نہ ہی مکھی کا نہ بھنبھیر کا گذر
ابر اس شہ کے مبارک سر پر / دھوپ کے وقت ہی سایہ گستر
اور سدا بول و برازِ شہ دین / غیب ہوتا نظر آتا نہ کہین

جب یے اوصاف وہ سننے کو لگی ۔ پھول تسکین کے چننے کو لگی
ان دنون لکھتے ہین یون اہل سیر ۔ سخت افلاس تھا بوطالب پر
اندنون مین ہی خدیجہ ایجان ۔ چہتی تہی ایک امین ذیشان
تہی بہت شہ مین امانت داری ۔ تہی سزاوار انہین سرداری
جب خدیجہ تھی سنی یہ حالات ۔ اور بھی آپکے پاکیزہ صفات
نفع مین حصہ وہ اپنا لیوے ۔ اور مجھکو بہی جو چاہے دیوے
کیونکہ اجداد جو تھے اسکے تمام ۔ ہوتے آئے ہین رئیسان کرام
دیکھ سرور نے چچا کا افلاس ۔ چاہا کرنا یہ سفر بے وسواس
عزم بالجزم یہ دیکھہ آخر کار ۔ ابوطالب بھی قبولا ناچار
کرکے آراستہ وہ اپنا مکان ۔ فرش یک عمدہ بہی بچھوائی وہان
اور مسند پہ انھین بٹھلا کر ۔ لگی تورات مین کرنے کو نظر
قافلے کی دی حکومت فی الحال ۔ بھیجی ہے شام کو وہ نیک خصال
ہے وہ دونو کو کر تابعدار ۔ تا رہین شاہ کے فرمانبردار
اور کی حکم کہ کر شہ کو سوار ۔ میسرہ لیکے چلے ہاتہہ مہار
الغرض مکے سے جب شاہ انام ۔ رونق افروز ہوی جانب شام
صومعے پاس ہی اسکے جاکر ۔ قافلہ جبکہ ہے اترا یک سر
دیکھ یہ دوڑکے راہب آیا ۔ کر سلام آپ کو یون عرض کیا
مجھکو عیسی نے دیا تھا یہ خبر ۔ کہ محمد ہے رسل کا سرور
سو کبھے یک جھاڑ تلے بیٹھیگا ۔ جھاڑ اسیوقت ہرا ہووے گا
یہان یک آوے گا گروہ تجار ۔ انکا بیشک وہ رہیگا سردار
اور تب کیجے ضیافت اسکی ۔ اور بجالائے خدمت اسکی
وہ جنازے کی پڑھے تیری نماز ۔ کفن اور دفن سے دیویگا نواز
شہ نے کی عرض قبول اسکی جب ۔ قافلے کو وہ کیا مہمان سب

کہ جو ہے خواب کی انکی تعبیر ۔ سو ظہور اسکا ہوا اب بے تاخیر
فکر تزویج مین سرور کے مدام ۔ تھا شب و روز بہت بے آرام
تا انسے ساری حکومت لیکے ۔ قافلہ شام کو اپنا نہ بھیجے
آپکو ملک عرب بیچ یقین ۔ کہتے تھے آگے نبوت کے امین
پاس اس شہ کے یہ بھیجی پیام ۔ کاروان ساتہ لیجاوے تا شام
ابوطالب کو سنائے شہ دین ۔ سن یہ پیغام ہوا وہ غمگین
کیون کرے شاہ کو پست تابع غیر ۔ جسکے تابع ہین دو عالم بالخیر
تا وہ افلاس چچا سے ہو دور ۔ تھا یہی سرور دین کو منظور
جب خدیجہ نے سنی ہے یہ خبر ۔ شہ کو بلوائی بہت ہو خوشتر
لائے تشریف وہ جب با اجلال ۔ با ادب آئی ہے خود استقبال
جو کہ تھی ختم نبوت کی نشان ۔ پائی وہ شاہ مین بے ریب و گمان
میسرہ ایک غلام اسکا جو تہا ۔ بہی خزینہ تھا سنگ یک اسکا
دیکے یک عمدہ لباس انکو پاس ۔ بھی پہنایئو شہ کو یہ لباس
خرق عادات جو دیکھین رہ مین ۔ وہ بیان آکے سب مجھسے کرین
راہب یک راہ مین تھا اہل کمال ۔ سن زیادہ اسکی تھی [illegible] سال
سو کبھی یک جھاڑ تلے بیٹھے نبی ۔ جھاڑ سرسبز ہوا [illegible] تبھی
آپ ہو ختم رسل عالی شان ۔ منتظر آپکا ہی تہا مین یہان
گذرین جسکے سو زیادہ کئی سال ۔ آئے یکبار یہان وہ خوشحال
ابر کا سایہ ہو سر پر اس کے ۔ سایہ اسکا نہ زمین پر بھی پڑے
ذات مین جسکی تو پاوے یہ نشان ۔ جلد لا اسپہ تو دل سے ایمان
تو پڑہے کلمہ شہادت جس آن ۔ کرے پرواز تری جسم سے جان
خدمت عالی مین تو اسکی سلام ۔ پہنچا جا نب سے مرے با اکرام
جبکہ فارغ ہوے کھانے سے تمام ۔ روبرو شاہ کے آکر وہ ہمام

صدق سے کلمہ شہادت کا کہا / مرغ جان جسم سے پرواز کیا
قافلہ شام کو پس جب وہ گیا / یمن سے شہ کے بہت نفع ملا
نفع اسکا بھی زیادہ دو چند / پائے مکہ میں ہوئے سب خورسند
قصر پر اپنے خدیجہ خورسند / بیٹھی تھی ساتھ لیے عورات کو چند
دو ملک اڑتے ہوئے آتے تھے / سایہ سرور کے اوپر ڈالے ہوئے
الغرض آنکے بی بی کے حضور / میسرہ اور خزیمہ سرور
دست پاک اپنا رکھے اونپہ نبی / جلد اٹھ چلنے لگے راہ تبھی
قصہ راہب کا بھی بولے یکسر / سن وہ خاتون ہوئی بس مضطر
چاہی تزویج میں شہ کے آؤں / میں ہی اول یہ سعادت پاؤں
مال و زر رکھتی تھی او جود و کرم / عقل و علم و ادب نیک شیم
کئے امرا و سلاطین [illegible] نام / کئے تزویج کا اس کے پیغام
دیکھی جب شہ میں نبوت کی نشاں / آپ نے چاہا نکاح اے ذیشان
میں ہی نزدیک جاؤں ابھی / اسکو اسباب یہ لے آؤں ابھی
ابو طالب جو ہیں اس شہ کا چچا / ہوا والی نکاح والا
ہوکے تزویج خدیجہ کے ولی / شہ کو بلوائے ہیں عیش دلی
تین جامے تھے نفیس اسکے ہوشیار / مول ہر ایک کا تھا پانصد دینار
تھا دیا آپ کی تزویج کے لئے / شاہ پہنے وہ لباس اس سے نئے
اور خدیجہ بھی روانہ کی تب / بادشاہانہ لباس ایک عجب
قیمتی تھان بہت اطلس کے دستار / کردی حضرت کیلئے پا انداز
شاہ نے تشریف بہا جب لائے / ڈالتے اسکو قدم پر ان کے
رونق افزوں ہوئے جب لائے / گئے خدام وہ طبقہا کو نثار
بہ خاتون کا با صد اجلال / چار سو زر کی ہیں باندھی مشعال
اور خدیجہ بھی تکلف سے تمام / اہل مکہ کو ہے کی دعوت عام

پڑھ جنازے کی نماز اسکو وہین / دے کفن دفن کئے سرور دین
پس مع الخیر یہ مکہ آئے / جنس کچھ شام سے بھی تھے لائے
ہے روایت کہ شتر پر ہو سوار / وارد مکہ ہوئے جب سالار
شاہ عالم پہ پڑی اسکی نظر / سایۂ ابر ہے دیکھی سر پر
دیکھ خاتون یہ ہوئی پھر دلشاد / معتقد شہ کی ہوئی اور زیاد
بولے وہ اونٹ بہت سست ہوئے / راہ میں ایک جگہ بیٹھ گئے
اور کرامات جو اس سرور سے / دیکھے تھے رہ میں بیان سب وہ کئے
اور کی جزم و یقین دل اندر / اس زماں کا ہے یہی پیغمبر
نقل کرتی ہے نفیسہ بی بین / کہ خدیجہ تھی نجیب الطرفین
اور تھا اسکو بڑا حسن و جمال / زن نہ تھی عصر میں کوئی اسکی مثال
پر وہ خاتون نہ قبولی حاشا / دل نہ تھا بیاہ پہ ہرگز اس کا
عزم دل میرے سے تب بولی وہ / مجھ سے یہ راز نہان کھولی وہ
پس وہ میں شاہ کی خدمتیں گئی / او ترغیب نکاح اسکو دئی
اور خاتون چچا جو تھا عمر / ابن عم ورقہ بھی نوفل کا پسر
تب ابوبکر گیا ہے حاضر / واسطے شہ کے لباس فاخر
الف دینار بھی لایا خوشحال / بولا یہ عبد مطلب کا ہے مال
مال بوبکر کا ہی وہ سب تھا / دفع منت کیلئے یوں وہ کہا
بادشاہانہ لوازم سے بھی / گھر کو آراستہ وہ کروائی
اور جواہر سے طبق بھر کے کئی / بولی ہات اپنے کنیزوں کے دئی
غرض اس عزت و شوکت کے ساتھ / خویش اور یاروں کو لی اپنے ساتھ
خطبۂ عقد پڑھا عم رسول / بعد ورقہ بھی پڑھا ہے مقبول
سب قبائل کے رئیس و امرا / تہنیت ہر دو طرف لائے بجا
مال خیرات کی اس روز زیاد / سارے بردوں کو بھی کی ہے آزاد

اور وہ مال و متاع اپنا سب — نذر حضرت کو ہی کر دی بطرب
پر تھا کب مال سے اس شاہ کو کام — دو جہاں جسکے دل و جان سے غلام
اور جب عمر شہ عالم کی — تیس پر پانچ برس کی ہی ہوئی
کام میں آئے تھے حضرت بھی وکیل — شل جد اپنے براہیم خلیل
سب قبائل میں عرب کے در حال — تب بہت آیا خلاف اور جدال
ہر قبیلے کا یہی تھا دعوے — سنگ دیوار میں ہم دیویں لگا
ہوگئے حکم کریں سب قبول — پس کئے حکم بہاں سب کو رسول
شخص ہر ایک قبیلے سے یک — آکے چادر کو وہ پکڑے بیشک
کریں سب ملکے وکیل اپنا جسے — میں ہی دیوار میں رکھ دونگا اسے
غایت عقل پہ شہ کے بیقیل — علما بولے یہ قصہ ہے دلیل
غیب کے سنتے تھے آواز نبی — پر نہ آتا تھا نظر شخص کوئی
گیا رہویں سال سے تھا تا بیتیس — ساتھ اس شاہ کے جبرئیل انیس
کہا حضرت نے کہ خلاق صمد — کی مری چار وزیروں سے مدد
دو وزیران زمیں نیک سیر — ایک بوبکر عمر ہے دیگر
دیکھتے خواب میں سپنے جیسا — پاتے بیداری میں اسکو ویسا

تا نہو شاہ پہ اپنا احسان — آپ ممنون رہے سر و عیان
ذات میں جسکی تھی استغنائی — مال دنیا سے تھی بے پروائی
تب نئے سر سے عرب نے تاخیر — کعبۃ اللہ کی کئے ہیں تعمیر
حجر اسود کے لگانے کو اٹھا — کعبۃ اللہ کی دیوار میں لا
تاکہ آپس میں انہوں کے بسیار — پہنچی ہے نوبت جنگ و پیکار
متفق اسپہ ہوئے سب باہم — کہ محمد ہو ہمارے میں حکم
کہ بڑی ایک بچھاویں چادر — اور رکھیں اسمیں مبارک وہ حجر
پاس دیوار کے لے لاویں اٹھا — سب قبائل بھی لئے گویا
حکم حضرت کا کئے سب نے قبول — سنگ پس آپ لگائے ہیں رسول
عمر چھبیس برس سے ای عفیف — سال چالیس تلک عمر شریف
تیس پر تین سے تا چالیس — خلوہ کو رستے تھے انوار نفیس
اور تینتیس جہاں تک ہے یقیل — تھا رفیق آپ کا بس اسرافیل
آسماں کے دو وزیران جلیل — ایک جبرائیل دگر اسرافیل
چھے مہینے ز نبوت آگے — خواب ہوتے تھے نبی کو سچے

زمان نبوت کے قریب حضرت کی خلوت او عبادت کا بیان

جب نبوت کے مبارک ایام — ہوئے نزدیک بہ آں شاہ انام
غار میں کوہ حرا کے شہ دیں — جاکے تب ہونے لگے گوشہ نشیں
تھے کبھو ذاکر سبحان اللہ — اور کبھو لا الٰہ الا اللہ
ہوگئے پھر کے میں رونق افروز — خانہ پاک میں رہ یک دو روز
اسی خلوت کے دنوں میں یکروز — تھے لب آب پہ جلوہ افروز
دیکھے سر اپنا اٹھا وہ سرور — کچھ بلندی میں نہ آیا ہے نظر
اچھی بہت شاہ کو تب حیرانی — شخص یک لیسے میں بس نورانی

خلق سے خوش نہیں آتی صحبت — خلوت حق سے ہی پاتے انست
ذکر اور فکر میں رہتے شاغل — ذکر لب گاہ کبھو فکر بدل
رہتی عزلت کبھو یک ماہ تمام — کم بھی کرتے تھے کبھو چند ایام
توشہ کچھ اور لے اپنے ہمراہ — پھر اسی غار کو جاتے تھے شاہ
یکبیک لیسے میں لے اہل نیاز — یا محمد سے ہوا ایک آواز
یونہی آواز دو بارا در تیسرے — چو طرف جلد نظر کرنے لگے
تاج یک نور کا تھا سر پہ دھرا — سبز پوشاک ہی وہ پہنا تھا

شکل رشید کے بر شکل بشر　　آکھڑا جلد بہ پیش سرور
مین ہون جبریل امین اے سرور　　آپ اس عصر کے ہو پیغمبر
یک روایت ہے کہ جبریل تھی　　نامہ یک لا کے رکھا پیش نبی
او کیا عرض کہ پڑھ ای شہ دین　　شہ کہا اسکو کہ ای روح امین
صورت حرف نہین ہے معلوم　　او نہ نامے مین بھی ہے کچھ مرقوم
کہ بہت شہ کو ہوئی ہے تکلیف　　او بہت عرق کیا جسم شریف
دابتے ہی اثر یک شہ پائے　　پانچوں آیت بھی فصاحت سے پڑھے
عائشہ سے ہے روایت آئی　　کہ خبر مجھ کو پیمبر نے دی
طشت زرین مین ز آب زمزم　　دھوئی ہین دلکو مرے اسدم
دلکو پھر اسکی ہی جگہ مین رکھے　　او سینے کو مرے وصل کئے
جیسے برتن مین کسی چیز کو رکھ　　منقلب کرتے ہین اسکو بیشک
حکمت اس شق صدر کی یونہی　　ہے یہ تفسیر عزیزی لکھی
وحی کا بار اٹھانے کے لئے　　تنقیہ سرور دین کا ہوئے
ہے روایت کہ تبھی روح امین　　مارا ہے اپنے قدم کو بہ زمین
شہ کو جبریل امین بتلائے　　سورہ الحمد کا بھی سکھلائے
پیر کا روز تھا وہ سنے اکمل　　دوسری تھی ز ربیع الاول
الغرض شام تلک شہ کو ہی　　شکل جبریل نظر آتی تھی
او خدیجہ کو کہے لے باہوش　　کہ اڑھا جلد مجھے بالاپوش
پوچھے بی بی نے کہ کیا ہے احوال　　شاہ تفصیل سے بولے سب حال
عرض کی بی بی نے تب اے سالار　　خوف اندیشہ نہ کیجے زنہار
جون ضعیفون پہ ترحم ہر آن　　او خویشوں سے سلوک و احسان
او ایسے ہی صفات اقدس　　ذات مین آپکے ظاہر ہین پس
ہے بہی امید قوی مجھ کو ہے اب　　کہ کرے خیر ہی بس آپ کا رب

شہ نے تو کون ہے اسکو پوچھا　　عرض خدمت مین وہ اسطرح کیا
لایا پانچ آیت اقرا وہ ہین　　اور کیا عرض کہ پڑھ ای شہ دین
تھا وہ نامہ ز حریر جنت　　دُر دیاقوت سے تھی اسکی بنت
لکھنے پڑھنے سے نہین مجکو خبر　　مین تو امی ہون پڑھون پس کیونکر
شہ کو جبریل نے سینے سے لگا　　زور و قوت سے تب ایسا دابا
یونہی دابا وہ نبی کو سہ بار　　پس کیا عرض کہ پڑھ ای سالار
نقل ہے شہ کو تبھی لے ہوشیار　　شق ہوا صدر کا بھی تیسری بار
آکے جبریل بھی او میکائیل　　شق کئے سینے کو میرے بتعجیل
دل سے کچھ میرے نکالی باہر　　کچھ نہ پہچانا مین اسکو آخر
دست و پا میرے پکڑ کر باادب　　ہر دو گردش بھی ہٹے مجھکو تب
پس کئی مہر مرے پشت اوپر　　قلب مین پاتا ہون جسکا مین اثر
کہ نبوت کا گرامی منصب　　جب دیا شہ کو خدا چاہا تب
قوت تازہ بھی پائے سرور　　تا گران بار اٹھائے سرور
چشمہ پانی کا ہوا ایک ظاہر　　غسل و استنجا وضو لے طاہر
او دو رکعت بھی پڑھائے ہین نماز　　ہو کے جبریل امام اے دمساز
یک روایت ہے کہ تھی وہ سیوم　　او بعضوں نے لکھا تھی وہ دہم
اور لرزان تھا بہت جسم شریف　　گھر کو پس اپنے لے آئے تشریف
پس لحاف ایک اڑھائی وہ لا　　لرزہ پس جبکہ وہ موقوف ہوا
اور کہا خوف ہے اب میرے تئین　　تا ہلاکت ہو یہ صدمے سے کہین
کیونکہ رحمت کو صفات آپ خدا　　ذات والا مین کیا ہے پیدا
او مہمانون کی مہمانی بھی　　اور تائید بھی محتاجون کی
رحم جو خلق خدا پر لائے　　رحمت اسپر بھی خدا فرمائے
اپنے ہمراہ وہ بس شاہ کو لی　　پاس ورقہ بن نوفل کے گئی

جو تھا بی بی کا چچیرا بھائی
علما میں تھی اُسے یکتائی

خوب تورات سے انجیل سے بھی
آگہی اور خبر اسکو تھی

دینِ عیسیٰ پہ تھا وہ اہلِ کمال
اس سے خاتون نے کہی سب احوال

پوچھا حضرت سے بھی ورقہ نے تب
آپ تفصیل سے فرمائے تب

وہ کہا حق کی قسم اے شہِ دین
وہ جو آیا تھا ہے جبرئیل امین

سب سوالوں پہ وہی آتا تھا
وحی مولا سے وہی لاتا تھا

آپ مرسل ہو خدا کے تحقیق
میں دل و جان سے کیا ہوں تصدیق

قوم کان آپکے ہونگے دشمن
پس اسیواسطے چھوڑو گے وطن

کاش تب تک میں رہونگا جیتا
آپ کو نصرت و یاری دونگا

دست و پیشانی پہ بوسہ دیکے
رخصت اُس شاہ کو دی ورقہ نے

نقل ہے تہوڑی ہی گذری مدت
کیا دنیا سے ہی ورقہ رحلت

علما اسکو گنے در اصحاب
اسکو دیکھے ہیں پیمبر در خواب

پہنکر سبز لباسِ جنت
تھا وہ جنت میں بہت با فرحت

گرچہ دعوت کا نہ پایا وہ زمان
پر وہ لایا ہے بلاشک ایمان

جلد ورقہ کی ہوئی جو رحلت
کہتے ہیں عقل کی یہی تہی حکمت

کہ نہ لاوے کہیں کفار گمان
کہ وہ سکھلاتا ہے شہ کو قرآن

راہبان یونہی بہت او احبار
شہ کے بعثت کا کئے ہیں اقرار

جو کہ اس فن میں کتابیں ہیں طویل
انہیں مذکور ہے انکی تفصیل

مختصر اب میں لکھتا ہوں بیان
لائے جو شہ پہ صحابہ ایمان

ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ایمان لانا

جب نبوت کی مبارک خلعت،
شہ کو پہنایا خدا باعزت

گر خدیجہ نے ہی سب سے تقدیم
پائی ایمان کی اوّل تکریم

کیا شرف اسکو دیا ہے داور
کوئی نہ اس امر میں اسکا ہمسر

سابقہ سارے وہ سبّاق کی ہے
سیدہ [illegible] آفاق کی ہے

کیا لکھوں انکے مقاماتِ جلیل
کیا کہوں اسکے کراماتِ جلیل

پہلی زوجہ ہے وہی اُس شہ کی
پہلی زوجہ ہے حبیب اللہ کی

مومنو پہلی ولیہ ہے وہ
او ہے پہلی صحابیہ وہ

جس سے پیدا ہوئی زہرائے جلیل
بس یہی اسکی فضیلت پہ دلیل

ایک دن شاہ سے جبرئیل ہمام
آ کہا حق سے ہے خاتون کو سلام

مرتبہ بی بی کا بس عنداللہ
ہوئے کس رتبہ میں سبحان اللہ

تا ابد اسپہ سلام و رضوان
حقتعالیٰ سے ہو ہر آن زمان

امیر المومنین حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کا ایمان لانا

بعد خاتون کے بلاشبہ علیؓ
لائے ایمان بہ تصدیق دلی

شاہ مبعوث ہوئے پیر کے روز
لائے منگل کو وہ ایمان فیروز

ہے روایت کہ وہ تھے سن میں صغیر
ابوطالب کو علایق تھے کثیر

قحط مکے میں پڑا تھا یک بار
کہے عباس کو یوں تب سالار

ابوطالب کے عیال و اطفال
ہیں بہت اور نہیں رکھتے ہیں مال

قحط سالی ہے بڑی اب اے عم
چاہئے اِن کی مدد کرنا ہم

انکے ایک ایک پسر کو لیوے
خرچ اطفال کا تا کم ہووے

حکم سرور کا قبولے عباس
پس کہو جا کے ابوطالب پاس

ابوطالب نے کہا بے وسواس
کہ عقیل ایک کو چھوڑو مجھ پاس

باقی جتنے ہو جسے لیجاو اب
کیا عباسؓ نے جعفر کو طلب

اور حضرت نے علیؓ کو لے لیا — تربیت کرنے لگے صبح و مسا
پس علیؓ شہ کے بجائے فرزند — تھے دل و جان سے نہایت خورسند
دیکھے یک روز سب پڑھتے ہیں نماز — مصطفیٰ اور خدیجہؓ بہ نیاز
پوچھے سرورؐ سے یہ کیا ہے فرما — کہا حضرتؐ نے یہ ہے دین خدا
ای علیؓ تجھ کو بھی اس دین طرف — میں بلاتا ہوں قبول لے اس سے شرف
ہے خدا ایک نہیں اسکو شریک — مجھ کو اسکا ہی نبیؐ جان تو ٹھیک
پس تو سنتے ہی نبیؐ سے کرار — ہوئے ایمان سے مشرف اے یار

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایمان لانا

بعد ازان زید نے لایا ایمان — متبنّی پسر شاہِ جہان
اس کا قصہ ہے یہی سن اے فہیم — تھا بھتیجا جو خدیجہؓ کا حکیم
جب تجارت کو گیا تھا وہ بہ شام — شام سے لایا تھا وہ چند غلام
تہنیت کے واسطے خاتونِ شریف — لے گئی اسکے مکان کو تشریف
وہ خدیجہؓ سے کہا ہو خورسند — لے غلاموں سے جو ہو تجھکو پسند
زیدؓ کو حضرت خاتونؓ لے کر — نذر کی ہے بجناب سرورؐ
کر کے آزاد وہیں اسکو رسولؐ — کئے فرزندی میں اپنے مقبول
اور حارثہ جو پدر زیدؓ کا تھا — ڈھونڈھتا اسکو بہت پھرتا تھا
جب خبر پہنچی ہے اسکو آخر — کہ ہے نزدیک رسولِؐ فاخر
جلد خدمت میں نبیؐ کے آیا — اور فرزند کو اپنے پایا
اسکو سینے سے لگا کر اپنے — بوسے دے دیکر لگا ہے رونے
دیکھکر شاہ نے یہ درد و مال — اختیار اسکو دیا ہے فی الحال
کہ اگر چاہے یہیں رہجاوے — ور اب باپ کے ہمراہ جاوے
عرض کی زیدؓ نے ای خیر بشر — آپ کی صحبت کو غلامی بہتر
باپ کے ساتھ کی ہے دولت سے — پس نہ ہوونگا جدا حضرتؐ سے
عذر کر باپ کو پس بھیجدیا — قصہ یہ آگے نبوت کے تھا
وحی جب شاہ پہ کی شرف نزول — دین اسلام کیا جلد قبول
زید ہی مومن سیوم ہے جان — رکھکر ایمان یہ تینوں پنہان
وادیٔ مکہ میں با شاہِ ہدا — تخفیہ کرتے تھے نمازوں کی ادا

جناب امیر المومنین افضل الخلائق بعد سید المرسلین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ایمان لانا

زید کے بعد ہی صدیقِ عتیق — ہوئے ایمان سے مشرف تحقیق
آگے بعثت کے سمجھ اے بھائی — عمر تھی بیس برس جب اسکی
دیکھے ہیں بو بکرؓ نے یہ خواب — کہ گرا کعبے کے اوپر مہتاب
ٹکڑے ٹکڑے ہوئے پھر اسکے تبھی — منتشر ہو گئے مکے میں سبھی
یونہی یک اسکا مبارک ٹکڑا — گھر میں صدیقِ معظم کے گرا
بعد ازان ٹکڑے وہ پھر جمع ہو سب — شکل اول کے ہوئے چرخ پہ تب
مگر ایک گھر میں جو صدیقؓ کے تھا — انکے ہی گھر میں رہا وہ نہ گیا
یک رو آئے ہیں وے ٹکڑے یکسر — جمع ہو آئے ہیں صدیقؓ کے گھر
پھر گئے روز کے بعد از وہ ہمام — جب تجارت کو گئے جانب شام
ملا بحیرا سے کہے اپنا خواب — یوں کہا اسکی وہ تعبیر شتاب
شہر مکے میں قریب ای ماہر — ہوویگا ایک پیمبر ظاہر
بالیقین اسکی ہدایت کا نور — سارے مکے میں کرے شرفِ ظہور
تم وزیر اسکے ہو بین حیات — اور خلیفہ ہوں یقین بعد وفات
یاں ابو بکرؓ کہے ہیں یہ پہچان — کہ میں اس خواب کو رکھتا تھا نہان

جب سنا شہ کی رسالت کی خبر / آپکے پاس گیا مین خوشتر
شہ کہے خواب کی تیرے تعبیر / کہ بحیرا جو کیا تھا تقریر
آپ کو کس نے خبر دی یہ یقین / شہ نے فرمایا کہ جبرئیل امین
پس پڑھے کلمۂ شہادت وہین / لائے ایمان بصدق و یقین
بے تأمل تبھی لائے ایمان / کچھ نہ چاہے مین دلیل و برہان
نیچے یک جھاڑ کے مین بیٹھا تھا / شاخ اس جھاڑ کی یک جھکتی آ
آپ پہ ایمان تو لا با اکرام / مین کہا کیا وہ نبی کا ہے نام
جبکہ حضرتؐ نے نبوت پائی / پھر اسی جھاڑ سے آواز آئی
جاہلیت مین بھی ای نیک اندیش / تھے ابوبکرؓ ز اعیان قریش
فرد یا ہو مسلمان اول / جب ہوا دین کا معاون اکمل
اسکی ترغیب مدد سے ہی شتاب / لائے ایمان بہت سے اصحاب
سب صحابہؓ پہ فضیلت اسکی / ہوگئی شرع مین ثابت ای زکی
بنت صدیقؓ ... اسما / رضی اللہ تعالیٰ عنہا
... باقربت / ویسی کی ہم تو کئے ہین دعوت
انکی ترغیب سے اسدن ہی شتاب / لائے ایمان یہی پانچ اصحاب
بعد ازان او بہت سے یاران / اسکی ترغیب سے لائے ایمان
نسخۂ ذکر صحابہ مین ایجان

جب کئی مجکو وہ دعوت بقیل / مین کہا کیا ہے رسالت کی دلیل
کیا تجھے وہ نہین کافی ہے دلیل / مین کیا عرض کہ اے شاہ جلیل
مین کہا کوئی دلیل اسکے سوا / آپ سے اور نہ چاہون اصلا
یک روایت ہے کہ وہ باعزت / سنتے ہی سرور دین کی دعوت
او دیتے ہین خبر وہ فیروز / جاہلیت کے دنون مین یکروز
کہی میری سے کہ یک حقانی نبی / بالیقین ہووینگا کہ مین ہی
کی وہ بس نام سے مجکو آگاہ / کہ محمد ہے بن عبداللہ
کہ محمد ہوا مبعوث عیان / جلد جا اسپہ تو اب لا ایمان
وہ ع خلق تھے ہر کام مین وہ / معتمد خاص مین اور عام مین وہ
جان اور مال سے بر وجہ سدید / جب لگا دین کی کرنے تائید
جبکہ سابق مین ہی سے اشتہر / نفع اسلام کو پہنچا اکثر

روایت

اسطرح بولتی ہے لے فیروز / لائے بوبکر مین ایمان ...
لائے ایمان نہ ہم سب جبتک / وہ نہ مجلس سے اٹھے مین تبتک
سعدؓ اور طلحہؓ زبیرؓ و عثمانؓ / اور پسر عوف کا عبدالرحمانؓ
وجہ ایمان کی انکے تفصیل / اک بڑی چھپتی ہے طومار طویل
گر خدا چاہے لکھونگا وہ بیان

عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ کا ایمان لانا

اپنے ایمان کا سبب اے ذیشان / اسطرح کہتا ہے عبدالرحمان
عسقلان نام تھا یک حبر کبیر / کہ یمن بیچ تھا وہ پیر شہیر
ہر ملاقات مین وہ نیک شعار / مجھ سے کرتا تھا یہی استفسار
یا مخالف ہو تمہارے دین کا / کہتا تھا مین نہ ہوا کوی ایسا
جمع کر اپنے وہ اولاد کو سب / قوم او خویش و احفاد کو سب
کہ بتقریب تجارت بہ یمن / مین گیا قبل نبوت ز دمن
جب یمن کا مین سفر کرتا تھا / اول اس سے ہی مین ... تھا
کہ تمہارے مین ہوا کوی پیدا / جسکو ہو شہرت و اکرام ...
جب گیا تھا مین یمن کو اسبار / ضعف تھا اوسکو ز ... سیار
مجھکو پوچھا کہ نسب کیا ہے تیرا / مین تمام اپنا ...

جب سنا پس وہ کہا میرے سے
گئے مہینے مین ہوا ہی وہ رسول
بت پرستی کو وہ رد کرتا ہے
مین کہا اسکو کہ وہ پیغمبر
اسکو تو مخبر صادق ہے جان
تین ابیات مقرر ان سے
ای محمد تو نبی ہے حق کا
تو دکھا خلق کو راہ اسلام
بسکہ سے کو مین آکر پہنچا
جلد جا پہنچ تو اب اسکے حضور
اور بولے کہ تر یسے فی الحال
شعر و پیغام کو سب سنوایا
بعد ازان تین برس تک ایجان
شاہ پس غارِ حرا مین جاکر
کیونکہ جو وحی سے پائی تھی ذوق
آتے ان جا لبین جبرئیل امین
ہوا ایسا ہی سکئے بار سے یار
اور سہ سال تلک دعوتِ دین
اور بروقت نبوت بیقیل
اور وہ پوشیدہ ہی کرتے تھے ادا

ایک خوشخبری مین دیتا ہون تجھ
سارے عالم سے کیا اسکو قبول
دین حق ایک نیا لایا ہے
کس قبیلے سے ہوا ای بہتر
اسکا ہونا صرِ طلوع ہر آن
ہین شواہد و معارج مین لکھے
کہ خبر جسکی دیا تھا میں نے
کر شفاعت مری در روز قیام
پہلے بوبکرؓ سے یہہ حال کہا
اسپہ لا صدق سی ایمان لیغدر
خیر کی پاتا ہون امید کمال
تب ہی حضرت پہ یقین ایمان لایا
فترتِ وحی ہوی ہے پہچان
ہوتے تھے گوشہ نشین شام و سحر
کرتا تھا غلبہ جب تھا پس اسکا شوق
اور دیتے یہہ قرار و تسکین
دی ہے جبرئیلؑ نے تسکین پا
علی الاعلان کئے شاہ نہین
جو پڑہائے تھے دو رکعت جبرئیلؑ
مصطفےٰ اور صحابہ بھی سدا

کہ تری قوم سے حق اے ماہر
اسپہ بھیجا ہے خدا ایک کتاب
پڑھ سناتا ہے وہ یک حق کا کلام
وہ کہا ہے وہ ہی ہاشم
یہہ گئے بیت ہر اب، تو لیجا
انکا حاصل ہی سن ایجان
اب مین لایا ہون سر پر ایمان
جب یہ تین وہ میری بات دیا
وہ کہا ہان کہ خداوند جہان
شاہ تب گھر مین خدیجہ کے تھے
مین کہا کیا وہ کہے شاہ انام
اور یہی سال ہوی کہ پیدا
یعنے اللہ کے طرف سے اقبل
منتظر وحی کے تھے تے سر حال
وہ پر جاتے تھے وہ شاہ ہدا
آپ سے شبہ خفا اکیے رسول
بعد سہ سال کے خلاق ورا
بلکہ تھی دعوتِ خفیہ جاری
پس تھی فرض تھی دو رکعت عیان
شب معراج مین یہ پنج نماز

یک پیمبر کو کیا ہے ظاہر
سب کتب کی ہو وہ ناسخ دریاب
کرتا ہے دعوتِ دین اسلام
جلد جا دیکھ قدم تو اس کے
خدمتِ عالی مین اسکے پہنچا
کہ خدا ایک ہے بیشک گمان
تری تصدیق کیا اسنے عیان
لیکے مین جلد وہان سے نکلا
کیا مبعوث محمد کو یہان
مین گیا دیکھ کے وہ مجھکو ہنسے
کس کا لایا ہے تو پہنچا پیغام
فاطمہ بنتِ نبی خیر نسار رضی
وحی حضرت پہ نہ لائے جبرئیلؑ
اور اسباب کا رہتا تھا ملال
تا ہلاک آپ کو کردیوے گرا
پس یہہ وحی نہ آنے سے طول
لطف سے سورہ مدثر بھیجا
شہ کو ایسا ہی تھا حکم باری
صبح اور شام کو بے شبہ و گمان
غرض مولا نے کیا ای مساز

چوتھا گل نبوت سے چوتھے سال کے احوال مین اظہار نبوت کی بابت بینات سے قرآن مجید کے

سال چارم مین بلا شک در سال
آئیتین یاتین مین یہ شرف نزول
یعنے اظہار کرے پیغمبر
حکم اب جو کہ ہوا ہے تجھ پر

فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ

اور منہ پھیر لے اے میری نبی
مشرکوں سے تو بلا شبہ سبھی
بعد ازاں کوہ صفا پر آئے
سب قریشوں کو وہاں بلوائے
کیا کبھی جھوٹ سنے ہو مجھ سے
بولے واللہ کبھی ہم نہ سنے
تمنے سچا ہے کرو دل سے قبول
بس لگے پڑہنے اس آیت کو رسول

کہتے ہیں آنکے سجد مین نبی
دعوت دین کہو ظاہر تب ہی
جب ہوئے جمع قبایل یکسر
تب فرمانے لگے ہین سرور
شاہ فرمائے کہ اب میرا رب
دے رسالت کا مجھے یک منصب

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللّٰهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ فَآمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الَّذِي يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمَاتِهِ وَاتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ

یعنے کہدے مین خدا کا ہوں رسول
لوگو تم سب کے طرف کیجو قبول
کوئی نہ معبود سوا ہے اسکے
وہی ہے بے شبہ جلائے مارے
وہ پیمبر ہے نبی امی
غیب سے پایا فیض عملی
اسکے تابع بدل و جان ہو
شاید اسوقت میں تم رہ پاؤ
یون لگا کہنے وہ بے شرم و حیا
کہ بھتیجا مرا دیوانہ ہوا
اور جب آیت انذر کامل
شاہ عالم پہ ہوی ہے نازل
شاہ تب کوہ صفا پر آئے
سب اقارب کو وہین بلوائے
حق کی توحید سنائی انکو
اور دوزخ سے ڈرائے ان کو
عقل مین وہ نہ تمہارے آوے
عقل اسکو نہ تمہاری پاوے
اور اس کوہ کے پیچھے ہی کھڑا
چاہتا ہے وہ تمہیں لوٹنے آ
کیونکہ یہ بات بھی جھوٹی گاہی
آپ سے ہم نہ سنے ہیں ارے
کہ مین دوزخ سے ڈراؤن تمکو
تم جہنم کے عذابون سے ڈرو
اور مجھے جانیو تم اسکا رسول
اور اطاعت بھی کرو میری قبول
ورنہ آویگا یقین تمپہ عذاب
پاؤگے اپنا کیا تم بہ شتاب
حق انذار جو تھا لائے بجا
یون روایت ہے کہ مسلم نے کہا
نام ہر ایک قبیلے کا لے
شہ پکار انکو یہ فرماتے تھے
اے بنی عبد مناف و ہاشم
اے بنی عبد مطلب سالم

وہ خدا جسکی حکومت بدوام
آسمان اور زمین پر ہے تمام
لاؤ ایمان پس اب اے مردم
حق پر اور اسکے پیمبر پر تم
لا ایمان ہی خدا پر وہ رسول
اور کلام اسکا بھی کرتا ہے قبول
بولہب کافر ملعون بدکار
جب اس آیت کو سنا ہو ای یار
مت کر بات کوئی اسکی قبول
بات یہ سنکے ہوئے شاہ ملول

وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ

جمع کر خویش و اقارب کو تمام
شہ کئے دعوت دین اسلام
اور فرمانے لگے ان کو نبی
مین کہوں تم سے گر بات ایسی
جیسے گر تمکو کہوں گا ایسا
ایک لشکر یہاں آیا ہی بڑا
تم یقین اسکو کروگے کہ نہین
سب کہے ہم اسے جانینگے یقین
سن یہ حضرت نے انہیں فرمایا
کہ ہے اب حکم خدا کا آیا
لاؤ اللہ پہ تم ایمان ٹھیک
ایک ہی کوئی نہین اسکا شریک
اور قرآن پہ لاؤ ایمان
اور عمل اسپہ کرو از دل و جان
غرض اسطرح یہاں تک حضرت
عام اور خاص کئے ہین دعوت
شہ کرا ہے اور قریب اور بعید
جو قریشوں تھے ہو ای رشید
کہ اے قریش کے سبھی اے اولاد
عبد شمس کے بھی اے اولاد
اپنے جانوں کو بچا لیجو تم
نار دوزخ سے اے سارے مردم

الله الله بشیر اور نذیر
کئے اسرفرز یہانتک تنذیر

آپکے جو تھے چچا اور پھپی
یعنی عباسؓ و صفیہؓ کو بھی

یونہی عمات اور اعمام کو سب
اور اولاد کو بھی انکے تب

نار دوزخ سے ڈرائے ہین بہت
حق کی تعذیب سنائے ہین بہت

بلکہ انذار کئے حق سے نبیؐ
اپنے اولاد مطہر کو بھی

فاطمہؓ دختر آن شاہ انام
حق کیا نار سقر جن پہ حرام

انکو بھی کہدیے ای میری دختر
جان کو اپنے بچالے ز سقر

کرین الله کے عذابون سے سنو
نہین مالک ہون تمہارا جانو

یعنی بے اذن خدا اشرعیان
نہ تصرف کا ہی مجہکو امکان

ہان مگر رحم و قرابت کا حق
سمجھیو ثابت ہی تمہارا الحق

کہ کرون تمسی مین نرمی و نزات
صلہ رحمی بھی کرون مین تم سات

جانئے غایت انذار ہے یہ
خوف مین جسکے سزاوار ہی یہ

کیونکہ دیکھ حقکی جلال و عظمت
ہووے نیکو نکو بھی خوف و ہیبت

لاابالی یہ ہی کہ حق کے نظر
خاصگان بھی ہین در خوف و خطر

الغرض آئی ہی جب وہ آیت
اور تنذیر کئے ہین حضرت

بولہب کافر ملعون اشقیا
کہ جو حضرت کا تھا بیداد چچا

بھڑکی ہی اسکی وہین نار غضب
آور ملدی ہی حماقت کی لہب

پس بہت غصی مین آوہ مردک
حقین حضرت کی کہاتب لک

یعنی اسطرح کہا ہو بے باک
ای محمدؐ کہ تو ہو جاوی ہلاک

کیا کیا جمع ہمین اسہی لئے
پس تجہے جلد ہلاکت دیوے

شہ کا دل سنکے یہ آزردہ ہوا
حق نی تب سورۂ تبت بھیجا

حق نے لفظا اسکا اسی پر پھیرا
اور خبر اسکی ہلاکت سے دیا

الغرض بولہب اور اسکی زن
ابوسفیان کی تھی جو کہ بہن

زانکہ ہے حضرت کی عداوتمین کمر
آپکو دینے لگے رنج اکثر

بولہب شہ کو ستاتا ہی رہا
رنج پر رنج دیا کرتا تھا

قتل حضرت کا بھی چہتا تہا وہ
اسکے قابو مین ہی رہتا تھا وہ

پر خدا آپکا حافظ تھا دوام
شر سے محفوظ رکھا اسکو مدام

جب اُترے دونوں کی مذمت مین خدا
کہتے ہین سورۂ تبت بھیجا

اسکی زن جبکہ سنی ہے یہ خبر
آئی ہے لیکے بڑا ایک پتھر

کہتے ہین نزد رسولؐ فاخر
تھے ابوبکر بھی اسدم حاضر

عرض حضرت سے کی دیکھ اُسے
کہ یہ آتی ہے بہت غصے سے

ہے یہ گستاخ بڑی بداطوار
اور ہے کلہ دراز و بدکار

ہی مناسب کہ نہان ہون اس سے
بے ادب آپ سے تا نا ہووے

کہا حضرت نے یہ سن ای صدیق
کہ نہ دیکھیگی وہ مجکو تحقیق

آن کر ایسی مین وہ پہنچی ہے
اور ابوبکر سے یون پوچھی ہے

کہ ای صدیق ترا یار کہان
دیجئے اب تو مجہے اسکا نشان

یہ خبر پہنچی ہی اب میری تئین
کہ مری ہجو کیا ہے وہ یقین

کہا صدیق نہ شاعر ہے نبیؐ
شعر کہتا نہین ہرگز وہ کبھی

جانئے ہجو کسی کی زنہار
نہین پیغمبر حق کا ہے شعار

سن یہ خاموش گئی وہ ابتر
عرض صدیق نے کی ای سرور

وہ نہین آپ کو دیکھی ہی مگر
کہا حضرت نے کہ ہاں اب دادر

ایک فرشتے کو یہاں بھیجا تہا
پر سے وہ اپنے مجھے ڈہانپا تہا

اور حضرت کی جو تہین دو دختر
ام کلثوم بھی رقیہ دیگر

آگے بعثت کے وی دونو تھین
اسکے بیٹونکو دیئے تھے شہ دین

انکا عتبہ و عتیبہ تھا نام
تھے ملاعین ہی نہ لائے اسلام

بولہب کافر ملعون نادان
جب ہوا دشمن سالار جہان

اپنے بیٹوں کو تب اسطرح کہا
ورنہ جبتک مین رہونگا جیتا
پور جو تھا وہ لعین کا چھوٹا
بے ادب ہو کے کیا زشت کلام
ایک کتے کو تری کتوں سے
انہیں ایام مین وہ زشت انجام
بد دعا شہ جو کیے تھے اسپر
اسکے اطراف ہی سوئے ہین سب
اس شقی پاس وہ آیا ہے
یونہی ماں باپ کو بھی اسکے خدا
جیسا حق سورۂ تبت اندر
مال اسکا نہ اوسے کام آیا
اور زن اسکی بھی ہوا سکی رفیق
یہ عذاب اسکا ہی بدلہ ہے ریب
نار تا دہن اشرف مین لگے
اور اس پشتہ کی لمبی رسی
ایک فرشتہ کو کیا حکم خدا
اور باقی ہے عذاب محشر
خوار کر ڈالا انہون کو مولا
الغرض بولہب اور اسکی زن
کافران دیکھ کو دعوت دین کی
ابوطالب کی حمایت سے مگر
عتبہ و شیبہ و بوجہل لعین

کہ اگر چاہتے ہو تم میری رضا
منہ تمہارا نہ کبھی دیکھوں گا
وہ تبھی شرم و حیا چھوڑ اٹھا
ہوے رنجیدہ بہت شاہ انام
اس شقی پر تو مسلط کر دے
قافلے ساتھ گیا جانب شام
حق ہیں تھا اسکے بڑا اسکو خطر
ناگہاں آیا ہی یک شیر بشب
اور اسے پھاڑ وہین کھایا ہے
وہ جہاں میں ہی ہلاکی بخشا
دیتا ہی انکی ہلاکی سے خبر
اور جو کچھ کہ کسب اسنے کیا
ہووےگی حشر مین در نار حریق
کہ یہ دنیا مین سدا وہ پرعیب
آپکے پائے مبارک مین چبھے
اپنے گردن ہین ہی وہ لیتی تھی
پیٹھ کے پیچھے ہی دیا اسکو گرا
آہنی سلسلۂ تا رسقر
دو جہانہین بھی ہلاکی بخشا
ایسا حضرت کو دئی رنج و محن
کیا کرتے ہیں علانیہ نہی
کچھ نکر سکتے تھے وی زشت سیر
مشرکان اور بہت سے بیدین

جلد یہ رشتۂ مہلت توڑ دو
وہ جو عتبہ تھا بڑا اسکا پسر
آیا ہے نزد حبیب خلاق
حق کی درگاہ میں اٹھا دست دعا
ہوی مقبول یہ حضرت کی دعا
ایک جنگل مین وے پہنچے ہین جب
جمع کر سب کا وے سامان یکسر
سونگتا اب یہ کیا ہے وہ گذر
الغرض عتبہ ہلاک اسکو کیا
کہ وی حضرت کے ہوے تھے دشمن
کہ ابولہب لعین و ناپاک
پس وہ مرتے ہی اسے یہ تاثیر
ہے وہ ہیزم کے اٹھانیوالی
جمع کر کانٹے جو لاتی تھی
پشتہ ہیزم کا وہ یکروز بڑا
سنگ پر ایک اتاری ہے اسے
پڑ گئی سخت گلے مین پھانسی
یونہی جو کافر و مشرک بد فن
اور دیا غلبہ نبی کو اپنے
ایک حضرت نہیں دعوت چھوڑے
آپ کے ہو گئے دشمن وی تمام
کہتے ہین جمع ہو سب بد اندیش
متفق ہو کے سبھی پر ہوس

پہر وہ دختر کو نبی کے چھوڑ دو
بسکہ خاموش رہا یہ سنکر
اور دیا آپ کی دختر کو طلاق
بد دعا ایسی کئے ہین اے خدا
حق تعالیٰ اسے مقہور کیا
اترے سب خیمہ وہاں کرکے نصب
پس عتبہ کو سلائے اسپر
اور کسیکو نہ دیا رنج و ضرر
کہ دیا تھا وہ نبی کو ایذا
اور وے آپکو تھے رنج و محن
ہو گیا آپ تباہ اور ہلاک
خوار کرڈالینگے در نار سعیر
رنج دوزخ میں ہی پانیوالی
رہ مین حضرت کی بچھا دیتی تھی
سر پہ رکھ لانے لگی آتی تھی اٹھا
تا کچھ آرام و تسلی پائے
اسی حالت سے وہ دوزخ میں گئی
آہ حضرت کے ہوے تھے دشمن
دن بدن چمکایا دین کو اسکے
بلکہ اظہار مین ہی تھے اسکے
اور ہوے دشمن اصحاب کرام
ایک جماعت ز رئیسان قریش
آئے غصے سے ابوطالب پاس

یون لگے کہنے تو ہے میر عرب — عمر و دانائی مین ہے پیر عرب
کر بھتیجا نے ترا ای آگاہ — یہ محمد پسر عبد اللہ
پر نیا دین وہ یک لایا ہے — قوم سے اپنی وہ باز آیا ہے
کفر اور شرک ہی رکھا ہی نام — اور تبونکو بھی ہو دیتا دشنام
تین سو ساٹ خدا کو چھوڑو — سر بسر ان سے عقیدہ توڑو
ابو طالب نے سنا جب یے یار — انکی بیہودہ سرائی ناچار
انکی فریاد کو پر وہ ہشیار — نہین حضرت کو کیا گوش گذار
ابو طالب کے مکان پھر آئے — شاہ عالم کی شکایت لائے
ابو طالب نے مگر ای اکرم — نہین چھوڑی ہی اہانت کوئی دم
انہی حضرت کی عداوت مین کمر — آپکو دینے لگے رنج اکثر
کہتے کوئی آپ کو شاعر ہے یہہ — کہتے کوئی کاہن و ساحر ہی یہہ
کوئی بولے کہ نہین حقکے نبی — اور نہین وحی کلام اللہ بھی
اور کوئی مٹی اڑاتا شہ پر — آپ پر پھینکتا کوئی پتھر
شہ کو ہمسایہ مین تھے جو کفار — دیتے اقسام کے رنج و آزار
کہتے ہین جب وہ شہ خلق نواز — جاتے مسجد کے طرف بہر نماز
کیسی ہمسائیگی ہے یہ ہیہات — کہ ادا کرتے ہین جو میر سمات
ایکدن شاہ ہدا سرافراز — روبرو کعبے کے پڑہتے تھے نماز
اونٹ کاٹے ہین قبیلے مین فلان — کون ہی تم مین کہ اب جاوے وہان
عقبہ یک کافر بدبخت جو تھا — جاکے وہ پوٹھا اٹھالے آیا
کافران دیکھ کر یہ ہنستے تھے — ہنستے اور ایک پہ یک گرتے تھے
فاطمہ ایسے مین اسجا آئے — دور اس پوٹھے کو حضرت سے کئے

اَللّٰھُمَّ عَلَیْکَ بِقُرَیْشٍ

ہوئی مقبول یہ حضرت کی دعا — انکو سب بدر مین حق نے مارا

ہم ہین ہر کام مین تیری منقاد — اب بھی لائے ہین ہم سب فریاد
عقل و اخلاق مین ہی گرچہ طاق — سب فضائل مین شہیر آفاق
باپ دادے کے ہمارے دین کو — سب ہمارے یہ قدیم آئین کو
کہتا ہے ایک جہانکا ہے خدا — طاعت اسکی ہی کرو دل سے ادا
ہمکو اسکا سبب ہے رنج و الم — کر نصیحت تو اسے ای اکرم
آتش فتنہ بجھانے کو مگر — انکو بھیجا ہے تشفی دیکر
دیکھا کفار نے پھر آنحضرت — ترک کرتے نہین ہرگز دعوت
عد و کد گرچہ کئے وے بیحد — تا کرے ترک وہ سرور کی عدد
ابو طالب سے ہوئے جب نومید — ہوگئے ناچار وے کفار عنید
بہت اس شہ کو ستانے کو لگے — آپکے دل کو دکھانے کو لگے
کوئی کہتے تھے کہ دیوانہ ہے — اور کلام آپ کا افسانہ ہے
رب کو کوئی آپکے دیتا گالی — جبرئیل اور فرشتون کو بھی
راہ مین کانٹے بھی دروازے پر — ڈالتے خون و نجاست لاکر
رات کو شاہ گذرنے کی جا — ڈالتے لاکے بہت سا کچرا
رہ سے وہ خار و خسک سرکاتے — اور نرمی سے تھے یون فرماتے
ظلم و کفار مین یک قصہ عجیب — کی بخاری نے روایت ای لبیب
وہان بیٹھے تھے جو یک جمع قریش — انمین سے کہنے لگا یک بدکیش
اونٹ کا پوٹھا اٹھالے آوے — اور محمد کے اوپر رکھ دیوے
جب گئے سجدہ مین وہ شاہ ہدا — آپکے پشت پہ وہ رکھ ہی دیا
شہ کی تھا پیٹھ پہ ہی وہ پوٹھا — سر سجدہ سے اٹھائے اپنا
کر نماز اپنی تمام آنحضرت — یہ دعا انپہ کئے بارقت
خاص او جند لعین پر بھی گئے — کہ ابو جہل بہی ہمگان سے
دیتے تھے ایسے ہی ایذا کفار — صبر کرتے تھے رسول مختار

لیک دعوت سے نہ باز آتے تھے
حق تبلیغ بجا لاتے تھے

طارق اسطرح کہا ہے پُرسوز
مین تہا بازار عرب مین یکروز

ایہا الناس نہو تم گمراہ
بولیو لَا اِلٰہ اِلَّا اللہ

پاؤں کو شہ کے تھے لگتے پتھر
اور کہتا تھا ہی وہ ابتر

شاہ اسبات پہ ہوتے تھے ملول
اور دعوت مین ہی تھی بس مشغول

تھے شکایت مین ہی حضرت کی تمام
آئے ایسے مین وہ سالار انام

تب جو کفار وہان بیٹھے تھے
ناسزا شاہ کو کچھ کہنے لگے

دو تین تیسرے طواف اندر بھی
ناسزا انکی وہی سنکے نبی

گر قبولوگے نہ تم میرا دین
ذبح یکبارگی کرون تمکو یقین

روایت

کہتا ہے روز جب آیا دوسرا
کعبۃ اللہ مین مین بیٹھا تھا

کل مذمت وہ جو کرتے تھے ہم
آئے ایسے مین محمد جسدم

وہ خدایون کو ہمارے دشنام
دیکھو دیتا ہے علانیہ مدام

لائے ہین ایسے مین تشریف وہ شہ
اور لگے کرنے طواف کعبہ

کہے کیا آپ ہی کہتے ہو بد
سب خدایون کو ہمارے بیحد

گرچہ کفار ہوئے سب خاموش
ایک کتے نے کیا لیکن جوش

کرکے غصہ بہت اس ملعون پر
شہ سے دور اسکو کیا وہ رہبر

تمپہ لایا ہے وہ حق سے قرآن
ایک کہتا ہے خداوند جہان

لیک صدیق کو وہ سب ذات
دئے تکلیف بہت کچھ ہیہات

سنکے زہرا نے وہ تدبیر کہین
آکے رونق ہوئی از شہ دین

کافران قتل کے تھے جو خواہان
دیکھ حضرت کو ہوی بے امکان

شناعت الوجوہ

الغرض شہ کی ترقی فیروز
دیکھے کفار نے جب روز بروز

روایت

شاہ تمکین سے چلے جاتے تھے
اور لوگون کو یہ فرماتے تھے

بولہب شاہ کے پیچھے تہا روان
پھینکتا جاتا تہا پتھر نادان

کہ محمد کی نہ کیجو تصدیق
بلکہ تکذیب کرو بالتحقیق

اور کفار عناد یہ قریش
جمع کعبے مین تھے یکدن بدکیش

رکن کا کرکے ادا اس وہ شہ
جب لگے کرنے طواف کعبہ

شہ کی پیشانی پہ تب اے ماہر
ہوے آثار کراہت ظاہر

یون کہا انکو کہ ای جمع قریش
کفر کا ترک کرو یہہ بدکیش

پس یہ سنتے ہی ہوے لرزان ہو نام
لگے کرنے تو تملق سے کلام

عمر بن عاص کا بیٹا آگاہ
نام تھا جس کا یقین عبداللہ

جمع کفار وہی ہو یکسر
اسطرح کہتے تھے باکید یگر

بندنا گہہ ہوئی ہم سبکی زبان
بات کرنیکا نہین تہا امکان

آج بے شبہ اگر وہ آوے
ہمسے ان کل کا وہ بدلہ پاوے

آہ کفار سے سب جمع ہوئے
سب کے سب آپ کو آگھیر لیئے

شاہ کہو ہان کہ مین کہتا ہون بجا
اور کہتا ہی ہون یونہی سب!

ڈالا اس شاہ کی چادر پہ ہاتھہ
تہا ابوبکر جو تب شاہ کے ساتھ

یون کہا او سے سب گمرہ سے
بے ادب مت ہو رسول اللہ سے

سنکے بوبکر سے اسبات کو سب
وہ مزاحم نہوی شاہ کے تب

نقل ہے جمع ہوئے یکدن وے لیام
قتل سرور کی کئے فکر تمام

شاہ بس سنتے ہی یہ بات اٹھے
اور طرف کعبۂ اقدس کے چلے

خاک اک مٹھی پیمبر نے اٹھا
پھینک دی انپہ پڑھی دیکے دعا

جتنے کفار پہ پہنچی وہ خاک
سب ہوئے بدر کی غزوہ مین ہلاک

ہے ترا یدین جماعت اسکی
عزت و حرمت و شوکت انکی

شعرا ایسی کیے سب اشرار کہ کوئی شخص بڑا ہوشیار
شعر اور سحر میں ہوئے یکتا اور کہانت میں بھی ہووے یکتا
اور تقریر میں ہوئے مشہور بھیجیں ایسے کو پیمبر کے حضور
تاکسی ڈھب سے وہ پا انداز شہ کو اس کام سے اب لاوے باز
متفق ہو کے کہے سب گمراہ شخص ایسا ہے مقرر عتبہ
تہا عرب میں وہ بڑا ہی عاقل تھا ہر یک فن میں بڑا ہی کامل
بھیجے پس اسکو حضور سرور شہ سے وہ کہنے لگا یون آکر
ای بھتیجے مری سن عرض تو اب تیرا عالی ہے حسب اور نسب
اختیار ایسا کیا تونے کام جس سے گمراہی کا آوے الزام
باپ دادوں پہ ہمارے کی ریب کب روا انکو لگانا یہ عیب
لوگ کرتے ہیں ملامت یہ مجہے کہ میں سمجھاؤں تمہیں اب جاکے
گر کریں کام یہ شہوت کے سبب ہووے عورت جو پسند آپ کو اب
توڑ اشراف قریش اے اکرم میں کرادیتا ہوں تزویج بہم
زر ہے مطلوب تو دوں اتنا مال آپ ہو جاویں تونگر فی الحال
سلطنت آپ کو گر ہے مقصود بادشاہ اپنا بناویں ہم زود
اور ہے بیماری اگر کچھ لاحق تو میں لاتا ہوں طبیب حاذق
شاہ دیں باتیں یہ جب اس سے سنے سورۂ فصلت آغاز کیے
بیٹھ پیر باندہ کر وہ ہات اپنے غور سے اسکو لگا ہی سننے
شاہ عالم نے شروع سورت پہنچے جسوقت کہ تا این آیت

فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّ ثَمُوْدَ

اپنے منہ پھیریں یہ کفار اگر بول اکموا ای سے پیغمبر
کہ ڈراتا ہوں تمہیں میں ز عذاب سخت بیہوش ہو کر دیوی شتاب
مثل آن سخت عذاب ای لوگو آیا تھا عاد و ثمود اوپر جو
عتبہ یہ سنتے ہی مبہوت ہوا [illegible] خشک ہے کہنے لگا
یون ہوا ہے اثر قرآنی کہ اسے ہوگئی یک حیرانی
بات کرنے کی نہ پایا طاقت ہو کے ہوشیار [illegible]
قوم سے اپنے کہا جاکے تمام میں محمد سے سنا ایسا کلام
جسکی عظمت ہے بہت یاد ابھی [illegible]
اب اسی میں ہے صلاح ای لوگو اسکی ایذا میں نہ رہنا پڑو
حال پر اپنے اسے تم چھوڑو رشتۂ خویشی کا نہ ان سے توڑو
اس سے تم ہووینگے غالب زود پاویں بے رنج تم اپنا مقصود
تہ گیر ہو وہ غالب بیشک ملک عالی تمہارا ہے یک
اسکی عزت سو تمہاری عزت اسکی حرمت سو تمہاری حرمت
یوں ہی ہوتے ہیں آثار اسکے دن بدن اسکو ترقی ہوئے
غلبہ آخر اسے میسر ہوگا دین چمکیگا جہان میں اسکا
کافران سنکے کہے عتبہ کو کہ محمد نے کیا ہے جادو
کہا عتبہ سے کہ مختار ہو تم رائے میری یہ کہا سلسلے [illegible]
کہتے ہیں جیتا تھا جبتک ای یار ابو طالب بصد اعزاز و وقار
پاسے امکان نہیں کفار یکسر کہ رسول اللہ کو پہنچاویں ضرر
اور اشراف صحابہ کو بھی سب قوم و خویشوں کی حمایت کے سبب
رنج و تصدیع نہ دے سکتے تھے دشمنی دل میں بہت رکھتے تھے
مفلسان جو تھے صحابہ میں مگر باندہے تھے انکی اذیت میں کمر
ایک کافر کا امیہ تہا نام تہا بلال حبشی اسکا غلام
جبکہ حضرت پہ وہ ایمان لایا بت پرستی سے بدل باز آیا
جب امیہ کو یہ پہنچی ہے خبر باندہا ہے اسکی عداوت میں کمر
کہا اسلام سے تو اب پھر جا وہ کہا میں نہ پھروں گا حاشا

تب وہ ملعون بہت ہو کر برہم　　ہے لگا کرنے بڑا ظلم وستم
نہیں تفصیل کا اسکے امکان　　اس سے تہوڑا یہاں کرتا ہون بیان

تھے وہ ملعون کہ یار جو غلام　　حکم یہ کرتا تھا وہ انپہ تمام
کہ اسے قمچیون سے مارین سب　　ایک کے بعد ہی اک ساری شب

ایک لمحہ نہو موقوف آواز　　تہے مظلوم وہ در سوز وگداز
دن کو پہر جو نوبت گرم ہو جب　　ہات اور پاؤں کو باندہ کے تب

گرم کنکرون پہ ہی بس سلواتا　　آگ سی ہر دو طرف سلگاتا
اور سینہ پہ بڑا ایک پتھر　　لاکے رکھواتا وہ ملعون ابتر

ایسی حالت مین بلال آگاہ　　بولتے ایک ہی اللہ اللہ
اور ایسا ہی بہت سخت عذاب　　ایکدن دیتا تہا وہ زشت نصاب

ناگہان ایسے مین اس جگہ پر　　ہوا صدیق معظم کا گذر
دیکھ یہ حال امیہ سے کہے　　اسقدر ظلم نہ اسپر کیجے

اور کیا جرم و گنہ اسکا ہے　　اسقدر ظلم جو تو کرتا ہے
وہ تو کہتا ہے کہ اللہ ایک ہے　　یہ تو سچ ہے نہیں اسمین شک ہے

تب لگا کہنے کو وہ زشت انجام　　ای ابوبکر یہ میرا ہے غلام
رحم گر اسپہ تجہے کچہ آوے　　مول لے اسکو کہ دیتا ہون تجہے

تب ابوبکر نے خوش ہوکے کہا　　مول اب اسکی تو قیمت ہی کیا
مول جو اسکا وہ ملعون بولا　　دیکے صدیق نے تب اسکو لیا

اور خدمت مین نبی کے لائے　　ماجرا اسکا سبہی عرض کئے
اور کئے عرض کہ اسکو دلشاد　　یا رسول اللہ کیا مین آزاد

خوش بہت ہو گئے شاہ ہدا　　حق مین صدیق معظم کے دعا
مدح مین حضرت صدیق کی رب　　بہیجا ہے سورۂ واللیل کو تب

اپنے رضوان کی بشارت دیا　　اور امیہ کی مذمت بہی کیا
فخر ہے حق کے بلال فاخر　　پایا یہ رتبۂ اعلی آخر

کہ نبی دیکھا ہی [illegible] ظلم [illegible]　　جلد مین پہنچے ہی [illegible]
اور عمار کے مانباپ کو آہ　　[illegible]

آخر آکے [illegible] کا لیے　　آہ کفار نے ہین قتل کئے
ہین اس امت مین وہی پہلے شہید　　دیوے حق انکو جزا [illegible]

اور اسی سال مین از پیغمبر　　ہوچکا معجزۂ شق قمر
معجزۂ شق قمر کا پرنور　　شمس تابان کی بہی زیادہ مشہور

پانچواں گل نبوت سے پانچویں سال کا احوال مین ہجرت صحابہ کرام کی طرف حبش کے

پانچویں سال مین کفار عرب　　رنج دینے کو لگے بیحد جب
اپنے یارون کو حبش بہیجے نبی　　تہے انہار [illegible] مرد سبہی

اولا سب سے ہوا ہے عثمان　　ساتھ لے حضرت رقیہ کو روان
تب کہو لوٹ کے بعد عثمان ہی　　کیا ہجرت پہلے ہمرہ بی بی

تہا نجاشی جو حبش کا سلطان　　انکی تعظیم کیا سر و عیان
پائے آرام وہان خاطر خواہ　　سنے ایسے مین خبر یہ ناگاہ

کہ کئے صلح نبی سے کفار　　آئے مکے کو یہ سنکر بلغار
صلح کی پر جو سنے تھے وہ خبر　　تہی حقیقت مین غلط وہ یکسر

پس بہ فرمان رسول مختار　　پھر گئے دوسری ہجرت ناچار
نکلے ساتھ انکے بہت سے اصحاب　　[illegible] یہ [illegible] حساب

سب کو بہیجے بہ حبش سید ناس　　رہے بوبکر و علی حضرت پاس
ان مہاجر کا تہا جعفر سردار　　اور [illegible] شعار

تہا ہم جاکے حبش جب پہنچے　　عیش و راحت سے وہان رہتے تہے
کافران مکے [illegible]　　[illegible] آتش مین [illegible] دل [illegible]

پس بہت تھے نجاشی کیلئے
اور امیرون کے تحفے بھی انکے

طارقہ نام جو تھا ایک امیر
جلد جا اس سے طلب بے تاخیر

تحفے لائے سو وہ سب پہنچائے
اور احوال سب اظہار کیے

انمین سمجھا ہو وہین وہ آگاہ
کہ یہی ختم رسل ہے واللہ

تب نجاشی نے عمرو سے پوچھا
کونسا دین ہے ان لوگون کا

تب نجاشی نے کہا انکے تئین
جنکا معلوم نہو مذہب و دین

غیر دیانت مین انکو کیونکر دُن
بلکہ انکو بھی بلا کر پوچھون

لیکے ہمراہ صحابہ کو سبھی
آئے مین جعفر طیار تبھی

غیر حق کو نہ کرین ہم سجدہ
یون پیمبر نے ہمین حکم کیا

اور فی الفور اٹھا کر تقدیم
اسکے علما بھی کئے سب تعظیم

بولا کیا ہے تمہارا احوال
تب کہے جعفر فرخندہ خصال

بت پرستی مین ہی تھے خاص و عام
اور مردار بھی کھاتے تھے تمام

بھیجا ... عنایت سی خدا
ایک پیمبر کو کیا ہے پیدا

با امانت دیانت موصوف
سب کمال مین نہایت معروف

حکم کرتا ہے نمازون کو پڑھو
صلہ رحمی بھی قرابت سے کرو

اسلئے لوگ ہو سارے دشمن
ہمکو بس دینے لگے رنج و محن

جب نجاشی نے سنا یہ احوال
بولا جعفر سے کہ اے باجلال

تب لگے پڑھنے کو جعفر امین
سورہ مریم کا ز قرآن مبین

فَكُلِي وَاشْرَبِي وَقَرِّي عَيْنًا　سورۂ مریم

اتنا روئے علما بھی اس کے
کہ کتب بھیگ گئے ہین انکے

پایا موسی نے جو مشکوۃ سے نور
یہ بھی پایا ہے وہ مشکوۃ سے نور

کہا تحفے سب انکو واپس
ہوکے شرمندہ اٹھے وہ ناکس

ام سلمہ نے روایت یون کی
کہ مہاجرین تھی داخل مین بھی

عمرو بن عاص و عمارہ کو سات
دیکھنے بھیجے ہین حبش کو بذات

اور وساطت سے اسیکے سب
پس نجاشی سے ملے جا کر تب

پڑھا تھا جبکہ نجاشی انجیل
سنتے ہی نام محمد سے قبل

الغرض بولی یہ احوال کو سب
اہل ہجرت کو کیا اس سے طلب

پسر عاص عمرو بولا تب
کہ نہیں انکو مقرر مذہب

ویسے لوگ آ کے ہیں ملک اندر
جب پناہ میری لئے ہون یکسر

علما کو سبھی کر اپنے طلب
اور صحابہ کو بھی بلوایا سب

نہ نجاشی کے تئین سجدہ کئے
پوچھا جب اسکا سبب یون بولے

بات سنتے ہی نجاشی اے یار
رعب ہیبت مین پڑا ہے بسیار

سب مہاجر کو باکرام بٹھا
اسطرح حضرت جعفر نے کہا

اے ملک قوم ہماری یکسر
جاہلیت مین پڑی تھی اظہر

ہم تھے سب کھیلتے جوا بسیار (بادشاہ ۱۲)
اور بہت ایسی ہی تھے بد اطوار

بسکہ ممتاز وہ ہی قوم مین سب
از رہ شرف نسب اور حسب

جھکے ہی طاعت و توحید اوپر
وہ بتاتا ہے سبھون کو اشہر

لائے ہم اسپہ بلاشک ایمان
اسکے محکوم ہوے از دل و جان

ظلم ہم انکا نہ سہہ کر واللہ
لئے اس ملک مین اب آکے پناہ

کہ پیمبر پہ تمہارے جو کتاب
آئی ہے پڑھ کر سنا مجکو شتاب

جب اس آیت پہ وہ پہنچے اے یار
لگا رونے کو نجاشی بسیار

اشک سے ریش ہوئی اسکی تر
شوق احمد سے ہوا بس مضطر

پس لگا کہنے نجاشی اس دم
ہے وہ واللہ رسول اکرم

پس عمرو اور عمارہ سے کہا
جانیو تم نہ ہین انکو دونگا

بولا جعفر کو نجاشی بطرب
رہو خوشحال تم اس ملک مین اب

جب ابن عاص عمر اٹھ کے چلا
راہ مین غصہ سے یون کہنے لگا

وفد عمرو بن عاص کا نجاشی کے پاس اور صحابہ کا جواب

کہ نجاشی سے کہو گا کیا بات ۔ جس سے ان لوگ پہ سب آوے گھات
باب میں حضرت عیسیٰ کے بھی ۔ ہیں تمہارے بھی مخالف یہ سبھی
بس سنے یہ جو نجاشی سر روز ۔ یوں نجاشی سے کہا ہے پر سوز
پوچھا بلوا کے نجاشی اس حین وقت ۔ پڑھا جعفر نے اس آیت کو وہیں

إِنَّمَا الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَىٰ مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِّنْهُ　سورہ نسا

یعنے عیسیٰ جو ہے مریم کا پسر ۔ وہ خدا کا ہے یقیں پیغمبر
اور وہ یک کلمہ ہے اس کا ۔ جسکو مریم کے طرف ڈال دیا
سن نجاشی نے کہا تب اللہ ۔ راست یہ بات ہے بیشک و شبہ
آفریں تم پہ ہوا ہے جمع عرب ۔ اور بہتیر یہ تمہارے خورشید سب
میں یہ دیتا ہوں گواہی وہ نبی ۔ ہے بشارت دیا عیسیٰ جس کی
بولا جعفر کو رہو تم خوشحال ۔ ملک میں میرے نہیں تمکو ملال

گلدستہ بیان میں بحث کرنے جعفر طیار کے علمای نصاری کیساتھ اور ملزم ہونا ان کا

علما جمع ہوئے یک بار ۔ آ نجاشی سے کئے یوں گفتار
جمع احبار کو کروا کے سبھی ۔ اور بلا جعفر طیار کو بھی
بحث کروا تو ہمیں جعفر سے ۔ ہو گئے سب تا سبھی ظاہر ہوئے
بحث کروایا نجاشی اس دم ۔ انکو جعفر نے کیا سب ملزم
تھوڑے عرصے کو ہی آگے رسول ۔ آیتیں پائی تھے یہ شرف نزول

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِّن دُونِ اللَّهِ فَإِن تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ ۝ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تُحَاجُّونَ فِي إِبْرَاهِيمَ وَمَا أُنزِلَتِ التَّوْرَاةُ وَالْإِنجِيلُ إِلَّا مِن بَعْدِهِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝ هَا أَنتُمْ هَٰؤُلَاءِ حَاجَجْتُمْ فِيمَا لَكُم بِهِ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَاجُّونَ فِيمَا لَيْسَ لَكُم بِهِ عِلْمٌ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ　سورہ آل عمران

ترجمہ کہہ اے کتاب والو آؤ ایک سیدھی بات پر ہمارے اور تمہارے درمیان کی کہ بندگی نکریں مگر اللہ کو اور شریک نہ ٹھہراویں اس کا کسی چیز کو اور نکریں آپس میں ایک ایک کو رب سوای اللہ کے پھر اگر وے قبول نکریں تو کہو شاہد رہو کہ ہم تو حکم کے تابع ہیں. اے کتاب والو کیوں جھگڑتے ہو ابراہیم پر اور توراۃ پر اور انجیل تو اتریں اسکے بعد کیا تمکو عقل نہیں سنتے ہو تم لوگ جھگڑ چکے جس باب میں تم کو کچھ خبر تھی اب کیوں جھگڑتے ہو جس بات میں تمکو خبر نہیں اور اللہ جانتا ہے تم نہیں جانتے

آیتیں بھیجے تھے یہ خیر الناس ۔ یہ حبش جعفر و اصحاب کے پاس
بحث میں جعفر فرخندہ صفات ۔ جب فصاحت سے پڑھا یہ آیات
سارے احبار ہوئے ہیں خاموش ۔ پھر اس آیت کو پڑھا وہ پرجوش

مَا كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا وَلَٰكِن كَانَ حَنِيفًا مُّسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ

نتھا ابراہیم یہودی اور نتھا نصرانی لیکن تھا ایک طرف کا حکم بردار اور نتھا شرک کرنے والا

تب نجاشی نے کہا ہے بیقیل ۔ کہ بلا شبہ براہیم خلیل
نہ نصارا تھا یقیں اور نہ یہود ۔ سچ یہ فرماتا ہے وہ رب ودود

جب اقرار نجاشی نے کیا / وہین جعفرؓ نے اس آیت کو پڑھا

اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرَاهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ سورۂ آل عمران

لوگون مین زیادہ مناسبت ابراہیم سے انکو تھی جو اسکے ساتھ تھے اور اس نبی کو اور ایمان والون کو اور اللہ والی ہے مسلمانون کا

جب نجاشی نے آیت کو سنا / صدق و اخلاص سے یون کہنے لگا
کیا ظاہر وہین اپنا اسلام / اور سچا ہے نبیؐ کو پیغام
آئے در خدمت سالار جہان / انکو حضرت نے سنایا قرآن
　/ لائے ایمان بھی سیکھے قرآن

ای خداوند کریم بے چون / مستحق ابھی ہین براہیم کا ہون
بعد ازان جلد حبش سے ای میر / علما ہین نصارا کے شہیر
روئے اسقدر وے قرآن سنکر / داڑھیان ہوگئی ہین انکے تر
جا نجاشی سے کئے سب بیان /

چھٹا گل نبوت کے چھٹوین سال کے احوال مین اور کفار کا ظلم اور ایمان لانا حمزہؓ کا

سال ششم مین بصد عزت و شان / حضرت حمزہؓ نے لایا ایمان
کہ ابوجہل لعین بدکار / ایکدن شہ کو دیا تھا آزار
کہتے ہین حضرت حمزہؓ ای یار / گیا اس روز تھا از بہر شکار
پھر کے حمزہؓ کے طرف وہ آہو / یون فصاحت سے کہا ہے اسکو
کاش گر انپہ چلا تا تو تیر / پاتا دو جگمین سعادت ای خبیر
سن یہہ حیران ہوا وہ فی الحال / جلد آکے کو پوچھا احوال
جا ابوجہل کو ایسا مارا / سات جا سر پہ اسکی زخم لگا
وہ سلام آکے کیا دو سہ بار / ملتفت شہ نہوے ہین زنہار
شاہؐ یون تب سے فرمائے ہین / چھوڑدے مجھکو کہ بیکس ہو مین
آہ زندہ نرہا میرا جد / کرے اسحالمین تا میری مدد
تب قسم کھاکے ہی حمزہؓ نے کہا / بدلہ مین آپکے دشمن سے لیا
کہ نہ ایمان کا پاکر منصب / گرچہ کفار کو تو مارے سب
وہ کہا مین نے سنا ہون یہ رسولؐ / آپ پڑھتے ہو کلام مقبول
کہا حضرت نے ہے وہ حقکا کلام / وہ کہا اس سے سنا کچھ ای ہمام

اسکے ایمانکا سبب ای دلبر / سنئے اسطرح سب ارباب سیر
آئے تب گوشہ مسجد مین رسولؐ / آہ بیٹھے تھے بہت ہوکے ملول
ایک آہوپہ چلایا وہ تیر / حق دیا اسکو زبان بے تاخیر
کرتے ہین قتل نبیؐ کی تدبیر / آہ اب لگے ہین کفار شریر
مجھ سے جرم کو گر تو مارے / نفع کیا تجھ کو ملے گا بارے
ظلم بوجہل کا ہے جب وہ سنا / تب حمیت سے غضب مین آیا
آیا پس نزد رسول مقبول / شاہ تب بیٹھے تھے مسجد مین ملول
پس لگا کہنے کو یا ابن اخی / کہہ جو چھپتا ہے نرکھ اب مخفی
آہ میرے نہین پدر و مادر / ہے یتیمی و لیسیری مجھ پر
نہ چچا ہے نہ برادر میرا / حق سوا کون ہے یاور میرا
شاہ عالم نے کہا تب ای عم / خالق ارض و سما کی ہے قسم
نفع کچھ تجھکو نہ دیوے وہ جدال / شرط ایمان ہے اول نہ قتال جنگ
صید کرتے ہو دلو نکو اس سے / کیا ہے وہ او لئے وہ کس سے
پڑھکے بسم اللہ رسول اکرم / پڑھے یہہ آیت قرآن اسدم

حٰمٓ ۝ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ

ذِي الطَّوْلِ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝ اتارنا کتاب کا اللہ سے ہی جو زبردست ہی خبردار گنہ بخشنے والا اور توبہ قبول کرنے والا سخت عذاب دینے والا قدرت والا صاحب بڑی بندگی نہیں سوائے اسکے اسی کیطرف پھر چلنا ہے

سن اس آیت کو کہا حمزہؓ نے تب	اس سے معلوم ہوا آپ کا رب	بخشنے والا نہیں کا ہی گناہ	جو کہے لا اِلٰہ اِلّا اللہ
شاہ تب اسکو کہی ہاں اے چچا	وہی توبہ بھی قبولے ان کا	عرض کی حمزہؓ نے پھر یوں ای شاہ	کلمہ لا اِلٰہ اِلّا اللہ
نہ پڑھی جو کہ بتصدیق شتاب	ہوئیگا اسکو خدا سخت عذاب	شاہ عالم نے کہا ہاں ای چچا	وہ کہا اور بھی کچھ پڑھکے سنا
	کہ شروع سورۂ طٰہٰ کو نبی	پڑھ سنائی ہیں یہ آیات تبھی	

طٰهٰ ۝ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰى ۝ اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ۝ تَنْزِيْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ۝ اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ۝ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى ۝ اسواسطے نہیں اتارا ہم نے تجھ پر قرآن کو کہ تو محنت میں پڑے مگر نصیحت کیواسطے جو کوئی ڈرے اتارا ہے اس شخص کا جس نے بنائی زمین اور آسمان اونچے وہ بڑا مہر والا عرش پر غالب ہوا اسیکا ہے جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے اور ان دو کے بیچ اور نیچے سیلی زمین کے

عرض پھر حمزہؓ نے کی ای سالار	ہے زمین میں بتان ڈیڑھ ہزار	تین سو ساٹھ ہیں کعبے میں کھڑے	ایک بالشت نہ حکم انکا چلے
آپ کہتے ہیں کہ در عرض و سما	ہی جو کچھ سب ہے وہ میری رب کا	کہے حضرت کہ ہی ایسا ہی ہاں	بلکہ ہی اس سے زیادہ پہچان
تب ہی حمزہؓ کو ہوا اسکا اثر	عرض یون کرنے لگا ای سرور	فکر میں آج کرون با دل و جان	اور کل آپ پہ لاؤن ایمان

گلدستہ بیان میں نزول چہار فرشتون کے حضور میں رسول مقبول کیواسطے اہلاک کفار کے

شاہ کے پاس اسی روز خدا	نقل ہے چار فرشتے بھیجا	عرض کی ایک نے اے پیغمبر	کہ موکل ہوں میں دریاؤں پر
حکم اب آپ کا گر میں پاؤں	تو ابھی نوح کا طوفان لاؤں	مشرکاں آپکے جو دشمن ہیں	سب کو یکبار میں ڈبا ہی دوں میں
دوسرا عرض کیا اے سرور	میں موکل ہوں یقیں بادل پر	حق میں اعدا کے اگر ہو ارشاد	قوم سا عاد کے کر دوں برباد
تیسرا عرض کیا اے سرور	کہ موکل ہوں میں سورج اوپر	حکم گر ہو ابھی ای حق کے حبیب	سر کفار کے لے آؤں قریب
تاکہ سر پھوٹ ہی جاوین اسکے	مغز گرمی ہو کرے گا نیچے	عرض کی جو تھی نے ای شاہ انام	میں موکل ہوں پہاڑوں پہ تمام
حکم گر ہو تو پہاڑ یک لاؤں	سر پہ کفار کے اسکو ڈالوں	حکم یہہ ہمکو کیا ہے وہ رب	آپ کا حکم بجا لاویں سب
سنکے فرمائے ہیں یوں شاہ ہدا	بولا آمین میں کرتا ہوں دعا	بس دعا کرنے لگی ای وہاب	دور کر خلق سے تو قہر و عذاب
قوم کو میری ہدایت دیجئے	نہ ہمیں آفت و زحمت دیجے	ہیں یہ سالت سے مرے انجان	اسلئے لائے نہیں ہیں ایمان
حسب فرمان ملایک نے یقین	عجز سے کہتے تھے آمین آمین	بس لگے کہنے کو یا شاہ امم	مرحبا مرحبا اے بحر کرم

انبیا جبکہ ہوئے تھے مضطر　　ہمکو بھیجا تھا خدا نے ان پر
قوم پر بیٹھے وہ کہ جبکہ چاہیے عذاب　　قوم مقہور یہ ہوئی انکی شتاب
آپنے قوم کی یون بخشی خطا　　چاہیے پھر انکی ہدایت ز خدا
شہ کہے خلق کی رحمت کیلئے　　آئے ہو نا ہین نہین زحمت کیلئے
الغرض جبکہ وہ گذرا ہے روز　　شب فیروز ہوئی جلوہ فروز
ہے دل پاک شہ عالم کا　　متعلق تھا بہ ایمان چچا
شب گذارے ہین تمامی بہ نماز　　اور کرتے تھے دعا ہی بہ نیاز
ابن مسعود کہا ہے یہ بات　　کہ یقین حضرت حمزہؓ اس رات
در پہ سرور کے بوقت وافر　　آپہنچ بار ہوا ہے حاضر
مہر سے جب ہوئی روشن یہ جہان　　مہر ایمان سے ہو روشن جون جان
آئے حمزہؓ بحضور سرور　　یون کہی انکو رسولؐ پیغمبر
ای چچا تم نے کیا تھا اقرار　　کہ مین کل پاؤنگا ایمان سے وقار
نے کی عرض کہ ای شاہ جہان　　آج ہی اور سنا کچھ قرآن
شاہ دین سورۂ الرحمٰن سے　　تب یہ آیات پڑھی قرآن سے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ الرحمٰن علم القرآن ٥ خلق الانسان ٥ علمہ البیان ٥ الشمس والقمر بحسبان ٥ والنجم والشجر یسجدان ٥ رحمٰن نے سکھایا قرآن بنایا آدمی کو پھر سکھایا اسکو بات سورج اور چاند کو ایک حساب سے بیلدار اور جھاڑ اور درخت لگے ہین سجدے مین

لگے کہنے تو کہ حسبی بھی　　یعنے بس ہکو یہ ای حق کی نبی
عقل کرتی ہے دلالت آ کر　　کہ یقین نجم و شجر یہ ساری
غیر حق کو نکرین سجدہ کبھی　　پس پڑھی کلمہ شہادت کا تبھی
دین کو آن سے ہوئی زینت زین　　ہوگیا روز وہ کفار پہ رین

گلدستہ بیان مین خطبہ پڑھنے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اور ظاہر کرنا توحید رب الوحید کا اور رنج دینا کفار عنید کا اس صدیق رشیدؓ کو

نقل ہے انکو ہی یکدن آ گئے　　عرض صدیقؓ نے کی حضرت سے
کہ مسلمان ہین قریب چالیس　　ہم ہین یہ دین کو ظاہر ای رئیس
کہے بوبکر سے تب یون حضرت　　ہمکو پورا نہ ابھی ہے قوت
پر بصد جد و کد اس شاہ کو لے　　آ گئے بیت اللہ مین صدیق سے
اور پڑھی خطبہ غرا و فصیح　　آمین ہی دعوت اسلام صریح
کافران سنتے ہی ہو مشتعل کباب　　سب گرے آ کے بصدیق شتاب
[illegible] پاک پہ بیسے ناکاسے　　آہ اس سوز سے یہان تک مارے
چہرہ بینی سے لے تا پیشانی　　موج کر یکسان ہوا اور گیا لانی
تکے ان صدیق کو ابنائی تمیم　　آ چھڑا انکو ز اعدائے لئیم
لے گئے انکو اٹھا کر اسدم　　تھے وہ مرنے کے قریب اکرم
شاہ ختم الرسل ہی پڑھی تھے بیہوش　　آخر روز مین جب پائی ہوش
تھی وہ اول جو کہی بات یہی　　بولو مجھ سے کہو کیا حال نبی
بہت سکھ نا فران سے بیٹے　　یون لگی انکو ملامت کرنے
جسکے خاطر تو اٹھایا یہ الم　　مارتا ہی تو ابھی اسکا دم
[illegible] ان آئی ہو سیکر کھانا　　الکلا دو کو تجھے وہ دانا
جبتلک شہ کا نہ معلوم ہو حال　　نکرون کھانیکا ہرگز مین خیال
[illegible] دریافت بہت کی جا کر　　بولی بوبکر سے پھر یون آ کر
دار ارقم مین شہنشاہ عرب　　خیریت سے ہین تو کھا کھانا اب

اپنی مادر سے کہو تب صدیقؓ ۔ کہ مین یہ نذر کیا ہون تحقیق
دیکھوں جبتک نبی کے اقدام ۔ نا کرون نوش مین کچہ آب طعام

دن گذر جانے کے جب آئی ہی شب ۔ انکو کھاندونپہ اٹھالیکر تب
لائے در خدمتِ سالارِ امم ۔ شاہ دیکھ انکو کئے چشم کو نم

بعد ازان انکو لگا اپنے گلے ۔ جوش الطاف سے بوسہ بہی دئے
اقتدا شہ کا صحابہ بہی کر ۔ بوسہ لینے لگے سب اعضون پر

درد و رقت سے لگے رونے کو ۔ اشک سے منہ کو لگو دہونے کو
شہ سے صدیق نے پس عرض کیا ۔ دیدۂ آپکے سب رنج گیا

اب یہی عرض ہے ای شاہِ ہدا ۔ ماں مری آئی ہے بس کیجے دعا
تا کہ حق اسکو مسلمانی سے ۔ بہرہ دے خلعتِ ایمانی سے

شہ دعا حق مین کئے تب اسکے ۔ اوسکو دے دعوت اسلام کئے
پس وہین جلد وہ ایمان لائی ۔ دو جہان کی ہے سعادت پائی

ہے روایت کہ اسی روز میان ۔ لائے ہین حضرت حمزہؓ ایمان
مومنان جو تہے ملول و رنجور ۔ ہوگئے اس سے زیادہ مسرور

گلدستہ ایمان لانے مین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے

بعد سہ روز عمرؓ بن خطاب ۔ ہوئے ایمان سے مشرف بہ صواب
وجہ ایمان مین عمر کے ای میر ۔ ہین روایات و حکایات کثیر

مختصر ایک روایت کا بیان ۔ نقل کرتا ہون حاجی سے بیان
ہے روایت کہ وہ سالارِ ہدا ۔ حق تعالیٰ سے کئے تہے یہ دعا

یا الٰہی یہ عمرؓ بن خطاب ۔ یا عمر ابن ہشام اب تو شتاب
دین اسلام کو بس غالب کر ۔ کیونکہ وے دو تو قوی تہے اشہر

ہے ابوجہل لعین ابن ہشام ۔ تہا شقی وہ تو ازل کا ناکام
حقمین کیونکر ہو دعا اسکی قبول ۔ ہوگئی حقمین عمرؓ کے مقبول

جاہلیت مین ابہی ہرگز وہ کبہو ۔ رنج و ایذا نہ دیا تہا شہ کو
بہن و بہنوئی عمر کے پنہان ۔ لائے تہے شہ دین پر ایمان

فاطمہ اسکے سمجہہ بہن کا نام ۔ تہی بڑی عابدہ نیک انجام
اسکا بہنوئی جو تہا سعد ای یار ۔ جسکو ہے عشرہ مبشرہ مین شمار

جبکہ اسلام سنے انکا عمرؓ ۔ جلد تر آن کے وہ بہن کے گہر
پوچھے اسطرح سنا ہون مین یقین ۔ باپ دادونکا تو چہوڑی ہے دین

ہوئی خاموش نہ کی وہ انکار ۔ تب کئی بہن کے سر پر یکبار
آہ سر پہوٹ گئے تب اسکا وہین ۔ خون ہوا خون سے اسکو رنگین

تب وہ کہنے کو لگی باتوفیق ۔ مین مسلمان ہوئی ہون تحقیق
تو جو چاہتا ہے سو کر مجہکو قبول ۔ ہے خدا ایک محمدؐ ہے رسول

بہن کی جب یہ دلیری دیکھے ۔ ہوکے ناچار اُسے چہوڑ دئے
کہتے ہین سو ہی پہرے رات کو جب ۔ بہن بہنوئی ہو بیدار بشب

سنکے قرآن کی تلاوت آغاز ۔ پڑہتے تہے سورۂ طٰہٰ بہ نیاز
سنتے جب انکو عمرؓ ہو بیدار ۔ ہوگئے سنتے ہی بے صبر و قرار

بہن کو پاس کہو آکے شتاب ۔ دے مجہے دیکھون یہ کیسی ہے کتاب
وہ کہی ہان یہ کتاب اللہ ہے ۔ جو منزل بر رسول اللہ ہے

بے وضو اسکو نہ چہینا ہے روا ۔ وصف مین اسکی ہے فرمایا خدا
لَا یَمَسُّہٗ اِلَّا الْمُطَہَّرُوْنَ　آیۃ

شرک کی تو ہے نجاست مین بہرا ۔ دون مین کسطرح ترے ہاتہ بہلا
بس وہین جلد عمر غسل کئے ۔ آکے پہر بہن سے اپنے مانگے

وہ کہی ہے یہ کتاب مولا ۔ بے ادب اس سے کہین تو ہوگا
تب عمر عہد کئے کہا کے قسم ۔ ہات مین انکو وہ دی ہے اسدم

پس وہ طہٰ سے لگے ہین پڑھنے ۔ جب اس آیت پہ ہین آکر پہنچے

وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰى اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى

اور اگر بات کہے پکار کر تو اسکو خبر ہے چھپی بات کی اور اس سے چھپے کی اللہ ہے جسکے سوائے نہین اسکے ہین سب نام خاصے

پس لگے کہنے کو رو رو وہ تمام ۔ کہ ہے بے شبہ خدا کا یہ کلام
ہے روایت کہ رسولؐ و یاران ۔ دار ارقم مین ہی تھے تب پنہان
ڈہونڈتے تھے یہی صحابہ کو تمام ۔ تا ہلاک انکو کرین وے ناکام
اور پوشیدہ ہی پڑہتے تھے نماز ۔ ظلم کفار سے سب بے دمساز
یعنی سب جمع ہو کعبہ مین شریر ۔ کرتے ہین قتل نبیؐ کی تدبیر
یہ فقیران شکستہ خاطر ۔ تھے انیسان رسولؐ خاطر
جان فدا کرنے پہ حضرت [illegible] ۔ ہوئے تیار شہادت کیلئے
[illegible] کہ اس گوشہ [illegible] جا [illegible] ۔ [illegible] اسلام کرین [illegible] ظاہر
پہنچے آواز ہماری یکسان ۔ تا [illegible] آن
روبرو اپنے شہادت پا دین ۔ تا یہ فخر سعادت پاوین
مطمئن دلکو رکھو صبر کرو ۔ اور امید قوی حق سے دہرو
اور حلقوم ذبیح اسمٰعیلؑ ۔ ذبح سے جسنے بچایا بے قیل

پس پڑھے کلمہ شہادت وہین ۔ اور پوچھے کہ کہان ہین شہ دین
کیونکہ سب جمع ہو کفار عرب ۔ قتل سرور کو ہی تھے فکر مین تب
اسلئے سارے صحابہ ذیشان ۔ تھے حفاظت مین نبیؐ کی ہر آن
یونہی اصحاب ہین مظلوم ادہر ۔ اور کفار کا ہے دہوم ادہر
اور بجاتے تھے طبل بے تمیز ۔ قتل پر خلق کو کرتے تھے دلیر
جب لگے سننے وہ آواز طبل ۔ سب کے سب ہو گئے مضطر بیکل
عرض یون کرنے لگے ہین آکے ۔ یا رسول اللہ اجازت دیجے
اور علانیہ زبان سے یکبار ۔ جان و تن اپنے کرین بعد نثار
پڑہین [illegible] کلمہ سب یکبار ۔ جان و تن اپنے کرین بعد نثار
[illegible] تب انکو دیون تسکین ۔ [illegible] تمکین
[illegible] ۔ [illegible] آتش گلزار
[illegible] تقین [illegible] ۔ [illegible] اشرار

روایت

[illegible] دعا کرنے لئے ۔ عجز و زاری سے بہت جلد اٹھے
یون لگے کہنے [illegible] ۔ ای خداوند مجیب الدعوات
ہے بیکس [illegible] ۔ سر بسر سارے ہین غمگین و [illegible]
کوئی سوا تیرے نہین یار نہین ۔ کوئی معاون و مددگار نہین
اپنے یک فضل کی کر اپنی نگاہ ۔ [illegible] کفار [illegible] ہمکو پناہ
کوئی جوانمرد کو بھیج ایسی اب ۔ دین کو جس سے ہو قوت یارب
یعنی جبریل معظم آئے ۔ شہ کی خدمت مین بشارت لائے

ہے روایت یہ کہ جب پیغمبر ۔ دیکھے [illegible] یاران [illegible] مضطر
سر سے عمامہ اتار اپنے وہین ۔ ڈال چادر گلے مین شہ دین
سجدہ کیا [illegible] انیس ۔ اہل توحید ہین اور میرے انیس
[illegible] عبادت تیری ۔ [illegible] ہین محبت تیری
انکے غم [illegible] ۔ [illegible] ہین [illegible] تو ان
ان ضعیفان کی مددگاری کو ۔ انکی غمخواری و دلداری کو
تھے اسی عرض مین شاہ ہدا ۔ [illegible] ہین [illegible] فدا
یون کہے عرض کہ ای حق کے رسول ۔ کی دعا آپکی [illegible] قبول

دین اسلام کی اب کرنے کمک　　آپ جو مانگے جو انمرد کو یک
کہ کھڑے ہو دین وا زبیت حرم　　صف بصف تا بہ ثرے ارقم
آسمانوں کے فرشتوں کو تمام　　اسطرح حکم کیا رب انام
اپنے محبوب مکرم کے پاس　　سید عالم و آدم کے پاس
ای ملک میرے تم اب سرعت سے　　طیر تو اطیر تو اب کہتے ہوئے
یا نبیؐ دیکھئے آتا ہے عمرؓ　　شرف ایمان کا پاتا ہے عمرؓ
تھے اسی بات مین جبریل ابھی　　آئے ایسے مین عمرؓ در پہ تبھی
دلے اس نور سے خوش ہو بسیار　　کہ آری دست عمرؓ سے تروار
شاہ خوش ہو کے کہے تب تکبیر　　او صحابہ بھی کہے سب تکبیر
تھے جو اصحاب نبیؐ انتالیس　　ہوئے فاروق سے پورے چالیس
پھر عمرؓ عرض کئے اے سالار　　لات عزیٰ کی پرستش کفار
ہاتھ حضرت کو لے پس اسی روز　　سب چلے کعبے کو فرحت اندوز
اور عمرؓ پیچھے تھے آگے کرار　　سب کے ہاتھوں مین علم تھے تلوار
حضرت حمزہؓ علیؓ اور عمرؓ　　کر کے حملات وے کفار اوپر
انکا سردار جو تھا ایک لعین　　اسکو فاروق گرائے بہ زمین
دیدبے صدقے سے گرد جب باہر　　تب کیا شور بہت وہ کافر
لیے ہاں کی جماعت کو سب　　ظہر مسجد مین گذارے شہ تب
پس عمرؓ عرض کئے ہین ای شہ　　چاہین کیا جا اندرون کعبہ
کعبۃ اللہ مین تب جتنے تھے بتان　　یون عمرؓ کہنے لگے انکو عیان
گر پڑے جلد بتان اوندھے سب　　تبھی بھیجا ہے اس آیت کو رب
اے نبیؐ کافی ہے اللہ تجھے　　او جو تابع ہین مسلمانون سے
لائے جب حضرت فاروق ایمان　　دین اسلام لیا عزت و شان
دین اسلام کی عزت شوکت　　دن بدن پانے لگی ہے شہرت

حق نے اس عرض کو مقبول کیا　　حکم اسطرح فرشتوں کو دیا
یون طبقوں مین طبق پر انوار　　تا بہ تکریم کرین اسکو نثار
دیکھیو تم ای ملایک میرے　　ہم جو انمرد کو یک بھیجیں گے
تا کرے دین متین کی یاری　　دیوین دلریشوں کو وہ دلداری
اس جوانمرد کو اب رہ دیکھو　　پاس احمدؐ کے اسے لیجاؤ
ہمنے بھیجا ہے اسے ہو خوشحال　　تو بلا اسکو کر اب استقبال
آن کے سرور دین استقبال　　ہاتھون کو انکے کمر اندر ڈال
سر جھکا اپنا عمرؓ باآواز　　پس پڑھے کلمہ شہادت بہ نیاز
سب لگے کرنے سرور و شادی　　اور لگے دینے مبارک بادی
بولے جبریل ز ایمان عمرؓ　　خوش ہوئے اہل سماے سرور
کیا کرتے ہیں بلا شبہ عیان　　حقکی طاعت کرین کیوں ہم پنہان
شاہ کے سیدھے طرف تھے صدیق　　داؤین جانب مین تھے حمزہ تحقیق
آئے کعبے کو بصد عزت و شان　　دیکھ کفار ہوئے سب حیران
منتشر انکی جماعت کو کئے　　داد مردی و شجاعت کی شدت
چڑھکے سینے پہ بصد خشم دلی　　اسکی آنکھیں مین [illegible]
جلد آ اسکو چھڑا [illegible]　　[illegible]
ہے وہی اول [illegible]　　[illegible]
کہے ہان پس پکڑ اس شہ کا ہات　　لیگئے کعبے مین وہ اپنے ساتھ
لے بتان آیا ہے یہ حق کا نبیؐ　　جلد تم سجدہ کرو اسکو بھی

یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ حَسْبُکَ اللّٰہُ وَمَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ

اہل تفسیر کہے ہین رکھ یاد　　تابعداروں سے ہے فاروق مراد
کافراں ہو گئے سارے عاجز　　قوت ظلم نہ پائے ہرگز
کافروں اور مسلمانوں کے　　درمیان فرق جب آیا انسے

ہوا فاروق لقب جانو تم	رضی اللہ تعالیٰ عنہم

ساتواں گل نبوت سے ساتوین سال کے احوال مین قطع رحمی کفار کی بنی ہاشم اور سرور عالم اور حضرت کے صحابہ کرام سے اور حضرت مع صحابہ و بنی ہاشم غار مین تشریف رکھنا نہایت رنج و تصدیع سے تین سال تک اور مضمون قطع رحمی سے کفار اشرار کعبۃ اللہ پر ایک عہدنامہ جو لگائے تھے غیب سے ایک کیڑا وہان آنا اور اس مضمون بد کو اور چھوڑ دینا نام اللہ تعالیٰ اور رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پس غار سے تشریف لانا حضرت کا

ساتوین سال مین کفار تمام — دیکھے جب رونقِ دین اسلام
اور حبش انکو ہو ہجرت کی جگہ — راحت و عشرت و فرحت کی جگہ
دو جوان مردِ شجیعان عرب — یعنے حمزہؓ وہ عمرؓ پاک نسب
آنحضرت کے نبوت کی خبر — چو طرف پائی ہو شہرت اکثر
سارے کفار لگے جلنے کو — ہاتھ حسرت کے لگے ملنے کو
کہ بیہودہ کام سے کر ترک کام — یہی مقصود ہمارا ہے تمام
یا تو کر منع اسے جلد ابھی — تا خداؤن کو ہمارے وہ کبھی
یہ سخن گر نکرے گا وہ قبول — ہوگا ہاتون سے ہمارے مقتول
ابو طالب جو سنا قتل کی بات — فکر او غم مین پڑا کہ ہیہات
پر لگا کہنے کو اے نور العین — تیری دعوے ہے یقین حق بین
دشمن جان ہوے ہین تیرے — فکر بس اسکی ہے دلبر میرے
انکے معبودون کی مت کر توہین — فتنہ برپا نکہین تا ہو کہین
حکم سے حق کے ہی بس کرتا ہون — لوم لائم سے نہین ڈرتا ہون
کسطرح ترک کرون حکم خدا — حکم پر اسکے مری جان ہو فدا
ہے یقین اسمین سعادت تیری — ورنہ ہووے گی اہانت تیری
جب یہ ارشاد کئے سرورِ دین — جلد مجلس سے اٹھے سرورِ دین
شاہ عالم کو وہ پھر بلا کر — اس طرح کہنے لگا رو رو کر

دن بدن سرورِ دین کی رفعت — اور صحابہ کی ہمیشہ کثرت
ابو طالب کی حمایت ہر اوپر — بنی ہاشم کی اعانت ہر اوپر
یہی سلمان ہوئے از دل و جان — جن سے اسلام کو ہے رفعت و شان
ہر قبیلے مین عرب کے ہر جا — دین اسلام کا پایا چرچا
باندھکر سارے عداوتین کمر — ابو طالب سے کہے یون آکر
کہ بھتیجے کو ترے ہمکو سے — قتل کر دینگے بے شبہ اسے
بد نہ بولے بھی اہانت نہ کرے — بت پرستونکی شناعت نکرے
اپنی توبے سوا ہی سب شتاب — تاکہ کل دیوے ضرور اسکا جواب
شاہ عالم کو وہین بلوایا — بات کفار کی وہ سنوایا
پر ہین کفار شقاوت معمور — پر جہالت مین ہدایت سے دور
رحم کر لینے تو جان پر اس دم — انسے اس وقت ہے یہ کر لطف و کرم
یون جواب اسکے دئے شاہ انام — اے چچا مین جو یہ کرتا ہون کام
قوم و قویشونکی رعایت کے سبب — کافرونکی یہ عداوت کے سبب
تو بھی ابلاغ رسالت مین مرے — گر عدو لینے دل و جان سے کرے
مجھکو تائید خدا کافی ہے — اسکی نصرت ہی مجھے وافی ہے
جبکہ یہ بات سنا بوطالب — در و رقت ہوئی اسپر غالب
ہے دل و جان مرا تجھپہ فدا — کر او تجھکو جو ہے حکم خدا

جبتلک جان ہے مرِ تن میں ہے
دشمناں کر نہ سکینگے کچھ گھات
بنی ہاشم کا قبیلہ یکسر
متفق ہو سبھی کفارِ قریش
قطع کر دیویں سلام اور کلام
اُنسے کوئی شئی نہ خریدیں ہرگز
عہدنامہ اسی مضمون کا لکھے
اسکو لٹکائی ہیں پھر کعبے پہ
ابوطالب نے یہ سن اے اکرم
بولہب کافرِ ملعون اصلا
غار سے گر کوئی آتا باہر
لوگوں سے تو بقیں بیع و شرا
گرچہ پس آتے نہیں تھے وہ مگر
تاجروں کو بھی ڈرانے کو لگے
آہ گر دیکھتے کفار کمین
آہ پھرتے تھے صحابہؓ محروم
انکے اطفال جو تھے بےخور و خواب
ہے روایت کہ حکیم خوشخو
دیکھ بوجہل اُسے تنگ کیا
بولا بوجہل کو وہ اے ابتر
اور ایک رات ہشام ابن عمرؓ
بولا اب کیجئے تقصیر معاف
پھر گئے تنگ اُنسے مردودان

تیری الفت بھی مرِ تن میں رہے
مثل سایہ کہ ہون تیرے ساتھ
اور بنی عبد مطلب بھی دگر
اسطرح عہد کئے بد اندیش
نہ رکھیں اُنسے بھی ہرگز کچھ کام
انکو کوئی چیز نہ بیچیں ہرگز
شخص چالیس بھی مہر اُسپہ کئے
ہے روایت کہ جو ملعون ابتر
جمع کر دو ان قبیلوں کو بہم
نہیں وہ ہر دو قبیلوں میں ملا
بیچ تھے اسکو ستانے کافر
بہ سببِ عہد کے موقوف ہی تھا
سال بھر آمیں ہی کرتی تھی گذر
تا نہ کوئی چیز انہوں کو بیچے
کہ خریدی میں ہر کوئی مومن
یونہی رہتے تھے ہمیشہ مظلوم
اسقدر روتے تھے ہو کر بیتاب
کہ خدیجہؓ کا بھتیجا تھا جو
بلکہ وہ اس کو بہت جنگ کیا
صلہ رحمی کو تو اب منع نکر
تین فرد ورپہ سامان لیکر
اور آئندہ کروں گا نہ خلاف
دیکھو تب انکو کہا بوسفیان

میں مددگار رہوں گا تیرا
آہ جب دیکھی ہیں کفارِ قریش
ابوطالب کے ہی تابع ہو تمام
کہ بنی عبدِ مطلب کے ساتھ
صلۂ رحمی کا شیشہ پھوڑیں
بیٹا بیٹی بھی نہ دیویں لیویں
اور لپیٹ اسکو حریر اندر تب
عہدنامہ وہ لکھا تھا اجہل
شل ہوا اور یاروں کو اسکو لیکر
کہتے ہیں غار یہ بھی جا کفار
حج کے موسم سوا کوئی انجان
حج کو تجار جو آیا کرتے
دیکھ یہ حال ابوجہل لعین
انکو دیویں گے اگر تم سودا
جمع کفار وہاں ہو دو چار
بیچ کیا انکا لکھوں میں اے یار
شور اور غل سے ہی بس انکو سب
سر پہ فرد ورکھے کچھ اسباب
دیکھ احوال کو تب ابن ہشام
تب بھی مانا نہیں وہ ناکارا
جانب غار چلا جاتا تھا
دوسری شب کو بھی لے دو فرد وہ
صلہ رحمی وہ بجالاتا ہے

یار و غمخوار رہوں گا تیرا
ابوطالب کی مدد بیش از بیش
جنکی تائید میں رہتے ہیں مدام
از بنی ہاشم سو بھی ای نیک صفات
سب رہ و رسم قرابت چھوڑیں
چھوڑ تا مکہ سے جنگل میں بسیں
سو ہم اسکو کئے محکم سب
حق تعالیٰ کیا اسکا سُن
جا لگا رہنے کو یک غار اندر
ہو گئے آہ محاصر اشرار
باہر آنے کا نہ پاتے امکان
چیزیں کچھ انسے لیا کرتے تھے
اور کہو دوسرے مشرک بیدین
لوٹے جاوینگے تم اب یا کہے دغا
اسکی قیمت کو بڑھاتے بسیار
تھی انہیں فاقہ کشی لیل و نہار
بھوکے والوں کو نہ تھی نیند یہ شب
جلد جاتا تھا وہ بی بی کے جناب
گرچہ تھا وہ بھی عدو بدانجام
پس ابوجہل کو آہ وہ مارا
مشرکاں دیکھو کئے ہیں بلوا
جانب غار وہ کرتا تھا عبور
اور پہلے کام طرف جاتا ہی

ہے بھلا اسپہ یہ سختی نکرو　اسقدر اس سے کرختی نہ کرو
پس حکیم اور دگر ابن ہشام　جو کئے رحم باصحاب کرام

بالیقین ہے رب ارحم ترحم　پائے اسلام کائے ملک حشم
خیرخواہی جو کیا بوسفیان　اسقدر پایا وہ شرف ایمان

اور ابوالعاص نبی کا داماد　قرزینب کا جو تہا نیک نہاد
کئے شتر بہر کے گیہوں اور کہجور　گاہ گہ لاتا بہ شب کے حضور

ہوگئے مسرور بہت شاہ ہدا　حقمیں بوالعاص کے کرتے تہے دعا
الغرض آئے بہت رنج و ملال　غار میں گذرے ہیں یونہی تین سال

ایکدن حضرت سالار امم　یون لگے کہنے چچا سے کہ عم
عہدنامہ وہ جو لکہا ہی قریش　اوسے کیڑے یہ لٹائے قریش

حق نے کیڑے کو وہاں یک بہیجا　عہدنامے کو وہ سب کہا ہی لیا
نام اللہ کا او سے انام　چہوڑ مضمون کو کہایا ہے تمام

ابوطالب نے کہا ہو حیران　یہ خبر کون دیا تجھکو یہان
بولے جبرئیل منظم آیا　وحی یہ حق کی طرف سے لایا

ابوطالب نے کہا اے شہ دین　تو ہی سچا ہے ترا رب بہی یقین
پس جماعت کو لے اپنے ہمراہ　آیا وہ کعبے کو با عزت و شان

ابوطالب کو جو دیکہے ہیں قریش　سمجہے نادانی سے توڑی بدکیش
غار میں رنج بہت پایا ہے　پس محمد سے وہ باز آیا ہے

اسکو تکریم سے بہلاتے لجا　ابوطالب نے یہ تب انسے کہا
عہدنامہ وہ تمہارا لاؤ　وہ بہی لائے بہت ہی جوش ہو

پوچہا تم مہر کئے تہے جیسا　کیا ہے ویسا ہی کہے ہاں ویسا
پس وہ کفار سے اسطرح کہا　دیا آگاہی محمد کو خدا

غیب سے کیڑے کو یک بہیجا رب　کہایا مضمون وہ نامے کا سب
کچہ بہی اس نامے میں باقی نہ رہا　نام حق نام محمد کے سوا

گرنہ سچا ہو سخن یہ بے قیل　شہ کو کرتا ہوں تمہارے تحویل
اور اگر ہووئیگی یہ سچی بات　عہد تم اب اوٹہا دیجو ہات

بات یہ سنکے کہے سب کفار　کہ ہے انصاف یہی بے تکرار
کہول نامے کو کئے جبکہ نظر　پائے سچ مخبر صادق کی خبر

سارے کفار ہوئے شرمندے　قطع رحمی کو بہی قطع کئے
پر ابوجہل و توابع اس کے　توڑنے عہد کو راضی نہوئے

الغرض اوٹہ کر ابوطالب تب　ساتہ لے اپنے رفیقوں کو سب
آکے کعبے میں اوٹہا دست دعا　یہ دعا کر کے سوئے غار گیا

اَللّٰھُمَّ انْصُرْنَا عَلیٰ مَنْ ظَلَمَنَا وَقَطَعَ اَرْحَامَنَا وَاسْتَحَلَّ مَا یُحَرَّمُ عَلَیْنَا

یعنے بارخدایا نصرت دے ہمکو انپر جو ظلم کئے ہمارے پر اور کاٹے ہمارے ارحام کو اور حلال کئے وہ چیز کو جو حرام تہے ہمارے پر

پس دو فرقے ہوئے کفار قریش　ایک بوجہل و توابع بدکیش
عہد شکنی یہ نہیں چاہی کبہی　لیک چاہی ہے جماعت دوسری

توڑنے عہد جو چاہی ہے گروہ　وہی غالب ہے لئی باشان و شکوہ
پس وہی لوگ گئے سب باہتہیار　آئے ہیں جلد وہیں جانب غار

معذرت کر کے بہت کچہ ظاہر　لائے ہیں غار سے سبکو باہر
سال دسوان ہے ہوا جبکہ شروع　واقعہ جان یہ پایا ہے وقوع

گلدستہ روم پر فارس کے غلبہ سے کفار قریش فال لئیا تب نازل ہونا سورۂ روم کا کہ بضع سنین میں رومیان غالب ہونگے اور مسرور ہونا مسلمانوں کا اس خبر سے

اور اسی سال ہیں وہ فارس و روم
جب بھی جنگ و جدل کی یک دن ہوم

یوں لگے کہنے بہت ہو خوشحال
مومنوں سے کہ لئے ہم یک فال

روم کے لوگ ہیں سب اہل کتاب
اور تم سب بھی ہیں جب اہل کتاب

فارس والے ہوئے غالب آخر
یہ خبر سنکے عرب کے کافر

فارس والے تو نہیں اہل کتاب
ہوگئے جنگ میں غالب شتاب

اور کتابی تو نہیں ہم یک سر
ہم بھی ہو جاوینگے غالب تم پر

اہل اسلام ہوئے سن یہ ملول
بائی آیت یہ تبھی شرف نزول

الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِيْٓ اَدْنَى الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ

دب گئے ہیں روم لگتے ملک میں اور وے اس دبنے پیچھے اب غالب ہونگے کئے برس میں

یعنے فرمایا خدائے واہب
فارسی گرچہ ہوئے اب غالب

رومیاں ہوئیں گے غالب تحقیق
سنکے اس وعدۂ حق کو صدیق

آگے دس سال کے بیشک واللہ
روم کو فارس پہ ہووے غلبہ

اس سے اقرار کئے تب صدیق
کہ اگر بات نہو یہ تحقیق

تب ہووے ہر دو طرف دو ضامن
پس حدیبیہ کے جب صلح کیدن

جب ابی جنگ احد میں سے یار
ہوکے مقتول گیا حقا فی النار

کہ ان اونٹوں کو تو کر دی خیرات
وہ تصدق کئے سب شرع کے ساتھ

اور در دار حرب ہے سو اس
بوحنیفہ و محمد کے پاس

آگے دس سال کے در بضع سنین
طاق بر سو نہیں ہی یعنے یقین

بولے کفار کو تب یوں جا کے
دینا ہووے تمہارے تئیں [illegible]

سنکے اسباب کو مردود ابی نے
جبکہ صدیق کو جھٹلایا ہے

سو شتر آپ ابی کو دیوے
ورنہ سو اونٹ ابی سے لیوے

روم کی فتح سنے جب تحقیق
لئے سو اونٹ [illegible]

وارثان اسکے وہ سو اونٹ دیے
انکو تب سرور [illegible]

جان صدیق کا تو وہ اقرار
[illegible]

عقد فاسد ہیں رو افقہ میں دیکھ
یونہی آیا [illegible]

ابوطالب کی رحلت

غار سے نکلے کے بعد از وہ رئیس
آٹھ مہینے ہی رہا دن انیس

وہ بنی عبد مطلب کو تمام
بنی ہاشم کو بھی اے نیک انجام

گیا تاکید و وصیت بسیار
اور قریشیوں کو بھی سب ہشیار

کہ محمد کو یقیں رب کریم
دیوے گا جانیو تم شان عظیم

شرق سے غرب تلک بھی پر نور
ہوویگا اسکی رسالت کا ظہور

سرکشی اس سے کرے جو بدبین
ہوویگا خوار و ذلیل وہ ازین

پاویگا اسکی اطاعت سے امن
دیکھینگے اسکی عداوت سے محن

تم بھی جب دیکھو گے سب حالات
تب مری یاد کروگے یہ بات

اور دسویں برس اے با عزت
ابوطالب کی ہوئی ہے رحلت

موت کے وقت میں سب اپنے خویش
اور حاضر تھے صنادید قریش

شاہ کی حفظ و حمایت کے لئے
اور امداد و اعانت کے لئے

اسطرح کہنے لگا اے مردم
بات یہ یاد رکھو میری تم

علماء اور سلاطین فحول
اسکی دعوت کو کریں دل سے قبول

ہو سعادت سے وہ دو جگ کے ہمدوش
یک جہاں اسکی ہے حلقہ بگوش

تمکو کرتا ہوں وصیت یہ صاف
مت کرو اس سے بدی اور خلاف

گویا آنکھوں سے یقیں اپنی ابھی
دیکھتا ہوں میں [illegible]

ہے روایت کہ رسول اکرم
بیٹھ کر اس کے سرہانے [illegible]

اس طرح کہنے لگے ہیں ای چچا — کہ تجھے دیوے خدا نیک جزا
شاہ گر اب مجھے از یک کلمہ — لا الٰہ کہو اور الا اللہ
ابو طالب نے کہا اے سالار — خیر خواہ ہے تو مرا سرّ و جہار
موت سے ڈر کے چچا نے تیرا — آخری وقت میں ایماں لایا
چشم کو تیرے خنک کرتا ہیں — کرکے خوش دلکو ترے مرتا ہیں
مغفرت تیری خدا سے چاہوں — جبتلگ منع کئے نا جاؤں
دیکھا جسوقت جناب عباسؓ — ابو طالبؓ کے طرف بیہواس
ای نبیؐ بہائی مرا یہ واللہ — آپ بولے سو پڑھا ہے کلمہ
کہ معارض ہیں روایاتِ دگر — اور مخالف ہیں دلایل اکثر
یا نبیؐ یہ جو چچا آپ کا تہا — آہ دنیا سے ہے گمراہ گیا
غسل دے کفن بہی اسکو پہنا — اور کر دفن اسے جلد تو جا
پھر مجھے حکم کئے پیغمبرؐ — یا علیؓ جاکے اسے دفن تو کر
ہے روایت کہ نبیؐ ہو گریاں — پیچھے تہے اسکے جنازے کے رواں
حقمیں میرے نہ کیا کچھ تقصیر — دیوے حق خیر جزا تجھکو کثیر
کئے دن آئے نہ باہر سرورؐ — مغفرت خواہی میں تہے شام و سحر
اپنے ماں باپ کے حقمیں یکسر — موت تہی جنکی ہوئی کفر اوپر
اس سند سے ہی ابو طالب کی — مغفرت خواہی کی حقمیں نبیؐ

کیا بچپن میں کفالت میری — اور جوانی میں حمایت میری
تا کروں تیری شفاعت اے عم — حشر میں نزدِ خدائے اکرم
کیا کروں خوف یہی اب ہے مجھے — سرزنش خلق کرینگے یہ تجھے
خوف گر یہ نہیں رکہتا واللہ — کہہ کے البتہ وہ کلمہ اے شاہ
شاہ اسبات سے غمگین ہو اٹھے — اور اسطرح سے تب فرمائے
ابنِ اسحاق سے سن ای بہائی — اسطرح ایک روایت آئی
دمِ آخر وہ ہلاتا تہا لب — سنکے عباسؓ کہے شاہ سے تب
اہلِ سنت کے یہاں پر ای ہیں — یہ روایت ہوئی ثابت ہی نہیں
ہے از انجملہ علیؓ فرمایا — جاکے حضرت سے میں یہ عرض کیا
سنکے رونے لگے پیغمبرؐ — اور یہ حکم کئے اے حیدرؓ
پھر میں اس شاہ سے یہ عرض کیا — یا رسول اللہ وہ مشرک سے موا
اور کہا اسکو خدا بخشے اب — اور رحمت بہی کرے اسپر رب
اور کہتے تہے کہ اے میرے چچا — صلۂ رحمی کو تو لایا ہے بجا
اور چچا سے جو کئے تہے اقرار — کہ کروں تیرے لئے استغفار
کئے اصحاب بہی یہ دیکھ ای یار — آپ بہی کرنے لگے استغفار
مغفرت باپ کی اپنے جو خلیلؑ — چاہتے تہے نزدِ خداوند جلیل
تب ان آیات کو حق بہیجدیا — شہ کو اور یاروں کو وہ منع کیا

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝ وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَآ اِيَّاهُ ۔ سورۂ توبہ الآیۃ

نہیں پہنچتا نبیؐ کو اور مسلمانوں کو کہ بخشش مانگیں مشرکوں کی کہ اگرچہ وے ناتے والے ہوں جب کہل چکا انپر کہ وے دوزخ والے ہیں اور بخشش مانگنا ابراہیم اپنے باپ کے واسطے سو نتھا مگر وعدہ کے سبب وعدہ کرچکا تہا اس سے

علما لکہتے ہیں یہ آیت بہی — اسی قصے میں نبیؐ پر اتری

اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ

آتیں جبکہ یہ آیتیں اے یار
شاہ موقوف کئے استغفار

کہ خدا جسکی نہ بخشش چاہا
انکی بخشش طلبی منع کیا

وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

جب بچے شرک سے با ایمان ہو
اسکے مغفور سبھی عصیان ہو

ہے روایت کہ جناب عباسؓ
ایکدن عرض کیا اے شہ ناس

کہی ہے کچھ نفع اسے کیا وہ کمک
شہ کہے نفع وہی ہاں بیشک

آگ ٹخنوں ہی تلک ہے اُسکے
جوش کرتا ہے دماغ اب اس سے

یہی روایت ہے کہے پیغمبر
کہ قیامت میں عذاب کہتر

مغز سر جوش کریگا اُس کا
اور اسطرح سے وہ سمجھیگا

واسطے تیری نبی کے یارب
نار دوزخ سے بچا ہمکو سب

پہ بہت شہ کی کیا وہ خدمت
اور رکھتا تھا بدل وہ الفت

اسکا لازم ہے ہمیں حفظ ادب
باعث حب شہنشاہ عرب

اور کیا نفع ہے آئیں اے یار
کام عقبیٰ کا تو بس اپنے سنوار

یاں مسلماں کو بشارت ہے لطیف
اہل ایمان کو بشارت ہے لطیف

مغفرت چاہیے مسلمانوں کی
جبکہ مامور ہوئے حق سے نبیؐ

پس ہے امید قوی رب انام
بخشیگا اُنکے گناہوں کو تمام

دیوے یا اسکو نہ دیوے عذاب
ہے مشیت میں خدا کے در باب

ابوطالب نے جو ہر امر میں ہاں
آپکی کی ہے مدد از دل و جاں

تھا وہ درکات سقر میں نیچے
لایا باہر اُسے میں آتش سے

ایک روایت ہے دماغ اسکا جاں
ہے طرف پاؤں کی کرتا سیلان

ابوطالب کو رہیگا بے بین
کہ رہیں آگ کے انکی نعلین

کہ بڑا سخت اسیکو ہے عذاب
اور کسیکو بھی نہوگا یہ عذاب

ابوطالب کا اگرچہ ایماں
نہیں ثابت بدلیل و برہاں

مال و جاں اپنا کیا شہ پہ نثار
اور کیا دین کی تائید اے یار

کفر و ایماں کی یہاں لا تکرار
بے ادب اُس سے نہ ہو تو زنہار

یونہی آگاہ لکھا اے ذیشاں
نسخۂ تحفۂ احباب میں جاں

ام المومنین حضرت خدیجہ علیہا السلام کا وفات اور فضائل و مناقب اس زوجہ سید کائنات

اور اسی سال میں اے نیک صفات
ہو چکا بی بی خدیجہ کا وفات

پس ہوا دونکا بہت ای اکرم
شاہ عالم کو ہو درد و الم

گھر میں خاتون چچا تھے باہر
مطمئن انسے تھی شہ کی خاطر

بو امامہ سے ہے مروی یہ بات
کہ وہ خاتون نے در وقت وفات

جسکے روتی ہیں بہت شاہ ہدا
اور بی بی کو کہے حق میں دعا

تیری مشتاق ہے فردوس بریں
اور خاتون ہے تو جنت کی یقیں

خواہراں تیری ملیں گے ہر دو
مریم و آسیہ ہیں وے خوشخو

خوف و ہیبت سے کبھو دکھ کوئی دم
حقتعالیٰ یہ نہیں کہائے قسم

نقل ہے جبکہ خدیجہ یہ سنی
گرچہ سکرات میں تھی لیک ہنسی

تیسرے دن بعد ابوطالبؓ کے
گئیں فردوس کو وہ دنیا سے

کیونکہ تھے دونو مددگار و معین
تھے یہ ہر امر میں شہ کو دستگیر

اسلئے آپ بہت تھے مغموم
سال غم ہے وہ برس تھا موسوم

موت کی کربت و سختی کا بیاں
عرض کی جبکہ بہ سالار جہاں

بعد حضرت نے انہیں فرمایا
اے خدیجہ تو ہے سردار نسا

بہن اور ماں سے ملے جا اپنے
بہن سارہ ہے تری ماں حوا

خلق میں مثل نہ تھے جنکے تئیں
پاک تھی عذرا نسا مریم و یقین

حق نے بہت انکو دیا تھا عزت
سو کہاں ہیں وہ ترے در جنت

اور یوں عرض وہ کی ای امجد
کہ ترا ہر دو مبارک باشند

بہر و رآپ سے حق انکو کرے
رشک سوکن کی نہوگی انسے
پس کیا روح مقدس رحلت
اور اولاد یہ بہی اس کی سدا
طول نسخہ ہوا گر تہوڑی لکہوں
تہی بہت اسکی نبی کو خاطر
بکر تہا جب کئے عقد اسکو نبی
اور یہ تہا خصیصہ ہی جلیل
پانچواں یہ کہ جبتک وہ کبہی
وتہ نہ تہاں جا پسر دو دلخواہ
ساتواں شہ کی ہیں جتنے اولاد
آٹہواں اسکو دیا رب انام
جنتنے جتنے ہوں عامل اسکے
اجرات کا سبہی پس جتنا
بہر خوشنودی خلاق و نبی
دیکہ کر انکو نبی تہے مغموم
اور ڈلوائی بڑی یک انبار
شخص تہا اسکے جو یک جانب پر
جو کہ چاہے سو کرے ہے مختار
حقیں کرتے تہے بہت اسکے دعا
آئی سوکن کی مجھے بس غیرت
اس سے ازواج جوان و بہتر
دیکہ دو غصہ ہوئی ہیں لرزاں

خوش رہیں آپ بہی ان سے ہر دم
اور ملالت بہی نہوئی سب مجھے
دار دنیا سے بسوئی جنت
ہووے رضوان و تحیات خدا
الغرض کچھ خصایص کروں
اس سے رکہتے تہے محبت وافر
یہ شرف پائی نہیں کوئی بی بی
بوساطت شہ دیں کی جبرئیل
ایکدم شہ کو نہ آزردہ کی
ایک قاسم ہی دوم عبد اللہ
سلسلہ انکی نسب کا رکھ یاد
دولت سبقت دین اسلام
جسقدر انکو جزا حق سے ملے
ہووے بی بی کو ملے گا اتنا
خرچ کرتی تہی بہت وہ بی بی
بات خاتونکو ہوئی یہ معلوم
تہے زر سرخ کے ہی سب دینار
دوسری جانب میں آتا تہا نظر
شہ تصدق کئے وہ سب دینار
ذکر خیر اسکا ہی کرتے تہے سدا
عرض کی شاہ سے میں کر جرأت
آپ کو اب تو دیا ہے داور
اور بیخود ہو گری ہوں اس آن

اور رکھئے عرض وہ کر حمد آیہ
خواہراں بلکہ وکی میر دو ہیں
حقتعالی سے تحیات وسلام
بے نہایت ہیں فضایل اسکے
پہلا جبتک کہ تہی زندہ بی بی
ہی خصیصہ یہ دوم ای بہائی
تیسرا اسکو کہے ہیں سرور
حقتعالی کے طرف سے ای ہمام
چھٹواں یہ ہی کہ نبی کو اولاد
دختران آپکے زینب رقیہ
منتہی ہی ای خاتونسے جان
ہے خبر نیک چلیں ای دمساز
اسقدر اجر و ثواب ای دلبر
جان نواں ہی خصیصہ ای یار
قحط مکے میں پڑا تہا یک بار
تب قریشیوں کو بلائی ہی وہ
کہا صدیق نے تہا میں بہی ہاں
بولی تم لوگ گواہ ہو وے سبہی
دسواں یہ ہی کہ نبی جین حیات
عائشہ بولے کہ وہ شاہ عباد
یا نبی وہ تو ضعیفہ ہوگی
آہ جب مجہ سے ہوئی یہ جرأت
یوں دعا کرنے لگی میں ای رب

سوکناں میری نہیں وے ای شاہ
انسے خوشنود رہونگی بس ہیں
روضۂ پاک پہ ہوا سکے مدام
اور کمالات و شمائل اسکے
دوسری کو نہ کئی عقد نبی
شہ کی پہلے وہ نکاح میں آئی
ساری امت کی زناں سے بہتر
بولا یہ حضرت خاتون کو سلام
بطن سے انکے ہوئے ہیں رکھ یاد
ام کلثوم و جناب زہرا
بسکہ عظمی یہ خصیصہ ہی پہچان
اولا جو کہ کرے وہ آغاز
اسکے بانی کو ملے در محشر
مال و زر رکہتی تہی خاتون بسیار
خلق تہے رنج و الم میں بسیار
اور خزانے کو کھلائی ہے وہ
ایسی انبار پڑی تہی وہ عیاں
ہے یہ سب مال خدا ملک نبی
اسکے اور بارہا من بعد وفات
جب بہت کرتے خدیجہ کو یاد
یاد فرماتے ہو بس اسکو ابہی
آئے غصے میں بہت ہی حضرت
جاوے گر تیرے نبی سے یہ غضب

عہد کرتی ہوں کہ آئندہ کبھی / ناکرون ذکر خدیجہ بہ بدی
بس کہے حقکی قسم شاہ زمن / اس سے بہتر نہیں پایا مین زن
لائی اول وہ مرے پر ایمان / کافران جبکہ تھو سب لوگ عیاں
اور کی اُسنے ہی میری تصدیق / لوگ تکذیب کیے جب تحقیق
اور دی مال مجھے وہ اکثر / لوگ محروم کئے جب یک سر
اور دیا مجھکو اسی سے اولاد / کر بہت فضل و کرم رب عباد
عائشہ کہتی ہین از شاہ عرب / مین سُنی اسکے فضایل یہ جب
عزت و قدر بزرگی اسکی / بالیقیں جائے مرے دلمین کی
پھر کبھی یاد نہ کی بے تعظیم / نام بھی اسکا نہ لی بے تکریم

ظلم کفار قریش کا اور تشریف فرمانا حضرت کا طرف طایف کے اور ظاہر کرنا دعوت اسلام کا اور ظلم طایف کے کفار بد انجام کا

نقل ہے جبکہ موا ابو طالب / بولہب شہ کی طرف ہو راغب
بولا سرور سے کہ تم مت ہو ملول / کام میں ہی رہو اپنے مشغول
ابوطالب کے ہی مانند یقین / آپ کا میں ہوں مددگار و معین
جب لگا کرنے وہ سرور کی مدد / کافراں کرتے بہت مکر و حسد
اسکو بولے کہ کہے پیغمبر / ہے مقر عبد مطلب کا سقر
بس یہ سنتے ہی نبی سے بدلا / ساتھ کفار کے ہی جا کے ملا
متفق ہو کے تمامی کفار / پھر لگے شاہ کو دینے آزار
اسقدر جور و جفا آہ کئے / کہ نبی مکے میں تب رہ نہ سکے
گئے طایف کے طرف مکہ سے / دعوت دین جہاں کرنے لگے
ایک مہینا تھے بدعوت مشغول / پر نہ کفار کئے کوئی قبول
جمع ہو وہاں کے بھی سار کفار / دئیے حضرت کو بہت کچھ آزار
تھے چلے راہ سے یکدن سرور / آپ کی پیچھے لگے وہ ابتر
شل کتوں کے وہ کرتے غوغا / پھینکتے تھے وہی بہت سنگ جفا
پائے اشرف ہوئے جب خون آلود / پونچھتے خون کو اپنے وہ زود
لگ رہے خون نبی تا بہ زمین / صدمہ قہر عذاب آوے کہیں
زید متبنی پسر حضرت کا / جبکہ تھا ہمرہ آں شاہ ہدا
ہوتا اس حال میں حضرت کا سپر / لیتا تھا آپ پہ ہی وہ پتھر
زید کے سر کو بہت زخم لگے / اور بہت خون بہا ہے اس سے
اس مصیبت میں رسول والا / درگہ حق میں کئے مانگے دعا
یک دعا یہ بھی ہے اس سے ملتمس / ہو اس امت کے ضعیفوں کے نہیں

اَللّٰهُمَّ اَشْكُوْ اِلَيْكَ ضَعْفَ قُوَّتِيْ وَقِلَّةَ حِيْلَتِيْ وَهَوَانِيْ عِنْدَ الْمَخْلُوْقِيْنَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ وَاَنْتَ رَبُّ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ وَرَبِّيْ اِلٰى مَنْ تَكِلُنِيْ اِلٰى عَدُوٍّ بَعِيْدٍ يَتَجَهَّمُنِيْ وَمَلَّكْتَهُ اَمْرِيْ اِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ فِيَّ غَضَبٌ فَلَا اُبَالِيْ وَلٰكِنْ عَافِيَتُكَ اَوْسَعُ لِيْ اَعُوْذُ بِنُوْرِ وَجْهِكَ الَّذِيْ اَشْرَقَتْ لَهُ الظُّلُمَاتُ وَصَلُحَ عَلَيْهِ اَمْرُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَنْ تُنْزِلَ بِيْ غَضَبَكَ وَيَحِلَّ عَلَيَّ سَخَطُكَ لَكَ الْعُتْبٰى حَتّٰى تَرْضٰى وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ

یا اللہ شکایت کرتا ہوں میں درگہ میں تیرے اپنی قوت کے ضعف اور حیلے کی کمی اور ذلیل و خوار ہونیکی اپنے لوگوں کے پاس تو رحم کرنیوالوں سے زیادہ رحم کرنیوالا ہے اور تو پروردگار ہر ضعیف کا اور میرا ہی اور مجکو کس پر

چھوڑتا ہے ایسے دشمن دور طرف کہ جو مجھے دیکھنے ترش رو ہوتے اور تو اوسکو میرے کام کا مالک گردانا ہو اگر تیرا غضب مجھ پر نہو تو کچھ خوف نہیں کرتا ہوں میں لیکن عافیت تیری وسیع ہے پر لیتا ہوں نور وجہ سے تیری جس سے روشن ہوئی اندھارے اور درست ہوا کام دنیا اور آخرت کا اترنے سے تیرے غضب اور ناخوشی کے مجھ پر تجھکو پہنچتا ہے عتاب کرنا آپ خوش ہوجے تک اے رسول و قوت نہیں مگر تجھی سے

یہ دعا آہ کئے جبکہ رسولؐ
اور کیا عرض کہ ای خیر ورا
انکو ٹکراؤں ابھی میں لاکر
انکے اصلاب سے شاید کہ خدا
الغرض شاہ بصد رنج و الم
آہ آثار پریشانی کے
ایک نصرانی جو تہا انکا غلام
جب کیے خوشۂ انگور پہ ہات
نہ کسی سے بھی سنا تہا واللہ
بولا ہے دین مرا نصرانی
کہے ہاں ہے وہ برادر میرا
کہا توراۃ و انجیل میں صاف
اسلئے آپ کرینگے ہجرت
ہاتھ اور پاؤں پہ شہ کی ان آن
وہ کہا حق کا ہے وہ پیغمبر
ایک منزل ہے وہاں سے مکہ
ناگہاں پہنچے ہیں جنات وہاں
شہ کا دنیا میں ہوا جبکہ ظہور
مشورت یوں کی جنات یکسر
اسلئے نکلے وہی جنات بسیار

ہوگئی درگہ حق میں مقبول
آپکا تابع ہوں از حکم خدا
ہوں ہلاک آپکے دشمن یکسر
ایسے اولاد کرے گا پیدا
چلے طائف سے بمکہ جسدم
اور علامات بھی حیرانی کے
تہا جو عداس یقین اسکا نام
کہے بسم اللہ شہ موجودات
کیا عجب ہے یہہ کلام دلخواہ
نینوا میرا بلد ای گیانی
تہے کہ مانند پیمبر حق کا
آپکے دیکھا ہوں میں نے اوصاف
آپ کو انسے ہے آخر نصرت
جلد بوسہ دی وہ لایا ایمان
لایا ایمان بدل میں اسپر
جب ہوئی رات وہاں سے آگے
نو نفر تہے وہی بھی نیک عنوان
جن ہوئے چرخ کی جانب سے دور
کچھ نیا حادثہ ہے جگہیں مگر
ہر جگہہ کرتے ہوئے استفسار

بہیجا تب ایک ملک کو داور
حکم گر آپ کا ہو ای اکمل
شہ کہے یہ نہیں چہتا ہوں میں
سے عبادت کریں مولا کی بیک
رہ میں یک باغ پہ پہنچے ہیں آ
دیکھکر چہرۂ اقدس پہ نگہ
ہاتھ دی اسکے طبق یک انگور
شہ کا منہ دیکھا کہا تب وہ غلام
پوچھی شہ کونسا ہے شہر ترا
شہ سے کہے قریۂ یونسؑ سے ہی تو
پوچھا کیا آپکا ہے نام ہمام
آپ کو سے ہیں بھیجیگا خدا
آپکا دین مقدس پر نور
بس گیا عتبہ و شیبہ ہر دو
الغرض آگئے روانہ ہو رسولؐ
ہوگئے تب شاہ نے مشغول نماز
آئے تہے شہر نصیبین سے جو سے
جائیں اوپر ہی وے جب پہنچتو تہے
شرق سے غرب تلک دیکھو جا
آئے اس دشت میں سب ان ناگاہ

جو متوکل ہے پہاڑوں اوپر
دو طرف کے کہ جو دو ہیں جبل
جھکا انپہ یہ رکھتا ہوں میں
حکم پر اس سے کسیکو وہی شریک
باغ وہ عتبہ و شیبہ کا تھا
لائے کچھ رحم قرابت شہ پر
جلد بھیجے ہیں وہ حضرت کی حضور
اس بلد میں ہیں کہو ایسا کلام
بول اوس دین بھی کہتا ہے کیا
پوچھا کیا جانتے ہو یونسؑ کو
شہ کہے میرا اخی ہے نام
کہاں آپکے ہونگے اعدا
سارے آفاق میں پاویگا ظہور
پوچھے کیوں بوسہ دیا تو انکو
بطن نخلہ میں کیے شرف نزول
جبکہ کی قراءت قرآں آغاز
سبب آپکا ہی ہے انکے
رہتے تہے شعلۂ آتش پیچھے
وجہ کیا اسکا ہے تم پاؤ بھلا
آکے سنے شہ سے کلام اللہ

یوں لگے کہنے کو آپس میں تمام
ہم کبھو ایسا سنے تھے نہ کلام
ہے یہی حادثہ دنیا میں نیا
شہ سے پوچھو وہ انہیں فرمایا

کہ یہ قرآن ہے کلام رحمان
ہیں نبی اسکا ہوں لاؤ ایماں
سنتے تھی دل سے مسلمان ہوئے
شہ پہ قربان بدل و جان ہوئے

اور جنات فلک پر جانا
جو کہ موقوف ہوا ای دانا
ہی تفسیر میں ای باتمیز
یوں لکھا قطب زماں عبد عزیز

کہ جہاں بیچ جو ہو دینگے کام
یک برس آگے وہ ہونے کے تمام
جو ملایک ہیں مدبر بہ فلک
انسے وہ ہوتے ہیں آگاہ بیشک

ذکر رہتا ہی ملک میں اسکا
شہرۂ عام فلک میں اسکا
سو یہی ازپیش نزول قرآن
ذکر تہا اسکا فلک پر ہر آن

اقتضائے عقلی یہ کی ہی حکمت
کہ نہ آیات میں ہووے سرقت
اسلئے چرخ پہ چڑہنے سے خدا
منع جنات کو سب کر ہی دیا

الغرض آئے تھے جو نو تن جنات
لائے حضرت پہ وے ایماں اُسرات
قوم سے اپنے کہے ہیں جاکر
چونکہ قرآن میں آئی یہ خبر

إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا

ہم نے سنا ہے ایک قرآن عجب بتلاتا نیک راہ پھر اسپر ہم ایمان لائے اور ہرگز شریک نہ ٹھہرائینگے اپنے رب کا کسیکو

پھر وہ جنات کی یک فوج بڑی
شہ سے ملنے کو بہ مکہ آئی
آکے حجون میں اتری یکسر
تب حرم بیچ جو تہا ایک شجر

انکے آنے سے خبر شہ کو دیا
آئے مکے سے برون شاہ ہدا
ابن مسعود بھی تھا تب ہمراہ
جبکہ حجون میں پہنچے وہ شاہ

دائرہ کھینچکے تب یک اسجا
ابن مسعود کو اس میں بٹھلا
بولے دیکھو انکو تو کچھ خوف نکر
دائرے سے بھی نہ باہر ہو مگر

ابن مسعود یہہ دیتا ہے خبر
کہ وہ جنات پہ تھی میری نظر
ایک ایک شخص قوی ہیکل تہا
اور سیاہ رنگ بہت تہا اسکا

پس پیمبر ہوئے مشغول نماز
اور کئے سورۂ طہ آغاز
وہ بہت شوق سے ہی سننے لگے
اور ستادگی ہی گل چننے لگے

جبکہ حضرت ہوئے فارغ ز نماز
لائے ایمان وے سب نیک طراز
ہی روایت کہ وے تھے سب لک
الف بارا تھے روایت ہی یک

نقل ہے چاہی وے تب ای آگہ
شاہ عالم کی رسالت پہ گواہ
یک شجر ہوکے وہاں تب گویا
شاہدی شہ کی رسالت پہ دیا

بھی روایت ہی کہ وے حضرت سے
توشہ برطور تبرک مانگے
واسطے اپنے سب ای ماہر
اپنے بھی جانوروں کے خاطر

کر دئے آپ مقرر یہ سب
استخواں انکو لئے زاد عجب
ہی حدیث آئی کہ جس ہڈ اوپر
ہو وے بولا گیا بسم اللہ گر

اسپہ قدرت سے خدائے قادر
گوشت کرتا ہے ہویدا وافر
چار پایوں کیلئے انکے یقیں
بھی ہوا زاد مقرر سرگین

تاکہ سرگیں پہ ہو دانے پیدا
تو علیقہ لیوے دواب اس سے سدا
یمن سے شہ کی دعا کے کرتار
لذت ہر دو میں رکھا ہی بسیار

دیا شہ نے انہیں ایسا زاد
کام آتا ہی جو تا یوم تناد
پس یہی واسطے ای اہل صفا
منع ان چیزوں سے ہی استنجا

یونہی جنات بہت سے آئے
سر دین پہ ایماں لائے

ابلیس کا پوتہ ہامہ ایمان لانے کا بیان

اور فاروق معظم ذیشان
اس روایت کا کیا یوں تبیان
کہتے ہم ہمرہ سالار بشر
ایک دن کوہ تہامہ اوپر

یکبیک ایسے میں تب یک اژدہا — چل دیا ہاتہ میں لے اپنا عصا
آکے حضرت کو کیا جلد سلام — دی جواب اسکا کہے شاہِ انام
اسکا آواز ہے جن کا آواز — پوچہے نام اسکا شہِ خلق نواز
وہ کیا عرض میرا ہامہ نام — ہیم ہے باپ مرا غیر کلام
ہیم کا باپ ہی بیشک لاقیس — باپ لاقیس کا ہیگا ابلیس
شہ کہے تیرے اور ابلیس کے بیں — پشت گذری ہیں یہی دو بیچ میں
عمر گذری ہے تری کس مقدار — وہ کیا عرض اے سالار خیار
جیونگا آخر دنیا تک میں — طفلگی میری سنو اے شہ دیں
مارا ہابیل کو قابیل نے جب — بچپنا مجہکو تہا اے سرور رب
بات لوگوں کی سمجہتا تہا وہاں — اور پہرتا تہا پہاڑوں میں وہاں
اور لوگوں کا طعام اور اناج — میں چراتا تہا بہت اے سرتاج
ڈالتا لوگوں کے دلمیں وسواس — بد سلوکی تہی مری خلق کے پاس
شہ کہے تیری جوانی پیری — اور طفلی بہی بدی میں گذری
عرض یوں کرنے لگا حضرت سے — کہ مجہے اب نہ ملامت کیجے
توبہ کرنے کے لئے میں آیا — اور خدمت سے سعادت پایا
نوح سے بہی میں ملاقات کیا — انکی مسجد میں بہی ساتہ انکے رہا
ہاتہ پر انکے کرا اول توبہ — تا بہ یکسال رہا در سجدہ
صحبت یوسف و یعقوب ہو ق — بہی کیا مجہکو میسر معبود
اور موسیٰ سے ملاقات کیا — اور توراۃ کو انسے سیکہا
اور تحیات و سلام موسیٰ — میں کہا ہوں بجناب عیسیٰ
اور عیسیٰ بہی تحیات و سلام — خدمت عالی میں کو لے ہیں پیام
آپ سے عرض یہی کرتا ہوں — اور امید یہی دہرتا ہوں
یا رسول اللہ ز قرآن کریم — مجہکو اب کیجئے کچہ یک تعلیم
اسکو سکہلائے رسول اکرم — سورۂ واقعہ اور سورۂ عم
کہے حاجت تجہے گر کچہ ہو سے — آتا نزدیک بلا شک میرے

بشارت دینا جنات کا بعثت سے سیدنا کائنات علیہ الصلوٰۃ والتحیات کے

اور جنات بہت لوگوں سے — شہ کی بعثت سے بشارات دئی
ہے ازانجملہ سعید ابن عمر — یوں روایت سے یہ دیتا ہے خبر
جاہلیت میں تہیں باپ مرا — نذر یک بت کا کیا کرتا تھا
پاس اس بت کے اک ذبح کیا — پیٹ سے اسکے یہ آواز ہوا
کہ بنی عبد مطلب سے خدا — یک پیمبر کو کیا ہے پیدا
کر دیا منع و حرام اسنے نہیک — نذر اور ذبح بتوں کے نزدیک
اور ممنوع ہوا اس سے زنا — اور جنات فلک پر جانا
جب سنا باپ مرا یہ آوازہ — فکر و حیرت سے ہوا ہے دمساز
آیا کعبے کو یہ کرنے تحقیق — جاکے پہنچا یہ جناب صدیق
کہے صدیق بلا شبہ و گماں — ہو مبعوث محمد ہیں یہاں
آپ پر بہیجا ہے حق نے قرآن — لاؤ اب جلد تم اسپر ایمان

روایت

نقل کرتا ہے زباب ای اکرم — کہ مرے پاس بہی تہا ایک صنم
اسکا کرتا تہا میں پوجا ہر دن — اور یک دوست بہی تہا میرا جن
روز و شب ملک عرب کی اخبار — مجہکو پہنچاتا تہا لے آ بسیار
بت کے نزدیک میں سویا یکدن — یکبیک مجہکو پکارا وہ جن
لے مرا نام کیا مجہکو خطاب — کہ ہو نکلا بعرب ایک عجاب
سینے نکلا ہے محمد مرسل — اسکو قرآن دیا عز و جل

شہر مکے میں ہے دعوت اسکی | بسکہ پہنچی ہے نبوت اسکی
جب یہ آواز سنا یمن اظہر | قوم کو اپنی دیا اس سے خبر
بت کو پس اپنے وہیں پھوڑا اپر | رشتۂ کفر تبھی توڑا یمن
سرگذشت اپنا کیا عرض تمام | اور اسیوقت میں لایا اسلام
یہ روایات ہوی جو مذکور | ہیں بہ تفسیر عزیزی مسطور
اور اسی سال میں با فوز و فلاح | عائشہ سے ہوی کئی اپنا نکاح
اور اسی سال طفیل ابن عمر | دوس کی قوم کا تہا جو مہتر
کہ نہ دل شہ سے نہ سن اسکا کلام | اسکی جادو کا پڑی تجہہ نہ دام
نقل کرتا ہے طفیل فیروز | گیا مسجد میں میں ناگہ یکروز
یک بڑی اسنے حلاوت پایا | جلد پس شاہ پہ ایمان لایا
معجزہ ساتہ مرے کیجے ہو نشاں | دیکھ تا قوم بہی لاوے ایماں
درمیاں میرے دو ابرو کے عیاں | ہو گیا نور عجب یک نشاں
التجا حق سے تبہی ہیں لایا | نور وہ قمچی میں میرے آیا
جب پدر گہر میں ملا ہی پہلے | میں کہا دور رہو تو میرے سے
تو ہے کافر بہی ترا دیں باطل | دین سچا ہے مرا اور کامل
غسل کر پاک وہ پہنا کپڑے | ہوا ایماں سے مشرف پہلے
اور قبیلے کو کیا جب دعوت | تہوڑے ایمان کی پائے دولت
قوم میں میرے ہوئے دو فرقے | نہیں ایماں قبولے بعضنے
گروہ ان کی ہدایت خاطر | یوں کئے حکم مجہے وہ ناظر
جب ہوا جاکے میں خیبر کے روز | شہ کی خدمت کے سعادت اندوز
جہکو یک قوم پہ بہیجے شہ تب | توڑ ڈالا میں بتاں انکے سب

جو رسالت کا ہی اسکے منکر | جاوے دوزخ میں یقیں وہ کافر
ایسے میں مکے سو آیا کوئی | کیفیت سرور عالم کی کہا
اونٹ پر اپنے ہوا جلد سوار | آکے پہنچا یہ حضور سالار
ایسے ہی آئے ہیں قصے بسیار | ہیں تفاسیر و سیر میں ای یار
اور اسی سال یہ سودہ ایماں | اپنی تزویج کئے شاہ جہاں

طفیل بن عمر رضی اللہ عنہ کا ایمان لانا

آیا جب مکے کو جا استقبال | یوں کہے اسکو قریش بدحال
اسکو جیتا تہا مسجد یہ گذر | اسلئے رکھتا تھا روئی کان اندر
شاہ تب پڑہتے تہے قرآن بہ نماز | کان میں میرے پڑا کچہہ آواز
پس کیا عرض ہیں ای سرور | میں قبیلے کا ہوں اپنے مہتر
دی خدا شاہ نے کی ہے رخصت | جب چلا سوئے وطن باسرعت
میں ڈرا قوم مری دیکھ اسے | کہیں آتش کا گماں نا لاوے
مثل قندیل کو تہا بس نشاں | لوگ وہ دیکھ کے ہوئے حیراں
باپ حیران ہو سبب کیا پوچہا | میں کہا کہ میں مسلمان ہوا
تب کہا باپ جو دیں ہے تیرا | میں بہی اب دل سو قبول اسکو کیا
پہر کہا زن کو وہ لائی ایمان | پہر مسلمان ہو سب خویشاں
بعد چند روز کے جا پہر شہ پاس | یوں کیا عرض کہ ای خیر الناس
کیجیے انکی ہلاکت کی دعا | بد دعا پر نہ کئے شاہ ہدا
جا تو کر نرمی سو دعوت اب واں | میں کیا وہ نہی وہ لائے ایماں
تب مرے ساتہ تہے اسی گہر بار | مرد و زن لائے تہے ایماں بسیار
آگ میں ان کو جلا ہی ڈالا | فتح و نصرت سے مدینہ کو گیا

عجب

سوالات بیہودہ کرنا کفار قریش کا جناب رسالتمآب میں اور شرف نزول آیات قرآن کا مذمت کافروں سے

اور اسی سال صنادید قریش | جمع ہو کعبے میں سارے بد کیش
یوں کئے عرض کہ ای شاہ انام | تم جو دیتے ہو بتوں کو دشنام

کفر سے کرتے ہو تم توبہ جو سب　بولو کیا اس سے ہو اپنا مطلوب
مال و زر کی ہے طلب گر اکحال　لیجے حاضر ہے ہمارا زر و مال
شاہی گر چاہتے ہو با عزت و جاہ　متفق ہو کریں ہم آپکو شاہ
اور ہے بیماری اگر کچھ لاحق　ہم لے آتے ہیں طبیب حاذق
تم بہر حال ہمارے دیں کو　مت کہو دین قدیم آئیں کو
شبہہ کہیے مال تمہارا زنہار　ہیں نہ چاہتا ہوں شاہی درکار
میں ہوں د شبہ رسولِ دوراں　ہی بہلاویں اگر تم ایمان
ورنہ میں صبر کرونگا آخر　حق جو چاہا سو کرے گا ظاہر
سنکے یہہ کہنے لگے وے ابتر　کہ اگر حق کے ہو تم پیغمبر
چشمے پانی کے رواں کیجو اب　تا کریں باغ و زراعت ہم سب
یا ملک ایک فلک سے اترے　اور رسالت پہ گواہی دیوے
یا تمہیں یوں خدا کرکے پسند　مال و باغات و عمارات بلند
اور خزانے زر ہیں تمکو ملیں　تم ہی سب لوگ میں ممتاز رہیں
آپکو ایسی ہو جب شوکت شاں　آپ پر لاوینگے ہم تب ایمان
ایسے بیہودہ کہے جب وے کلام　یوں جواب انکو دیئے شاہِ انام
تم جو چاہے سو ہیں سب اُسکے کام　اسکی قدرت میں ہیں بیشک وے تمام
صد ہزار ایسے اگر وہ چاہے ہے　گر عیاں ملیں ہی یک بتلاوے
پر مجھے حکم نہیں ہے از رب　ایسی چیزوں کی کروں اس سے طلب
ہے یہی حکم کہ احکام خدا　تم کو پہنچاؤں دکھا راہ ہدا
بولے یہ چیزیں نہ گر بتلاویں　آپ پر ہم بھی نہ ایماں لاویں
کیجیو حق سے طلب ہم پہ عذاب　تب دیا شاہ دیں انکو جواب
حق ہے مختار وہی چاہے جب　جانو بے شبہ عذاب آوے تب
سنکے یہ بات بھی وے کر بد انجام　پھر کہے ویسے ہی بیہودہ کلام
شاہِ عالم اُٹھے تب ہو کے ملول　تب یہ آیات کیں شرف نزول

وَقَالُوا لَنْ نُؤْمِنَ لَكَ حَتَّى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْأَرْضِ يَنْبُوعًا أَوْ تَكُونَ لَكَ جَنَّةٌ مِنْ نَخِيلٍ وَعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْأَنْهَارَ خِلَالَهَا تَفْجِيرًا أَوْ تُسْقِطَ السَّمَاءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا أَوْ تَأْتِيَ بِاللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ قَبِيلًا أَوْ يَكُونَ لَكَ بَيْتٌ مِنْ زُخْرُفٍ أَوْ تَرْقَى فِي السَّمَاءِ وَلَنْ نُؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتَّى تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتَابًا نَقْرَؤُهُ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّي هَلْ كُنْتُ إِلَّا بَشَرًا رَسُولًا یعنے اور بولے ہم نہ مانینگے تیرا کہا جب تک تو بہا نکالے ہمارے واسطے زمین سے ایک چشمہ یا ہو جاوے تیرے لئے ایک باغ کہجور اور انگور کا پھر بہاوے اسکے بیچ نہریں چلا کرے یا گرا دے آسمان ہم پر جیسا کہا کرتا ہے ٹکڑے ٹکڑے یا لے اللہ کو اور فرشتوں کو ضامن یا ہو جاوے ایک گھر ستہرا یا چڑہ جا تو آسمان میں اور ہم یقین نکرینگے تیرا چڑہنا جبتک تو اتار لاوے ہم پر ایک لکھا جو پڑہ لیویں تو کہہ سبحان اللہ میں کون ہوں مگر ایک آدمی ہوں بہیجا ہوا

بولہب بعث کا منکر ہو عیاں　کہتا تہا جسم سے جب جاوے جاں
پھر کے وہ جسم میں کیونکر آوے　جسم کو خاک تو سب کہا جاوے
ماسوا اسکے وہ اور اسکی زن　دئے حضرت کو جو کچھ رنج و محن
اور مذمت میں ہی دونوں کی خدا　بالیقیں سورۂ تبت بہیجا
اور ہلاکی جو وہ دونوں پاوے　گذرا ذکر اسکا بہ تفصیل آگے
شہ کو اک ایک چڑاتا تہا لعین　چشم و ابرو کو ہلا اپنے یقیں
اسکا منہہ ہو گیا و دہنی تیڑہا　حق تبہی سورۂ ہمزہ بہیجا
عاص مقروض جو خباب کا تہا　قرض خباب جب اس سے مانگا

عاص بولا کہ تمہارا تو نبی
وعدہ جنت کا دیا تمکو سبھی
چاہیے جو چیز ملے وہاں ہر یک
بولا ہے ... ہاں ہے بیشک

بولا وہ تجھکو ملے جب جنت
جھکو تیری سی نہیں کم ثروت
میں بھی جنت میں وہ جب آدونگا
قرض ... پہنچا دونگا

سخری ایسی کیا جب لعین
حقنے بھیجا ہے اس آیت کو امین

اَفَرَاَیْتَ الَّذِیْ کَفَرَ بِاٰیٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَیَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا اَطَّلَعَ الْغَیْبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا
بھلا تو نے دیکھا جو منکر ہوا ہماری آیتوں سے اور کہا مجکو ملتا ہے مال اور اولاد کیا جھانک آیا ہے غیب کو یا لے رکھا ہے رحمٰن سے یہاں قرار

بحث یک روز کیا شہ سے نضر
اور کفار تھے حاضر اکثر
شاہ عالم نے دلایل سے بہم
کر دیا اسکو اسی دم ملزم

کافراں ہو گئے شرمندے تمام
تب اس آیت کو پڑہے شاہ انام
اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ اَنْتُمْ لَهَا وَارِدُوْنَ

یعنی ای کافرو تم روز جزا
اور تم پوجتے جسے حق کے سوا
یہ سبھی جائینگے در نار سقر
اور دوزخ میں تمہارا ہو گذر

جا ز بعری سے کہے تب کفار
وہ کیا شاہ سے آیدں تکرار
کہ اس آیت سے یہ معلوم ہوا
کہ ملک اور عزیر و عیسیٰ

جائینگے آتش دوزخ اندر
کہ انہیں پوجتے ہیں لوگ اکثر
شہ کہے اپنی پرستش او پر
جو ہے راضی سو وہ جاوے بہ سقر

انبیا اور ملایک تو سبھی
اپنے پوجے سے نہ راضی ہیں کبھی
بعدت انکی وہ شیطان شریر
ایک مشرک کے خیالی تصویر

نام رکھا اونکا عزیر و عیسیٰ
آپ کفار سے لیوے پوجا
حشر میں پس اسی شیطان کے ساتھ
جا ویں دوزخ میں گرتے ہیہات

او ہے شہ عزیر و عیسیٰ
صدر جنت میں ہیں زیب فزا
یہ بیاں شہ سے سنے جب کفار
پائے ہرگز نہ مجال انکار

حسب تقریر رسول مقبول
تب اس آیت کا ہوا عرش نزول
اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰۤى اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ

اور نضر جبکہ تجارت خاطر
ملک فارس کو گیا تھا فاجر
قصہ رستم و اسفند شہیر
لایا ... وہ ملعون تحریر

شاہ جب پڑہ کے سنائے قرآں
لوگ ہوتے تھے وہ سنکر قرباں
بعد ملعون وہ کر یک محفل
... تھا وہ قصہ جاہل

چند اوباش ہو عاشق اسکے
فخر اسطرح کیا کرتے تھے
کہ نبی گر قصص عاد و ثمود
اور سلیمان و شعیب و داؤد

پڑہ سناتے تو مقرر اب ہم
پڑھتے ہیں قصہ شاہان عجم
تب ان آیات کو جبریل امین
لایا ہے حق ... برآن ...

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِيْۤ اُذُنَيْهِ وَقْرًا فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ
اور ایک لوگ ہیں کہ خریدار ہیں کھیل کے باتوں کے تا بچلاویں اللہ کی راہ سے بن سمجھے اور ٹھہراویں اسکو ہنسی ... انکو ذلت کی مار ہے اور جب سنائیے اسکو ہماری باتیں پیٹھ دیجاوے غرور سے گویا انکو سنا ہی نہیں گویا اسکے دونو کان بہرے ہیں سو تو خوشخبری دے ... دکھ کی مار کی ...

اور ولید ابن مغیرہ بدکار
اسطرح کہتا تھا اکثر اے یار
کہ ہر سکے ہیں مرے سا بہتر
... ہم ...

یہ تعجب ہی بہت پر وسواس　　کہ نہ جبریلؑ ہی آیا ہم پاس
ابو طالب کا جو ہے ایک یتیم　　آوی کیوں آپہ یہ حیرت ہی عظیم

جبکہ قرآن کو وہ مردو ولیمؔ　　یوں کیا ہے دو بلد پر تقسیم
پس مذمت میں وہ ملعون کی خدا　　آیت پاک یہ نازل ہی کیا

وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَةَ رَبِّكَ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ اور کہنے لگے کیوں نہ اترا قرآن کسی بڑے مرد پر ان بستیوں کے طرف کیا وے بانٹتے ہیں تیرے رب کی مہر ہمنے بانٹتے ہیں انمیں روزی انکی دنیا کی ہمنو اور اونچے کئے ہمنے درجے ایک ایک پر

اور ابی ابن خلف کافرِ دوں　　ہاڑ بوسیدہ اٹھا کے ملعون
پھونکدیتا تہا رگڑ کر یہ ہوا　　او سفرتؐ سے وہ یوں کہتا تھا

تم جو کہتے ہو کہ مردوں کو خدا　　حشر کے روز اٹھا ویگا جلا
جبکہ اجزای بدن گرد ہوں یوں　　جان اس گرد میں پھر آوے کیوں

جمع کر پھر کے وہی ساری اجزا　　اسمیں پھر لاویگا اسجان کو کیا
شہ کہی ہاں کہ ترے سب اعضا　　جبکہ گلجاویں تو ان سب کو خدا

جمع کر جان پھر اتجھکو اٹھا　　نار دوزخ میں یقیں بھیجیگا
حسب فرمان رسولِ اصدق　　تب ان آیات کو بھیجا ہی حق

اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمٌ کیا دیکھتا نہیں آدمی کہ ہمنے اسکو بنایا بوند سے پھر تبہی وہ ہوگیا جھگڑتا بولتا اور بٹھایا ہماوت اور بھول گیا اپنی پیدائش کہنے لگا کون جلاویگا ہاڑوں کو جب کھر کرے ہوگئے تو کہہ انکو جلاوے گا جس نے بنایا انکو پہلے بار اور وہ سب بنانے جانتا ہے۔ (سورۂ یٰسین)

آ کے عقبہ نے سفر سے یکبار　　کیا اسباب ضیافت تیار
جبکہ سرورؐ کو بھی وہ بلوایا　　شہ نے اسطرح اسے فرمایا

کلمہ جب تک نہ پڑہے تو یکبار　　میں ترے گھر کو نہ آؤں زنہار
تب پڑھا کلمہ وہ کر حکم قبول　　اپنے گھر تاکہ قدم لاوے رسولؐ

جب اُبی ابن خلف ناہنجار　　دوست عقبہ کا بڑا تہا ای یار
یہ خبر سنکے وہیں منہ موڑا　　رشتۂ الفت عقبہ توڑا

وہ لعین عقبہ سے پھر یوں پوچھا　　دین آبائی کو تو کیوں چھوڑا
وہ کہا میں نہیں چھوڑا ہوں اسے　　پر ہے ہمسایہ محمدؐ سے مجھے

میری مجلس میں نہ آنا اسکا　　مجکو زنہار گوارا نہ ہوا
اسلئے کلمہ کہا ہوں مجبور　　مجکو اسبات میں رکھ تو معذور

یونہی عقبہ نے منایا بسیار　　پر نہ مانا ہی وہ ملعون زنہار
بے ادب تھی کو بہت وہ احمق　　بولا اک بات بڑی نالایق

یعنے بولا وہ لعین عقبہ کو　　دوستی گر مری چہتا ہے تو
روبرو جاکے محمدؐ کے ای یار　　تھوک کر آ تو ضرور اب یکبار

آہ عقبہ نے کیا اسکو قبول　　اور گیا جلد وہاں نزد رسولؐ
سن کے کافر کا کہا یہہ کافر　　آہ تھوکا ہی رکھ اسکی خاطر

جب پیمبرؐ سے کیا بے ادبی　　او عقبہ کافر ملعونِ شقی
وہیں از حکم خدائے قہار　　تھوک ہوجا کی وہ دو شعلۂ نار

دو نو رخسار جلائے اسکے　　موت تک اسکو وہ دو داغ رہی
غزوۂ بدر کی دن پس کرار　　مار کر اسکو کیا داخل نار

تھوک ناپاک ہو وہ جگہ جاں — منہ کو جب اپنے جلاتے ہیں عیاں
پس وہی ہیں اسکی مذمت میں خدا — تسہ پہ یہ آیت قرآں بھیجا

يَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُولُ يَا لَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُولِ سَبِيلًا يَا وَيْلَتٰى لَيْتَنِي لَمْ أَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيلًا لَقَدْ أَضَلَّنِي عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ إِذْ جَاءَنِي وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِلْإِنْسَانِ خَذُولًا سورہ فرقان

جسدن کاٹ کاٹ کھاویگا ظالم اپنے ہاتھ کہیگا کسی طرح میں نے پکڑی ہوتی رسول کی راہ اے خرابی میری کہیں نہ پکڑا ہوتا میں نے فلانے کی دوستی اوس نے بہکا دیا نصیحت سے مجھ تک پہنچی پیچھے اور ہے شیطان آدمی کو وقت پر دغا دینے والا

اور رضا دید قریش ابتر — ایکدن شہ سے کہے یوں آکر
سب خدایوں کو ہمارے پوجے — نزع طرفین میں پھر کچھ نہ رہے
یونہی تصدیق میں سرور کے یقین — اور در ذم ضلیلان لعین
دیکھ آیات کے اسباب نزول — کہ تفاسیر میں جو ہیں منقول

غنچہ ۵

کوئی نبی حق کا مصائب ایسے — نہیں پایا کہ جو حضرت پائے
سکے میں رہ نہ سکے تب خدا — حکم ہجرت کا مدینہ کو ہوا
بعد ہجرت کے خدائے اکبر — جانتے عرصہ دس سال اندر
اسکی تمہید ہی وہ رب تبلا — گیارہویں سال سے کرتا ہی بنا

پوجینگے آپکے معبود کو ہم — شرط ہی آپ بھی ای شہ امم
جبکہ ملاعین کہے جب ایسا — سورہ کا فروں تب حق بھیجا
بیشتر سورت و آیات جلیل — بارہا پائے پیاپے تنزیل
تا وہ احوال ہو تجھ پر مکشوف — کہ تفاسیر پہ ہے وہ موقوف
الغرض دین کے خاطر حضرت — پائے کفار سے کیا کیا زحمت
یہاں تلک تھا ستم بڑہنے لگا — ظلم سے انکے شہ ہر دوسرا
تیرہویں سال ہیں پس آنحضرت — شہر مکے سے کئے ہیں ہجرت
ساتھ کے کفار پہ غلبہ بخشا — شرق سے غرب تلک دین چمکا
لینے لگے آکے مدینے کے یہاں — تھوڑے تھوڑے لگے لانے ایمان

آٹھواں گل نبوت سے گیارہویں سال کے احوال میں اور ابتدائے ایمان انصار کرام کا رضی اللہ عنہم

گیارہویں سال کے آخر ای یار — لائے ایمان چھ شخص از انصار
قافلے حج و تجارت کیلئے — چو طرف سے جو وہاں آتے تھے
پس دہین سال اسی عادت پر — چڑھکے یک ٹیلے کی اوپر سرور
رافع و اسعد و عوف و عقبہ — قطبہ جابر پسر عبداللہ
یوں لگے کہنے وے آپس میں زود — کہ مدینے میں جو احبار یہود
جانو اولاد لوی غالب سے — تھوڑے ایام میں ظاہر ہووے
یہ ہے واللہ وہی پیغمبر — اور وہی ہے یہ کتاب اور
چاہئے لاویں ہم اسپر ایماں — اسپہ قرباں کریں ہم دل و جاں

حج کے ایام جب آیا کرتے — دعوت اسلام کی کرتے ہر سال
آئے چھے شخص مدینہ والے — اور سنے آپ سے اسدم قرآن
دور آخر کا جو ہے پیغمبر — بت پرستی ہی کرے منع شتاب
ہے بلاشبہ یہ رحمٰن کا کلام — ہم ہی پس سابق الاسلام رہیں
سبب ایمان کا یہی ہے انکو — انکے تب جاکے نبی استقبال
دعوت دین میں بس شاغل تھے — پائے جب رویت سالار جہاں
بر ملا دیتے تھے اکثر یہ خبر — لاوے یک حقکی طرف سے وہ کتاب
واقعی یہ نہیں انساں کا کلام — تا منے نکے سبھی لوگو نہیں

پس ہیں جلد وے ایماں لائے | دولت سبقت ایماں پائے
یعنے اس لیلے پہ ہوے دمساز | ہوئی بیعت سے نبی کے ممتاز

ہوی یہ پہنچے ہے زانصار کرام | سابق دولت دین اسلام
بیعت عقبۂ اولی ای امین | بولتے ہیں اسی بیعت کو یقیں

سیکھ کر شاہ سے دین کو احکام | جب بینے کو گئی ہیں وی کرام
چو طرف ڈالے ہیں اسلام کا غل | جون گلستا نہیں گلوں پر بلبل

ہوے انوار نبوت روشن | پھولا از ہار نبوت کا چمن
سابقین جیسے مہاجر میں تھے | سابقین بھی انصار ہوے

پس یہ ہیں کے اگلی اصحاب | جو ہیں انصار و مہاجر بصواب
تابعین انکے بہی تا یوم قیام | جو کہ ہو وینگے ز اہل اسلام

ہین اس آیت کے مبشر یکسر | کہ ہوا راضی انہوں سی وا اور
اور کیا انکے لئے حق تیار | نعمتیں وار جناں ہیں بسیار

اور خلود انکا ہی در دار نعیم | انکو ہی حق سے یہ بس فوز عظیم

وَالسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ سورۂ توبہ

اور جو لوگ قدیم ہیں پہلے وطن چھوڑنے والے اور مدد کرنے والے اور جو ان پیچھے آئے نیکی سے اللہ راضی ہوا۔ ان سے اور وے اس سے اور رکھے ہیں انکیواسطے باغ نیچے آبہتے ہیں نہریں رہا کریں انہیں ہمیشہ یہی ہے بڑی مراد ملنی ؛

خاتمہ

شکر للہ یہہ گلزار تمام | اب لیا رنگ بہار انجام
جس سے گلزار نبوت کی نسیم | اور از ہار رسالت کی شمیم

مغز ایماں کو معطر ہے کرے | او دل و جاں کو معنبر ہے کرے
جس سے احوال رسول اکرم | سید عرب و عجم شاہ امم

ہی ولادت سے یقیں تا معراج | جسمیں ہی نشو بعثت کا رواج
حسن انجام کا پایا ہے ضیا | رنگ بو ختم کی حق اسکو دیا

شہ کی ہجرت سے برس بارا سی | ساٹھہ پر پانچ برس تھو گذری
اسکے ابیات تمامی ہی انیس | یک ہزار اور ہوی نو سو بیس

ذکر معراج کا انشاء اللہ | اب لکھوں تیری چمن میں دلخواہ
اے خداوند کریم کرتار | بحر رحمت کو نہیں تیرے شمار

تیرا یک بندۂ ادنا ہوں میں | تیری بندوں میں کمینا ہوں میں
عمر میری ہوئی گرچہ ستی سال | نہ ہوی میرے سے کچھ نیک اعمال

میری اعمال پہ مت کر تو نظر | کر نظر اپنی کرم ہی کے اوپر
بخش دے میری گناہ سب عیاں | نام تیرا ہے رحیم و رحماں

اپنے الطاف و کرم سی یا رب | میری حاجات روا کیجو اب
جبتلگ ارض و فلک ہین قایم | فیض لینے سی یہ پہنچا دایم

تو مرا ہو ہی مجھے تیرا کر | خاتمہ خیر یہ ہی میرا کر
مصطفے واسطے اے رب انام | واسطے آل و صحابہ کے تمام

تیرے محبوب مکرم کے لئے | محی دین غوث معظم کے لئے
یہی ہے عرض دعای احقر | اب تو بر لا یہہ رجای احقر

بھیجے میرے سے صلوٰۃ اور سلام | روح پر سرور عالم کے مدام

تمت

بہارِ نبوّت

الموسوم بہ چمن سوم

در بیان معراج شریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد اور نعت کرا و اوّل — لکھوں معراج احمد مرسل
رتبہ معراج کا کرم سے خدا — جو کیا شاہ انبیا کو عطا

یہ بڑا معجزہ تھا حضرتؐ کا — اور خصائص سے اس جناب کے تھا
یہ خصیصہ وہ شاہ دیںؐ کے سوا — انبیا سے نہیں کسیکو ملا

بارہواں سال تھا نبوت سے — بست و ہفتم رجب کی شب تھی کبھی
قول اکثر ہے عالموں کا یہی — اور ساری محدثوں کا بھی

اور یہ رتبہ دلیل و برہاں سے — ہوا ثابت حدیث و قرآں سے
حقتعالیٰ نے سورۂ اسرا — دیکھئے اس طرح سے فرمایا

سُبْحٰنَ الَّذِیْۤ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ﴿۱﴾ سورۂ بنی اسرائیل

تفسیر پاکی سزاوار ہے اس ذات پاک کے لئے جو سیر کروایا اپنے بندۂ اکرم یعنے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو ایک شب مسجد حرام سے طرف مسجد اقصیٰ کے وہ ایسی مسجد ہے کہ برکت دی ہمنے اسکے اطراف میں جو زمین شام ہے برکت دینی جو اسکو ہم نزول وحی کی جگہ اور انبیا علیہم السلام کی عبادت گاہ ٹھہرائی۔ اور برکت دنیوی جو وہاں بہت سے اشجار اور باغات میوہ دار اور معیشت کی فراخی حاصل ہے ہم اپنے رسول مقبول کو وہاں لیگئے تا دکھلاویں ہم اسکو اپنی قدرت کی نشانیاں جو وہاں سب انبیائے کرام سے ملاقات ہوئی۔ پھر وہاں سے آسمانوں پر لیگئے اور عالم بالا کے عجائب و غرائب بتلائے مقرر وہی ہے سننے والا اور دیکھنے والا۔ یا سُنایا اپنے حبیب کو اپنا کلام اور بتلایا اپنی قدرت کی نشان

از حرم تا بہ مسجد اقصیٰ — سیر سرورؐ کو حق جو کروایا
نصِ قرآں یہ ہے گواہ اسپر — اسکا منکر ہے کافر و کفر

اور سمٰوات کا جو سیر کئے — ہوا ثابت وہ سب حدیثوں سے
وہ احادیث پاک ہیں مشہور — بیچ کتب میں حدیث کے مسطور

اسکا منکر ہے بدعتی گمرہ
ہمکو اللہ اس سے دیوے پناہ

اور حضرتؐ بہ عالم بالا
دیکھے جو جو عجائبات علیٰ

ہوا خبر احاد سے معلوم
اسکا منکر ہے جاہل محروم

اور یہ معراج روح و تن کو سات
حال بیداری میں ہوا اسرات

یہی قول صحیح ہے مشہور
اور اسی پر ہیں متفق جمہور

اور معراج کی حدیث کو بھی
ہیں صحب کرام ہیں راوی

یعنی ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ
چاروں میں مرتضیٰ علی ہیں جان

ابن مسعود اور ابن عمرؓ
اور ابن زبیر پاک سیر

ابن اوفیٰ و ابن عامر ہے
بو ہریرہ ہے اور جابر ہے

اور ابو ذر ز قوم غفاری
ابو ایوب جو ہے انصاری

اور حذیفہ ہے جو یمانی ہے
جسکو حضرتؐ کی رازدانی ہے

اور عباس عم مصطفویؐ
اور انس خاص خادم نبویؐ

مالک بو سعید اور بلالؓ
اور عمران بن حصین و ہلالؓ

ابو دردا و بو امامہ ہے
ابو سلمہ ہے اور اسامہ ہے

ام کلثوم بنت پیغمبر
اور ابی بن کعب انکو حضر

عائشہ زوجۂ شہ دوران
امہانی علیہم الرضوان

حاضر ہونا جبرئیل کا حضور پر نور میں سید المرسلین کے اور لیجانا آپ کو مسجد اقصیٰ تک

ہے روایت کہ پیر کی تھی شب
بست و ہفتم تھی وہ ماہ رجب

کئے آرام بعد عشا سرورؐ
امہانی علیؓ کی بہن کے گھر

حکم ہوا از بارگاہ رب جلیل
حکم ایسا ہوا ہے بر جبرئیلؑ

چھوڑ کر صومعہ عبادت کا
اب کمر بند باندھ خدمت کا

اور اطاعت کا رکھ تو سر پر تاج
آجکی شب ہے لیلۃ المعراج

اور دیجے خبر یہ میکائیل
کہ وہ طیار ہووے باتعجیل

کیل ارزاق سے ذرا ہو باز
خدمت احمدی سے ہو ممتاز

اور سرافیلؑ کو یہ کہدیجے
ایک دم ہاتھ صور سے رکھیے

ملک الموت کو بھی کہہ یہ بات
قبض ارواح سے ذرا رکھ ہاتھ

اور رضواں کو یہ کہدے اب
تا سنوارے وہ جنتوں کو سب

اور مالک کو بولدے یہ بات
بند دوزخ کے تا کرے درکات

شعلہ زن ہے جو آگ دوزخ کی
بس بجھا دیوے جلد اسکو بھی

اور دریا کو بول دے بافرحت
موجزن تا نہووے یکساعت

اور یارے کو بول تا نہ بہے
تھوڑا بہنے سے آج باز رہے

آسمانوں کو بول دیجے اب
باز گردش سے تا رہیں وے سب

اور حوروں کو بول جنت کے
پہن لیں تا لباس عزت کے

اور زیور سے آپکو دے سنوار
صف بہ صف سب کھڑے رہیں قطار

عرش کو جا کے بول اے جبرئیلؑ
ہو کے جا کے اب تو باتعجیل

چرخ اطلس کو خوب زینت سے
تا مقدس لباس پہنا دے

اور کرسی کو حکم یہ کیجے
زیب دیں سر کو تاج اقدس سے

آدم و نوحؑ اور خلیل کو اب
موسیٰ اور عیسیٰ جلیل کو اب

اور سب انبیائے اکرم کو
اس بشارت سے کر مبشر تو

اور روائح سے قدس کی نکہت سے
ان کی ارواح کو معطر کر

ساتھ ستر ہزار لے کے ملک
اب تو جنت کی جا طرف بیشک

اور اس مرغزار جنت سے
برق رفتار یک براق کو لے

پاس میرے حبیب کے اب جا
اور کر عرض یا رسول خدا

حق نے تمکو سلام فرمایا
اور درگہ میں اپنے بلوایا

ہے تجھے آج یہ شب معراج
ہو مبارک یہ منصب معراج

الغرض حکم سن یہ روح امین
اور انکے پشانیوں پہ تمام
پوچھے جبرئیل کیا ہے غم کا سبب
آپکے شوقِ دید سے ہی یقین
پس اسی کی تئیں وہ ای فاخر
کہ ادا کرکے میں نماز عشا
دیکھا بستر سے اٹھ کر باتعجیل
اور بولا کہ اسمیں ایسی
میں اٹھا اور وضو بھی جلد کیا
مجھکو جبرئیل پیک ربانی
سرخ یاقوت کا بھی یک پیکا
چارسو دانہائے مروارید
آب زمزم سی کر وضو بلطاف
لائے تھے وہ یہ کوزۂ جوہر
اور وہ دستار پاک پراز نور
سطر اول میں یعنی اے آگاہ
اور حبیب اللہ اور خلیل اللہ
خلق ارض وسما کے آگے سے
لیا رضوان وہ عمامہ تب
پس مشرف تو کیجے آجکی شب
پس جو لائے تھے سلسبیل کا آب
اور انہنے دیا یہ عزرائیل
حکم حق نے کیا جو حور العین

جبکہ پہنچے ہیں آ بہ خلد برین
دیکھے مرقوم ہے محمد نام
اسطرح کہنے وہ لگی ہے تب
تب سے ایسا کھڑی ہوئیں غمگین
شہ کی درگاہ میں گئے حاضر
ام ہانی کے گھر میں خواب کیا
پاس میرے کھڑا ہے آ جبرئیل
پاؤگے اور نعمتیں ایسی
اور دو رکعت کیا نماز ادا
ایک چادر اوڑائے نورانی
انہنے میری کمر میں باندہ دیا
تہے منور لگے اسے ای رشید
آکے کعبے کا میں کیا ہو طواف
طشت یاقوت ہی تہا ایک احمر
چار سطریں تہی با صفا مسطور
تہا محمد لکہا رسول اللہ
تیسری چوتھی میں تہا لکہا دلخواہ
وی ملایک درود پڑہتے تھے
عرض حق سے کئی ملک وی سب
اسکی دیدار سے ہیں یا رب
اس سے حضرت کئے وضو بشتاب
انسنے پہنچا دیا یہ اسرافیل
ترکریں اس سے اپنی منہ کی تئیں

دیکھی ان فذا ہیں مشتاق
پہ بہشت آئیں یک بار شریف
کہ ہیں گذری چہل ہزار برس
داغ عشق محمدی بے قیل
ابن عباس سے روایت ہے
قلب بیدار خواب میں آنکہیں
مجھکو پہنچا طرف سے حق کی سلام
کوئی پایا نہ آپ سے آگے
ہیں جو فارغ نماز سے ہو کے
او زمرد کے سبز لا نعلین
تازیانہ ہرا زمرد کا
پس پکڑ جبرئیل ہاتہ مرا
یک روایت ہے سلسبیل کا آب
اور سندس کا حلہ و دستار
تہا ہر یک سطر میں محمد نام
دوسری سطر میں گرامی جاہ
لایا رضوان اسے اے پاک صفات
حکم حق سے یہ صاحب دستار
یا الٰہی یہ صاحب دستار
حق نے مقبول کر کر انکی دعا
پھر وہ پانی بحکم حق جبرئیل
اور کیا وہ حوالۂ رضوان
تازیادہ ان آب سے ہو دے

چہرے سے ہیں چہل ہزار [illegible]
[illegible] گذری [illegible]
[illegible] کے نام محمد [illegible]
دیکھے ہیں دلربا اسکے جبرئیل
کر کہے سرور رسالت ہے
آیا آواز روح ایسے میں
لیلۃ المعراج کا کیا پیغام
نہ کوئی بعد آپکے پاوے
آیا باہر جب اپنے حجرے سے
میرے پہنائی پاؤں میں بازین
ہاتہ میں میرے ایک اسنے دیا
گھر سے بیت الحرام میں لایا
لائے جنت سے تھے ملک رکاب
لائے تھے سبز رنگ پر انوار
یک لقب بہی تہا اسکی ساتہ ارقام
تہا محمد لکہا نبی اللہ
اور ملایک چہل ہزار تھے سات
پس وہ آئی جو رات جب ای یار
پڑہ رہے تھے درود وہم بسیار
پاس حضرت کے انکو سب بہیجا
لیکے پہنچا دیا یہ میکائیل
اور رضوان لیگیا بہ جنان
حسن اور نور منہ کا حوروں کے

یون ہی زہر الریاض مین مذکور — روض افکار مین بھی ہے مسطور
تب یہ ہر دو فرشتگانِ جلیل — یعنے جبرئیلؑ اور میکائیلؑ
میرے دل کو نکال کر باہر — طشت مین زر کی دہوئے وے ماہر
جو ہوا شقِ صدر یہ ای یار — اس شہِ انبیا کو جو تھے پار
سیرِ ملکوت اب تو کرنا ہے — عرش کے بھی پرے گذرنا ہی
اور ملایک بڑی قوی ہیکل — اور عظیم و مہیب اے اکمل
اور ایک قوتِ عظیم و فخیم — قلب مین پاوے وہ رسولِ کریم
وہان دیکھا کھڑے ہین میکائیلؑ — اور ہین ساتھ انکے اسرافیلؑ
وے مجھے دیکھ سب سلام کیے — اور بہت سی بشارتین بھی دئیے
پیش پایا رکاب کو جبرئیلؑ — باگ پکڑا ہے اسکی میکائیلؑ
منتظر آپکے ہین اہلِ افلاک — حور و غلمان سقر ہین ملک
یعنے اسّی ہزار سیدہے طرف — اور اسّی ہزار چپ کے طرف
حکم حق کا ہوا بروح امین — کہ جو نورِ محمدیؐ کو یقین
ایک پردے کو وہ اٹھائے تب — ہوئیں بے نور مشعلیں وہ سب
مین کہا یون کہ ای گرامی جاہ — تم ہو بیشک مقرب درگاہ
کہ یہ میری بڑی سعادت ہے — ایسی خدمت سے مجھ کو عزت ہے
پس کمال کرم سے اپنے رب — وہ عنایت کیا ہی آجکی شب
کودنے ہی لگی براق وہین — بولے یون اسکو جبرئیل امینؑ
یہ حبیبِ خدا محمدؐ ہے — سرورِ انبیا محمد ہے
جلد اسقدر ہو گئی ہے خم — کہ لگا اسکا جا زمین سے شکم
بالیقین از چہل ہزار برس — مین تہی مشتاق آپکی ہی بس
ہی سواری سے اپنے روز جزا — کیجیے عز و شان مجھ کو عطا
رہسپار یون ہوی براق ای یار — مثل بجلی کے اسکی تہی رفتار

الغرض مصطفے نے فرمایا — جب مین بیت الحرام مین آیا
حکم حق سے مجھے سلا یہ زمین — میرے سینے کو شق کئے ہین وہین
پھر رکھے دل کو اسکی جا مین جب — وصل سینے کا کر دئیے ہین تب
اسکی حکمت بھی کیجئیے معلوم — یون ہی فتح العزیز مین مرقوم
اور انواع کے تجلیات — اور انوار دیکھنا اس ذات
شاہِ عالم کو جبکہ آوے نظر — خوف و دہشت نہ آوے تا دل پر
الغرض شاہِ دین نے فرمایا — پھر باہر حرم سے مین آیا
ساتھ ہر سیر کے تھے ملک ایسے یار — آئے ستر ہزار تک بے شمار
اور مین دیکھا براق ہے حاضر — لائے مجھ پاس اسکو وے فاخر
اور اسطرح وے مری سے کہے — ہو کے اسپر سوار اب چلئے
پس ہوا ہون براق پر مین سوار — تھے ملایک مرے یمین و یسار
انکے ہاتھون مین مشعلیں تھین تب — نور سے عرش کے درخشان سب
ہم رکھے ہین ہزار پردے و نیمین — ایک پردے کو اب اٹھا دیوین
ہاتھ رکھے رکاب پر جبرئیلؑ — غاشیہ کو اٹھائے اسرافیلؑ
پس میری ہو غاشیہ بردار — تب وہ میری سے یون کئے اظہار
حق سے چہتا تہا مین کہ یکساعت — تا بجا لاؤن آپ کی خدمت
یک روایت وہ شہِ اکرم — رکھے جب در رکاب اپنا قدم
ہان خبردار با ادب ہشیار — کون ہوتی ہین دیکھ تجھ پہ سوار
ہوگئی سن براق یہ لرزان — عرق اسکے ہوا بدن سے روان
یک حکایت ہی آپ سے ای یار — کی وہ یون عرض ای شہ ابرار
شکر ہے آج فضل باری سے — لی شرف آپ کی سواری سے
الغرض عرض اسکی کرکے قبول — ہاتھ مین جب لئے ہین باگ رسولؐ
پکڑی اسدم رکاب تھے جبرئیلؑ — باگ پکڑی تھے اسکی میکائیلؑ

جب نبی کے پاس جا پہنچے — عرض کی جبرئیلؑ نے شہ سے
پس دو رکعت اتر نماز پڑھے — اور مدین کو جبکہ آ پہنچے
پڑھو دو رکعتیں یہاں بھی اتر — پڑھے دو رکعتیں وہاں سرور
پوچھے یہ کون ہے ای روح امین — بولے وہ آگے چلئے ای شہ دین
پوچھے یہ کون ہے کہے جبرئیلؑ — چلئے آگے یہاں کرئیے ڈہیل
یوں کئے ہیں سلام ای اکمل — السلام علیک ای اوّل
کہے جبرئیلؑ دو جوابِ سلام — تب دئیے ہیں جواب شاہِ انام
سب جوانی گذر گئی اسکی — عمر اتنی ہی اسکی ہے باقی
ہے بھلا جو نہیں جواب دئے — آپ اسکا جواب گر دیتے
اور مکر و فریب سے ابلیس — کرتا گمراہ اُن کو پُر تلبیس
بھی روایت ہے شہ گئے ہیں گذر — راہ میں جبکہ قبر موسیٰؑ پر
کہے اس شاہ دیں پہ کرکے نگاہ — اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰه
الغرض بعد ازاں نبیِ حق کے — نیک و بد قوم پر گئے گذرے
پھر وہاں سے چلے رسولِ خدا — پہنچے آکر بہ مسجدِ اقصیٰ
اب بھی باب محمدؐ اسکے تئیں — اسلئے ہی سجد تو کہتے ہین
اور ملائک ہیبت با اجلال — وہاں آئے تھے شہ کے استقبال
اور اس شاہِ دوسرا پہ تمام — بھیجے ہیں صدق سے صلوٰۃ و سلام
پھر ہوئی ہے اذاں بجوش آواز — اور اقامت ہوئی برائے نماز
یوں سُنے ہیں خبر وہ خیر بشر — کہ میں فارغ نماز سے ہوکر
سرخ یاقوت سے تھا اُسکا پر — اور زمرد کا سبز تھا دیگر
دو پراں سبز تھے زمرد کے — آسمان و زمین تھے جسمیں چھپے
ہر مقام ایسا تھا بڑا سمجھو — راہ ستر ہزار سال کی ہو
اور ہر یک ملک کے تابعدار — بھی تھے ستر ہزار سے ہشیار

آپکی ہووےگی یہاں ہجرت — پڑھو اسجا نماز دو رکعت
کہے جبرئیل اے رسولِ خدا — ہے یہ بیت لحم مولدِ عیسیٰؑ
بعد اثنائی راہ اے بہائی — یک طرف بوڑہی یک نظر آئی
اور آگے بھی بیچ میں اے اشرف — کوئی پکارا نبیؐ کو ایک طرف
آگے گذرے جب اک جماعت پر — روبرو آپکے وہ تب آکر
السلام علیک یا آخر — السلام علیک یا حاشر
کہا جبرئیلؑ نے کہ وہ بڑہیا — جو نظر آئی ہے وہی دُنیا
جو پکارا وہ آپکو ای رئیس — تھا وہ ملعون اور شقی ابلیس
اُمتی سارے آپکو اے رسولؐ — کرتے دنیا کو آخرت پہ قبول
جو کئے تھے سلام آپ کو آ — ہین براہیمؑ و موسیٰؑ و عیسیٰؑ
قبر میں وہ نماز پڑھتے تھے — پس وہ فارغ نماز سے ہوکر
پہلے آکر کئے سلام وہ جو — روح آیا مگر مجسم ہو
اپنے اعمال کی جزا و سزا — اپنے برزخ میں پاتے تھے اسجا
باب مسجد کا ایک تھا حلقہ — باندھے اسکو براق ای آگہہ
آکے مسجد میں سرورِ اُمت — تب تحیت کی دو پڑھے رکعت
اور پیغمبراں بھی سب آئے — حق کی حمد و ثنا بجا لائے
فضل کا آپکے کئے اقرار — اور بشارات بھی دئے بسیار
کئے اس شاہِ انبیا کو امام — مقتدی تھے رُسل ملک بھی تمام
دیکھا مسجد کے جبکہ باہر آ — کہ کھڑی یک سیڑہی ہے تابہ سما
ایک پایہ تھا اسکو روپے کا — پایہ سونے کا اسکو تھا دوسرا
جان معراج ہے اسیکا نام — کہتے ہیں اسکے تھے پچاس مقام
اور ہر یک مقام پر بیشک — تھا معیّن یقین ملک یک یک
میری جانب اشارتیں کرکے — دے بشارات سارے دیتے تھے

پس سواری سے اس براق کی جان　جبکہ اسپر ہوا میں آگے رواں
سات یہ آسمان بھی تہ زمین　ہاتھ میں اپنے وہ لیا تھا یقین
بیس پانچ ہزار سال آگے　ہیں مقرر یہاں ہو آدمؑ سے
شکر ہے فضل سے خدا کے آج　کشورِ آرزو پہ پایا راج
وہ معلق وہاں ہوا میں تھی　اسکی دو سو برس کی گہیرائی
نیلگون رنگ تہا وہ دریا کا　آسمان یہ اسی سے رنگ لیا
اسکو ستر ہزار زنجیریں　تہے لگے بند تھا وہ یا دائیں
رکھ کے اس بادِ اوپر اپنا قدم　اس فلک پر چڑھا نہیں اسدم
اور دامن زمین کو اسکا لگا　ہر سما کو فلک سے یک ایسا
حکم حق کا ہوا اسے یوں تب　ای فلک جلد تو ہو ساکن اب

سیر یہ معراج کے نظر میں کیا　یک معظم بڑا ملک ایسا
اُسنے آکر مجھے سلام کیا　اور اس طرح سے کلام کیا
منتظر آپکا تہا تب سے مدام　بہیجا آپ پر درود و سلام
او میں اس سے آگے جبکہ بڑہا　ایک دریائے قاصیہ دیکھا
جانور خشکی اور تری کے کثیر　پیرتے تہے وہ بحر میں اکثیر
اور بھی اس سے آگے جب میں بڑہا　خازن بادِ پر وہیں پہنچا
اور ستر ہزار حق کے ملک　اسکی زنجیر پکڑے تھے ہر یک
مثل پردے کے تھی وہ یک دریا　آسماں پر فلک وہ پہنچا تھا
اور وہ بحر فلک میں میں دیکھا　پیرتے تھے ستارگانِ سما
وہ کھڑا اسپہ میں قدم کو رکھا　جلد تر پہلے آسمان پہ گیا

احوال آسمان اوّل

حال پس آسمان اوّل کا　جو کئے ہیں بیان رسولِ خدا
شاہ فرمائے ہیں کہ جب میں جا　پہلے اس آسمان تک پہنچا
میں ہو جبریلؑ ای گرامی ذات　اور محمدؐ نبی ہیں میرے ساتھہ
جبرئیل امین یہ جب بولا　در کو وہ آسمان کے تب کھولا
اور ہر ایک ملک کے تابعدار　تہے ملایک بھی اتنے ہی بے شمار
ہر دو جانب میں انکے تھے دو در　گاہ دیکھو ادہر بھی گاہ اُدہر
پوچھا یہ دیکھ میں نے اسکا سبب　مجھ کو جبریلؑ نے کہا یوں تب
دیکھ جنت میں اپنے وہ اولاد　خوش ہو دوزخ میں دیکھکر ناشاد
مجھ کو جبریلؑ نے اشارت کی　یہی طاعت ہے ان فرشتوں کی
پھر جماعت پہ گذر ایک آگے　کہ تبہی تخم کو وہ بوتے تھے
یعنے بدلے میں ایک دانے کے　سات سو دانے انکو حاصل تھے
صدقہ للہ جو یک درم دیویں　سات سو ایک کے عوض لیویں

اسکو لکھتا ہوں مجملاً بتفصیل　پر معارج میں اسکی ہے تفصیل
اسکا دربان جو تہا اسمٰعیل　کون ہے پوچھا پس کہا جبریلؑ
پوچھا وہ کیا انہیں بلایا رب　بولے ہاں حکم حق سے آئے ہیں اب
دیکھا بارہ ہزار حق کے ملک　تابعدار اس ملک کے تہے بیشک
تھی تسبیح سب وہ کرتے تھے　اور وہاں میں ملا ہوں آدمؑ سے
ہنستے مسرور دیکھ سوئے یمین　ہوتے بائیں طرف وہ دیکھ حزین
ہے بہشت انکی سیدہی جانب پر　اور بائیں طرف ہے انکے سقر
اور جماعت ملک کی یک دیکھا　کہ صفیں باندہی ہیں کہڑے ہیں جا
مجھکو خوش آیا جسمیں میں جاہا　فرض امت پہ تب قیام ہوا
ہوتی اس تخم کے تھو جہاڑ تبہی　تبہی خوشی سے کاٹتے تہے سبہی
پوچھا جبریلؑ سے میں انکا حال　کہے ان بندگونکا ہے یہ مثال
یہ جو دیکھو وہ سیدا کواں　دیکھو اسپر گواہ ہے قرآن

مَثَلُ الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ یعنے مثال ان لوگونکا جو خرچ کرتے ہیں اللہ کی راہ میں اپنے مال کَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ جیسے اچھی زمین میں ایک دانہ بودیں اور اس سے ایک جھاڑ اگے اور اسے سات شاخیں لگیں۔ اور ہر شاخ کو ایک خوشہ رہے اور ہر خوشے میں سات سو دانے رہیں۔ پس ایک دانے کے عوض سات سو دانے حاصل ہوں

میں کیا اور یک گروہ پہ نظر — کہ ملک انکے تھے کچلتے سر
کہے جبریل یہ کہالت سے — سنت تھم جمعہ اور جماعت سے

کہ رکوع و سجود میں جلدی — نہیں تعدیل کرتے ارکاں کی
اور کرتے تھے سستی و تاخیر — یعنے پڑہتے نماز وقتِ اخیر

اب تو قرآں حدیث سے دریاب — ثابت الیونکا ہی عذاب عقاب
حق تعالیٰ کہا ہے قرآں میں — دیکھئے ایسے لوگ کی شاں میں

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَن ۔۔۔ لَا تِهِمْ سَاهُونَ

ویل ہے ان نمازیوں کے تئیں — جو نمازوں سے اپنے غافل ہیں

کہے حضرت مراد ساہوں سے — ہیں وہی لوگ بالیقیں سنئے
کراوائے نماز میں تاخیر — کرکے سستی پڑہیں بوقتِ اخیر

ویل سے ہے مراد سخت عذاب — ایسے لوگوں کو ہو جو روزِ حساب
کہا بعضوں نے اسطرح سن تو — ویل کہتے ہیں جان وادی کو

کہ وہ دنیا کے اسمیں گر ڈالیں — اسکی گرمی سے سارے گل جاویں
ویسے لوگوں کو خالقِ اکواں — ڈالے اس وادیٔ عذاب میں جاں

اور رسولِ خدا نے فرمایا — کہیں آگے وہاں سے جب کہ چلا
اور یک قوم پر کیا میں گذر — بہوک اور پیاس سے تھے وہ مضطر

ہانکتے تھے ملک ایک جبّار — اور لیجاتے تھے انکو جانبِ نار
کہا روح الامیںؑ نے میرے سات — کہ ہیں یہ سب نہ دینے والے زکات

دل کو اپنے نہ نرم کرتے تھے — مفلسوں پر نہ رحم کرتے تھے
کہا قرآں میں ربِّ موجودات — شان میں انکی جو نہ دیویں زکات

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَّهُم بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

یعنے کہتا ہے قادرِ متعال — جنکو ہم فضل سے دئے ہیں مال
بخل کرتے ہیں اسمیں وے ذرات — یعنے دیتے نہیں ہیں اسکا زکات

سو نہ سمجہیں وے لوگ یہ اصلا — بخل یہ انکے واسطے ہے بہلا
بلکہ یہہ انکے واسطے ہے برا — کیونکہ نزدیک ہے کہ روزِ جزا

ہوگا یک طوق مال و زر انکا — اور گلے میں لپیٹ لیوے گا
اور آیا حدیث میں اے یار — مال و زر انکا لیکے صورتِ مار

جب گلے کو لپیٹ لیویگا — کاٹیگا اور عذاب دیویگا
اور بولیگا میں ہوں تیرا مال — اور ترا کنز میں ہوں بزشت خصال

آئیں ایسے کئی حدیث ای یار — غرض ارشاد کرتے ہیں سالارؐ
کہ میں گذرا ہوں یک جماعت پر — نعمتیں انکے پاس تہیں بہتر

نعمتیں ایسے وے نہیں کھاکے — گوشت مردار آہ کھاتے تھے
کہا جبریلؑ یہ ہیں وہ بدحال — چہوڑ کر اپنی عورتاں حلال

یونہی مردوں کو چہوڑ کر عورات — آہ فعلِ زناں میں تھے دن رات
رکھ کے مالِ حلال بد انجام — کھایا کرتے تھے آہ مالِ حرام

حقتعالیٰ کہا ہے قرآن میں / بس زناکار لوگ کی شان میں
یعنے نزدیکی مت زنائی کرو / کہ بتحقیق فاحشہ ہے او
اور جماعت پہ یک کیا میں گزر / تھے وہ آتش کی سولیوں اوپر
کہ وہ لوگوں کے پھاڑ دیں کپڑے / کہا روح الامیں نے میرے سے
اور کنایہ بھی طعن کرتے تھے / اور اشارے سے گالیاں دیتے
ویل یعنے کہ ہول خواری ہے / اور خرابی عذاب ناری ہے

وَلَا تَقْعُدُوْا بِکُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ

اور فرماتے ہیں وہ خیر ورا / کہ وہاں سے میں آگے جب گذرا
باوجود اسکے بولتا تھا پکار / اور میرے پہ لا چپڑاؤ یار
خلق کے رکھ حقوق اپنے سر

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا اِنَّهٗ کَانَ فَاحِشَةً وَّسَآءَ سَبِيْلًا

اور بلاشبہ وہ بری ہے راہ / دیوے حق اس سے مومنوں کو پناہ
سولیاں آتشیں کی تھیں ایسے / رہیں کانٹوں کی ہوں شجر جیسے
بیٹھ کر راہ میں یہ لوگ سدا / آہ دیتے تھے خلق کو ایذا

وَيْلٌ لِّکُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ

واسطے اسکے جو کہ طعن کرے / اور لوگوں کا عیب چیں ہووے
یعنے ہر راہ میں نہ تم بیٹھو / کہ ڈراتے ستاتے لوگوں کو
ایسے یک شخص کو وہاں دیکھا / بار تھا اسپہ پل نہ سکتا تھا
تجکو روح الامیں نے دی یہ خبر / یہ امانت میں تھا خیانت گر
پھر بھی کرتا تھا ظلم لوگوں پر

يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْا اَمَانَاتِکُمْ　(سورۂ انفال)

یعنے اللہ نے کہا ہے سنو / مت خیانت کرو مسلمانو
اور فرمائے سرور والا / میں وہاں ایک قوم کو دیکھا
کاٹتے تھے درست ہوتے تھے / یوں جدا ہونٹ عمر کھوتے تھے
کہتے تھے انکے فعل بد پہ نظر / منع کرتے نہ تھے انہیں ڈر کر
یعنے ہیں وہ مشایخ و علما / اور قضات طالب دنیا
اور یک قوم کا تراش کے گوشت / تھے کھلاتے ملک انہیں آ کے دست
دیکھو تشبیہ زشت غیبت کی / لحم مردار سا یہ حق نے دی
کیا تمہارا کسی پہ رکھے کوئی دوست / کہ موئے بعد اپنے بھائی کا گوشت
یعنے حاضر نہ بھائی جب ہوگا / وہ تو رکھتا ہے حکم مردے کا
تو جو مردار گوشت اسکا ہے / کاٹ کھاتا ہے کاٹ کھاتا ہے
تیرے سب نیکیاں اٹھ جائے / اور گنہ اسکے سب تجھے آئے
اونٹ اوپر کی تھی لگے بر سر / اونٹ نیچے کے انکے پاؤں پر

حقتعالیٰ کی اور نبی کی کبھی / اور آپس میں ہیں ایک سر کی
کہ فرشتے خدا کے حکم سے تب / پس انہوں کے لب زبانوں سب
کہا روح الامیں نے میرے سے / یہ امیروں کے پاس جاتے تھے
بات بے شرع کے جو کرتے تھے / اسکو سنتے تھے یہ خوشامد سے
جو امیروں کے تھے خوشامدگر / حق نہ کہتے تھے آہ لینے ڈر
دیا روح الامیں مجھے یہ خبر / کہ یہ غیبت گراں ہیں زشت سیر

اَيُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ يَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَکَرِهْتُمُوْهُ

نعش سے اسکے کاٹ کر کھائے / تم ہی مکروہ بس سمجھو گے اسے
بات ہر گز نہ وہ تمہاری سنے / پس بدی سے جو یاد اسکو کرے
سکئے ارشاد یوں خدا کی نبی / کہ تو غیبت کبھی کرے جسکی
اور فرمائے قوم یک دیکھا / جیتم ارزق تھی منہ سیہ انکا
یہ تم اوخول ان تھا انہوں نے / اہل دوزخ کا خون وہ پیتے تھے

شور کرتے تہے وہ گدہوں سات تب / بولے جبریلؑ یہ شرابی ہیں سب

اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ

یعنے اللہ نے یہہ فرمایا / کہ تقرر شراب اور جوا
اور کہر اگر کے پوجے جو چیزیں / اور ایسا ہی فال کے تیریں

ہے پلید اور عمل سے شیطاں کے / کرو پرہیز ایسے چیزوں سے
انسے جب آپ کو بچاؤ گے / دو جہاں میں فلاح پاؤ گے

چار چیزیں جو یہ ہوئیں مذکور / کرتے ہیں ورگہ خدا سے دور
ایک کا بہی جو مرتکب ہوگا / سخت پاویگا وہ عذاب اسکا

الغرض وہ رسولِ جن و بشر / اور اسطرح سے سنے ہیں خبر
کہ میں دیکہا گروہ بد حال / کہ تہے سب اُنکے خوک سے اشکال

کہا جبریلؑ نے یہ ناکارے / دیتے تہے جہوٹی شاہدی سارے
شاہدی جہوٹی جانئے دنیا / شاہدی راست ہی چہپا لینا

ہے کبیرہ گناہ یہہ ہر دو / سخت اسکا عذاب ہے سمجہو

اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ

اور بہی یک گروہ میں دیکہا / زرد تہا رنگ اُنکے چہروں کا
شکم اُنکے کہال سے تہے پہٹے / سانپ اور بچہو انہیں پہرتے تہے

طوق گردن میں تہے انہیں تہی کڑی / ہو گئے تہے اور یہی منہ پہ گرتی تہی
نیچے اوپر عذاب میں تہے ذلیل / سود خوار ہیں یہ کہا جبریلؑ

اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ

یعنے جو لوگ کہاویں مال ربا / نہ کہڑے رہ سکینگے وہ سیدہا
مگر اسطرح وہ رہینگے کہڑے / خبط ہو جسکو مس شیطاں سے

یعنے آسیب جبکہ شیطاں کا / ہو کہ جسکو بہ عالم دنیا
کہڑے ہوتے ہلتے نہیں وہ سکتا ہے / جبکہ اٹہتا ہے گر ہی جاتا ہے

حشر کے روز ہے انکو منوال / سود خواروں کا سب یہی ہو حال
شب معراج میں بہی شہ دیں / اسی حالت سے دیکہے انکو یقین

ہے خبر سود خوار زشت خصال / جانیو بت پرست کی سی مثال
سود کے مال سے بدن جسکا / ہو کہ دنیا میں پرورش پایا

وہ نجاوے کبہی بہشت اندر / جبتک اسکو نہ کہاوے نار سقر
ایسی ہی آئی ہیں حدیث کثیر / الغرض یوں کہے رسول بشیر

اور جماعت کو میں نے دیکہا ایک / نشتر آگ سے انہونکو ملک
مارتے خون سے یہ نکلتا تہا / پہر جلاتا تہی انہوں کو خدا

بولے جبریلؑ سب یہ اہل جفا / خون ناحق کئے مسلمان کا

وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاۤؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا

یعنے قصداً کسی مسلمان کو / قتل ناحق کرے کوئی بدخو
پس جہنم ہے جانو اسکی جزا / پاویگا وہ عذاب اسمیں سدا

یعنے مومن کا قتل جان حلال / گر کرے قتل کوئی زشت خصال
تو ہمیشہ وہ کافروں کے سات / پاوے دوزخ میں نجس اوقات

گر کرے قتل پر نجانے حلال / ہے حرام و کبیرہ در ہر حال
تب خلودِ سقر سے اے دلشاد / ہوویگی مدت طویل مراد

اہل سنت کا ہے یہی مذہب / معتبر ہے کتب میں یہ مطلب
اور کہی یک جماعت عورات / کی نظر میں نے آئی بڑائی کیسا

منہ تھے کالے بہت ہی انکے بھی / اور آنکھیں تھیں گالے انکی
تھے کُتے سگ کی مثال زشت طراز / سب بے روتے تھے کر بلند آواز

اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ — سورۂ نساء

ہے حضرت کہ میں کیا ہوں نظر / کہ تھے دوزخ میں عورتیں اکثر
کہتے مردونکو دیتی ہیں گالی / اور کرتے ہیں انکی ناشکری
اور دیکھے قوم یک نظر آئی / دنیا عقبیٰ کے درمیاں قیدی
وو ملک انکو حکم سے حق کے / مارتے تھے عمود آتش سے
اور پھر ایک شاخ ایسی تھی / راکھ کرتے گئے پہاڑ کو بھی
یعنے کہلاتے مومن ظاہر / اور باطن میں تھے یہ سب کافر
یعنے جگہ منافقوں کی یقیں / ہے جہنم میں طبقۂ پائیں
دیکھا اور آگ میں جماعت یک / تھے جلاتے جلاتے انکو ملک

انکو پہنا کے آتشی کپڑے / مارتے تھے بھی گرز آہن سے
بولے جبریل ہیں وہ عورات / دُکھ مردونکو رنج جو بیہات
چاہئے عورتوں کو ستر عیان / رہیں مردوں کے تابع فرمان
پوچھا یاروں نے یا رسول خدا / کیا سبب اسکا ہے تو فرمایا
اس سبب سے ہی عورتیں اکثر / سخت پاویں عذاب نار سقر
تھی معلق ہوا میں آویزاں / چشم و بینی سے جھڑتی آگ عیاں
اسکے ہر یک عمود کو رکھ یاد / میں نے دیکھا کہ شاخ تھے ہفتاد
میں کہا کون ہیں کہے جبریل / ہیں یہ سارے منافقان فسیل

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِى الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ

کہ ہے اس طبقے کا عذاب بڑا / الغرض شاہ دیں نے فرمایا
کہا جبریل نے کہ یہ نادان / اپنے ماں باپ کے ہیں نافرمان

وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا — سورۂ بنی اسرائیل

یعنے مولا نے تیرا حکم کیا / کہ کریں بندگی اسیکی سدا
دیکھ طاعت کیا تھ اپنے خدا / ان کی نیکی کا حکم فرمایا
اور فرماتے ہیں رسول خدا / رنج ماں باپ کو جو دیوے گا
اور جب موت اسکی آوے یقیں / او مدفون اسے کرے بزمیں
الغرض مصطفیٰ نے فرمایا / اور آگے وہاں عجب دیکھیں جیلا
ضرب کرتے تھے گرز آہن سے / سخت تر ہے عذاب پاتے ہے
ہے روایت انس سے یہ رکھ یاد / کہ رسول خدا نے کے ارشاد
سنے کانوں میں حشر میں مولا / شیشہ ڈالویگا یقیں پگھلا
نہ خدا سے ہوا ہو نہیں مامور / طبل و مزمار توڑدوں بضرور
ایک دیکھا بہت بڑی دریا / پانی اسکا تھا دودھ سے اجلا
پانی اسکا ہی چھتنے برسا کر / مردگوں کو اٹھاویگا یکسر

طاعت غیر حق کریں نہ کبھی / اور ماں باپ سے کریں نیکی
پدر و مادر کی پس صدق کی شان / دیکھ کیسی بلند ہے انجان
تو گنہگار رہتا ہے حق کا / اور اسکے رسول برحق کا
قبر اسپر کرے گی تنگ اسکو / اسکو ملجا نہیں ملیگا ہرگز
یک جماعت کو دیکھا سینے پر / رکھے فرشتے طبق زنار سقر
بولا روح الامیں ذی میر کو تمکین / کہ یہ گانے بجانیوالے ہیں
جو کہ نزدیک گانیوالے کو / جاکے بیٹھے کہ راگ اس سے سنے
ابن عباس سے روایت ہے / کہ کہے سرور رسالت ہے
اور شہ انبیا نے فرمایا / کہ میں آگے وہاں سے جبکہ چلا
بولے اسطرح جبریل امین / بحر حیوان یہی ہے ای شہ دین
الغرض میں وہ بحر سے گذرا / دوسرے آسمان پہ پہنچا

ناشکر عورتوں کا عذاب
منافقوں کا عذاب
ماں باپ کے نافرمانوں کا عذاب

احوالِ آسمان دوم

آسمانِ دوم تھا یوں اور — کہ نہیں ایسے پھرتی تھی نظر
مثلِ اول کے جبرئیل ہیں — اسکا دروازہ بھی کھلائی یقیں
وہ بھی اور اسکے تابعان بھی تمام — جلد آکر کئے ہیں مجکو سلام
کہ ملک جب سے یہ ہوے پیدا — تب سے یونہی رکوع میں ہیں سدا
اور ملے مجھ سے عیسیٰ و یحییٰ — او عجائب بہت وہاں دیکھا
تیسرے آسمان کا احوال — کئے حضرت بیاں برین منوال
ہے بنایا اُسے وہ ربِّ وحید — جانئے از سفید مروارید
اسکے درباں کی تابعاں املاک — تھے بلا حد عد یقیں کئے لاک
اور جانب سے حق تعالیٰ کے — مجھ کو اکثر بشارتیں بھی دئے
بولے اسطرح مجھ سے روح امیں — کہ یہی ہے عبادت انکی یقیں
فرض ہیں دو سجود جو یہ نماز — وجہ اسکا یہی ہوئے دمساز
سر اٹھا وہ دئیے جواب سلام — پھر وہ سجدہ میں رکھے ہیں تمام
اور ملے مجھ سے یوسف و داؤد — جب وہاں سے چلا ہوں گئے زود
کہ تھے ستر ہزار اسکو سر — اور تھے ستر ہزار اسکو پر
جانئے راہ دونک و تو د — الف سالہ کہ انکے تھے سب قد
تکڑے تکڑے ہی ہوتی تھی وہ بھی — پھر جلاتے ملک تھے انکو تبھی
حشر تک یونہی انکو ہووے عذاب — ایک دریا پہ پھر گیا میں شتاب
یعنے از شرق تا بہ غرب یقیں — او ساتوں یہ آسمان و زمیں
ایسی دریا کا ایک ذرا سا آب — جتنے بھیجا تھا ایسا نمیں شتاب
چاروین آسمان کا احوال — کئے حضرت بیاں برین منوال
اسکو تھا نور کا ہی دروازہ — قفل تھا نور کا ہی اسکو لگا
در کو روح الامیں سے کھلوایا — بس میں چڑھکر اس آسمانپہ گیا

حال یہ آسمانِ دوم کا — سرورِ انبیا نے فرمایا
اسکا دروازہ ایک موتی کا — قفل یک نور کا تھا اسکو لگا
اسکا درباں اک بڑا تھا ملک — تابعاں اسکے تھے ملک دو لک
یک جماعت رکوع میں تھی وہاں — مجکو دی جبرئیل نے یہ نشاں
میں بھی طاعت وہ حقسے تب چاہا — فرضِ اُمّت پہ یہ رکوع ہوا

احوالِ آسمان سوم

چرخِ سوم پہ جبکہ میں آیا — در کو روح الامیں نے کھلوایا
نور کا قفل اور نور کا در — نام زیلون اسکا ہے اشتہر
میں کیا ہوں سلام میں اقدام — سب نے دے جواب با اکرام
یک گروہ ملک بھی دیکھا تب — کہ صفیں باندھی ہیں سجود میں سب
وہ بھی جب میں طلب کیا حقسے — فرضِ اُمّت پہ دو ہوئے سجدے
تھے جو سجدہ میں وے ملایک سب — کئے حضرت سلام انکو جب
جب اُنہونکی ہوئی ہیں دو سجدے — فرضِ اُمّت پہ دو سجود ہوئے
یک فرشتے کو میں وہاں دیکھا — ایسی کرسی پہ ایک بیٹھا تھا
شرق سے غرب تک تھا ہر یک پر — او ملک اسکے پاس تھے اکثر
یک جماعت کو مارتے تھے تب — لیکے آتش کے ہی عمود وے سب
کہا روح الامیں نے یہ بدکار — منکر حشر اور ہیں جبّار
تھی وہ ایسی یقیں بڑی دریا — ساتواں حصہ ہو یہ سب اسکا
کہا جبرئیل نوح کا طوفاں — یا رسول اللہ جو ہوا جہاں

احوالِ آسمان چہارم

جبکہ میں چوتھے آسماں پہ گیا — دیکھا وہ آسماں تھا رُپے کا
اور اس قفل پر بھی تھا مسطور — کلمہ طیبہ بہت پُر نور
اسکے خازن کا نام موضائیل — وہ ملا ہی مرے سے باتبجیل

تھے جو تابع فرشتگان اسکو　چار لک تھے وہ سب ملے مجھ سے

دے بشارات مجھ کو بولے تب　یا محمد حضور کی ہے یہہ شب

درگہہ حق سے آپ کو جو ملے　حصلیت کا ہی طلب کیجے

پھر تیا آگئے وہاں سے جبکہ چلا　اور ملایک کی ایک گروہ دیکھا

پوچھا جبریل سے تو بولے تب　کہ عبادت یہی ہے انکی سب

بعد ازاں آئے میرے استقبال　مریم و آسیہ بہت خوشحال

سیدہی بازو ملک تھو نورانی　اور ڈاویں پہ اسکے ظلمانی

حقکی تسبیح سب کرتے تھے　آگ جھڑتی تھی انکے سب منہ سے

اسکے ہاتھوں میں ایک تختی تھی　پس نظر اسکی سب اسی پر تھی

نگاہ دیتا ملک کو سیدہی طرف　کبہی دیتا تہا اپنے چپ کے طرف

کہ یہ آیا ہے احمد مرسل　جلد اٹھا مسکراکے وہ اکمل

مرحبا مرحبا اے خیر بشر　اپنی امت امم سے ہے بہتر

میں کہا انکو تب ای عزرائیل　خوش کیا تم نے اب مجہی بیقبل

ہے اجل نامہ تختی اطہر　اوسہے روز نامہ یہہ دفتر

سیدہی جانب ملک ہیں رحمت کی　ڈاوین جانب عذاب زحمت کے

دوسرے جانب لکہی سعادت ہے　یا لکھی انکی سب شقاوت ہی

موت آوے تو لوٹتا ہی وہیں　اور گرتا ہے لوح پر یہ یقین

انکے ارواح کو میں لیتا ہوں　سیدہی جانب ملک کو دیتا ہوں

علم اتنا مجھے دیا ہے خدا　قبض جان کرنے ایک بندیکا

یونہی ہر یک کو آتے ہیں تانسے　یونہی تا روز حشر آویں گے

وہ کہا جب سے حق بٹھایا ہے　نہ یہاں سے مجھے اٹھایا ہے

اور پہر ہر ملک کے تابعدار　بہی ہیں ستر ہزار اسے سالار

ملک الموت کا پکڑ کر ہاتھ　میں نے بولا کہ ہو مری یکبات

اور موسیٰ وہاں میرے سے ملے　اور ملنے سے میرے شکر کئے

اپنی امت کی ناتوانوں کو　آج للطف و کرم سے مت بھولو

اور تخفیف ہونے در اعمال　بارگاہ خدا سے کیجے سوال

کہ دوزانو ادب سے بیٹھے تھے　اور تسبیح حق کی کرتے تھے

آپ بہی چاہو حق سے میں چاہا　فرض تب قعدۂ اخیر ہوا

ملک الموت کو ہی میں دیکھا　کہ وہ کرسی پہ اپنے بیٹھا تہا

سبہے بازو پہ تہے ملک خوشخو　روسیہ زشت جانب چپ کو

ملک الموت کو ہی پیش نظر　طشت تہا ایک سرا ہی یک دفتر

اسکے آگے تہا ایک جہاڑ بڑا　چیز کچھ طشت سے اٹھاتا تہا

ڈر مجھی اسکے دیکھنے سے ہوا　اسکو روح الامین نے جاکے کہا

مجھ سے تعظیم سے ملا بسیار　کہا آپ انبیا کے ہو سردار

انکے ماننا ہے کے ہی شام و سحر　میں زیادہ رحیم ہوں انپر

اب خبر دیجے یہ کیا ہے حال　وہ کہا طشت ہے جہاں کے مثال

اور نشاں زندگی کا ہے یہ شجر　اور ملک جو ہیں سیدہی ڈاویں پر

اور پتوں پہ جہاڑ کے یہ تمام　ایک جانب لکھی ہیں خلق کی نام

جبکہ بیمار کوئی ہووے فرد　نام کا اسکے برگ ہووے زرد

یہہ نشانی میں دیکھتا ہوں جب　قبض کرتا ہوں اسکی روحکو تب

میں نے پوچھا ہے کیا ملک کا عدد　وہ کہا حق ہی جانے انکا حد

جانتے رحمت کی ہیں ملک چھ لک　اور چھے لک عذاب کے ہی ملک

میں کہا قبض تو کرے ہی سبھی　یا کہ ہے دخل دوسروں کو بہی

ہیں ملک میرے تابعان بسیار　کہ ہے ستر ہزار انکا شمار

کہینچ ارواح کو وے لاویں جب　قبض کرتا ہوں ہاتھ سے میں تب

وہ کہا مجکو جان و دل سے قبول　کیا ہے فرماؤ اے خدا کے رسول

میں کہا قبض جب کریں تم جاں　　میری امت کے کیجیے آساں
خلعتِ خاتمیت پنایا ہے　　اپنی درگہ میں اب بلایا ہے
کہ محمدؐ کی خاص امت پر　　رحم و آسانی اور شفقت کر
بیتِ معمور میں وہاں دیکھا　　کہ وہ کعبہ ہے سب ملایک کا
اور تھے آویزاں یک ہزار اسیر　　لعل و یاقوت کی بہی قندیلیں
اور طولِ منار اے آگاہ　　تھی یقیں پانسو برس کی راہ
اسکے ہر در سے دایما ہر روز　　عابدانِ ملایکِ فیروز
کہا روح الامیں نے میرے لیے　　یاں امامت ملک کی اب کیجے
اس جماعت کو میں نے دیکھا جب　　آرزو دلمیں یہ ہوئی ہے تب
تیری امت میں بہی جماعتیں ضرور　　ہووے ایسی جماعتوں کا ظہور
اور اس آسمانِ چہارم پر　　دیکھے ہیں آفتاب کو سرور
کہ ہے اس آفتاب کا مقدار　　راہ اک ہزار سال اے یار
تخت یاقوت سرخ یک بنوا　　تین سو ساٹھ پائے اسکو لگا
بیچ ذورق کے مہر کو رکھا　　پھر وہ ذورق کو تخت پر ہی دھرا
اسکو بحرِ فلک میں لیجاویں　　اور ہر صبح شرق میں لاویں
پھر اسی آسمان پر وے سب　　رہتے ہیں شاغل عبادتِ رب
کرتے اسکام پر ہیں آکے قیام　　رہے ہے تا حشر بس یہ جاری کام
اسکی تفسیر میں ای نیک انجام　　لکھے بعضے مفسرین کرام
عرش کے نیچے لاکے بعدِ غروب　　اسکو سجدہ میں ڈالتے ہیں خوب
صاف ایسی حدیث ہی آئی　　جو مدارک کے درمیاں لکھی
پانچویں آسماں کا حال یقیں　　یوں کئے ہیں بیاں وہ سرورِ دیں
در کھلایا ہی اسکا پس جبرئیلؑ　　اسکے درباں کا نام سقطائیل
اس فرشتے کو جب کیا میں سلام　　وہ دیا ہے جواب با اکرام

کہا کیجیے نہ فکر ان کی کبھی　　ہے قسم اسکی جو تمہیں اے نبیؐ
حکم کرتا ہے روز و شب میں سدا　　مجکو ستر ہزار بار خدا
اسلئے انبیہ ہوں زیادہ شفیق　　انکے ماںباپ سے بھی بالتحقیق
دو زمرد کے سبز دروازے　　خانۂ پاک کو تھے اسکے لگے
اور زر سرخ کا تھا ایک منبر　　تھی دو پیری منار تھا انور
اور جس روز وہ خدائے قدیر　　کی وہ کعبہ کی اس جگہ تعمیر
جا نو ستر ہزار جاتے ہیں　　حشر تک پھر نہ باہر آتے ہیں
پیش دو رکعت پڑھا ہوں میں ہو امام　　مقتدی تھے میرے ملک وے تمام
کہ ہو امت میں میرے لیا ہی　　حق نے ارشاد یوں کیا ہی تہی
ان فرشتوں کی طاعتوں کا ثواب　　پائے امت تری بجمعہ شتاب
ابن عباسؓ کی روایت سے　　لائے علما کتب میں ہیں اپنے
[illegible] اسے جبار　　[illegible] زریں یک کیا طیار
اور اٹھانیکو پائے کے ہر یک　　ہے مقرر کیا ہزار ملک
ہی کیا حکم ان فرشتوں کو　　تین سو اور ساٹھ ہزار ہیں جو
یونہی ہر شام لاکے مغرب میں　　غرق اس آفتاب کو کردیں
دوسرے دن پھر نئے ملک ای یار　　تین سو ساٹھ ہزار پاک شعار
او والشمس تجری اے ذیشاں　　جو کہ آئی ہے آیتِ قرآں
کہ مقر آفتاب کا اے فہیم　　ہے بلاشبہ زیر عرشِ عظیم
صبح کے وقت شرق میں لاویں　　غرب میں شام کو ڈوبا دیویں

احوال آسمان پنجم

پانچویں آسماں پہ جبکہ گیا　　سرخ یاقوت کا وہ تھا دیکھا
اسکے محکوم پانچ لاک ملک　　اور ہر ہر کے تابعاں پنج لک
اور مجھہ کو بشارتیں وہ دیا　　پھر وہاں سے میں آگے جبکہ گیا

ملے مجھ سے خلیل و اسماعیل — لوط و یعقوب و اسرائیل
کر مصافحہ مریسے ابراہیم — کہے جیسا کہتے تھے آگے کلیم
اور آگے مرا ہوا ہے گذر — پہر فرشتوں کی یک جماعت پر
میں نے روح الامیں سے پوچھا تب — کیا طاعت یہی ہے انکی سب
جیسے قرآن پاک میں بولا — افلح المومنون فرمایا
یعنے دو مومناں بخیر و صلاح — پائے ہر دو جہاں میں فوز و فلاح
یعنے خوف خدا رکھے در دل — تاکہ ہوئے حضور دل حاصل
کہ جو راست کون ہیں اپنے — نہ وہ حال نماز میں جانے
اور فرمائے ہیں وہاں دیکھا — یک عظیم و بڑا ملک ایسا
سر تو انکے لگے تھے عرش کو جا — اور قدم انکے تہے یہ تحت ثرا
انکو انٹے وہاں تھے لٹکائے — جامہ آتشیں بہی پہنائے
ٹکڑے ٹکڑے بہت وو ہوتے تہے — باہر آتی تہی آگ ہی ان سے
اس جماعت سے جبکہ میں گذرا — ایک پائے آتشی دیکھا

ایک جگہہ تہہ سب کیا میں سلام — سب نے ہیں جواب بااکرام
اب تو جاتے ہو در حضور شریف — چاہو امت کیو اسطے تخفیف
تہے وو تسبیح میں کہڑے یکسر — پاؤں کے انگلیوں پہ کرتے نظر
آپ بہی جا ہو جو قسمت میں چاہا — کی خشوع نماز حق نے عطا

قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ

خبر پائے دو جہاں کی وہ یادیں — کہ نماز وہیں جو خشوع کریں
اور معنے خشوع کے اے یار — یہ بہی لکھے مفسرین کبار
اور ہو ساکن حواس اور اعضا — دلمیں خطرات کو نہوئے جا
سب جہاں کو وہ یک الہ کری — پاس سکے فرشتے ایسے تھے
انکے ہاتہوں میں آگ کے تہے عمود — قوم قیدی تہی یک ہاں موجود
مارتے تہے عمود آتش سے — انکو بہی عذاب دیدے کے
بولے جبرئیل یہ نصاری ہیں — سخت ہے یہ عذاب انکو تئیں
صاعقہ اور برق لے ماہر — ایسی دریا سے ہوتی ہیں ظاہر

احوال آسمان ششم

ذکر پس آسمان ششم کا — یوں کہے ہیں بیان رسول خدا
نام ماوس اسکا ہے ثقیل — اسکے دربان کا نام روعائیل
اسکے دربان کو میں سلام کیا — تب وہ اکرام سے جواب دیا
اور بہی آگے اسکے جب میں گیا — عابدوں کی گروہ یک دیکھا
اور آگے چلا تو میں دیکھا — ایک کا نور کا تہا در اجلا
آسمان و زمین کے مقدار — قفل اسکو لگا تہا اے ہشیار
جبرئیل امیں نے مجھ سے کہا — باب ایمان ہے نام اس در کا
او چنگاریاں ز دار سقر — آہ کرنے لگے ہیں جب اکثر
تب بحال کرم سے وہ جہاں — دوزخ و کائنات کے درمیان

چھٹویں جب آسمان پر میں گیا — اسکو دیکھا کہ تہا وہ مولی کا
در کو اسکے کھلایا روح امین — پس میں اوپر گیا ہو چڑہ کر زین
تا جہاں انکے تہے ملک چہی لاک — اور ہر ہر کو تہے ہی املاک
باخضوع و خشوع تہے بہ قیام — طاعت حق میں شیفتہ تہے تمام
آستانہ بڑا تہا اس در کا — عرش عظمے سے تا بہ تحت ثرا
دیکھ اسکو کیا ہوں میں نے عجب — جبرئیل امیں سے پوچھا تب
حق نے فرمایا کو کر کے جب پیدا — امیں انواع کے عذاب کہا
آسمان و زمین کے املاک — چاہے حق سے پناہ سب دل چاک
دریہ کا نور کا کیا حایل — تا پنہ ان سبھوں کو ہو حاصل

میں کہا تب کہ تو کھلا وہ در
دارِ دوزخ پہ تا کروں میں نظر

کہا جبریلؑ نے اے شاہِ انام
دارِ دوزخ سے آپ کو کیا کام

یہ ہی تب آپکی کرامت کی
آپ کی جاہ و عز و حرمت کی

اسکو پھر دیکھنا ہی میں چاہا
درگہ حق سے تب یہ حکم ہوا

تیری انگشت کے اشارے سے
اسکے دوست در یہ کھلجائے

پس اشارہ کیا ہوں میں تعجب
جلد دروازہ کھل گیا وہ تب

ایک فرشتہ مہیب میں دیکھا
نہیں کوئی فرشتہ اس سے بڑا

اس ملک کا تہا منہ بہت ہی بڑا
یعنے مقدار ہفت ارض و سما

ایک لوہے کا تھا دھرا منبر
پائے اتنی ہزار تھے اسپر

اسپہ بیٹھا ہوا تہا غصہ سے
اسکے آگے کئی فرشتے تھے

تھی سیہ پوش سب سے خشم آلود
اسکے ہاتوں میں آتشی تھے عمود

حق کی تسبیح میں تھے وہ یکسر
اوبھرتے تھے انکے منہ سے شرر

کوہ مانند تھے شرر اسکے
او نکلتی تھی آگ بینی سے

شعلہ زن اسکی خشم ایسی دراز
مثل دنیا کے جسکا تہا انداز

آیا حیرت میں دیکھ اسکو وہیں
میں نے پوچھا ز جبریلؑ امیں

کہا جبریلؑ یا رسولِ خدا
نام مالک ہے اس فرشتے کا

یہی داروغہ سقر ہے یقین
جبسے پیدا ہوا ہنسا ہی نہیں

اس فرشتے کو میں سلام کیا
کام میں ہی وہ اپنے مشاغل تھا

بولے جبریلؑ اسکو میرا نام
سر اٹھا تب مجھے کیا ہے سلام

جلد اٹھ ہاتھ وہ پکڑ میرا
دے بشارات مجکو کہنے لگا

گوشت اور پوست آپکا اے نبیؐ
آپکے سارے تابعوں کا بھی

نارِ دوزخ پہ حق کیا ہے حرام
حکم مجکو کیا ہے ربِ انام

نہ ہوے آپکے جو تابعدار
دوں میں انکو عذاب سخت بنار

اور دارِ سقر کے سب درکات
سر بسر میں نظر کیا اسرات

دوزخی لوگ لو ہی سب دیکھا
اس سے فارغ ہو جبکہ آگے چلا

نوحؑ و ادریسؑ آملے مجھ سے
مجھ سے ملنے کا بس وہ شکر کئے

اور وہاں آملے ہیں میکائیل
ایک ترازو تھا انکے پاس طویل

اس ترازو کا پس ہر اک پلڑا
تہا بلاشبہ مثل ارض و سما

اس ترازو کی جو کہ تھی ڈنڈی
شرق سے تا بہ غرب تھی لمبی

اور وہاں اک حسابکا طومار
روبرو انکے تھا دھرا اے یار

اس ملک کو جب میں سلام کیا
اٹھکے اس نے مجھے جواب دیا

ہاتھ میرا پکڑ کے کہنے لگا
مرحبا مرحبا اے خیر الورا

دیا امت کو آپکی جو خدا
برکتیں وہ نہیں کسیکو دیا

اور گراں تر ہے انکا میزان ہی
آپکے تابعوں کو ہووے خوشی

اور دریائے سبز نورانی
دوسری بحر ایک ظلمانی

جاکے آگے گیا ہوں میں جو نظر
تھے دو زمیں فرشتگاں اکثر

احوال آسمان ہفتم

ساتویں آسمان کا مذکور
یوں کہی ہیں شفیعِ روزِ نشور

ساتویں آسماں کا دروازہ
جبریلؑ ہیں نے کھلوایا

اوپر اسکے گیا میں او دیکھا
وہ سما جو ہے سفید کا تھا

اسکے خازن کا نام روحائیل
وہ کیا ہے بہت مری تجلیل

میں نے اسکو کیا سلام شتاب
بس خوشی سے دیا وہ مجکو جواب

دیکھ مجکو وہ خوش ہوا بیحد
او بشارات بہی دیا بیحد

اسکے تابع ملک تھے ستر لک
اتنے ہی تابعاں ہر ایکے ملک

ایک ایسا بڑا ملک دیکھا
عرش کے ساق کو سر اسکا لگا

تہا زمیں سات تو میں اسکا قدم ۔ ایک لقمہ ہو اسکا سب عالم
اور ہر ایک سر میں بھی اسکے ۔ جان ستر ہزار تھے چہرے
اور ہر اک دہن کے بھی درمیان ۔ ہی تھے ستر ہزار اسکے زبان
اور ہر آن ہر لغت سے سدا ۔ حق کی تسبیح بس وہ کرتا تہا
خلد کے نہر نور میں سو بار ۔ ڈوب کر وہ ملک بصد تکرار
جو نکلتے ہیں اس سے تب قطرے ۔ اک ملک ہووے ایک قطرے سے
اور میں اک ملک کو واں دیکہا ۔ چار منہ اسکے تئیں دیا تہا خدا
تھکی تسبیح چار سے بھی تب ۔ کرتا او ررزق مانگتا تہا رب
اور ملک جناب ابراہیم ۔ یوں کہے مجھ سے ای رسول کریم
پاک سادہ زمین ہی جنت کی ۔ اور لایق ہے وہ زراعت کی
شجر تحمید و شجرۂ تکبیر ۔ اسمیں بو دیں باہتمام کثیر
شیخ عارف محقق جامی ۔ قدس اللہ سرہ السامی
عرض فانی ہیں گرچہ یے کلمات ۔ کر نہیں ہی انہیں بقا و ثبات
لیویں جنت میں صورت اشجار ۔ اور ہر اک شجر بہی لاوے بار
مجکو جبریلؑ نے وہاں سے لجا ۔ سدرۃ المنتہی کو پہنچایا
بعض شاخ اسکے تھے زمرد وارید ۔ سرخ یاقوت کے تھے بعض سدید
تھی مقرر پچاس سال کی راہ ۔ جو تھے اسپر فرشتگان آلہ
تھے ستاروں سے بھی وہ روشن تر ۔ سب پڑہتے تھے آیت انور
آ زیارت کئے مری وہ تمام ۔ اور ادب سے کئی ہیں مجکو سلام
حشر تک اپنی طاعتوں کا ثواب ۔ میری امت کو دیئے بصواب
راہ تھی لاکھ سال کی اکسر ۔ برگ یک اسکے ایسا تھا سرپر
سرخ یاقوت کا بھی یک محراب ۔ اسپہ ایسا بلند تھا پرتاب
اور وہیں تھا مقام روح امیں ۔ اور کرسی بھی یک ہری تھی وہیں

اور ملک پر کیا ہوں ایک نظر ۔ کہ تھے ستر ہزار اسکے سر
اور ہر چہرے بیچ اسکے عیان ۔ بوج ستر ہزار بھی تھے دہان
اور ہر ایک زبانمیں تہی یہ صفت ۔ کہ وہ ستر ہزار جانے لغت
اور ستر ہزار پر بھی خدا ۔ اس فرشتے کو جا نو بخشا تہا
اور ہر بار وہ ملک خوشحال ۔ جب جھٹکتا ہی اپنے سب وبال
جو ملک ہو ویں یونہی تا محشر ۔ حق کی تسبیح میں رہیں یکسر
آدمی کا ہی گائے کا دسرا ۔ اور درندے کا مرغ کا چوتہا
اسکی ہی برکت دعا سے خدا ۔ رزق ان چار کو کرے ہی عطا
اپنی امت کتیئں زبعد سلام ۔ کہو میرے طرف سے یہ پیغام
شجر لا الہ الا اللہ ۔ اور تسبیح کے شجر دل خواہ

فائدہ

یوں لکہا اپنی مثنوی اندر ۔ سلسلہ جو ذہب کا ہی اشہر
پر خدا از کمال خلاقی ۔ کرے ان کو جواہر باقی
الغرض اسطرح کئے ارشاد ۔ سرور انبیاء شہ افراد
وہ شجر ایک ہو عظیم الشان ۔ سرخ سونے سے اسکی تہی شاخان
اور کتیک سبز تھے زمرد سے ۔ جڑ سے لے شاخ تک سبھ اسکے
ان فرشتوں کا کوئی حساب شمار ۔ حق سوا جانتا نہیں زنہار

اذ یغشی السدرۃ ما یغشی

اور دیئے ہیں بشارتیں بسیار ۔ کئے طاعات اپنی مجھ پہ نثار
یک مرد کے سبز دانے کی ۔ یک بڑی شاخ اسکو ایسی تھی
اسکی چوڑائی مثل ہفت سما ۔ فرش یک نور کا تھا اسپہ بچھا
کہ اٹھارہ ہزار سال کی راہ ۔ تھی درازی میں اسکے اے آگاہ
نام پر وہ وہری تھی میرہی ۔ اسپہ بیٹھا نتھا کبھی کوئی

اُسپہ بٹھلائے مجھکو روحِ امیں
ان پہ توریت تھی تمام لکھی
کرسیاں تیسرے طرف میں بھی
سرخ یاقوت کے بہت زیشاں
گرد کرسی کے جلتے ہر یک
کر دو رکعت یہاں ادا کیجو
اور دیکھا بھی چار نہر وہاں
اور دنیا میں دو رواں ہیں عیاں
اسپہ یاقوت اور زبرجد کو
آب تھا اسکا دودھ سے اُجلا
دو جماعت وہاں بھی آئے نظر
بولے جبریل ہیں یہ انکے مثال
تین کاسے وہاں رکھے مجھ پاس
دودھ اسلام ہے یہ بس انور
ایک فرشتے کو میں وہاں دیکھا
اور ہر موتی میں بحکم کریم
پشت پر انکے تھا لکھا دلخواہ
نسخے آدم کے وسہزار برس
یوں تھا مشغول وہ بطاعت حق
آسمان و زمین کو ڈھانپ لیا
کر دیا آپ کو خدا نے جہاں
نور کے قفل لاکھ ہر ہر بر
میں نے پوچھا تو وہ مرے سے کہا

از رہِ شان و عزت و تمکیں
اسکے دوسرے طرف بھی اتنے ہی
تھے زبرجد کے سبز اتنے ہی
بھی تھیں چودہ ہزار کرسی جاں
بس منور سب چہل ہزار ملک
تاکہ میرے مکان میں برکت ہو
دو عیاں اور دو نہاں تھے رواں
یعنے مصر نیل اور فرات ہی جاں
اور موتی کے تھے ظروف دہرے
اور لذت میں شہد سے میٹھا
منھ سفید ایک اور سیاہ تھی دگر
اپنی اُمت میں کہ جو بداعمال
شہد شیر و شراب کی خوشباس
نوش فرمائے آپ ہے بہتر
قد و قامت میں تھا بہت ہی بڑا
ایک دوان نور کی تھی بحرِ عظیم
کلمہ لا الٰہ الا اللہ
کیا پیدا بقدرتِ اقدس
کہ نیا یا خبر مری مطلق،
پھر مجھے لے بغل میں وہ چوما
خیر و برکات روزۂ رمضاں
تھے مُحلا لگے ہوئے انور
جو ہیں اُمت کے آپکے صلحا

یک طرف اسکے تھے زمروارید
کرسیاں سبز تھے زمرد کے
تھی لکھی اُن پہ سب کتاب زبور
ان پہ لکھا ہوا تھا سب قرآن
تھے تلاوت میں مشتغل بہ قبیل
میں دو رکعت وہاں گزار اب
میں نے پوچھا تو بولے روح امیں
اور یک نہر مجھکو آئی نظر
کہا جبریل نے یہ ہے کوثر
اسکی خوشبوئی مشک سے تھی زیاد
رو سیہ نہر میں وہ غسل کئے
کرتے ہیں پھر وے لوگ جب توبہ
چھوڑ دو نکو میں نے دودھ پیا
اُمت پاک آپ کی بدوام
اسکو ستر ہزار گیسو تھے
ہیرتے ہمیں تھے کئے ہی،
مجھ کو جبریل نے یہ دی ہے خبر
اب سلام اسکو یا نبی کیجے
اسکو جبریل جاکے جب بولا
اور کہا آپ کو بشارت ہو
میں ہوا شاد اس بشارت سے
پوچھا جبریل سے یہ کیا ہے تب
انکی سب آتشِ سقر سے نجات

کرسیاں دو سرے سہزار سفید
اُن پہ انجیل پاک لکھے تھے
چوتھے جانب میں اسکے بس پر نور
کرسیاں تھیں وہ بس عظیم الشان
بولے تب اسطرح مجھے جبریل
مقتدی سدرہ کے ملک تھے سب
ہیں رواں دو نہاں بخلد بریں
سبز بیٹھے پرندے تھے اسپر
جو عطا آپ کو کیا داور
ایک پیالہ پیا میں ہو کر شاد
منھ تھے انکے سب سفید ہوے
پاک تھے یہ نہ جرم و گنہ
دیکھ جبریل نے مرے سے کہا
رہے قایم بجادۂ اسلام
موتی ہر ایک میں تھے اتنے
سال دو سو کی انکی لمبائی
اس فرشتے کو خالقِ اکبر
میں نے جاکر کیا سلام اُسے
میری تعظیم کو وہ پر کھولا
اور اپنی تمام اُمت کو
دو تھے صندوق اسکو پاس دھرے
وہ کہے پوچھیو اسی سے اب
یہ دو صندوق میں ہیں بابرکات

یہ بشارت ہو آپ کو تو مستتر　اور امت کو آپ کے یکسر
الغرض یون کہے ہین شہ دین　کہ پکڑ میرا ہاتھ روح امین
اور رخصت کئی میرے سے طلب　مین نے اس طرح انکو بولا تب
بولے میرے سے جبریل وہان　آگے بڑھنے مجھ کو نہیں امکان
تھکی ہیبت سے وہ ہوئی لرزان　اور یون بولنے لگے گریان
اک قدم آگے اور اگر آؤں　ہیبت حق سے اب ہی جل جاؤں
تو جلا دیگا مجکو شوق وصال　پس اشارہ کیا مین اک نہال
قطع کر کے جبریل اسکو تمام　جلد پہنچے ہین جا کے اپنے مقام
یک سے دوسرے حجاب تک مقدار　پانسو سال کی تھی راہ شمار
مثل خورشید وہ منور تھا　ہو سوار اسپہ عرش تک پہنچا
آگے اسطرح ہم مرے سے کہا　کہ ہے اب وقت میری خدمت کا
آب و آتش کے بھر بہت دریا　اور بہت سے حجاب قطع کیا
رہ گئے تب وہاں ہے میکائیل　جلد جا حاضر ہے ہین اسرافیل
کئے پردوں کو او قطع کیا　سات دریا سے اور آگے گیا
ارض افلاک سے زیادہ تھا　الغرض ان جبکہ سے آگے گیا
تھا وہ آواز با صفا ایسا　کوہی ملک سے نہیں سنا ویسا
عظمت حق ہین وہ جہان گویا　مضمحل ہو گئے ہین کچھ نہ رہا
ہم و نیا ملک سبھی وصف کرے　حرف اک اس سے نہ ادا ہوئے
وے حجابات جو آئے سب سے آگے　جلد گزری ہیں مجکو لے ان سے
جب کیا قطع دو نو با تعجیل　رہ گئے عذر کر کے اسرافیل
کلمہ لا الہ الا اللہ　اور سبحان اللہ سے آگاہ
سنے اور پر وہ مجکو بٹھلایا　ساق تک عرش کے ہی پہنچایا
ان حجابوں سے مجکو ای اشرف　لیکے گذرا ہے جلد تر رفرف

اور جو دیکھے عجائبات وہاں　ہے بہت طول اسکا شرح و بیان
بڑھ کے اپنے مقام والے سے　آخر سدرہ تک ہین لے آئے
کہ لے میرے رفیق اہل وفا　کیا مجھے چھوڑتے ہین اب تنہا
ہاتھ اسکا پکڑ لے مین اسدم　جبکہ آگے گیا ہوں ایک قدم
یا رسول اللہ جلد تر مجکو　میری اس جائے پر ہی پہنچا دو
کہا مین سنکے بات یہ انکی　پیچھے گر یکقدم ہٹوں مین بھی
راہ پانصد برس کی از سدرہ　یکقدم مین ہی مین جو آیا تھا
پھر چلا ہوں جو آگے مین تنہا　جلد ستر حجاب قطع کیا
بس اسی جا پہ رہ گئی ہے براق　بھیجا رفرف کو تب وہاں خلاق
یک روایت سے جسجگہ جبریل　رہ گئے تب ہی جلد میکائیل
مین نے اسپر قدم کو اپنے رکھا　پس وہ آگے ہے جلد چلنے لگا
ایک پردے سے دوسرے تک یہ نگاہ　تھی بقدر ہزار سال کی راہ
شرط تعظیم وہ بجا لائے　اپنے بازو پہ مجکو بٹھلائے
وہاں تسبیح کا سنا آواز　اور تہلیل کا لے اہل نیاز
وہاں تسبیح کا سنا آواز　اور تہلیل کا لے اہل نیاز
اور ہین اس مقام پر لاریب　اسطرح خلق سے ہوا ہوں غیب
ایسے پردے نہ اور مین گزرا　اور عجائب بھی ایسے مین دیکھا
غرض اپنے پروں پہ اسرافیل　مجھکو بٹھلا لیعزو شان جلیل
پھر ملا ہے حجاب قدرت کا　پیدا سکے حجاب عظمت کا
بھیجا رفرف کو جلد پھر یہ وہاں　حجاب نور سے تھا وہ نہ نشان
اور جو کہتا تھا اسکی صوت سے سب　وہاں ملکوت کو بجتا تھا سب
ایک حرکت مین عرش تک پہنچا　کئے پردے ہوے وہاں پیدا
مجکو زیرکے وہاں ملے جو حجاب　تھے وہ ستر ہزار تک بے حساب

اور ستر ہزار نیلم کے / اور موتی کے بھی ملے اتنے
اور ضخامت ہر ایک پردے کی / راہ ستر ہزار سال کی تھی
جانو ستر ہزار تھے وہ حجاب / اور اتنے ہی تھے ہر اک کو طناب
اُنسے ہر اک بڑا تھا ایسا ملک / ایک تن نے سوا اسکے و سر تک
بعضے پردے تھے وے زمرد اور ید / رنگ انکا بہت تھا خوب سفید
اور ملازم حجاب پہ ہر اک / جان ستر ہزار ہی تھے ملک
جلد رفرف یہ سارے پردوں سے / جلد تر پار کر دیا ہے مجھے
سیر کیا ہر قدم سے تب رفرف / ہوا ناگاہ غیب سے اشرف
یاد کرتا تھا حق کو پاکی سے / نور گرتا تھا منہ سے تب اُسکے
عرش کے ساق پر گیا ہوں شتاب / کبریائی کا اک رہا ہے حجاب
تعلکی گاہ سے ہوا ہے خطاب / در گزر اس حجاب سے ہی شتاب
یا قطع میں نے وہ بھی حجاب / پھر یہ درگاہ سے ہوا ہے خطاب
جاہ ایسا خطاب آتا تھا / میں قدم ایک ایک اٹھاتا تھا
اس زمیں سے وہاں تلک سن تو / میں کیا تھا جو طے مسافت کو
پھر میں پہنچا وہی اُسکے رتبے کو / قدر نے سکے پایا درجے کو

اتنے ہی نور اور اندھیرے کے / آب و آتش کے اور بادیکے
ان حجابوں سے جبکہ میں گزرا / پردہ داروں پہ عرش کی پہنچا
اپنی گردن پہ وہ طناب ہزار / ستر ہزار ہی تھے ملک
راہ ستر ہزار سال کی تھی / انکے اجسام تھے بلند و قوی
سرخ یاقوت کے ہی تھے بعضے / اور کئے انہیں تھے جواہر کے
اور ہر اک ملک کے بھی تابع / تھے وہ ستر ہزار لے ساتھ
باقی پردہ پہ اک رہا ہے وہاں / سیر اور عرش پاک کے درمیاں
جلد پہنچا ہے تب وہ رب وحید / تو تھا ایک سپ مروارید
بیٹھ پر اپنے مجکو کر کے سوار / کر دیا اس حجاب سے بھی پار
ہوا ایسے میں غیب وہ رہوار / تب وہاں رہ گیا ہوں اسوار
میں وہاں جبکہ اک نگاہ کیا / اک نگہ میں گذر بھی اس سے گیا
اون منی لے میرے محبوب / یعنے نزدیک ہو میرے سے خوب
آئے ایسے خطاب ایک ہزار / طے کیا میں مسافت بسیار
اسقدر ہی مسافت اے اکرم / قطع کرتا تھا میں یہ ایک قدم
قاب قوسین کی جو تھی خلوت / اسمیں داخل ہوا میں عزت

بیان تشہید

ہوا وہیں کا پھر میں محرم راز / راز و اسرار سے ہوا دمساز
اور تشہد کا جو ہوا الزام / کروں اسکا بیاں کچھ ارقام
ہمیں پیچھے رہے تھے جو جبرئیل / اور ہمراہ ہوئے تھے اسرافیل
راہ ہفتاد سال کی لبشمار / اور دو پردوں میں وہی مقدار
اور کئی اُنسے تھے زمرد کے / سیم کے اور زر کے تھے بعضے
اور فرشتوں کی فوج پاک صفات / بھی تھی ستر ہزار اسکے سات
کون ہے پردہ دار نے پوچھا / تب سرافیل اپنا نام لیا
کھول کر پردہ آکے ہاتھ پکڑ / بس خوشی سے لے گیا اندر

نقل ہے شاہ دیں نے فرمایا / جب میں ستارہ عرش کو پہنچا
پردے ستر ہزار میں دیکھا / دل اُنسے ہر ایک پردے کا
بعضے یاقوت کے تھے وہ پردے / اور بعضے ہی تھے جواہر کے
اور ہر پردے پہ بحکم خدا / ایک معظم ملک مقرر تھا
پہلے پردے پہ پہنچا جب جاکے / اور سرافیل نے بلایا اُسے
اور پوچھا ہے کون تیری ثنا / وہ محمد کہا ہے میر سنت
اور بولے میر لیے اسرافیل / تھا مراد عمدہ گاہ [illegible]

پس وہیں سے میرے رخصت لئے
پہلے پردے سے بازگشت کئے

وہ فرشتہ ہی میرے ساتھ ہوا
دوسرے پردے پہ لاکے پہنچایا

اور ملا یا ہی جبکہ وہ پردا
کون ہے پردہ دار نے پوچھا

کہا نام اپنا وہ گرامی ذات
اور پوچھا ہے کون تیرے سات

وہ کہا ہے محمد مرسل
کھولا دروازہ جلد وہ اکمل

آکے پکڑا ہے ہاتھ کو میرے
لے چلا ہے وہاں سے پھر آگے

یونہی ستر ہزار پردوں سے
گذرا میں فضل سے ہی مولا کے

جبکہ پہنچا اخیر پردے پر
نور کا تھا وہ پردۂ انور

اور فرشتہ جو تھا وہ ٹیکا
لیگیا وہ پکڑ کے ہاتھ میرا

ایک کرسی پہ مجھ کو بٹھلایا
تھی وہ کرسی ز لولوے بیضا

اور جو پائے لگے تھے کرسی کے
سرخ یاقوت کے مزین تھے

اور وہ پردے کی پشت سے اسجا
یا محمد سے ایک آئی ندا

ہوا بیہوش مارے دہشت کے
کہ تھا گرنا قریب کرسی سے

تب وہ ایک آب رحمت کا
عرش اعظم سے ناگہاں ٹپکا

پہونچا قطرہ سو میں نے نوش کیا
بس وہ ایسا لذیذ و شیریں تھا

اس سے شیریں تر اور شئی کوئی
نہیں واللہ میں چکا ہوں کبھی

اس سے کھولا ہی مجھ پہ رب انام
اولین آخریں کا علم تمام

اور وہ دہشت ہیں ہوئی زائل
اور ہوئی ہے طمانیت حاصل

اور درگاہ سے یہہ حکم ہوا
کہ سجالاؤں اب ثنائے خدا

تب کہا میں رب موجودات
تب تحیات کے پڑہا کلمات

ایک کہ ایسے حق نے یوں پوچھا
کیا تو تحفہ مرے لئے لایا

سر دیں کمال عجز کے سات
التحیات کے ہیں یہ کلمات

حق تعالی نے تب کہا اے نیک
اے نبی میرے السلام علیک

اور رحمت خدا کی اور برکات
اے نبی ہوے تجھ پہ سب اوقات

تب کہے وہ رسول عالی جاہ
السلام علینا یا اللہ

یعنی ہم پر سلام ہو ہم پر
جو کہے لفظ جمع وہ سرور

لفظ مفرد نہیں کہے تحقیق
یہ لطیفہ ہو آئیں بالتدقیق

اپنی امت کے نام صالح سب
آمیں داخل کئے ہیں لطف سے تب

بعد اسکے کہے ہیں پیغمبر
حق کہ سب بندگان صالح پر

ملا اعلی کو جب ملک کے تمام
ہوئے آگاہ ازیں جواب و سلام

ہوئے مبہوت اور بہت حیراں
اور مدہوش ہو گئے اس آن

شلغلہ یک پڑا ہی در ملکوت
ولولہ یک مچا ہے در جبروت

صورت سے کلمۂ شہادت کے
صدق توحید اور رسالت کے

کہ یہ مقرب ہے حق کا ہے کیسا
کوئی محبوب پھر نہو ایسا

نقل اس طرح آئی ہے کہ خدا
جبکہ لوح و قلم کیا پیدا

تب بفرمان بارگاہ اله
کلمہ لا اله الا الله

لوح اوپر قلم لکھائے یار
گذرے اسکو برس چار ہزار

پھر ہوا حکم حق کا اے آگاہ
کہ محمد ہے لکھہ رسول اللہ

پس لکھا نام احمد مختار
گذرے اسکو بھی سال چار ہزار

پس پوچھا اے رب اخص سما
نام نامی یہہ کسکا ہے فرما

بولا میرے حبیب کا یہہ نام
سرور انبیا ہے خیر انام

کر کے مشتاق ہو قلم سجدہ
السلام علیک یا احمد

کر نیابت نبی کی رب انام
تب قلم کو دیا جواب سلام

اس سلام و جواب کو کرتار
جو امانت رکھا تھا ہشیار

شب معراج میں کرم سے خدا
یہ امانت نبی کو پہونچایا

اسلئے ہی سلام ہے سنت
فرض اسکا جواب باعزت

اور بھی اسمیں اک اشارت ہے
پس ہی ہمکو بھی یہ قوی امید
پس ہماری بھی سب درود و سلام
تو درود و سلام لامعدود
نقل ہے حق کہا ز پیغمبرؐ
کہے حضرت جو کچھ عنایت ہو
اپنی امت کو دے اے نیک انداز
الغرض مصطفےٰ شہ ابرار
چشم سے سر کے پائے ہیں دیدار
لب کشائی کا یاں نہیں امکاں
اسلئے عالمان نیک اطوار
پس مقفل یہ باب راز نہاں
کئے انسے لطائف اور نکات
ہے ازانجملہ جو کہے سالار
میں کیا عرض تجھے ہے دانا تر
تب اثر اسکے لطف و رحمت کا
پوچھا پھر مجھسے رب ارض و فلک
کہ یہ طاعات کونسے ہوں گی
میں کیا عرض حق سے کفارات
شوق دل سے بہ سر ما
اور فارغ ہو ویک نماز سے جب
پاک ہو یوں گناہ سے گویا
پس کیا حکم یوں ملائک کو

ساری امت کو یہ بشارت ہے
کہ کرم سے ہی اپنے رب وحید
شہ کو پہنچائے گا بروز قیام
دمبدم صبح و شام لا محدود
جب کرے کوئی مراجعت سفر
میں لیجاؤنگا اپنی امت کو
تا ہمیشہ پڑھا کریں یہ نماز
جب معزز ہو وہ بقرب خدا
اور سنے گوش سر سے بھی اسرار
عقل حیران و زباں ہے زباں
احتیاطاً اسمیں کرتے ہیں بسیار
کیوں کھلے آہ از کلید بیاں
لائے شرح اور بیان کیسات
کہ ہوا حق کا جب مجھے دیدار
دست بے کیف اپنا تب دے اور
اپنے سینے میں میں بہت پایا
کہ جھگڑتے ہیں کس بحث میں ملک
آدمی کے گناہ جن سے مٹے
ہیں بلاشبہ تین شے طاعات
تا ہو سختی بہ نفس صبح و مسا
منتظر دوسرے کے رہنا تب
کہ ہوا ماں کے پیٹ سے پیدا
پوچھو احمد سے تم جو چہتے ہو

کہ یقیں جبکہ وہ خدائے انام
ہم جو امت کے خاکساراں ہیں
یا الٰہی ز بندۂ احقر
بھیج اس بادشاہ عالم پر
تحفہ کچھ دوستوں کو لیجاوے
حق کہا آج جو کہ میں نے کہا
تشہد تبھی سے ای لعب
آپکا حق کیا بہت اکرام
شرح میں جسکے ہے زباں قاصر
آئے ہیں اس بیاں میں آیات
مجملاً اسکی کرتے ہیں تفسیر
لیک بعض عالموں نے بالتصریح
کئے اقوال انسے لاؤں بیاں
پوچھا اسطرح حق نے میرے تئیں
دونوں شانوں کے درمیاں میرے
اور مجھے ہو گئے ہیں کشف غیوب
میں کیا عرض ہاں کہ جانا میں
حکم پس یوں کیا ہے رب مجکو
پہلے آب وضو جو ہے اپنا
اور جماعت کیسا پڑھنے نماز
کرے ان چیز تین پر جو قیام
حق نے بولا یہ سنکے میرے سے
کہ یہ میرا حبیبؐ ذی اجلال

نہیں ضائع کیا قلم کا سلام
امتی شہ کے جاں نثاراں ہیں
خاک نعلین امت سرور
خاص اپنے حبیبؐ اکرم پر
کیا لیجاوے تو اے حبیبؐ مرے
اور ملک جو کہے بھی تو جسکا
ہو گیا ہے نماز میں واجب
اور ربط و اسطہ کیا ہے کلام
حد بشری سے ہی یہ تین باہم
وے بھی مبہم ہیں اسلئے نیک صفا
اور معین ہے لفظ بھی تحریر
جو کہ پائے روایتیں ہیں صحیح
جو ہیں ثابت حدیث سے ایجاں
کس بحث میں ملک جھگڑتے ہیں
رکھا اپنی کمال رحمت سے
جو تجھے ارض و سما کے درمیاں خوب
وے کفارات میں بحث کرتے ہیں
کیا عبادات ہیں وہ بول اب تو
سب قدموں پہ اسکے پہنچانا
چل کے مسجد کو جاوے ہے بہ نیاز
دو جماعتیں وہ ہو وے نیک انجام
سچ کہا ہے تو اے حبیبؐ مرے
ہے یقیں مشکلات کا حلال

پس سرافیل آ کے یوں پوچھا — کیا ہے کفارہ اب مجھے فرما
اے محمد تو سچ کہا ہے قیل — تب سوال آ کیا ہے میکائیل
میں نے بولا کھلانا بھوکے طعام — اور نیک و بد سبکو کرنا سلام
حق کہا جب کہا تو یہ بھی یقیں — تب کیا آ سوال روح امینؑ
میں کہا اسکو ہر زماں ہر آں — حق سے رکھتا ہے خوف سر و عیاں
اور خوشی او غضب کے حال اندر — راستی رکھنا اپنے پیش نظر
ای نبی مہلکات کیا ہے یقیں — میں کہا اسکو مہلکات ہیں تین
چلنا خواہش پہ نفس کے دوم — نیک اپنے کو جاننا سوم
نقل کرتے ہیں پس چار ملک — چار لک سال سی یقیں بیشک
شب معراج پیچ سے اکمل — شاد عالم سے ہو گیا ہے چل
ہے روایت ز حضرت زہراؑ — کہ میں پوچھی ہوں از رسول خدا
کہے حضرت کہ حق نے میرے لیے — کیے شکوے کیا اس امت سے
پس یہی ہے شکایت اول — کہ کہا یوں خدائے عز و جل
تیری امت مری ضمانت پر — اعتماد دلی نہ کی ہے مگر
اور ارشاد یوں کیا ہے خدا — کیا ہمنے بہشت کو پیدا
پر بلاشبہ یہ تیری امت — نہیں کرتی ہے خواہش جنت
او دوزخ کو ہم کیے پیدا — ہمیں واصل ہوں تا تری اعدا
یعنے ہوتے ہیں میرے نافرماں — خوف رکھتی نہیں سقر کا جاں
شرم میرے لیے کچھ نہیں کرتی — خوف خلوت میں کچھ نہیں دھرتی
پر وہ میرے لیے رزق ہر سال کا — مانگتے ہیں بحرص صبح و مسا
پر وہ سے غیر کو مری طاعت — دیویگی گمرہی سے یہ امت

تنبیہ

شرک سر ہے تمام عصیاں کا — شرک ضد ہے نشان ایماں کا

میں نے اس سے کہا وہی سے جبیر — تب کہا ہے مجھے وہ رب عزیز
یا نبی کون سے ہیں وے اعمال — جن سے درجے بلند ہو ہر حال
او ادائے نماز کرنا تب — سو رہے ہوویں لوگ شب کو جب
کونسے ہیں عمل وہ نیک صفات — کہ عذابوں سے حق کے دیوے نجات
سبھی حالت میں ہو میانہ روی — فقر ہو یا فراغت اے بھائی
کہا حق نے تو سچ کہا ہے قیل — تب سوال آ کیا ہے عزرائیل
منجل کی انقیاد ہے اول — کہ کریں اسکے ہی کہے پہ عمل
بولا یہ بات سن کے رب انام — ای محمد کہا تو سچ یہ کلام
بحث کرتے تھے اسکا وہی الصواب — پر نہیں جانتے تھے اسکا جواب
شہ کی معراج میں یقیں کر مار — حکمتیں ایسی ہی رکھا بسیار
شب معراج میں لے بابا جان — باتیں کیا آپ سے کیا رحمن

اللہ تعالیٰ امت کی شکایتیں کیا سو بیان

اے پیمبر تمام بندوں کا — ضامن رزق میں ہوں صبح و مسا
رزق کی فکر میں ہے وہ بسیار — رہتے ہیں بھول مجکو لیل و نہار
واسطے تیرے اے حبیب مرے — واسطے او تیری امت کے
یعنے کرتی نہیں عمل ایسے — جنکے باعث بہشت میں جاوے
تیری امت یقیں ہے شام و سحر — دل سے رکھتی ہے شوق دار سقر
او فرمایا یہ تیری امت — کرتی ہے بس گناہ در خلوت
او کہا میں نے تیری امت سے — آج چھپا نہیں عمل کل کے
غیر کو کرتے میرے ساتھ شریک — دین اسلام پر نہ رہتے ٹھیک
غیر کو کرتے میرے ساتھ شریک — دین اسلام پر نہ رہتے ٹھیک
شرک سارے گناہ سے ہے خراب — اور ہے سخت مشرکوں کو عذاب
شرک سے جاوے دولت اسلام — دار دوزخ ہے شرک کا انجام

امت کی شکایتیں جو اللہ تعالیٰ نے کیں

نہیں شرک کو رستگاری ہو
اسکو دایم عذابِ خواری ہے

اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِهٖ وَیَغْفِرُ
مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ یَّشَآءُ

حق نہ زنہار شرک کو بخشے
اور گنہ ہو کہ شرک سے ہیں ورے

گروہ چاہے گا بخشدیوے گا
پر کبھو شرک کو نہ بخشے گا

حقتعالیٰ کے جو ہیں خاص صفات
شرک ہی انکا غیر میں اثبات

درد و غم رنج و مرض اور زحمت
صحت و فرح و بہجت و راحت

خاص ہیں ایسے کام حقکو ہی ٹھیک
کوئی انہیں نہیں ہے اسکا شریک

کرے آگاہ جسے غیبوں پر
دیا کرتے ہیں تب ہی انسے خبر

یہ نہ عادت ہے خرق عادت ہے
نہیں غیب انکو وہ شہادت ہے

غیر حق سے انہیں بجا لانا
یوچ شرکِ جلی ہے اے دانا

ہے وہ ہر اک عبادت ایک جدا
ہے مدارج میں دیکھ یونہی لکھا

جیب آداب سے زیارت کے
اور نہ [illegible] راہ سے عبادت کے

شرک کے انواع

شرک فی الذات فی الصفات ہے جان
شرک فی العمل تیسرا ہی پہچان

اور شرک جلی و شرکِ خفی
اور آیا ہے شرک خفی بھی

حکم ہر شرک کا جدا ہے مگر
کوئی اکبر ہے اور کوئی اصغر

شرک اکبر تو کفر ہے بے میں
شرک اصغر کبیرہ ہے پر شین

اسکے اقسام نام اور احکام
ڈھونڈئیے معتبر کتب سے تمام

سارے اقسام شرک سے یا رب
مومنوں کو پناہ دیجے سب

رہ گئیں جو شکایتیں باقی
اس شرابِ بیاں کا ہو ساقی

سب کو دیتے ہیں ہم یقیں عزت
جانتے ہیں غیر سے تری امت

پھر کہا حق گنہ جو کرتے ہیں
نہیں کرتا شکایت انکی ہیں

مومنو اب تو غور و فکر کرو
ان شکایات کو نظر میں دہرو

نو شرطیں

کہ ہیں نو شرطیں ای نبی ذیشان
تیری امت کا اور ہر دو جہاں

اسکی طاعت نہ رد کرونگا تب
حسب طاقت کرونگا اسکی طلب

شرک کے معنے

جیسے دینا کسی کو نفع و ضرر
مال و اولاد رزق و روزی و زر

مینھ کا آسماں سے برسانا
اور اگانا زمیں سے دانا

ہاں وہ پروردگار چاہے جب
انبیا و اولیا کو اپنے تب

وحی الہام اور کرامت سے
راہِ اعجاز اور فراست سے

اور اپنے لئے ہی ربِ انام
خاص فرمادیا ہے جو جو کام

جیسے سجدہ قیام اور رکوع
نذر و منت خضوع اور خشوع

پر زیارت میں مصطفیٰ کی قیام
دست بستہ خضوع با اکرام

ہے روا بلکہ مستحب ہی میاں
پاس [illegible] کو [illegible]

شرک کے جان چند ہیں اقسام
رکھئے [illegible]

شرک فی العلم شرک فی الطاعات
شرک فی [illegible] شرک فی العادات

اور ایسے ہی شرک کی ہیں نام
کتبِ اعتقاد میں ارقام

شرک مخفی ریا ہی جانیے ٹھیک
ہے وہ چیونٹی کی پاؤں سے باریک

شرک کوئی قسم کا ہو ہے وہ خراب
کہ ہے مستوجبِ عذاب و عقاب

سر بسر وضع اس رسالے کا
بالیقیں اس بیان سے ہے جدا

احقر اب عنانِ اسپِ قلم
پہلے میدان پہ پھیر چلیں ہم

الغرض حق کہے کہ ربِ متین
یہ شکایت کیا ہے پھر حق یہ

یعنے کہتے ہیں رزق و مال و منال
بادشاہی دیا ہمیں فی الحال

اور اگر ان پہ کچھ بلا آوے
میری کرتے شکایتیں ہیں وے

دلمیں خوف خدا رکھو بیدریغ
ان شکایات کے سنو مورد

اور حضرت کئے ہیں یوں ارشاد
کہ کیا وحی مجھ پہ ربِ عباد

شرط اول جو امتی تیرا
جب عبادت مری کریگا ادا

اور جزا اسکی سب عبادت کا
قدر طاعت پہ ہی نہ میں دونگا

بلکہ اسکو مرتبہ قدر کرم　دونگا بیشک جزا بفضل اعم
اور وہ اس گنہ سے ہو نادم　اس سبب سے کہ ہووے گر عازم
کہ گناہ ہی نہیں کیا گویا　پاک ایسا میں اسکو کر دونگا
مبتلا گر ہوئے سب گنہ میں ہیں　اور ایک انسے ہو عبادت میں
شرط چوتھی یہی ہے ای آگاہ　دلبہ بندی کے میں کرونگا نگاہ
انکے عصیاں پہ میں نہیں بکرم　عفو و بخشش کا کھینچونگا قلم
دونگا بیماری اور رنج انسے　تا وہ کفارۂ گنہ ہووے
سردی گرمی کے جتنے موسم ہیں　تا کہ دنیا کے ہی یہ عالم میں
حشر میں پھر انہیں نہو آفات　ان دونوں کو عذاب سے ہو نجات
فضل سے ہی معاملہ میں کروں　گر کرم ان پہ عدل سے گذروں
گر عبادت زیادہ ہو انکی　دونگا انکو جزا بھی زیادہ ہی
آٹھویں انکے ہمسر کے فاضل　نیک رہیں گر تو نگا میں نازل
شرط نویں حساب بھی انکا　میں باسان ہی فضل سے لونگا

شرط دوم جو کوئی با ایمان　گر تیرا امتی کرے عصیان
اسکے توبہ کو میں کرونگا قبول　پاک اسطرح سے کروں ای رسول
شرط سوم ہے میں کرونگا نظر　ای نبی اسکو ساتھ معصوں پر
تو بدل یکے مجھکو بخشوں گا　سات دوزخ سے بھی بچاؤں گا
گر گنہ کرکے وہ پشیماں ہو　اور ندامت سے سر گریباں ہو
پانچویں گر گناہ پر بندہ　نا مصر ہو رہیگا شرمندہ
چھٹویں دو بار ہر برس اندر　ہاویہ کا کھلاؤں گا میں در
دوزخ و زمہریر کی تاثیر　پہنچے امت کو تیرے با تقصیر
ساتویں یہ کہ تیری امت سے　حشر کے روز تیری حرمت سے
گر کروں فضل انکو ہووے نجات　اور کروں عدل پاوینگے آفات
اور گناہ ان زیادہ ہوویں اگر　تو رکھوں اسکو انکی گردن پر
تا زیادہ انکے نیکیاں ہو کر　ہووے غالب انھوں کو عصیاں پر
فضل سے انکے جرم کو بخشوں　انکو جنت سے خلد میں لاؤں

پانچ پیغام حضرت رب العالم کے جو بوساطت حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس امت کو پہنچے

اور ایسا کہا ہے رب انام　یا محمد ہیں پانچ یہ پیغام
کہ تم احسان کے سبب سے اگر　دوست رکھتے کسیکو ہیں اکثر
دوسرا یہ کہ گر کسی سے ڈریں　تا کہیں اسکے تا غضب میں پڑیں
تیسرا امید گر کسی سے رکھیں　تا کہ اپنی مراد کو پہنچیں
اور مانگو سدا میرے لیے دعا　حاجتیں میں کروں تمہاری روا
رات دن اس سے ہو میں شرمندہ　تو رکھو مجھ سے شرم ای بندو
پانچواں گر کسی کی تم خدمت　مال و جاں سے کرینگے با حرمت
جسم و جاں سے نہ اپنے ہو قاصر
شکر للہ یہ نسخہ والا
ذکر سیر جناں سے تا آخر
بہیج احقر سے اب درود سلام

اپنی امت کو تو لکھا بھیجا　اسنے پیغام ہے یہی پہلا
تو رکھو دوست مجھکو سر عیاں　کہ کیا تم پہ میں بہت احسان
تو ڈرو مجھ سے باطن و ظاہر　کہ بہت تم پہ میں ہی ہوں قادر
تو ہی لائق رکھیں میرے اسباب　میں ہی پہنچاؤنگا مرادیں سب
اور پیغام ہے یہی چوتھا　تمہیں تم گر کسی سے کرکے جفا
ہوئی تم سے بہت جفا کاری　ہوئی مجھ سے بہت وفاداری
تو کرو صرف میری راہ میں مال　صرف میں اسکے کچھ نہ لاؤ ملال
میری خدمت میں ہی رکھو حاضر

خاتمہ

جبکہ سیر جناں تلک پہنچا　ہیں بیاں خاتمہ بیاں کو رکھا
تکملہ میں لکھنے لگے فاخر　یا الہی بہ یمن جاہ رسول
ختم اس ذکر پر ہی اسکو کیا
اس رسالہ کو کیجیے مقبول
بہ محمد و آل و صحب کرام

فقط تمت

تکملۂ بہارِ نبوّت

سوالاتِ حضرت رسالت و جواباتِ و عطیاتِ ربّ العزّت و سیر گلستانِ جنّت و ملا دوزخ و دیگر حالاتِ معراج مبارک کے بیان میں تا شرفِ نزولِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ سُلّمِ معراجِ رسولِ کریم
دین کے سب دُرّ جواہر خدا ۔ قلزمِ قرآن سے نبی کو دیا
کنگرۂ قرب پہ کرنے عروج ۔ واسطۂ نیک یہ سُلّم ہے بروج
اور ہے بلا شبہہ یہی نردباں ۔ راہ نما وصل و منزل رساں
اور شبِ معراج میں التحیّات ۔ دیکھے ہیں بے شبہہ و گمان شاہِ دیں
شکر ہے یارب بطفیلِ نبی ۔ تو نے ہمیں نعمتِ قرآن دی
درج ہیں ہر حرف میں جسکو یقیں ۔ جسکے کرامات کو غایات نہیں
تو جو پیمبر کو ہمارے دیا ۔ اور ہمیں آپ کے تابع کیا
کر اُسے برہانِ نبوت مدام ۔ آپکی اُمّت میں رکھا لا کلام
نعمتیں سب ایسے ہیں تیرے بیکراں ۔ اسکے ہمیں شکر کا یارا کہاں

قربِ الٰہی کے جو ہیں نعمتیں ۔ درج ہیں وے سب اسی عنوان میں
بسملہ یہہ پایۂ قرآن ہے ۔ اور یہی سرمایۂ قرآن ہے
اور یہی مفتاح سبھی ابواب ۔ دین کے ہر امر کا ہو فتحِ باب
نہریں بھی ہے چار جو ہیں خلد میں ۔ حرف بھی چار اسکی ہی جاری ہیں
جانو اگر چاہیے خدائی محبیب ۔ آگے بیاں آئیگا اسکا قریب
نعمتیں سب دین کی ایمان کے ۔ منزلیں قرب کے عرفان کے
[illegible] ۔ [illegible] مع کل کتبِ آسمان
اور وہ قرآن [illegible] ۔ [illegible]
اور اس امت کو [illegible] بالصواب ۔ شرع عیاں اس [illegible]
شکر و ثنا میں ترے عاجز ہیں ہم ۔ نعتِ نبی میں بھی ترے دمبدم

بھیجئے ہم سب درود و سلام ۔ آپ پہ اور آل و صحب پر تمام

قصۂ معراجِ رسولِ خدا ۔ تیسرے چمن بیچ جو میں نے لکھا
دیکھے ہیں اس شب جو شہِ انبیا ۔ ہمیں وہ تفصیل سے ہے آچکا
ساتوں سما کے جو عجائب کثیر ۔ سدرہ کی اور عرش کی بھی ای خبیر
جنت و دوزخ کی مگر حالتیں ۔ آپ جو دیکھے ہیں وہ باقی رہیں

اور سوالات رسول کریم
اور جوابات خدائے علیم
اور جو درگاہ خدا سے رسول
عالم دنیا میں کئے ہیں نزول

لکھتا ہوں اس نسخہ ثانی میں حال
تکملہ یہ تسر چمن کا ہے جمال
کر اسے مقبول تو اے میرے رب
اور روا کر مرے حاجات سب

از پئے قرآن وجناب رسول
وز پئے اولاد واصحاب رسول

فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَآ اَوْحٰی

سننے میں اس آیت قرآن کے
بعض مفسر نے لکھا بسط سے
کہ گئے ارشاد رسول خدا
ختم رسل شافع روز جزا

کہ شب معراج میں از فضل رب
پہنچا ہو درگاہ مقدس میں حبیب
میں جو کیا مجھ سے کتنے سوال
مجھ کو جواب سکے دیا ذو الجلال

پہلے کیا عرض کہ اے داد گر
تو دیا جبرئیل کو تجھے لاک پر
اسکے مقابل تو مجھے کیا دیا
تب مجھے ارشاد خدا نے کیا

پاس مرے ایک ترا موئی سر
اس پر حسن لکتے ہی دوست تر
کھولی اگر اپنے پر ال جبرئیل
شرق سے تا غرب تلک اے خلیل

حشر کے دن کرنے شفاعت طلب
گیسوے پاک اپنے تو کہ لیگا حبیب
شرق سے تا غرب جو ہیں عاصیاں
بخشونگا میں انکو بسر عیاں

پس مرے نزدیک عزیز و جلیل
گیسو ترے یا ہیں پر جبرئیل
احقر حیران کو بھی اے مجیب
کہیئے حضرت کی [illegible]

اور میں کیا عرض زرب الودود
جو کئے آدم کو ملایک سجود
اسکے عوض مجھ کو عطا کیا کیا
خالق متعال نے یوا [illegible] کہا

نور مقدس ہے ترا جلوہ گر
تھا یقیں آدم کی پیشانی اوپر
اصل میں بیشک تو ہی مسجود تھا
وہ تھا [illegible]

نور محمد کے بدل اے غفور
دیکھے مرے چشم بصیرت کو نور
تاکہ تری ذات سے مشہود ہو
تجھ پر نظر ت سر سے مقصود ہو

اور میں کیا عرض زرب الورا
خلد میں آدم کو تو داخل کیا
حق نے تب ارشاد کیا ہے مجھے
لے گیا باہر بھی لے آیا اسے

مجھ کو بھی امت کو تری اے رسول
ہو ویگا جنت میں سبھ جب دخول
پھر میں باہر نہیں لاؤں کبھی
بلکہ رکھونگا بہ ابد اسمیں یہی

احقر عاصی کو بھی اے پاک ذات
خلد میں لیجائیو سب کے سات
اور خلف حضرت عباس کا
دیکھیئے اس طرح روایت کیا

کہ گئے ارشاد شفیع الورا
میں نے مرے رب سے کیا التجا
تو بید قدرت سے بنایا اسے
سجدہ فرشتوں سے کرایا اسے

حق نے کہا اس سے بھی بہتر کہیں
نعمتیں ہیں تجھ کو دیا ہوں بغیر
نام و نشاں بھی نہ تھا آدم کا جب
تجھ کو فرشتوں نے پہچانا ہے تب

سارے سموات کے ابواب پر
جنت ماوا کے ہر اک باب پر
اور سرادق و حجب پر تمام
قصر پہ ہر ایک لکھا تیرا نام

نام پیمبر کا ترے اے خدا
جوں نہ کیا نام سے اپنے جدا
یوں ہی مرے دل سے وہ دو نام کو
کلمۂ طیب کے سپر انجام کو

تا بہ ابد کر نہ جدا اے قدیر
اسپہ مرا کیجے کلام اخیر
اور کہا میں نے خدا ے جہاں
تو دیا ادریس کو عالی مکاں

حق نے کہا اس سے بلند تر مقام
میں نے عطا تجھکو کیا لا کلام
یعنے عطا میں نے کیا تجھکو عروج
وحدت ذاتی تلک اپنی عروج

قربت قوسین اے میرے حبیب
خاص تری ہے یہ تجھی کو نصیب
حاجتیں تیرے میں کیا ہوں روا
اور تری امت کو بہ لطف وعطا

او کیا دور بہت آفتیں ، میں تری امت سے بڑی زحمتیں ، گرچہ وہ ادریس کو عالی مقام ، جسم میں اسکے دیا لاکلام

ذکر کو پر تیرے میں رفعت دیا ، دیکھ ورفعنا لک ذکرک کہا ، یعنی سے اس ذکر کیے ای میرے رب ، ذکر میں کچھ اپنے مجھے روز و شب

اور سدا ذکر نبی میں ترے ، دلکو مرے ذکر سے ہی انس رہے ، اور کیا عرض مرے رب سے میں ، نوح پیمبر کی وہ کشتی کیتیں

صدمۂ طوفاں سے بچایا ہے تو ، لطف سے پانی پہ چلایا ہے تو ، حق نے کہا تجھ کو دیا میں براق ، طے کیا تو جس سے یہ نیلی رواق

عرش سے تا فرش تو لمحے میں ایک ، شرق سے تا غرب تو گذرا ہی نیک ، اور مساجد تری امت کیتیں ، عالم دنیا میں دیا ہوں جو میں

جب ہو سقر حشر میں شعلہ فگن ، قلزم آتش ہو بہت موجزن ، تب تری امت کو ای میرے رسول ، انکی مساجد میں ہی [illegible]

اور مساجد تیں انکے سب ، نوح کی کشتی کے ہی مانند تب ، قلزم دوزخ پہ کرونگا رواں ، برق سی زاید وے رہینگی دواں

صدمۂ طوفان و عذاب و بلا ، شعلۂ امواج یم ابتلا ، انکو نہ پہنچیگا سمجھ کچھ وہاں ، انکو یہ طوفان سی دونگا اماں

کیا یہ بڑی یا ہی کہ بڑی وہ سجات ، یہ ترے کہاں اور کہاں ہو وہ بات ، احمد مرسل نے کہے بدل اے کریم ، نہج کی رکھ پل پہ مجھی مستقیم

مسجد نبوی میں ہو مجھو دخل رہے ، حشر میں [illegible] ، اور میں کیا عرض کہ اے دادگر ، آتش نمرود براہیم پر

سرد تو گلزار کیا بے قیل ، اور کیا اسکو تو اپنا خلیل ، حق نے کہا میں تری امت اپر ، آتش دوزخ کو کیا سرد تر

گرچہ کیا اسکو ہیں اپنا خلیل ، تجھ کو کیا اپنا حبیب جلیل ، کیا وہ براہیم کی خلت بڑی ، یا یہ محبت کی فضیلت بڑی

اور براہیم کو ای مصطفی ، ابعد عبادت کے میں خلت دیا ، دونگا یقیں پر تری امت کیتیں ، بعد گنہ درجہ محبت کا میں

یعنی کریں بعد گنہ تو بہ جب ، دوست یقیں انکو میں کہتا ہوں تب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ

بندۂ احقر یہ ترا اے خدا ، جو ہے گنا ہو نہیں سراپا بھرا ، تیرے پیمبر کے جو ہیں نائباں ، تو بہ کیا ہاتھ پر ان کے بجاں

تو بہ یہ کر اسکا کرم سے قبول ، اپنے محبوں میں کر اسکا شمول ، اور کہے عرض میں حق سے کیا ، تو نے ذبیح اللہ کو زمزم دیا

فدیہ بھی بھیجا تو اسے [illegible] ، [illegible] گوسپند ، حق نے کہا [illegible] ، [illegible]

گرچہ دیا فدیہ اسے گوسپند ، [illegible] ، [illegible] کو [illegible] ، [illegible] کو وہی تب خلل

امتی یک یک ترے فدیہ کر ، بھیجونگا ورآتش دار سقر ، امتی کو تیرے بدار النعیم ، بھیجونگا رحمت سے بہ فضل عمیم

احقر تشنہ کو بھی ای بے نیاز ، زمزم و کوثر سے تو کر سرفراز ، صاحب آل زمزم و کوثر بدل ، دے انہیں جنت میں مقام و محل

اور میں کیا عرض کہ ای کبریا ، صالح پیمبر کو تو ناقہ دیا ، حق نے کہا تجھ کو مدینہ دیا ، نقد سعادت کا خزینہ دیا

اور کیا مال غنیمت حلال ، حب تری امت کو دیا [illegible] ، یعنی سے اس تیرے نبی کو ای رب ، [illegible] یہ مری عرض اب

موت بھی اسکے مدینے میں رہے ، چین سکوں اسکے سکینے میں رہے ، اور میں کیا عرض وہ دربار میں ، لوط پیمبر کو شب تار میں

اُمّت عاصی سے دیا ہی نجات
احقرِ عاجز کو بھی اے کردگار
اور میں کیا عرض یہ معبود سے
حق نے کہا روزِ قیامت میں جب
کافرِ گمرہ کو سقر میں گرا
بات کیا اس سے سرِ طور پر
اور میں کیا رب سے مری التجا
اور میں کہا حق سے اسکی تیس
اُمّت اطہر کا ترے بس گذر
احقرِ عاصی کو اے ربِّ کریم
اور یم دنیا سے چلایوں اُسے
حق نے جواب اسکا دیا یہ مجھے
اور میں کیا عرض کہ اے کبریا
مجھ کو کہا حق نے کہ در روزِ حشر
اور ملے انکو ز جنت شتاب
حرمتِ نبوی سے اے ربُّ العلا
حق نے یہ ارشاد کیا تب مجھے
اسکو زمیں کی ہے خلافت ملی
اپنی عبادت میں مجھے گرم کر
حق نے کہا مجھ کو بصد مرحمت
اور میں کیا عرض اے ربِّ الورا
حق نے کہا تجھ کو بدوشِ ملک
سیرِ سلیماںؑ کو یہ سرعت کہاں

مجھ کو کہا خالقِ کُل کائنات
پہنچا تو اس غار تلک ایکبار
باد کو تابع تو کیا ہو دے
بر سرِ کُل خلق سب آویں میں تب
پار مسلماں کو کرے گا اُڑا
بات کیا تجھ سے سرِ طور پر
اُسکو تو توریت عنایت کیا
قوم سمیت اسکے آثار الیقین
حشر کے دن ہوویگا جب بر سقر
رکھ تری توحید پہ بس مستقیم
کہ نہ قدم آنچ سے اُسکے بھیگے
درجہ شفاعت کا دیا میں نے تجھے
موسیٰ کو یک سنگ تو ایسا دیا
لاکھوں گنہگار اُٹھینگے ز قبر
شیر و شہد آب و خمر بے حساب
حشر کے دن مجھ کو وہ کوثر پلا
سورۂ انعام دیا میں نے تجھے
ہونگے خلیفے تری امت میں بھی
دلکو میرے ذکر سے ترے نرم کر
میں نے تجھے جنت کی دیا مملکت
باد کو تو ان کا مسخر کیا
میں نے بٹھا کے تلک یک پلک
اور یہ نعمت بھی یہ قربت کہاں

تجھ کو بھی محفوظ رکھوں غار میں
غار میں بھی قہر کے بس ہے زماں
سارے ہلاک اس سے ہوئے کافراں
قعرِ جہنم سے چلاؤں گا باد
اور میں کہا تو کیا موسیٰ سے بات
تھی جبلِ طور پہ وہ بات جان
حق نے جواب اسکا مجھے یوں دیا
انکے قدم کو نہ لگا اسکا آب
دامن ترا لگا تب ای مصطفیٰ
آیتِ کرسی کے وہ برکات سے
اور میں کہا اسکو دیا تو عصا
جس سے قیامت میں ہزار لوگ
بارہ جھرے ہوتے تھے جس سے رواں
اور ہے بیتاب ہیں تشنہ لب
کیا یہ بھی مشارب ہیں معظم بڑے
اور میں کیا عرض نے ربِ غفور
نرم کیا ہاتھ میں اُسکے لوہا
حرمتِ انعام سے اے داد گر
اور میں کیا عرض تو اے کریم
دیکھ سلیماںؑ کی وہ دولت کہاں
ایک شب و روز میں بے اشتباہ
راہ کٹی لاکھ برس کی بخیر
احقرِ ناداں کو بھی اے خدا

شب سے شریروں کے شبِ تار میں
تنگی و تعذیب سے دیجے اماں
راحت و آرام نے لئے مومناں
باد سے برباد ہو سب بدنہاد
حق نے کہا مجھ سے تلطف کی ساتھ
بات یہ تیرے سے ہی ورلا مکاں
کہ میں نے تجھے آیتِ کرسی دیا
حق نے دیا مجھ کو تب ایسا جواب
خشک تھا اس سے تو خوش ہوئیگا
اسکو بچا شر سے آفات سے
ساحروں کا سحر ہے جس سے گیا
ہوں تیری امت کے فنا او تباہ
بار قبیلوں کے لئے بیگماں
کو ترا پاک انکو پلاوے تو سب
یا ہیں بڑے سنگ کو بارہ جھرے
تو دیا داؤد نبیؑ کو زیور
نرم بھی امت پہ ترا دل کیا
مجھ پہ تیری نعمتیں انعام کر
تو نے سلیماں کو ملکِ عظیم
اور یہ جنت کی ریاست کہاں
ہوتی تھی طی ایک مہینے کی راہ
اپنے کرم سے میں کرایا ہوں سیر
یمن سے اس سیرِ نبیؐ کے سدا

سیر الی اللہ وفی اللہ دے
حق نے کہا کہ تری امت کے تئیں
بندۂ احقر کو ای ربّ اجل
اور میں کیا عرض اے ربّ اولاً
چشمۂ حیوان کہاں یہ کہاں
ذکر میں بھی اپنے ای زندہ رکھ
حق نے کہا لطف سے تب یوں مجھے
طاعت و اخلاق میں اعمال میں
مجھ کو کہا حضرت پروردگار
ای نبی اسباط سے رہ فرحمند
یمن سے اس پانچ اذان کے ای رب
اور میں کہا مائدہ ان کو دیا
حشر لئے اسکو ذخیرہ کیا
مادۂ احقر کو تو عرفان کا
سر پہ یقیں ابر کا سایہ دیا
نعمت وارین دیا ہوں بہت
احقر عاصی کو بھی ای ذوالجلال
اور کہا آل اسرائیل میں
اور تری امت سے گنہ ہو اگر
دل کو بھی احقر کے یہ اوصاف مد
نہ نہیں جسکا ہو کتب میں مثال
باپ سے اور ماں سے بھی اسکی شتاب
اسکو بھی ماں باپ کو اسکی نجات

سیر فنا سیر بقا دیجئے
قبر کی اور حشر کی آفت سے میں
ماہی گناہوں کی گئی ہو نگل
خضر کو تو چشمۂ حیوان دیا
یہ ہو حیات ابدی بیگماں
نور کر ہی ذکر سے تابندہ رکھ
سورۂ اخلاص دیا ہوں تجھے
اور سب افعال میں ہر حال میں
صبح مسا نام ترا پنج بار
ذکر کو ہم تیرے کئے ہیں بلند
پانچ حواس احقر عاصی کے ا...
حق نے یہ ارشاد مجھے تب کیا
نعمتیں ایسی نہ کسیکو دیا
دے انکو اقوت ہو تا جان کا
اور من و سلویٰ بھی عنایت کیا
فضل و عنایات کیا ہوں بہت
رزق بلا واسطہ دیجے حلال
مسخ کیا لوگ کے میں صورتیں
شامت عصیان سے انہوں کے مگر
پھر بھی تو مسخ نہ کر اے صمد
اسکو بڑہیو جو بخلوص کمال
لطف سے تخفیف کرونگا عذاب
دیکھ جہنم سے تو رحمت کے سات

میں کہا یونس کو بچایا ہو تو
پل کے بھی آفات سے ویوں بچا
بطن سے جلد اسکے تو باہر نکال
حق نے کہا جنت میں تجھے ای خلیل
قلب کو احقر کے بھی ای پاکذات
اور میں کیا عرض جناب خدا
یمن سے اس سورۂ اخلاص کے
اور میں کیا عرض کہ تو کر پسند
ساتھ ہر نام کے بس ور ازان
جسم کی پایا ہو بلندی مسیح
(زہد) عبادت ... ہی مصروف رکھ
مائدہ فضل اے میرے حبیب
مائدہ وہ عالم دنیا کا ہے
میں نے کہا آل اسرائیل کا
حق نے کہا تجھ کو اے میرے حبیب
حشر میں بھی دونگا میں انکے تئیں
پھر بھی فضل کا سایہ ترے
یعنے کئے جب دے گنہ بیکران
مسخ نہ دنیا میں کرونگا شتاب
اور یہ ارشاد کیا حق نے مجھے
فضل سے میں اسکی بدن کو تمام
تن یہ بھی احقر کے اے رب الانام
جنت ماوی میں عطا کر دخول

پیٹ سے ماہی کے نکالا ہے تو
داخل جنت کروں روز جزا
دو وہ اسے عفو کا دے اپنی پال
دونگا میں وہ چشمۂ خوش سلسبیل
فضل کا دے اپنے تو آب ...
عیسیٰ کو انجیل مقدس ...
بندۂ احقر کو بھی اخلاص دے
لے گیا عیسیٰ کو یہ چرخ بلند
لیویں یا آواز بلند در جہاں
اسم کی ہو یہ تو بلندی صریح
خیر کے کاموں سے ہی مالوف رکھ
دونگا میں امتکو تری عنقریب
مائدہ فضل یہ عقبیٰ کا ہے
فضل سے اپنی ہے بیا بانیں تو
اور تری امت کو بھی کر خوش نصیب
سایۂ ممدود و مخلد برین
رکھ دو جہاں بیچ تو سر پر میرے
خوک بندر کے بنے صورتاں
حشر میں ہی انسی میں لونگا حساب
سورۂ الحمد دیا ہوں تجھے
آتش دوزخ یہ کرونگا حرام
فضل سے کر آتش دوزخ حرام
بہر رسولؐ اور علیؓ بتولؓ

روایت

خلد میں جبتک کرے تو خرام
سارے رسولوں پہ ہے جانا حرام

اور یہ ارشاد خدا نے کیا
ہیں تری امت کو بہت نیں یا

عمر دراز انکو ہیں بخشا نہیں
دل بخود نیا یہ ہی محکم کہیں

روایت

میں نے کیا بخشش امت طلب
حق کہا ایک ثلث میں بخشا ہوں اب

پوچھا خدا اور تو کیا چاہے اب
میں نے کہا بخشش امت ای رب

اور کہا مانگ تو جو چاہے اب
میں نے کیا بخشش امت طلب

راوی کہا آپ کو درگاہ سے
ایسے خطاب آئے ہیں تب سات سے

حق نے تب ارشاد مجھے یہ کیا
کب تلک ایسا ہی تو مانگے بھلا

مجھ کو تب اسطرح سے فرمایا رب
بخشوں اگر آج ہی امتکو سب

بخشونگا کر تیری شفاعت قبول
روز قیامت میں ای میرے رسول

اور یہہ فرمائے نبی الورا
عرض کیا میں بحضور خدا

اکثر میں تیری عرض قبول ہوا اب
او میں کیا عرض کہ ای میرے رب

لطف سے یوں لونگا حساب انسے ہاں
کہ نہ خبر تجھ کو بھی ہووے وہاں

حقے سے جو باتیں ہوئیں معراج میں
کیجئے ارشاد کچھ لنے ہمیں

کہتے ہیں گناہ کرتے ہیں خلوتمیں جا
او عبادت مری جلوت میں آ

پوچھے علی آکے نبی کے حضور
کہ شب معراج میں رب الغفور

تب کئے ارشاد شہ انبیا
غایت رحمت سے خدا نے کہا

شامت عصیاں سے انھوں کو تیں
میں نے دیکھا یا ہے یہ قعر زمیں

پر تری امت کی گناہوں کتیں
قعر زمیں بیچ دھسا تا ہوں میں

ای نبی امت کے تری بدعمل
کرتا ہوں حسنات سے آخر بدل

پر تری امت پہ اے میرے رسول
بعد گنہ ہوتی ہے رحمت نزول

اور شب معراج میں رب الورا
جائے نہ جبتک تری امت تمام

وحی وہ سالار امم پر کیا
سارے امم پر بھی ہے جانا حرام

تا نہ قیامت میں ہو زاید حساب
دیونگا جنت میں بہت کچھ شتاب

اور کیا انکو اخیر امم
قبر میں تا مکث رہے انکا کم

کہتی ہوں یوں حضرت زہرا بتول
کہ مجھے ارشاد کئے یوں رسول

بخشونگا دو ثلث بروز قیام
او یہ فرمائے رسول انام

مجھ کو کہا لطف سے پروردگار
بخشا ترے واسطے ستر ہزار

فضل سے پھر مجھ کو کہا کردگار
اور دیا بخشش میں ستر ہزار

آپنے ہر بار کیا ہے طلب
بخشش امت ہی زدرگاہ رب

میں نے کہا مانگنے والا ہوں میں
بخشنے والا ہے تو ہی انکیئں

ہو نہ عیاں بخشش و رحمت مری
خلق پہ سب عزت و حرمت تری

روایت

حشر میں امت کا حساب و کتاب
ہو مرے تحویل ہوا یہ خطاب

حشر میں امت کو فضیحت نہ کر
حق مجھے اسطرح دیا تب خبر

حضرت فاروق نے دی ہے خبر
کہ میں کیا عرض اے خیر البشر

تب کئے ارشاد رسول خدا
حق نے اس امت کی شکایت کیا

ڈھانکتا ہوں انکے گناہوں کتیں
او نہیں سوا نہیں کرتا ہوں میں

لطف سے باتیں جو کیا آپ سے
اس سے کچھ ارشاد ہمیں کیجئے

امتیاں اگلے گنہ جب سے کئے
قہر و عذاب انپہ تبھی آگئے

قوم کو جوں عاد کے میں سگیاں
قعر زمیں بیچ دھسایا ہوں جاں

صورتیں میں امت داؤد کے
مسخ کیا شومی اعمال سے

فعل گنہ جب کئے اگلے امم
برسے ہیں پتھر تب انھوں پر بہم

یعنے وی جب جرم سے توبہ کریں
برسے وہیں انپہ مری رحمتیں

روایت

کہ شب معراج کی اسرار سے　　اب کوئی نکتہ مجھے فرمائیے

ہوئے اگر لائق نار سقر　　تو وہ مرے پاس ائے پیغامبر

عقیں اس امت کے بفضل کریم　　ایسے بشارات ہیں آئے عظیم

خوف رکھیں حق کا بسر و جہار　　اور رہیں فضل خدا کے امیدوار

اصل میں امت کے خواص ایمان　　ایسے بشارات کے ہو ہیں جان

حال یہ خاص و نکو کریں کچھ نظر　　خوف خدا رکھتے تھے وہ کس قدر

باپ مرے حضرت صدیق جب　　پڑھتے تھے قرآن بکمال ادب

کہتے تھے جب کہیں پہ مد کیتیں　　کہ نہیں تیرے سا ہوا آہ میں

ہوتے تھے بیمار بھی ایسے وہ تب　　آتے عیادت کے لئے لوگ سب

اور عمر تھا اک روز تشتر [illegible]　　سنکے اس آیت کو ہوئے بیقرار

اور [illegible] ہی اترے ہیں عمر جلد تر　　جاکے گرے ایک وہ دیوار پر

روتے تھے عثمان غنی اس قدر　　ریش شریف ہوتی تھی بس انکی تر

نفس سے بس لیتے تھے اپنے حساب　　درد سے روتے تھے بخوف عذاب

ایسا ہی اصحاب شہ انبیا　　ایسا ہی پرخوف تھے سب اولیا

اور وہ چالیس برس ایمان　　آہ نہ دیکھی ہیں سوئے آسمان

اور ہر اک رات میں وہ پاک ذات　　دیکھتے پھرتے یہ پہرا اپنا ہات

خلق میں جب قحط پڑے یا بلا　　بولتے اسطرح سے وہ برملا

موت مری آتی اگر آگے ہی　　خلق ان آفات سے بچتے سبھی

اسطرح فرمائے رسول جلیل　　آئے نہ مجھ پاس کبھی جبرئیل

پیدا کیا جب کہ جہنم کو رب　　رونے لگے خوف سے املاک سب

کیونکہ وہ سمجھے کہ انہیں کیلئے　　ہو یہ جہنم نہ ہمارے لئے

دلکو وہیں انکے جو ہوتا تھا جوش　　کوس تلک سنتے تھے اسکا خروش

حضرت صدیقہ قدسی مآب　　آنکے کی آپ سے عرض جناب

آپ نے فرمایا کہ مجھ کو خدا　　کرکے گنہ امتی کوئی ترا

امت سابق کے بہشتی سے بھی　　افضل و بہتر ہے کہاں حنفی

ایک نظر اسکے لئے باشعور　　لائے نہ زنہار عمل میں قصور

جانیو ایمان بغیر گمان　　خوف و رجا کے ہو یقیں درمیان

اور طفیلی ہیں انہوں کے عوام　　داخل ایں امت خیر الانام

آئی بخاری میں حدیث صحیح　　عائشہ دیتی ہیں خبر یوں صریح

روتے تھے تب خوف سے یوں زار زار　　چشم نہیں رہتی تھے در اختیار

سنتے تھے قرآن کی گر آیت عمر　　گرتے تھے بیہوش ہو وہیں پر خطر

اور وہ رونے کے سبب سے کثیر　　چہرے پہ تھے انکے سیہ دو لکیر

اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ

لوگ اٹھا لائے ہیں انکے مکان　　ایک مہینا ہے بیمار جان

رات کو محراب میں جاکر علی　　ہاتھ میں لے ریش مبارک کو ہی

یونہی امامین حسینؓ و حسنؓ　　عشق سے تھے یوں خائف سر علق

شیخ علک تھے تہی خائف بڑے　　وہ نہیں چالیس برس تک ہنسے

چرخ پہ اک بار نظر جب کئے　　بس ہیں وہیں ہیبت سے زمیں پر گرے

شامت عصیاں سے بحکم خدا　　چہرہ کہیں مسخ ہوا ہو ویگا

میرے گناہوں کے جو ہیں شامتیں　　اسکے سبب سے ہی یہ ہیں آفتیں

ایسے ہی پرخوف تھے سب اولیا　　بلکہ مقرب ملک و انبیا

انکے بدن ہیں مگر از خوف رب　　لرزہ بہت رہتا تھا ہمیشہ بہ تب

اور جب انسان کو پیدا کیا　　چین و سکوں سارے ملک کو ہوا

اور براہیم خلیل کریم　　کرتے جب آغاز نماز ایسے نہیم

غرق گئی تھی حضرت یحییٰ کو جب　　ہیبت سے مقاہیں [illegible]

شغل عبادت میں ہی رہتے مدام — آنکو نہ تھی خواہش آب و طعام
کھیلنے گر انکو بلاتے شتاب — لڑکوں کو اسطرح ہی دیتے جواب
کھیلنے ہم کو نہیں پیدا کیا — پیدا کئے بلکہ عبادت لئے
آہ وہ جب پانزدہ سالہ ہوئے — خلق سے دنیا کے کنارہ لئے
رہنے لگے دشت و بیاباں میں — ذکر میں طاعات میں ہر آن میں
اور وہ از خوف عذاب خدا — روتے تھے اسطرح صباح و مسا
اشک کی کثرت سے اے نیکو سیر — گوشت نہ باقی تہا دو رخسار پر
دانت نظر آتے زسوراخ جاں — پہرتی تہیں آنکہیں ہی میں انکی ہاں
جب ہوا یہ حال بآں انبیا — کیسا ہمیں چاہیئے خوف خدا
خوف خدا چاہیئے لیل و نہار — اور ہیں رحمت کی بھی امیدوار
کہتے تھے اسطرح عمر باصفا — حشر کے دن گریہ کرینگے ندا
آجکے دن جنت ماوی میں جا — ایک مسلمان ہی یقیں پائیگا
کرکے نظر فضل خدا پر وہیں — سمجھو نگاہ جنتی میں ہوں یقین
اور منادی یہ کرے گر ندا — ایک ہی دوزخ میں تو جائیگا
خوف سے تب حق کے ہراساں ہوں — دوزخی ہی ہوں گنہگار ہوں
جنت و دوزخ کے نعیم و عذاب — رحمتیں اور زحمتیں ہیں بیحساب
— جو نظر اس شب کی حضرت نے وہاں
دیکھنے کرتا ہوں میں اسکا بیان

سیر گلستان جنت

شہ نے خبر دی کہ کیا حکم رب — تیرے پہ بھی اور تیری امت پہ سب
فرض ہیں پنجاہ نمازیں دوام — سالمین حفظ ما سے رکھا مدام
میں نے کمی کیلئے تب عرض کی — فرض نمازیں ہوئیں پچیس ہی
تین مہینے کے مقرر صیام — پوچھا ہوں میں پھر فرشتہ سے انکا نام
کیا تو کیا اسکو قبول اے رسول — میں نے کہا ہاں کر کیا ہوں قبول
حق نے کہا جو تجھے جانیگا ایک — تیرکر ہی اپنے تو بیجا وہ ہو وہ نیک
اس کیلئے جنت ماوی ہے گھر — جو کہ کرے شکر ہے اسکو مقر
اور غضب پر ہے سبقت مری — جانتے سبقت کی اور میری نبی
پاس ہے عمر تو ہے گرامی زیاد — خلق سے سب اور تجھے یوم المعاد
ایسے کرونگا میں عطا نعمتیں — خلق اسے دیکھ تعجب کریں
تیرے لئے اور تری امت لئے — نعمتیں جو ہم ہیں مہیا کئے
کیا تو اسے دیکھنا چاہا ہی اب — عرض کیا میں کہ ہاں اے میرے رب
حکم کیا حق نے سرافیل کو — حکم یہ پہنچا ہے جبرئیل کو
احمد مرسل کو بجنت لیجا — اسکے عجائب غرایب دیکھا
بس مجھے آکر امیں لے گیا — جاکے میں جنت میں تماشا کیا
پانسو برسوں کی مسافت کا در — اسکو زمرد سرخ کا تہا خوب در
اسکی درازی تھی رہ الف سال — خانہ بالا ہی تھا اک بیمثال
سال ہو پنجاہ ہزار اسکی راہ — تہے ہست اللہ گر کہے مومن نگاہ
دیکھیگا بے شبہ اسے بالنہر یہ — اور نظر آوینگے حور و قصور
تیغ زمرد کی بھی موتی کی جان — چار صد اس در کو لگے تھے عیاں
حلقہ یاقوت بھی تھا ہمیں ایک — قصر تھے چالیس ہزار اہمیں ایک
اور پھر اک قصر تھے بیت ہیں — کنگرے تھے چالیس تھے بازیب زریں
اور ہر اک کنگرے میں باصفا — ایک فرشتہ تھا معظم کھڑا
نور کے حلقے کے عجب دو طبق — ہاتہ میں ہر ایک کے تھی از حکم حق
پوچھا میں حال انکا ہے جبرئیل — کہ یہ فرشتوں کو بشان جلیل
آگے ہی آدم کے برس کئی ہزار — پیدا کیا حضرت پروردگار

اور اسی خدمت پہ مقرر کیا
تا کہ کریں اُنپہ طبق پہ نثار
روح امیں اسکو کہا میرا نام
اور کہا مجکو خوشی سے سلام
آٹھ خلیفے جو ہیں رضوان کے
سیر ہے جنت کا کرانے لگا
جنت ماویٰ کے جو دیوار ہیں
لولوی بیضا کی بھی اک خشت تھی
اسکی جو چوڑائی ہے دورِ شمار
اور مکانات بھی دیکھا وہاں
بعضے مکاں روپیکے اجلے بھی تھے
بعضے محل انکے تھے جوں آفتاب
اور ہر اک قصر میں ستر ہزار
اور ہر ایک خانہ میں اک تخت تھا
فرش ہر اک تخت پہ ستھرا بچھا
رنگ و نا حلے کا ہر اک تھا جدا
مغز بھی آتا تھا نظر ہاڑ سے
اور ہر اک قصر میں ستر ہزار
مشک سے خوشبو میں زیادہ بہر سب
دیکھا شجر ایسے بڑے آشکار
پیڑ زر سرخ سے اشجار کے
ایک ہی پتے سے یہ ساری جہاں
اور ہر ایک میوے کی دلنے کی جا

آپ کی اُمت کو بروز جزا
عزت شان انکی ہوئی آشکار
سنتے ہی رضوان ہوا شاد کام
اور بشارت سے یہ دیا وہ پیام
آٹھویں دروازے یہ جنت کے تھے
اور بشارات سنانے لگا
نور فزا مطلع انوار ہیں
سبز زبرجد کی ہی تھی دوسری
راہ برس کی وہ رہے تنی ہزار
سرخ تھا یاقوت کا کوئی مکان
سرخ تھے سونیکے اُسے کنگرے
کنگرے گویا تھے اُسے ماہتاب
بھی تھے سرا جا نوزدہ شما
زر کا کہیں اور کہیں یاقوت کا
اور ہر اک فرش نئی طرح کا
پوست بھی شفاف تھا یوں حور کا
تاج مرصع بھی تھے سر پر دھرے
نہریں مصفا تھیں رواں آشکار
اور یہ چشمے بھی میں دیکھا ہوں تب
سایہ میں اک جہاڑ کی گر کوئی سوار
ڈالیاں یاقوت و زبرجد کی تھے
ہوئیگی پوشیدہ بغیر گمان
بیٹھی تھی اک حور جناں با صفا

بھیجا گیا جب خلد میں از رحمت
روح نے پس ڈر کو ملایا ہو جب
فرح سے تحمید ہی بولا ہے وہ
آپ کی او آپ کی امت لیے
تابع تھے ہر اک کے ملک سات لاکھ
نعمتیں جنت کی جو ہیں بیکراں
سونیکی اک اینٹ ہے روپے کی ایک
مشک بھی کافور کی کیچڑ سے ہی
او اُسے شفاف ہیں ایسی بنائے
کنگرے اس قصر کے سب خوشنما
بعض مکاں سرخ جواہر کے تھے
بعضے مکانات تھے مثل قمر
حجرے تھے اتنے ہی یہ ہر اک سرا
اور کہیں موتی کے ہر اک تخت پر
حور ہر اک فرش پہ فرحت فزا
گوشت تمام آوے نظر پوست سے
نہریں بھی جنت میں میں دیکھا ہا
رنگ میں کافور سے زاید سفید
ایک رحیق اور دوم سلسبیل
تیز رواں ہوئیگا بیستا دو سال
برگ تھی سب سندس و دیباج کی
اور ہر ایک میوے نہیں اس خلد کے
جنتی جب خواہش میوہ کرے

کر کے ادا تب یہ ملک تہنیت
پوچھا ہے رضوان کہ ہے کون تب
پس در جنت وہیں کھولا ہے وہ
اکثر جنت سے ہے خوشی کیجیے
پس مجھے تکریم سے رضوان پاک
گر کروں تا عمر نہووے بیاں
سرخ ہے یاقوت کی اک خشت نیک
اسکے ہی دیواریں بنائی سبھی
ارض و سما عرش نظر جس سے آئے
لوٹے [illegible] خوشنما
سبز زمرد کے جیسے کنگرے
کنگرے تھے مہر سے بس خوب تر
خانے ہی ہر حجرے میں اتنے بجا
خیمہ زر بفت کہ ہر ایک تر
پہنی ہوئی حلّے تھی ستر ہزار
ہاڑ بھی سب آوے نظر گوشت سے
شیر و شہد آب و خمر خوش گوار
شہد ہی شیریں ہے بہت آسعید
تیسری تسنیم ہے اور زنجبیل
پہنچے یہ آخر کو بلا قیل و قال
اور وہ پتے بھی تھے ایسی بڑے
عرض رکھا ہفتاد عجب ذو ایکے
شاخ شجر منہ تلک آ سکے جھکے

بیان صفت جنت

بیان نہر جنت

گو کہ شجر ایسا ہو بیقیل و قال
شتر کے مقدار طیور خیال
پاس بہشتی کے تبہی آئے گا
تیسری ہی جنتِ ماوٰی عظیم
ساتویں جنت ہے وہ دار القرار
روح کہا ہے یہ فلاں کا محل
بولے اے بوبکرؓ ہیں تیرا مکاں
صاحبِ آن قصر بہی اور قصر بہی
اسمیں بہت ہوتہیں اے باصفا
اور کہے عثمانؓ سے ہیں تیرا نام
اور علیؓ سے کہے خیرالورے
اے نبی دیدار علیؓ کے ملک
تاکہ ملک اسکی زیارت کریں
اور ترے قصر میں داخل ہوا
چہرے پہ وہ کہینچی تہی اپنے نقاب
کہ ہیں علیؓ آپکے جو ابنِ عم
شیر و شہد آب و خمر ہر چہار
اسکے کنارے ہو زبرجد سے ہی
ظرف و بیری تہو دہرے خوبتر
دار جناں میں نہیں کوئی بوستاں
روح امیں مجکو دیئے یہ نشاں

اسکی درازی ہو رہ الف سال
شاخونپہ تہیں بولتی خوش بولیاں
کہاتے ہی پہر جہاڑ پہ اڑجائیگا
اور چہارم ہے بہشتِ نعیم
آٹہویں ہے خلد ہمیشہ بہار
اور یہ فلاں کا ہے دگر بے بدل
تہا زرِ احمر کا میں دیکہا وہاں
آپ پہ ہردم ہو فدا اے نبیؐ
میں تری غیرت سے نہ اسمیں گیا
دیکہا سموٰت پہ لکہا تمام
کہ تری تصویر کو اے مرتضےٰ
جبکہ ہیں مشتاق ہوئے بز ملک
فرح و طرب اسکی زیارت سے لیں
پہل وہاں توڑا ہو میں اک جہاڑ کا
اسکو میں اسطرح کیا ہوں خطاب
زوجہ ہو میں اسکی اے شاہِ امم
جاری تہو از قدرتِ پروردگار
اور تہے سنگریزے جواہر سبہی
جیسے ستارے ہیں لگے چرخ پر
نہر پر اک مشک ہے اسمیں وہاں
آپکے ازواج کے ہیں یہ مکاں

ہو وہر اک میوہ میں لذت عجب
چاہیگا جب کوئی بہشتی شتاب
جنتیں وہ آٹہ ہیں جانو یہی
پانچویں ہے جنتِ دار السلام
دار عدن میں ہی بہت مہرباں
چاروں خلیفوں کے ہی اپنے مکاں
اسکے لطائف ہی میں دیکہا ہوں سب
اور کہے فاروقؓ سے میں در جناں
سنکے عمرؓ رونے لگے اور کہے
اور ترا قصر ہی اک اے امیں
چرخ چہارم پہ نظر میں کیا
ایک فرشتے کو خدائے جہاں
اور میں جنت میں ہی اے مرتضےٰ
سونگہا میں اسکو وہ ہوا شوق ہیں
کہکے ہیں تو ملک سے کہدیجئے
اور عجب نہر بہی اک در جناں
بہتے تہی وہ چاروں ہی اکجائی پر
رہتی بہی عنبر سے تہی اسکی وہاں
روح امیں بولے ہے کوثر یہی
اور کنارہ پہ بہی اس نہر کے
اور میں انہار بہی دیکہا ہوں سب

کہاتے ہیں جس کے ملوک سب لب
ہو کے وہیں سرخ ہوا ہیں کباب
ایک ہے فردوس عدن دوسری
چہٹویں جو ہے دارِ جلال اسکا نام
سیر صحابہ کی میں دیکہا عیاں
دیکہے بہ ترتیب شہ انس و جاں
حضرت صدیقؓ نے کی عرض تب
دیکہا ہوں یاقوت کا تیرا مکاں
سب سے ہی غیرت ہے سوا آپکے
دیکہا ہی میں نے بہ بہشت بریں
میرے لیے جبریلؑ امیں سے کہا
پیدا کیا شکل علیؓ پہ میاں
دیکہا ہوں اک قصر ترے نام کا
نکلی ہے حور اس سے بس اک نازنیں
بولی ہے وہ حور تب اسطرح سے
دیکہا جو تہی عرش بریں سے رواں
اور نہیں ملتے تہے با اک دگر
اور گیاہ اس کا تہا از زعفراں
جو کہ دیا آپ کو حق اے نبیؐ
جیسے کہ ہیں تہے در و یاقوت کے
ذکر اس آیت میں کیا جنکا رب

فِيهَا أَنْهَارٌ مِّن مَّاءٍ غَيْرِ آسِنٍ وَأَنْهَارٌ مِّن لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ وَأَنْهَارٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشَّارِبِينَ
وَأَنْهَارٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى سورہ محمد

تنیر شہد آب خمر پاک تر
پوچھا میں جبرئیل سے انکی خبر
کیجیئے درگاہِ خدا سے سوال
اور بہت اسکو تھے پُر لا کلام
میں نے رکھا اس کے بروں پر قدم
مجکو نظر آیا شجر اک بڑا
آویگا اسطرح سے جا لو نظر
بس اسی قبہ سے وہ نہریں چہا
چل کے یہ قبہ میں نظر کیجیئے
کنجی بہی ہی اسکی تو پاس آپ کے
میں نے پڑہا قفل وہیں کھل گیا
قبہ میں جنت کا وہاں سے گیا
ہوئے پڑ اک میں نے کیا جب نظر
بسم سے اس سب شئے بے ارتیاب
اور تھی رواں شہد کی نہر عظیم
جو کہ تیرا امتی اخلاص سے
او کہے جنت میں گیا میں نظر
کھولکے اسکو بھی گیا میں اندر
حق کے سرا پردے سے ای حق کے حبیب
حلے میں تجھ پر عجب خرقہ ایک
میں نے کیا اسکو خدا سے طلب
دوست ہیں جس بندے کو پیغمبر

اور تھی نہر ایک بڑی اسقدر
آئیں کہاں سے یہ چلے ہیں کدہر
عرض میں کرنے کیا تب خیال
بولا ہی یوں کرکے وہ مجکو سلام
بس وہ فرشتہ لے اڑا ہے بہم
قبۂ در زیر شجر ایک تھا
بیضۂ اک مرغ ہو جیوں کوہ پر
بہتی تھیں از قدرت پروردگار
آپ پہ تا اسکی حقیقت کہلے
پوچھا میں کیا ہی وہ کہا تب مجھے
لسکے اندر سما کے نظر میں کیا
پھر وہ فرشتے نے مری سے کہا
بسم تھا مرقوم وہاں خوب بہتر
حکم خدا سے تھی رواں جوی آب
حکم سے خالق کے زمیم رحیم
یاد یہ کلمہ سے کریگا ہے مجھے
قصر تھا یاقوت کا اک سرخ تر
ایک تھا صندوق وہاں پاک تر
اک ہی یہ صندوق میں سر عجیب
داخل صندوق تھا بر وجہ نیک
حکم ہوا مجکو ز درگاہِ رب
فقر اسکو میں عنایت کروں

روبرو اک نہر کے یہ سب جہاں
بولے وہ کوثر کی طرف ہیں چلے
ایسے میں اک آیا فرشتہ بڑا
اپنے قدم بازو پہ اب رکھو مری
جبکہ گیا ایک ہی لمحہ گذر
قبہ وہ ایسا تھا بڑا لا کلام
سبز زبرجد کا تھا اک اسکو باب
قصد میں پھر نکا وہاں سے کیا
میں نے کہا قفل ہے اسکو لگا
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
کھولنے سے اس قبہ کو چاروں ہال
غور سے کیجیے اور یہاں دیکھیے
دسترے یہ اللہ لکھا اے سلیم
ہاسے وہ اللہ کی رواں نہر شیر
قدرت حق کو میں یہ دیکھا عجب
چار یہ نہروں سے بہی روز جزا
کھولکے دروازہ میں اندر گیا
پوچھا میں جبریل سے یہ امین کیا
چاہا میں دیکھوں تو بحکم خدا
مجکو ہوا درگہ حق سے خطاب
ای نبی یہ خرقہ ہے تیرے صحاب
پاس مرے لائے مرے پیغامبر
اسہی لئے وہ شہ عالی مکان

اک سر سوزن کے ہی مانند عیاں
آئے کہاں سے نہ خبر ہے مجھے
جسکی جسامت کی نہیں انتہا
چشم بہی اب بند ذرا کیجیئے
کھولکے آنکھیں میں کیا ہو نظر
اسپہ لکھیں گرچہ تھا انکو تمام
قفل زر سرخ کا پایا آب و تاب
تب وہ فرشتہ نے مرے سے کہا
تب وہ فرشتے نے مرے سے کہا
اسکی ہے بے شبہ کلیدِ عظیم
چار طرف چار ہیں نہریں رواں
اور تأمل سے نظر کیجیئے
تسرے پہ رحمٰن پہ چہارم رحیم
میم سے رحمٰن کے خمر اے خبیر
مجکو ہوا حکم ز درگاہ رب
بس اسے سیراب میں کردونگا
خانہ تھا اک اسکے اندر دوسرا
مجکو خبر روح امین یوں دیا
خود ہی وہ صندوق وہیں کھل گیا
خرقہ ہی یہ فقر کا بے ارتیاب
اور تری امت سے ہی اسکے لئے
اس سے کوئی چیز نہیں دوست تر
دوست بہت فقر کو رکھتے تھے جان

[illegible]

تنبیہ

فقر کی تفصیل میں اب سن تو میر
زمرۂ اصحاب سے عالی وقار
فقر کو جب دوست رکھے ہے خدا
کافر فرعون کو نمرود کو
مال کی انست میں نہیں ہے اسیر
ایسی تھی ہر ایک میں وسعت عیان
سات قدم گر کوئی لیجائے گا
لولے بلا شبہ یہ پہنچائے
اور وضو کر کے بعجز و نیاز
اور کہا حضرت نے وہیں آنکر
پھر میں کہا اسکے تئیں مرحبا
کاش کہ سب خلق کی سکرات بھی
پوچھا میں کیا اسکا ہے فرما سبب
ایک دن امجد کو یہ ہوتی ہے تب
اور جب ادریس نے دی یہ خبر
مشک بھی عنبر سے بنا ہے تمام
برق سے مرکب یہ ہو کوئی سوار
کہ یہ جبل کون پیمبر کا ہو
امتِ احمد میں کوئی با نیاز
کاش یہ ادریس اے حبیبِ خدا

دیکھئے فرمائے ... شہ بیکس کثیر
جو کہ تھے فقرائے مہاجر اے یار
اپنے رسولوں کو کیا ہے عطا
اور بہت ایسے ہی مردود کو
تو ہے حقیقت میں وہ بیشک فقیر
مشرق و مغرب کے جو ہو درمیان
مہر باں یہ حشر میں وہ پائیگا
اور یہ بشارت بھی انہیں دیجئے
فجر کی پھر جلد گذارے نماز
مجھ سے ملاقات کی ادریس نے
ایسے مکاں بیچ تو پہنچا ہے آ
پاتا میں سب انکے صعوبات کبھی
یوں کہا ادریس نے میرے تئیں تب
کہ تو گذر جلد ترا سجا ہے اب
کہ میں کیا ایک جبل پر نظر
اور ہیں لگے اسکو درِ سیم خام
پانسو برس دن بیچ دواں برق وا
یا کسی صدیق و ملک کا کہو
فجر کی بے شبہ دو رکعت نماز
آپکی امت کو اگر دیکھتا

فقر کی ہے ایسی فضیلت بڑی
صاف احادیث صحیح انکے سبھی شاہ نہیں
صرف ہونا اسکا ہے مقبول جب
ماں جسے اللہ دیا ہووے مال
اور کہے حضرت کہ بدارِ جہاں
کہنے لگے روح امین میرے ساتھ
پوچھا میں جبرئیل ہے اے باصفا
صبح کو جو خواب سے ہو ہوشیار
جلد ہیں آتی اُسے جاگہ ملے
اور کیا مجکو ادب سے سلام
سختیٔ سکرات سے پاتا نجات
آپ کی امت کی ہی ... ذ
میں کروں جس قصر کے جانب گذر
آئی تو کہ یہ حصہ ہے بحسنِ عمل
کہ جبلِ رحمت اُسے بولتے
ہا ہزار اسکے ہیں دروازے جان
پہنچے نہ اک ور سے دوم در کتئیں
آئی ندا انسے کسی کا نہیں
سات جماعت کے کریگا ادا
انکے ہی زمرے میں ہو محشور کل

دیکھئے ثابت ہوئی قرآں سے بھی
آیتیں آئیں کئے قرآن میں
زمرۂ احمد کو دیا اپنے سب
خیر میں وہ صرف کرے وہ مال
دیکھا میں سات ایسی بڑی مہاڑیاں
کہ کسی اندھے کا پکڑ کوئی ہاتھ
مژدہ یہ امت کو میں پہنچاؤں گا
کلا یلیب کو پڑھا سات بار
مشرق و مغرب کو وہ سب گھیرلے
میں نے جواب اسکو دیا شادکام
درود تب امین نے کہا میرے سات
ہو تما مشرف تو بھلا تہا مجھے
اور نظر میں کروں جس حور پر
امتِ احمد کا زروزیہ ازل
سترہ جبل کا ہے لگا عرش سے
انکی مسافت ہے دو در کو میاں
اسکو غرض دیکھ کے پوچھا ہوں میں
بلکہ یہ ہے کوہ اسی کے تئیں
فضلِ خدا سے یہ جبل پائیگا
جنت ماویٰ میں یہ پاتا جبل

جماعت کی فضیلت

نقل یہ طبرانی کیا اوس سے
جا و یکتا جو نفل جماعت سے لئے

اوس نے بولا کہ نبی یوں کہو
عمرے کا اک اجر ملیگا اسے

فرض جماعت لئے ہو جاوے جل
احمد و مسلم نے ہیں عثماں سے

حج کا اُسے اجر ملے بے خلل
لائے روایت کہ نبی یوں کہو

پائے جماعت سے عشا جو تمام
لایا ہے ماجہ کا پسر از عمر
رکعت اولیٰ ز نماز عشا
اور صحیحین میں آئی خبر
نکے مکانوں کو لگا دیوں نار
کوئی رکھے دن کو ہمیشہ صیام
بولا انہوں نے کہ اگر وہ مرے
بیٹھا تھا رضوان جو اک تخت پر
بولے کیا ہے مری مدت کا حال
انکے سوا جو ہیں اُمم دوسرے
پوچھا میں یہ کیا ہیں تو اسنے کہا
از خدا قفل لگا دیے اوسے
اور کہا حضرت نے کہ جب خیر سے
حق نے کیا مجھکو خطاب اے حبیب
میں کہا تب عرض اے رب الورا
تب مجھے ارشاد کیا از کرم
امت جو عابد ترے ہیں خیر الانام

رات کیا نصف وہ گویا تمام
کہ ہیں فرماتے ہیں خیر البشر
قوت نہ زنہار کبھی وہ کیا
کہ کیے ارشاد شہ بحر و بر
دیکھو بنایا ہے ہمیں کردگار
اور کرے شب کو ہمیشہ قیام
یہی جگہ نار سقر میں کرے
گر وہ ملک [illegible]
تب کہا تیرے وہ فرزند [illegible]
تیسرا حصہ ہے انہیں کے لیے
امتی اک صدق سے آپ کا
کو بھی کرے [illegible]
گلشن جنات کی ہیں سیر سے
آج مقامات عجیب و غریب
میں ترا بندہ ہوں تو مولیٰ مرا
عزت و اجلال کی میرے قسم
سب یہ مقامات ہیں [illegible]

صبح جماعت سے کیا پھر ادا
کوئی نمازیں پڑھا از بہر رب
[illegible]
کہیں کیا عمر میں [illegible]
اور بنی عبادت کی نعمتیں
پر نہ جماعت [illegible] وہ نکار
الغرض [illegible]
[illegible]
جتنے خدا نے کیا خلد کے
اور بہشتوں کے جو ہیں کنجیاں
کلمہ طیب کو پڑھے وہ جہاں
حشر کے دن جبکہ اٹھیں [illegible]
فضل سے مولیٰ کے لیا جب فراغ
اپنی جماعت کو تو دیکھا تمام
بندہ جو ہے اپنے خداوند سے
جو ہیں اہل جماعت تری دوستاں
اب تری اعدا کے مقامات ہیں

گویا وہ سب رات عبادت کیا
ساتھ جماعت کے [illegible]
[illegible] آتا وہی [illegible]
لوگ نہ آوینگے جماعت کو جو
کہتے ہیں اک شخص سوال ان کو کیا
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
قصر بنے اسکے لیے اک یہاں
قصر سے ہیں [illegible]
حاضر درگاہ ہوا باغ باغ
اپنے دل [illegible] خوش رہ مدام
اپنی اہل جماعت کو خوش رہے
انکو مقامات ہیں یہ بیگمان
دیکھئے دوزخ کے عقوبات بھی

درکات دوزخ ملاحظہ فرمانے کا بیان

سرور عالم نے کہا جبرئیل
زیر قدم دیکھئے اپنے یہاں
اور جہنم کے بھی درکات سب
ایک فرشتے کو میں دیکھا عجیب
اک سر سوزن کے بھی مقدار پر

مجھ کو بفرمان خدائے جلیل
میں ہیں دیکھا تو بیٹھا آسمان
آئے نظر اہل عقوبات سب
کہ تھا نہایت وہ طویل و مہیب
کھولا ہے مالک نے جہنم کا در

لیگیا جب مالک دوزخ کے پاس
آئی نظر مجھکو زمین جلد تر
نقل ہے فرماتے شہ انبیا
ارض و سما کو تھا گھیرے دھواں
ہو گئی شق پہلی زمیں بیگماں

کہنے لگا میرے یہ [illegible]
بیت مقدس ہی تب آیا نظر
دار سقر میں نظر جب کیا
ہاتھ سے وہ آگ [illegible]
دیکھا میں [illegible]

چیرے گئی بعد زمیں دوسری — پھٹ گئی بعد اسکے زمیں تیسری

چیرے گئی چوتھی زمیں بعد ازاں — اسمیں تھے پتھر کے پہاڑاں کلاں

پھٹ گئی بعد اسکے زمیں پانچویں — اسمیں بہت سانپ بچھو تھے یقیں

پھٹ گئی بعد اسکے چھٹویں زمیں — کہتے ہیں سجین اسی کے تئیں

حشر میں وہ انکو بہے جائینگے — دیکھ کے وہ رو دینگے پچھتاینگے

چیرے گئی بعد زمیں ساتویں — نام اسی کا عجبا ہے یقیں

آپ انہیں دیکھ سکو گے نہ اب — کیونکہ اس امت کے گنہگار سے

آگ جہنم کی وہ آئی نظر — تھی شب تاریک سے تاریک تر

درمیاں دو دوزخ جو تھا فاصلہ — پانسے برس کی وہ ہوگئی رہ

طوق بھی زنجیر تھی واں آتشیں — پہنائی جو دوزخیوں کے تئیں

کافر و مشرک کو ملینگے یہ سات — انکو نہ آتش سے کبھی ہو نجات

کھائینگے بدکاروں کو روز شمار — زہر ہے ان کا برس اک ہزار

نامۂ اعمال بہت بیکراں — اہل جہنم کے دفتر تھے وہاں

کافر و مشرک کے بھی روحیں تمام — رہتے ہیں سجین میں یہ لاکلام

اسمیں تھے آتش کے بڑے دریا بڑے — مالک دوزخ نے کہا تب مجھے

یاویں ہی ملتے ہیں زنجیر نکال — کھولا ہے یہ ایک سرپوش مثال

اور نظر آئے ہیں دوزخ کے در — بعضے تو نیچے تھے تہہ بعضے اوپر

جب در اول پہ نظر میں نے کی — اسپہ تھی یہ آیت قرآں لکھی

فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلَاتِہِمْ سَاھُوْنَ

یعنے کہا حق نے اسی فرمان پر — ایسے نمازی کو یقیں ویل ہے

ویل کے معنے ہیں عذاب شدید — یا کہ وہ ہے چاہ عذاب شدید

ایسی نماز سے جو غافل رہے — کرتا ادا وقت پہ سستی کرکے

دوسرے دروازے پہ دیکھے یقیں — ویل ہے ... للمشرکین

یعنے کریں شرک جو داور کے تئیں — پاوینگے ہمیشہ وہ عذاب سقر

وَیْلٌ لِّلْمُشْرِکِیْنَ

اور در سیوم پہ نظر میں نے کی — آیت قرآن یہ مرقوم تھی

وَیْلٌ لِّلْمُکَذِّبِیْنَ

یعنے جو ہے حکم خدا و رسول — اسکو جو جھٹلائیں نکر سکے قبول

انکو بھی دوزخ میں بلا ارتیاب — دیویگا حق سخت عذاب عقاب

باب چہارم پہ تھی لکھی ہوئی — آیت پرنور یہ قرآن کی

وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ

یعنے جو کوئی ماپ میں یا تولیں — حق سے نہ ڈر کر کم و زائد کریں

ڈالیگا دوزخ میں خدا ان کو جہاں — تولیں وہ آتش کے پہاڑاں وہاں

لیویں زیادہ آپ خریدیں اگر — دیویں بھی کم اوروں کو بیچیں اگر

سخت عذاب ہوئیں رہیں روز و شب — دیوے مسلماں کو پتہ اس سے

پانچویں دروازے پہ دیکھا بہم — آیت قرآن یہی تھی رقم

وَیْلٌ لِّکُلِّ ھُمَزَۃٍ

یعنے جو کرتے ہیں طعن و کنایہ کریں — اور اشاروں سے بھی دشنام دیں

ڈالیگا دوزخ میں انہیں کردگار — سخت عذاب انکو ہے بیشمار

اور در ششم پہ نظر میں نے کی — آیت قرآن یہ مسطور تھی

فَوَیْلٌ لِّلْقَاسِیَۃِ قُلُوْبُہُمْ مِّنْ ذِکْرِ اللّٰہِ

یعنے کہ دل سخت ہوں جن لوگوں کے — ذکر سے اللہ کے غافل رہے

انکو بھی دوزخ میں رکھے کردگار — پاویں عذاب اسمیں وے لیل و نہار

اور در ہفتم پہ تھی اسکے لکھی — آیت قرآن معظم یہی

فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ یَکْتُبُوْنَ الْکِتٰبَ بِاَیْدِیْہِمْ

یعنے جو لکھا ہاتھہ سے اپنے کتاب
کرتے تھے منسوب اسی سو نے رب
مالک دوزخ نے بفرمان رب
ہاں یہ جو اسفل درکات ہے
پہلے یہ در مجکو نظر آیا جب
اور ہی ہامان لعیں اسکے سات
آپکی امت کے منافق تمام
طبقۂ پنجم ہے جحیم انکا نام
اسکے بھی اتباع و مجوس لعین
طبقۂ دوم تہا لظیٰ مشتہر
اور دوسر درکات میں جو تھے عذاب
ایک طبقہ گبر ہنود [illegible] دیکہا
جو تہا خر ذلیل اسکا بد بنیا اگر
سر کو جہکایا ہے یہ سن پر ملال
ای نبی مالک ہے یہاں عذر خواہ
تانکہ شہ دوزخ نے یہ سنکر ہیں
کیجئے امت کو نصیحت ضرور
اور نہ بوڑہوں کی رعایت کروں
دنگ تھیں بہ نیاز خضوع
روح امین اور ملایک سبھی
تیری شفاعت میں کرونگا قبول
الغرض ارشاد کیئے میں نے جب
ای نبی سب جنت دوزخ کا حال

تھی کتاب اسکو کہیں ناصواب
ہے عذاب انکو وہاں روز و شب
پردہ جہنم کا اٹھایا ہے جب
اور وہی پائین مقامات ہے
مالک دوزخ سے ہیں پوچھا ہوں تب
تہا جو وزیر اسکا شقی بدصفات
پاویں عذاب ایسی جگہ یہ مدام
بولا ہیں اسمیں ہی صابی تمام
انکو جو مانند ہوں بے دماغ دین
بولا نصاریٰ کا یہی ہے مقر
اسکے بہ نسبت تہی یہاں کم عذاب
ڈال دیے زیر لیے ملک نے خدا
آئے [illegible] ہے کوئی بشر
اور وہی اس سے کیا میں سوال
دے نہیں سکتا ہے جواب اسکا آہ
بولا ہے ناچار مرے سے غریں
تا وہ رکہیں آپکو دوزخ سے دور
اور نہ جوانوں پہ بھی شفقت کروں
گریہ و فریاد کیا میں شروع
جلد ہو وے میرے موافق تبہی
روز قیامت میں رہ تو ملول
دیکہا جہنم کے وہ درکات سب
دیکہا تو کیا کہوں تمام و کمال

یعنے یہود اور نصاریٰ سدا
دوسری آئی یہ روایت ہے جان
اہل جہنم کے عذاب عقاب
دوسرے درکات کو جو ہیں عذاب
قوم یہ منزل کی تو کہہ کون ہے
تہا فرو نمرود بھی مغضوب رب
طبقۂ ششم جو ہے سجین یقین
طبقۂ چہارم ہے سقر سعیر
طبقۂ سیوم ہوا حطمہ
طبقۂ اولیٰ جہنم ہے نام
بحر بڑے آگ [illegible] ستر ہزار
ڈہونڈہ وہ ڈہونڈیگا برس بکہزار
پوچہا میں کون اسمیں ہیں کہہ اشتاب
بولا ہے مالک نے بروح امین
میں کہا کیا حال ہے کیجے بیاں
آپکی امت کے جو ہیں عاصیاں
کہہ میں کسی پر ہی بروز جزا
سنکے میں یہ بات ہوا بے قرار
عجز سے زاری ہی بدرگاہ رب
بارگہ حق سے یہ آیا خطاب
بخشیں یہانتک تری امت کو ہم
حاضر درگاہ الٰہی ہوا
میں کہا ای خدا اے رب رحیم

تھی کتاب ہونہیں پڑہا اور گہٹا
کہ کئے ارشاد شہ انس و جان
سات نظر آئے ہیں مجکو شتاب
سخت ہیں ان سب سے وہاں کو عقاب
وہ کہا یہ منزل فرعون ہے
مائدہ عیسیٰ کے بھی لوگ سب
بولا سبھی اسمیں رہیں مشرکین
منزل ابلیس لعین شریر
بولا کہ سب اسمیں رہیں گے مجوس
جسکہ میں اس طبقہ کو دیکہا تمام
ایسے نظر آئے مجھے آشکار
پاوے نہ وہ اس کا نشاں نہ نہاں
اسکا نہ مالک نے دیا ہے جواب
روح امین نے کہا میرے تئیں
فکر مگر آج ہو اسکی یہاں
حسرتیں ہونگے داخل یہاں
تم نہ نہار کروں گا ذرا
جلد وہیں سر سے عمامہ اتار
کرنے لگا بخشش امت طلب
ای نبی تیری ہے عاصی اگر
کہ تو بدل ہو ویگا راضی بہم
حق نے تب ارشاد مجہوں کیا
دیکہا میں دونوں کے خوار نعیم

نعمت جنت کو نہیں ہے حساب / یونہی جہنم کے ہیں بے حد عذاب
جانے ہے ان دونوں کا تو ہی شمار / تو ہی بچاوے زعقوبات نار

جتنے کہا جائے تو دنیا میں اب / دیجیے خبر خلق کو دونوں سبب
جنت و ایمان سے ترغیب دے / معصیت و نار سے ترہیب دے

پس مجھے رخصت دیا ربّ جہاں / اب سنو رخصت کا یہ تھوڑا بیاں

ذکر رخصت آنحضرت از بارگاہ رب العزت

شاہ کہے جب حق نے مجھے رخصت دیا / لطف سے تب چند نصیحت کیا
پہلی نصیحت ہے یہی جا تو اب / ای نبی تو ہوویگا غمگیں جب

اللہ مجھے کہے ای میرے حبیب / کہ میں تری جان سے بھی ہوں قریب
دعوت مظلوم سے ڈر ہر زماں / اسکی دعا کے بھی نہ ہے کچھ درمیاں

جانیے زنہار نہیں ہے حجاب / ہے مرے پاس اسکی دعا مستجاب
میری نصیحت یہ تو کر جا دواں / دور تو رہ کبر سے ڈر ہر زماں

اور نہ دنیا پہ ہو مغرور تو / اور نہ آرام لے اس ست کبھو
تیسرا یہ کہ بنے قول و قال / وہ تو ہے غدار و سریع الزوال

سن یہ نصیحت کو دل و جان سے / عرض کیا میں نے کہ اے خالق مرے
بندگی کرتا ہوں تری ہی مدام / اور میں ڈرتا ہوں تجہی سے دوام

رکھتا ہوں [illegible] بھی / اور سمجھتا ہوں یقیں میں یہی
کہ ہے تو ہی خالق و مالک مرا / میں ہوں ملک جان سے بندہ ترا

اور نبوت کے شرف سے یقیں / تو ہی شرف کیا میرے تئیں
پھر کیا ارشاد حکم مجھے داد گر / گر تو نمازوں کو ادا وقت پر

امر نہی خلق پہ کر بالدوام / دین متیں کا ہے اسی پر قیام
اور جو دیکھا دو شنبہ آج شب / اسکا بیاں کیجیے امت سے سب

میں کہا تصدیق کرے کون رب / بولا ابوبکر صداقت لقب
شرط ہے تعظیم کی لا کر بجا / عزم جو رجعت کا وہاں سے کیا

تا ابھی جدائی کا نہ باقی رہا / رونے لگا میں تو خدا نے کہا
کہ امر سے دوستاں نازل ہے یہاں / ہم نے مقرر یہ کیا ہے تو جاں

کہ تو نبی بندوں کی سب درمیاں / واسطہ بس تیرا ہے در جہاں
پس نہ کہا کیونکہ اقامت تری / لیک ہے خوشنودی اسمیں مری

کہ مرے بندے نہیں زمیں پر رہے / راہ نمائی تو انہوں کی کرے
لیک مرا شوق لقا جب تجھے / عالم ناسوت میں منتظر کرے

تب تو ہو مشغول نماز و نیاز / پاویگا معراج کا تو اسمیں راز
تب میں کروں لطف سے رفع حجاب / خواب کے عالم میں بھی ہو کامیاب

بس وہ مرے مولا نے مجھے رخصت دیا / درد سے ناچار میں رجعت کیا
عرش کے جب پاس میں پہنچا ہوں آہ / اس نے تحیت مری لایا بجا

بعد میں گذرا ہوں بکر و بیاں / اترا باطباق سما بعد ازاں
پوچھا ہے موسیٰ نے علیہ السلام / مجھ سے ملاقات کر لینے مقام

آپ پہ اور آپ کی امت پہ رب / کیا ہے کیا فرض وہ فرماؤ اب
میں کہا پنجاہ نمازیں دوام / فرض ہے ہر سال میں شش ماہ صیام

بولا ضعیف آپکی امت ہے سب / کیجیے تخفیف خدا سے طلب
پھر رہیں درگاہ میں مولا کی جا / عرض میں تخفیف کی خاطر کیا

حق کیا پچیس نمازیں مدام / فرض بھی ہر سال میں سہ ماہ صیام
اور میں آیا تو کہے ہیں کلیم / یہ بھی اک امت پہ ہے بار عظیم

اور میں درگاہ میں تھکے گیا / عرض بہت عجز سے جینے کیا
فرض کیا بیس نمازیں خدا / سال میں دو ماہ کے روزے سدا

اور کہا موسیٰ نے پھر مجھ سے تب — اسمیں بھی کروائیے تخفیف اب
اور صیام اک مہ رمضان کے ہی — موسیٰ کہے چاہو کمی اور بھی
کرکے قبول اسکو جو ہیں آگیا — عرش سے تا فرش ہوئی یہ ندا
پانچ نمازیں ہیں بہ لیل و نہار — اور مہ رمضاں کے صیام آشکار
تو اسی پنجاہ کا پائے ثواب — جس کا مقرر تھا ازل سے نصاب
ایک روایت ہے کہ دس ماہ کے — صوم کا حق اجر یقیں دے اسے
اجر ہیں دس ایک ہی نیکی کو جب — صوم کا اک سال کے ہو اجر تب
یونہی کئے بار گیا با نیاز — تاکہ یہ مفروض ہوئیں پنج نماز
میں کہا اب شرم ہے ای با وقار — عرض یہ کرنے کیلئے بار بار
فرض کیا حق نے محمد پہ اب — اور مدام اسکی ہی امت پہ سب
تب یہ ہوئی غیب سے مجکو ندا — پانچ نمازیں جو کرے یہ ادا
ایک مہینے کے جو روزے رکھے — اجر وہ چھ ماہ کا اسکو ملے
اور چھ روزے مہ شوال میں — جب کوئی للہ رکھے سال میں
ایسے عبادات و ثواب کثیر — کیجئے عطا ہمکو اے رب قدیر

رسول مقبول کے شرف نزول کا بیان

اترے جو دنیا میں شہ دو جہاں — مختلف اسمیں ہیں روایات یہاں
اک ہے روایت ہو سوار براق — پہنچے سمٰوات پہ لے با وفاق
تھی وہ کرامتکی نشان شہ کی جان — اور یہ تھی قدرت حقکی نشاں
شکر کے سجدے میں رکھے سر یہاں — فرش پہ تھی سر جو اٹھائے یہاں
عرش معلی تلک اس فرش سے — ایک ہی دم میں گئے اور آگئے
بر پر جبرئیل وہ تھکے رسول — عالم دنیا میں کئے ہیں نزول
اور وہیں چھوڑ براق اے امین — شرف نزول آپ کئے بر زمیں
ایک روایت ہے کہ وہ لطف رب — دیکھے وہاں تحقیق نبی اپنے جب
فرش ابھی گرم تھا اس شاہ کا — آب وضو آپ کا جنبش میں تھا
جانا اور آنا تھا وہ یک آن کا — تھا یہ سفر بسکہ عجب شان کا

دریافت کرنا کفار کا آثار بیت المقدس کے حضرت سے

ام ہانی ہے کہی میرے گھر — پائے ہیں معراج وہ خیر البشر
کیجے نہ آپ اسکا کسی سے بیاں — تاکہ نہ تکذیب کریں کافراں
بس گئے ہیں در مسجد بیت الحرام — آکے بیاں اسکا کئے ہیں تمام
اور ابو جہل لعین بدگہر — دوڑا ابو بکر کے گھر جلد تر
کہتے محمد ہیں کہ کل رات میں — آیا ہوں جا بیت مقدس کو میں
بیت مقدس کا ہی وہ ذکر تھا — نیں تھا یہی ذکر سمٰوت کا
ذکر ہے کیا بیت مقدس کا ہاں — گر کہیں جا آیا ہیں بر آسماں
پس کہا بوبکر نے شہ پاس آ — میں نے سنا ہے اے رسول خدا
بولے نبی ہاں وہ کیا عرض تب — اسپہ بدل لایا ہیں ایمان اب
صبح کو جب اسکا کئے ہیں بیاں — میں نے کی عرض اے شہ ہر دو جہاں
آپ نے فرمایا خدا کی قسم — میں اسے ظاہر ہی کروں گا بہم
سنکے اوسے ہنسنے لگے کافراں — اور بجانے لگے تالیاں
کہنے لگا کیا نہیں تمنے سنا — ایک غریب اور عجب ماجرا
قوم میں ہے اپنے ہم اب دیکھ لیں — کیسا گئے آئے ہوں اک رات میں
سنکے وہ دوڑا تھا ابو بکر پاس — بولا ابو بکر صدقت اساس
آپ کی تصدیق کرونگا میں اب — ہوگیا بوجہل پشیمان تب
بیت مقدس تلک اور حکم رب — لے گئے تھے آپ کو بس کل کی شب
اور جو حالات ہیں تفصیل سے — اسکا بیاں میرے سے اب کیجئے

حال سمٰوٰت کا شاہِ جہاں
دیکھ یہہ فرمائے خدا کے نبیؐ
روحِ امیںؑ کو جو بلا شک خدا
وہ کیا معراج کی تصدیق جب
جمع ہو آئے سکئے کفار تب
جو کہ کئے بار گئے ہیں بہ شام
آئی روایت کہ نبیؐ نے کہا
روحِ امیںؑ مسجدِ اقصیٰ کو تب
پیس ہیں نظر کے وہیں اُسیہ تب
قافلے مکے سے ہماسے اودہر
جانیو یک قافلہ رہ میں تھا
قوح وہاں پانی کا تھا یک ہرا
نام ہے ذی مُرّہ جو یک جائے کا
ایک نفر اُنسے گرا بر زمین
اونٹ تھا خاکستری پہچانئے
انپہ پٹے دار تھے دو قرجیاں
میرا وہ آواز پہچانی ہیں تب
جیسا کہ فرمائے تھے شاہِ جہاںؐ
مرد ہی ہم فرمائے تھے خیر الورا
کھینچے لمنائے ہیں زمیں کے وہیں
قید کیا تھا وہیں خورشید کو
قافلہ پہنچا ہے غرض صبحدم
آگئے جو فرمائے تھے خیر الانامؐ

جبکہ لگے کرنے کو یک یک بیاں
کیا کرے تصدیق تو ہر امر کی
چرخ سے لائے بہ زمیں بارہا
تب سے ہی صدیقؓ وہ پایا لقب
اور کئے عرض یہ حضرتؐ سے تب
دیکھے ہیں وے مسجدِ اقصیٰ تمام
بات یہ سُن اُنسے میں غمگیں ہوا
پر پڑے لئیے وہیں از حکمِ رب
جو کہ وے پوچھے سو کہا اُنسے سب
جو ہیں سگے نہ سجئے اُنکی خبر
اُنسے وہاں اونٹ تہا یک گم ہوا
تب ہیں پیاسا تھا لے اسکو پیا
دیکھا وہاں قافلہ میں دوسرا
ٹوٹ گیا ہات ہیں بھی اسکا وہیں
اسپہ فلاں اور فلاں تھے چڑھے
اونٹ تھے وہ پیشِ روِ کارواں
پوچھیو تم اُنسے یہاں آویں جب
آیا اُسی روز ہی وہ کارواں
صبح یہاں قافلہ وہ آئے گا
قافلہ تا جلد کرے طے زمیں
تا کہ طلوع اسکا نہ تب جلد ہو
جیسا کہ فرمائے تھے شاہِؐ امم
راستے تھے سچے تھے وے باتیں تمام

کر کے وہ تصدیق دل و جان سے
بولے ابو بکرؓ اے مقبولِ رب
یونہی محمدؐ کو زمیں سے وہ سب
نقل ہے جب ذکر یہ معراج کا
ہمکو نہیں آگہی از آسماں
اسکا بیاں کیجئے اُنسے سبھی
کیونکہ یہ مجھے یاد نہتھے خوب تب
مکے میں لا جلد بلا قال و قیل
سن کے علامات کو قایل ہوے
انکو تب ارشاد کئے شاہِ دیںؐ
قافلے والے سبھی حیران تھے
لوگ اُسے ڈھونڈ کے جب آئے ہیں
دو نفر یک اونٹ پہ اسوار تھے
خاص تمہارا جو ہے وہ کارواں
اور تھے دو اونٹ سفید و سیاہ
اُنپہ گذر جبکہ ہوا ہے مرا
اور فلاں شخص نے آویں یہاں
پیش رو اُنکے تھے وہی اشتراں
قافلہ وہ گرچہ ابھی دور تہا
کہتے روایت ہیں کہ بر آفتاب
اور زمیں کو تھے لپیٹے اودہر
قافلے والوں سے کفار تب
قافلے والوں نے خبر یہ بھی دی

لب سے صَدَقْتَ وَ صَدَقْتَ کہے
کیونکہ میں تصدیق کروں اسکی اب
چرخ پہ لیجائے تو کیا ہے عجب
مکے میں مشہور ہوا جا بجا
لیک یہ مکے کے تاجران
آپؐ وہاں تو نہ گئے ہیں کبھی
مسجدِ اقصیٰ کے علامات سب
اسکو رکھے نزدِ مکانِ عقیل
پھر وہیں میں نے کئے سائل ہوے
قافلے تین ایسے میں دیکھا یقین
ڈھونڈھتے ہیں اسکو پریشان تھے
قوح میں وہ پانی نہیں پائے ہیں
دوڑا وہ مرکب کو مرے دیکھ کر
دیکھا میں تنعیم میں اسکو عیاں
غلّہ لدا اُنپہ تہا بے اشتباہ
دیکھ سلام انکو وہاں میں کیا
منتظر اُسکے ہی تھے سب کا فراں
جن پہ پٹے دار تھے دو قرجیاں
روحِ امیںؑ جلد بحکمِ خدا
تھا جو موکّل ملک لے پا صلوب
پہنچے وہ جا قافلہ تا جلد تر
پوچھے ہیں تفصیل سے حالات سب
ایک بیابان میں تھے ہم سبھی

لقب صدیق
بسبب تصدیق آنحضرت [illegible] پایا

دیکھے محمدؐ کی سواری وہان / برق کے مانند ہوئی ہے روان

جبکہ ان اخبار کو سچ پائے ہین / ایماں کئی شخص تبھی لائے ہیں

سحر کہے اسکو شقاوت کیساتہ / لاتی دوزخ ہوئے لعنت کی ساتہ

اور شب معراج کے بعد اے خلیل / دوسرے دن آکے تئیں جبرئیلؑ

دوسرے دن کعبے کو پاس اے خبیر / پانچوں نمازیں پڑہیں وقت اخیر

اور گمان اللہ سے یک شخص کے / جبکہ گرمی ہے وہ اٹھا کر دئیے

لیک بوجہل لعین نابکار / تا بیان سکے بھی جو تھو بدشعار

جوکہ ازل میں تھے سعید ایماں / نے کئی معراج کی تصدیق جاں

ساتہ لے حضرت کو یہ پانچوں نماز / اوّل اوقات پڑہے با نیاز

اوّل و آخر وہ ہر یک وقت کا / تاکہ ہو ظاہر بہ رسولؐ خدا

(معراج کی حکمت)

اور سماوات پہ اے باصفا / سیر ہوا شہ کو جو معراج کا

سنا ہونیکا معمل ہے اے باخبر / کہ وہ رکہیں دوست کسیکو اگر

یونہی پیمبر کو دکھایا وہ رب / پہلے خزینے جو زمیں کے ہیں سب

حکم سے مولا کے زمین یہ سبھی / میرے لئے جاتو لپیٹی گئی

بعد ازاں حضرت کو خدا نے عروج / بخشا سمٰوات پہ ہی سب بروج

جنت و دوزخ کی سبھی کو بھی خدا / اس شہ عالم کو عنایت کیا

حکمتیں اسمیں ہیں بہت جانیو / جو ہیں خزینے و دفینے نہاں

جیسا کہ آئی ہے حدیث صحیح / اسکے مشارق بہی مغارب کیتیں

اور سمٰوات کے ملکوت بھی / حشر میں تا آپ شفاعت کریں

اور بھی یہ حکمت معراج ہے / لکھتا ہوں اب میں یہاں ایک وہ

آگہی دیتے ہیں نسے اسپہ جواب / لیئنہ بکنہ ارشاد وہ سر صریح

فضل سے اللہ کے دیکھا ہو نہیں / کردیا اس شاہ پہ ظاہر سبھی

مومنوں کو داخل جنت کریں / کہتے ہیں علمار جولے فرخندہ پے

رفعہا قرآن میں کہا ہے خدا / جانے یکت جو بیاکرتے ہیں

حکمت دوم مناظرہ آسمان و زمین

جب ہوئے پیدا یہ زمین آسمان / بحث ہوا دونوں کے ہے درمیان

بولی زمیں بسط ہے میرے لئے / حق نے بساطاً کہا حق میں مرے

اس قدر یہ آب کو لیتا ہوں جب / رکھتا نہیں بخشش ہی دیتا ہوں سب

چرخ کہا کہ مجھے انوار ہین / بولی زمیں کہ مجھے اسرار ہیں

تاروں سے ہے زیب و زینت سب مجھے / آیت زیّنّا السّما دیکھیے

کیا تو نہ قرآن پڑہا ہے ابھی / کیا نہیں دیکھا ہے تو زینت مری

میرے پہ کیا خوشنما اشجار ہیں / گلشن عنداں گل و گلزار ہین

فیس گل پہ بھی ہر یک شاخ کے / خطبہ خوش الحان سے بلبل پڑہے

باتیں یہ جب چرخ زمیں سے سنا / غصہ بہت ہوکے زمیں سے کہا

دیکھیے نظر فوج ملک کے طرف / دیکھیے عباد ملک کے طرف

چرخ کہا حق نے مجھے رفعت دیا / آسماں پھر کہنے لگا میرے تئیں

بولی زمیں کیسا ہی بار گران / آسماں بولا کہ ز شمس و قمر

اسکو زمیں بولی کہ اللہ نے / مجہ پہ ہیں کس رنگ کے باغ و بہار

ہر گل و ہر غنچے کا ہی یک طرہ ہے / ثمر ماں اور دوسرے طیور ایمیان

کہ تو پرندوں کو ہے آواز سے / ذکر ہی اللہ کا صبح و مسا

کہ بیں مجھ پہ تو اٹھاتی ہوں جان / روشن و پر نور ہو نہیں خوبتر

دی ہے نباتات سے زینت مجھے / کیا نہیں دیکھا تو مرا لالہ زار

رنگ و بو ہر ایک کی کچھ اور ہے / ہیں یہ ہر یک صبح ترنم کنان

کب فلک اسطرح بڑائی کرے / کرتے فرشتے ہیں سوز و ادا

شغل کہیں تسبیح کا تحمید کا
ہے کہیں تہلیل کا تمجید کا

ذکر میں اللہ کے مشغول ہیں
انکی سبھی طاعتیں مقبول ہیں

پس کہاں وہ صوت ملایک کا غل
گونجتے ہیں سموات جس سے کل

گو گل و گلزار ہیں تیرے لئے
مجھ پہ حدائق ہیں پس انوار کے

شکل ستاریکی ہے ہر اک جدی
مختلف ہر اک کی ہے تاثیر بھی

پس کہاں یہ نور کی کوکب مرے
اور گل و گلزار کہاں وہ ترے

دیکھئے دیتا ہے فلک کیا بہار
جس پہ ہو صد گلشن خنداں نثار

عالم ملکوت ہے عالم مرا
عالم ناسوت ہے عالم ترا

چرخ سے باتیں یہ سنی جب زمیں
ہوگئی شرمندہ بہت اور حزیں

بعد ازاں پیدا ہوئے شاہ دیں
ختم رسل رحمۃ للعالمین

خوش ہوئی زمیں سارے سموات پر
فخر لگی کرنے کو یوں بیشتر

شان میں جنکو کہا لولاک رب
جنکے لئے ارض ہے افلاک سب

لیک یقیں قالب پاک آپ کا
خاک کے مرکز سے ہی پیدا ہوا

الغرض اس نسبت عالی سے ہی
فخر زمیں اسطرح کرنے لگی

بارگہ حق میں ہزاروں سے سال
زاری کیا آہ بدرد و ملال

حق نے کیا اسکی دعا مستجاب
اسکے یہ مقصد کا کیا فتح باب

ف

آیا جو معراج میں لے باصفا
ذکر و بیاں رفع حجابات کا

حق تو منزہ ہے بلا ارتیاب
کہ اسے ڈھانکے کبھی کوئی حجاب

جو کہ ہیں اسما و صفات خدا
اور جو افعال ہیں لے باصفا

خلق سے ہر اک کو ہے لے ارتیاب
ظلمت و انوار سے اک اک حجاب

حصہ بھی اک ایک ہے ان کیلئے
معرفت و دانش و ادراک ہے

جانئے اللہ کی عظمت کا نور
اسکے جلال اور مہابت کا نور

ایک وجب کی بھی جگہ لے زمیں
خالی ملک سے ہو فلک پر نہیں

صومعے پور انکے ہیں ہر چرخ پر
انکی عبادت میں ہی شام و سحر

تیرے پرندوں کا ترنم کہاں
قمری و بلبل کا تغنم کہاں

توڑ کے ہی شاخ و گل و برگ سے
پھولا ہے گلزار مرا دیکھئے

تجھ پہ ہیں جیسے کہ رنگا رنگ گل
مجھ پہ ویسے ہی ستارے ہیں کل

چرخ کی ساحت پہ جب ہی باخبر
تجھکو ستارے ہوں مرے جلوہ گر

پس کہاں گلزار کا میرے بہار
اور کہاں وہ تیرا جو ہے لالہ زار

مجھ پہ ہے ارواح کا راز و نیاز
تجھ پہ ہے اشباح کا ہی تک و تاز

اسیہی خجالت میں ہزاروں نے سال
گذرے ہیں بس آپ پہ بدرد و ملال

باعث ایجاد جہاں جسکی ذات
سرور عالم شرف کائنات

کہ یہ نبی خاتم پیغمبراں
جسکے طفیلی ہیں یہ کون و مکاں

گوہر پاک اس شہ کونین کا
ارض و سما کے ہے اگرچہ سوا

سیر لیے نسبت ہی پس اک آپ کی
آپکی لغت بھی ہو میسر یہ ہی

آسماں پس ساکت و ملزم ہوا
ہوکے خجل سر کو وہیں خم کیا

کہ قدم پاک سے اس شاہ کے
آپ کو اک بارگی عزت ملے

پس شب معراج نبی کو بخیر
سارے سموات یہ بخشا ہے سیر

اپنی مدارج میں ز بعض عارفیں
دہلوی یہ نقل کیا ہے یقیں

حق ہیں وہ مخلوق کو ہے ایماں
جسمیں وہ خالق کے نہیں ہیں چھپاں

کیونکہ حجاب ہوے محیط ای عزیز
ہو وہ محاط اسمیں جو ڈھکتی ہے چیز

انکے معانی بھی جو ہیں باصواب
جسے وہی خلق کو ہو ویں حجاب

اور اسی طرح سے اک اک مقام
حق میں مقرر ہے انہوں کو تمام

عرش کے اطراف ملک جو ہیں جاں
اور مقرب جو ہیں کروبیاں

ہے وہی بیشبہ انہوں کو حجاب
انہیں وہ محجوب ہیں لے کامیاب

مختلف انکو سبھی طبقات ہیں　اور جدے اُن کے مقامات ہیں　درجہ بھی ہر اک کا معین ہر جان　وہ اسی درجہ میں ہے جاودان
خلق ہیں، محبوب خدا سے سبھی　مختلف انکو ہیں حجابات بھی　جانئیے نعمت ہر کسی کیے تئیں　ہوگئی منعم سے حجاب اسکے امین
اور کوئی ایسا ہی سمجھے یگاں　علم و خرد سے ہوا محبوب جاں　اور کوئی شہوات مباحہ کیساتھ　سات معاصی کو کوئی بدصفات
کوئی با اولاد و زر و نقد و مال　جانئیے محبوب ہر دو کل حال　دُنیا و عقبیٰ میں ہیں آپکے　لُطف سے محبوب خدا نا کرے

خاتمہ

شکر ہے صد شکر خدائے انام　کہ لیا یہ کام بحسن ختام　حق کرے مقبول بجاہ رسول　از پئے اولاد بتولؓ و بتولؓ
از پئے اصحابؓ و ہمہ اولیا　وز پئے اتباع و ہمہ اتقیا　خاتمہ بالخیر ہمارا کرے　غایت الطاف و عنایات سے
بھیجے اس احقر سے درود و سلام　دمبدم اس سرور دیں پر مدام

ضمیمہ

ان فضیلتوں اور نعمتوں کے بیان میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم آخرت میں دیے جائیں گے

گلدستہ

اس بیان میں کہ بعث و نشر و اعطائی کسوت و دخول جنت میں حضرت کو سب انبیاء پر سبقت ہے علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والتحیۃ

جانئیے سب خلق سے پہلے خدا　روح کو حضرت کی ہے پیدا کیا　خلق کے ارواح کو سب بعد از آں　پیدا کیا اپنی ہی قدرت سے جہاں
بعد کیا انکو خطاب آشکار　کیا میں تمہارا نہیں پروردگار　نقطہ بلیٰ بولے سب ارواح تب　یعنی کہے تو ہی ہمارا ہے رب
پہلے دیا ہی جو جواب اسنے میاں　احمد مرسل کی ہی روح جان　اور لیا عہد سب از انبیاء　عہد وکاس سرور سے پہلے لیا
عالم ارواح میں بیشک سبھی　اوّل پیغامبراں ہے وہی　جیسی ہے یہ اولیت آپ کی　اولیت روز قیامت میں بھی
دیویگا ہر امر میں پروردگار　اس شہ دین کو ہے بعز و وقار　آئیں ہیں اسبابہ میں دیکھو صریح　سرور عالم سے حدیثیں صحیح
آئی انس سے یہ روایت یقیں　کہ کئے ارشاد شہ مرسلیں　قبروں سے جب اپنے اٹھیں مردگاں　پہلے اٹھوں میں ہی سبھوں سے عیاں
اور بدرگاہ خدا آویں جب　ہیں ہی خطیب انکا ہوں جانو تب　اور وے مایوس ہوں اس قدر جب　جانو مبشر میں انہوں کا ہوں تب
اور لوا حمد کا اسی اہل دیں　ہاتھ میں میرے ہی رہیگا یقین　اکرم اولاد ہوں آدم کا میں　پاس مرے رب کے پہ کچھ فخر نہیں
یعنے نہیں کہتا ہوں یہ فخر سے　واقعی ہیں سب یہ فضائل مرے　آئی ہے اور اک روایت ای یار　کر کئے ارشاد شہ با وقار
انکا میں قائد ہوں بروز نشور　جمع وے جب آوینگے حق کے حضور　او خطیب انکا ہوں میں نزد رب　ہونگے جب وقت وفا خاموش سب

اور شفیع انکا ہوں میں لاکلام
تہ پیرو خدا ہم یقین یک ہزار
جنت ماوی کے بھی سید طرف
اور سبھی حضرت کے اٹھاونگا میں
سیدے لیے جنت ماوی کا در
جتنے رہیں اولیں اور آخرین
اور رہیں پہنائی بھی جاویں لباس
دوسری حدیث آئی برای حقنساں
پس مجھے اعزاز سے بلوائینگے
پس مجھے بٹھلا دیں بعز و شرف
بات یہ لازم نہیں آتی کبھی
انکو ہو اسبات کا بھی احتمال
حلۂ جنت انہیں پہنائیں جو
اونکو ملیگا جو براہیم کو
پوشش پوشاک میں بھی نے انیر
ظالم نمرود و لعین نابکار
اور مواہب میں ہے ابن عمر
تم بقیع آؤنگا میں بعد ازاں
کے ملینے کو ہی میں درمیاں
حضرت صدیق و عمر با شرف
او ہو مروی تو سن لے باوفاق
ناقے دو حضرت کے جو تھے لے ہمام
ناقۂ جنت پہ اک ای باکمال

قید کئے جاوینگے جب سے تمام
وہ نصیب ہوں ورنا سفتہ داد
تب میں کھڑا ہوونگا آیا شرف
حشر کے دن حمد کے جھنڈے تلے
جانے کھل جائیگا تب جلد تر
فخر نہیں انہیں ہو اکرم یقین
اس سے ہوا ظاہر ہے نیکو اساس
پہلے ابراہیم کو دیویں لباس
حلۂ جنت مجھے پہنائیں گے
کرسی پہ وہ عرش کے سیدھی طرف
کہ جو فضیلت انہیں پیغمبری
ستر فنی کو یقین بلا قیل و قال
واسطے تکریم کے ہے بانیو
برہنگی کا ہی سبب جان تو
پوشش ستر ہو نہایت نفیس
ڈالا تھا جو انکو برہنہ نبار
مروی ہی ہو فرمائے شہ بحر و بر
ساری وہانکی بھی اٹھیں مردگاں
ہوونگا محشور بغیر گماں
آپ کے تھے داہنے بائیں طرف
ہونگے محشور نبی بر براق
غضبا و قصوا ہی یقین جنکا نام
ہو کہ سوار آوینگے اس دن بلال

ہاتھ میں میرے ہو کرم کا لوا
اور بشیر ابرار خیر بیٹھے
میرے سوا خلق میں سب لاکلام
اور در جنت پہ جو حلقہ ہے
زمرۂ فقرائی مسلمان سب
اور یہ فرمائے کہ از حکم حق
آپ ہی مرقد سے اٹھیں اولا
کرسی بھی اک لاوینگے بعد از یقین
حلۂ پاکیزہ وہ ایسا ہے
جان وہ تخصیص براہیم
جزوی فضیلت ہے والے باصفا
[illegible] اٹھے بالذات
برہنگی کا وہ نہیں ہے سبب
وہ شہ دین بعد براہیم کے
یعنی کہے اولیت کا سبب
اسکی جزا میں ہی خداوند ناس
پہلے اٹھوں قبر سے میں حشر میں
پس میں ہوں منتظر ملکیاں
اور اسی راوی نے کہا ایک روز
تب کہے ارشاد رسول امین
یونہی رسل اپنے مراکب پہ سب
حضرت حسنین بعز و وقار
اونہی روایت کہ ملک باوقار

اور مرے اطراف پھر ہونگے وہ آر
حلۂ جنت مجھے پہنائیں گے
تا ہو میسر وہ کسیکو مقام
پہلے یقین میں ہی بلاؤں آپ سے
ساتھ مرے آئیں گے جنت میں تب
پہلے مری قبر ہی ہو ویگی شق
پہلے لباس آپ ہی کو دیگا خدا
اسکو رکھیں عرش کے سوی یمین
کہ اسے قیمت کبھی نا ہو سکے
انکو جو کسوت میں تقدم ملے
کلی فضیلت ہی [illegible]
اپنے انہیں جامہ اشرف [illegible]
عز و نشاں [illegible] یقین ہی سبب
او قیمت خلق پہ سب پائینگے
ہے یہ براہیم کا لے نادر
آگے سبھوں کو انہیں بخشی لباس
بعد ابو بکر و عمر بھی اونہیں
تا کہ مجھے سب اسکے ملینگے وہاں
دیکھا میں حضرت ہوی ذوق فرو
حشر میں ایسا ہی اٹھونگا یقین
حضرت صالح ہے ناقہ پہ تب
آوینگے ان دو نو نبی ہو کر سوار
آتے ہیں ہر صبح کو ستر ہزار

پھرتے ہیں طرف مزار نبی
آتے ہیں پھر دوسرے دن آشکار
قبر سے نکلیں وہ شہ نامدار
اور کہے حضرت کہ میں در یوم دین
اول شافع بقیامت ہوں میں
کثرت اتباع کے بیں اُس سے بھی
سارے رسولوں میں مقدم ہوں میں
کھولنا دروازے کو جا ہونگا جب
کہ مجھے اسطرح ہے فرمان رب
اپنے صحابہ کو کہے شاہ دین
یعنی براہیم و مسیح گزیں
تھے سے کیا تھا ہیں دعا جانئے
اور کہیں عیسیٰ کہ رسولاں تمام
بھائی ہے عیسیٰ تو مرا بیگمان
چرخ سے جب عیسیٰ کا ہوگا نزول
بندہ جو آیا مرے سے ملے
کون ہے فرمائے احمد اے رب
اس سے بزرگ اور کوئی دوسرا
میں نے لکھا عرش پہ اسکا ہی نام
جانئے ظاہر یہ خبر سے ہوا
بلکہ ہو ہمان مطہر عزیز
کیونکہ رسولوں پہ کبھی ای میں
ملت اسلام کا یہ اعتقاد

مارتے ہیں اپنے وہ بازو ہی
یونہی ملک چرخ سے ستر ہزار
ساتھ ملک ہونگے ستر ہزار
سب نبی آدم کا ہوں سید یقین
اول مقبول شفاعت ہوں میں
میں ہوں یقیں بڑے رسل سے بھی
ٹھوکونگا دروازۂ جنت کہیں
پوچھیگا داروغہ جنت یہ تب
ای شہ ابرار ترے ہی سبب
کہ تم اب سبات یہ کیا [illegible]
میرے ہی آتے ہیں ہیں داخل یقیں
کہ تھیں مبعوث تجھ تا کرے
واقعی بے ماد ہیں بھایاں تمام
میرے بھی اور اُسکے یقیں درمیان
ہو اسی امت میں تب اُسکا دخول
احمد مرسل کا وہ منکر رہے
تھے نے کہا حضرت موسیٰ کو تب
جان یقیں ہیں نہیں پیدا کیا
نام کے نزدیک مرے لاکلام
بسکہ یہ امت ہی یہ فضل خدا
ہووے طفیلی بھی مقرر عزیز
جان اس امت کو فضیلت بنین
جان ہے اجماعی تو رکھ خوب یاد

کہتے ہیں حضرت پہ درود و سلام
حشر تلک آوینگے یونہی یقین
شان و تجمل سے بہت با ادب
پہلے مری قبر ہی ہوگی شق
اور یہ فرمائیے شہ انس و جان
یعنی میری امت نیکو نہاد
اور یہ فرمائیے ہیں خیر الورا
کون ہے بولون گا محمد ہوں میں
کھولوں نہ تمہارے میں جنت کا در
روح خدا اور خدا کے خلیل
آئے براہیم کہیں مجھ حضور
پس تو مجھے آج کے دن آشکار
باپ ہے یک اور بہت مادران
کوئی ہوا ہے نہیں پیغامبر
اور یہ فرمائیے شہ انبیاء
ڈالونگا میں اسکو بنار جحیم
احمد مرسل سے زیادہ یقین
اور یقیں خلقت ارض و فلک
خلد میں جب تک نکریں وہ حرام
حشر کے دن آگے رسولوں سے جب
یہ بھی ہے محمول تو رکھ خوب یاد
ہوویگا کیا ہی منظم ولی

جاتے ہیں پھر چرخ پہ جب وقت شام
تا کہ بلاشبہ ہو شق یہ زمین
لاویں گے حضرت کو بدرگاہ رب
یعنی اٹھوں سب سے میں کر سبق
حشر میں ہو میرے بہت تابعان
حشر میں ہو سارے امم سے زیاد
خلد کے دروازے پہ میں آؤنگا
بولیگا اسطرح وہ تب میرے تئیں
آپ سوا اور کسی شخص پہ
ہوویں تمہارے ہیں [illegible]
تو ہی یقیں ہے مری [illegible]
کیجیے امت میں ہی اپنے شمار
پھر کئے ارشاد شہ انس و جان
میں ہی طرف اسکے بہت نزدیکتر
وحی یہ موسیٰ پہ خدا نے کیا
عرض کیا تھے نے وہیں تب کلیم
کوئی مرے پاس گرامی نہیں
ہوئینگے آگے ہی بلاشبہ تلک
سارے خلائق پہ ہے جنت حرام
جائیگی جنت میں نہیں ہے عجب
خلق سے ہے غیر رسولاں مراد
ہووے نہ افضل وہ نبی سے کبھی

بیان اُن عطیات و کرامات کا کہ قیامت کے روز مخصوص حضرت ہی کے لئے ہیں

اس مین پانچ نسایم ہین پہلی نسیم لوائے حمد کے بیان مین

سرور عالم کو عطا یائے رب / جو کہ ہین حشر مین اے با ادب / حمد کا بے شبہ لوائے عظیم / ہے وہ عطیات سے ہی اے فہیم

پس وہ لوا حمد کا بر حکم رب / حشر کے میدان مین ملک لاوین جب / ایک منادی یون کرے گا بلند / کہ ہین کہاں خاتم کل انبیا

لاوینگے تشریف شفیع الامم / لیوینگے خود ہاتھ مین اپنے علم / زیر لوا آوین رسولان تمام / صالح و صدیق و شہیدان تمام

واسطے ہر ایک کے با احترام / لاوینگے اک تاج و لباس تمام / واسطے حضرت کے بحکم خدا / لاوینگے اک تاج عجب نور کا

سرور عالم کے رکہیں سر پہ جب / نور فشا ہووے وہ عالم پہ سب / لاوینگے اک سبز مقرر حریر / آپکو پہناوین نشان کبیر

اور لوا لائیں گے ستر ہزار / اور ہوا اعلام بہی اس ہی تہار / لاوینگے حضرت کی جلو مین تمام / شان تجمل سے بصد احترام

حمد کا جہنڈا وہ نشان جلی / ہووےگا در دست علی ولی / اور دے افواج رسل کے سبہی / صالح و صدیق و شہیدوں کے بہی

ہووے اعلام یہ لوا آشکار / جو کہ جلو مین ہین وہ ستر ہزار / حمد کے جہنڈے کے ہی نیچے ہوں / عز و شرف فخر بڑا پائین تب

آئی ہے اسطرح روایت تو جان / کہ گئے ارشاد شہ انس و جان / ہووے بشارت یہ تجہے اے علی / مژدۂ فرحت یہ تجہے اے علی

پہلے بلاوینگے تجہے از کرم / ہاتھ ترے حمد کا دیون علم / ڈہونڈینگے تب آدم عالم تمام / سایہ وہ جہنڈے کا مرے لاکلام

طول ہو اس جہنڈیکا بیعقل قال / تا علم ششصد اک الف سال / سرخ ہو یاقوت سا اسکی سنان / قبضۂ نقرہ ہو سفید ایمیان

تین اسمے نور کے گیسو رہین / شرق مین اک دوسرا ہو غرب مین / کے مین ہو گیسو سوم یقین / لکہی ہوئی اسمین ہے یہ سطر تین

سطر یہ پہلی ہو لکہی اے فہیم / بسم اللہ الرحمن الرحیم / آیت اول جو ہے الحمد کی / سطر ہے اسکی سمجھ دوسری

سطر سوم کلمۂ طیب جلیل / اور ہر اک سطر ہو ایسی طویل / کہ ہو درازی مین دو الف سال / اور ہو چوڑائی بہی اس ہی مثال

اسکو تو لے آویگا ایمان مین / ہوئین جب پیدا حسین و حسن / بیر براہیم کے درمیان تو آ / عرش کے سایہ مین کہڑا ہووےگا

حلۂ جنت بہی وہاں لاوینگے / اور بہجہ اکرام سے پہنائیں گے / جو بطریق سنن احمدی / چل کے سعادت ہین لئی سرمدی

سایہ وہ جہنڈا بیگا وہی یا بتن کے / خلد مین حضر کے ہی ساتہ لینگے / اور وہ لوا حمد کا اے نیک خو / ساتہ ہو احمد کے منسوب جو

بعض تفاسیر مین اسکا سبب / لائے ہین اسطرح سے با ادب / کہ تن آدم مین بحکم خدا / کہتے ہین جب نفخ ہوا روح کا

حکم سے تب حق کے تہی آئی چہینک / جلد وہ الحمد کہے لب سے ٹہیک / غیب سے تب انکو دیا یون جواب / رحمت حق ہووے ترے پر شتاب

کہتے ہین آدم کی پشانی پہ تب / نور نبی سید والا نسب / تہا متحرک نہ اسے تہا قرار / چہینکے ہین جب آدم عالی وقار

ایک وہ آواز سنے اسطرح / موتی کو موتی پہ گہسین جسطرح / حضرت آدم نے کہو عرض تب / کس کا یہ آواز ہے فرمائے رب

حق نے کہا انکو اے فرخندہ پے / یہ ترے فرزند کا آواز ہے / ہوویگا پیغمبر آخر زمان / نام محمد ہے لقب اسکا جہان

نور محمد کے تئین دیکہنے / آرزو جب حضرت آدم کئے / انکی پشانی سے وہ نور نبی / کلے کی انگلی مین ہے آیا تبہی

دیکھا ہی اس نور کو آدم نے جب | کلمہ شہادت کا وہیں پڑھکے تب
انکو خطاب حق سے ہوا ہے وہیں | گر ہو پسر ایک کسی نے تئین
عرض کئے حضرت آدم یہ تب | کلمۂ الحمد کو میرے اے رب
اجر اسی حمد کا اے کبریا | مین نے یہ فرزند کو ہدیہ کیا

ف

بعضوں کے نزدیک سُنلے ای پسر | ٹہرگی موضوع اگر کوئی خبر
بحث یہ چہتا ہے طوالت بڑی | پر نہ سماوے وہ بیاں اے زکی

چشم پہ انگشت کو اپنے رکھا | شوق و تمنا سے ہی بوسہ دیا
ہدیہ وہ دیوے عوض اس پسر | ہدیہ ترا کیا ہے یہ دلبند پر
تو جو میرے لب پہ ہی جاری کیا | اجر کا ہی اسکے تو وعدہ دیا
اجر ہے اس حمد کو رب الورا | ہے وہ لواء الحمد کا پیدا کیا
جو ہوئی مذکور حدیث لوا | بعضوں نے موضوع ہی اسکو کہا
اس سے نہ لازم ہے یہ اے حق شناس | کہ یقیں موضوع وہ ہو سب کے پاس
سفر سعادت کی شرح کے اخیر | دیکھ یہ بحث ہی لکھا دلپذیر

دوسری قسم مقام محمود و شفاعت محمدی کے بیان میں

ہے وہ مقام ایک عظیم [illegible] | خاص ہی حضرت کو ہے [illegible]

عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اور جو ہے محمود مقام علا | دیویگا حضرت کو کرم سے خدا
وعدہ دیا اسکو خدائے کریم | آپ کو قرآن میں کیجئے فہیم
آیا احادیث میں اے نیکنام | کہ ہے شفاعت کا وہ عالی مقام
بولا شفاعت کا مقام ہمام | ہے وہی حضرت کا بیوم القیام
آپ سوا اور کوئی اس مقام | روز قیامت نہ کریگا قیام
حمد و ثنا حق کی وہاں مصطفیٰ | ایسی کرینگے کہ نہ کوئی کیا
ایسے عرض کرکے محامد ادا | سر کو رکھیں سجدہ میں خیر الورا
مانگ جو چہتا ہے دیا جائیگا | اپنا جو مقصد ہے یقیں پائیگا
ہیگا شفاعت کا یہی فتح باب | جو کرین وہ سرور عالیجناب
کہتے ہیں عظمیٰ بھی اسیکو بجان | خاص ہے حضرت کو ہی وہ بیگمان
جانئے انواع شفاعت کی سب | آپکو ثابت ہیں بدرگاہ رب
قسم شفاعت کی ہیں سب ذیشان | پہلی شفاعت وہی کبریٰ ہے جان
عظمیٰ ہی کہتے ہیں اسیکو یقیں | پہلی ہی کہتے ہیں اسی کے تئین
دوسری شفاعت ہے بغیر حساب | جانے گروہ ایک بجنت شتاب
ایک گروہ حشر کیدن ہوئیگی | نیکی بدی جن کی برابر ہوئی
چوتھی شفاعت ہے وہی یاد رکھ | مستحق نار ہوئی قوم اک

لوگوں نے پوچھا ابن مسعود سے | جبکہ مقام شرف احمد سے
عرش معلیٰ کے ہی داہنے طرف | آپ کھڑے ہونگے بعز و شرف
جسکہ تمام اولین او آخرین | دیکھکے وہ رشک کرینگے یقین
بلکہ نہ دنیا میں کئے آپ بھی | ڈالیگا حق آپکے دل میں تبھی
لطف سے فرماویگا رب مجیب | سر کو اٹھا لیجے اے میرے حبیب
لب بشفاعت وہیں کھولی رسول | آپ کی ہوویگی شفاعت قبول
پہلی شفاعت ہے یہی [illegible] | [illegible]
شرح میں مشکوٰۃ کے یوں ہے لکھی | دیکھئے لکھتا ہے توجہ قوی
بعضے شفاعت تو ہیں حضرتکو خاص | بعضوں میں ہوویگے شریک اور خاص
ہونے لئے جلد حساب و کتاب | جو کہ کرین احمد مرسل شتاب
ہے یہ شفاعت شہ عالم کو خاص | آپ سے ہی رکھتی ہے بس اختصاص
وہ بھی ہے مخصوص شہ مرسلین | تیسری شفاعت ہے یہی بالیقین
اسکو شفیعوں کی شفاعت ہو جب | جنت ماوی میں وہ جاویگی تب
ان کو جہنم کی بچا آگ سے | بھیجینے جنت میں شفاعت کر

پانچوین وه ہی که محمد اکر پسند
جا ان شفاعات مین مشترک
ساتوین ہی گی وه شفاعت سنو
انکی شفاعت بہی کرین نزد
قبر پیمبر کے جو ہین زائرین
پہلی ہی اور دوسری شفاعت اسکی
باقی شفاعات ہین جیسے مشترک
آپ شفاعت کرین جبتلک
پھر وہین لاکے بدرگاه رب
شبه قرآن ہی روزه نماز
بیچ مسلمانون کو چهوڑو سبہی
خاصکر از آل و صحاب نبی
که ابن عباس روایت کیا
چهوٹینگے تم جانیو ستر ہزار
که کہے حضرت که بروز جمعه
حشر کیدن انکے عدد پر بچہان
پر وه شفاعات ہین داخل سبہی
اس شہ عالم کی شفاعت کے بعد
اسکا بیان اور بفضل ہے نیک
سورۂ کوثر مین وه رب العلا
حشر مین وه حوض مبارک سنو
بلکه تمامی رسل و انبیا
ایسا بڑا ہے وه بلا اشتباه
مشک سی خوشبو مین زیاده ہے

چھٹوین گنہگار جو ہووین بنار
عالم و حفاظ شہیدان ہین سب
آٹھوین ہی جان وہی لا کلام
نوین شفاعت سے وہی جانئے
ہر دو شفاعت ہی یه با انحصار
خاص ہین حضرت کو ہی خاطر یقین
سرور عالم ہی بعد عز و شان
جب شفاعت کا کرین فتحیاب
جو ہین مقرب ملک و انبیا
کعب کی دیدار مین جو ہے حجر
نیک غرض تھکے جو ہین بندگان
لایا صواعق مین ہی ابن حجر
حشر مین عثمان کی شفاعت سے جاب
احمد حنبل سے ہے روایت کیا
معد مضر کے دو قبیلے بڑے
ایسے ہی اخبار یه امت کے سب
کیونکه شفاعت کا یقین فتحیاب
پیش شفاعت بحقیقت یقین

نیکو نکو سے خدا ہین درجه بلند
سارے نبی اور رسل و ملک
کہلنے لئے جو در جنت کو ہو
تا کرے تخفیف عذاب انکا سب
دسوین شفاعت ہی انہونکو یقین
نوین بہی سوین یه شفاعت چہا
سارے شفیعو نہین بلا شبه و شک
باقی نه امکان کوئی تب تلک
کھولینگے سب باب شفاعت لیے
نیک عمل دوسرے کے با امتیاز
وے بہی شفاعت کرین مانند نبی
حشر کیدن ہوگی شفاعت بڑی
یون کئے ارشاد شه انبیا
فضل سے حق انکو کرے رستگار
ہو وے شفیع امتی یک آمرا
اسکی شفاعت چھٹین عاصیان
احمد مرسل کی شفاعت مین ہی
گرچه شفاعت کرے آکوئی سوا

انکو شفاعت سے نکالیں خیاب
ہووین شفاعات مین داخل یه تب
مستحق نار ہوے جو دوام
ہووینگی جو اہل مدینه سے لئے
سرور عالم کے ہی خاطر ہین خاص
داخل یقین اسی مین کسیکو نہین
اول شافع و مشفع ہین جان
دوسرے اخیار بہی لے باصواب
اور شہیدان علما اور اولیاء
اور مساجد بہی لے نیکو سیر
ہووین گنہگارونکی شافع وہان
ابن عساکر سے صحیح یه خبر
لائق تعذیب جو ہین عاصیان
شیخ حسن بصری سے ای بانشان
جو که ہو لوگ ہین انکے بیچ سے
ہووین شفیع آکے بدرگاه رب
پہلے ہو آپ سے بے ارتیاب
عین ہی حضرت کی شفاعت یقین
لایا ہوں تحقیق شفاعت مین یک
فضل سے ہم چشمۂ کوثر سے
ہووین نه محتاج اسی حوض کے
آیا ہے اس حوض کا ایسا بیان
شہد سے میٹھا ہے بلا ارتیاب
موتی کے خیمے ہین مجوف کھڑے

تیسری نسیم حوض کوثر کے بیان مین

که ای مرے خاص پیمبر تجھے
خلق ہو محشر مین پیاسی بڑی
اور احادیث صحیحه مین جان
دودھ سے زاید ہی سفید اسکا آب
اور کنارونپه ہین اس حوض کے

سرور دین کو یه بشارت دیا
ملک مین اس سرور دین ہی کے
اسکے ہوں محتاج بروز جزا
اسکی مسافت ہی مہینے کی راه
ہو دریا قوت کا مجرا اسے

کوزے پیالے بھی زر و سیم کے
سو نیکی پیڑ اسکی ہے بیگماں
جتنی درازی ہے اس حوض کی
گھونٹ بھی یک اس سے یقیں ہو جو
ایک یہ بوبکرؓ ہے دوم عمرؓ
اسکو ابوبکرؓ صداقت نصاب
پانی ندیویں گے اُسے مرتضیٰ
دشمن صدیق کو بے ارتیاب
آئی ہے بے شبہ حدیث صحیح
دوسری حدیث آئی ہے اے باصفا
بھی ہے روایت کہ ملک ذو الوقر
یوں ہی تمامی رسلؑ انبیا
منتظر جانا بپار ہو سب آن آن
پھر مری امت کے لئے ربّ کریم
واسطے امت کے مرا ہے سوال
تو لینگے میزان میں اعمال جب
آپ کی مقبول ہو یہ بھی دعا
کرتے رہینگے یہ دعا اے خدا
پل کی مسافت وہ سنو در شمار
پنجہزار اسکا بھی ہموار ہو
بال سے باریک ہو پل سر بسر
طول و توقف حشر میں پر اضطرار
جان تفاوت سے یہ اعمال کا
جلد تر اس پل سے گذر جائیگا

شکل ستاروں کے ہوں اسپر ہرے
اور زمرد کی رہیں ڈالیاں
اتنی ہی بس اسکی ہو چوڑائی بھی
تا بہ ابد تشنگی اسکو نہ ہو
ہوویں یہ عثمانؓ و علیؓ دو دگر
جانیو زنہار ندیوے گا آب
شرف نبوۃ میں ہے یونہی لکھا
پانی ندیوینگے وہ عالیجناب
کہ کئے ارشاد پیمبرؐ صریح
کہ ہو کھڑے پل پہ شہ انبیاء
تب ہوں کھڑے پل کے چپ و راست پر
حق میں کریں اپنے امم کو دعا
جلد پکاریں سبھی کہ واحمدا
انکو بچا پل سے بلطف عمیم
نفس کے اس پل سے تو ان کو سنبھال
یونہی شفاعت وہ کریں دیب
بہاری کرینگے نیک عمل کو خدا
جلد امت کو سلامت لیجا
راہ ہے سال کی پندرہ ہزار
اسپہ گذر خلق کو دشوار ہو
تیزی میں تلوار سے بھی تیز تر
بعضوں کو جوں سال ہو پنجاہ ہزار
قوت ایمان کا ہے اے باصفا
آفت و تقصیر نہ وہ پائے گا

گر وہی اس حوض کے اے باصفا
کنکر و پتھر جو ہیں اس حوض کے
ہو وہ مشک اسکا بڑا اور شمار
یوں کہے ارشاد شہ نامدار
جیسے رکھا دوست ابوبکرؓ کو
اور جو ہو دوست علیؓ کا مگر
ساقی وہ کوثر کے بہ شان جلی

ایسے ہوں اشجار عجب خوشنما
خوب ہوں بس موتی و یاقوت سے
آیا ہے تا فرسخ ستر ہزار
رکن ہر حوض کے ہوویں چہار
اور عمرؓ کا ہے ولیکن جو عدو
دشمن عثمانؓ ہے وہ بدگہر
ہوویں گے اس روز علیؓ و ولی

چوتھی قسم صراط اور میزان کے بیان میں

پل کو دیکھیں لائے جہنم پہ جب
عرض کریں حق سے کہ اے کردگار
حق ہو مسلمانوں کے اپنی دعا
اور ہے روایت کہ اس امت کے پا
آہ یہ سنتے ہی رسول عرب
میرے لئے اور مری دختر لئے
کر کے دعا آپ کی مقبول ہے
جو کہ عمل نیک اس امت کے ہیں
آئی روایت ہے مگر یاد رکھ
اور فضیل ابن عیاض ایمیاں
اسکی بلندی ہو تو رہ پنجہزار
خوف سے جو حق کے تہا لاغر نزار
بعضوں پہ ایسا ہے بقیل و قال
بعضوں کو ہے بقدر دو رکعت نماز
اور خبر ایسی صحیح آئی ایک
اور یہ آئی ہے حدیث دگر

پہلے میں گذروں میری امت بھی
کر سلامت مری امت کو پار
سب کریں در درگہ رب العلا
پھسلینگے اس پل پہ جب اے باصفا
جھٹسے یہ فریاد کریں گے اے رب
میں نہیں چاہتا ہوں کچھ ای رب مجھے
پار کرے پل سے اس امت کو سب
بھاری کرے لطف سے حق انکی
پل کے دو جانب میں کھڑے ہوں ملک
لایا روایت یہ بلا شبہ جان
پنجہزار اس کا ہے گا اُتار
جلد وہی ہوئیگا اس پل سے پار
دوسروں پہ صحرای کشادہ مثال
ہو و یقیں از کریم کارساز
صدقہ دیتے ہیں جو وے مرد نیک
ہو ویگی مسجد جو مسلمان کو گھر

یعنے عبادت کے لئے صبح و شام / جو رہے مسجد میں ہی اکثر مدام
اور بھی اُس پل سے اُسے زود تر / راحت و آسانی سے ہووے گزر
او حدیث آئی ہے روز شمار / عرش معلّیٰ کے یمین و یسار
کفۂ حسنات و میزان کا / ہوویگا جنت کے مقابل بجا
اور حدیث ابن العم ہے شہ ناس کا / یعنے پسر حضرت عباسؓ کا
چاہینگے جب حشر کیدن آشکار / حکم کرے خلق یہ تا کردگار
سُن یہ ندا ہوؤں کھڑا میں تبہی / پیچھے مرے آئیگی اُمت مری
یعنے یہ پانچ اعضی یقیں جانئے / دست و پا اور چہرہ درخشاں ہے
دیکھینگے اُمت کی فضیلت یہ جب / حشر کیدن لوگ کہینگے یہ تب
پہلے عبادات میں لے با نیاز / ہوویگا لوگوں سے سوال و جواب
اور یہ منقول ہوے با تمیز / پوچھینگے جبتک یقیں چار چیز
عمر سے یہ ہووے یہ سوال اولا / عمر تو کس چیز میں فانی کیا
مال سے یہ ہوویگا تسرا سوال / پیدا کیا کس طرح کیا ہے یہ مال
ہے یہ حدیث حسن لے با صفا / ترمذی ہے اسکی روایت کیا
قرطبی لایا یہ روایت دگر / پل سے نہیں جائیگا کوئی گذر
لایا ہے اخلاص سے ایماں اگر / آگے بڑہے گا یہ مقام دگر
آگے وہ جگہ سے گذر جائے گا / تیسری جگہ میں وہ جب آئیگا
موضع پنجم میں سن لے با کمال / حج سے بھی عمرے سے یقین ہے سوال
ساتویں منزل میں یقیں لا کلام / پوچھینگے لوگوں سے مظالم تمام
اور کوئی بالغرض بروز حساب / گر رکھے ہفتاد نبی کا ثواب
داخل جنت نکرینگے اُسے / خصم کو جبتک وہ راضی کرے
خصم کو دلوائینگے بس آشکار / اس سے پنہ دلوے ہمیں کردگار
دیویگا مولا اُسے جنت میں جا / بہتر یہ دولت سے ہیں ہے خدا
بہائی مسلمان کی حاجت روا / تہا کیا دنیا میں کوئی باصفا

وُسے کا ضامن ہے خدا بے نیاز / کہ اُسے رحمت سے کریگا سرفراز

روایت

جنت و دوزخ کو رکھیں گے عیاں / لاوینگے میزان کو پھر بعد ازاں
کفۂ حسنات جو ہے اسکا جہاں / ہوویگا دوزخ کے مقابل وہاں
لایا ہے اس طرح روایت یقین / کہ کئے ارشاد شہ مرسلین
ہووے ندا تب کہ محمدؐ کہاں / اسکی تمام اُمت امجد کہاں
اثر وضو انکا ہو ظاہر ہیں / غرّ محجّل کہ ہیں جسکے تئیں
اتنیں سب ہوئینگے تب اک طرف / دیوینگے رہ ہمکو بعزّ و شرف
بات یہ نزدیک تھی بس بیگماں / کہ ہو یہ اُمت سبھی پیغمبراں
اور قضایا میں بلا قیل و قال / ہووے یقین خدا سے پہلے سوال
اپنی جگہ سے جو کھڑے ہوں جہاں / آگے اٹھاوینگے نہ قدم بندگاں
ہووے سوال علم سے پھر دوسرا / علم یہ تو اپنے عمل کیا کیا
اور کہاں اسکو تو خرچا ہے بول / نیکی میں یا فعل بد میں ہے کہو

روایت

سات جگہ میں تہو جتک سوال / پہلے اوسے پوچھینگے ایماں کا حال
دوسری جگہ میں ہے سوال نماز / گر ہو گذارا بخلوص و نیاز
روزۂ رمضان کی پوچھینگے بات / چوتھے میں ہوویگا سوال زکات
موضع ششم میں غسل و وضو / پوچھینگے بندوں سے ملک جان تو
سب سے بھی سخت ہے رکھ خوب یاد / کیونکہ ہے بیشک یہ حقوق العباد
آوہ بھلا ہی دمڑی کیلئے ایماں / جبکہ پڑے ہے اس سے خصومت وہاں
واسطے اک دانگ کے ای با نیاز / سات سو مقبول ہے اسکے نماز
اور خبر ہے کہ کلام اخیر / کلمۂ توحید ہو جس کا اے میر
اور روایت ہے ز ابن عمر / کہ کئے ارشاد شہ بحر و بر
وزن کریں اُسکے جب اعمال کا / پاس میں میزان کے کھڑا ہوونگا

خوش ہوں گے اسکو بڑہیں نیکیاں
اور شفاعت میں کرونگا وہاں

آیا ہے اخبار مشایخ میں جہاں
خواب میں اک شخص بغیر گمان

کہنے لگا وزن عمل کا کئے
میرے گناہ آہ زیادہ ہوئے

کفہ حسنات وہ غالب ہوا
کھل گئی وہ تھیلی کہیں دیکھا اٹھا

اور یہ روایت بھی ہے فرخندہ پے
دیکھ مواہب میں صحیح آئی ہے

صاف ایسے بولینگے تب ای بشر
تجھ کو نہ جنت ہے نہ دوزخ مقر

اف کہا ہی اک لفظ ہو انہیں یقین
کفہ سیات ہو غالب ہین

لائینگے پھر اسکو بحکم خدا
پوچھیگا یوں اسکو وہ رب الوریٰ

عاق جو تہا باپکا دنیا میں مین
دیکھا ہوں اب وہ ہے بابا میں سکتیں

کرتو پھیرا پر ہی وہ چنداں عذاب
چھوڑ مر کو باپ کو اب از عقاب

عاق تو دنیا میں جو تہا پدر کا
عقبیٰ میں اب بار والد ہوا

ہاتھ پکڑ پدر کا اب با طرب
جنت ماوی میں دو نو جاؤ اب

اور کسی شخص کے میزان کا
کفے برابر ہی دونوں ہوینگے

مانگ کے یک نیکی کسی سے تولا
تاکہ تجھے دونوں میں جنت میں جا

ہوئیگا یا دوش ہر ہر سے جب
ایک جوانمرد سے ملے اسکو تب

فایدہ اس سے نہ مجھے ہوئیگا
پس وہ مجھے اب میں ہبہ کر دیا

نیکی وہ لیجائیگا بس ہو کے شاد
پوچھیگا تب اسکو وہ رب العباد

بولیگا تب حال وہ اپنا تمام
سنکے وہ سب حضرت رب الانام

میرا کرم تیرے کرم سے یقین
ہیگا زیادہ اسکو نہایت نہیں

روایت

حشر کے دن ہوئیگا روح الامین
تولے وہی سب کے عمل کیتین

ہوویگا اس سرور کل کے حضور
شاہ امم ختم رسل کے حضور

روایت

دیکھکے اک شخص کو پوچھا لے یار
ساتھ ترے کیا کیا پروردگار

ایسے میں اک تھیلی پڑی ناگہان
کفہ حسنات میں میرے وہاں

مٹی تھی یکمنت ہی اسمیں لے نیک
قبر سلمان میں جو ڈالا ہے ایک

کفہ میزان میں کسی شخص کے
وزن میں تمہارا وہی نون دینگے

لائینگے پھر ایک صحیفہ ملک
تولینگے تب اسکو وہ میزان پر رکھ

جانب دوزخ لے چلیں اسکو تب
جاویگا رجعت وہ بدرگاہ رب

کس لئے پھر آیا ہمارے تو پاس
بولیگا وہ عجز سے اے رب ناس

اسکو بھی لیجاتے تجھے سوئے سقر
میرے ہی مانند تمک قید کر

عرض یہ سن اسکی ہنسیگا خدا
اور اسے یوں لطف سے فرمائیگا

لیئے کیا دنیا میں اس سے بدی
آج کیا اس سے بھلائی بڑی ہے

روایت

ہوویگا ان کے حکم ز درگاہ رب
جاکے تو محشر کے خلایق میں اب

جاکے وہ مانگیگا سبوں سے مگر
بولینگے ہم تجھ سے ہیں محتاج تر

بولیگا وہ میرے صحیفے میں ہان
ایک ہی نیکی ہے بچی ایمان

لیکے وہ نیکی تو چلا جا ابھی
نفع وہ شاید کہ تجھے دیویگی

بولے اب کیا ہے ترا حال سب
حالانکہ رکھتا ہی خبر اس سے رب

یوں جوانمرد کو فرمائے تب
نیکی دیا تو مری بندیکو اب

اب تو پکڑ اپنے برادر کا ہاتھ
جاؤ دونو خلد میں فرحت کیساتھ

اور حذیفہ یہ روایت کیا
صاحب میزان بحکم خدا

اور یہ اس سے زحساب سوال
وزن ہی اعمال کا بیقین و کمال

لطف شفاعت سے خدا آپکے
مخلص بندوں کو عنایت کرے

پانچویں نسیم وسیلہ کا مقام اور دیدار الٰہی جل شانہ کے بیان میں

دیویگا حضرت کو وسیلہ خدا
ہے وہ سمجھ ایک مقام علا

اس سے بلند تر نہیں کوئی مقام
خاص ہے حضرت کو ہی وہ لاکلام

مصطفےٰ فرمائے کہ نزدِ خدا
اور ہے بروایت ز علیؓ ولی
فاطمہؓ زہرا بھی حسین و حسن
گھر کے کی مسجد ہیں وہ عالیجناب
جانیو اک قسم سفید اس سے تم
اور اُسے غرفے میں ستر ہزار
احمدِ مرسل کو خدائے انام
زرد جو لولو سی ہی دوسر مقام
جنت فردوس ملے آپ کو
جسکے لئے خاص ہے یک مکان
تخت جڑاؤ کا یک عمدہ ترین
اور بھی دیدار خدائے کریم
کوئی نعیم ایسی بجنت نہیں
شوق لقا سیر فنا اور بقا
غرق ہو کوئی لذت دیدار میں
انہیں کہئے ایسے رہیں خاصگاں
ہمکو سبھی فضل ہے اللہ کے
شکر ہے یہ نسخہ با احترام
اسکے نسایم سے معطر مشام
بخش گنہ میرے صغیر و کبیر
قاضی حاجات ہے جب تیرا نام
بدرقہ راہ یقینی مرا

جانو وسیلہ تو ہے درجہ بڑا
لوگوں نے کی عرض اے حقکے نبی
اور علیؓ شیر خدا پاک تن
بر سرِ منبر یہ کئے ہیں خطاب
اور یقیں زرد ہی قسم دوم
نور فزا جلوہ نما زیب دار
لطف سے دیگا وہ مبارک مقام
اور بھی پھر آنا ہی سمجھ لا کلام
ہے وہی جنات میں اعلا سنو
موتی و یاقوت کا ہی بس ہاں
اسپہ ہی تشریف کہیں تھا بدیں
ہو ویگی حضرت کو یہ شانِ عظیم
پر ہی تجلی میں تفاوت یقیں
جذب شہود اور فنا الفنا
بھولیگا جنت کے سبھی نعمتیں
کہ جو رکھیں حالت کروں بیاں

اس سے بڑا اور کوئی درجہ نہیں
آپکے ساتھ اور رہیں اسمیں کون
ابن ابی حاتم والا گہر
جنت ماویٰ میں یقین ہو سنو
جو کہ ہے محمود معلےٰ مقام
خانہ ہر یک اسکا ہی تا تین میل
اور وہ سالار کے سب اہل بیت
پاوے ہے پر اسمیں وہ از فضلِ رب
سات رہیں آپکے ازواج بھی
جیسے ہی اطراف رہیں ہو لہری
نور کا یک تاج بھی سر پر ہے
پھر بطفیل آپکے سب خاص عام
علم و عمل ورع و تقا معرفت
ایسے کمالات رہیں جسقدر
ایسا ہو کوئی عاشقِ نور جمال
اول و نظارۂ دیدار میں

تیرے لئے مانگو وہ حقسے یقین
تب کیئے ارشاد وہ سالار کون
دیتا ہے اسطرح علیؓ سے خبر
لولو ہیں دو قسم کے بہتر سنو
ہے وہ ز لولوئے سفید ای ہمام
نام اسکا ہے وسیلہ جلیل
پاوینگے فردوس میں وہ پاک بیت
اور بھی گھر والے سمجھ اسکے سب
فاطمہؓ حسنین رہیں اور علیؓ
جسکو ہزار الف ہیں موتی لگے
خاص ہی ہے اس شہِ دیں کیلئے
ہوئینگے بعد اس کے مشرف تمام
قرب اور ایمان کی نورانیت
لذت دیدار ملے اسقدر
مست کرے جسکو ہے جام وصال
خیفتہ دایم و بیخود رہیں
لذت دیدار کی نعمت ملی
ایک یہ گلزار ہمیشہ بہار
غایت رحمت سے بلطف عمیم
لطف سے دی میری مرادات سب
دست تہی باز نگردد اسیم
از کہ بغیر از توچہ جوید کسے

خاتمہ

پایا ہی اب رنگ بہار ختام
ہوئی بیان نبیؐ کے مدام
پھر نبیؐ شاہ بشیر و نذیر
رکھتا ہوں امید تیرے سے مدام
چارہ کنی زانکہ توہستی مرا
پہنچے اس احقر سے درود و سلام

ہوئیگا فضایل کا نبی کے لے یار
کیجئے مقبول اسے اے کریم
اور روا کر میرے حاجات سب
دارم امیدیکہ بجود خوانیم
جز غم تو با توچہ گویدکسے
سرورِ عالم پہ سدا صبح و شام

اخبار نبوت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد حمد و نعت کے اے مومنو — اب بیاں ہجرت کا لکھتا ہوں سنو
آپکی میلاد سے بعثت تلک — بعد گیارا سال کی مدت تلک
اور برس تھا بارہواں بعثت سے جب — شاہِ عالم کو ہوا معراج تب
اِس چمن میں اب بیاں کرتا ہوں تم — کہ پس از معراج سالا آیا اہم

خلقتِ نورِ پیمبر کا بیاں — میں لکھا پہلی چمن کے درمیاں
جو ہیں احوال شہِ جن و بشر — وہ لکھا دوسرے چمن میں مختصر
پس مفصل وہ بیاں معراج کا — بسط سے تیسرے چمن میں ہیں لکھا
جو وقائع رہے ہجرت تلک — اور ز ہجرت آپکی رحلت تلک

نبوت سے بارہویں سال کا احوال

بارہویں سال اندر ای نیکو شعار — بعد معراج رسول باوقار
پانچ شخص انہیں وہی تھے ایماں — گیارہویں جو سال میں آئے تھے جا
اور حضرت سے کی بیعت سبھی — عقبۂ ثانی کی بیعت ہے یہی
بھیجے اپنے یک صحابی کو بخیر — نام پاک انکا ہے مصعب بن عمیر
اور چہل مومن سے واں وہ باصفا — ہے نماز جمعہ کو قایم کیا
ایکدن ابنِ زرارہ نیکذات — حضرت مصعب کو لیکر اپنے ساتھ
سن وہ سعد ابن معاذ باصفا — اور گئے جو قوم کا سردار تھا
کر وہ بہکاتا ہے لوگوں کو بھی — شیخ گر تو جا کے پڑھنے سو ابھی

شخص بارہ از مدینہ آئے ہیں — سرورِ عالم پہ ایماں لائے ہیں
سات شخص اور بھی تھے انکے سوا — لائے وہ ایماں بشاہِ انبیا
انکے سکھلانے کو احکام دین — ساتھ انکے وہ امام المرسلین
جب مدینے کو وہ پہنچا آن کر — دعوتِ اسلام میں باندھا کمر
کام میں دعوت کی ہی لیل و نہار — تھا بہت سرگرم وہ عالی وقار
ایک باغ اندر ہوا رونق فزا — اور وہ قرآن وہاں پڑھنے لگا
وہ نہ ایماں سے ابھی تھا بہرہ یاب — بھائی کے اپنے یوں بولا شتاب
جا کے تب مصعب کو وہ غصہ کیا — اسکو مصعب اسطرح کہنے لگا

کہ ذرا تو بیٹھ کر سن یہ کتاب گر ہو بہتر گر قبول اسکو شتاب
ڈال دے ہتھیار کو بیٹھا وہ جب چند آیت ہی پڑھا مصعب نے تب
اور ماموسے بھی جا اپنے کہا وہ بھی آ مصعب پہ تب غصہ ہوا
گر پسند ہو تو اجابت کیجیو ورنہ جو ہووے مناسب وہ کرو
ڈال کر ہتھیار وہ بیٹھا وہین

ورنہ مجھکو منع کرلے پیش بین وہ کہا یہ بات بہتر ہے یقین
سنتے ہی ایمان وہ لایا جلد تر قوم کو بس جا دیا اپنے خبر
اسکو بھی مصعب کہا ای نیکنام بیٹھ کر انصاف سے سن یہ کلام
سعد بس اسکو کہا ای نیک ذات تو کہا انصاف کی بہتر یہ بات
تب سوے کو پڑھا مصعب یقین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حٰمٓ ۝ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝ اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ وَاِنَّهٗ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ ۝ اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا اَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِيْنَ ۝ وَكَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِيٍّ فِي الْاَوَّلِيْنَ ۝ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ فَاَهْلَكْنَآ اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَّمَضٰى مَثَلُ الْاَوَّلِيْنَ ۝

اس آیت کا خلاصہ یہہ ہے کہ قسم ہے کتاب مبین کی یعنے قرآن روشن کی مقرر بھیجے ہین ہم اس قرآن کو عربی لغت پر تا شاید کہ تم جو عربی زبان والے ہو اسکو سمجھیں اور مقرر یہ قرآن لوح محفوظ مین ہمارے پاس البتہ بزرگ تر اور محکم کیا گیا ہے۔ یعنے اسمین تناقض نہین اور اگلے کتابون کا ناسخ ہے۔ آیا کیا ہم پھیر لیوینگے تمہارے سے قرآن بہ سبب تم مشرک ہونے کے یعنے تم شرک مین گرفتار رہنے اور قرآن سے منہ پھیرنے کے اور اسکو جھٹلانے کے باوجود ہم وحی نہین پھیر لیوین گے۔ قرآن کو پھر آسمان پر نہ لیجاوین گے کیونکہ ہم اپنے علم قدیم سے جانتے ہین کہ ایک قوم آویگی کہ اسپر ایمان لاوینگے اور انکے احکام پر عمل کرین گے۔ اور بھیجے ہم بہت سے انبیا کو اگلون مین جو مشرک تھے اور انکے کفر کے سبب سے ہم پیغمبرون کو بھیجنا دفع نکئے نہیں آیا انکی طرف ہمارا کوئی نبی مگر اسکے ساتھ کفار ٹھٹھا کرتے تھے پس ہم ہلاک کردئے انکے سخت تر دشمن اون کو انکے قصے جو انبیا سے دشمنی کئے اس قرآن مین گذر رہے ہین۔ تفسیر حسینی

سعد جب اسکو سنا ہے با نیاز جلد ایمان سے ہوا ہے سرفراز
عبد اشہل کے قبیلے کے تمام لائے ایمان لوگ سب اپنا کلام
او تہا شغل دعوت مین مدام لوگ بھی لاتے تھے ایمان صبح و شام
کوئی گھر ایسا نہیں تہا زینہار جسمین نا ہوں چند مومن نیک کار
اور لوگ اس شہر کو بھی بیگمان ہو کے مشتاق رسول انس و جان
تیرہوین سال از بعثت یقین قافلہ حجاج کا یک لے آئین

قوم مین بس جلد وہ آکر گیا اور انہیں ترغیب ہمراہی دیا
حضرت مصعب بھی باشان عظیم گھر مین تہا ابن زرارہ کی مقیم
اوس و خزرج دو قبیلے سو وہین لوگ لائے ہین بہت ایمان یقین
بلکہ تہا اسلام باشان علا مشتہر شہر مدینے مین ہوا
ذکر مین تھے آپکے لیل و نہار اور جدائی سے تھے سارے بیقرار
جب مدینے سے چلا تھے طرف حضرت مصعب بھی با عز و شرف

ساتھ ایک انصار کی جمع کثیر — لیکے آیا نزد سالار بشیر
اوس و خزرج کے مقرر قوم سے — پانسو جو شخص اس دم آئے تھے
نقل ہے گذری ہے جب تہائی رات — ہو نہاں کفار سے وہ پاکذات
وہ جبل نزدیک اسی عقبہ کے تھا — کہ جہاں بیعت لئے تھے مصطفےٰ
گرچہ وہ ایماں ابھی لایا نتھا — لیک تھا جب عاقل و دانا بڑا
الغرض حضرت کے دست پاک سے — شرف ایماں سے ہوئے وے بہرہ ور
جانتے ہو تم کہ یہ سالار دین — کیسی غیرت ہم میں رکھتا ہے یقین
پر نپایا ایک جب سے یہ لایا ہے نو دین — قوم سب ناخوش ہیں اس سے بالیقین
پر ہمارا وہ کہا نامان کر — متفق ہوتا ہے تم سے سربسر
ورنہ ابتر ہے جو کہ چاہو بولیو — تاکہ آئندہ پشیماں تم نہو
بولے یا عباس تم نے جو کہا — راست ہے ہم سب نے سمجھے بجا
آپ جو چاہتے ہو لو ہم سے قرار — بہر ذات خویش و بہر کردگار
کر نصیحت انکو فرماتے ہیں تب — کہ یہی ہے عہد اور پیمان رب
اور یہی ہے عہد میرا لا کلام — میں جو پہنچاؤں رسالت کا پیام
منع جو اسکو کرینگے بدنہاد — کیجیو للہ تم ان سے جہاد
تم سنو فرمان میرا او بجا — رنج و راحت شادی و غم میں سدا
امر بالمعروف کیجو جا و واں — نہی منکر بھی کرو تم شرعیاں
شہ سے یہ باتیں سنے انصار جب — باادب ہو یوں کہی وے عرض سب
آپکو اسبات کی تو ہے خبر — عہد آبا سے ہمارے سربسر
ہے ہمارا اور یہود و میں یقین — عہد پیماں ہے قدیم اے شاہ دیں
اور ہماری ہے یہی یک عرض اب — آپکو جب فتح و نصرت دیوے رب
سرور عالم سنے یہ بات جب — مسکرائے اور فرماتے ہیں تب
تن سے تن اور جاں ہو وے جانکی بات — ہو تمہارے ساتھ مری موت و حیات

خدمت عالی شہ کے بانیاز — سب مسلمان ہوئے ہیں سرفراز
ایک جماعت اونسے کی یہ عہد شب — کہ ملیں آکر نبی سے وقت شب
ایک یک دو دو وہ منزل سے نکل — ہو گئے ہیں جمع آکر در جبل
لائے پس تشریف سالار امم — ساتھ تھا عباس بھی اس شہ کا عم
ساتھ لائے تھے اسے خیر الانام — کام کو تا دیوے حسن انتظام
یوں لگا کہنے انہیں عباس تب — جانیو اسبات کو اے قوم اب
اسکے آبا تھے رئیسان سرفراز — اسکے ہیں محکوم سب اہل حجاز
گرچہ اسکو منع بجد ہم نے کئے — باز آوے تا کہ وہ اس کام سے
عہد جو اس سے کریں تم برملا — گر وفا اسکو کریں تو ہے بھلا
اور نا ہو وے عداوت کا سبب — اور نہ تم سے ہم کریں بدلہ طلب
پس کہی سب عرض از خیر الورا — یا رسول اللہ فرماتے ہو کیا
عرض کو جب انکی حضرت نے سنا — چند تب آیات قرآنی پڑھا
تم کرو اسکی عبادت دل سے ٹھیک — مت کرو ساتھ اسکے تم کسیکو شریک
آکیں میری نصرت و یاری کرو — جان او دل سے مددگاری کرو
اور کرو بیعت بھی تم اسبات پر — میں کروں جب حکم تم پر جلد تر
حق کی رہ میں مال و زر خرچو مدام — اپنی تنگی اور فراخی میں دوام
اور جو حق بات ہے اسکو کہو — اسکے کہنے میں کسی سے مت ڈرو
آپکے احکام اے حق کے رسول — جان و دل سے کر چکے ہم سب قبول
ہے ہمارا کام ہی جنگ و جدل — اور پیشہ ہی ہمارا ہے قتال
عہد وہ اب توڑتے ہیں ہم سبھی — آپ سے دل جوڑتے ہیں ہم ابھی
ہمکو تھا چھوڑ کر اے شاہ دین — قوم میں اپنی نجاویں خود کہیں
کہ کبھو ایسا نہوگا بیگمان — میں ہوں تمسے تم مرے ہو جاودان
گھر تمہارا میں مرا ہو آشکار — اور تمہارے میں مری ہو وے مزار

اور تمہارے سے کرینگے جو کہ جنگ / جنگ میں اُنسے کرونگا بیدرنگ
اور کرینگے صلح جو تمسے میاں / صلح میں اُنسے کرونگا بیگمان

اور کہیو یوں عرض اے شاہ امم / آپکی اُلفت میں جب جاویں ہم
مال و جان جب تم یہ کردیویں فدا / کیا ہے پھر فرمائیے اُسکی جزا

شہ نے فرمایا کہ جنت ہے جزا / اور تب یہ آیۂ اشرف پڑھا

جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

خلق کے یہ آیت بہت ہی خوش ہوئے / اور یوں سب عرض حضرت سے کئے
دست اشرف کیجئے اپنا دراز / ہوتی ہیں بیعت سے اب ہم سرفراز

دست اطہر تب انے خیر البشر / ہوگئی بیعت سے وے سب بہرور
بارگاہ کبریا سے بر رسول / آیۂ اقدس یہ پائی تب نزول

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ

عقبۂ کبریٰ اُسے کہتے ہیں جان / اور اسکو ثالثہ کہتے ہیں ہاں
سنہ مہینے آگے ہجرت کے اے یار / یہ مدینے میں ہوا عہد و قرار

انمیں بارہ شخص کو شاہ انام / سروری بخشے بر انصار کرام
ہے روایت آکے جبریل امین / نام جن جنکے کئے ظاہر یقین

انکو ہی حضرت نے ٹھہرایا امیر / انکو تھی انصار میں شان کبیر
نقل ہے تب شخص ایک انصار سے / یوں کہا ہے سید ابرار سے

یارسول اللہ آکر کہا فران / آج حاضر ہیں منا کو درمیان
حکم دیجے تا کریں ہم انسے جنگ / قتل کردیوین انہونکو بیدرنگ

شہ کہے حق سے نہیں مامور ہوں / تا جدال و جنگ با انسے کروں
شکے یہ سب تابع فرمان ہوئے / حکم لیکر اپنے ڈیروں کو گئے

واسطے رخصت کے پھر آئے ہیں سب / عرض خدمت میں کئے ہیں با ادب
آپکے مشتاق ہم سر تو جہار / ماہی بے آب سا ہیں بیقرار

یثرب کو بھی رونق دیجئے / اسکو اب رشک گلستاں کیجئے
جان و دل سے بندۂ فرمان ہیں ہم / آپکے ہی منتظر جان ہیں ہم

ہم سمجھو تکو ہیں چشم انتظار / ہیں قبول عرض کے امیدوار
عرض ہے ہر دم یہ حضرت کی طرف / گر قبول افتد زہے عز و شرف

شہ کہے ہے اب تک درگاہ خدا / حکم ہجرت کا نہیں مجکو ہوا
جسطرف جب حکم دیوے کردگار / میں کروں ہجرت یہی ہے انتظار

پس وداع انکو کئے شاہ جہان / وے مدینے کو ہوئے سارے روان
کافروں کو جب ہوئی ہے یہ خبر / ڈالے خاک آہ و حسرت اپنے سر

حکم ہجرت کا ہی تھا جو انتظار / خواب دیکھے ایک شب شاہ خیار
درمیان دو کہ کے نخلستان ہے ایک / شہ گئے ہجرت وہاں بر جہت نیک

پس صحابہ کو کہے یوں شاہ دین / ہے وہ ہجرت گہ مدینہ کی زمین
اور بعض اصحاب کو خیر البشر / حکم ہجرت کا کئے ہیں جلد تر

تب گئے اصحاب کفار سے نہاں / ہوگئے شہر مدینے کو روان
حضرت فاروق لیکن ای امین / ہے علانیہ کئے ہجرت یقین

تھے حرم میں کافران جو جمع ہو / انکو یوں کہنے لگے اے کافرو
زن کو بیوہ کرنا چاہے جو لئیم / اور جو اطفال کو اپنے یتیم

وہ کرے اب آکے میرے سے جدال / بات کرنیکا نہ کوئی پایا مجال
کر طواف کعبۃ اللہ سات بار / اور دو رکعت پڑھکے با صبر و قرار

چل دئے شہر مدینے کی طرف / باشجاعت بالشہامت باشرف
اسطرح اعیان اصحاب کبار / سب نبی کو گئے باصد وقار

غیر صدیق و علی مرتضیٰ / کوئی جلیل الشان نہ یاں تھا
پر مساکین تب گئے اصحاب سے / رہ گئے اس شاہ کے احباب سے

انکو بعد ہجرت شاہ زمان
رنج پھر دینے لگے ہیں کافران

رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا

انکو فرمائے نبی ٹھہرو ذرا
منتظر ہو تم بھی حق کے حکم کا

سمجھے پیغمبر بھی جاوینگے ادہر
فکر ایذا میں پڑے پھر سربسر

آیا ہے ایسے میں شیطان لعین
شکل پر یک شیخ نجدی کے وہیں

تا تمہاری مشورت میں ہوں شریک
تم کو میں بتلاؤں گا تدبیر ٹھیک

رائے اپنی اور تدبیر نہاں
ایک ایک کرنے لگے اس سے بیاں

بولا ابلیس لعین اسکے جواب
جنگ کر اسکو چھڑاوینگے شتاب

یوں کہا تب اسکو ابلیس لعین
رای یہی تیری مناسب نہیں

کثرت اتباع سے وہ بیدرنگ
پھر کریگا جلد آکر تم سے جنگ

ہر قبیلے سے نکلکر یک جوان
جمع ہوکر جاویں اسپر ناگہاں

ایک قبیلے سے نہیں جب خصم اس
کسطرح مانگیں بنی ہاشم قصاص

جب سنا یہ بات ابلیس لعین
اس لعین پر تب کیا ہے آفرین

تب جو مانگے ہیں وہ مطلوب دعا
حق نے قرآن میں اشارہ کیا

الغرض صدیق از خیر البشر
جبکہ چاہے آپ بھی اذن سفر

مشرکان دیکھے کہ اصحاب کرام
عازم شہر مدینہ ہیں تمام

دار ندوہ ایک مکان شور یکا تھا
مشورت کرنے لگے سب اسمیں آ

کون ہے پوچھے اسے کفار تب
وہ کہا میں نجد سے آیا ہوں اب

کافران اسکو غنیمت جان کر
سرگروہ اپنا اسی کو مان کر

یوں کہا ہے تب ہشام ابن عمر
کہ محمد کو رکھو تم قید کر

دوسرا کافر کہا یہ سن کے تب
اسکو مکے سے کریں اخراج اب

کیونکہ ہے اسکے بہت شیریں کلام
جو سنیں وہ شیفتہ ہونگے تمام

تب لگا کہنے ابو جہل لعین
یہ مجھے تدبیر سوجھی ہے یقین

اور چلاویں ملکے سب یکبار تیغ
قتل کردیں اسکو ملیں بیدریغ

خون بہا پر پس وہ راضی ہوینگے
خون بہا تب اسکا ہم سب دینگے

متفق اسپر ہوئے کفار سب
قتل کردیں تا دغا سے وقت شب

مشورت کفار بر قتل آنحضرت

وَإِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِيُثْبِتُوكَ أَوْ يَقْتُلُوكَ أَوْ يُخْرِجُوكَ وَيَمْكُرُونَ وَيَمْكُرُ اللَّهُ وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ

حضرت صدیق اکبر با صواب
ہے روایت ایک تب دیکھے بخواب

مکہ اشرف کا میدان تمام
نور پیرا ہوگیا اس سے تمام

سب مدینے کو منور کردیا
نور سے اپنے زمین کو بھر دیا

آیا جب مکے طرف وہ ماہتاب
پھر منور ہوگیا مکہ شتاب

عائشہ کے گھر میں آ بعد از یقین
گر زمین کو شق گیا اندر وہیں

علم میں تعبیر کے وہ ای خبیر
تھے یقیں ملک عرب میں بے نظیر

وہ سمجھا یاں ہیں سالار انام
اور ستارے آپکے صحب کرام

یعنے مکے سے نکلکر جائیں گے
او مدینے میں اقامت لائیں گے

عائشہ کے گھر میں آکر بعد ازان
جو ہوا غائب زمین کے درمیان

آسمان سے ماہ انور ای پسر
شہر میں مکے کے آیا ہے اتر

پھر وہاں سے آسمان پر چڑھ گیا
پس مدینے میں بہم نازل ہوا

اور اس شہر مدینے کی زمین
تھی منور جلوہ گر وہ بھی یقین

کرکے یوں مکے کو روشن ہمیان
پھر ہوا سوئے مدینہ وہ روان

جب ہوئے سے بیدار وہ عالی وقار
درد و غم سے ہوگئے ہیں زار زار

پس ابوبکر مکرم ای ذکی
سمجھے یوں تعبیر اپنے خواب کی

ساتھ پیغمبر کے ہوکر جان نثار
حضرت و ہجرت کرینگے اختیار

پھر کے جو مکے کو آیا ماہتاب
ہے دلیل فتح مکہ بالصواب

گھر میں جانا اسکا ای نیکو نہاد
شرف خلوت سے ہے بی بی [illegible]

جو ہوا غائب زمین مین یا وفات — دفن اسی گھر مین ہو شاہ کائنات
الغرض صدیق اکبر ای امین — ہو گئے اس خواب سے اندوہگین

اور یقین تب انکو ہجرت پر ہوا — کہ نبی کو حکم ہجرت آئیگا
اور چاہیے آپ ہی خدمتگذار — اس سفر مین ہو رفیق جان نثار

متفق ایسے مین ہو کفار سب — قتل پر شہ کے ہوئے تیار جب
لائے اس آیت کو جبریل امین — حکم ہجرت شہ کو سنوائے وہین

قُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطَانًا نَّصِيْرًا

اور اس ہی شب کو کفار لعین — مشورتین قتل کے تھے جو یقین
قصد انکا سب سنائے جلد تر — اور کہی یون عرض از خیر البشر

خوابگاہ خاص مین لے شاہ دین — استراحت آپ فرمانا نہیں
ہو مدینے کیطرف رونق فزا — آپکو نصرت وہاں دیگا خدا

جمع ہو ایسے مین وہ کفار سب — اور باہتھیار ہو اشرار سب
در پہ سرور کے کہڑے تھے آنکر — تاکہ جب سو جائے شاہ بحر و بر

داخل دولت سرا ہو کر تمام — قتل کردیوین دغا سے لاکلام
جب سنے آواز ان کا مصطفے — اسطرح فرمائے ہیں یا مرتضی

حکم ہجرت کا مجھے بھیجا ہی رب — مین مدینے کیطرف جاتا ہون اب
جو ہین لوگونکی امانت میرے پاس — تب پہنچانے انہوں کو بے ہراس

کافران سب جمع ہو آئے ہین اب — قتل میرا آج وے چاہتے ہین سب
پس ابھی جاتا ہون مین اے حق شناس — کہ نہین ہی حق سی مجھکو حکم خواب

سبز چادر یہ تو میری اوڑہکر — جلد سو جا اب یہ میرے فرش پر
اور رہ بیفکر خاطر جمع رکھہ — رنج کچھ پائے نہ تو بے شبہ و شک

اور مدینے کو تو بعد از جلد آ — حافظ و ناصر ترا بس ہے خدا
شاہ مردان شیر یزدان مرتضی — جان نثار شاہ اور ان مرتضی

حکم یہ سنکر بہت شادان ہوئے — جان و دل سے شاکر یزدان ہوئے
اور طمانیت سے باخاطر فراغ — بستر اطہر پہ سوئے باغ باغ

یہ توکل انکو تھا اللہ پر — کہ انہیں نیند آگئی ہی جلد تر
جب ہوئے حضرت پہ ایسا جان نثار — خوش ہوا انسے بہت پروردگار

آئے تب انکی حفاظت کو وہین — جلد میکائیل و جبرئیل امین
تھے سرہانے انکے بیٹھے جبرئیل — اور میکائیل پائین اے خلیل

بولتے تھے ای علی تیری مثال — کون ہے کہہ تجھ سی خوش ذو الجلال
ملاء اعلی کے ملایک مین تمام — کرتا ہے فخر اب وہ لاکلام

جب رسول اللہ پہ شیر خدا — کرچکے یون نفس کو اپنے فدا
آیہ اشرف یہ پائی ہے نزول — شان مین اس باوفا کی پر رسول

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ ۝

اوڑہکر حضرت کی چادر کو علی — فرش پر جب سو گئے باشان جلی
گھر سے باہر آکے سالار عرب — اور لیکر ایک مشت خاک تب

پھینک ڈالے کافرون اوپر تبہی — وے اسی دم ہوگئے اندہے سبھی
ہے روایت کہ پڑہی جسپر وہ خاک — بدر کیدن ہو گئے وے سب ہلاک

شاہ عالم جب روانہ ہو چکے — یون کہا ایک شخص آ کفار سے
منتظر کسکے یہان ہو تم کہڑے — وے کہے قتل محمد کے لیئے

وہ کہا اے ناری گروہ — اب تو آگے سے تمہارا شکوہ
ہو گیا رونق فزا حق کا نبی — اور تمہارے سر پہ ڈالا خاک بھی

سر پہ دیکھے ہاتھ اپنے پھیر سب — جون آیا وہ پائے مٹی کو تب
پس لگے ملنے کو وے حسرت کا ہاتھ — سر پہ ڈالے خاک پھر وے ہمصفات

جاکے پھر کہیے کہ سوتے ہین علیؓ — شہ کی چادر اوڑھ با شان جلی
تب اٹہا کر انکو پوچہے کافران — ای علیؓ کہدو محمدؐ ہین کہان
وہ کہے واللہ اعلم بالصواب — جانے حق حال نبیؐ بے ارتیاب
پس ہوئے ہین شہ بوقت نیمروز — گہر طرف صدیقؓ کی رونق فزا
بولی بی بی عائشہؓ دو پہر کو — شہر عالم نہ آئے تھے کبہو
یون کہو صدیق ای شاہ ہدا — آپ پر مان باپ میرے ہون فدا
کسلئے اس دہوپ مین آئے ہو آپ — کیا ہو اب فرمائے اسکا سبب
شاہ سے احوال گذرا سو کہے — حکم ہجرت سے بہی آگاہ کر دیے
پوچہے کیا ہین کون ہمراہ رکاب — شاہؐ فرمائے کہ ہان ای باصواب
اسقدر صدیق جب شادان ہوئے — غایت شادی سے بس گریان ہوئے
تیز رو تھے اونٹ انکے پاس دو — تھے خریدے انکو سو درہم سے جو
اور کہلا کر شربہ کرتے تھے کہے — چار مہینے سے انکو تب حاضر کئے
اور کہیو یون عرض اے حق کے رسولؐ — جو پسند ہو ایک اب کیجے قبول
شاہؐ فرمائے کہ قیمت دیونگا — اسکو لیے قیمت نہین مین لیونگا
وہ کئے ہین گرچہ عجز و انکسار — پر نہین حضرتؐ قبول لے زینہار
پس کئے ہین یک شتر انسے خرید — قیمت نہ صد درم سے ای رشید
ہے سنو قصوا انہی ناقے کا نام — قول ہے دوسرا انسے جدعا نام
شخص کہ نامی جو عبداللہ تہا — رہبری کی فن مین بس آگاہ تہا
ایسا امانتدار بہی تہا وہ جسپر — اس سفر مین اسکو ٹہرائے نجیب
تا دو واشتر بعد سہ دن جلد تر — لا کرے حاضر وہ کوہ ثور پر
اور تہا ایک شخص عبداللہ نام — عاقل و ہشیار و زیرک با کلام
کرتے اسکو مقرر جب یہ تمام — دن گذارے کافرونمین وہ تمام
اور شب کو آکے غار ثور پر — حال سے کفار کے دیوے خبر
عائشہ کہتی ہین سامان سفر — ہم کئے تیار اسدن جلد تر
اور ہمشیرہ چہپا لاتی ہی — پس ... ہوئے فارغ نبیؐ
باندہنے توشہ نتہی کپڑا ... — جلد تر اسما مری خواہر نے آ
پہاڑ کر اپنا کمر بند جلد تر — نصف باندہی اچھی وی نصف دگر
نقل ہے تب نقد درہم پنجہزار — گہر مین تہی صدیقؓ کے ای ہوشیار
پہر شبا شب شاہؐ کو لے اپنے ساتھ — اور وہ بیٹہی ایک سے اپنے ہاتھ
ثور کے جانب ہو گہر سے روانہ — آدہی تہی وہ شب اندہیری میان
خوف سے اعدا کے صدیقؓ زکی — آگے رہتے شاہؐ کے پیچھے کبہی
اور کبہی سیدہے کبہی دائین طرف — دوڑتے ہو جان فدا وہ با شرف
آئے جب اس شاہ عالی جاہ کو — راہ چلنے کی نتہی عادت کبہو
تہی اندہیری رات راہ غاردار — ٹہوکرین لگتی تہے اور چہپتے تہے جا
شاہؐ کے پائی مبارک نازنین — جسنے پایا تہا شرف عرش برین
تب ہوئے زخمی ہوا ہے خون روان — تکتے رہتے ہین زمین و آسمان
اس سے ہو صدیق اکبر دلفگار — اپنے کہاندون پر کہو شہ کو سوار
انگلیوں پر ہی لگے چلنے ہم — تا نہ ظاہر ہو کہین نقش قدم
پاؤن بہی صدیقؓ کے زخمی ہوئے — پر نہین حضرتؐ سے وہ ظاہر کئے
یونہی پہنچے غار پر وہ آئے جب — پہلے اترے غار مین صدیقؓ جب
غار مین سوراخ تہا جتنا تہو — دیکھ وہ صدیقؓ بس مضطر ہوئے
بیش قیمت وہ جو پہنے تہے لباس — پارہ پارہ کر انہے وہ حق شناس
بند سب سوراخ کپڑوں سے کئے — لیک دو سوراخ تب باقی رہے
اپنے دو پاؤن سے بند انکو کئے — غار کو جاروب دیکے تب دئے
پہر کہو یون عرض ہی مقبول رب — لائے اس غار مین تشریف اب
غار مین تشریف لا بیٹہا جب — انکے رکھ زانو پہ سوئے اپنا سر

پاؤں کو صدیق اکبر کے وہاں — کاٹتا تھا سانپ اک آکر نہاں
آہ صدیق اکبر ای امین — پاؤں کو اپنے ہلائی رہی نہیں

تا نہو بیدار سالار کبار — نیند میں تا ہو خلل کچھ زینہار
اشک آنکھوں سے رواں ہوئے تب — آپ کے رخسار پر ٹپکے ہیں جب

ہوگئے بیدار شاہِ مرسلین — اور کہے روتا ہے کیوں تو ای امین
عرض تب صدیق نے شہ سے کیا — سانپ میرے پاؤں کو ایذا دیا

ڈالے حضرت زخم پر انکے لعاب — وہ شفا فی الفور پایا ہے شتاب
سانپ بولا آکے باہر جلد تر — پائی بوسی سے رہا ہے بہرہ ور

شاہِ دیں فرمائے تب اس مار کو — کیوں دیا تو رنج میرے یار کو
وہ کیا یوں عرض ای سالارِ دین — کہ میں عیسیٰ کے زمانے سے یہیں

منتظر تھا آپ کا شام و سحر — آپ کے تا دید سے ہوں بہرہ ور
اور یہ سترہ دریچے چو طرف — میں نہ پایا تھا یہاں آ باشرف

تا کہ آپ اس غار میں کرکے نزول — رشکِ جنت جب کرو گے ای رسول
بند کر کر دیوے یک روزن کتیں — آؤں بے شک وہ سر روزن سے میں

حضرتِ صدیق لے شاہِ انام — پر کیا جب بند یہ روزن تمام
ہو گیا مجبور اور لاچار میں — پاؤں کو اسکے دیا آزار میں

رو کہا تھا مجھکو بس وہ باکمال — اور بڑھتا تھا مجھے شوقِ وصال
میں ہوں بیتاب و دوان و بیقرار — پاؤں کو کاٹا ہوں اسکے بار بار

پر وہ اپنے پائے اشرف کتیں — ٹک سر مو بھی ہلایا ہے نہیں
کیا ہے یہ اسکی شجاعت بیعدیل — کیا ہے یہ اسکی صداقت کی دلیل

آفریں اس پر ہزاراں آفریں — رحمتِ حق اس پہ ہوتا یوم دین
یک روایت ہے کہ صدیقِ ہمام — تاب میں جب نہ سکے لا کلام

جبکہ ایسا آزمائے ہیں سبکئے — ہیں پسند آئے بہت اللہ کے
جلد آئے غار میں روح الامین — اور کہے ہیں عرض یوں شاہِ زمن

حق کہا صدیق اکبر کو سلام — اسکو پہنچا اور یہ فرمایا پیام
آگئے آدم کو یقیں جا انفعال — ہم سکے یک سنگ پیدا باکمال

اور جلے پاک مروارید سے — یک پیالہ ہم وہ پتھر میں رکھو
اور پیالہ ہے وہ شربت سے بھرا — ہے وہی تریاق اسکے زہر کا

بس بہت مسرور ہو خیر البشر — یہ سنے صدیقِ اکبر کو خبر
سنگ وہ فی الحال حاضر ہو گیا — اور تبھی حکمِ خدا سے شق ہوا

اسمیں شربت برف سے تھا سرد تر — شہد سے میٹھا زیادہ وہ لے بسیر
اسمیں تھی کافور سے خوشبو بڑی — اور بہت بہتر تھا اسکا رنگ بھی

نوش فرمائے اسے صدیق جب — حق دیا ہے چین انکے دل کو تب
بس معین الدین ہروی نے یہاں — یوں کیا اپنی معارج میں بیاں

یہ روایت گرچہ نادر ہے و لے — کچھ عجب اس پر نہ ہرگز کیجئے
کیونکہ ڈالے شاہ جو اپنا لعاب — وہ روایت ہے صحیح ای کامیاب

وہ لعابِ پاک و رستہ جہار — آپ کوثر سے ہے بہتر لاکھ بار
بیش شربت انکو ملنا کیا عجب — ہے یہ قدرت حق کی ای اہلِ ادب

جب پئے صدیق وہ شربت شتاب — ہو گیا ہے آن سے تب کشفِ حجاب
شق وہیں یک غار کا کونا ہوا — اور نظر آیا ہے یک دریا بڑا

ایک تھی کشتی وہ دریا میں عیاں — بعد ازاں کشتی کے اندر یک جوان
اور وہ دریا کے کنارے باغ تھا — وہ جواں کشتی سے کرتا تھا ندا

اے ابوبکر مکرم باوقار — دل کو اپنے تنگ مت رکھو زینہار
گر تو چاہتا ہے تو اس کشتی میں آ — تا تجھے اس باغ میں پہونچاؤں بھلا

تو عجائب اور غرائب بےحساب — اسمیں دیکھے صنعتیں حق کے شتاب
جب سنا صدیق اس سے یہ ندا — جلد تب اسکو جواب ایسا دیا

ایک یہ ادا بھی ہے بے گمان — ہین فدا ایسے ہزارون بوستان
انکو فرماتے ہین یون سالار دین — اے ابوبکر مکرم پیش بین
وہ کہے ہین عرض اے شاہ انام — آپ ہی کیجیے بیان اسکا تمام
اور وہ کشتی محبت ہی پہچان — اور رضوان ہی جو تھا آیا ان
غار سے گر تم نکلنا چاہتے — باغ مین وہ تمکو لیجا چھوڑتے
ہوتے گرد پے ہمارے مشرکین — ہم یہ ورزن سے نکلجا دین یقین
اور روایت ہی کہ حضرت آن کے — جبکہ غار ثور مین داخل ہوئے
آنکے اک مکڑی ہی از حکم غنی

الغرض صدیق جب با شعور — آئے ہین غیب سے در حال حضور
واقعہ تم پر کھلا ہے جو یہان — تم کہو یا مین کرون اسکا بیان
تب کہی ارشاد دین شاہ دین — حوض کوثر ہے وہ دریا بالیقین
اور تم دیکھے جو وہ باغ و بہار — ہے وہ جنت کا بلا شک مرغزار
ہے روایت دوسری شاہ جہان — یون کہے صدیق سے آیا یہ غار
اور اس کشتی یان جڑ پکڑ جانا تم — باغ جنت مین کرینگے اب گذر
حکم حق سے یان کیکر کا شجر — ہوگیا پیدا ابھی اس غار پر
غار کے سر پر تھی اک جالا تنی

ڈھونڈنا کفار لعین کا حضرت سید المرسلین کو گھر مین صدیق اکبر کے اور غار ثور تک جانا اور غار پر مکڑی کے جالے اور کبوتر کے انڈے اور کیکر کا جھاڑ سب ایک ہی شب مین قدرت الٰہی سے موجود ہوئے تھے دیکھکر [illegible]

دختر صدیق اسماء پاک ذات — یون روایت کی ہے اسی نیکو صفات
صبح کو سنکا فراز بد افعال جب — ڈھونڈتے آئے ہمارے گھر شتاب
ہین کہان [illegible] — سنتے ہی یہ بات بوجہل لعین
پھر وہ ملعون اسطرح کہنے لگا — شہر مکے مین کروایسا ندا
جو کرانے ہر دو کو لاونگا یہان — یا کہ دکھلاوے ہمیں انکا نشان
ڈھونڈھنے شہ کو بطمع مال و زر — کوہ و صحرا مین ہوے ہین منتشر
لے ترشیونکی جماعت اپنے ساتھ — جب چلا مکے سے باہر بد صفات
نیک کچھ آثار انگشت قدم — دیکھ کر اس راہ میں اے محترم
جس ترشیوسے کہا ہو وہ لعین — آئے ہین دونون یہان تک بالیقین
وہ کہانت سے یہ جانا ہو مگر — کر دیا باہر اسے حق بے خبر
جالے ہوئے کفار دیکھے غار پر — کہ کھڑا ہے اسپہ کیکر کا شجر
ڈال انڈے اسپہ تھے بیٹھے ہوئے — کافرون کو دیکھ پھر دو اڑے

کہ وہ او الذہبی اور شاہ جہان — آہ جس شب کو ہوئے گھر سے رواں
مار در کو واپس ہین پا ہر آئی جب — پوچھے والد کہان تیرا ہے اب
اک طمانچہ مجکو مارا بے حیا — کان سے جھمکا مرے نیچے گرا
کہ رسول اللہ اور صدیق کو — عندلیب گلشن تصدیق کو
اسکو ہم سونپنے یونگے یقین — یہ ندا سنکر بہت سے مشرکین
شخص اک قائف جو اسکا نام تھا — ڈھونڈھنے نکلا ہو جب بے حیا
راہ مین صدیق کا وہ نقش پا — گرچہ تھا تو نظر آتا نہ تھا
مثل قالب کے وہ جانے یہ کر — غار تک آیا ہے وہ کرتا نظر
پر نشانون وے گئے یہا سے کہان — ہین یہین ہی پا گئے بر آسمان
قول دوسرا ہے کہ وہ بولا وہان — کہ یہین وے اس غار کے ہی میان
او ہین مکڑی کے جالے ہی وہا — اور اک جفت کبوتر بے گمان
کافران بولے یہ کیکر کا شجر — قبل احمد سے [illegible]

دیکھ مخلوقات حقیر ای شریف
بجز نکہ اک مچھر سے وہ قہار پاک
ہے روایت تب ابوبکر گزین
کر نہ غمگین ہو تو اے فرزند دین
حق کیا نازل سکینہ جلد تر
اور عبداللہ ہمشیرہ لا کلام
ہے روایت بادشاہ انبیا
جو کبوتر اسے حرم میں ہیں بچہا
تین دن گذرے کے بعد از ای حبیب
تہا ربیع الاول اے باصفا
جو وقایع راہ میں پائے ظہور
ام معبد اسکی کیفیت ای سعید
جبکہ گذرے اسکے خیمہ پر رسول
اسنے کی تعریض ہے شاہ کریم
ہوتی گر جانسے یہ چیزیں بے قصور
اس سے پوچھے یو رسول انس جان
ہے وہ مدت سے ضعیف و ناتوان
وہ کبھی گر دودھ اب کچھ اسمین ہو
بول اللہم ہے ہین یہ دعا
سرور عالم یہ کرتے ہی دعا
دو گھڑا بھر کر نچوڑے اس سے دودھ
پھر نچوڑی دودھ دوسرا بار جب
کر وضو کا نیلے بڑے تھے جو وہان

کہ ہے مکڑی ایک مخلوق ضعیف
کر دیا نمرود کو پل میں ہلاک
سنکے وہ آواز کفار لعین
حق تعالی تو ہمارے ساتھ ہے
قلب پر صدیق کے ای باخبر
کافرون کے ساتھ رہتا ہے مدام
اس کبوتر کو کئے حق مین دعا
اسکے ہی اولاد ہیں بیگمان
اشتران حاضر کیا ہے وہ اجیر
غرہ تہا یا دوسرا دن پیر کا
اک عجب ایسی ہی یہ اے باشعور
راہ میں تہا اسکا خیمہ در قدید
اسکی منزل میں کیو شرف نزول
ہو رہا اس سال میں قحط عظیم
میہمانی بس مین کی ہوتی ضرور
باندھی کیون تہی اس بکریان
دودھ کا اسمیں نہیں نام و نشان
میں فدا ہون آپ پر بس لیجیو
رَبَّنَا بَارِکْ لَنَا فِی تَمَا تَمَا
کاسہ اس کا دودھ سے یون بھر گیا
خیمے والوں کو پلائی سب وہ دودھ
گھر کے برتن بھر گئے ہیں اس سے سب
اسپہ لوا ہی وہ پانی اے میان

ایسے اک مخلوق سے حق بیگمان
معجزہ ہے یہ بڑا اس شاہ کا
ہوگئے ہین مضطرب اور بیقرار
جب معیت یہ سنی وہ یار غار
العرض ہو کر پشیمان و حزین
اور شب آکے غار ثور پر
حق نے دی ہے اسکو جگہ در حرم
ابھی ہیں جاری وہ تا یوم القیام
سرور عالم نکلکر غار سے
ناقہ قصوی پر ہوئے اپنے سوار
ایک عورت عاتکہ تہا جس کا نام
تہی وہ عورت بس لطیفہ عاقلہ
شیر خرما گوشت سالا ای عزیز
اور منڈا بکریوں کا دو سہی
اسکے پھر خیمہ مین دیکھی ہیں نبی
بولی لاغر ہوگئی یہ بکری یقین
شہ کہی کیا اذان تو دیتی ہو دودھ
پاؤں بکری کے ملایا اک دگر
بعضے اس بکری کے چلے عالم کے رب
پاؤں اسکے ہو گئے سیدھے جدا
اپنے ہمراہوں کو پلوا بعد ازان
بعد ازان خیمہ مین کچھ آرام کر
صبح اسجا یہ اگا ہے یک شجر

یون دیا فتح و ظفر بر کافران
وہ نبوت کے فلک کے ماہ کا
انکو فرمائے رسول باوقار
دلکو جب انکے ہوا چین و قرار
غار سے واپس ہوئے سب مشرکین
کافرون کے حال سے دیتا خبر
فضل سے اسکو کیا ہے بس محترم
اور ہے کہانا اسکا امت پر حرام
تب مدینہ کی طرف راہی ہوئے
اور تھے پیچھے آپکے وہ یار غار
دختر خالد عمرو ست را لتیام
اور مہمان دوست تھی وہ کاملہ
ام معبد کر لئے دریافت جب
اس لئے یہ عاجزہ ہے
لاغر ایک بکری تھی بس ہانپتی ہی
ساتھ منڈ کے ہی جا سکتی نہیں
تا نچوڑون اب میں اس بکری سے دودھ
دست اطہر اسکے پستان کا س پر
دیجئے برکت ام معبد کو تو اب
شاہ دین منگوا کے اسکو ایک گھڑا
خود کئے ہین نوش سالار زمان
سرور عالم اسکے ہین جلد تر
ہی کرامت سے ہوا وہ مشتہر

اس شجر کا طول ہے قصہ بڑا
شام کو گھر اپنے آیا بوسعید
وجہ پوچھا اسکا حیراں ہو کے جب
وہ کہا واللہ پیغمبر ہے وہ
گر میں ہوتا اسیہ ہوتا جاں نثار
بن کے آنحضرت سے پھر جلد تر
نقل ہے بکری سے وہ ای باخبر
قحط آیا عصر میں اس کے زیاد
دودھ دیتی تھی بہت از فضل رب
ہاتف غیبی سے کئے دن بعد آ
بجانیو وہ کون ہیں پھر دو رفیق
اور اس خیمہ میں برکات و فور
دست پیغمبر کی برکت سے عیاں
جلد جا کر تم اے ابنائی کعب
اور مذمت میں بھی کفار نے سب
کہتیاں سمجھے کہ وہ سالار دین
وہ ابھی ایمان لایا تھا نہیں
طی کیا ہوں جلد اکثر منزلیں
میں زمیں پر گر کے پھر ہو کر سوار
دونوں اگلے پاؤں میرے اسپ کے
یہ نہیں طاقت تھی گھوڑے کو تئیں
دیکھکر صدیق نے مجکو قریب
او کہی صدیق سے میرے پر کرینگا

ہیں نے گلزار شہادت میں کہا
مرد جو تھا ام معبد کا رشید
ام معبد پس کہی وہ قصہ سب
سب رسولوں کا یقیں سرور ہے وہ
اور کرتا اسکی صحبت اختیار
شرف ایماں سے ہوئے ہیں بہرہ ور
دیکھتے تھے برکتیں شام و سحر
سال اک تھے جسے عام الرماد
سیر تھے بس اہل خانہ اس سے سب
بیتیں اس مضمون کی مکے میں پڑھا
ہیں محمد اور صدیق عتیق
شاہ کے مقدم سے پائے ہیں ظہور
دودھ وہی ہے اسقدر وہ بیگماں
بہن سے اپنی یہ پوچھو حال سب
او کئی بیتیں پڑھی ہاتف نے تب
عازم شہر مدینہ ہے یقیں
پس نکلا ڈھونڈھنے شہ کے تئیں
اور ملا یا شاہ کو جا راہ میں
جلد دوڑایا ہوں پھر بے اختیار
قدرت حق سے زمیں میں دھس گئے
کہ نکلے پاؤں باہر از زمیں
مضطر و حیراں ہوا سے ای لبیب
یا الٰہی اس سگ شر سے دے پناہ

الغرض وہ بادشاہ دو جہاں
دیکھا برتن گھر کو سب چھوٹے بڑے
کی ہے حضرت کی شمایل کا بیان
ہے محمد نام اس کا مشتہر
سنائے پس اپنی عورت کو وہیں
او کئی دن تک وہ خدمتیں رہے
تھی زمانے تک عمر کی وہ یقیں
تھی بڑی تصدیع عالم پہ تمام
دختر صدیق اسما نے کہی
کہ جزائے خیر رب العالمین
ام معبد کے وہ خیمے تک گئے
ایک بکری ام معبد کی حقیر
اسکے گھر چلنے سے تھے برتن وہ تمام
معجزے سے شہ کے دیوینگی خبر
حضرت اسما کہی سے باصفا
جا سراقہ پاس کفار عرب
نقل یوں کرتا ہے وہ ای باوقار
جب ہوا نزدیک شاہ مرسلیں
اسقدر نزدیک سر کے وہ ہوا
پھر زمیں پر جلد تر میں گر پڑا
مصطفیٰ سے کے اور میرے درمیاں
شہ کہا اسکو نہ ڈر ای بادب
یہ دعا کرتے ہی وہ سالار دیں

جب وہ خیمے سے ہوئے آگے رواں
شیر خالص سے بھرے ہیں اور وہ پھر
او اوصاف و خصایل کا بیان
اسکے جویا ہیں قریش بد سیر
جلد آ پہنچے مدینے کے تئیں
بعد ازاں پھر اپنے خیمے کو گئے
دودھ میں اسکے کمی آئی نہیں
لیک وہ بکری ہمیشہ صبح و شام
کہ دینے کو سدا ہاتے جب نبی
دیو ان ہر دو رفیقوں کے تئیں
اور وے شرف نزول انکا کئے
کہ نہیں دیتی تھی جو اک قطرہ شیر
بھر گئے اس دودھ سے ہی لا کلام
شاہدی بکری بھی وے گی سربسر
ہاتف غیبی یہ بیتیں جب پڑھا
بھیجے میں حسے مدینہ اسکو تب
کہ میں تب گھوڑے پہ اپنے ہو سوار
اسپ میرا ہو گیا سر بر زمیں
آپ کا آواز قرأت میں سنا
غصہ اپنے اسپ پر کرنے لگا
فاصلہ تھا ایک نیزہ کا ہی جان
رب ہمارا ہی ہمارے ساتھ اب
پاؤں گھوڑے کے دھنسے چال و دہن

مین کیا تب عرض اے مقبول رب
سرورِ عالم کے اے رب میرے
مین کیا تب نذر توشہ مال و زر
پر کسی سے یہ خبر ہرگز نہ بول
شاہ جب پہنچے مدینے کو عیان
خدمت عالیمین تب حضرت کے آ
وہ بھی اپنے ساتھ لے ستر نفر
شاہ اسکے نام سے اے باکمال
ہی مست سلا اور سکون پر بالدوام
لوٹے ہی خیر و سلامت کی نشان
جانئے معنی ہے حصہ سہم کا
مین محمد ابن عبد اللہ ہون
اور جتنے شخص تھے اسکے ساتھ
چاہئے ہمراہ ہوے اک علم
شاہ کے آنیکی اخبار سے تمام
او پہاڑونکا اور چڑھ کر تمام
یونہی یکدن کر بہت کچھ انتظار
سنکے یہ آواز انصارِ کرام
او کہتے تھے مبارکباد سب
بولتے آیا رسول اللہ سے
نَحْنُ جَوَارٍ مِنْ بَنِي النَّجَّار
او لبنے گھر کے دروازونکی پاس

کہ اس آفت سے بچاؤ مجکو اب
گر یہ سچا ہو تو اسکو چھوڑ دے
پر قبول نے ہی نہیں خیر البشر
راز مخفی کا یہ عقدہ تو نہ کھول
تب کھلی ہے اسکی مکہ مین زبان
شرفیاب یہاں سے مشرف ہوگیا
ڈھونڈنے نکلا تھا شہ کو سر بسر
تب لئے اسطرح سے ہین نیک فال
ہے بنا اسکا سمجھ اے نیکنام
کس بنی اسلم سے پوچھے بعد ازان
حصہ اک اسلام سے تو لیویگا
او بیشک ہین رسول اللہ ہون
وہ بھی سب اسلام لائے نیکذات
پس عمامہ اپنا لے وہ محترم
جب سنی تھے ساعت انصار کرام
منتظر دو پہر تک رہتے مدام
لوٹ آئے اپنے گھر سب نامدار
ہو کے با ہتھیار دوڑے ہین تمام
آرہے تھے خوشی کی او سب
یہ حبیب اللہ تعالی جا پہنچے
يَا حَبَّذَا مُحَمَّدٌ مِنْ جَارٍ
بعضے گلیون مین بصد شکر و سپاس

مین بدخواہی تمہاری سے کرون
یہ دعا کرتے ہی ختم المرسلین
اور فرمائے ہمیں حاجت نہین
پس وہان سے جب سراقہ پھر گیا
فتح مکہ جب کئے شاہ عرب
نقل ہے آگے چلے جب مصطفیٰ
نام پوچھے اسکا جب شاہِ انام
جانئے لفظ بریدہ اے امین
پوچھے پھر تیرا قبیلہ کونسا
وہ کہا اولاد سے ہون سہم کے
عرض خدمت پس بریدہ نے کیا
پس سنتے ہی بریدہ باصفا
پھر بریدہ نے کہا تب اے رسول
اپنے نیزے پر عمامہ وہ چڑھا
صبح کو ہر سو مدینہ سے سب
او جہت جب گرم ہوتا آفتاب
اک یہودی نے خبر دی آکے تب
شہ سے جب حرہ کے اوپر جا ملے
عورتان مردان سبھی پیر و جوان
او بنی نجار کی سب دختران
او مستورات انصار کبار
شعر یہ پڑھتے تھے با فرح و طرب

ملکہ رہ مین جسکو پاؤن پھیر دون
پاؤن باہر آئے گھوڑی کی وہین
کچھ نہ چاہتے ہین تیرے سے ہم یقین
وہ کئی دن تک یقین منکر رہا
قوم اپنی لے سراقہ ساتھ سب
تب بریدہ اسلمی آکر ملا
تب کہا ہے وہ بریدہ میرا نام
ہی بریدہ سے ہی نکلا بالیقین
مین بنی اسلم سے ہون کہنے لگا
تب رسول اللہ فرمانے اسے
آپکا کیا نام ہے شہ نے کہا
جلد تر کلمۂ شہادت کا پڑھا
آپکا ہو جب مدینے مین دخول
ساتھ اس جھنڈے کو لے چلنے لگا
آکے استقبال باہر پر طرب
گھرون کو اپنے پھرتے شتاب
کہ محمد لاتے ہین تشریف اب
پھول کے مانند خوشی سے سب کھلے
لڑکیان لڑکے بھی ہو کر شادمان
دف بجا یہ بیت کہتی تھی عیان
ہوکے بعض انسے مہار بھی پر سوا
اور بجا لاتے تھے سارے شکر رب

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاعِ
وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا مَا دَعَا لِلّٰهِ دَاعِ

شرفِ نزول رسول مقبولؐ کا قبا میں اور چودہ روز اقامت فرمانا اور مسجد کا بنا کرنا پھر وہاں سے نکلکر داخل مدینہ ہونا اور گھر میں ابو ایوبؓ کے نزول فرمانا اور مسجد نبوی بنانا

اس طرح لایا روایت ہے انسؓ — اندنوں تھی عمر میری نو برس
یاد ہے جسدن کہ سالار زمنؐ — ہیں مدینے کو گئے رشک چمن
یوں مدینے میں کھلے انوار تب — ہوگئے روشن در و دیوار سب
جس طرح ہو از طلوع آفتاب — آسمان سے تا زمین روشن شتاب
اور جسدن شاہ کی رحلت ہوئی — سب مدینے میں اندھیری چھا گئی
جوں غروب مہر سے ہو بیگمان — شب اندھیری از زمین تا آسمان
ماہِ مولد پیر کا دن ہے صحیح — بارہویں تھی جان بر قول صحیح
مولد و بعثت و ہجرت اور وفات — اسہی ماہ و ہمیں پہلے ہی نیکذات
بست و ہفتم شب تھی از ماہِ صفر — غار میں داخل ہوئے خیر البشرؐ
اور پہلی کو وہاں سے ہو روان — بارہویں پہنچے مدینہ شاہ جہان
پس فضیلت ایسے ماہ و روز کی — دوسرے ایام پر ثابت ہوئی
الغرض اسدن قبا میں ہی رسولؐ — جا کے آکر کئے شرف نزول
تین دن کے بعد آئے ہیں علیؓ — انکے ملنے سے ہوئی شہ کو خوشی
وہ پیادہ جلد تر آئے تھے جب — آبلے تھے انکے پاؤں تب
دست پاک اسپر پھرائے مصطفیٰؐ — جلد وہ فی الحال پائے ہیں شفا
شہ قبا میں پہنچے جسدن آنکر — بیٹھے تھے تنہا خموش زیر اک شجر
لوگ ملنے کیلئے آئے کثیر — تھا ہجوم خلق بیحد اے خبیر
جب پہچان شہ کی لوگوں کو نہی — تب سمجھ صدیق اکبر کو نبی
با ادب کرنے لگے ان کو سلام — گرم تھی تب دھوپ بھی اسہنگام
پس کہ یہ صدیقؓ تب اٹھ کر وہاں — شاہ پر کر اپنی چادر سائبان
پہنچی تھی دھوپ سے پر شہ کو جب — اسلئے سایہ کیا وہ با ادب
ابر جو کرتا تھا سایہ آپ پر — آگے بعثت کے وہ تھا اے باخبر
ہے وہ از اصحاب سے ای باصفا — دیکھ ایسا ہی مدارج میں لکھا
اور اترتے ہی پیمبر در قبا — ایک مسجد کی سکئے ہیں جا بنا
مسجد اول یہی ہے بالیقین — کہ بنا جسکو کئے سالار دین
یہ وہی مسجد ہے قرآن میں خدا — مسجد تقویٰ سمجھ جسکو کہا
ہے خبر جو کوئی وضو کامل کرے — اور نماز آکر وہ مسجد میں پڑھے
تو ملیگا اسکو عمرے کا ثواب — اور کہا فاروق اعظم باصواب
کہ یہ مسجد دور تر ہوتی اگر — ہم زیارت کیلئے کرتے سفر
پس عمرؓ اپنے مبارک ہاتھ سے — جانتے جا در ہیں اسکو جیسے
سعد وقاص معظم پاک باز — بولے اس مسجد میں دو رکعت نماز
دوست تر رکھتا ہوں میں یہ جا — جانتے بیت المقدس کو دوبار
الغرض حضرت قبا کے درمیان — جا تو چودہ دن رہے ہیں شادمان
پس نکلکر جمعہ کے دن ہی رسولؐ — بطن وادی میں کئے آکر نزول
اور نماز جمعہ وہاں قائم کئے — اور بلاغت سے بہت خطبہ پڑھی
درفشانی یوں لفظوں میں کئے — نور ایمان لوگ سب جس سے لئے
پس نماز جمعہ بعد از ہو سوار — چلے سوئے مدینہ باوقار
قوم سے انصار کے سب شیخ و شاب — تھے خواص و عام ہمراہ رکاب
اور مدینے میں ہوئے داخل وہ جب — عرض یوں کرنے لگے ہر شخص تب
لائے تشریف میرے گھر طرف — میرے گھر کو کیجئے بیت شرف
شاہ نے تب حق میں سب کے کر دعا — حکم اور ارشاد یوں سب کو کیا
حق سے ہے مامور یہ ناقہ مرا — ہیں جہاں اتروں جہاں بیٹھے وہ جا

رشتۂ در گردنم افگندہ دوست — می برد ہر جا کہ خاطر خواہ اوست
پس وہاں بیٹھی ہے وہ بے اختیار — پھر زمین تھوا ابھی اُس پہ سوار
آگے چل کتنے قدم وہ پھر گئی — آکے بیٹھی موضعِ اول پہ ہی
تھا ابو ایوب انصاری کا گھر — روبرو اس جائے کے اے باخبر
اس لئے انصار میں سب اے فہیم — تھی ابو ایوب کو شانِ عظیم
آگے مسجد کے جہاں وقتِ نماز — ہو وہاں کرتے ادا سب با نیاز
خشک خرمہ کو کرتے تھے وہیں — چاہیے مسجد کیلئے وہ شہ زمین
پر نہ بے قیمت نبی اُنسے لئے — بلکہ دس مثقال زر اُنکو دئے
اور وہاں تھا ایک انصاری کا گھر — اسکو عثمانؓ نے خرید اجلد تر
اور یک جانب تھا نخلستاں وہاں — اور ویرانہ بھی گورستاں وہاں
اور کھدوائے قبورِ مشرکین — اور لئے مسجد کی خاطر وہ زمین
کہ زمین کو صاف کر قبریں کھدا — باندھنا ہی مسجدیں بیشک روا
القصہ بر حکم سالارِ انبیا — اینٹ ڈالے اُسکے اصحاب کبار
شاہِ عالم اور اصحاب آپکے — اینٹ لاتے تھے سب اپنے ہاتھ سے
اسکی دیواریں تھیں کچی اینٹ کی — برگِ خرما سے کئے سایہ اوسے
اینٹ وہ اپنی طرف سے ایک تھی — اور حضرت کے طرف سے دوسری
اک گروہ باغیہ پس عنقریب — قتل کر دیوے گی تجھکو اے حبیب
وہ لڑائی میں معاویہ کی جان — ہو گیا مقتول بے شبہ گمان
اور ز مشرق تا بمغرب اے امین — عرض اسکا ساٹھ گز تھا بالیقین
اور یہ محراب مسجد بے گمان — اب مساجد میں جو ہے معمول یہاں
وہ مجدد اور بڑا حامی دین — تھا ز اعلام گروہ تابعین
جو ہوا خالی سمجھ اے باصواب — اسمیں رہتے تھے کئی ایسے صحاب
بوہریرہ بھی انہیں اصحاب سے — ہو سمجھ اُس شاہ کے احباب سے

اونٹنی پس آ گئی گذری وہاں — مسجد نبوی بنی ہے اب جہاں
وحی کی حالت ہوئی ہے تب نمود — پھر اوٹھی ہے اونٹنی سنئے اعجاز ودود
مسجد نبوی کی ہی مقدار سے — تھا اشارہ جلسہ رفتار سے
آ گئے وہ عرض تب تھکو رسول — گھر میں آئے ہی کہ شرف نزول
بعد اسکے وہ شہ عالیجناب — مسجد خاص اپنی بنوائی شتاب
اور اک میداں وہاں تھا اے فہیم — مالکاں تھے اسکے دو لڑکے یتیم
تب کئے ہیں عرض وہ ہر دو یتیم — ہم نہ لیویں قیمت اے شاہ کریم
مال سے صدیق کے اے پاک ذات — وقتِ ہجرت کے جو وہ لائے تھے ساتھ
دیکے قیمت اسکی درہم دس ہزار — داخل مسجد کیا وہ یادگار
قطع کروائے ہیں پس اشجار سب — اور کروائے زمین ہموار سب
بولتا ہے یوں آج ہیں یہاں — کہ ہوا معلوم اس سے بے گماں
ہاں قبورِ کافراں پر بھی مگر — حکم رکھ سکتے ہیں بس یہ منحصر
آج بھی ہیگا بقیع میں وہ مکان — پھر مسجد اینٹ لے تھے جہاں
اونٹنی سرور کی بیٹھی تھی جہاں — منبر مسجد بنا ہے اب وہاں
ہر صحابی اینٹ اک لاتا تھا جب — اور وہ عمار لاتا باشرف
شہ کہے ہر ایک کو ہے اجر ایک — اور بیشک ہے تجھے دو اجر نیک
لینے تو پائے شہادت کا ثواب — پس کہے تھے جیونکہ وہ عالیجناب
طول مسجد کا ز قبلہ تا شمال — جان چوبین گز کا تھا بقیل و قال
اور بعد فتح خیبر جانیے — دو طرف سے اسکو صد صد گز کئے
تب مسجد میں تھا اے باتمیز — اسکا بانی ہے عمر عبد العزیز
تب ہوا تحویل قبلہ باشرف — ایک صفہ قبلۂ اول طرف
جو تھے فقرا اور مساکین باکمال — اور نہیں تھے انکے اہل و عیال
کہتے ہیں ہفتاد تن تھے وہ سبھی — چار سو تھے ہے روایت دوسری

انسے جب مرتے تھے یا کرتے نکاح
جنگ میں بیر معونہ کے سعید
باصفا اصحاب صفہ جو کہ تھے
اور کسی کو تو فقط تھی اک ازار
آدھی پنڈلی تک کسیکو وہ گلیم
کام جب مسجد کا پایا انصرام
زید و بو رافع جو تھے با اختصاص
اور زن و اولاد بھی صدیق رضی کے
تب نبی گھر سے ابو ایوب کے
اور وہ تھا اولاد میں یوسف کے جان
کہ مدینہ کو جب آئے مصطفیٰ
سلسلہ سا با اون تحیات و سلام
اور نبی کو نزول تھا جنت میں جب
پنبہ یہ مجھکو جب تب آئی رسپند
کوئی پیغمبر سوا ای باصواب
دوسرا یہ اہل جنت کو تمام
وحی تب آئی ہے حضرت پر شتاب
جانب مشرق سے اک آتش بڑی
مومنان جنت میں جب جاوین تمام
اور کبھی ماں کی منی ہووے زیاد
جب سنا تینوں جواب باصواب
ہے روایت وہ مہ شوال تھا
مین مدینے اکدن لڑکیوں کے ساتھ دل

انہین ہوتی تھی کمی اے بافلاح
ہوگئے ہفتاد مرد انسے شہید
مین بلا ہون انسے ستر شخص سے
یا کسی کو ایک کمل تھی شعار
رہتی ٹخنوں تک کسیکو ای سلیم
پہلوی مسجد میں بیت شاہ انام
سرور عالم کے وہ مولای خاص
جو تمامی شہر مکے مین ہی تھے
لیئے وہ دولت سرا مین آپ ہے
شاہ پر لایا ہے ایمان بے گماں
آپسے ملنے کیخاطر مین گیا
تم کرو بر خویش و بیگانہ تمام
تب گذارو تم نماز مین باادب
مین گیا پس اپنے گھر کو خورسند
بالیقین ناٹے سکو انکے جواب
حقتعالیٰ ادلوے کیا پہلا طعام
اسطرح فرمائے وہ تینوں جواب
حکم سے مولا کے ظاہر ہوویگی
دیویگا حق انکو جو پہلا طعام
باپ کی ہووی منی گا ہے زیاد
شرف بیان سے ہوا مین کامیاب
عمر سے بی بی کی نوان سال تھا
کھیلتی تھی با فراغ جان و دل

اور داخل دوسرے ہوتے تھے جب
یوں نجاشی بھیج ای فرزند یے
آدایسے تھے وہی سیاہ نعلین
آہ اس کمل کیتین وہ باصفا
وقت سجدے کی ستر کیواسطے
ہے روایت آنپہ وہ نہولے گھر
بھیج مکے کو انہیں اے باکمال
انکو بھی صدیق اکبر کے خلف
اور اسی سال مین ابن سلام
اپنے ایمان کا سبب لے باادب
او حاضر تھے وہان خلق کثیر
اور محتاجوں کو کھلواؤ طعام
تھی یہی پہلی نصیحت ای امین
آزمایش کیلئے پیغمبر مین گیا
ان سوالوں سے یہی پوچھا ہے جان
تیسرا کیا ہے سبب دختر پسر
کہ یہی پہلی قیامت کی نشان
ہانکتی لیجائے وہ عالم کو سب
ہوئے ماہی کی جگر کا وہ کباب
پس منی جسکی ہو زیادہ ای امین
اور اسی سال مین ای باصواب
عائشہ سے نقل ہے اے محترم
لائے ہین تشریف یسے مین نبی

تو عدد مین وزیادہ ہوتے تب
تو ہر پیر سے روایت آئی ہے
کہ نہ تھی چادر کسیکو بھی یقین
اپنی گردن مین ہی تہا باندھتا
وہ کنارون پر پکڑتا ہاتھ سے
عائشہ سے وہ کیخاطر جلد تر
اپنے بلوائے ہین سب اہل و عیال
ساتھ لے آیا طلحہ نے کیطرف
جو یہود ان کا تہا عالم اور امام
اسطرح کہتا ہے وہ عالی نسب
اس نصیحت مین تھے سالار بشیر
صلہ رحمی کیجو خویشوں سے مدام
جو مدینے مین گئے وہ شاہ دین
اور سوالان مین حضرت سے کیا
کہ ہے کیا پہلی قیامت کی نشان
مثل مادر ہو کبھی مثل پدر
ہوویگی واقع بلاشک و گمان
پھر سے مغرب کے جانب جان تب
جو اٹھائی ہے زمین بے ارتیاب
اسکے ہو مانند بچہ ہی یقین
عائشہ سے بھی ہوا شہ کا شتاب
جبکہ پہنچے ہین مدینہ جاکے ہم
مرد و زن انصار تھے ہمراہ بھی

سلمان فارسی کا ایمان لانا

ناگہاں پکڑی مری مادر مجھے
پس پکڑ کر ہاتھ میرا شاد ہاتے
جب تسلی مین نے پائی بے قصور
عرض کی اے بادشاہِ انبیا
اور اسی سال مین شاہِ جہان
اِک علی مرتضیٰ باقی رہے
اور اسی سال مین اک لانڈ گا
اور اسی سال مین اے با نیاز
اسکے آگئے ظہر اور عصر عشا
لیک ہے سب مجتہد قرأتہ در
یہ ہی لایا ہے مولف یہ ہین
نقل عبد اللہ بن عباس سے
قوم سے دہقانیونکے تہا وہ جوان
ایکدن دیرِ نصارا پر گذر
پڑہتے تھے انجیل وے سب با نیاز
دین ہے یہ عیسوی کر تو قبول
مین نکلکر قید سے انکے نہان
جب ہوا وہ شام مین اے باخبر
اُسکے مرتے دم کہا مین نے سے
اسکی جا صحبت مین تو باادب
ایک جا سے دیا مجکو نشان
ہے مملکت روم ایک اسقف بڑا
پوچھا جب جانے تو اے ناموس

خوف تب آیا بہت ملین مرے
لیگئی ہے نزد شاہِ دو جہان
لیگئی مجکو پیمبر کے حضور
کہ مبارک ہو یہ جوڑا آپ کا
بانٹے ہے یارو نہین اوقات اپنی جان
لطف سے تب انکو یون فرماتے
ایک حجرہ تیہ سے آ باتین کیا
ہوگئی مشروع اذان بہر نماز
فرض تھی دو دو ہی رکعت ای ثنا
دو ہی رکعت فجر کی ٹھہری نماز
اور یہی احوال آیا ہے مین ای نیک
آئی اس نام خیر الناس سے
شہر تہا اسکا بملک اصفہان
ناگہان میرا ہوا ای باخبر
اور تھے بعض انہیں مشغول نماز
جان و دل سے مین کیا اسکو قبول
شام کیجانب ہوا وہان سے روان
جانشین اسکا ہوا اسقف گر
پاس کسکے مین ہون بعد از سرے
پیر رہا مین جاکے اُسکے پاس حج
تہا وطن اسکا نصیبین ای میان
اب یہان سے اسکی رہ صحبت مین جا
پاس مین کس کے رہون اب خیر

شانہ کر مجکو سنوارے ہر اس
تب بہت دلمین مرے وحشت ہوی
تہے نبی اک تخت پر رونق فزا
آپ ہر دو کا ہو حافظ کردگار
تہے مہاجر ان مین پینتالیس تن
کہ تو میرا ہے برادر بالیقین
اور دیا ترغیب ایمان پر
اور نماز فرض اسی سال مین
دو مہینے بعد ہجرت کے یقین
اور مغرب طاق تین رکعت کی تہی
اور اسی ہی سال سلمان باصفا
دی مجھے سلمانِ فارسی نے خبر
تہی ہمین آتش پرستی صبح و شام
سُنکے میں آواز انکا باصفا
طور یہ انکا مجھے آیا پسند
باپ میرا اوس سے جب آگاہ ہوا
ایک راہب سے ملا جاکر شام
تہا وہ اُسقف جا بد و زاہد بڑا
وہ کہا موصل میں اک راہب ہے ایک
وہ بھی تہا عابد بڑا نیکو شعار
پاس اسکے بہی رہا مین چند روز
اسکی صحبت مین رہا پس جاکے مین
وہ کہا پیغمبر آخر زمان

مُنہ دہلا بہتر پنہائے ہی لباس
میری مادر نے مجھے تسکین دی
آپ کے تب گود مین مجکو بٹھا
خوش رکھے ہر آن سید الیل و نہار
اتنے ہی انصار تھے پاک فن
دنیا و عقبیٰ مین بیشک ای امین
تب سلمان وہ ہوا آ جلد تر
چار ٹھہرے ہین حضر مین رکعتین
فرض ٹھہرے ہے چار رکعت ای امین
اسلئے ہین نہ افزائش ہوی
شرف ایمان سے مشرف ہوگیا
کہ تونگر تھا بڑا میرا پدر
دین جانتے تھے اسی کو لا کلام
شوق سے اُس دیر کے اندر گیا
ہیں نئے پوچھا شے کہو اے فرخ مند
جلد تر تب قید مجکو کر دیا
شرحِ عیسیٰ اس سے مین سیکھا تمام
مین کئی دن اسکی صحبت مین رہا
ہے بڑا عابد یقین وہ فرہنگ
موت آئی اسکو ہی جب آشکار
وہ بھی مرتے وقت بولا یون بسوز
الغرض جب موت آئی اسکی تئین
ہوئیگا ظاہر عنقریب اے بہائی جان

ملتِ ابراہیم کی سرِ جہار
اور نہین صدقے کو کہاوے وہ رسول
بعد رحلت اسکا ای اہلِ ادب
آہ کر کے مکر اہلِ کاروان
او کئی دن بعد اسکا ابنِ عم
کام مین تہا اسکے مین لیل و نہار
جمع کر کے مین نے تب تہوڑے کہجور
شہ صحابہ کو دئیے تقسیم کر
لیگیا بعد اسکے او تہوڑے کہجور
مین نے اپنے دلمین سمجہ جانا تہی
گن کے دیکہا مین جو لایا تہا کہجور
تہے بلاشک و مقرر اک ہزار
اور کئے تب حکم وہ سالار دین
بار سیوم جب گیا مین شاہ پاس
تا کرون مہرِ نبوت پر نظر
اور پڑہا کلمہ شہادت کا نکار
نقل کرتے ہین کہ سلمانِ نام
حقکی طاعت مین نہ لایا تہا قصور
وہ مکاتب کر اُسے کہنے لگا
جبکہ تو یہ کام سب کر دیگا
تب مجہے اصحاب شہ کی حکم سے
مین نے سب لے آے وہین تیار کر
یون کہا سلمان کہ واللہ آشکار

وہ کرے زندہ یقین کا مگار
اور فرماویگا ہدیہ کو قبول
کاروان جاتا تہا اک سو عرب
مجکو بردہ کر کے بیچی ہین ہات
مول لیکر اس سے پہر مجکو بہم
مصطفے کا تہا بدل امید وار
لیگیا اس شاہِ عالم کے حضور
آپ کچہ اس سے نہین کہائی مگر
بولا یہ ہدیہ ہے حضرت کی حضور
بالیقین ہی یہ علامت دوسری
وی بہی سب کچہ ہیں ہی بے قصور
معجزہ تہا یہ بڑا ای باوقار
تا کہ پہنائے مجہے تب اک لباس
اک جنازے ساتہ تہے سالار ناس
وہ فراست سے یہ پائی جلد تر
دولتِ ایمان سے پایا وقار
تہا مقیم اور یہودی کا غلام
پر سد اسکا نہ ملتا تہا حضور
تین سو گر نخلِ خرمہ تو وے لا
بالیقین آزاد اسدم ہوویگا
تین سو خرمیکی نخلین لائے
خدمتِ عالیمین دی جا کر خبر
سال اول میں ہی سب لائی بار

ہوویگا مبعوث مکے مین یقین
دو مبارک اُسکے شانونکی میان
مین بہی ہو ہمراہ اُنکے جلد تر
اک یہودی نو مجہے کر کے خرید
ساتہ اپنے لے مدینے کو گیا
الغرض پیغمبرِ آخر زمان
اور کیا مین عرض اے حقکے رسول
مین کہا دلمین کہ یہ اک نشان
تب تناول اُس سے فرماے نبی
اور کہا مجلس مین تب اس شاہ کو
اور کہا بعد ازان ای کامیاب
او علی مرتضیٰ الطاف سے
حکم یہ صدیق اکبر جب سُنے
اُسکے آگے جا کیا مین نے سلام
اور وہین جا ور اٹہائے پشت سے
روبرو پہر آپکے آئے بعد ازان
تہے بہت سی کام اُسے صبح و مسا
اپنے آقا سے کہا اک روز جا
او وے اشجار ہوئے بارور
شہ صحابہ سے کہے یہ سن کے تب
شاہ فرمائے بنا لے تمام
پس رسول اللہ نے تشریف لا
شاخ اک لیکن جو بوتے تہے عمر

اسکی ہجرت گہہ مدینہ ای امین
ہوویگی مہرِ نبوت کی نشان
پہنچا ہون وادی القریٰ کو آکر
باغ مین اپنے رکہا تہا وہ عنید
بحرِ مقصد کے سفینے کو گیا
جب مدینے کو گئے رشکِ جنان
یہ ہی صدقہ کیجئے اسکو قبول
جو کہا میرے سے اُسقف بگمان
بہی صحابہ کو دئیے اپنے سبہی
سب صحابہ بیس پا پچیس تہے
تخم کا اُسکے کیا مین از حساب
میری پیشانی پہ تب بوسے دئیے
پیرہن اپنا مجہے پہنا دئیے
بعد ازان پوچہو گیا اے نیکنام
مین لگا کہنے خوشی سے دیکہ کے
ماجرا اپنا کیا سارا بیان
باوجود اُسکے وہ با مردِ با صفا
کر مکاتب تب مجکو از راہِ عطا
اوقیہ چالیس بہی لا دوی زر
بہائی کی اپنی کرو تائید اب
جلد دے مجکو خبر ای نیکنام
روے دست پاک سے سب بوئے یا
سالِ اول مین نہ تہی وہ بارور

بعد ازاں اس باغ کو خیر البشر — آنکے فرمائے نظر ہر جھاڑ پر
تب عمرؓ نے عرض کی یوں بالیقین — میں لگایا تھا یہ نخل اے شاہ دین
فرق ان دونوں میں ہے ایسا جہاں — جو کہ ہے فرق زمین و آسمان
ہوگیا فی الحال وہ بھی بارور — اور کثرت سے ہے وہ لایا ثمر
تب زبان پاک اپنی شاہ دین — پھیر کر اسپر نے میرے تئیں
پھر کہے ہیں اسمیں برکت کی دعا — بولے بس یہ تجکو کافی ہوویگا
اسکو پہنچا کر ہوا آزاد میں — شہ کی خدمت سے ہوا دلشاد میں
نقل ہے حضرت کے بعد انتقال — ہوگئے تھے عرب عجم میں جو جدال
اور یہ فارس یزدجرد کے ملک پر — پائے ہیں جب مسلمان فتح و ظفر
مملکت نوشیرواں کی وہ تمام — ہاتھ میں سلمان کے آئی لاکلام
اور سن تیئیس ہجری میں یقین — وہ ہوئے ہیں عازم خلد برین

دوسرا سال ہجرت سے

صفوۃ الصفوہ سے ای فرزند یار — ابن جوزی کی جو وہ تصنیف ہے
نقل ہے اعیان اصحاب کرام — نام سے بی بی کو جب بھیجے پیام
لائے اسکا ذکر نزد مصطفیٰ — شہ کہیں میں منتظر ہوں وحی کا
یوں کہے صدیق اکبر اے علیؓ — ہے تمہیں ہر امر میں شان جلی
بھیجئے پیغام زہرا ای بتول — ہے مجھے امید ہوویگا قبول
تنگدستی ہے مجھے شام و صباح — پھر کروں کس طرح میں قصد نکاح
پیش علیؓ تب اپنے گھر آکر شتاب — شاہ عالم کو ہوئے حاضر جواب
بولنا چاہتے تھے اپنا مدعا — پر نہ کہہ سکتے تھے از شرم و حیا
تب کہے ظاہر کرو پیغام بتول — مسکرائے عرض وہ سنکر رسول
تب کہی وہ عرض یوں ای شاہ نار — اسپ ہے بکتر تیغ ہے اک میرے پاس
بیچ اک بکتر فقط سنئے فلاح — کر دیا اس سے اسباب نکاح

اور پوچھے کس لئے لایا نہ پھل — جھاڑ یہ بھی دوسرے جھاڑوں کی شکل
جو ہیں پیغمبر کے اعمال کرام — اور امت کے عمل لائے نیکنام
الغرض حضرت زمیں سے تب نکال — ہاتھ سے اپنے لگائی وہ نہال
اور ایک انڈے برابر کوئی زر — لایا کیا ہے نذر سالار بشر
اور کہے یہ تو دے اسکو لجا — آپ کو انکی غلامی سے چھڑا
ہیں تنے واللہ اسکو دیکھا تول کر — اوقیہ چالیس نکلا وزن زر
اور ہمراہ رکاب مصطفیٰ — تھا بہت غزوات میں لے با صفا
حضرت سلمان تھا انہیں شریک — جنگ کفار و نسے وہ کرتا تھا نیک
بادشاہان عجم کے تخت گاہ — حضرت سلمان سے پائی عز و جاہ
عمر باقی اپنی بس اے نیک ذات — بادشاہی وہ کیا خوبی کیساتھ
عمر سلمان کی بوقت انتقال — تھی مقرر سہ صد پنجاہ سال
سال دہم میں ہوا ہے با فلاح — حضرت زہرا کا حیدر سے نکاح
جو معارج میں کیا ہے نقل جان — حضرت زہرا کا حیدر سے نکاح
التفات اتیرہ فرمائے نبی — کہتے ہیں بوبکر او فاروق بھی
پس ابوبکر و عمر سعد ہمام — مرتضیٰ سے جا ملے اے نیکنام
ہمکو ایسی قدر نزد شاہ دین — ہے یقین ایسی کسیکا بھی نہیں
بات یہ سنکر علی مرتضیٰ — یوں کہیں صدیق ہے اے با صفا
دی انہیں تسکین صدیق خبیر — عقد کی رغبت دلانے ہیں کثیر
اور گئے سالار عالم کو سلام — سر جھکا بیٹھے ادب سے لاکلام
انکو تب فرمائے ہیں خیر البشر — جو کہ چاہتا ہے تو کہہ مت شرم کر
اور پوچھے پاس تیرے کیا ہے اب — عقد کا جسمیں تہیا ہووے سب
شاہ فرمائے کہ تو غازی ہے جب — تجکو لازم تیغ اور تازی ہے اب
میں بھی دیتا ہوں بشارت اک تجھے — مژدہ فرح و بشاشت اک تجھے

کر ترا عقد نکاح باندھا خدا / فاطمہؓ کے ساتھ بالائے سما
تہنیت لایا بجا اس امر کی / حق تعالیٰ کیطرف سے ای اخی
آکے تیرے پاس وہ عالی مقام / با ادب بیٹھا ہے بجا لا کر سلام
میں نے پوچھا اسکو یہ نام ہے کیا / مجھ سے تب روح الامیں نے یوں کہا
منعقد حق نے کیا بر آسمان / یا رسول اللہ سنئے یہ بیان
رو ہوا حوروں کو فرمان تمام / پہنیں زیور اور مزین ہوں تمام
پھر کیا ارشاد یہ مجھکو خدا / تا کروں سارے فرشتوں کو ندا
ایک خجستہ ہے منبر نور کا / جسپہ تھا آدم صفی خطبہ پڑھا
اک ملک جو اسکی خوش آواز ہے / اور فصاحت میں بہت ممتاز ہے
تا کرے حمد و ثنا حق کی ادا / پس کیا ہے وہ ادا حمد خدا
پس کہا حق نے مجھکو یوں اے جبرئیل / حیدر و زہرا کا اب عقد جلیل
حکم سے خالق کے با خیر و صلاح / میں بھی ہوں باندھا ہوں وہ عقد نکاح
اور فرشتوں کی گواہی بھی بہم / نامۂ اشرف پہ یہ کر دا رقم
آپکے کرنے پہلے منظور نظر / دیوں رضوان جناں کو جلد تر
منتشر تا حلۂ زیور کریں / حور اور غلمان (در دو بہشت) انکو چوں لیں
ہیں ابھی کھلتے وہی زیور یقیں / پس لگے کہنے کو یوں روح الامیں
اور بھی انکو بشارت دیجیے / دو پسر عالی قدر حسنین سے
آسمان اوپر نہ رکھا ہو قدم / آیا تو مجھ پاس بیسے ہیں بہم
اوٹھ سبے ہاں ابو بکر و عمرؓ / پہنچے ہیں مسجد کو جب سب آنکر
جمع سب مسجد میں آ کر جب ہوئے / تب رسول اللہ منبر پر چڑھے
اب سنو تم اے گروہ مسلمیں / آخبر مجکو کہی روح الامیںؑ
حکم حق ہے میں بھی اس عالم میں آج / تا کرا دوں وہ عقد ازدواج
مہر باندھی فاطمہؓ کا شاہ دیں / چار سو روپے کے درہم بالیقیں

تو ابھی آنیکے آگے اک ملک / تیرے پاس آ کر ز ایوان فلک
کر رہا تھا وہ ابھی قال و قیل / ناگہاں اتنے میں آیا جبرئیلؑ
لایا تھا جنت سے اک اجلا حریر / آمیں تھے دو سطر نوری بے نظیر
فاطمہؓ زہرا کا ہے عقد نکاح / با علیؓ مرتضیٰ اے با فلاح
حکم فرمایا یہ ہے جنت کو رب / تا سنواری جائے ہر اک جلد اب
شجر طوبیٰ کو ہوا یہ حکم رب / نور کے پتلے ہوں تا اوراق سب
جب فرشتوں کو ندا کی ہے تب / ہو گئے جمع فلک پر جمع سب
بیت معمور معظم پاس جان / منبر اقدس وہ رہا ہے وہ عیان
یوں ہوا تب سکو حکم کردگار / نور کے منبر پہ وہ ہو کر سوار
سن کے وہ لذت لئے سارے ملک / آئے ہیں جنبش میں سب عرش و فلک
میں نے باندھا ہوں بوجہ احترام / کر مؤکد تو ملک میں بھی مدام
اور فرشتوں کو گواہ اسپر کیا / واقعہ وہ اس حریر اندر لکھا
حاضر خدمت کیا ہوں آپکے / اور کیا ہے حکم یوں خالق مجھے
منعقد عقد نکاح جب ہوا / شجرۂ طوبیٰ کو یوں حق نے کہا
تحفے اور ہدئے جو انہیں بیگماں / حشر تک جاری ہیں سمجھا و داں
بعد ازاں مجکو کہا حق اب تو جا / تہنیت اسکی نبیؐ سے کر ادا
پس کہی یوں شاہ دیں اے مرتضیٰ / کہ ابھی روح الامیں با صفا
پس علیؓ کو ساتھ لیکر مصطفیٰ / جانب مسجد گئے رونق فزا
بولے حضرت با بلالؓ نیکنام / جمع انصار و مہاجر کو تمام
کر ادا احمد و ثنائے کردگار / یوں لگے کہنے با اصحاب کبار
کہ نکاح فاطمہؓ با مرتضیٰ / خانۂ معمور میں باندھا خدا
اس نکاح پر اب ہو تم سب گواہ / پس پڑھے خطبہ نبیؐ با عز و جاہ
اور علی مرتضیٰ کے سر پہ تب / اک طبق خرما اڑایا با طرب

سب کہ کرنے لگے ہین شاہ و یاں — دے دونوں جانب مبارکبادیاں
تہا وہ ایسا تیغ جوہر دار علیؓ — کارگر اُسپر نہ ہوتی تہی کبہی
پہر وہ بکتر لیکے آئے جلد تر — یون لگے کہنے علیؓ سے سربسر
آپ کو ہدیہ ہی جانب سے مرے — دو شرف ہکی اجابت سے مجہے
جب سنے یہ قصہ شاہِ انبیا — حق مین عثمانؓ کے کئے خوش ہو دعا
تا جہیزِ فاطمہؓ تب ای سعید — جلد تر لائے وہ پیسوں سے خرید
ہے روایت دوسری ای نیکنام — قیمت بکتر کے درہم تہے تمام
تا خریدے اس سے خوشبو ای حبیب — کہ عرب مین بولتے ہین جسکو طیب
دو نہالی تہین کتان کے آشکار — چار بالش جنمین تہا خرمیکا تار
اک کٹورا اور چکی اور گھڑا — مشک بہی اک مشربہ ای باصفا

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِقَوْمٍ عَلٰى اٰنِيَتِهِمُ الْخَذَفِ

ان سے تیاری ولیمہ کی کئے — بے تکلف شاہِ مرداں فرح سے
اور اک ہم کا ستوا میان — اور بنا حیس ان تینوں سے جان
اور اک سفرہ پہ چنکر وہ طعام — مرتضیٰ کو یون کہے شاہِ انام
جمع تب آئے ہین اصحابِ کثیر — عرض حضرت سے کئے آکر امیرؓ
پس وہ دس دس کو بلانے کو لگے — اور وہ سفرے پر کھلانیکو لگے
پس پکڑ لے ہاتہ حیدر کا رسولؐ — اور دوسرے ہاتہ سے دستِ بتولؓ
اور زہرا کو لگا اپنے گلے — اُنکی پیشانی پہ تب بوسے دئے
یا علیؓ یہ نیک جوڑا ہے ترا — ہے یہی جنت مین سردارِ نسا
دستِ زہرا سے منگا اک کاسہ آب — شاہ نے مین ڈالکر اپنا لعاب
اسکو اور اولاد کو اسکے تمام — مین پناہ مین تیری دیتا ہون مدام
فاطمہؓ کو پہر کہے وہ باشرف — پہیر اپنی پیٹھ تو میری طرف
بعد یونہی کر گئے با شیرِ خدا — پس خدا سے یون کئے ہین التجا

نقل ہے وہ بکتر شیرِ خدا — چار سو درہم کو عثمان نے لیا
جبکہ وہ بکتر کو عثمانؓ نے لیا — اسکی قیمت شاہِ مردان کو دیا
یا علیؓ مرتضیٰ عالی وقار — مجکو یہ بکتر نہیں ہے سازوار
قیمت و بکتر کو تب شیرِ خدا — حاضرِ خدمت کئے حضرت کو لا
اس سے تب اک مشت درہم شاہ کے — ہاتہ مین صدیق اکبرؓ کے دئے
یون کہے صدیقؓ وہ درہم سبہی — مین گنا تہی تین سو پر ساٹہ ہی
چار سو آٹھ ہی تہے بیقیل و قال — شہ کئے اک مشت تحویلِ بلالؓ
الغرض صدیق اکبر ای رشید — یہ جہیزِ فاطمہؓ لائے خرید
اور بازو بند تہے دو نقرئی — اک قطیفہ ایک تکیہ ای اخی
اور کچہ بیٹی کے پاس مصطفیٰ — دیکہ رہئے اور رکئے ہین یہ دعا
ان درہم سے تہے باقی جو درم — رکہتی تہی اُم سلیم محترم
چار درہم کا کئے خرما خرید — پانچ درہم کا ہی روغن ای سعید
ہمین کے خاطر رسولِ کائنات — اسپہ رکھے ہین مبارک اپنا ہات
جا تو باہر رہ مین جنکو پائیگا — لا بلا سفرے پہ یہ کہانا کہلا
شاہ فرمائے کہ دس دس کو بلا — اور وہ سفرے پر بیٹہا کہانا کہلا
سات سو تک مرد و زن ای نیکنام — کہائے ہین سیر ہو کے بیشک وہ طعام
اُنکے وہ دولت سرا تک لیگئے — خانۂ شیرِ خدا تک لے گئے
اور علی کے ہاتہ مین وہ انکا ہات — یون کئے ارشاد شاہِ کائنات
یون ہی زہرا کو بہی فرمائے رسولؐ — نیک شوہر ہے ترا یہ ای بتولؓ
سینہ و سر پر چہڑک کر انکو تب — یون دعا حق سے کئے ای میرے رب
بالیقین از شرِ شیطانِ رجیم — انکا حافظ رہ تو ای ربِ کریم
ڈالکر خاتونؓ کے کہاندوں پہ آب — پہر وہی مانگے دعا حق سے شتاب
یا الٰہی دو نو یہ میرے سے ہین — اور ہون بے شبہ ان دونون سے مین

ہر پلیدی سے کیا جون تجکو پاک
کیجے ان دونون کو ایساہی تو پاک

پس کہے دونو نکو ای نور البصر
جاؤ تم اب ہر دو اپنے فرش پر

او کہی اُسوقت ای ربّ العباد
و نے محبت تو یہ دونون مین زیاد

او دیئے ان کو اولاد کثیر
پاک کر او نکو بہی اے رب قدیر

ہے روایت یہ ضروری گھر کی کام
شہ رکھی زہرا کے ذمے پر تمام

پیسنا آٹا پکانا روٹیان
جہاڑنا دست مبارک سے مکان

او باہر کے جو کچھ ہوتے ہین کام
رکھے ذمہ پر علی کے لاکلام

اونٹ کو پانی پلانا العزیز
او دو کان سے لے آنا کوئی چیز

نقل ہے وہ دختر سالار ناس
بیٹھنے سے روز و شب چولہے پاس

گرد آلود آپ کے کپڑے ہوے
او مبارک رنگ بدلہ تعب سے

او چہالے آگئے دستِ پاکین
آوہ درگاہ شہ لولاک مین

اپنے خاطر ایک مانگی خادمہ
تب کہی حضرت انہین اے فاطمہ

کیا بجے ہین یون اک بہتر کنیز
یا کنیز کر سے بہی بہتر کوئی چیز

عرض کیں تب آن ای شاہ عرب
کیا وہ بہتر چیز ہے فرماؤ اب

شاہ فرمائے کہ یہ وردِ ہمام
وقت سونے کے پڑہا کر بالدوام

یعنی پڑہ تسبیح تو تینتیس بار (سبحان اللہ)
او پڑہ تحمید بہی اسہی شمار

اور کہہ تکبیر تو چونتیس بار (اللہ اکبر)
جملہ یہ ہوتے ہین یکصد در شمار

تو عمل نامہ مین اپنے نیکیان
پائیگی اک الف بیشک نیکیان

حشر مین میزان ہماری ہو گرا
اجر بیحد تجکو مولا دیوے گا

کہتے ہین حضرت علی سالار دین
یہ وظیفہ مین کبھو چھوڑا نہین

جنگ صفین کے بہی شب مین باتمیز
فضل حق سے مجھ سے وہ چھوٹا نہین

ہے روایت شاہ عالم ایک روز
فاطمہ کے گھر سے رونق فروز

حال شوہر سے کئے اُن کے سوال
حضرت زہرا نے کی یہ عرض حال

یا رسول اللہ علی مرتضی
متصف ہے باکمالات علی

لیکے بعضی آکے عورات قریش
یون ملامت مجکو کرتے ہین جو کس

کہ علی شوہر تمہارا ہین فقیر
فقر مین ہو گئے سدا تم جانگیر

تب کیو ارشاد یون خیر البشر
ای میرے نور البصر لخت جگر

کہ بلا شک یہ پدر ہے تیرا فقیر
اور شوہر بہی ترا ہیگا فقیر

بعد انے اُس مین کہ سب کے سب
عرض میری پر کئے از حکم رب

مین نہین اوسکو قبولا زینہار
وہ قبولا جو ہے نزد کردگار

مین جو جاتا ہون تو جائیگی اگر
تجکو دنیا بد تر آوے گی نظر

ہے قسم حق کی ترا شوہر یقین
اقدم اصحاب ہے از روئے دین

یعنی سب سے سابق الایمان ہے
اور بعلم و حلم عالیشان ہے

او سب اہل مین سے کردگار
بس کیا دو شخص کو ہی انتخاب

اک پدر تیرا ہی ای لخت جگر
دوسرا شوہر ترا نیکو سیر

نیک شوہر ہے ترا وہ باوقار
اسکی بے فرمان نہو تو زینہار

بعد ازان حضرت علی کو کر طلب
یون کئے انکو وصیت باطرب

کہ یہ زہرا ہے مری لخت جگر
اس سے مین خوش ہو نہایت شام و سحر

ای برادر جب تو اُسکو خوش رکھے
خوش رکھا ہے تو حقیقت مین مجھے

گر اسے غمگین کریگا تو کہین
تو حقیقت میں کیا تجکو حزین

یہ وصیت کر کے وہ شاہ ہدا
سونپ دے انکو گئے ہین بر خدا

بولتے ہین یون علی مرتضی
کہ جناب فاطمہ خیر النسا

یون ہو ملک اس وصیت پر ہے
کہ کبھی تجکو نہ آزردہ کئے

او نہین ہین بہی کیا انکو ملول
تا ہو وہ باعث رنج رسول

حضرت خاتون جنت کا نکاح
ماہ رمضان مین ہوا ای با فلاح

عمر تب بی بی کی از فضل آلہ
تہی یقین پندرہ برس او پانچ ماہ

اور تھی عمر علیؑ اکیس سال
تیسری تھی وہ مہ سیما تکی
کہ رسول اللہ کی بعد وفات
وقت رحلت یوں تھی کرار سے
یہ وصیت مرتضیٰ سے لائے بجا
ہے روایت حشر میں آ باادب
ہے روایت آنکھوں کو اپنی سب ڈھانپین
اور معین الدینؒ ہیری آئے ہین
مثل سبعیات اور اُنکے سوا
یا نبی جب ہے میرا ہی قلیل
تب خدا سے بات یہ چاہی رسول
تہا یہی مضمون یقین اسمین لکہا
نقل ہے وہ دختر سالار ناس
دفن کیجو اسکو میری قبر مین
یہ بیان ہے سب معارج مین لکہا
ابن جوزی تو محدث تھا بڑا
عدم صحت اور صحت کا جواب
اور فضائل کا بیان ہے بیچہان
یا الٰہی از طفیل فاطمہ
پہنچے جب آئے مدینہ شاہ دین
شوق کعبے کا تہا پر لیل و نہار
با جماعت ظہر کرتے تھے ادا

اور مہینے پانچ زاید باکمال
اُسپہ تو رحمت ہو سدا رحمان کی
تا کبھو ہرگز ملیں اور کی نہ بات
غسل اپنے ہاتھ سے دیجے مجھے
اور بقیع اندر کئے دفن انکو لا
یوں کریگا خلق کو سب حکم رب
اہل محشر اولین و آخرین
فرد علامہ رئیس الواعظین
جو ہین مین بچایا ہو انہیں سے لکہا
مانگئے از درگہ رب الجلیل
فضل سے حق نے کیا اسکو قبول
کہ مقرر فضل سے اپنے خدا
رقعہ وہ رکھتی تہیں ایام اپنی پاس
تاکہ مین جسدم اُنہوں گی حشر مین
وہ بھی ہے دوسرے کتابوں سے لیا
اور علامہ بڑا تہا عصر کا
ذمہ اوس پہ ہے بے ارتیاب
نہیں ہے احکام و عقیدہ کا بیان
کر ہمارا خیر پر تو خاتمہ
سولہ یا سترہ مہینے تک یقین
اور حکم وحی کا تہا انتظار
کہ رکوع وہ دوسری رکعت کا

بعد شش ماہ از وفات مصطفےٰ
درد و غم میں شاہ عالم کے یقین
چھ مہینے آہ و زاری میں کٹے
دفن جہکو رات میں ہی کیجو
پر نہیں ہے قبر کا انکے نشان
خوب خوب آنکھوں کو اپنے جلد تر
حضرت زہرا کرینگے تب گذر
یوں معارج بیچ اپنے ہے لکہا
کہ جناب فاطمہؓ خیر النسا
تا اس امت کی شفاعت ہے خدا
اک حریری قطعہ بہتر وہین
مہر زہرا دختر خیر الوریٰ
وقت رحلت یوں کہی خیر النسا
تب اس امت کی شفاعت کرنا
صفوۃ الصفوہ و سبعیات پر
یس سے پر عہد اسکا ہوئی یار
جب ہے تصنیف مصنف معتبر
ہین وہ بلی کی فضائل سے حساب
اور اسی سال بیشک گمان
قبلہ بیت المقدس کیطرف
ایک صحابیہ کے گھر مین مصطفےٰ
تب یہ آیت پائی ہے شرف نزول
اور اسی سال میں ای باوفا

پائی رحلت حضرت خیر النسا
فاطمہؓ ایسی تہی مغموم و حزین
بیقراری اضطرابی میں کٹے
تا جنازے پر کوئی ناظر نہ ہو
تا نظر سے خلق کی ہو وے نہان
تا کرے خیر النسا پل پر گذر
داخل فردوس ہونگے جلد تر
کہ کتب تذکیر سے ای باصفا
عرض کی حضرت سے یوں اکروز آ
حشر کیدن مہر کر دیوے مرا
لائے نزد مصطفےٰ روح الامین
بس اس امت کی شفاعت کو دیا
کہ یہ نامہ مت کرو مجھ سے جدا
لا اذن اس نامے کو بجہت بیگمان
ابن جوزی کو ہی تصنیفات سے
ضعف قوت کا وہی ہے ذمہ وار
ہم کہے ہین نقل اس نے سے سبب
گر لکھوں تو ہو مطول ایک کتاب
ہو گیا تحویل قبلہ ای میان
بس پڑہتے تھے نمازین باشرف
یا بنی سلمہ کی مسجد مین ہی جا
پھر گئے کعبہ کیجانب تب رسول
شاہ عالم کو ہوا حکم جہاد

قَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

شاہ جن جنگو نیں تھے لشکر کیسا تھ
جنگ جو غزوات میں واقع ہوا
انکا ستائیس کرتے ہیں شمار
تھوڑے غزوات و سرایا کا بیان
لکھے آگے ہوے واقع ای یار
او عشیرہ بدر اولی یہ چہار
لیسے پہلی فوج بے شبہ و گمان
لایا تھا مکے میں ایمان برسول
اک علم اجلا بھی اُسکے ساتھ تھے
فوج یہ اس کاروان سے جا ملی
آٹھ تیر پہ تہیں چلایا وہ سبھی
او سہے حمزہ کا سریا دوسرا
تین سو تھے کافران بے وفا
او مجدی شخص اک تہا ای شفیق
بس گیا مکہ طرف وہ کاروان
لے مہاجر بیس سعد نامور
او عبد اللہ جحش کا لے امین
او عمرو بن حضرمی کا کاروان
جبکہ نکلا ہے بحکم مصطفےٰ
حضرمی مارا گیا تب تیر سے
مومناں سمجھے تھے اس دن تیں
روز پہلا وہ رجب کا تہا مگر
تب یہود ان اور دوسرے مشرکان

ہیں وہی غزوات ای نیکو صفات
سب کے دش غزوات ہیں باصفا
او ستاون کہو بعضے نیار
دیکھ یا اجمال لکھتا ہوں یہاں
چار غزوے او سرایا بھی چہار
پر نہ چاروں نیں ہوا ہے کارزار
ہے عبیدہ ابن حارث کی سپاہ
وار ارقم کے یقین پیش دخول
قافلے پر بھیجے بوسفیان سکے
تیر اندازی ہے دو نوں میں ہی
نیں نہ ٹالا کی او سکی کوئی تیر بھی
کافروں کی کاروان پر جو گیا
او ابو جہل لعین بھی اُنمیں تہا
تہا وہ ہم سوگند این شتر فرق
او مدینہ کی طرف سب مسلمان
کافروں کے کاروان کا قصد کر
جانئے جو تہا سریہ ہی یقین
جب ہوا طائف سے مکہ کو روان
بطن نخلہ میں ملایا اسکو جا
او اسیر ان کا فراں سے دو ہوے
ہے جمادی الاخرہ کی تیسوین
چاند ان تیسا نہ آیا تھا نظر
مومنوں کے طعن میں کہولی زبان

ویسو سب غزوات ستائیس ہیں
شہ جو فوجوں کے نہیں ہمراہ تہو
شرح ان سبکی ہے طومار عظیم
سال دوم میں ز ہجرت جانئے
اُنسے پہلا غزوہ ابوا ہے نام
اور سرایا یعنے تو بہیجے جنگ پر
شاہ دین کا وہ چچیرہ بہائی تہا
پس مہاجر بھی ہی ساٹھ اصحاب
تہا علم بردار مسطح باصفا
جو چلایا پہلے راہ حق میں تیر
جنگ سے جا بہ نہ بہا گے کافران
ساحل دریا تلک وہ کاروان
غازیاں سب تیس تھے حمزہ و سا
درمیاں دو گروہ کے جلد آ
او سریہ سعد کا ہے تیسرا
پہنچا تا خرار پر وہ کاروان
وہ پہوپہیرا بہائی تہا شہ کا یقین
تب یہ عبد اللہ جحش والاصفات
تاخت لایا کاروان پر جلد تر
بہاگے باقی کافران بدخصال
اس لیئے جلدی کئے وہ بعد جنگ
جب رجب کا ماہ ہے ماہ حرام
کہ نبی او مومنان بے قیل و قال

اور دو سرے قول سے جو بتیس ہیں
انکو کہتے ہیں سرایا جانئے
گر لکھوں تو ہووے اک دفتر ضخیم
چند غزوے او سرایا رو شنے
او بواط انسے ہے دوسرا ای ہمام
جو کہ بہیجے حضرت خیر البشر
او بڑا تہا شاہ سے دس سال کا
دیکھے سرداری اُسے خیر البشر
عایشہ کا جو خلیرا بہائی تہا
تہا صحابی سعد و قاص شہ
پر نہیں پہچانکے تیس لئیں
پہنچا تہا جا کر ملاے مومنان
جنگ پہ تیار تھے سب نیک ذات
جنگ باہم وہ نہ ہونے دیا
جو سوے خرار بہیجے مصطفےٰ
ہو چکا تہا اک دن آگے وان
بہن زینب اسکی اُم المومنین
آٹھ یا بارہ صحابہ کو لے ساتھ
حق دیا اوسکو وہاں فتح و ظفر
او غنیمت میں ہے آیا انکا مال
تا نہ واقع ہو رجب میں نسے جنگ
جنگ اسمیں تار وا تہا لاکلام
کر دئیے ماہ رجب کے تئیں حلال

اسکی حرکت پر نہیں رکھے نظر　　قتل اور تاراج مین باندھے کمر
ہو خفا اس سے اور اسکے لوگ سے　　انکو سب اس طرح فرمانے لگے
وے پشیمان ہوکے لائے عذر سب　　ہم نہ سمجھے تھے یہ ہی ماہ رجب
پس کئے موقوف کر انکو نبی　　او ہوے پر خوف وے اصحاب بھی
او کئی اسباب مین ای باکمال　　کافران مکہ کو حضرت سے سوال
جب سُنے ہین یہ خبر شاہ جہان　　جلد عبداللہ جحش کو تب بلا
کیا نہین بولا تہا مین تمکو تمام　　کہ نکرنا جنگ در ماہ حرام
او غنیمت کا جو وہ آیا تہا مال　　او وہ دونوں اسیران در قتال
کہ جو ہم سے ہوگئی ہے یہ خطا　　کیا غضب سے حکم کرتا ہے خدا
درجواب انکے وہین رب العلا　　آیت قرآن یہ تا نازل کیا

وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ یعنے اور سوال کرتے ہین تیرے سے ای پیغمبر حرام مہینے سے کہ لڑائی اسمین جائز ہے یا نہ قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ تو کہہ دے کہ لڑائی اسمین بڑا گناہ ہے پھر اللہ تعالی نے اون کافرون کو الزام دیتا ہے کہ جو گناہ تمہارے سے سرزد ہوئے اس سے بھی اکبر اور بدتر ہین یعنے تم جو مکہ معظمہ مین لوگوں کو اسلام لانے سے روکتے تھے اور اللہ کی عبادت سے باز رکھتے تھے او مسلمانوں کو مسجد حرام مین آنے سے منع کرتے تھے اور میرے پیغمبر کو اور اوسکے یارون کو مسجد حرام سے بلکہ مکہ معظمہ سے جو نکال دئے یہ اس سے بھی بڑا گناہ ہے اللہ کے پاس چنانچہ فرماتا ہے وَصَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ یعنی روکنا اللہ کی راہ سے اور کفر کرنا ساتھ اوس کے اور روکنا مسجد حرام سے او نکالنا اوس کے لوگوں کو اوس مسجد سے بڑا گناہ ہے اللہ کے پاس وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ اور تمہارا شرک و کفر قتل سے بھی زیادہ بدتر ہے یعنے ابن حضرمی کا قتل رجب کے مہینے مین وہ بھی سلخ جمادی الآخری کے تصوّر سے جو مسلمانوں کے ہاتہ سے واقع ہوا اس سے تمہارا کفر و شرک نہایت بدتر ہے پھر تم کیلئے طعن و تشنیع کرتے ہو جب یہ آیت شریف نازل ہوی عبداللہ بن جحش کی فوج والونکو تسلی حاصل ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس مال غنیمت کو جو موقوف کر رکھے تھے قبول فرمائے اور اس سے خمس نکالکے باقی ان مجاہدوں پر تقسیم کئے ایک روایت ہے کہ جنگ بدر کی غنیمت کیساتہ جو اسکے بعد دو مہینے کے ہوا تقسیم کئے او دو قیدیاں جو آئے تھے انمیں سے حکم بن کیسا ایمان لاکے مدینہ مین رہے او بیر معونہ کی جنگ مین شہید ہوے او عثمان بن عبداللہ کو چھوڑ دئے وہ مکہ کو گیا اور کفر پر موا او یہ آیت منسوخ ہوئی یعنے حرام مہینوں مین جنگ نکرنے کا حکم اٹھ گیا اسکی ناسخ یہ آیت ہے جو سورۂ توبہ مین آئی ہے فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ یعنے پس قتل کرو تم مشرکونکو جہان کہ پاؤ تم حلال تو نہیں ہو یا حرام دنو نہیں

غزوۂ بدر

اعظم غزوات یہ غزوہ ہے جان　　فتح و نصرت پائی جسمین مومنان
اکثر گمراہ کفار شریر　　ہوگئے ہین اسمین مقتول و اسیر
مال تہا اسمین قریشوں کا کثیر　　تہا ابوسفیان ہی انکا امیر
اور اس ہی سال مین ای باصفا　　بدر کا غزوہ سمجھ واقع ہوا
قوت و شوکت ہوا اسلام کو　　او شکست اعدائی کفر انجام کو
نقل ہے اک قافلہ از ملک شام　　عازم مکہ ہوا تہا لے تمام
او سواران تہا اسکے تیس تہے　　اک روایت ہے کہ سب چالیس تھے

بدر کے نزدیک پہنچے ہیں جب
تم چلو اُسکے طرف اب جلد تر
کہ پیادہ ہیں یہ سب اُسکے گرد گا
حق کیا مقبول حضرت کی دُعا
بھیجر استفسارِ حال کاروان
اور اہلِ کاروان بھی ایمان
بدر کو بائیں طرف ہی چھوڑ دے
کہ نبی رکھتا ہی قصد کاروان
یہ خبر ضمضم سُنا یا جا کے جب
کہہ ہی شاید یہ ہمارا کاروان
کہتے ہیں تکتے ہیں یکشب ناگہان
کہ یقین در شہر مکہ آشکار
قتل گر ہو بیر اپنے تم آؤ شتاب
یوں کہا عباس سے از گھر ہی
کرتے ہیں دعوی نبوت کا ابھی
خواب دیکھا ایک شب وہ بیقرار
کہ قریشوں پر مصیبت اک بڑی
کہ گواہ ہی خوب اوسکا بیگمان
سب ہوئے راضی رئیسانِ قریش
جانے مگر سے نہیں راضی ہوا
ماردینگی میرے صحب باصفا
یہ ابوجہل لعین ناحق شناس
جب سنگی تو یقین ای ہوشیار

یہ خبر پہنچی بہ سالارِ عرب
تمکو کچھ سامان خدا دیوے مگر
فضل سے اپنے تو کر انکو سوار
وہ جو مانگے اُنکے یاروں کو دیا
تب گئے شہرِ مدینہ سے رواں
یا سواروں کو تجسس کی نشاں
رفے سے سال کی وہ مکے کو چلو
کاروان میں ہی متاعِ بیکران
سُنکے یوں کہنی لگا بوجہل جب
کاروانِ حضرمی سا بیگمان
آگے ہی ضمضم کہ آنیکے ہی جان
آنکر ابطح میں یک اشتر سوار
اور کیا اپنا بیہال پاؤ شتاب
تم میں یہ عورت پیمبر کب ہی
کیا وہی دعوی کریں عورات بھی
کہہ ہی آپ ایک اونٹ کو اوپر سوار
آجکل بے شبہ ہوویگی کھڑی
عاتکہ کی صدق رویا ہی عیان
عذر لیکن بولہب نے لا کو پیش
کیونکہ پایا تھا خبر وہ بیوفا
نارِ دوزخ کا وہ کندہ ہوویگا
یوں لگا کہنے کو جا کر اُسکے پاس
کوئی نہ نکلے اہلِ وادی زینہار

تب صحابہ کو کہی حق کے حبیب
یک روایت ہے کہ وہ شاہِ خدا
بھیجے ہیں تو سیر کر انکو عرب
وہ صحابی جو تھے طلحہ اور سعید
برق سا تیز سواران جلد تر
خوف دہشت سے ہراساں ہوگئے
اور ضمضم بن عمر کو جلد تر
قافلے سے آملو تم جلد تر
کہ نبی اور اسکے یاران باجلال
جانیو واللہ یہ ایسا نہیں
خواب دیکھی عاتکہ والا نسب
یک ندا ایسی کیا وحشت فزا
جب سُنا یہ خواب بوجہل لعین
کیا تم اسبات سے راضی نہیں
نقل ہے ضمضم بھی جب ہوکر جدا
اور بیایا خون سے رنگین ہی سب
سُن بنی ہاشم نے یہ ضمضم کا خواب
اور بوجہل لعین نے بیدرنگ
عاص کو اپنے بدل بھیجا وہیں
سعد سے فرمائے تھے شاہِ خیار
جانتے تھے سب یہ کفارِ لعین
اے ابو صفوان تو سردار ہے
جبکہ بہکایا ہے بوجہل لعین

قافلہ کفار کا آیا قریب
یوں صحابہ کے کی حق میں دعا
ہیں برہنہ دیجیو پوشاک انکو سب
انکو وہ پیغمبرِ رب وحید
کاروان کی جا کے لائے ہیں خبر
پھر گئے ہیں جلد سیدھی راہ سے
بھیجے ہیں مکے میں تا دیوی خبر
اور بچا لیجو تم اپنا مال و زر
بالیقین ایسا کئے ہونگے خیال
اُسپہ غالب ہوئینگے ہم بالیقین
جب عبدالمطلب نے یہ عجیب
اے قریشیں گمرہان بیوفا
مسخری کرنے لگا نکبت قرین
کہ تمہارے بعض مردوں سے یقین
قافلے سے اپنے مکے کو چلا
جب ہوا بیدار وہ سمجھا ہی تب
ہوگئے شادان و فرحاں شیخ و جوان
جا دیا ہر یک کو بس ترغیب جنگ
اور امیہ بن خلف بھی ای امین
کہ امیہ بن خلف کو آشکار
کہ نبی کی بات سچی ہے یقین
قوم تیری تیری تابعدار ہے
وہ لعین بھی ہوگیا راضی وہین

یک روایت ہے کہ چڑھ کعبہ پہ شب / یک ندا ایسی کیا وہ بے ادب
جمع آئے تب پیادہ او سوار / جلد تر مردان جنگی یکہزار
عورتین گانے بجانے والیان / انمیں تھے انکو سب نے والیان
عورتین گاتے بجاتے باطرب / ہجو کرتے تھے مسلمانونکی سب
نحر کرتے دس شتر ہر دن شتاب / کہانے کتوں سے بہت پیتے شراب
تب کئی ہیں مشورت اصحاب سے / اور فرماتے ہیں یوں احباب سے
فتح پاویں تم بہ کفار قریش / یا وہ مال کاروان تا آئے بیش
مصطفی فرمائے انکا کاروان / ہو چکا ہے راہ ساحل سے روان
بعض یاران عرض خلست یوں کئے / جنگ نا کر کاروان ہی لیجئے
اٹھ کھڑے ہوکر کئے بہتر کلام / شہ کئی انکو دعا ہو شاد کام
آپ کے انصار ہیں سب تابجاں / حکم عالی پر ہیں سارے جانفشاں
عدن ابین تک بھی گر حضرت چلیں / جان و دل سے وے سبھی ہمراہ ہیں
یا رسول اللہ جہاں جاویں شتاب / آپ کے ہیں ہم بھی ہمراہ رکاب
کہ حکایت جسکی خلاق کریم / یہ کیا ہے جو بہ قرآن عظیم

کہ چلو تم جلد سب لے کر کمان / اور بچاؤ اپنا مال و کاروان
اور لگے چلنے کو باصد کر و فر / باغرور و باتکبر بد سیر
پہنچے پانی پہ جب اثنائی راہ / ٹے اترتے دیکھے بیخواہ نخواہ
اور ہر دن ایک سردار قریش / باتکلف کرتا مہمانی جیش
جب لگے چلنے کو یون وے بدگہر / شہ کو دی جبرئیل نے انکی خبر
کہ کیا ہے تم سے وعدہ استوار / ایک ان دو بات سے پروردگار
سن یہ غزوہ بعضے یاروں نے کہا / تنگ کرنا کاروان کو انکے جا
فوج لیکر ایک بوجہل لعین / جنگ کرنے تم سے آتا ہے یقین
بات یہ سنکر نبی غصہ ہوئے / تب ابوبکر اور عمر حاضر جو تھے
سعد عبادہ جو تہا تب اٹھ کھڑا / اور کہا حق کی قسم ہے سیدا
آپ جاویں جہاں ہم وے آئیں گے / دین و دنیا میں سعادت پائیں گے
کی تب اسکی حقمیں حضرت نے دعا / پھر کہا مقداد بھی رہکر کھڑا
ہم نہیں کہنے کے وہ بولیں گے بات / قوم موسی جو کہی موسی کو سات

اِذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ

یعنے تو جا اور تیرا رب پھر دونو لڑو ہم یہیں بیٹھے رہتے ہیں

بلکہ یوں کہتے ہیں ہم اے نیکذات / چل تو اور تیرا خدا ہم بھی ہیں ساتھ

اِذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّا مَعَكُمَا مُقَاتِلُوْنَ یعنے تو جا اور تیرا رب پھر دونوں لڑو ہم بھی تمہارے ساتھ ہوکے لڑتے ہیں

آپ گر جاوگے تا برک غماد / ہم بھی ہمراہ ہوینگے با انقیاد
او سعد ابن معاذ ای پاکدین / عمدۂ انصار سے تہا جو یقین
حق کریگا آپ کی آنکھیں خنک / راہ حق میں جان دیں ہم بیشک
فتح و نصرت کی بشارت ہے تمہیں / فتح و عزت کی بشارت ہے تمہیں
ایک انسے ہے مقرر کاروان / اور دگر قوم قریش اے مومناں
او اشارہ تب کئی شاہ جہاں / کہ فلاں جا پر مریگا کافر فلاں
بولتے تھے اس جگہ کافر فلاں / او فلاں اس جا مریگا بیگمان

مسکرائے سنکے یہ شاہ ہدا / اور کئی ہیں اسکے حقمیں تب دعا
یوں کہا ای سرور اہل کمال / کافروں سے یوں کرینگے ہم قتال
خوش بہت اصحاب سے حضرت ہوے / او یوں ارشاد یاروں کو کئے
حقتعالی مجھ سے ہے وعدہ کیا / بالیقین دو طایفوں سے ایک کا
اب میں گویا دیکھتا ہوں بالیقین / بدر میں جائے ہلاک مشرکین
بولتا ہے یوں انس فرخ صفات / کہ پھیر رکھ زمین پر اپنا ہات
او لیتے تھے صحیح ہر ہر کا نام / پس خبر جیسی دئے شاہ انام

اس جگہ پر ہی موئے کافران
خواب مین دیکھا جہیم باوقار
کہ مقرر بو الحکم ابن ہشام
پس گلے پر اونٹ کر انکو وہین
خواب یہ بوجہل نے سنکر کہا
اور یون بولا ابوجہل لعین
تب ابوسفیان اموی جلد تر
کاروان تو اب خطر گذ قطع کر
تم محمد سے تعرض مت کرو
اور ایسا ہی وہ عداس غلام
عتبہ و شیبہ کو مانع ہو کہا
اور استقسام بالازلام جو
لیک پہرا کو ابوجہل لعین
بالضرورت بدر تک جائین ہم
تا ہماری شان و شوکت کی خبر
یہ نہ بولا وہ زبان قال سے
کافری اور مشرکی مین تھے سدا
یہ ہماری قتل و خواری کی خبر
الغرض وہ لشکر کفار سب
ساتھ لیکر اپنے فوج مومنان
تھے صحابہ جو رسول اللہ کے ساتھ
غیر بیماری سے رقیہ کے ملول
یہ مہاجر تین اور انصار پنج

داخل دوزخ ہووے منکران
مرد یک آتا ہے گھوڑے پر سوا
عتبہ و شیبہ امیہ کا کلام
مار کر جا تو گیا وہ اے امین
کہ پیمبر ہے یہ شاید دوسرا
کون ہے مقتول اب جانین یقین
ہے قریشوں کو یہ لکھ بھیجا خبر
ہے روان لیے وغدغہ شام و سحر
عزم بد جو ہے کا اسکے مت ڈرو
جو کہ تھا عتبہ و شیبہ کا غلام
کہ نبی حق کا محمد ہے بجا
مستمر عادت تھی انکی زشت خو
جد و کد کرتا ہے جنگ اوپر یہین
تین دن تک ہاں اقامت لائین ہم
ہو با طرف قبائل منتشر
بلکہ وہ بولا لسان حال سے
فسق پر اسپر زیادہ کر ادا
جا بجا ہوئے جہاں مین منتشر
بدر کو آپہنچکر اترا ہے جب
بدر کے جانب چلے با عز و شان
تین سو تیرہ تھے وے سب نیکذات
رکھے عثمان کو مدینے مین رسول
ہو رہین حاضر نتھے ای فرخ سنج

نقل ہے فوج قریش ہو وفا
اونٹ بھی تب اسکی یک ہمراہ تھا
اور سوا انکے فلان کافر جو تھے
کافران کے جتنے ڈیرے تھے کھڑے
یعنے از ابنائی عبدالمطلب
نقل ہے اون کافرون کا کاروان
کاروانکی ہی حفاظت کیلئے
جب تعرض کوئی نہیں ہے کیا
عاقلان اور ہوشمندان قریش
چھوڑکر نصرانیت وہ پیش بین
جنگ پر اسکے نہ ہرگز جاؤ تم
وہ بھی مانع آئی انکو بار بار
اور کہتا تھا نہ ہم آوینگے باز
نحر کر اونٹونکو ہنواوین کباب
ڈر ہمارا سب رکھین گے بعد ازان
یعنے اب ہم بدر کو جانا ضرور
قتل ہو خاک مذلت بیچ چین
پس وہ ملعون نے کہا وہی ہوا
تب مدینے سے وہ شاہ انبیاء
بارہوین رمضا کی تھی بتقیل قال
تھے مہاجر ستتر اور پیشتا جان
منتشر کر گئے قافلے کی جستجو
لشکر کفار تھا مکے طرف

منزل جحفہ مین جب اتری ہے آ
وہ سوار اسطرح سے کہنے لگا
بالیقین مارے گئے مارے گئے
قطرہ اوسکے خون کا سب پر پڑے
تہا وہ عبدالمطلب سے منتسب
جب خطر گہ سے ہوا آگے روان
شہر مکے سے مسافر تم ہوئے
تم بھی مکے کو ہی پھر جانا بھلا
یونہی یکسر منع مین آئی پیش پیش
لایا تھا ایمان بشاہ مرسلین
مت غضب مین تجکو ہر دم آوے تم
گرچہ فعل شرک ہے وہ آشکار
مصطفے سے جنگ سے کر احتراز
جشن کرینگے وین بجاوین لی شراب
کوئی متعرض نہو سر و عیان
اور وہان کرنا بہت فسق و فجور
او ہمیشہ نار دوزخ میں جلین
عاقبت بد سے پناہ دیوے خدا
نایب اپنا بولبابہ کو بنا
او ستر سے تین ہوا جنگ جدال
دو صد چھتیس انصار ایمان
تھے گئے کرنے شغید طلحہ دو
فوج پیغمبر مدینے کے طرف

جسطرف اتری تھی فوج مشرکین
وسوسہ ڈالا ہے شیطان لعین
کر لیے غسل سب اہل اسلام
ہے روایت بدر کے میدان میں تب
کہ مرے اسجا ہی یہ کافر فلان
بھی روایت ہے کہ سعد ابن معاذ
خود رکھیں تشریف ہم لڑتے ہیں جا
ہو کے اپنے خاص مرکب پر سوار
حکم عالی پر رہیں گے جان فدا
ہے ابھی مسجد وہاں اے نیکنام
لشکر کفار پس ظاہر ہوا
کبر سے آتے ہیں یوں اب بید رنگ
پس تو اب اس لشکر کفار پہ
لشکر کفار سے اول یقین
لشکر اسلام سے بھی اے ہمام
کافراں پوچھے انہیں تم کون ہو
ہم تجھیرے بھائیوں کو اپنے اب
بن عبیدہ کی تھی اسی سے زیاد
دست عبیدہ ہوا ہے تب ولید
عبیدہ حمزہ سے کیئے اسکی مدد
ساق ہے گرتا تھا اسکے مغز تب
بدر سے کہتے ہیں جب رجعت کیا
دیکھ بوجہل لعین کو کر نہ دیر

چشمے پانی کے تھے ریگڑ کی زمین
ہو گئے تب محتلم سب مسلمین
چارپایوں کو دئیے پانی تمام
گشت کرتے تھے شب سالار عرب
اور فلان اسجا مریگا بیگمان
جو تہا انصار ونکا ملجا و ملاذ
اور یہاں مرکب رہیگا آپ کا
ہوں رواں سوئے مدینہ باوقار
شہ کئی تب سعد کے حق میں دعا
چونکہ آثار مبارک ہیں تمام
شاہ یوں کرنے لگے ہیں تب دعا
تجھ سے اور تیرے نبی سے کرنے جنگ
مومنوں کو نصیب کیجئے فتح و ظفر
آئے میدان میں یہ تینوں لعین
جلد نکلے تین انصار کرام
بولے ہم انصار ہیں اے کافرو
یعنے کرتے ہیں مہاجر کو طلب
وہ گیا عتبہ سے جنگ ای باوداد
ہاتھ سے حمزہ کے وہ شیبہ پلید
ہو گیا مقتول عتبہ مردید
وہ گیا شب عرض از شاہ عرب
وادی صفرا میں وہ رحلت کیا
جا گرے ہیں اسپ سے مثل شیر

لشکر اسلام میں پانی نہ تھا
حق نے برسایا ہے بارش بیکران
اسطرف ہوئی سخت بالو کی زمین
دست اشرف رکھ کر اپنا بر زمین
وہ مقرر جو کہ فرمائے تھے جا
یوں کیا ہے عرض ای شاہ امم
فتح گر دیوے خدا ہم کو سبھی
وہاں جو ہیں بھائی ہمارے مسلمین
پس وہاں ڈالی ہیں مسند وا جلد تر
ہیں بنائی ایک ایک مسجد وہاں
اے خداوند کریم کارساز
منتظر نصرت کے تیرے ہم ہیں اب
لشکر اسلام سے یا عز و شان
عتبہ و شیبہ و ولید نابکار
یعنے وہ عوف و معاذ و احمد
تب کہے کافران زشت خام
حکم سے تب شہ کے باشان جلی
حضرت حمزہ نے شیبہ سے لڑا
او عبیدہ ضرب عتبہ پر کیا
زخم زانو پر عبیدہ کے لگا
یا رسول اللہ ہوئیں کیا شہید
پس معوذ اور معاذ باخبر
ضرب سے شمشیر کے وہ اہل دین

اور تھی بالو کی زمین ای باصفا
بھر لئے مشکوں میں پانی مومنان
اور ہوا کیچڑ بسوئے کافرین
اسطرح ارشاد کرتے تھے یقین
یک جب اس سے نہ زاید کم ہوا
کہ یہاں اب ایک مسند واؤ ہیں ہم
ہے بہت بہتر وگرنہ ای نبی
آپکی الفت میں ہیں سے کم نہیں
بعد یک مسجد بنی اسجا کے پر
تا ہوا آثار مبارک کی نشان
یہ قریشی کافران با فخر و ناز
جو کیا ہے تیرے تو وعدہ ای رب
پس ہوا ظاہر میدان ایمان
جنگ چاہے مومنوں سے آشکار
اور عبداللہ رواحہ باوقار
ہم نہیں ہے شبہ ہمکو تم سے کام
نکلے حمزہ اور عبیدہ اور علی
اور ولید بھیجا ہے مرتضی
ضرب عتبہ کا بھی یک اسکو لگا
پاس حضرت کے اسے لائے اٹھا
سرور عالم کہے ہاں ہو شہید
یعنے عفرا کے جو تھے ہر دو پسر
مار کر اسکو گرائے بر زمین

پڑتا ہی یوں معاذ باصفا
مار کر ساق اسکی بیٹے کی جدا

عکرمہ اسکا پسر مارا ہے
ہاتھ میرا کٹ گیا تب دوش سے

پھر پیر کے پہلو سے وہ لٹکا ہی تھا
باوجود اسکے بھی لڑتا ہی رہا

پس معوذ نے کیا یک اسپ وار
تب گرا بوجہل ملعون نابکار

لیک باقی تہا ہی کچھ اسکا جان
آئے حضرت پاس ہمرہ غازیان

جب معاذ آیا ہے نزد مصطفے
ہاتھ اسکا آہ وہ لٹکا ہی تھا

آسیہ ڈالا شاہ نے اپنا لعاب
ہو گیا ہے وصل وہ تب ہی شتاب

تا زمان حضرت عثمان وہ
نقل ہے زندہ رہا باشان وہ

اور جنگ بدر میں ہاہی اے رشید
ہو گیا آخر معوذ بھی شہید

الغرض مروی ہے یوں جو نبی
کون لاوے خبر بوجہل کی

تب گیا ہے ابن مسعود دلیر
اور چڑھا سینے پہ اسکے مثل شیر

سرتن ناپاک سے کر دے جدا
شاہ کی خدمت میں اسکو لا رکھا

شہ بہت خوش ہوکے شکر خدا
اور سجود شکر ہی لائے بجا

اور فرمائے ہیں وہ مقبول رب
کہ اس امت کا موذی ہوا اب

یک روایت ہے کہ دو رکعت نماز
سنکر یہ حضرت پڑھے ہیں بانیاز

ہے روایت ہے کہ شاہ دین پناہ
جب صف سیدھی کیں فرما کے نگاہ

تب صحابہ کی کمی آئی نظر
اور کثرت کافروں کی بیشتر

آکے تب منڈ ہیں ہاتھوں کو اٹھا
روبقبلہ یوں لگے کرنے دعا

یا الہی مجھ سے جو وعدہ کیا
فتح و نصرت کا اسے کیجے وفا

یہ گروہ اسلام کی جو ہے قلیل
گر ہلاکت پاوے اے رب الجلیل

کوئی موحد اور تیرا عابد کہیں
اب سوا انکے نہیں ہے برزمین

او دعا میں اس قدر عجز و نیاز
ورد سے اسدن گئی وہ سرفراز

کہ گری ہے دوش سے شرف سے ردا
دوش پر صدیق نے ڈالا اٹھا

بولتے ہیں یوں علی باکمال
بدر کے دن میں جو کرتا تھا قتال

دیکھا منڈ ہیں پھر ہر بار آ
شاہ سجدہ میں کرتے تھے دعا

یاحی یاقیوم برحمتک استغیث

کہتے ہیں منڈ ہیں ہو وہ شاہ سب
آپکے ہمراہ تھے صدیق تب

نیند تھوڑی آئی ہے اس شاہ کو
سنکر فرمائے پس سید زہو

اے ابو بکر مکرم دیکھ اب
فتح و نصرت آئی ہے از فضل رب

آئے جبرئیل امین لے نامدار
آسمان سے ہوکے گھوڑے پر آ

مصطفے منڈ دی سے باہر آن کے
جنگ کی ترغیب میں دینے لگے

پھر حق جو جنگ کر ہوئے شہید
جاو داں جنت میں ہو وہ سعید

تب عمیر ابن الحمام باشعور
ہاتھ میں کچھ چند کھاتا تھا کھجور

سنکے یہ کہنے لگا خوش ہو وہیں
کہ مرے میں اور جنت میں یقین

اب نہیں کچھ واسطہ اسکے سوا
کہ شہادت پاؤں میں بہر خدا

سب کھجوریں پھینک کر لڑنے لگا
اور وہیں پایا شہادت باصفا

ہے روایت از علی مرتضی
تین بار بدر میں بھیجا خدا

سخت تر بارش تھے وو آپس میں
باد اول تھا یقیں روح الامین

باد دوم جان میکائیل تھا
باد سوم روح اسرافیل تھا

ساتھ ہر ہر کو ملک تھے یک ہزار
ابلق اسپوں پہ تھے وہ یکسر سوار

انکے کپڑے او عمامے تھے سفید
پیٹھ پر تھے انکے شملے اے سعید

اور سوا انکے ملایک وہ ہزار
پنجہزار آئے ہیں جلد باوقار

اہل ایمان کو معاون ہو یقین
جنگ کرتے تھے زکفار لعین

سنتے تھے آواز اسپاں مشرکین
پر نہ آتے ہو نظر اونکو کہیں

اور کسی کافر کا بچہا ایمان
جبکہ کرتا کوئی مومن بیگمان

ضرب کے آگے اسے پاتا وہیں
کہ پڑا ہے سرکٹا وہ برزمین

ملتے تھے گروہوں پرے کے ملک
اور سر مفصل پہ انکے یاد رکھ

قتل انسانی وہیں جانے تھے جب
قتل ایسا انکو سکھلایا ہے رب

یہ خبر قرآن میں حق نے دیا
دیکھ اس آیت میں فرمایا ہے کیا

فَاضْرِبُوا فَوْقَ الْأَعْنَاقِ وَاضْرِبُوا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ

جو تھے مقتول ملائک کافران
گردن و مفصل میں انکی یہ نشاں

بس نظر آتی تھی یک کالی لکیر
ایسے ہی مقتول تھے انہیں کثیر

غازیان بدر کو با میمنت
جب کئی اہل مدینہ تہنیت

شے کبھی یہ فتح و نصرت بالیقیں
زور بازو سے ہمارے ہی نہیں

بلکہ کفاروں کو پاتے تھے ہم
کہ ہوئی ہیں انکے سر تن سے قلم

اور بعضے یوں زمیں پر ہیں گرے
انکے گویا مشکیاں باندھی ہے

کاٹتے تھے انکے سر ہم جلد تر
سنکے فرمائے انہیں خیر البشر

حکم سے حق کے وہ آئے تھے ملک
اور کرتے تھے تمہاری وہ کمک

اور فرشتے ہی نے مارے سبکو جان
بلکہ ہیں بعضوں کو مارے غازیاں

نقل ہے اس فتح و نصرت کی خبر
شہر مکے میں ہوئی جب مشتہر

بولہب بھی اور دوسرے کافران
سنکے متعجب ہوئے ہیں بیکراں

تب ابوسفیان حارث کا پسر
ابن عم حضرت خیر البشر

جو ابھی ایمان نہیں لایا تھا وہ
بھاگ جنگ بدر سے آیا تھا وہ

اس سے پوچھا بولہب سچی خبر
ای بھتیجے کہہ کیا تو جو نظر

وہ کہا اے چچا میں کیا کہوں
حال جنگ بدر سے حیران ہوں

کہ باصحاب محمد مصطفی
جب مقابل ہم ہوئے ہیں ای چچا

رکھتے ہیں نہ شک ہم یک جائی پر
کوئی گویا ہم کو باندھے سر بسر

اور ہتھیاریں ہمارے سب سے
چھین لیتے ہیں کوئی پوشیدہ تب

اور ہاتوں کو ہمارے جلد تر
باندھے ہیں کوئی ہمارے پشت پر

اور زمین و آسمان کے درمیاں
ہم کئی مرد دیکھے ہیں عیاں

اور وہ پہنے تھے سب اجلا لباس
ابلق اسپوں پر چڑھے تھے بے ہراس

کوئی مقابل انکے ہوسکتا نہ تھا
انسے طاقت جنگ کی کسکا تھا

یوں ابو رافع کہا اے نیکنام
حضرت عباس کا جو ہے غلام

میں کہا واللہ ملائک تھے وہ سب
بولہب سنکے آیا در غضب

مارے میرے منہ پہ یک مکی وہیں
اور گرایا جلد مجھکو بر زمیں

اور چڑھا سینے پہ میرے بے حیا
میں تھا لاغر اس سے لڑ سکتا نہ تھا

زوجۂ عباس ام فضل تب
سنکے یہ آئی ہے گھر سے پر غضب

ماری یک ستون سے اسکے سر پہ آ
ہو پشیماں تب وہ اپنے گھر گیا

سات دن پیچھے بعد وہ رب العلا
اسکو عدسہ میں کیا ہے مبتلا

اسی بیماری میں بس وہ مر گیا
اور مقر اپنا سقر میں کر گیا

اور بیماری کو اسکے سب سبب
جانتے تھے شوم اور منحوس جب

تین دن تک اسکی تب نعش پلید
سڑ گئی اور گلتی پڑی تھی اے رشید

دست مزدوروں سے پس اسکو اٹھا
شہر مکہ سے کہیں باہر لیجا

ایک گڑھے میں اس لعین کو ڈالکر
پھر سے پتھروں سے اسکو جلد تر

جو ستایا تھا نبی کو وہ لعین
یہ سزا اسکی تھی دنیا میں یقین

آخرت کی تو سزا ہے بے حساب
تا ابد ہے سخت تر اسکو عذاب

الغرض اس جنگ میں ای بھائی جان
ہوگئے مقتول ستر کافراں

اور ستر ہوگئے ان سے اسیر
اور بھاگے جو تھے باقی [illegible] خبیر

اور شہادت پائے چودہ مومناں
حق سے ہے راضی انہوں جاودان

اور جو کفار تھے مارے گئے
سخت کافر ان میں جو جو بیس تھے

بدر میں تھا ایک جلس کنواں خراب
انہیں ڈالے ان پلیدوں کو شتاب

اور تھی یہ عادت خیر البشر
کافروں پر ہو جہاں فتح و ظفر

تین دن اصحابؓ میں کرتے مقام
نام یک یک لیکو اُن کفّار کا
آرزو اسلام کی گر اب کریں
یوں کبھو دنیا میں نا ہووی خراب
شہ کبھی سنتے ہیں ہاں ایسا نقیر
قیدیاں ستّر جو تھے اے باصفا
او عقیلؓ ابن ابی طالب وگر
آئے ہیں اکراہ سی اس جنگ کو
کہتے ہیں ایمان لائے تھے یقیں
بو الیسر تہا ایک صحابی بس حقیر
کیوں کیا ہی بول تو اُسکو اسیر
آگیا میری اعانت بالیقیں
نقل ہے جو مومنان باخبر
کیونکہ باندھی تھے انہیں تب سخت تر
تب کہا یاروں نے ای عالیجناب
سنکے یہ انصار جلدی سے گئے
تب صحابہ یوں خبر شہ کو دئے
پس نبی بحکم رحمۃ للعالمین
قیدیوں کے باب میں شاہِ عربؐ
تب کہی صدیقؓ نے شاہِ امم
اور کئے ہیں عرض حضرت سے عمرؓ
پیشوا ہیں یہ تو سب کفّار کے
پس پڑھی یہ آیت قرآن نبی

بدر میں بھی بس رہے ہیں سُن تمام
اسطرح کرنے لگے اونکو ندا
فائدہ ہرگز نہ دیوی وہ تمہیں
حشر میں بھی تم نہیں پاؤ عذاب
ای عمرؓ اسطرح تم سنتے نہیں
اونمیں تھی عباسؓ حضرت کے چچا
ہوگئے ایماں سے یہ سب بہرہ ور
قتل میں تم انکے جلدی مت کرو
لیک رکھتے تھے نہاں از مشرکین
وہ کیا عباسؓ کو اسدن اسیر
تو تو ہے حالانکہ لاغر او حقیر
میں کبھو دیکھا نہ تہا اُسکو کہیں
قیدیوں کو لائے ہیں تب قید کر
درد سے روتے تھے وہ اے باخبر
آپ کیوں ہوتے تھے نہیں مشغول خواب
بند کو عباسؓ کے ڈھیلے کئے
بند ہم عباسؓ کے ڈھیلے کئے
بند ڈھیلے کردئے سب کے وہیں
مشورت کی اپنی ہی یاروں سے تب
چھوڑیں اُنسے لیکے فدیہ از کرم
قتل ہی کردیں سبکو جلد تر
پس نے کیا پروا انہونکی مال سے
حق سے ابراہیمؑ نے جو عرض کی

تین دن کے بعد نکلے ہو سوار
کہ خدا وعدہ کیا تہا تم سے جو
تم اگر علم خدا حکم رسولؐ
عرض خدمت کی عمرؓ نے تب وہ ہاں
پر نہیں سکتے ہیں وے ای کامیاب
اور نوفل ابن حارث ای بسیر
نقل ہے یاروں سے بولے تہے رسولؐ
خاص جو عباسؓ ہے میرا چچا
اور وہ علم کے ہیں جاودان
اسکو پوچھا مصطفےٰؐ نے اے فہیم
بو الیسر بولا کہ ای حق کے حبیبؐ
شہ کہی اے بو الیسر وہ تہا ملک
دن گذر جب آئی شب پس درد سے
آہ اسکی آہ و زاری کے سبب
شہ کہی سیرو چچا کا درد و غم
پھر نہیں آواز آیا اُنکا عجب
شہ کہے سب بند دیکھے بند بھی
سرورِ عالم کو آئی نیند تب
کیا بلاشک قتل ان سبکو کریں
شرک سے آئندہ شاید آویں باز
او معاذ باصفا کی رائے بھی
شہ کہی صدیقؓ کو اے باکمال

آئے اس کنوی پہ شاہِ نامدا
آج کیا پہنچا نہیں تم کو کبھو
جان اور دل سی کئی ہوتی قبول
یا نبیؐ سنتے ہیں کیا یہ کافران
کہ زباں سے اپنے اب دیں جواب
ابن عم مصطفےٰؐ خیر البشر
از بنی ہاشم جماعت یک ملل
اسکو لائے ہیں بعد جور و جفا
شاہ کی خدمتمیں کہتے تھے نہاں
کہ قوی عباسؓ ہے مرد جسیم
خوبرو یک مرد باشکل مہیب
آگیا تیری مدد وہ از فلک
حضرت عباسؓ ہیں رونے لگے
نیند حضرتؐ کو نہیں آئی یہ شب
خواب کو مانع ہی میرے یک الم
پوچھے یاروں سے نبیؐ اسکا سبب
لطف سے کرو بچو ڈھیلے ابھی
شب وہ گذری اور ہوئی پھر صبح جب
یا کہ فدیہ لے کی اُن کو چھوڑ دیں
دولتِ اسلام سی ہوویں سرفراز
پس موافق تھی عمرؓ کے رائے کی
حال براہیمؑ سا تیرا ہے حال

فَمَن تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي وَمَن عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ

پس اس آیت کو پڑھے خیرالوریٰ | نوح پیغمبر کئے تھے جو دعا
اور فرمائے عمرؓ کو مسکرا | حال تیرا نوحؑ کے ہے حال سا

رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكَافِرِيْنَ دَيَّارًا

وحی پس آئی ہے از پروردگار | ای نبی اصحاب کو دے اختیار
فدیہ لا اُن قیدیوں کو چھوڑ دیں | یا کہ لیکر فدیہ قتل انکو کریں
شرط یہ ہے فدیہ لیتے ہیں مگر | شخص ستر تم سے لے نیکو سیر
سال آیندہ یقین ہونگے شہید | اسپہ بھی راضی ہوئے ہیں وہ سعید
کیونکہ اُمید قوی تھی یہ انہیں | کہ اسیروں کو یہ سب گر چھوڑ دیں
شاید آیندہ مسلمان ہوینگے | رحم بھی خویشی یہ انکے کئے
اور شہادت کے بھی وہ مشتاق تھے | اسلئے فدیہ پہ وے راضی ہوئے
نیک نازل آیتیں پھر حق نے کی | تب لئے حضرت فاروقؓ بھی
کہتے ہیں صدیقِ اکبرؓ اور رسولؐ | بیٹھے تھے روتے ہوئے ہر دو ملول
تب کہی فاروقؓ نے شاہِ عرب | آپ او صدیقؓ کیوں روتے ہیں اب
بولے تا اس سے میں بھی روؤں اب | گریہ غم آئے تکلف لاؤں اب
شہ کہے تیرے صحابہ آشکار | آہ جو فدیہ کئے ہیں اختیار
عرض تیرے پر کئے انکا عذاب | تھا بہت نزدیک بے ارتیاب
یک شجر نزدیک تھا اوسکو دکھا | شہ کہی اس سے بھی وہ نزدیک تھا
اور فرمائے اگر آتا عذاب | کوئی نا ہی سوے تو ہوتا کامیاب
غیر فاروقؓ اور معاذ پاکدین | کہ موافق تھا عمرؓ سے وہ یقین
کہتے ہیں جتنے دیا جو اختیار | قتل اور فدیہ میں اول آشکار
تھا وہ الحق امتحان کیواسطے | یہ عتاب آیا ہے بعد اسکے لئے
حق میں خاصوں کے یقین ایسا عتاب | جو کہ اب دنیا میں ہوتا ہے عتاب
تربیت ہے تربیت ہے تربیت | محض رحمت مصلحت ہے مصلحت
دیکھ تو یوں ہے مدارج میں لکھا | شیخ عبدالحقؒ محدث باصفا
نقل ہے نزدیک تب عباسؓ کے | اور قیدی جتنے حاضر بیش تھے
عرض وہ شہ سے کئے ای باوقار | یا نبیؐ فدیہ میں یہ کرلو شمار
شہ کہے لایا تو یہ زر اس لئے | کافروں کی تا کمک اس سے کرے
تیرے فدیہ میں نہوا اسکا حساب | تب کئے عباسؓ یوں عرض جناب
میں نہیں رکھتا ہوں زر اسکو سوا | آپ کیا چاہتے ہو ای خیرالوریٰ
خلق سے سایل چاہو آپ کا | انکو تب فرمائے شاہِ انبیا
کہ تو جب مکے سے نکلا ہے ادھر | اپنی عورت کو دیا جو مال و زر
مال و زر وہ کیا ہوا کہہ بیگمان | وہ ہوئے حیران یہ سن راز نہان
اُسکے تب عرض کئے شاہِ ہدا | راز مخفی آپ سے کس نے کہا
انکو فرمائے رسولؐ نامدار | کہ مجھے واقف کیا پروردگار
تب کہی عباسؓ نے شاہِ جہاں | واقعی واللہ یہ راز نہان
سب سے پوشیدہ رکھا میں بالیقین | حق سوا اسکا کوئی واقف نہیں
شاہدی دیتا ہوں میں بے شبہ و شک | ہو وہی معبود سب عالم کا یک
اور بیشک آپ اسکے رسولؐ | جانو دل سے میں کیا ایمان قبول
معجزے ایسے بہت پائے ظہور | بدر میں اس شاہ سے لے باشعور
ٹوٹی جب تیغ عکاشہ آشکار | اسکو یک لکڑی دئے شاہِ خیار
تیغ براں ہوگئی وہ بید رنگ | وہ اسی تلوار سے کرتا تھا جنگ
تھی وہی تلوار پاس اسکے مدام | تا شہادت کا پیا آخر وہ جام
دیدہ چشم قتادہ باوقار | ہوگیا حلقے سے باہر ایکبار
شہ لگائے اُسکو جب اپنا لعاب | وصل اسکا ہوگیا تب ہی شتاب
ہے از انجملہ مبارک یہ خبر | جو کئے ارشاد سالار بشر
فضل ہیں اہل بدر کو سب صحیح | آئے ہیں اکثر احادیث صحیح

اِنَّ اللّٰہَ قَدِ اطَّلَعَ عَلٰی اَھْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَکُمْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَقَدْ وَجَبَتْ لَکُمُ الْجَنَّۃُ

ہے روایت ایکدن روح الامین — آگئے ہیں عرض اے سالار دین
بدر کے غزوے مین تھے جو مومناں — انکی ہے کسطرح تم میں عزو شان
شہ کہی ہم جانتے ہیں انکو ہاں — بالیقین فاضلترین مومنان
تب کہی یون عرض جبرئیل امین — ہم بھی یونہی ای امام المرسلین
جو فرشتے آئے تھے اس جنگ مین — افضل الاملاک گنتے ہیں انہین
بدر کی جب فتح سے شاہ ہدا — وادی صفرا کتیں پہنچے ہین آ
سب غنایم کی ہاں قسمت لئے — آپ سیف ذوالفقار اسسے لئے
غزوہ خندق میں اس تلوار کو — تشنہ ہوئے ہین حیدر کرار کو
اس جگہ آئی حکایت یک عجیب — کہ بہت مشہور ہے وہ اے لبیب

حکایت

کہ جہاں بدر سے ہے یک جبل — اس سے ہے مسموع آواز طبل نقارہ
یعنے جیسا وقت فتح و نصر کے — بادشاہاں پاس نقارہ بجے
کہتے ہین جو بدر مین ای نامور — مومنونکو حق دیا فتح و ظفر
پس ہی یہ فتح و نصرت کی نشاں — حقتعالی نے رکھا ہے جاودان
اور بعضے عالمون نے یون کہا — کہ ہے اس میدان میں چلتی یک ہوا
اس سے آواز طبل بے ارتیاب — آوی ہے واللہ اعلم بالصواب
اور مواہب کا مصنف باصفا — یعنے شیخ قسطلانی یون لکہا
کہ بہت سے حاجیون نے یہ خبر — میں سنایا ورنہ کرتا تھا مگر
اور کچھ تاویل کرتا اسکیتیں — پس یہ کہ گیا ہون جبکہ میں
بدر میں یکدن کیا تھا جا مقام — میں سنا آواز وہ اسدن تمام
اور پھر ہیں بدر سے وہ شاہ جب — حضرت رقیہ نے رحلت کی تھی تب
اول بعثت مین با فوز و فلاح — کر دئے تھے انکا عثمان سے نکاح
اور اسہی سال میں اے باخبر — جنگ قرقرہ کو گئے خیر البشر
پر نہ جنگ اسمیں ہوا کفار سے — کہ وہ غائب ہوئے تھے خوف سے
پانسو اشتر ہی یک انکا غلام — مومناں پائے غنیمت لاکلام

احد کا غزوہ

سال سوم مین ہوا جنگ احد — ہے احد یک کوہ اے اہل خرد
وہ مدینے کے ہی پاس آباد واد — فاصلہ دو میل ہے یا کچھ زیاد
شہ کہ جو حضرت ہے رکھتے یہ جبل — دوست اسکو ہم ہی کہیں بے خلل
اب یہاں سے قصہ جنگ احد — دیکھئے لکھتا ہوں مجمل مستند
نقل ہے سب کافران زشت خو — کہ ہزیمت بدر مین پائے تھے جو
اس سبب سے تھے ندامت میں تمام — فکر اسباب عداوت میں مدام
عکرمہ ابن ابوجہل لعین — اور صفوان بن امیہ ای امین
اور ایسی ہی صنادید قریش — بدر میں مارے گئے تھے جنکے خویش
سب ابوسفیان سے بولے تھا تبھی — کہ تم دے ترغیب لوگونکو سبھی
تاکرین تائید وہ مال خطیر — تا فراہم اس سے ہو فوج جیش کثیر
اور ابوسفیان کھایا تھا قسم — کہ نہ جبتک لیون بدلہ جا کے ہم
سر کو نا روغن لگاؤں تب تلک — میل قربت ن ش لاؤں تب تلک
بدر مین یک حنظلہ اسکا پسر — یا مواقیسی ہوا دوسرا عمر
باوجود اسکے وہ لوگوں کو شدید — یوں کیا تھا خوب تاکید اکید
بیچ جنگ بدر مین جو پائے ہو — تم وہ کل مین نہ لوگوں سے کہو
تا شماتت ناکرین سن دشمناں — تا خوشی بزدل نہوویں دوستان
بس یا ترغیب بوسفیان تب — شہر او دیہات کے لوگونکو سب
کم اشرف میں تب سے سماگار — جمع مرداں ہوگئے [illegible] ہزار

یک جماعت نوحہ گر عورات کی
گرچہ بوسفیان جیدا ہے پسر
بدر میں مارا گیا تہا اسکا باپ
سات سو تھے اُنمیں بکتر پوش سب
اور سردار انکا بوسفیان تہا
یہ خبر سنتے ہی حضرتؐ بیدرنگ
لشکرِ کفار کا تب وہ حساب
بطنِ وادی میں اُحد کے پاس آ
ہوکے باہتھیار اصحابِ کرام
جمعہ کیدن وہ شہِ عالیجناب
دانت یک ٹوٹا ہی اس تلوار کا
جو ہوئے مذبوح گاواں اُسے نرکی
دانت جو تروار کا ٹوٹا شدید
اور بکتر میں جو پکڑا اُستوار
پر جوانمرداں کئے اصحاب سے
ہم رہیں گر شہر کے ہی میان
تب صحابہ میں خلاف آیا بہم
اور عبداللہ ابی ابن سلول
سعدؓ عبادہ وز انصارِ کرام
ضعف پر ہوگا ہمارے تب گمان
لشکرِ حق اب ہے تہیں فوجِ عظیم
فتح و نصرت یا شہادت ای رسول
تا لڑوں کفار سے میں جب تلک

کافروں نے اِس سفر میں سات لی
اور لارہنی تہا اس امر پر
اسلئے کینہ بہت رکھتی تھی آپ
تین ہزار اشتر تھے اے اہلِ ادب
پس مدینے کو وہ لشکر لیچلا
ہیں لگے کرنیکو تیاریٔ جنگ
دیکھہ آ ظاہر کیا شہ کو خواب
لشکرِ کفار تہا اترا ہوا
تہے حفاظت میں نبیؐ کی شب تمام
یوں کہی میں شبکو یک دیکہا ہوں خواب
یک زرہ مضبوط میں پکڑا ہی تہا
اسکی حضرتؐ نے یہی تعبیر کی
میرے خویشوں سے کوئی ہوگا شہید
ہے وہ یہ شہرِ مدینہ باوقار
بدر کے غزوہ میں جو حاضر نہ تھے
ناتوان جانینگے ہم کو کافران
بعض بولے شہر میں رہتے ہیں ہم
جو منافق تہا کیا وہ بھی قبول
دو قبیلے اوس و خزرج کے تمام
کافراں پاوینگے جرأت بیکران
آرزو ہے جنگ کی ہمکو قدیم
دوست ہیں شہر ہمیں وہ ہر قبول
بالیقین یہ زرہ نکہولوں تب تلک

کُشتگانِ بدر پر تا اپنے سب
بنتِ عتبہ ہندہ اسکی زن جو تھی
الغرض تھے اہلِ لشکر سہ ہزار
اور ہودے عورتوں کے آشکار
یہ خبر عباس مکے سے تبھی
ذوالحلیفہ میں وہ آ اُترے ہیں جب
تہا وہ حسبِ خطِ عباسِ جلیل
دسویں تھی تاریخ وہ شوال کی
اور باہتھیار ہو بعضے خیار
کہ ہوئے ہیں ذبح گاوان آشکار
اور بہت قوت سے یک بکتر کہ میں
کہ کئی مردانِ مرے اصحاب سے
ضرب جو میں سخت بکتر پر کیا
پس مدینے کو ہی مامن پائیں ہم
چاہیے مرضی اپنی ظاہر ہو شتاب
بس یہی بہتر کہ ہم بقتل و قتال
گر یہاں کفار آوینگے تو ہم
حضرتِ حمزہؓ مگر عمِّ نبیؐ
یوں کئے ہیں عرض اے شاہِ کریم
بدر میں تھے تین سو تیرہ نفر
یوں کیا ہی عرض مالک بن سنان
بولے حمزہؓ ہے قسم اللہ کی
اور نعمان ابن مالک نیکنام

وے کریں نوحہ ہمیشہ روز و شب
جد و کد اسکام میں زاید ہی کی
اُنمیں سب گھوڑونکے تھے دو سو سوار
اُنمیں پندرہ تھی مقرر روز شمار
لکھ ہے خدمت میں رسول اللہ کی
ابنِ منذر کو نبیؐ بھیجے ہیں تب
حسبنا اللہ شہ کہی نعم الوکیل
اور روزِ جمعہ کی وہ رات تھی
تہے مدینہ کے نگہباں ہوشیار
اور میری تلوار جو ہی ذوالفقار
ایک تکر سخت تر مارا ہوں میں
فی سبیل اللہ شہادت پائینگے
کوئی مارا جائیگا کافر بڑا
جنگ کے خاطر نہ باہر جائیں ہم
اسلئے کرنے لگے عرض جنابؐ
جاکے میدان میں کریں جنگ و جدال
چڑھ گھروں پر تیر و پتھر ماریں ہم
اور مہاجر کی جماعت یک بڑی
گر مدینے میں ہی ہم ہوویں مقیم
ہمکو یا این حق دیا فتح و ظفر
ہمکو وہ نعمت سے یک ہی بیگمان
کہ نبوت آپکو ہے جسنے دی
جو دلاور تھا بہ انصارِ کرام

یوں کیا ہی عرض حضرت کے جناب
شاہ عالم اسکو پوچھے ای امین
معرکے میں جنگ کے از کافران
الغرض باعث ہوئے اکثر صحاب
جمعہ کا پس شاہ دین خطبہ پڑہی
تم کو دیویگا خدا فتح و ظفر
پس نماز عصر پڑھ خیر الورا
سر پہ دستار مبارک باندہکر
آ رہے ہین سعد و سعید با ادب
آپکو کچھ جبر و اکراہ نا کرین
کیجیے ہین دستار و بکتر آپ پر
دیکھکر اصحاب حیران ہو گئے
حلم حالی کا ہو کب مجھسے خلاف
پیشتر کہہ چکا ہی ہین تمکو کہا
اسکے اور اعدا کے اسکے درمیان
اب بجا لاؤ جو کچھ بولوں تمہیں
پس مہاجر کا علم شاہ امم
اور تھیم اوس کا جھنڈا یقین
جو تھا عبد اللہ صحابی بصیر
انکے اسلام میں لے کردگار
سعد عبادہ صحابی نیک تہب
جب بنی نجار کو پہنچے ہیں آ
اور پہنچے ہین احد کو جب آ

آپ فرحِ گا وہ جو دیکھے بخواب
کس سبب سے پاوے وہ منت یقین
مین غم منہ پھیر لگا ارشاد زبان
جنگ کو باہر نکلنے پر شتاب
اور بہت وعظ و نصایح ہی کئے
حکم تیاری کئے پس فوج پر
لیگئے تشریف وہ دولت سرا
پہنے ہیں بکتر ہی اسلام جلد تر
حق تعالی سے آتی ہے عفت یہ جب
باندہ رہے پاک کے تابع رہین
اور ڈوالی سی بھی ہیں باندہ کمر
اور بہت دلسے پشیمان ہو گئے
ہے جرات جو ہوئی کچھ معاف
تم نہ مانیئے حد کو گدت لائے بڑا
حکم جب تک نا کرے حق بیگمان
کچھ صبر استقامت جنگ مین
ہاتھ حیدر کے دئیے ہیں از کرم
سعد عبادہ کو بخشے شاہ دین
ام مکتوم اسکی مادر ہی شہیر
تھے مجاہد غازیان سب یکہزار
اور سعد ابن معاذ با ادب
وہاں پڑہے مغرب امام الانبیا
وقت تھا وہ پس نماز صبح کا

قتل وہ میرا ہے ای شاہ جہان
وہ کہا رکھتا ہو نہیں شام و سحر
شہ کہے تو سچ کہا ہے باخرد
لاعلاج آخر ہوئے راضی رسول
اور فرمائے اگر صابر رہین
عازم میداں جو تھے صحب کرام
ہی گئے ہمراہ بو بکر و عمر
اور در حجرہ پہ یک خلق کثیر
ہمکو لازم ہے زمام اختیار
ان ہی باتو نیں صحابہ تھے سبھی
اور حمایل بھی ہے تیغ ذوالفقار
عرض سب کرنے لگے با انکسار
جو ہی اپنی رائے اشرف کیجیے
اب پیمبر کو نہیں یہ سازوار
کھولے اپنے تن سے وہ ہتھیار کو
فتح دیویگا تمہیں رب الجلیل
ہی روایت دوسری خیر الورا
اور تیسرا قوم خزرج کا لوا
شہ مدینے میں انہیں نائب کئے
انکو سب انہیں بکتر پوش تھے
پہنکر بکتر یہ دو سعد کرام
کرکے شب باشی وہاں ہے باخرد
تب اذان بولا بلال با نیاز

ہے قسم حقکی مین پاؤنگا جنان
حقکو اور حقکے نبی کو دوست تر
وہ شہادت پایا در جنگ احد
اور کراہت سے کیئے اسکو قبول
اور رکہیں ثابت قدم تم جنگ مین
ہوگئے مسرور شاہ ان سب تمام
ہوگئے تیار جب پیغامبر
منتظر اس شاہ کے تھے اے خبیر
ہاتہ مین یہ آپکے شہ جبار
لائے ہین تشریف ایسے میں نبی
اور نیزہ ہاتہ میں ہے آبدار
یا نبی ہے آپکو ہی اختیار
ہم دل و جان سے ہین تابع آپکے
کہ وہ با ہتھیار ہو جب آشکار
چھوڑ دین پر جنگ ان کفار کو
ہو ویگی کفار سب خوار و ذلیل
ہاتہ مصعب کے دئیے ہیں وہ لوا
ابن منذر کو ہیں فرمائے عطا
فوج لے جانب احد کی چلدئیے
وے دلیر ہین بہت پر جوش تھے
شاہ کے چلتے تھے آگے لاکلام
دوسرے دن آگے چلے سوئے احد
پڑہکے حضرت نے جماعت سے نماز

پہنا پہر بکتر پہ بکتر دوسرا ۔ اور مبارک سر پہ خود اپنے رکہا
جو کہ عبد اللہ تہا ابن جبیر ۔ دے سپاہ پنجاہ سات اسکے بخیر
تہی شگاف کوہ جو جائے خطر ۔ واں کہڑا اسکو کئے خیر البشر
اور فرمائے یہ تاکید اکید ۔ آویں گر اس سے کفار عنید
آئیں یہ سب تم تیر اندازی کرو ۔ راہ میں مولا کے جانبازی کرو
تمکو جبتک میں نہیں بلواؤنگا ۔ تم یہاں سے مت ہلو ہرگز ذرا
گرچہ مارے جاویں ہم سب جنگ میں ۔ یا پڑے لیکے ہم سبکو اڑیں
یا ہوں غالب دشمنوں پر بے ملال ۔ او یہاں کردیں انہیں ہم پائمال
پہر صفیں آراستہ کر فوج کے ۔ فوج اعدا کے مقابل کر دیئے
میمنہ پر تہا عکاشہ با صفا ۔ تہا ابو سلمہ بہ سمت میسرہ
بو عبیدہ سعد وقاص ایسیاں ۔ تہے مقدم فوج کے باعز و شاں
کافراں بہی فوج کو تیار کر ۔ آئے سرور کے مقابل بد گہر
اور طلحہ بن ابی طلحہ کے ہات ۔ دے نشاں اپنا دئیے تہے بد صفات
میمنہ پر انکے خالد بن ولید ۔ میسرہ پر عکرمہ تہا لے رشید
فوج سے ان کافروں کی لے خبیر ۔ مومنوں پر پہلے پہینکا جسنے تیر
تہا وہ بو عامر لعین بد ذات خام ۔ ساتہ لے آیا تہا جو پنجاہ غلام
قوم جسکی تہا وہ قبیلے سے یقین ۔ جا قریش سے ملا تہا وہ لعین
اور کہا تہا انکو یوں وہ بے ادب ۔ قوم میری لائی ہے اسلام اب
جب ملوں تو انکو پہیریں بیدرنگ ۔ بول یوں انکو دیا ترغیب جنگ
جا کے تمکو مدینے سے وہیں ۔ انکو لایا تہا احد تک وہ لعین
پس پکارا قوم کو لے اوسیو ۔ ہیں ابو عامر جو اب ہیں جانیو
اسکو بولے اوسکے لوگ مومناں ۔ لعنت اللہ علیک ای فلاں
انکو تعمیل سے نہ کرے تیرے خدا ۔ تب کہا ہے یوں وہ ملعون بہیا
قوم میری یہ میرے بعد از شتاب ۔ ہو گئی ایماں لا کر سب خراب
وہ بہی اور اسکے جو تہے پنجاہ غلام ۔ تیر اندازی لگے کرنے تمام
مومناں بہی جب لگے ہیں مارنے ۔ تاب لاکر نہ تکا وہ تہا سکے
ہندہ اور ہمراہ اسکے عورتیں ۔ دف بجا کر جلد تر گانے لگیں
اوسے کفار ہوں نیکو دلیر ۔ بیتیں وہ پڑہنے لگی ہیں نہ دیر
اور ابو عامر جو تہا وہ بد گہر ۔ قبل بعثت بار ہا شام و سحر
تہا وہ سرور کے نبوت کا مقر ۔ اور تہا بعثت کا ہر دم منتظر
بعد بعثت کے عدو ایسا ہوا ۔ اسکو فاسق بولتے تہے مصطفےٰ
جانکر شہ کو نبی اکثر یہود ۔ رہ گئے ہیں یونہی در کفر و جحود
الغرض طرفین سے جنگ جدال ۔ ہو گیا جب گرم اے نیکو خصال
ہاتہ میں سرور کے ایک تلوار تہی ۔ اور عجیب بیت تہی اسپر لکہی

فی الجبن عارٌ وفی الاقبال مکرمۃ ۔ والمرء بالجبن لا ینجو من القدر

بیٹے نامردی میں ہے بس ننگ و عار ۔ اور بزرگی ہے بڑی در کارزار
جبن نامردی کریگا گر کوئی ۔ وہ مقدر سے نہ چہوٹیگا کبہی
مصطفےٰ فرمانے یہ تروا سبہے ۔ کون ہے جو حق ادا اسکا کرے
چاہئیے لیتا وہ کئی اصحاب تب ۔ پر نہیں انکو دیئے شاہ عرب
بو دجانہ نے کہا عرض اس تلوار سے ۔ کیا ادا کرنا ہے حق فرمائیے
تہہ کہو مارے یہاں تک بیدرنغ ۔ کہ بلاشک اب یہ خم ہو جائے تیغ
وہ کہا کرتا ہوں حق اسکا ادا ۔ دو مجھے اسکو دیا شاہ ہدیٰ
بو دجانہ سرخ یک پٹکا نکال ۔ سر پہ باندھا اپنے از بہر جدال
دیکھ یہ انصار بولے مرحبا ۔ واہ یہ تیار مرنے پر ہوا
باندھتا تہا سرخ وہ پٹکا جو جب ۔ جنگ بیشک سخت کرتا تہا تب

جب خلافِ حکم پیغمبر کئے
پر عنایاتِ خداوندِ غفور
او بہت اصحابِ عالی اقتدار
خاص وہ شیرِ خدا شیرِ رسول
یوں وہ کہتے ہیں کہ اس عز و حبیب
میں گماں ایسا کیا ہونا آہ تب
اب یہی بہتر کہ کرکے کارزار
ناگہاں آئے نظر شاہِ ہدا
ہے روایت یک گروہِ کافراں
او بہت سے مشرکوں کو قتل کر
کراماتِ آپکی شئے بےسپر
بولے جبریلِ امین اے شاہِ دین
سنکے یہ حضرت نہایت خوش ہوئے
تب کہی جبریل اے شاہِ انام
خامہ عاجز اسکی ہے تفصیل سے
ابنِ قمیہ نے چلایا تیغ جب
کہ چلایا شہ پہ یک کافر نے تیر
کہتے ہیں بعضے یہ اعدائے نامور
او جو اس شاہ پر آتی تھی تیر
تب گرا بیہوش وہ نیکو سیر
حال کیا ہے اے فرزندِ نبی
اور کہا اب مصیبت اور الم
سعد سے بولا اخنس کے رکوع سے

یعنی میں علی سے ہوں اور علی مجھ سے ہے

ہو گیا بالعکس قصہ جانیئے
اُن صحابہ سے گئی ہرگز نہ دو
شرطِ اخلاصِ رسولِ کردگار
شاہِ مرداں مرتضیٰ زوجِ بتول
کافراں غلبہ کئے ہیں ملکر سب
اب غضب میں آکر شاید یہ سب
راہ میں جان کروں اپنی نثار
میں نے یوں سمجھا کہ اب شاید خدا
قصدِ سر کا کئے تب ایماں
کر دیئے ہیں سرنگوں وہ در سقر
دور کر دیتے مشرکوں کو مار کر
یہ نہایت ہی جوانمردی یقین
اِنَّہٗ مِنِّی اَنَا مِنْہُ کہے
ہیں یوں تم دونو بیشک لاکلام
خوف اس سختی کی ہے تطویل سے
طلحہ پھر شاہ پر سے اسکو تب
ہاتھ پر اپنے لیا تب وہ خبیر
طلحہ اسی زخم کھایا سخت تر
اپنے لیتا تھا بدن پر وہ خبیر
دیکھ یہہ صدیق آئے جلد تر
وہ کہا بالخیر ہے بالخیر ہے
سہل و آسان مجھپہ ہے اے ہمدم
بوئے خوش جنت کی آتی ہے مجھے

وہ شکست آئی ہے جو بعدِ ظفر
کہ وہ تھا اتقای ایمانکا سبب
کر ادا دادِ شجاعت دی چکے
دیکھئے ایسی جوانمردی کی داد
میں نے دیکھا جو طرف جاکر کہیں
اپنے پیغمبر کو از روئے زمین
پس کیا یک حملہ اُن کفار پر
بھیجکر اپنے فرشتوں کو یہاں
تب علیِ مرتضیٰ یک حملہ کر
اور کھڑے جبرئیل و میکائیل آ
ہے روایت حیدرِ والا نژاد
اور مواسات و مروت سے کمال
یعنی یوں فرمائے شاہِ مرسلین
الغرض اسدن علیِ والا نژاد
اور طلحہ ہاتھ اپنا لے سپر
زخم سے اسکے ہوا شل اوسکا ہات
اسکی کن انگلی بہت زخمی ہوی
باوجود اسکے وہ فردِ نامدار
اور دو کافر آہ دو تیر واسے
چہرۂ اقدس پہ مارا اسکے آن
اور تیرے پاس ہی سمجھا ہے مجھے
اور انس ابن نضر اے باد داد
بولکر یوں جا گرا کفار پر

تھی وہ بےحکمی کی شامت بیشتر
انکے توبہ کو کیا مقبول رب
اور کئے نقدِ شہادت لے چکے
کہ قیامت تک زمانہ کو ہے یاد
سرورِ عالم نظر آئے نہیں
لیگیا قدرت سے برچرخِ بریں
ہوگئے ہیں مشرکاں سب منتشر
شہ کی کرتا ہے حفاظت بیگماں
کر دیئے انکو پریشاں جلد تر
بر یمین و بر یسارِ مصطفیٰ
تب سبھی ہیں یہ جوانمردی کی داد
آپ سے رکھی جو حیدر خوشخصال
ہیں رسول اس سے وہ مرتضیٰ سے یقیں
جو شجاعت کی دئے ہیں اپنی داد
کر دیا تھا شاہِ عالم کا سپر
اور روایت آئی ہے اسکی بذات
اور تبھی وہ کام سے ہی باقی رہی
شاہ پر ہوتا تھا ہر دم جاں نثار
دو طرف سے سر پہ مارا ہیں اوسی
ہوش میں آکر وہ پوچھا شتاب
وہ کہا الحمد للہ فرح سے
بھی دیا یوں ہی جوانمردی کی داد
جنگ کر پایا شہادت جلد تر

اور سعد ابنِ ابی وقاص نے
لشکر کفار پر اے پاک خو
دیتے تھے ترغیب انکو شاہ دین
اور کسی کے حق میں وہ سالار دین
اور ابو طلحہ جو یک انصاری تہا
تیر مارا ہے یہانتک ایمیان
یا رسول اللہ کر دیوے خدا
اور کہتے ہے ابو طلحہ یہ تیر
دیدۂ چشم قتادہ اے خبیر
اور اول سے زیادہ روشنی
تساخ خر سیکی دے اسکو نبی
تیغ عبد اللہ کا عرجون تہا نام
حنظلہ تہا جو صحابی یک جلیل
وہ اسی شب مین ہوا تہا کتخدا
غیب سے آواز یک ناگاہ سنا
کافروں کیساتھ کر جنگ عظیم
نعش پر اسکے کبی حضرت نظر
وہ لگی کہنے جنب تہا وہ یقین
کر تسک اسکو ہی اے نیکنام
نقل کرتا ہی جمیلہ نیکنام
مینے تعبیر اسکی کی اسطرح پر
نعش کو جا اسکے میں دیکہا شتاب
ابن قمیہ اسکو مارا بے حیا

بحر مردی کا عجب غواص نے
ہے وہی اول چلایا تیر جو
تیر اندازی یہ کر کے آفرین
گاہے ایسا لفظ فرمائے نہین
تیر اندازی میں تہا ماہر بڑا
تین اسکے ہاتہ میں ٹوٹی کمان
آپ پر جان و تن میرا فدا
کافروں پر پھینک از فضل قدیر
آیا باہر جب لگی یک اسکو تیر
اسکے آنکہوں میں دیا رب غنی
ہوگئی یکسیتغ بہتر وہ تبہی
عون تہا اس تیغ عکاشہ کا نام
جسکو کہتے ہین ملایک کا غسیل
اور اپنی زن سے ہم بستر ہوا
کہ سوار اب ہو و اے فوج خدا
بہیجکر بہتوں کو در نار جحیم
غسل دیتے تھے ملایک آنکر
غسل کی فرصت مگر پایا نہین
بو حنیفہ اور کئے دوسرا امام
کہ اسی شب مینے دیکہی در منام
کہ شہادت پائیگا وہ جلد تر
رخش و سر سے تہا ٹپکتا اسکے آب
ہاتہ سید ہاہ آہ اسکا کٹ گیا

یوں کیا ظاہر شجاعت بالیقین
تیر سے رہا ہی اسکے کفار شریر
اور کہتے تھی کہ تو تیرین چلا
کون پھر ایسا جلیل الشان ہر
تہا کھڑا وہ شہ کے آگے باوقر
جب چلاتا تیر وہ کفار پر
دیکھی حضرت تیر جب آخر ہوی
لے کمانیں اسکو وہ کہتا تہا جب
شاہ دین اسکو لگا اپنا لعاب
او عبد اللہ جحش کی تیغ بھی
بد ریں جیسا عکاشہ کو دی
معتصم باللہ کیا عرجون خرید
نقل ہی جس شب میں حضرت فوج کی
غسل کرنے صبحکو وہ نامور
سنکے یہ آواز بے طاقت ہوا
آپ بھی پایا شہادت بعد ازاں
اسکی بی بی تھا جمیلہ جسکا نام
شاہ فرمائے فرشتے اس لئے
غسل دینے کو ہیں قایل اے رشید
کہ پڑا سوراخ یک در آسمان
بولتا ہے بوسعید سا عدی
آہ مصعب بن عمیر اے محترم
ہاتہ ڈالا یں سی اٹھایا تب علم

کہ نبی کہتے تھے جسپر آفرین
وارد دوزخ کو گئے اسدن کثیر
ہو مرے ماں باپ تیرے پیر فدا
یوں کہو جسکو شہ اکوان ہے
اور کیا تہا آپ کو شہ سپر
ایک نعرہ سخت کرتا سر بسر
جو ملے لکڑی اٹہا دینے لگو
تیر کی ہو شکل وہ لیتی تہی جب
اسکے صدقے میں شفا پائی شتاب
ٹوٹی اسہی جنگمیں جب اسکی زکی
ہوگئی وہ تیغ تب اعجاز سے
مول لے دینار دو سو اسعید
جو گئے سی احد جانب چلے
جب بھگایا ایک جا تب اپنا سر
چڑہ میں گہوڑے یہ جا شہ سے ملا
اسپہ ہو رضوان و رحمت جاودا
اس سے پوچھا بھیجے حال اسکا تمام
آسماں سے آکے غسل اسکو دئے
جب جنابت کی رکھے حالت شہید
حنظلہ اس سے گیا بر آسمان
جب یہ حال حنظلہ بولے نبی
جو مہاجر کا اٹہایا تھا علم
وہ لعین پھر اسکو آمارا باہم

ہاتھ ڈالا وان آہ اسکا کٹ گیا
پھر وہی ملعون چلایا اُسپو تیر
جنگ سے فارغ ہو سالار انام
سر وسر عالم کہے بے شبہ و شک
ایک کافر تھا طعیمہ بن عدی
تھا جبیر اُسکا بھتیجا زشت کام
گر کریگا قتل تو حمزہ کو تیں
کہتی تھی حمزہ کو تو مارے اگر
جب صفیں باندھے احد کو درمیان
آکے حمزہ جلد میدان میں وہین
پس کیا یک ضرب اُس پر وہ تمام
نیچے یک پتھر کے وحشی اُس زمان
حضرت حمزہ کے وہ سر کو لگا
تا سپر کر وہ لگا ہے بہا گئے
آہ وحشی آنکر حمزہ کے پاس
اور دیا اسکو لجا ہندہ کے ہاتھ
تاکہ خود وحشی سیاہ سخت دل
قتلہ کرکے آہ حمزہ کو تبھی
اور بناکر ہار انکے خواہ نخواہ
ہے روایت پانچ کفار لعین
ابن قمیہ لعنتی نے اس قدر
خون آلودہ ہوئے اس ضرب مین
اسکے دو دندان پیشین آہ تمام

تب بھی وہ چھوڑا نہیں گر لوا
تب گرا پایا شہادت وہ غیور
جبکہ مصعب کو پکار کے لیکے نام
یہ علم بردار تھا حق کا ملک
تھا سراپا غرق در بحر بدی
ایک وحشی نام تھا اُس کا غلام
تجھکو کردونگا یقیں آزاد مین
دونگی تجھکو میں بہت کچھ مال و زر
تب سپاہ دو فوج کا فوراں
اُسکو یوں کہنے لگے تب ای لعین
سرنگوں دار جہنم مین ہوا
دیکھتا قابو ہی بیٹھا تھا نہاں
پار سر کے دوسرے جانب ہوا
حضرت حمزہ زمین پر گر گئے
انکے چیرا ہے شکم کو بے ہراس
اُسکو وہ چابی بہت فرحت کیتا
طمع سے ایسا کیا بانعش غل
گوش و بینی انکے ہمراہ لیگئی
اپنے ڈالے ہیں گلو مین آہ آہ
یوں کہتے ہیں عہد آپس مین یقین
سنگ زندانی کیا اس شاہ پر
اسمین کڑیاں خود کی دو دو ہیں گئیں
گر پڑے پایا سعادت کا مرام

پس وہ لے جھنڈے کو سینے پر کھڑا
یک فرشتہ صورت مصعب سے آ
وہ فرشتہ تب کہا ہے یوں ہی
آہ حمزہ کی شہادت کا بیان
حضرت حمزہ نے اسکو قتل کر
نکلے جب جنگ احد کو کافران
ہندہ بوسفیان کی زن بھی پر غضب
آہ پس وحشی بطمع مال و زر
آکے میدان میں ندا ایسی کیا
آہ کیا لڑتا ہی تو اب جنگ ساتھ
درمیاں دو فوج کے وہ مثل شیر
جب ہوا نزدیک حمزہ کا گذر
باوجود اُسکے وہ شیر کبریا
نوش فرماکر شہادت کا وہ جام
اور نکالا اس معظم کا جگر
آہ ہندہ اسکو بولی تھی مگر
نعش حمزہ کی کہاں پوچھی وہ تب
یوں ہی سب شہدا کی بینی اور کان
آہ اس غزوہ مین شر کو بہت
کہ کرین قتل پیمبر بالضرور
جسکے رخسار مبارک باصفا
بوعبیدہ ابن جراح باادب
اور پیشانی سے شہ کے ایمان

داد وہ مردانگی کی ہے دیا
اس مہاجر کا علم لیکر کھڑا
یا رسول اللہ میں مصعب نہیں
کیا لکھوں لرزاں ہے خامہ اور زبان
بدر میں بھیجا تھا در نار سقر
بولا وحشی سے جبیر بد نشان
راہ میں وحشی سے وہ ملتی تھی جب
قتل پر حمزہ کے باندھا تھا کمر
کون ہے شیر مقابل ہووے آ
اور اُسکے مرسل بر حق کیسا تھ
ہاتھ میں لے تیغ پھرتے تھے دلیر
اُنپہ وہ پھینکا ہے حربہ جلد تر
جلد وحشی کا وہین پہچا کیا
باغ جنت میں گئے ہیں پس فرام
تھم سالار دو عالم کا جگر
کہ تو لاوے مجھکو حمزہ کا جگر
وہ لجا اسکو دکھایا نعش تب
قطع کرکے ہندہ دوسرے عورتان
رنج پہنچا ہے پیمبر کو بہت
تا ابد ہو لعن حق اُنپر صدور
والضحی جسکی قسم کھایا خدا
دانت اسکے ٹوٹے پہنچا ہے تب
بھی ہوا خون مبارک تب رواں

ریش اطہر تک وہ پہنچا خون جب — پونچھتے اسکو بھی فرماتے تھے تب
آنکھیں حالانکہ وہ سچا ہے مبر — تہا بلاتا حق کے سیدھی راہ پر

آہ کیونکر قوم پاویگی نجات — جھک گئے یہ اپنے پیغمبر کے سات
تب اس آیت کو وہیں بہیجا خدا — منع یون کہنے سے حضرت کو کیا

لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ

تب لگے یون عجز سے کرنے دعا — اے خدا وند کریم کبریا
اور لہو چادر سے اپنے وہ رسول — پونچھتے تھے اور کہتے تھے ملول
آسمان سے ہو ویگا نازل عذاب — تا زمین سے کچھ اگے بے ارتیاب
پتھر اک پہینکا ہے بر روے نبی — دک ٹوٹی یک مبارک دانت کی
بو سعید خدری بولا ایمان — پدر میرا یعنے مالک بن سنان
خون میرا انکا ہے جسکے ملے — نار دوزخ اسکو ہرگز نہ ملے
اور ستر زخم اسدن تیغ کے — چہرۂ اشرف پہ سر کے لگے
اور یہ کہتے ہیں کہ ستر سے مراد — ہے حقیقت ایسی کثرت رکھ تو یاد
ایک گڑہے میں آہ سرور گر پڑے — اور نظر سے خلق کے پنہاں ہوے
اور سے اوپر سے حیدر اپنا ہات — تب خبر ہے اوپر وہ شاہ کائنات
وہ دعا پائی اجابت کا اثر — بعضے اسدن ہی موے پائے سقر
اور شقی کافر جو تہا ابن خلف — بالیقین مطرف تہا او نا خلف
عرض کی اصحاب نے تب شاہ سے — حکم دیجے قتل تا کر دیں اسے
مارے ہیں گردن پہ اسکے جلد تر — بہاگا وہ ملعون گہوڑا پہیر کر
کافران کہنے لگے یون دیکھکر — زخم یہ ایسا نہیں کچھ سخت تر
ہے قسم حق کی اگر وہ شاہ دین — تہو کتا گر مجھ پہ میں مرتا وہیں
نقل ہے جب وہان سے فوج کافران — عازم مکہ ہوی ہے ایسیان

بخش میری قوم کو نادان ہے وہ — حال سے میرے بہت انجان ہے وہ
پونچھتا ہون خون مرا اسواسطے — ایک قطرہ بھی زمین پر گر پڑے
سعد بن قاص کا اک بہائی تہا — یعنے عتبہ وہ شقی بے حیا
پتھر اک پہینکا لعین ابن شہاب — شاہ کی کوئی ہوئی زخمی شتاب
خون اقدس شاہ کا چوسا ہے تب — یوں کئے ارشاد سالار عرب
اور زہری سے روایت آئی ایک — ہے لکہا شرح بخاری میں تو دیک
تب سے اعدا کی بچایا شہ کو رب — ہوگئے فی الفور چنگے زخم سب
جنگ کے آگے ہی اس سید نے جا — چند کھودے تھے گڑہے وہ کافران
حضرت طلحہ نے ہے تب اتر — شاہ عالم کو اٹہاے جلد تر
آپکے بدخواہ جو تھے بخ اشقیا — تب کہے ہیں حقیں انکے بددعا
او بعضے کافر ہی سال میں — مر گئے ہو مبتلا جنجال میں
کرکے تصدیق شہ پہ چلدیا — اور زبان سے ناسزا کہنے لگا
تب کہ جب نزدیک آیا وہ لعین — چھین لے اسکا ہی نیزہ شاہ دین
بیل کے مانند الڈانے لگا — سر پٹکنے اور چلانے لگا
آنکو یون کہنے لگا وہ بیحیا — زخم یہ کیسا ہے تم سوچو ذرا
زخم میرا گر بخلق ذو المجاز — منقسم ہو تو مرینگے بانیاز
شہر مکہ ایک ہی منزل پہ تہا — تب وہ کافر واصل دوزخ ہوا
ہے مواہب میں روایت ایسی سیر — واقدی راوی ہے از ابن عمر

روایت

ایک شب میں اس بیابانی لیکن — کہ جہان ابن خلف ملعون موا
مرد یک اس آگ سے نکلا اسیر — کہینچتا زنجیر روتا ہے نہیر

ماری یکا آتش کی جبہی ناگہان — ڈر گیا میں دیکھ کر اسکو وہان
کرتا تہا فریاد وہ نہی پیاس — کہتا ہا اک شخص سرا دیکھو اسے

کہ اسے پانی نہ دے تو کچھ ذرا — کہ نبی نے قتل ہے اسکو کیا
اور عبد اللہ جو تہا ابن حمید — قصد حضرت کا کیا وہ بھی عنید
نقل ہے حضرت خدا کے فضل سے — اس گڑھے جب نکل باہر کہ ہری
شاہ جب چڑھنے کو چاہے کوہ پر — ضعف بیحد آپ کو تہا تب مگر
طلحہ آ بیٹھے رسول محترم — چڑھ گئے رکھ پشت پر انکے قدم
ضعف اتنا تہا رسول اللہ پر — کہ گذا سے ظہر اسدم بیٹھکر
شاہ فرمائے نہ دو اسکا جواب — بار دیگر پھر وہ پوچھا یوں شتاب
کیا عمر ہے انمین پھر پوچھا وہ تب — شہ کہے مت دو جواب اسکا ابھی اب
ہوتے گر زندہ تو دیتے وے جواب — تب عمر کہنے لگے نالا کے تاب
تب ابوسفیان کھولا ہے زبان — شادمان ہو کر بتوصیف بتان
اپنے یارون کو شہ عالیجناب — حکم فرمائے کہ دو اسکا جواب
تب صحابہ سب باواز بلند — سعد یون کرنے لگے ہین فرحمند
یعنی عزیٰ ہمکو ہی تم کو نہین — عزیٰ یک بت ہے عرب مین تم فقیر
یعنی حق مولا ہمارا ہے سنو — کوئی نہین مولا تمہارے کافرو
کہ یہ بدلہ بدر کا ہے سر بسر — ہے کبھو تم کو کبھو ہم کو ظفر
سال آیندہ یقین ہے قتل و قتال — پھر تمہارا اور ہمارا ہے جدال
پس ابوسفیان لشکر ساتھ لے — عازم مکہ ہوا اس جا سے
شاہ فرمائے کہ سعد ابن ربیع — جسکو تہی انصار مین شان رفیع
سعد کو پایا ہے وہ در کشتگان — ایک رمق باقی تہا لیکن اسکا جان
بول پیغمبر کو تو میرا سلام — اور کہہ یہ سعد بولا ہے پیام
اور کہا اصحاب کو بعد سلام — انقیاد حضرت خیر الانام
ہین گر تقصیر تم سے ہو کہین — عذر تمکو پاس حق کے کچھ نہین
شاہ کی خدمت مین آکر باکمال — پس انصاری کیا سب عرض حال

ہے ابی ابن خلف اسکا نام — لعنۃ اللہ علیہ بالدوام
بو دجانہ اسپو کر یک ضرب تیغ — اسکو ڈالا ہے زمین پر بیدریغ
دیکھ کر اس شاہ کو بعض صحاب — دوڑ کر آئے ہین خدمت مین شتاب
کیونکہ پہنے تہے دو بکتر مصطفےٰ — اور بڑا ہی تعب بھی زخمون کا تہا
اور فرمائے کہ طلحہ نے بسر — کر لیا جنت کو واجب آپ پر
اور پوچھا آکے بوسفیان ہان — کیا یہ لوگون مین محمد ہے یہان
کیا ہے ابن ابو قحافہ یا نہین — پھر کئے منع جواب شاہ دین
تب ابوسفیان یون کہنے لگا — کوئی اب انمین نہین باقی رہا
ای عدو اللہ تو بولا جو خطاب — سب زندہ ہین یقین از فضل رب
یون کہا اعل ہبل اعل ہبل — یعنی ہی اونچا ہبل اونچا ہبل
بولیو اللہ اعلیٰ و اجل — ہے بزرگ اللہ و برتر و اجل
پھر ابوسفیان کہا بار دوم — لنا عزیٰ ولا عزیٰ لکم
شاہ فرمائے جواب اسکا ہو تم — اللہ مولانا ولا مولیٰ لکم
یونہی یارون نے کہا فرحت کیساتھ — پھر ابوسفیان کہا آخر یہ بات
گرچہ حکم اسکا نہین ہے نے کیا — اور نظر آیا نہ وہ مجھکو بڑا
شاہ فرمائے کہ ہے بہتر کہو — ہم بھی سب تیار ہین پھر کہو
پس لگے کرنے صحابہ مین تلاش — لشکر اسلام کے مردون کی لاش
ہے کہان لے آؤ کوئی اسکی خبر — ایک انصاری گیا تب جلدتر
اسکو پہنچایا سلام مصطفےٰ — سعد نے اسطرح تب اس سے کہا
یا نبی حق آپ کو دیوے جزا — کر چکے حق رسالت آپ ادا
جان و دل سے تم بجا لاؤ سدا — تم رہو حکم نبی پر جان فدا
پس تب بولا سو ہین رحلت کیا — مرغ روح پرواز جنت مین کیا
یقین اسکی کی ہے حضرت نے دعا — سعد سے راضی ہوئے رب الوریٰ

پس شہیدون پر گئے حضرت گذر / آہ جب حمزہؓ کی پہنچے نعش پر
تہا تمکم جیسا ہوا انکا یقین / اور انہین مثلہ کئے تھے مشرکین
دیکھ یون انکو بہت غمگین ہوے / اور تب اسطرح فرمانے لگے
کہ کبھی غصہ نہ آیا اس قدر / مجھکو اب آیا ہے غصہ جسقدر
ہے قسم اللہ کی بے ارتیاب / گر قریشون پر مین ہوؤن ستیاب
درعوض حمزہ کے مین ای مومنین / شخص ستر کو کرون مثلہ یقین
جب کہی اسطرح وہ شاہ ہدا / جلد یہ آیت خدا نازل کیا

وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهِ

وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِلصَّابِرِينَ

جب یہ آیت پائی ہے شرف نزول / اسطرح کہنے لگے حقکے رسول
کہ کیا مین صبر رب الانام / مین گواہون ان شہیدون پر تمام
حکم فرمائے کہ یک یک قبر مین / اُنسے دو دو شخص کو مدفن کری
اور جو زاید ہو پڑھا قرآن سے / اسکی نعش پاک آگے کیجیے
حضرت حمزہؓ کا تہا یک بہانجا / یعنی عبد اللہ جحش کان صفا
دفن اسکو حضرت حمزہؓ کے سات / کردئے یک قبر مین ای نیکذات
اور انس ابن نضر اے باخبر / آہ زخمی ہو گیا تھا اسقدر
کوئی پہچانا نہین اُسکو مگر / بہن اُسکی پہچانی انگلیان دیکھکر
اور علم بردار مصعب بن عمیر / جسکا کچھ گذرا ہے آگے ذکر خیر
باپ تہا اُسکا بڑا ہی مالدار / سخت کافر دشمن شاہ خیار
جبکہ وہ لایا ہی ایمان باکمال / باپ نے اسکو دیا گھر سے نکال
عیش و عشرت ناز و نعمت چھوڑ کے / رشتۂ پدری بہی اس سے توڑ کے
سر بسر وہ تارک الدنیا ہوا / جان و دل سے طالب مولا ہوا
شاہ کی خدمت مین تہا لیل و نہار / آپکی الفت مین ہی تہا جان نثار
حکم شہ سے جب مدینے کو گیا / گیا وہان اسلام کو رونق دیا
کیا کیا تائید دین و شرع کی / دین احمد کے اصول و فرع کی
دعوت اسلام مین وہ نامدار / جبکہ باندہا ہے کمر لیل و نہار
نور سے اسلام کے ہی سربسر / ہو گیا سارا مدینہ جلوہ گر
رہنمائی سے اُسی کی اے خبیر / لائے ہین ایمان انصار کثیر
الغرض ایسا وہ فرد نامور / فقر مین ذی فخر تہا شام و سحر
داخل اصحاب صفہ تہا سدا / بینوا ایسا رکھا اُسکو خدا
کہ ہوا اس جنگ مین جب وہ شہید / دیکھکے جان جنت کیا ہی جدید
کہ کفن کے خاطر اک چادر سوا / پاس اُسکے اور کچھ کپڑا نہ تھا
ایسی چھوٹی تہی وہ چادر سر بسر / بس نہ آتی پاؤن سے لے تا بسر
پاؤنکو ڈہانپے تو رہتا سر کھلا / سر کو ڈہانپے تو کھلے رہتے تھے پا
دیکھ اسکو چشم شاہ نے کی نم / یون کیا ہے حکم با درد و الم
کہ اسی چادر سے ڈہانپو اسکا سر / اور ڈالو گھانس اوسکے پاؤن پر

روایت

آہ شیطان لعین اس روز جا / یہ خبر شہر مدینے مین دیا
کہ یہ غزوہ مین رسول انس و جان / آہ پائے ہین شہادت بیگمان
خبر شیطان گرچہ سچی نہ تھی / دہوم محشر کی مدینے مین مچی
بی بیان اطفال ہو کر بے قرار / دوڑ نکلین سوئے احد بے اختیار
آہ پر غم حضرت زہرا بتولؓ / آئین حضرت پاس محزون و ملول
کیا لکہون مین آہ اس غمناک غم / بس یہان ہے قاصر و عاجز قلم
شاہ کے زخمونکو دہوتی تہین جناب / ڈہال مین اپنے علی لاتے تھے آب
خون پاک اس کا نہین ہوتا تہا بند / دیکھکر اسکو بتولؓ دردمند
آگ سلگا اور جلا کر یک حصیر / راکہ ڈالی زخم اوپر سے تبہیر

الغرض کر دفن شہدا کو تمام / جب مدینے کو چلے شاہ انام

شاہ فرمائے اسے بہائی ترا / یعنی عبد اللہ جحش مارا گیا

بولی عبد اللہ کو بخشے خدا / اسکو پھر فرمائے وہ شاہ ہدا

بعد فرمائے اسے شوہر ترا / یعنی مصعب بھی یقیں مارا گیا

سنکے شوہر سے عورت کو بجان / کیا قوی ہوتی ہے الفت بیگمان

موت شوہر جب سنی وہ دلفگار / ہو گئی بے صبر اور بے اختیار

آکھڑی تھی وہ بھی وہیں دلفگار / پدر کا کرتی تھی اپنے انتظار

دیکھی ہر لشکری میں وہ جان پدر / حضرت حمزہؓ نہیں آئے نظر

اُنسے پوچھے فاطمہ اے ذوالوقر / پدر ہے میرا کہاں دیجے خبر

اشک بھر آئے رہا ہرگز نہ تاب / اور نہ غم سے دے سکے اسکا جواب

آئی ایسے میں سواری شاہ کی / سرور عالم رسول اللہ کی

شاہ کے مرکب کی پکڑی جا باگ / عرض یوں کرنے لگی ہے دردناک

آہ یہ سنتے ہی اس دلگیر سے / اشک بھر آئے رسول اللہ کے

سنکے یہ غمگین ہو کہنے لگی / آتی ہے اس بات سے بو خون کی

غم کو اسکے دیکھ اصحاب کبار / آہ یکسر ہو گئے ہیں اشکبار

شاہ فرمائے اے بیٹی کیا کہوں / گریباں اسکی شہادت کا کروں

آگے جب چلنے لگے شاہ زمن / ہر قبیلے کے تمامی مرد و زن

سب ہماری سختیاں آساں ہیں / آپ پر سب کشتگاں قرباں ہیں

ایک زن کے پدر و شوہر اور پسر / تھے موئے جنگ احد میں سربسر

تب مدینے سے یہ سنکر لی بیاں / دوڑے ہیں سوئے احد کرتے فغاں

راہ میں یک شخص مل اس سے کہا / باپ اور بہائی بھی اور بیٹا تیرا

کیا خبر ہے کہہ رسول اللہ کی / اُسنے بولا خیر سے ہیں نبی

پس یہی اسکی نظر حضرت پہ جب / بولی وہ الحمد للہ پر طرب

راستے میں شہ سے حمنہ آملی / جو پھوپھیری بہن تھی اس شاہ کی

واقعہ یہ سن وہ پژمردہ دل / ہے پڑھی انا الیہ راجعون

کہ ہوا ماموں ترا حمزہؓ شہید / پھر کہے ویسا ہی کہی وہ ای سعید

ہو گئی یہ سنکے بے صبر و قرار / اور وہیں رونے لگی ہے زار زار

بہائی اور ماموں کی رحلت کی خبر / سنکے وہ ساکن رہی ہے صبر کر

فاطمہ حمزہؓ کی بیٹی کا الم / آہ کیا بولوں کہ لرزاں ہے قلم

لشکریاں اس لشکر اسلام کے / ایک کے بعد ایک جب آنے لگے

فکر زاید پھر ہوئی اسکے تئیں / آئے ہیں ایسے میں صدیق گزیں

نام حمزہ کا ہے لی جب وہ یتیم / دل ہوا صدیق اکبر کا دو نیم

بولے اب تشریف لاتے ہیں رسول / کہہ کے یوں آگے بڑھے ہیں وہ ملول

آتے تھے یاراں جو ہمراہ آپکے / حضرت حمزہؓ جب نہیں بھی تھے

یا رسول اللہ پدر میرا کہاں / والد عالی قدر میرا کہاں

اسکو فرمائے کہ اے لخت جگر / میں پدر تیرا رہونگا غم نہ کر

بس بہت ہی درد سے رونے لگی / منہ کو اپنے اشک سے دھونے لگی

بولی اے پیغمبر رب مجید / کسطرح والد ہوا میرا شہید

تجھ میں طاقت رہیگی زینہار / سنکے یہ پھر بھی ہوئی ہے زار زار

بس یہی کہتے تھے استقبال آ / جب سلامت آپ کو لایا خدا

روایت

جب کیا شیطان نے یہیں ندا / کہ شہادت پائے شاہ انبیا

انہیں وہ عورت بھی تھی جسکا پدر / جان دیا تھا اور شوہر اور پسر

ای فلاں اس جنگ میں مارے گئے / بولی پیغمبر پہ سے صدقہ ہوئے

وہ کہی بتلاؤ حضرت کا حال / دفع ہو تجھ سے نامراد و پر ملال

اور کہی بالخیر جب لائے قدم / آپ مجھ پر ہیں تو آساں ہر الم

عبد اشہل کے گھروں سے رسول / جب چلے روتی تھی عورات طول
سنکے وہ آواز فرمائے حزین / رونے والی کوئی حمزہ پر نہین
سنکے یہ فرمان انصار کرام / بھیجے اپنے عورتوں انکو لاکلام
سوئے زنان حمزہ کے گھر کو آئی سب / نوحہ زاری اسپہ کرتی تھی شب
شاہ ہین پوچھے ہیں پس بیدار ہو / کسکا یہ آواز رونے کا کہو
بولے ہین انصار کی عورات سے / نوحہ کرتی ہیں چچا پر آپکے
تب کئے ارشاد شاہ انبیا / کہ یقین مقصود میرا یہ نہ تھا
کر دعا پس حق میں ان عورات کے / جلد تر سب کو وہین رخصت دئے
دوسرے دن منع فرمائے یقین / نوحہ کرنا مردگون پر مسلمین

شہدائے احد کی فضیلت

فضل شہدائے احد مین ای خبیر / آئے ہیں اخبار و آثار کثیر
اور ہر ہر سال مین شاہ انام / آکی جاتے تھے زیارت کو مدام
فاطمہ جو ہے خزاعی ای پسر / یاد رکھ اسطرح دیتی ہے خبر
جاکے یکدن مین احد مین یوں کہا / السلام علیک یا عم نبی
مین سنی ہوں خبر حمزہ سی جواب / رحمت اللہ بھی کہا وہ بالصواب
اور یونہی ابن خالد باصفا / اپنے خالہ سی روایت ہی کیا
کہ زیارت کو احد کے ای ہمام / مین گئی تھی ساتھ میرے دو غلام
مین سنی تھی مصطفیٰ سے یہ خبر / کہ کئے ارشاد یوں خیر البشر
کہ شہیدوں پر احد کے تم تمام / کچھ جاکر ای مسلمانوں سلام
ہین وے زندہ اور دیتے ہیں جواب / مین بھی جاکر کی سلام انپر شتاب
مین سنی بے شبہ تب انسے جواب / اور یوں بولے ہین وے رحمت مآب
انکو ہم پہچانتے ہین بالیقین / آئی ہین لرزہ مین یہ سنکر وہین
جلد ہو کر اپنے مرکب پر سوار / مین ہوئی واں سے روانہ آشکار
نقل ہے چالیس چھے سال جب / گذرے از جنگ احد ایسے باادب
ایک صدمے سے کہلے بعضے قبور / لاش تھی تازے انہونکے بے قصور
اور کئے انہیں شہیداں سربسر / ہاتھ کو اپنے رکھے تھی زخم پر
جب سر کتا زخم سے ہاتھ ایمان / خون پاک انکا وہین تھا روان
حق ہے راضی انہونسے بالدوام / بھی ہے کہہ جنت مین انکو شاد کام
اور دوسرے روز از جنگ احد / نکلے پھر جنگ حمراء الاسد

حمراء الاسد کا غزوہ

اسکا یہ قصہ ہے کفار لعین / جب گئے مکے کو رجعت آمین
ے لگی کرنے ملامت سربسر / راہ مین آپس مین سب بایکدگر
کیوں مسلمانوں کو چھوڑا ہمنے ہائے / فتح ہوئی لیکن پشیمانی اٹھائے
لوٹ ہم جاوین مدینے کو ابھی / مسلمونکو قید کر لاوین سبھی
اور کردین قتل سب کو جلد تر / ہند تا جنگ جدل کا ہووے در
شاہ کی خدمت مین پہنچی یہ خبر / حکم فرمائے تبھی خیر البشر
جنگ مین حاضر تھے کل کے روز جو / آج بھی نکلین وہی تیار ہو
اور شریک انہیں ہووے دوسرا / حکم یہ کرتے ہی شاہ انبیا
باوجود زخم و جسم ناتوان / ہوگئے ہیں جمع آسب جانثاران
اور احد کو لگ گئے تھی جو نشان / وہ بھی کھولے نہیں تھے مومنان
پس وہ جھنڈا مرتضیٰ کے ہاتھ دے / اور ستر غازیوں کو ساتھ لے
شہ نے سی ہین انکی بید رنگ / تا کرین ان کافروں سے جاکے جنگ
غازیاں ستر وہی تھے نامدار / گئے احد مین جو گئے تھے کارزار
حضرت طلحہ پہ ستر زخم تھے / عبدالرحمن کو زیادہ بیس سے
ایسے ہی انہیں بہت مجروح تھے / نکلے ہیں تب حکم پر اس شاہ کے
جاکے پہنچے ہیں یہ حمراء الاسد / ہفت میل اوپر ہے وہ ای باخرد

دعت کے خاطر بحکم شاہ دین — پانسو سنگائی چپے مسلمین
وہ ابھی ایمان لایا تھا مگر — دوستی رکھتا تھا با خیر البشر
اسکو یوں بولا ہی معبد آکے ضیم — کہ نبی آتا ہے با فوج عظیم
لیکے لشکر ساتھ اپنا اے میاں — جلد مکے کو ہوا واں سے روان

عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ کا سریہ ربیع طرف

ایک سریہ اُنسے ہی جانو وہی — کہ شہادت جس میں عاصم کی ہوئی
آہ وہ سفیان ہذلی بے حیا — ابن خالد پیشوائے اشقیاء
اور کفار قریشوں سے ملا — تہنیت جنگ احد کی کی ادا
کر دیا تھا قتل عاصمؓ اہل خیر — تیسرے کو طلحہ جو تھے کو زبیرؓ
اونٹ سو انعام اسکو دیونگی — سر کے کاسے میں خمر بھر پیونگی
قوم سے اپنی ہی سات اشرار کو — سات بد اطوار بد کردار کو
کہ ہماری قوم سے خیر البشر — شرف ایمان سے ہوئی ہے بہرہ ور
اور وے ساتوں منافق بد صفات — ملتمس اکثر ہوئے عاصم کے ساتھ
کیا زہے قسمت ہمارے ہے یقین — سیکھیں تا تیرے سے ہم احکام دین
اور امیر اونپر کئے عاصم کو ہی — پس مدینے سے نکلکر تھے سبھی
ایک منافق اُنسے تب ہو کر جدا — یہ خبر سفیان کو جا کر دیا
پس تھے اصحاب نبی بیقیل و قال — ہو گئے تیار بر جنگ و جدال
حضرت عاصم کہا از بہر دین — جان نثاری ہی ہے آسان یقین
بولا عاصم کوئی مشرک کی پناہ — میں نہیں لیتا مجھے بس ہے الٰہ
اور کیا یا رب تجھے ہیں یہ التجا — کہ نہ چھوڑے کوئی کافر تن مرا
سر کے کاسے میں مرے سلیوی شراب — تا کرے حق اسکو اس سے کامیاب
پس دعا کرنے لگا وہ پاکباز — بارگاہ کبریا میں با نیاز
حق کیا اسکی دعا کو مستجاب — او دیا ہے یہ خبر شہ کو شتاب

یک خزاعی قوم کا سردار تھا — نام معبد اُسکا نیک اطوار تھا
جا ابوسفیان سے روحا میں ملا — لوٹنے کا قصد بوسفیان کیا
اور بدلہ تم سے چاہا ہے یقین — سنکے بوسفیاں ہوا لرزاں و حزین
سنکے حضرت لشکر وہاں تین روز — پس مدینے کو ہوئی رونق فروز
سال سوم میں تواریخ جو ہوئے — جو سرایا حکم سے شہ کے گئے
اُسکا یہ قصہ ہے کہ جنگ احد — آئے جب مکے کو کفار اشد
یک جماعت کافروں کی لیکے ساتھ — جلد تر مکے کو آیا بد صفات
سعد کی بیٹی سلافہ جو تھی بد — اسکے دو بیٹوں کو در جنگ احد
اُسنے کی تھی نذر ان تینوں کے سر — کوئی لا دیوے مجھے گر کاٹ کر
جب سنا سفیان ملعون یہ خبر — آہ اُسکے سو شتر پہ طمع کر
مکر یک سکھلا کے بھیجا شاہ پاس — شاہ سے وہ جا کئے یوں التماس
پس ہمیں قرآن سکھلانے لئے — یک صحابہ کی جماعت بھیجئے
اس سے کہتے یا تمنا بار بار — گر تجھے بھیجے رسول باوقار
الغرض ہمراہ اُنکے مصطفےؐ — بھیجے دس اصحاب کو ای باصفا
جب ہدیرا تک پہنچے ہیں جان — تھکے اور سفیان کو جو ہے درمیان
ساتھ لی دو صد لعین کو وہ شریر — آ کے چاہا اُنکو سب کر دیں اسیر
تھے کہو ہم سے نہ کچھ کار زار — تم ہیں تھوڑے نا ہو طاقت نہ یار
کافراں بولے کہ تو جلدی نہ کر — ہم امان تمکو دیتے ہیں سربسر
میں کیا ہوں بھلا ایسا عقل مند — تا نہیں کافر کے تا دوں اپنا بند
اور سنا ہوں میں سلافہ نابکار — نذریوں کی ہے بلا شک آشکار
یہ خبر پہنچا ویگا سرور کو کون — یہ سنا دیویگا پیغمبر کو کون
یہ ہمارے حال سے اے کردگار — تو پیمبر کو ہمارے دے خبر
پس لگا لڑنے کو عاصمؓ تیر سے — تیر بھی جب اسکو سب آخر ہوئے

احوال خبیب رضی اللہ عنہ

جنگ نیزے سے ہی وہ کرتا تھا تب ۔ نیزہ بھی ٹوٹا ہے اسکا آہ جب
تیغ اپنی کھینچکر وہ باصفا ۔ رو بقبلہ ہو کیا ہے یہ دعا
یا الٰہی تن کو میرے رکھ نگاہ ۔ بالیقین از شر کفار تباہ
پس شہیدان وا مردی و تمام ۔ وہ پیا آخر شہادت کا ہی جام
کافران چاہے ہے کہ کاٹیں اسکا سر ۔ بھیجیں وہ سو اونٹ جا کر جلد تر
کھیلوں کو شہد کے بھیجا خدا ۔ ٹے ہوئے اسیر نگہبان جلد آ
قصد جب کرتے تھے اسکا کافران ۔ کاٹتے تھے ان کو آکر نگہبان
شام کو اسدن گئی بارش ہوئی ۔ حکم حق سے نعش عاصم لے گئی
آٹھہ تن اُسدن اُنہوں سے اصحاب ۔ پا شہادت دار جنت مین گئے
او خبیب و زید کو ہے اشقیا ۔ قید کر بیچے ہیں پس مکے مین لا
بدر کی غزوہ مین جب بیشک و ریب ۔ قتل حارث کو کیا تھا جو خبیب
اسکی قیمت سو شتر ٹھہری تھی ۔ مول لی حارث کی بیٹی اسکو تب
زید مارا تھا اُمیہ کے تئین ۔ اُسکا جو بیٹا تھا صفوان لعین
وہ شقی اُسکو خریدا بے ہراس ۔ اونٹ دیکر اسکی قیمت میں پچاس
ماہ ذیقعدہ تھا وہ آہ نیک نام ۔ نقل ہے گذرے تلک شہر حرام
کافروں نے انکو رکھا قید کر ۔ او دئے انکو بہت رنج و ضرر
کہتی تھی حارث کی بیٹی اسکا ۔ کہ تھا قیدی جب خبیب باوفا
بیڑیاں لوہے کی پا مین سخت تر ۔ بند تھا پھر قیدخانے کا ہی در
قید مین انکو رکھا تا تھا سدا ۔ غیب سے یہ اسکو دیتا تھا خدا
او نہیں تھا موسم انگور تب ۔ دیکھہ یہ ہم اُسکو کرتے تھے عجب
ہے بخاری مین جو یہ خبر صحیح ۔ لائے ہین اہل سیر ہی سب صحیح
الغرض گذرے ہین جب ماہ حرام ۔ تب خبیب و زید کو کفار خام
موضع تنعیم مین لا سر بسر ۔ کھینچ کے بھیجا چڑھائے دار پر
انسے تب بولا خبیب سرفراز ۔ چھوڑ دو دو رکعت گذاروں تا نماز
ڈالا انکے دلمین رب العلمین ۔ سب قبولے یہ سخن وے شیر گیر
پس گزارا آہ دو رکعت خبیب ۔ چھوڑا مقتول و نخین یہ سنت خبیب
اور کہا پڑھتا زیادہ مین نماز ۔ با خضوع و با خشوع و با نیاز
پر کہو گے تم کہ یہ مرنے سے ڈر ۔ باندھا ہے طول عبادت مین کمر
پڑھ کئی ابیات وہ بر اشقیا ۔ لعنت و نفرین کیا او بد دعا
پس خدا نے کی دعا اسکی قبول ۔ تھے وہاں حاضر جو کفار جہول
ہوئے عرصہ مین یہ آفات کثیر ۔ مبتلا ہوئے ہین تا سعید
پس چڑھائے دار پر اسکو ہین ۔ اُسکا منہ کعبے طرف رکھے نہین
سنکے اُسکا منہ کی طرف ۔ تب کہا پھر یون خبیب با شرف
کچھ ضرر اس سے نہیں میرا ہوا ۔ ہر چند پھر لاؤن اُدھر ہی رخ مرا
جبکہ فی الواقع مدینہ ای میان ۔ اسکا تھا قبلہ حقیقی بیگمان
کہ وہان تھے وہ رسول ذو الجلال ۔ پھر گئے کیا اور اس عاشق کا حال
آئینہ مین عشق کے وہ باصفا ۔ تھا نظر کرتا جمال مصطفےٰ
اسکو تب حال تھا و دیدار نبی ۔ دل سے حاضر تھا بہ دربار نبی
اسکو بولے کافران بے حیا ۔ ملت اسلام سے تو باز آ
انکو بولا ہے خبیب محترم ۔ خالق ارض و سما کی ہے قسم
گر بھی دیونگے سب تجھے زمین ۔ تا پھرے ہم زینہار از دین تئین
دوست کیخاطر نہیں یکجان فدا ۔ سو ہزار ار جان ہین ہر آن فدا
پھر کہے کفار تو چاہتا ہے کیا ۔ کہ ہو تیری جائے پر اب مصطفا
اور سلامت تو رہے اپنے مکان ۔ وہ کہا حق کی قسم اے کافران
مین بچا ہونگا کبھی یہ جان بین ۔ کہ چبھے کانٹا نبی کے پانو مین
او سلامت مین گھر تب اپنے گھر ۔ جان مرا اُنپر فدا شام و سحر

او بہت اسکو ڈرا کے مشرکیں
دین حق سے پر وہ دل پھیرا نہیں

تب خبیب محترم ای باصفا
یوں لگا کرنے خدا سے التجا

تا مرا پہنچا دے حضرت کو سلام
خاتم مسند نبوت کو سلام

زید بن اسلم نے وہ کی یوں خبر
کر رہے ہیں شہ جن و بشر

وحی کے آثار اشرف ناگہان
ہو گئے ظاہر بشاہ دو جہان

اور فرمائی خبیبؓ باصفا
جو مقید شہر میں مکے کے تھا

دار پر چڑھ وہ کیا مجھکو سلام
اب کہا آ مجھکو جبرئیل ہمام

نیزے اُ ہاتھوں میں آئے جلد تر
ضرب کرنیکو خبیبؓ پاک پر

آہ انکے مار سے نالا کئے تاب
دار پر کرتا تھا از بس اضطراب

تب کہا الحمد للہ با طرب
رو بقبلہ کر دیا اب مجھکو رب

پر شریعت او طریقت انکی تب
ظاہر و باطن کیا ہی جمع رب

پشت اشرف سے ہوا وہ انکی پار
وہ پڑھا تب کلمہ طیب بکار

تا ابد اس سے خدا راضی رہے
اسکو شہدا میں سرفرازی رہے

کر خبیبؓ باصفا کا اقتدا
وہ بھی دو رکعت کیا ہی تب ادا

پس شہید اسکو کیا ای نیک نام
بھیجا انسطاس صفوان کا غلام

کہ محمد کے ہیں یہ جیسے صحاب
کرسکے ہیں کیا انہیں ایسی صحاب

آ کہ خبر قتل انکی اے ہمام
منتشر ملک عرب میں ہو تمام

شہ صحابہ کو کئے تب یہ خطاب
کون ہے تم میں کہ اب جاوے شتاب

بھیجے تب یہ حکم مقداد و زبیرؓ
ہو گئے تیار وے دونو بخیر

یوں ہی تنعیم میں پہنچے ہیں جا
دار پر ہی تھا خبیبؓ باصفا

قتل سے تھا اسکے دن چالیسواں
خون بھی تھا اسکے زخموں سے رواں

اسکو آہستہ اُتارے دار سے
کوئی خبر پایا نہ ان کفار سے

انکا پیچھا کرکے ستر کافران
جا ملائی راستہ کے درمیان

آہ اسکے قتل پر کفار سب
ہو گئے ہیں متفق اشرار جب

یا الٰہی یہ تو سب ہیں دشمناں
دوست اب میرا نہیں کوئی یہاں

تو ہی اب پہنچا دے اے رب قدیر
مصطفیٰ کو میری تسلیم اخیر

مجلس آرا تھے کئے یارونکے سات
میں بھی حاضر تھا وہاں اے نیک ذات

شہ دئے ہے تسلیم کا اسکے جواب
درد و رقت سے لگے رونے شتاب

دار پر اسکو چڑھائے کافران
اور کئے اس پر جفائے بیکران

نقل ہے چالیس مشرک بچہ ہا
بدر میں جنکے موئے تھے اقربا

جسم میں اسکے چبھانے کو لگے
آہ دل اسکا دکھانیکو لگے

آہ جو کرتا تھا حرکت درمیان
رو بقبلہ ہو گیا ہے ناگہان

گرچہ تھا ہر حال میں وہ با شرف
بس حقیقی اپنے ہی قبلے طرف

الغرض سینے پہ اسکے ای امین
مارا نیزہ ایک مردود و لعین

کلمۂ توحید ہی پڑھتا ہوا
وہ خراماں باغ جنت میں گیا

زید بن دثنہ کو اسکے بعد ازاں
دار پہ لائے ہیں جب کافران

جو خبیبؓ اوپر کئے جور و جفا
زیدؓ پر بھی کر گئے وے بیوفا

جب شہادت پائے ہیں زید و خبیب
یوں ابوسفیاں کہا بیشک و ریب

پس خبیبؓ باصفا کو سربسر
کافراں چھوڑے ہیں وو ہی دار پر

اسکا سب احوال وہاں اے باصفا
وحی سے ہے معلوم سرور کو ہوا

او خبیب محترم کو دار سے
وہ آتارے تو اسے جنت ملے

پس وہ نکلے شب ہو گئے تھے رواں
دن کو اندر غار کے رہتے نہان

کافراں چالیس گرد اس دار کے
آکے سوتے تھے حفاظت کیلئے

بوئے مشک اس سے مہکتی تھی عجب
اور تر و تازہ تھا اسکا جسم سب

لاش باندھا اپنے گھوڑے پر زبیرؓ
پس مدینے کو چلے دونوں بخیر

نعش اسکی وہ آتارے بر زمین
ہو گئی غائب زمین میں وو ہیں

وہ دو نو حملہ کئے کفار پر　　غایتِ مردی سے مثل شیرِ نر
پس بفتح و نصرت وے ہر دو شجیع　　آئے حضرت سے با شانِ رفیع
کرتے ہیں فخر و مباہات کثیر　　آسمان پر اے بشیر اے نذیر

عبد اللہ بن انیس کا سریہ

جو وہاں سفیان ہذلی تہا مقیم　　قتل عاصم کو کیا تہا وہ لئیم
کاٹا عبد اللہ نے سفیان کا سر　　اور چلا سوئے مدینہ جلد تر
مکڑی اک جالا تنی ہی اسپہ آ　　غارِ ہجرت میں تنی تھی جیونکہ جا
جلد تر پہنچا مدینے کو ہے آ　　پاس شہ کے اس لعین کا سر رکھا
　　اور اس ہی سال سبطِ مصطفےٰ

کافران طاقت پناہ کے رہنما　　ہو گئے ہیں جلد ترسا ئے فرار
آ کہا جبرئیل نے سالار سے　　کہ فلک یہ پہر دو اپنے پاس سے
شاہ ان یاروں کو نہیں بھیجے تھے جو　　تہا مہینا وہ صفر کا جانیو
اور عبد اللہ انیس باصفا　　حکم سے سرور کے عرنہ کو گیا
ایک لشکر جمع کرتا تہا وہان　　تا کرے جا جنگ با شاہِ جہان
اسکا جب پیچھا لئے ہیں کافران　　وہ ہوا اک غارِ صحرا میں نہان
ڈھونڈھ کر واپس پہری سب کافران　　پس نکلکر غار سے وہ بعد ازان
خوش ہوے پیغمبر اور یاران تمام　　اس سے بس راضی ہی رب الانام
ہے امام دین حسین پیدا ہوا

ہجرت سے چوتھے سال کا احوال بیر معونہ کا جنگ جسمیں ستر قاریان قرآن شہید ہوئے

سال چہارم میں صفر کے درمیان　　فوج اک اصحاب کی با عز و شان
اس کا یہ قصہ ہی عامر بو براء　　نجد سے آ شاہِ عالم سے ملا
اب کئی اصحاب کو لے راہ پر　　آپ سوئے نجد بھیجو گے اگر
میں بھی اونکے ساتھ ایمان لاؤنگا　　جا وہان ہی یہ شرف میں پاؤنگا
وہ کہا اندیشہ کچھ مت کیجیے　　میں بھی ہوں انکی حمایت کیلئے
اپنے تب ستر صحابہ کو رسول　　بھیجے ہیں کر عرض کو اسکی قبول
عمدگانِ نجد کے سب نام پر　　ایک پروانہ لکھے پیغامبر
او تھی سارے فقیران مفلسان　　عابدان پرہیزگاران مخلصان
رات کو کرتے عبادت میں قیام　　طاعت و ذکر و تلاوت میں مدام
مکہ او عسفان کے بیچ ای نیکنام　　اترے ہیں بیر معونہ پر تمام
جلد آگے لیگیا عامر کے پاس　　نجد کا سردار تہا وہ ناسپاس
اور بنی عامر کو وہ مردودِ خر　　ان صحابہ کو بلایا جنگ پر
وہ شقی دوسرے قبائل سے وہیں　　جمع اک لشکر بڑا کرکے یقین

نجد کی جانب ہیں بھیجے مصطفےٰ　　جنگ واں بیر معونہ کا ہوا
شہ دئے ترغیب ایمان اسکو جب　　وہ کیا یوں عرضِ خدمت با ادب
ہی قوی امید مجھ کو یا نبی　　کہ ہماری قوم ایمان لائیگی
عرض یہ سنکر کہے وہ شاہِ دین　　نجد کے لوگوں سے ہیں ایمن نہیں
میں پناہ دیکر لیجاؤں انکو سب　　خلق کو تا ہو ہدایت کا سبب
او منذر بن عمرو کو لے خبیر　　شاہِ عالم نے کیا اونپر امیر
آہ ہوئے ہفتاد اصحاب کبار　　قاریان قرآن کے تھے نامدار
لکڑیاں لا بیچ دنکو وہ کرام　　تھے قیمت اہل صفہ کو تمام
جب ہوئے نے سو غرض وہ اتقیا　　ہو گئے راہی بحکم مصطفےٰ
اک صحابی نام تہا جس کا حرام　　لیکے وہ پروانۂ خیر الانام
دیکھتے ہی نامۂ خیر الوریٰ　　اس شقی نے قتل قاصد کو کیا
وہ کہے انکو پناہ دے بو براء　　لایا ہی پس نالزین ہم انکی جا
آہ ہوئے ستر صحابہ پر گیا　　ہو محاصر تنگ ان سب کو کیا

ستر قاریان قرآن کی شہادت

کھینچ تلواروں کو یہ بھی بے درنگ | بس شجاعت سے کئی تھا انکی جنگ
ایک منذر بچ گیا تھا کافران | بولے اب دیتے ہیں ہم تجکو امان
وہ بھی تنہا کافروں سے جنگ کر | پایا ہے آخر شہادت کا ثمر
ناگہاں دیکھے ہیں وے لشکر طرف | آہ اڑتے ہیں پرندے صف بصف
دیکھے دو نوں چڑھ کے اک ٹیلے پہ تب | پائے ان اصحاب کو مقتول سب
پوچھا کیا تجویز حارث از عمر | وہ کہا جا شاہ کو دینا خبر
پس ہیں وہ کافروں کو مار کر | آپ بھی پایا شہادت جلد تر
اور کہا سمجھا نتا ہے کیا تو اب | خوب اپنی کشتگوں یاروں کو سب
پوچھا عامر کیا ترا تھا کوئی یار | جو نظر انہیں نہ آوے زینہار
انہیں تھا لیکن نظر آتا نہیں | سنکے یہ پوچھا عمر سے وہ لعین
تھا ہمارے بیچ وہ فاضل نامدار | اور عابد متقی پرہیزگار
اور بوقت دفن شہدا ایمان | نعش کی اسکی نہیں پائے نشان

عامر بن فہیرہ کی نعش کا آسمان پر جانا

تھا جو عامر بن فہیرہ نیکنام | تھا ہی جدعان کا پہلے غلام
ایک رطل سونے سے کر اسکو خرید | کر دیے آزاد صدیق سعید
جب کئے ہجرت شہ عالیجناب | اس سفر میں بھی تھا ہمرہ رکاب
بے تردد یہ کرامت دیکھ کر | شرف یاں سے ہوا وہ بہرور
جبکہ جینے سے ہوئے سب ناامید | یوں کہی رو رو کے اے رب مجید
اسکو پہنچائی تبھی روح الامین | شہ جواب اسکا دیے ہو کر حزین
کہ لیجا نعش اسکی بالائے فلک | پھر زمین پر جلد لے آئے ملک
نقل ہے وہ بو براء نجدی جو آ | لے گیا تھا ان صحابہ کو بلا
جو تھا عامر بن طفیل بے حیا | تھا بھتیجا بو براء کا پُر دغا
تھا ربیعہ بو براء کا جو پسر | عامر ملعون کا قصد قتل کر
پس کیا طاعون بہی اسکو مبتلا | قتل طاعون شتر رب العلا

اور شہادت پائی آخر وے تمام | کعب یک زخمی پڑا تھا وے بنام
وہ کہا مجکو نہیں ہرگز قبول | یہ پناہ زشت کفار جہول
انسے حارث اور عمر بھی بچ گئے | کہ تھے وے اونٹان چرانیکو گئے
بولے آپس میں کہ یہ اڑنا طیور | فی الحقیقت کچھ نہیں آفت سے دور
اور تڑپتے ہیں لہو میں وے تمام | اور کھڑی ہے فوج کفار لئام
بولا حارث نے عمر سے بھائی جان | پھر شہادت ایسی ہیں پاونگے کہاں
اور عمر کے لیکے پیشانی کے بال | کر دیا آزاد عامر زشت حال
وہ کہا ہاں آ جا ہر سر کے پاس | کہدیا نام و نسب ای حق شناس
بولا ہاں صدیق اکبر کا غلام | یعنے عامر بن فہیرہ نیکنام
بول اب مجکو وہ کیسا شخص تھا | تب عمر اس خبر سے یون کہنے لگا
بولا عامر جبکہ وہ مارا گیا | آسمان پہ لے گئے اسکو اٹھا
حکم سے حق کے ملک اسکے تئین | کر دئے تھے دفن لا زیر زمین
نقد ایمان کا وہ جیب پایا ہے گنج | الحاں دیتے تھے اسکو درد و رنج
سابق الاسلام تھا وہ باوقا | اور تھا از اولیائے نامدار
اس کا قاتل جبکہ دیکھا ہے عیان | نعش اسکی جو گئی بر آسمان
ہے روایت جب کہ ستر قاریان | ہو گئی محصور فوج کافران
ہم سے پہنچا اب تحیات و سلام | در حضور حضرت خیر الانام
اور عامر بن فہیرہ کی خبر | یوں دئے ہیں حضرت خیر البشر
روح علیین میں اسکی لیگئے | لا زمین پر دفن جنتے کو کئے
ہو بہت اس واقعہ سے شرمسار | اندنوں میں ہی ہوا ہے آشکار
گرچہ ایمان تو برا لایا نہیں | پر ہوا اس کام سے اندوہگین
کہتے ہیں مارا انسے تیر سے جا | اسکی مجلس میں مگر وہ نہیں موا
جبکہ تھا گھوڑے پہ اپنے وہ سوار | مر کے دوزخ کو گیا وہ نابکار

ہے روایت جب سُنے خیر البشر ۔ اپنے یاروں کی شہادت کی خبر
آہ غمگین حزین ایسے ہوئے ۔ کر کسی کرب مین نبی وہ ہوئے
مشرکانِ رعل اور ذکوان پر ۔ اور غطفان اور بنی لحیان پر
اک مہینے تک کئے ہین بد دعا ۔ در قنوت فجر وہ شاہ ہدا
آکے جو بیر معونہ مین لڑے ۔ مشرک ان تینوں قبائل کے ہی تھے
اور لڑے جو عامر ذیشان سے ۔ تھے بنو لحیان بے ایمان سے
دن مواہب مین لکھا اسکی خبر ۔ آئی حضرت پاس اکہی وقت پر
اس لئے وہ سب قبائل پر یقین ۔ بد دعا اک ہی کئے ہین شاہ دین
اور ربیع الاول اندر اے خبیر ۔ شہ کئے ہین غزوہ قوم نضیر

بنی نضیر کا غزوہ

وہ قبیلہ اک یہود کا تھا جان ۔ جب بد عہدی کئے شہ سے میاں
تھا کہنا نہ جنہر اک اُن مین بڑا ۔ وہ کہا تم جو کئے ہین یہ دعا
مین سمجھتا ہوں کہ تم کو سزا ۔ وہ نبی فرما ہین گے حکم جلا
وہ تو ہے بے شبہ ختم المرسلین ۔ ذکر ہے توریت مین انکا یقین
اُنسے تم ایمان لاؤ جلد تر ۔ وہ جہانکی ہے سعادت سر بسر
یا کہ تم ہو جاؤ سب جزیہ گذار ۔ اور وطن اپنا نہ چھوڑو زینہار
بولے دین ہوئے کا نا چھوڑین گے ہم ۔ دار وطن ہی بلکہ سب توڑین گے ہم
حکم بس بھیجے ہین شاہ بحر و بر ۔ کہ اٹھا لین بار اونٹان جسقدر
آشنا لیکے رخت لی تھیار اب ۔ تم چلے جاؤ وطن کو چھوڑ سب
لادکے چھ سو اونٹ پر سامان وے لا ۔ تین تین اشخاص مین یک اونٹ تھا
بعضے خیبر کو گئے بعضے بشام ۔ دوسرے ملکوں طرف بعضے لیا مقام
سب نا ہنجار اپنے کو سنوار ۔ دف بجا گاتے بجاتے نابکار
جلد بازار مدینہ سے گئے ۔ سب پریشان اور سرگردان ہوئے
ہو گئی ہے تب وہ ناپاک زمین پاک ۔ اس فواح پاک کی پاکیزہ خاک
خود بچاہ اُنکے بچاہ بکتر ان ۔ اور زمین باغات و اسباب گھران
تین سو چالیس بکتر انکے تیغ ۔ خالصے مین شہ کے آئے بید ریغ
ہے روایت جب مہاجر پاک تن ۔ آئے تھے مکہ سے چھوڑا اپنا وطن
چھوڑ کر گھر بار اور اہل و عیال ۔ محض انصار رضائے ذو الجلال
غربت و کربت کو انکی لا کلام ۔ دیکھکر حضرت کی انصار کرام
ان سے کچھ ایسا بجا لائے سلوک ۔ کہ جہاں نادم ہین امرا و ملوک
اپنے باغات و مکانات و زمین ۔ حصہ کر آدھے دیئے اُن کیتین
بلکہ انصاری کوئی عالی قدر ۔ دو زنین رکھتا تھا متعدد اگر
اُنسے وہ بعضونکو دیتا تھا طلاق ۔ تا نکاح اُنسے کرین وے با وفاق
دل سے کئے حق اخوت وہ ادا ۔ تا ابد انکو جزا دیوے خدا
جب بنو نضیر کی وہ باغات و زمین ۔ ہاتھ آئی شاہ عالم کے یقین
شاہ انصارونکو اپنے یوں کہے ۔ تم مہاجر پر بہت احسان کئے
اب یہ باغات و زمین جو آئی ہاتھ ۔ حصہ چاہیں تم بھی گر اپنی ذات
لیجو حصے اپنے تم بے قیل و قال ۔ اور مہاجر پر رکھو یونہی بحال
جو ہوئے ہین انکو تم اے اہل دین ۔ اپنے باغات و مکانات و زمین
یہین حصے اپنے نا چاہین اگر ۔ لیجو واپس اُنسے اپنے باغ و گھر
ہین مہاجر کو ہی دیتا ہوں تمام ۔ یہ زمین باغ و مکان سب لا کلام
تب کئے ہین عرض سعدین ہمام ۔ ہر دو سرداران انصار کرام
یا رسول اللہ یہ اموال سب ۔ دیجیئے تو ہم مہاجر کو ہی اب
کہ وے آئے چھوڑ اپنے خانمان ۔ اور زن و اولاد باغات و مکان
اور دیئے ہم انکو جو کچھ آشکار ۔ وہ کبھی واپس نہ لیں ہم زینہار
وے مکانون مین ہمارے ہی رہین ۔ خیر و برکت کا سبب ہوگا یہین

ہم سبھی ساتھ رہتی ہین اب
عرض یہہ ہوتی ہے کہ انصاب

سنکی یہ حضرت بہت شاد ہوئی
او دعا بھی انکی حق مین یون کہی

اللّٰهم اغفر للانصار و ابناء الانصار و ابناء ابناء الانصار

اور اسی سالمین ہوئے با صفا
بدر موعد کا یقین غزوہ ہوا

جب ہوئے نزدیک وعدہ کے دن
ہے روانہ بادشاہ انس و جن

ابو سفیان مکہ سے نکل
تھوڑے منزل جاکے بر عزم جدل

قحط کے ایام ہین اب ہمکو ین
جنگ اب ہرگز مناسب ہی نہین

آٹھ دن رہ منتظر شاہ ہدا
پھر مدینے کو ہوئے رونق فزا

بعد میلاد حسن پنجاہ شب
جب ہوئے ہین منقضی از فضل رب

اور مہ شوال مین ای بافلاح
شہ کئی ہین ام سلمہ کو نکاح

اور عبد اللہ عثمان کا پسر
یعنی سبط حضرت خیر البشر

فاطمہ ام علی قدسی صفات
پائے اسی سال مین تینو وفات

شاہ کی خدمت مین لائے انکو یہود
شہ سزا پوچھی تو یوں بولے یہود

شہر مین انکو پھراتا ہے سزا
ہی یقین توریت مین یونہی لکھا

پس ہین توریت مین دیکھو منگا
رجم ہی ہمین زنا کی تہی سزا

زید بن ثابت بحکم شاہ زود
سیکھا پندرہ روز مین خط یہود

بدر الموعد کا غزوہ

او احد بولا تہا ابو سفیان غدر
جنگ ہی پھر سال آیندہ بہ بدر

پانزدہ صد غازیونکو لیکے سات
بدر مین آئے ہین جانے نیک ذات

رغبت اسلام کو وہ غدر لا
اپنے ہمراہیون سی یون کہنے لگا

جاکے آیندہ کرینگے ہم قتال
پھر گیا ہی سبکو لے بیقیل و قال

او ہوا پیدا انہی کا نور عین
ماہ شعبان کی چہارم کو حسین

فاطمہ زہرا کو تب ہے ریب مین
ٹہرا ہی حمل امام دین حسین

او ذو القعدہ مین زینب کتین
عقد مین لائے ہین اپنے شاہ دین

او زینب زوجہ شاہ جہان
جو خزیمہ کی تھی بیٹی ای میان

اک یہودی نی یہودیہ کی سات
جب کیا فعل زنا وہ بدصفات

کرکے کالا انکا منہ ای باشرف
اونٹ پر بٹھلا کی منہ کر دم طرف

شہ کہی تم جھوٹھ کہتے ہو یقین
حکم یہ توریت مین ہرگز نہین

پس ہوئے دونونکو امام انس و جان
جلد تر سنگسار کروائی ہیں جان

او اسی ہی سالمین ای نیک نام
حکم قرآن ہسی خمر ہوگئی حرام

ہجرت سی پانچوین سال کا احوال

سال ہجرت مین بفرمان خدا
شہ نی زینب سی نکاح اپنا کیا

اور مہ مولد مین حضرت فوج لے
دومۃ الجندل کے غزوہ کو گئی

وہ قری مین تھی وہان بعضی ہین
رکھتی تھی قصد مدینہ بھی الیقین

ہوگئے کفار سے سارے فرار
انکو ڈہونڈوائی بہت شاہ غیا

مریسیع کا غزوہ

اور اسی غزوہ کے بعد از بافلاح
شہ جویریہ کو لائے در نکاح

ڈہونڈہتی اسکو کئے اصحاب تمام
پر وہان پانی نہتا ای نیکنام

دومۃ الجندل کا غزوہ

او در روز زفاف ہی باصواب
حق نے بھیجا آیت حکم حجاب

نام اک جا کا ہے وہ با اشتباہ
ہی مدینہ سی وہ پندرہ دنکی راہ

جا ہزار اشخاص سی پیغامبر
غارت انکو کرنے سب جانور

پر کہین پتہ نہین انکا لگا
پھر مدینہ کو ہوئے رونق فزا

اور مہ شعبان مین خیر البشر
بھی کئی جنگ مریسیع اکبر

جب پھرے اس جنگ سی شاہ ہدا
رہ مین مالا عائشہ کا گم ہوا

آیت حکم تیمم بر رسول
پائی ہی جسکے سبب شرف نزول

اور وہ مالا اونٹ کے نیچے ہی تہا
بر جناب پاک اُمّ المومنین
آہ اس قصے کی نشتر سر بسر
مختصر تہا ہو نہین کچہ وہ بیان
راہ مین اُترے تھے ہم سب ایک شب
آئی تنگ ہووا امر تہا جو وہان
پس مین بیٹھی ہی جا پہ آن کے
پیچھے لشکر کے رہتے تھے شہ اوسے
سنتے ہی آواز اسکا مین اُٹھی
مین ہی تنہا ہو گئی اُسپر سوار
تہا بڑا انکا ابی ابن سلول
ہی عجب ترت کہ بعضے مومنان
تہی خلیری بہن جو صدیق کی
بولتی ہی عائشہ لے با ادب
اور مجہی اصلا نتہی اُس سے خبر
ایکدن مسطح کی مادر ہو خفا
وہ کہی مجکو ای نادان تو بہی
پس نہ یاد وہ میری بیماسی تہی
تہا یہی مقصود باطن کا مرا
وہ حکایت کیا ہی میرے باہین
ان بہت محبوب شوہر کی جو
اور غالب سپہ آتے ہین شدید
مین کہی سبحان اللہ آہ پھر

جب اٹہائی اونٹ کو تب پھر ملا
زوجۂ محبوبۂ سلطان دین
پارہ پارہ کرتی ہی دل اور جگر
اب روایات صحیحہ سے بیان
کوچ کا اس شب ہوا اعلام جب
باندہ اشتر پہ ہودے آگی روان
مجہی بلوانے بہی کوئی آپ نکلے
لاکے تارے مین جو چیزین ہا گئے
اپنا منہ چادر سے اپنے ڈہانپ لی
پس چلا وہ اونٹ کی لیکر مہار
باندہتا تہا افترا وہ بو الفضول
ہی شریک انمین ہوا ہی ان ابی
اسکا بیٹا تہا یہ مسطح لے زکی
ہم سب آپہنچے مدینہ کو ہین جب
حال متغیر نبی کا تہا مگر
حقیقین اس مسطح کی کی ہی بد دعا
کیا نہین سکی سنی ہے وہ بدی
بیقراری اور نا چاری ہوی
یہ حکایت تا کرون تحقیق جا
دل ہی میرا اس سے پیچ و تاب مین
اور اسکے پاس عالی قدر ہو
صبر کر حق ہی بس کئے امید
کیا یہ تہمت ہو گئی ہے مشتہر

اور ابہی سال ہین لے با وفاق
یعنی بی بی عائشہ پاک سلیم
خامہ لرزان ہی بیان تحریر سے
ہی روایت عائشہ سے آمین
تب اکیلی ہی قضا حاجت کئین
لیکے حمالان نے سمجہا تہا یہی
نیند آئی سو گئی مین ناگہان
دیکہ کر مجکو وہان وہ دل فگار
پاس میرے اونٹ کو بٹہلا دیا
دوپہر کو پہنچی مین لشکر مین جا
لوگ جو تہمت کئی بیخوف باک
ایک حسان ابن ثابت لے پسر
اور ام المومنین زینب کی بہان
اک مہینے تک تو مین بیمار تہی
التفات اگلا نہ تہا وہ مجہ پہ تب
مین کہی کیون اسپہ کی تو بد دعا
مین کہی کیا ہی دئے مجکو خبر
مینے تب کی عرض اے خیر البشر
حکم جانے کا دئے مجہ کو نبی
بولی لے دختر نکر تو فکر و غم
اور ایسا ازار ان بہی دیا کو تین
پاس شوہر پاک ہو وے جو مگر
کیا رسول اللہ اور میرا پدر

آہ مردان کئے اہل نفاق
باندہے تہمت اور بہتان عظیم
اور لرزان ہی زبان تقریر سے
کہ پہر اس جنگ سے جب شاہ دین
تھی گئی باہر نکل لشکر سے مین
کہ مین بیٹہی ہون ابی ہودے مین
صبح کو صفوان آپہنچا وہان
انا للہ کی پڑہا آیت پکار
جا کھڑا دور اور نہ مجہی کچہ کہا
باندہے بہتان مجہ پہ بعض اشقیا
حق تعالی نے کیا انکو ہلاک
اور مسطح آہ انہین تہا دگر
حمنہ بنت جحش بہی انہین جان
خلق مین شہرت تہی اس بہتان کی
فکر کی یا رب ہے کیا اسکا سبب
وہ تو حاضر بدر کے غزوہ مین تہا
قصۂ بہتان کہی وہ سر بسر
گر اجازت ہو تو جاؤن انکے گہر
مان سے جا پوچہی کہ ای مادر مری
ای مری بیٹی خدا کی ہے قسم
باتین اسپر اکثر ایسے ہوتے ہین
ہی بدی خلق سے کیا اسکو ڈر
سن چکے ہین انکے بہتان کی خبر

درد و غم غالب ہوا میرے پہ تب
دوسرے گھر مین مرا پدر سعید
اور کہا ای عائشہ کر صبر اب
اور روتی تھی ہمیشہ اسقدر
اور کہی جب مشورت خیر البشر
کیونکہ بیٹھے وہ نجاست پر سدا
بولے یون عثمان کہ چہاؤن آپکی
کب نہ حافظ آپکے ازواج کا
اور نماز اندر ہی دی سنے خبر
جمع نہ کیے خاطر اشرف کو اب
اور کہی اہل نفاق و اہل کین
ہے وہ عابد متقی پرہیزگار
عرض یار ونے ہی کی آنحضرتم
عرض یون حضرت سی کی وہ پاک ہو شر
ہو قسم حق کی کہ اُس سے ہین یقین
روز و شب کرتی تھی میری ہمسری
محض اپنے فضل سے رب صمد
عائشہ کہتی ہے دو شب ایک روز
آئے ہین ایسے ہین سالار انام
روضۂ اک ماہ سے سوئے نبی
پس کہے میرے لیے وہ خیر البشر
گر گنہ تیرے لیے پایا ہو صد ور
تو کہی ہین باپ سے اپنے شتاب

اور رونے مین ہی گذری ہے وہ شب
بیٹھ کر پڑھتا تھا قرآن مجید
تا کرے کیا حقین میرے حکم رب
کہ گمان تہا میرا ہیٹ جاوے جگر
اپنے یاروں سے کہی تب یوں عمر
پاک اوس سی آپ کو رکھا خدا
اس زمین پر تو نہین پڑتی کبھی
ہو ویگا او عرض کی حیدر نے آ
آپ پاؤن سے نکالے جلد تر
آپ کو دیگا خبر البتہ رب
بیچ اونکی ایذا دے میرے تیغ
اس سے سرزد ہو کب زشت کار
حکم دی تا قتل کردین انکو ہم
مین نگاہ رکھتی ہون اپنے چشم و گوش
نیر و خوبی کو سوا دیکھی نہین
پر حسد سے حق رکھا اسکو بری
ہے بچایا اسکو از شر حسد
مجکو رونے مین ہی گذری ہین بسوز
اور گئے الطاف سی میرے سلام
وہی میرے باب مین آئی نہتی
پہنچی تیری حقین اک ایسی خبر
مانگ بخشش جلد از رب غفور
دو نبی کو میرے جانب سے جواب

روز بھی گذرا ہی رونے مین تمام
سُن مری آواز رونے کی وہین
گھر مین ہی رہتا ہی اکثر وہ حزین
دیکھ کر اسطرح مجکو اشکبار
یا رسول اللہ مبارک جسم پر
آپکے ازواج کو پس کردگار
تا نجس جگہ پہ ہرگز نہ پڑے
کہ روا رکھا نہین وہ کارساز
بات یہ سچی اگر میلی بجا
جب رسول اللہ یہ باتین سُنے
حقین میرے اُن کے ڈھنگ و نام
ہے قسم حق کی یہ مین پاتا نہین
اور زینب بھی تھی بیٹی جحش کی
بات ایسی بولنے سے ای نبی
دیکھی ہی زینب نے درحسن جمال
وہ حسد کرتی کی مجھپر جانے تھی
ہو گئی تہمت گران جو سب ہلاک
پدر و مادر بھی ہمرہ دیکھ کر
بیٹھے آ مجھ پاس بیٹھے نہ تھے
پوچھے میرا حال بولی میری مان
گر تو واقع پاک ہی تو او بری
جب کئی ارشاد یون وہ شاہ دین
وہ کہا واللہ مین پاتا نہین

ایک لمحہ بھی نبی سولی لا کلام
آپ بھی رونے لگا اندوہگین
وحی شہ پر دیر تک آئی نہین
پدر و مادر بھی تھے میرے زار زار
آپکے تھی کو نہ ہو جب گذر
تا کرے ناپاک واللہ زینہار
حق نگہبان جب وہ سایہ کار ہے
ہو نجس نعلین والا در نماز
اس سے آگاہ آپ کو کرتا خدا
جاکے مسجد مین تبھی خطبہ پڑہی
اور کہی صفوان پر جو اتہام
اہل سی اپنے بدی کچھ بالیقین
اسکو میرے حال سے پوچھے نبی
عائشہ سی جو نیکی اور سُنی
اور نبی کے پاس رجا وہ جلال
حمنہ سکھلائی تھی اسکی بہن بھی
ہو گئی حمنہ بھی تب ایمان ہلاک
ساتھ میرے روتے تھے تمام سحر
جب سے مجھپر لوگ وہ تہمت کئے
کہ تپ لرزہ ہی اسکو بیکران
حق بیان فرمادیگا پاکی تری
بند آنسو ہو گئے میرے وہین
کہ کہون کیا در جواب شاہ دین

بعد ماذر سے کہی تو نے جواب
ہیں تجھی دختر سن نہیں میری بڑی
گر کہوں میں پاک ہوں از فضل رب
ہے قسم اللہ کی بے قیل و قال
تھے ابھی اسجا یہ ہی شاہ عرب
ہوش پائے وحی کی حالت سے جب
تیری پاکی پر گواہی وہ دیا
خوش ہوا میرا پدر تب مجکو کہا
حالت مستی جو بس فرحت کی ساتھ
ہے وسیلہ سے رسول اللہ کے
الغرض جھوٹونکا منہ کالا ہوا
یعنے از ان الذین اے سلیم
بس بہت خوشحال ہو شاہ امم
اور بلا تہمت گرونکو سب ہیں
او حسان اور مسطح ہے دگر
اسکو بد کہتا تھا عروہ اے امین
یعنے در ہجو رسول انس و جان
علم پر نبی بی کے یہ کیجو نظر
اور عجب ہی حال ہے حسان کے
لیک حسان تائب و نادم ہوا
لیک با این اسکو دنیا میں خدا
اور طفلی میں ہی مسطح کا پدر
جب کیا بی بی کو یون وہ متہم

وہ بھی ویسا ہی کہی پر اضطراب
اور قرآن سے زیادہ بھی بڑی
شاید اسکو تم نہ سچ جانوگی اب
بس ہے یہی میرا تمہارا ہی مثال
وحی کے ظاہر ہوئے آثار تب
مسکراتے تھے وہ با فرح و طرب
پاک اس بہتان سے تجھکو کیا
شکر کر تو اب رسول اللہ کا
اسپہ غالب تھی کہی بی بی یہ بات
اور طفیل اس شاہ عالیجاہ کے
رتبہ بی بی کا خدا بالا کیا
نور کی سورے میں تار زنق کریم
جلد مسجد کے طرف لائے قدم
مارے ہیں حد قذف انکے تئین
حمنہ اور ابن ابی ہے بدگہر
عائشہ اکدن کہی اسکے تئین
شعر جب کہتے تھے بعضے کافران
عفو اور برداشت ہے یکسقدر
کہ وہ دیکھو باوجود اس شان کے
انپہ حد شرع بھی قایم ہوا
بعد اس قصہ کے نابینا ہوا
مرگیا تھا وہ تھا مفلس سخت تر
حضرت صدیق تب کہائے قسم

ہیں ہی تب کہنے لگی ناچار ہو
تم سنے واللہ جو تہمت مری
جانتا ہے بات یہ پروردگار
پدر یوسف جو کیا صبر جمیل
مثل مروارید قطرے عرق کے
اور کہی اے عائشہ رب العلا
آیت قرآن تیری شان میں
ہیں کہی کرتی ہوں بس اب شکر رب
ورنہ یہ تطہیر اوسکی ذات کی
بس پیمبر کی وساطت کا سپاس
بس لگا پڑنے کو وہ حق کا رسول
وہ اٹھارہ آیتیں ہوتے ہیں سب
جمع کر اصحاب کو خطبہ پڑھے
چار تھے اسکے مقرر قاذفان
او حسان ابن ثابت برملا
کہ اے عروہ تو نہ کہہ یوں اسکو بد
انکار رد کرتا تھا حسان بارہا
تھا شناسی اسکی ہی کس شان کی
یوں فریب نفس میں آیا ہے آہ
حق تعالیٰ جب ہے غفار و رحیم
بدلہ دنیا میں ہی لیں تو بعض سے
پاس سے خوشی کے صدیق جلیل
کہ نہ نفقہ دونگا میں مسطح کو اب

سخت محزون اور دل افگار ہو
وہ دلوں میں ہی تمہارے جائیگی
پاک ہوں نہیں پاک ہوں سر جہار
غم سے بھولی نام یعقوب جلیل
وحی کی سختی سے حضرت پر گری
پاک تجھکو فضل سے اپنے کیا
حق نے نازل کی یقین اس آن میں
وحی سے پاکی جو دی ہے مجکو اب
اور بھی تھے نزول ان آیات کی
پہلے واجب ہے یقین اختتام
آیتیں قرآن کی جو پائیں نزول
یوں ہی بیضاوی کہا ہے باادب
آیتیں قرآن کو وہ سنوا دے
مارے ہیں ہر اک کو اسی قمچیاں
جب ہوا ہی مبتلائے این بلا
کیونکہ وہ کفار کو کرتا تہا رد
اور بیان کرتا تہا نعت مصطفیٰ
محض از بہر خدا بہر نبی
نفس سے ہمکو یارب دے پناہ
تائبوں کو بخشے از لطف عمیم
سختیوں سے تا قیامت کے بچے
کہانے اور کپڑے کا تہا اسکے کفیل
تب اس آیت کو وہیں پہنچا یہ سب

آیۂ براءت و تطہیر بی بی عائشہ صدیقہ کی شان میں نازل ہوا

حد قذف

وَلَا یَاْتَلِ اُولُو الْفَضْلِ مِنْکُمْ وَالسَّعَۃِ اَنْ یُّؤْتُوْآ اُولِی الْقُرْبٰی وَالْمَسٰکِیْنَ وَالْمُھٰجِرِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلْیَعْفُوْا وَلْیَصْفَحُوْا ط اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰہُ لَکُمْ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ٥ وَلَا یَاْتَلِ اُولُو الْفَضْلِ مِنْکُمْ وَالسَّعَۃِ یعنے اور چاہیے کہ سوگند نہ کہاوین صاحبان فضل تمہارے یعنے تم سے جو لوگ دین مین بزرگی رکہتے ہین اور دنیا مین مال کی کشایش اور فراغی رکہتے ہین اس سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مراد ہین کذا قال البغوی سوایسے لوگ قسم نہ کہاوین اسبات پر اَنْ یُّؤْتُوْآ اُولِی الْقُرْبٰی وَالْمَسٰکِیْنَ وَالْمُھٰجِرِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ یعنے نہ دیوین اپنے قرابت دارون کو اور مسکینون کو اور مہاجرون کو جو ہجرت کی ہین راہ خدا مین مسطح ابوبکر صدیقؓ کا خویش بہی تہا اور مسکین بہی تہا اور مہاجر بہی تہا وَلْیَعْفُوْا وَلْیَصْفَحُوْا اور چاہیے کہ عفو کرین انکی تقصیر کو جو انسے صادر ہوی اور درگذر کرین انکے بدلے سے اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰہُ لَکُمْ کیا دوست نہین رکہتے ہو تم اسبات کو کہ بخشے اللہ تعالی تمکو پس تم بہی دوسرون کے گناہ سے درگذر کرو اور بخش دو وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ اللہ تعالی بخشنے والا ہے اور مہربان حالانکہ وہ بڑے گنہگارون اور بدکارون کو سزا دینے کی قدرت رکھتا ہے باوجود کمال قدرت کے بخش دیتا ہے پس تم بہی اللہ تعالی کے اخلاق سیکہو کہ اوس سے کمال ایمانی حاصل ہے جب یہ آیت شریف نازل ہوئی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہان مین اللہ تعالی کی بخشش کو دوست رکھتا ہون۔ پس مسطح کا نفقہ جو مقرر تہا جاری کیا اور فرمایا کہ مین اسے موقوف نہ کرونگا

ورنہ صدیقیت ای نیکنام　گرچہ برتر ہی ز قصد انتقام
بحکم بشریت وہ محترم　ناگہان اسطرح کہا وہ قسم
کردیا آگاہ تجہی پروردگار　کہ نہین صدیقؓ کو یہ سازوار
جبکہ صدیقیں کہ تھے وہ مقتدا　سنتے ہی یہ حکم قرآن خدا
بازآئے ہین ز قصد انتقام　اور ہے بخشے ہین سب الانام
نفقہ مسطح کا جو معمول تہا　جلد تر اجرا کیے وہ باصفا

خندق کا غزوہ

اور مہ شوال مین آئے کامگار　غزوہ خندق ہوا ہے آشکار
اسکا یہ قصہ ہے اے بانی تفسیر　جو تھے مردود ان یہودان شریر
کردیا تہا شاہ دین جن کو جلا　انکے رہتے تھے کوئی خیبر مین جا
آکے وہ مکہ کو بولے از قریش　اے قریشو تم کرو تیار جیش
عہد ہم کرتے ہین تم سے استوار　تا محمد سے کرین جا کارزار
خوش ہو بوسفیان کہا ہی برملا　اور انسے اسطرح کہنے لگا
اے یہود تم ہو سب اہل کتاب　اہل علم و فضل ہو بے ارتیاب
تم کہو بہتر بہلا کس کا ہے دین　یا ہمارا یا محمد کا یقین
کرتے ہین تعمیر کعبہ ہم بجان　نحر کرتے ہین بہت سے اشتران
حاجیون کو دیتے ہین آب و طعام　طاعت اصنام کرتے ہین مدام
اور محمد اک نیا لایا ہے دین　کون ہے حق پر کہو بے ریب و کین
آہ وے کذاب یکسر بے خرد　بیچکر دنیا سے دین کو بر حسد
انکو بولے تم ہی حق پر ہین تمام　لعنۃ اللہ علیہم بالدوام
انپہ حق لعنت کیا قرآن مین　پس یہ آیت آئی انکے شان مین

خندق کا غزوہ

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِّنَ الْكِتَابِ يُؤْمِنُونَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوتِ وَيَقُولُونَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا هَٰؤُلَاءِ أَهْدَىٰ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا سَبِيلًا أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ وَمَن يَلْعَنِ اللَّهُ فَلَن تَجِدَ لَهُ نَصِيرًا

سورہ نساء

الغرض کر شر کرنے عہد زود — جانب غطفان گئے ہیں و یہود
اور انہیں کیا ان خیبر کے کھجور — ہو گئے دینے کو راضی بالضرور
تین سو گھوڑے تھے اور اونٹ ہزار — ساتھ ان کفار کے بس آشکار
اور سوا اسکے قبیلے دوسرے — جو طرف سے آ بہت اُنسے ملے
یہ خبر جب سرورِ عالم سُنے — آپ بھی لشکر کی تیاری کئے
ہی ثنیے پاس کوہ سلع نام — لشکر اسلام وہاں اُترا تمام
تب کہا سلمان نے از شاہِ امم — یا رسول اللہ ہے دستورِ عجم
شاہ کو تدبیر یہ آئی پسند — دی اجازت انکو تب ہو فرحمند
لشکرِ کفار کو بس بے خطر — اس طرف ہرگز نتھا ممکن گذر
کھینچ اک مقدار خندق پر لکیر — یہ مقرر کر گئے شاہِ بشیر
کام میں خندق کے بانفس نفیس — آپ بھی داخل تھے و شہ رائے انیس
ایک آنرا نجملہ روایت ہے صحیح — آئی جابر سے بخاری میں صریح
جا کے ہم عرض حضرت سے شتاب — لائے پس تشریف عالیجناب
پہوٹا اس پتھر کا حصہ تیسرا — تب کہے اللہ اکبر مصطفے
ہے قسم حق کی کہ میں دیکھا یہاں — شام کی اب سرخ جو ہیں مہربان
شہ کہے اللہ اکبر بے گمان — مجکو فارس کے ملی اب کنجیان
او بیان انکے کیئے اوصاف کا — تب قسم کہا حق کی سلمان نے کہا
پھر کہے شہ بسم اللہ پھر مارے ہیں جب — باقی پتھر بھی وہیں پھوٹا ہی تب
ہے قسم اللہ کی اب صنعا کے در — دیکھتا ہوں اس جگہ میں سر بسر
ایک لڑکی تھوڑے لے آئی کھجور — اسکو بولے شافعِ روزِ نشور
اک بچھا چادر وہ ڈلوا سے تب — اہلِ خندق کو وہاں بلوائے سب

بخاری

اک قبیلہ جو کہ قومِ قیس سے — تہا وہاں انکو بھی یہ اغوا دیے
پس ہیں مکہ سے نکلے ہیں قریش — لیکے جنگی اک بڑا ہمراہ جیش
پھر ٹھہرائیں سے جب پہنچے ہیں آ — وہ قبیلہ آکے غطفان سے ملا
سب قبائل کے ملا میں جو شمار — ہو گیا جملہ مقرر دس ہزار
غازیاں جب جمع آئے سہ ہزار — انمیں گھوڑے تیس تھے سب ہوا
کثرتِ کفار سے اے ہوشیا — پائے کچھ تشویش اصحاب کیا
کہ زیادہ دشمناں ہوتے ہیں جب — کھودیں گردِ شہر خندق یک عجب
بعضے اطرافِ مدینہ ای خبیر — تھے عمارات و مکاناتِ کثیر
سلع جانب ایک میدان تھا مگر — پس لگی ہیں کھودنے خندق اُدہر
کہ اٹھارہ شخص ملکر مومنین — کھودیں اب چالیس گز تک وہ زمین
نقل آئی ہے کہ اکثر معجزات — تب ہوئے ظاہر ز شاہِ کائنات
الغرض ایسا پتھر اک نکلا بڑا — پھوڑ سکتا وہ کسے یارا نہ تہا
اور بسم اللہ اُسدم بولکر — ضربِ اول کر گئے اس سنگ پر
اور فرمائے دئی ہیں اب مجھے — کنجیاں بے شبہ ملکِ شام کے
ضرب دوسرا پھر کئے ہیں جب نبی — ٹوٹا تیسرا حصہ اور اک پتھر ابھی
ہے قسم حق کی مکانات بلند — اب یہیں کے نظر آئے ہیں چند
واقعی ایسے ہی ہینگے وہ سبھی — ہے قسم حق کی ہو تم حق کے نبی
تب کہی اللہ اکبر شہ زمان — اب دئے مجکو یمن کے کنجیان
یوں کہی وہ آپ کی امت کو رب — لطف سے اپنے دیا وہ ملک سب
کر ابن لڑکی کیا ہے وہ لے آ یہاں — پاس حضرت کی وہ تب لائی و واں
حکم فرمائے ہیں سبکو کہاؤ اب — پیٹ بھر کھائے ہیں سب از فضلِ رب

معجزہ

معجزہ

کھائے پر سب نے ہے پھر وہ کھجور
اور شکم پر شاہ پتھر باندھے
باوجود اُسکے وہ سب بہر خدا
کہ خبر دیتا ہے جابرؓ با صفا
کیونکہ میں بر چہرۂ خیر البشرؐ
میں کیا ہو ملال ذبح اسکے تیں
اور کیا یہ عرض اے شاہِ ہُدا
لائیے تشریف باصحاب چند
گوشت اور آٹا نہایت کم ہے جب
کہ ضیافت اب تمہاری ہے بخوب
اور فرمائے کہ گھر رکھو خمیر
بس خمیر و دیگ ہم لائے شتاب
سات اک عورتنکو لیکر بے گمان
ہو تقسیم حقکی صحابہ اک ہزار
پس ہوا ایسا اور مدارج درمیان
حضرت جابرؓ کے تھے تب دو پسر
پوچھا چھوٹے نے بڑے بھائی نے کیا
باندہ چھوٹے بھائی کو تب دوست
ماں سے اپنی ڈر کے وہ بھائی بڑا
آہ دونوں کو سُلائی لاکے ماں
تا خلل نا ہو ضیافت میں کہیں
ہر دو فرزندونکو لے جابر کیتا
پوچھا ہے بی بی جا وہ پاکزاد

پہلے تھے جتنے ہی اُتنے بے قصور
کام میں خندق کی مشغول تھے
جنگ کے تھے سا و ساماں میں سدا
ایکدن میں جاکے عورت سے کہا
بہوک کا اب سخت پاتا ہوں اثر
اور وہ آٹا جو کا پیسے وہیں
ذبح اک بکری کا بچہ میں کیا
دو جہاں میں مجکو کیجے بہرہ مند
آپکو نا ہو ندامت کا سبب
آئیو جابر کے گھر لے مومنو
آئے تک ہیں گھر تمہارے خمیر
ڈال انہیں شاہؐ نے اپنا لعاب
تم دونوں ملکر بچاؤ روٹیاں
کھائی ہیں سیر ہو یکسر آشکار
یہ خبر مذکور ہے اتنی ہی جان
مہ لقا کم عمر دو نور البصر
ذبح کردوں تجکو بر نامِ خدا
ذبح کر ڈالا اُسے بھائی بڑا
گھبرا ہو کے مہاڑی پر چڑھا
اور اڑا کنبل اُنہیں کردی نہاں
شاہ نا آئے ملالت میں کہیں
کرتناول ہی رسولِ کائنات
ہیں کہاں بچے کئے حضرت ہیں یاد

نقل ہے اُس جنگ میں اے نیکنام
آہ تھی فاقہ کشی سرورؐ کو تب
یوں بخاری اور مسلم میں صریح
کیا ہے تیرے پاس کچھ کہانیکی شئے
لائی وہ اک صاع جو گھر میں تھی
گوشت کی میں دیگ چولہے پر چڑھا
اور جو گھر میں تھے مگر اک صاع تھی
اس لئے مقدار بھی وہ کہہ دیا
جب سنے اس عرض کو شاہِ ہُدا
اور فرمائے مجھے شاہِ خیار
لائے پس تشریف سالارِ خیار
بعد اُسکے کرکے برکت کی دعا
اور لیا کر دیگ سے سالن مگر
دیکھا تھی پُر جوش اور باقی خمیر
عارفِ جامی محقق نے سُنے
پدر کو دیکھے تھے شعر اپنے جب یقین
بولا چھوٹے نے اُسے ای بھائیجان
کام میں تھی ماں سو باہر آئی جب
دوڑتی ماں بھی پہاڑی پر گئی
اور کسی سے راز یہ بولی نہیں
اُنکے گھر تشریف جب لائے رسولؐ
پوچھے ہیں جابر سے تب شاہِ جہاں
وہ کہی یوں بولو حضرت سے جا

رنج میں تھے حضرتؐ اور صحبِ کرام
یونہی اس اسلام کے لشکر کو سب
یہ روایت آئی جابرؓ سے صحیح
دے خبر اب جلد اے فرزند اپنے
اور لائی بچہ اک بکری کا بھی
جلد تر حضرتؐ کی خدمت میں گیا
بھیجتی ہے اسکو اب عورت مری
تا بہت یارونکو نا لاوے بلا
اہلِ خندق کو ہیں کروائے ندا
دیگ کو چولہے سے اپنے مت اتار
ساتھ لے اپنے صحابہ اک ہزار
حکم عورت کو مری ایسا کیا
مت اُتار اُسکو نہ کر اس میں نظر
معجزے ایسے نظر آئے کثیر
یوں شواہد میں لکھا ہے دیکھئے
جو کیا وہ ذبح بکری کے تئیں
میں ہوں حاضر ذبح کیجے بے گمان
دیکھ یہ حالت ہوئی حیران تب
مر گیا ہے کودکر وہ بھی تبھی
اور گرہ اس بھید کا کھولی نہیں
وحی پیغمبر پہ ہوئی حق سے نزول
کہ ترے ہر دو جگر پارے کہاں
ہر دو غائب ہیں وہ جا یونہی کہا

شاہ فرمائے کہ ہے حکم خدا
تب کہی سب حال وہ با درد و غم
وحی پھر اس شاہ پر پائی نزول
یا قرا آگاہ لے فرخندہ پے
گر شواہد میں یقیں تفصیل سے
ہی غرض یہ اختلاف ای کامیاب
پس ابو سفیان سردار قریش
او یہودی ابن اخطب بے حیا
گرچہ اول وہ نہیں راضی ہوئے
وہ نہیں ملنے نصیحت کو مگر
یون اکھٹے ہوکے کفار لئیم
زید کے ہمراہ وے دہ صد نفر
قصد خیمہ کرتے ہر شب کافران
نقل ہے اس جنگ میں شیر خدا
تو قتل اکدان ایک گھوڑی کو کدا
شاہ فرمائے ہی لاش اسکی نجس
ایکدن گھوڑی پہ چڑھ آیا عمر
اٹھ کے مانگا حکم از شاہ ہدا
پھر پکارا وہ تو چاہے مرتضیٰ
انکے سر پہ باندھکر دستار خاص
جا کیا پس مرتضےٰ نے کارزار
وار جب اس پر کئے شیر خدا
او یہ سمجھے کہ اس کافر کا کام
دہونڈکر تو جلد ان دونو کو لا
اور دکھائی انکے لاشونکو بہم
کر دعا کر حق میں انکے اے رسول
بولتا ہی قصہ یہ بے اصل ہے
قصہ یہ مذکور ہے تطویل سے
عاقبت واللہ اعلم بالصواب
آ رغا یہ پاس اترا لیکے جیش
جا کے ابنائے قریظہ سے ملا
لیک آخر عہد شکنی کر دیئے
عہد شکنی پر ہی سب باندہی کمر
جب سے کئے برپا یہ بلوائے عظیم
بہیجے بر حفظ مدینہ جلد تر
لیک تھی خندق سے عاجز وہ خراب
داد بس اپنی شجاعت کی دیا
آنا چاہا گرے خندق میں مع
اور ہے قیمت سب اسکی بہی نجس
کہ جو بہاری تہا ہزاروں من مریہ
شاہ بولے وہ عمر ہے بیٹھ جا
شاہ عالم نے انہیں وونہی کہا
اور حمایل کر انہیں تلوار خاص
وہ لعیں اول کیا اک اپنہ وار
وہ گیا دوزخ کو ہوکر سر جدا
مرتضےٰ نے کر دیا ہے اب تمام
پس کیا جابر جاعورتکو تنگ
آہ تب جابر نے ہو بے اختیار
جا سر حفی شہ کئے انکے دعا
دہلوی اپنی مدارج میں مگر
یوں حوالہ وہ شواہد کا دیا
الغرض جانو کہ سب خندق کا کام
اور بہت آئے قبائل جلد تر
اور انکو ور غلایا جنگ پہ
تب کئے یارونکو بہیجے مصطفےٰ
پس ابنائے قریظہ کی یہود
انکی سب اخبار سن شاہ جلیل
اک صحابی کی جماعت بادب
تھے محاصر کافراں چوبیس روز
حقمیں انکے کر دعا شاہ خیار
کافراں لے تو درم لے دس ہزار
ہمکو قیمت سے نہیں کچھ اسکے کام
او پکارا آؤ کوئی بہر جنگ
پھر پکارا وہ یہ چاہے حکم تب
پھر کیا ہی جد و کد از بس علی
پس دعا مانگے ہیں ہاتہ اپنے اٹھا
مرتضیٰ نے ڈہال پر اسکو لیا
اور کہے تکبیر با صوت بلند
دیکھ اسکا قتل دشمن مشرکین
کہ تو حاضر کر انھونکو بید رنگ
عرض کی ہے انکی حالت زار زار
تب ہوے زندہ وہ از فضل خدا
کہتا ہے یہ قصہ لاکر مختصر
ور نہیں تضعیف وہ اسکو کیا
ہو گیا چوبیس دن میں ہی تمام
اور محاصر ہو گئے سب سربسر
تب کئی تھے عہد از خیر البشر
تا کریں پند و نصیحت انکو جا
جا ملے ہیں ان قبائل میں ہی
حسبنا اللہ لے اور نعم الوکیل
شہ کے خیمے کی نگہبانی تھے بہ شب
اور ہے دوسرا قول ستائیس روز
کی عنایت اپنی انکو ذوالفقار
دیجو ہم کو اسکی لاش نابکار
لیجو تم مردے کو اپنے لا کلام
تب علی مرتضیٰ نے بیدرنگ
پھر کہو وونہی انہیں شاہ عرب
تب شہ والا ز الطاف ولی
کر اعانت مرتضیٰ کی اے خدا
ڈہال کٹ کر زخم کچھ سر پہ ہوا
شاہ وہ سنکر ہوئی ہیں فرحمند
بہاگ گئے دہشت سے گد ہولسا سب ہین

معجزہ جابر رضی اللہ عنہ کے دو فرزند کو زندہ کرنا

الغرض اس جنگ میں شیرِ خدا
داد ہے ایسی شجاعت کی دیا

ہے بروں از حیطۂ عقل و قیاس
یوں کئے ارشاد وہ سالارِ ناس

کہ شجاعت حیدرِ کرار کی
غزوۂ خندق میں جو ظاہر ہوئی

حشر تک اعمال امت سے جو ہے
افضل و بہتر ہے بیشک جانیے

روایت

سب قبائل متفق ہو ایک روز
ہو گئے تھے جنگ کے آتش فروز

صبح سے تھا شام تک جنگِ دراز
آہ ظہر و عصر مغرب کی نماز

ہو گئی تھی جنگ میں تینوں قضا
پس کئے ترتیب سے اسکو ادا

بددعا پس یوں کیے حق کے رسول
حق میں ان کفار کے ہو کر ملول

مَلَأَ اللّٰهُ بُيُوتَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا شَغَلُونَا

عَنْ صَلٰوةِ الْوُسْطٰى الْعَصْرِ

دہلوی نے یوں مدارج میں لکھا
اس حدیثِ پاک سے ثابت ہوا

کہ نمازِ عصر ہی وسطی ہے صاف
پر کیا جو عالموں نے اختلاف

کہ کہا کوئی فجر وسطی ہو سکے
ظہر یا مغرب عشا بعضے کہے

وہ نہ پائے یہ حدیث اے با وداد
پر کہے ہر اک ز روئے اجتہاد

اور وہ تخصیص فوتِ عصر کی
جو حدیث اندر نبی نے ذکر کی

ہے وہ تکثیرِ فضیلت کا سبب
ہو گئے افسوس اسپر شاہ تب

روایت

عائشہ فرماتی ہے با درد و سوز
غزوۂ خندق میں میں نے ایکروز

دیکھی سعد ابن معاذ با وقر
جا رہا تھا ایک بکتر پہنکر

تنگ کوتاہ تھا وہ بکتر اسقدر
دست و پا باہر آتے تھے نظر

والدہ تب سعد کی تھی میرے پاس
اپنے بیٹے کو کہی وہ حق شناس

جلد جا تو مل نبی سے اے پسر
میں کہی تب سعد کی ماں نیکو سیر

سعد گر اک پہنتا بکتر بڑا
[illegible] اُسکے دست و پا تھا بھلا

دست و پا کو نا لگے تا اسکے تیر
سن یہ ام سعد بولی اے خبیر

[illegible] کرتا ہے جو چاہتا ہے خدا
[illegible]

الغرض ابن معاذ با وقار
آہ آیا جبکہ خندق کے کنار

ایک کافر نے چلائی اسپو تیر
وہ لگی اکحل پہ اُسکے اے خبیر

رگ ہے وہ کہنی میں اک [illegible]
ہیں کہا کرتے جسے عرق الحیات

اور ہفت اندام بھی کہتے ہیں ایک
[illegible]

پشت میں ابہر اور اکحل ہات میں
ران میں ہو تو نسا اسکو کہیں

مرض اک عرق النسا ہوتا ہے جو
ہے وہ اسی رگ سے متعلق سنو

الغرض یہ رگ ہے جب کٹتی ہے جان
سارے تن کا خون بہتا ہے وہاں

تیر اس رگ پہ لگی ہے اسکو جب
زندگی سے اپنے ہوا مایوس تب

یوں دعا کرنے لگا ای ذو الجلال
مجکو کوئی قوم آ و جنگ و جدال

درست تر ایسا نہیں ایسا نہیں
بلکہ ہے با قریش مشرکین

کہ وہ پیغمبر کو جھٹلائے ترسے
ہیچ وا ایذائے نکالے شہر سے

جنگ اگر باقی قریشوں سے ہے
میں جہاد اُنسے کروں [illegible]

جنگ اگر باقی نہو اس قوم سے
زخم سے ہی یہ شہادت دے مجھو

اور از قوم قریظہ زشت خو
آنکھ میری جبتلک ٹھنڈی نہو

موت مجکو تو نہ دے ہرگز شتاب
حق کیا اسکی دعا کو مستجاب

روایت

اتصل یوں کرتا ہے جابر اے خبیر
غزوۂ خندق کے ایام اخیر

پیر و منگل چہارشنبہ تین روز
درمیان ظہر و عصر [illegible]

پھر تذلیل و شکستِ کافران
حق سے مانگے ہیں دعا شاہِ جہاں

حق کیا شہ کی دعائیں مستجاب
کر دیا کفار کو خوار و ملول

یہ دعا ابن ظفر لے نیکذات | دیکھ لایا ہے بہ ینبوع الحیات

یَا صَرِیْخَ الْمَکْرُوْبِیْنَ وَیَا مُجِیْبَ الْمُضْطَرِّیْنَ اَکْشِفْ هَمِّیْ وَغَمِّیْ وَکَرْبِیْ تَرٰی مَا نَزَلَ بِیْ وَاَصْحَابِیْ اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْکِتٰبِ وَسَرِیْعَ الْحِسَابِ اِهْزِمِ الْاَحْزَابَ اَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَیْهِمْ

اور کی جب عرض یاروں نے تمام | ہم نہایت رنج میں ہیں صبح و شام

اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَاٰمِنْ رَوْعَاتِنَا

سرنگوں انکے کیا دیکھو انکو سب | اور گرایا انکے وہ خیموں کو سب

میخیں ڈیرونکی اکھاڑ انکے تبھی | بھی بجھا دیتے تھے آگ انکی سبھی

ایسی حالت سے خدا نے بحر و بر | دیکھئے قرآن میں دیتا ہے خبر

اب نہیں کوئی دعا سکھلائیے | یہ دعا تب شہ انہیں سکھلائیے

الغرض اس شاہِ عالم کی دعا | کر اجابت اپنی رحمت سے خدا

اور فرشتے چرخ سے آکر شتاب | کاٹتے تھے انکے ڈیرونکے طناب

رعب انکی پڑ گیا دل میں بڑا | کچھ نہ سوجھی بھاگ جانیکے سوا

یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْکُمْ اِذْ جَاءَتْکُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ رِیْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وَکَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرًا وَکَفَی اللّٰهُ الْمُؤْمِنِیْنَ الْقِتَالَ وَکَانَ اللّٰهُ قَوِیًّا عَزِیْزًا

ان دن لکھا تفسیر میں شیخ عماد | کہ ہوئی جو ان پہ آفت سب قوم عاد

رحمۃ للعالمین ہیں شاہ جب | انکی رحمت نے بچایا عالم کو سب

الغرض اڑنے لگے جب انکے دیگ | اور لگی پڑنے وہ انکے منہ پہ ریگ

صوت بھی سننے لگے تکبیر کا | [illegible] لشکر میں سنتے جا بجا

شاد ہوئے کہ پھر یار و دگر | شہ نے [illegible] ہمارے جنگ پر

سال آئندہ میں جوڑے باصفا | قصۂ صلح حدیبیہ ہوا

پانچ پائے کافران بد گہر | غزوۂ خندق میں پائے ہیں سقر

یوں ہی مرتے کافراں ہیں باد سے | سخت تھا یہ باد بادِ عاد سے

بچ گئے ہیں کافراں بھی اس لئے | مبتلا ہیں قہر آفت میں ہوئے

اور بھی آتش گرے ڈیری تبھی | ہول و دہشت میں پڑے کافر سبھی

پس شتاب کافراں بھاگے سے | چھوڑ کر سامان لگے ہیں بھاگنے

مخبر صادق نے دی جو یہ خبر | پھر نہیں آئے وہ کافر جنگ پر

پس وہی تھی فتح مکہ کی بنا | فتح مکہ سال ہشتم میں ہوا

اور شہادت پائی چھ صحب کرام | انپہ رضوان خدا ہو بالدوام

بنو قریظہ کا غزوہ

اس مہینے میں ہی پس تعجیل سے | جنگ پر قوم قریظہ کے لئے

آکہا جبرئیل نے اے شاہ دین | کھولو تم ہتھیار ہم کھولے نہیں

ہے قسم حقانی کی بھی ملے شہر یار | ٹھوکتا ہوں جا کے میں انکا حصار

ایک خچر پر وہ تب اسوار تھا | زین پوشش پہ تھا دیبا کا بڑا

ہو گئے تیار اصحاب کبار | شہ چلے گھوڑے پہ اپنے ہو سوار

ماہ ذیقعد کی تھی تیئیسویں | آن کر پہنچے مدینہ شاہ دین

لیٹے آکر غزوۂ خندق سے جب | غسل سے فارغ ہوئے شاہ عرب

حکم ہے حق کا جواب بیدرنگ | اور کرو قوم قریظہ ساتھ جنگ

زلزلہ لاتا ہوں انمیں بیدرنگ | گویا انڈا مرغ کا ماریں بسنگ

بولکر جبرئیل تب ایسا گئے | شہ نے شہر میں ندا کروا دئیے

تھے علم بردار حیدر پیشتر | [illegible] شاہ کے صدیق و عمر

جملہ انصار و مہاجر تین ہزار — تھا سپاہی چھتیس گھوڑے برق وار
جب قبیلہ پر بنی نجار کے — آ کے دیکھے وہ بھی سب تیار تھے
سب کھڑے تھے منتظر اسوار ہو — پوچھے کس نے دی خبر تمکو کہو
تب کہا اُس حیہ کلبی نے آ — حکم یہ پہونچا ہمیں آگے گئے
اُبلے خچر پر چڑھا تھا وہ یقین — شہ کہے وہ روح تھا دحیہ نہیں
الغرض قوم قریظہ پر عیاں — پہنچے مغرب اور عشا کے درمیاں
اور پندرہ روز تک ای نامور — تھے نبی ان پر محاصر سخت تر
رعب انکے پڑ گیا دلمیں تمام — شاہ کی خدمتمیں بھیجے یوں پیام
کہ جلا کرتے ہیں ہم بھی اختیار — شل ابنائے نظیر اب آشکار
جسقدر اونٹاں اٹھاوے لیکے مال — ہم چلے جاتے ہیں با اہل و عیال
شہ نہیں راضی ہوئے اس بات پر — اور وے بھیجے ہیں پیغام دگر
ہم اٹھائے ہاتھ از ہتھیار و مال — اون دو جاتے ہیں با اہل و عیال
حکم بھیجے انکو سالار عرب — آؤ تم قلعہ سے میرے پاس سب
کعب جو اس قوم کا سردار تھا — ان سبھونکو اس طرح کہنے لگا
کہ محمد ہے نبی اللہ کا — ذکر حق توریت میں اسکا کیا
اب چلو ایمان اسپر لائیں ہم — تا سعادت دو جہاں کی پائیں ہم
وہ کہے ایماں نہیں ہم لائیں گے — ملت اسلام میں نہیں جائینگے
پس کئے ہیں جب قلعہ سے نزول — یوں کئے ارشاد وہ حقکے رسول
گردن اوپر ہاتھ کو مردوں کے سب — باندھو اور مال انکا لیجاؤ اب
ہاتھ انکے باندھ گردن پر شتاب — اور کئے سامان کا انکے حساب
اک ہزار و پانسو تلوار تھے — ڈھال بھی انکے اسی مقدار تھے
تین سو بکتر تھے نیزے دو ہزار — اونٹ اور گھوڑے وغیرہ بیشمار
قوم ابنائے قریظہ جانئے — اوسیاں کے جبکہ ہم سوگند تھے
اوس کے سارے مسلماں بے ہراس — یوں سفارش انکی لائے شاہ پاس
قینقاع کی قوم ای شاہ انام — جو تھے ہم سوگند خزرج کی تمام
جونکہ بخشے انکو پس انکو بھی اب — بخشیں ہم سوگند جائے ہیں یہ سب
عہد شکنی سے ہوئے اپنے لا کلام — پس پشیماں ہو گئے ہیں اب تمام
مصطفٰے فرمائے دیکھو اختیار — اب تمہارے ہیں کسی کو آشکار
تا کرے اس باب میں وہ حکم جو — لیجو ایسا ہی تم اے اوسیو
تھا جو سعد ابن معاذ با وفا — اوس کا سردار تھا وہ نامدار
متفق سب رائے پر اسکے ہوئے — تا کرے بے شبہ وہ جیسا کہے
غزوۂ خندق میں سعد باصفا — ہو کے زخمی جب بیاں آیا تھا
پس بلا بھیجے اسے شاہ خیار — سعد آیا ہو کے خچر پر سوار
آیا جب دیک مسجد وہ تمام — یوں کئے ارشاد سالار انام
کہ طرف سردار کے اپنے اٹھو — سب اٹھو اور لا بٹھاؤ سعد کو
مصطفٰے کے پاس جب بیٹھا وہ آ — بند اسکے زخم سے خون ہوگیا
اسکو فرمائے رسول اللہ تب — حکم کر اس باب میں اے سعد اب
سعد بولا حکم اے شاہ خیار — حقکو اور حقکے نبی کو سازوار
اسکو پھر فرمائے شاہ بحر و بر — حکم حق تجھکو کیا ہے حکم پر
اور یہود انکی سفارش میں ہیں ناں — کہوا ہے یا بس عاجزی سے اوسیاں
سعد نے اس طرح تب انکو کہا — تم خدا سے عہد یہ کرتے ہو کیا
کہ جو میں بولوں کریں اب قبول — وے لگے کہنے کہ ہمکو سب قبول
اور بیٹھے تھے جدھر شاہ عرب — اسطرف نا دیکھ با حفظ ادب
سعد پوچھا کیا ادھر بھی ہے قبول — ہے قبول ہمکو بھی فرمائے رسول
سعد بولا حکم میں کرتا ہوں اب — کہ کریں دونوں انکے قتل سب
اور زن و اطفال کو انکے تمام — بالیقیں کر لیویں اب باندی غلام

جلا وطن

اورسب انکا متاع و مال و زر
مومنان تقسیم کرلین سربسر

شہ کہے ستا آسمان اور آب
جو کیا تھا حکم سب عالم کا رب

حکم پس بیشک ہی تو بھی کیا
پس نبی نے کو امام الانبیا

پانچوین کو شہر ذوالحجہ کے آ
دختر حارث کی گھر اے با صفا

ان یہود انکو رکھائے قید کر
او کہدوا ایک خندق جلد تر

قتل کرواتے ہین سبکو بعد ازان
انکا خون ہوتا تھا خندقین وان

ابن اخطب بے حیا کو باندہ کر
لائی جب خدمت خیر البشر

ایک پہنا تھا گلابی وہ قبا
پہاڑ کر برنے کیا تھا جو عبا

قتل بعد از اپنے تا کوئی شئے لے
سرور عالم نے فرمایا اسے

اے عدو اللہ وہ رب قدیر
دیکھ اب تجکو کیا میرا اسیر

تب بھی وہ اپنی بدی چھوڑا نہین
دلکو اپنے کفر سے توڑا نہین

بولا کینہ سی تمہارے مین کبھو
تا کرون ہرگز ملامت نفس کو

عزت اپنی چاہتا تھا مین سدا
پر دیا فتح و ظفر تم کو خدا

لعنة الله على كفرانه
لعنة الله على خسرانه

اعلن بہ عزت مین اس عمر کی پاس
روز و شب ہتا تھا آ وہ ناسپاس

بھائی سی کہتا تھا اپنے سربسر
کہ محمد ہے وہی پیغامبر

ذکر ہی توریت مین جسکا عیان
پر عداوت اسکی ہی تجہ مین نہان

پس علی مرتضی نے ذوالفقار
قتل کر بھیجے ہین اسکو سوئے نار

کعب کو بعد اسکے لائے جلد تر
ہاتھ کو گردن پہ اسکی باندہ کر

اسکو یون پوچھے ہین سالار عرب
کیا نہین ایمان تو لاتا ہی اب

ہے یقین حالانکہ تجکو بیگمان
کہو مین پیغمبر آخر زمان

او کہا بیشک ہین تم تھکو رسول
شرف ایمان مین کیا ہوتا قبول

لوگ بولین گے کہین نبی سی ڈر
کعب نے ایمان لایا سربسر

اس لئے جاتا ہون بر دین یہود
قتل اسکو کرتے ہے یہ سنکے زود

تھے وہ مقتولان تمامی چار صد
لعنة اللہ علیہم تا ابد

انکا ساماں اور اولاد و زنان
مومنون پر کرتے ہے حصہ ہان

انمین ریحانہ جو تھی بنت عمر
شہ کئے اسکو نکاح آزاد کر

اس مہینہ مین ہی سعد با صفا
دار دنیا سے یقین رحلت کیا

گرچہ زخم اسکا تھا چنگا ہوگیا
پر شہادت کی وہ مانگا جب دعا

زخم پھوٹا اسکا پھر بقیل و قال
وہ کیا خلد بریں کو انتقال

تب کئے ارشاد شاہ انبیا
موت سے اسکے ہلا عرش خدا

اور جنازے ساتھ اسکے با وقار
آملک حاضر ہوئے ستر ہزار

اس برس مین ہی بلال نیک حال
حارث عرقی کا بیٹا با کمال

چار سو انصار سے اے باخبر
شرف ایمان سے ہوا بہرہ ور

ہجرت سی چھٹوین سال کا احوال ذات الرقاع کا غزوہ

سال ششم مین یقین واقع ہوا
غزوہ ذات الرقاع اے باصفا

سات سو اصحاب سے حق کے رسول
نخل مین جا کر گئے ہین جب نزول

جمع آئے تھے کئے کافر وہان
قصد رکھتے تھے مدینہ کا نہان

بھاگ گئے لشکر یہ خبر وہ بدخصال
چھوڑ کر اپنے وہین اہل و عیال

مومنان انکے نہ معترض ہوے
پھر مدینے کی طرف رجعت کئے

او صلوة الخوف شاہ انبیا
ہی اسی غزوہ مین جو اول پڑہا

بنولحیان کا غزوہ

اور ربیع الاول اندر امیان
بھی ہوا غزوہ بنی لحیان کا جان

اس قبیلہ سے ہی عاصم اور خبیب
آہ جو مارے گئے تھے با فریب

ور دو غم مین انکے تھے حضرت مدام
او بہت رکھتے تھے فکر انتقام

بنولحیان کا غزوہ

لیکے پس ہمراہ دو سو غازیان — اُس قبیلے کے ہوئے جانب روان
پہنچ اُنجا شتہ کئے اونپر دعا — مغفرت بھی اُنکی مانگے از خدا
کرکے پس دو دن اقامت وہان بھی — ڈہونڈوائی چو طرف اُنکو سبھی

ذی قرد کا غزوہ

تہا عیینہ ایک کافر بدصفات — لے سوار اُنکو وہ چالیس اپنے ساتھ
شاہ کے چالیس اشتر لے چلا — قتل چرواہے کو بھی اُنکے کیا
سلمہ ہین اکوع اور دوسرا رباح — آئے تھے اُسدن وہان با فلاح
یہ پیادہ اور وے تھے سب سوار — مارتا تہا اُنپہ تیرین بار بار
تیر سے زخمی اوسے کرتا وہین — یون ہوئے زخمی بہتسے کافرین
تنگ آکر اُس سے یکسر کافران — بہاگتے تھے چھوڑ کر اشتران
پہینکنے اُنپر لگا ہی تیر و سنگ — دو سواران جان سے آئے تہ تنگ
وہ نہیں نیزے اُٹھا نہین سکا — بلکہ اُنکو مارتا ہی چل دیا
وہ جو بہیجا تہا رباح کو جلد تر — سرور عالم کو تا دیوے خبر
ساتہ سو اصحاب کے لے اپنے شاہ — جلد نکلے تھے رسول کائنات
بہیجے لیسے ہین سواران شاہ کے — جو مقدم شاہ کے لشکر کے تھے
دیکہتے ہی ان سوارون کو وہین — بہاگنے لگے ہین کفار لعین
صبر کرتا آوے سالار امم — یون کہا سلمہ کو اخرم نے بہم
چھوڑ ڈالا اسکو سلمہ لے پسر — جا گرا وہ لشکر کفار پر
پر نہین نیزہ ہوا وہ کارگر — وہ چلایا اُسپہ نیزہ جب وہ گر
بو قتادہ جلد تر تب پہنچ گئے — چہین لی نیزہ وہی مارا اوسے
پھر کیا سلمہ نے پیچھا ایمیان — پہنچے اک چشمے کے اوپر کافران
خوف سلمہ سے نہ پاوے ہین مجال — تنگ ہو بہاگ گئے ہین آخر شب حال
پیچھا اُنکا شام تک یکسان کیا — اُنسے نیزے تیس دو گھوڑے لیا

جسجگہ ہین وے صحابہ بے خبیر — ہوگئے تھے آہ مقتول و اسیر
اور ہولیان سُنے جب یہ خبر — بہاگ کر وہ ہوئے تھے ہین منتشر
پر کہین اُنکا نہین پتا لگا — پس کئے رجعت امام الانبیا
اس مہینے مین ہی آئے اہل وفا — ذی قرد کا ہی یہہ غزوہ ہوا
لگے غابہ مین وہ کافر بدنصیب — ہی جو اک جگہ مدینے کے قریب
اور ابوذر کے پسر کو قتل کر — ہے لگا وہ بہاگنے مردود خر
سلمہ پیچھا ہے رباح کو شکر پاس — خود کیا پیچھا انہون کا بے ہراس
جب پلٹتا اُسپہ کوئی بے حیا — جہاڑ کا وہ جلد لیکر آسرا
اور پہاڑ اوپر وہ چڑہ جاتا کبھی — پہینک پتھر مارتا ان کو سبھی
اشتران سوئے مدینہ جلد پھیر — پھر کیا پیچھا انہون کا وہ دلیر
ڈالنے نیزے لگے ہین بر زمین — تا وہ شاغل ہو اوٹہا نہین کہین
جب چڑہا اک پہر دن آیا خبر — آئے کفار فزارہ بر مدد
اُنکے حضرت نے ہے کروائی ندا — کہ سواران چلے وے فوج خدا
جب وے کفار فزارہ ای میان — رخ کیا سلمہ کیجانب آ وہان
پیش رو اُنمین تہا اخرم با صفا — اور پیچھے بو قتادہ اُسکے تہا
جلد سلمہ کو وے سے پاہین آ — باگ گھوڑے کی پکڑ اُسکو کہا
اے برادر جلد مجھ کو چھوڑ دے — تو ہو مانع شہادت سے مجھے
جو عیینہ کا پسر تہا اک سوار — اُسپہ یہ نیزہ چلایا ایکبار
پائی اخرم نے شہادت با وقار — وہ ہوا اخرم کے گھوڑے پر سوار
وہ لعین پس داخل دوزخ ہوا — بو قتادہ اُسکے گھوڑے پر چڑہا
ذو قرد ہے جان اس چشمہ کا نام — پانی پینا اُس سے چاہے وے تمام
نقل یون کرتا ہے سلمہ نیکذات — مین تن تنہا وہ ملعونکے سات
ذی قرد سے مین جو پہنچا پھر کر آ — تہا وہین لشکر رسول اللہ کا

تب کہے خوش ہوکے سالار انام ۔ کہ سوار و نمیں ہمارے لا کلام
سلمہ ہی بہتر پیادہ نامور ۔ حق جزا دیوے انہیں شام و سحر
اور اسی سال شاہِ باشرف ۔ ہیں بہت بھیجے سرایا چو طرف

حدیبیہ کا غزوہ

واسطے عمرے کے مکے کو چلے ۔ اور پندرہ سو صحابہ ساتھ تھے
اور اونٹوں کو گلے میں ہیاں ۔ نعل لٹکائی ہدی کا سر نشاں
ساز و ساماں کرکے بہر کارزار ۔ آ اترتے تھے بلدی میں کر آشکار
سامنے سے شہ کئے اسکے گذر ۔ پر نہ خالد کو ہوئی ہرگز خبر
جلا ملا در فوج کفار لعین ۔ اور حدیبیہ میں آ اترے شاہِ دین
تشنگی سے لاگے ہیں فریاد جب ۔ تیر باولی میں رکھی اک شاہ تب
ہوگئے سیراب سارے تشنگان ۔ آدمی اور جانور خرد و کلان
الغرض در فوج کفار لعین ۔ تھا بدیل اک مرد عاقل پیش بین
اسکو فرمائے رسول ذوالجلال ۔ میں نہیں آیا ہوں از بہر قتال
میں ہوں آیا کچھ نہیں اسمیں خطر ۔ وہ قریشوں کو دیا جا یہ خبر
کافروں نے اسکو نا کر قبول ۔ بھیجے پھر عروہ کو نزدیک رسول
عروہ کوری آنکھ سے شہ کا ادب ۔ دیکھ کر یاروں سے کرتا تھا عجب
قیصر و کسری نجاشی سے ملا ۔ انکے دربار و نمیں جا اکثر رہا
جو بجالاتے رہیں ایسا ادب ۔ جوں محمد کے صحابہ باادب
اور تبرک جانکر لیتے ہیں تب ۔ اپنے منہ اور چشم پر دو باادب
تو بزرگ قوم ذی عزت بڑا ۔ دور مت جا ہی تاکہ خود لائے بجا
اور وضو کرتے ہیں وہ سالار جب ۔ ایک پر ایک جاکے لو کرتے ہیں تب
بال انکے ریش و سر سے جب گرے ۔ اسکو رکھتے ہیں اٹھا کر اسے
مصطفے جیتے نہیں ہیں جنگ جب ۔ تم نہ ہو مانع زیارت سے بھی اب
ہو قتادہ ہی یقین بہتر سوار ۔ اور پیادو نمیں ہمارے آشکار
شہ وہاں اکشب اور اک روز ۔ پھر مدینے کو ہوے رونق فروز
طول ہی تفصیل اسکی ای امین ۔ اسکی اس نسخے میں گنجائش نہیں
اس برس ہی وہ رسول انس و جاں ۔ ماہِ ذی قعدہ کو سب غزیکو دن
ذو الحلیفہ میں ہی جب پہنچے ہیں جاں ۔ باندھے ہیں احرام عمرہ کا وہاں
جب سنے ہیں اہلِ مکہ یہ خبر ۔ تب قبائل کو بہت سی جمع کر
لے دو سو اسوار خالد بن ولید ۔ راہ میں اترا تھا آکر لے سعید
لشکرِ اسلام کی گرد و غبار ۔ چشم میں پڑتی ہی اسکے کر و فر
چاہ بھی اک اسمیں تھوڑا آب تھا ۔ کھینچے کتنے ڈول وہ آخر ہوا
چاہ میں اسکو جناب نے حکم سے ۔ جوش کرنیکو لگی ہیں تب جہر
جبکہ تھا پانی وہاں کم بالضرور ۔ معجزے ایسے بہت پائے ظہور
آکے حضرت سے کہا وہ بیدرنگ ۔ کیا ان رکھتی ہیں تمسے عزم جنگ
بلکہ کعبے کی زیارت کیلئے ۔ اور عمرے کی سعادت کیلئے
اور یوں بولا کہ بہتر ہے یہی ۔ تم زیارت سے نہ مانع ہو کبھی
شاہ عروہ سے وہی فرمائے ۔ تا مبدا اول سے جو فرمائے تھے
پس قریشوں سے تبھی جا کر کہا ۔ کہ میں اکثر بادشاہوں سے ملا
کوئی خادم اور مصاحب کو کہیں ۔ میں کسی سلطاں کے دیکھا نہیں
جب مجھے تھوکتے ہیں سر بسر ۔ دور کر لیتے ہیں یاراں جلد تر
حکم کرتے ہیں کسی اک کام کا ۔ کہ وہ ادنیٰ شخص سے ہووے ادا
اور سخن کرتے ہیں انسے نرم تر ۔ انکے چہرے پہ نہیں کرتے نظر
مارے جانا انکا رہتا ہے قریب ۔ اور رکھتے ہیں وہ پانی خوش نصیب
اور رکھے ہیں وہ شجعان دلیر ۔ تاشیں تمسے بے منہ اپنا پھیر
ناپسند یہ بات ہی کر کافران ۔ بھیجے ابن علقمہ کو بعد ازاں

جو کہ او عثماں ہیں نبی کی لا کلام
انکا وہ کرتا تھا عز و احترام

دیکھ ان اونٹوں کو وے رونے لگا
شہ سے نازل جا قریشوں سے کہا

شرع انکو مت زیارت سے کرو
خوف سے تم حق تعالیٰ کے ڈرو

منزلِ بلدح میں جا کر ای ہمام
شاہ کا عثمان پہنچائے پیام

پس ابان ابن سعید ای نامور
عزت و تکریم تب عثماں کی کر

بولا بو سفیان سے عثمان وہ پیام
اور رضا دید قریشوں سے تمام

کہ تو گر چاہتا ہے اب کیجو طواف
وہ جواب انکو دیا اسطرح صاف

کافراں باتوں سے سب حیرہ گئی
جانے عثماں کو نہیں رخصت دئی

انکا رہنا جب ہوا مکے میں طول
یوں ہوا مشہور در فوج رسول

جب سنے ہیں یہ خبر حق کی رسول
ہو گئی از بسکہ محزون و ملول

ہاں ہیں وے جنگ میں ثابت قدم
پس کئی بیعت وہ سالار حرم

دستِ چپ پر اپنا سید ہاتھ رکھ
مصطفےٰ بیعت لئی بے شبہ و شک

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ (سورۂ فتح ۲)

او سہیل ابن عمر کو بھیج کر
صلح چاہی مصطفےٰ اسے جلد تر

بھیجی تھی اک شرط ان شرطوں سے ہی
ایک دسرے سے نہ رکھیں دشمنی

اور جو چاہے قبیلہ دوسرا
وہ قریشوں کی ہے ذمہ میں جا

اور اتنا ہی بکر بولے سبھی
ہم قریشوں کو رہیں ذمہ میں ہی

دینگے خالی کر کے مکہ ہم انہیں
تین دن سے بیش نا ٹھہرنا ہیں

پہلے بسم اللہ لکھے مرتضیٰ
تب سہیل ابن عمر کہنے لگا

باسمک اللّٰہم لکھیں ہمیں اب
کہ قدیمی ہے یہ دستور عرب

پھر علی نے نام پاک اس شاہ کا
ہی محمد اور رسول اللہ لکھا

ہم نفی گر جانتے بیقیل و قال
اس سے نا کرتے کبھو جنگ و جدال

کر بلا شک ہیں رسول اللہ ہو لے
اور مقرر ابن عبد اللہ ہو لے

شاہ فرما ان اونٹوں کو اٹھاؤ
اسکے آگے تلبیہ کہتے لیجاؤ

کر زیارت کہ بدلے وے آئے ہیں
اونٹ قربانی کے ہمراہ لائے ہیں

وے نہیں ہرگز کئے یہ بھی قبول
بھیجے انکے پاس عثماں کو رسول

کافراں بولے رسول اللہ کو
ہم نہ آنے دینگے مکہ میں کبھو

اپنے مرکب پر لئے کر واسوا
لیگیا مکہ میں باعز و وقار

سنکے یہ وے بھی نہیں راضی ہوئے
پر تسلی دیکے عثماں سے کہے

نا کرے جبتک رسول اللہ طواف
میں بھی ہرگز نا کروں واللہ طواف

اور آئی ہے روایت اک دگر
ساتھ عثماں کے گئے تھے دس نفر

کر کئے کفار عثماں کو شہید
اور اسکے دس رفیقاں کو شہید

پیر کے اک جھاڑ نیچے بیٹھ تب
اپنے یاروں سے کئے بیعت طلب

جب نہیں تھے عثمان اس بیعت میں تھا
تب کہے یہ ہاتھ ہے عثمان کا

بیعت رضوان بھی ہے اے پسر
حق دیا ہے جسکی قرآں میں خبر

یہ خبر بیعت کی سنکر مشرکین
مضطر و ترساں ہوئے ہیں سب ہیں

صلح تب طرفین میں دس سال کا
چند شرطوں سے مقرر ہو گیا

جو قبیلہ چاہتا ہے بے گماں
شاہ دیکے ذمہ ہے لیکر اماں

بولے ہیں قوم خزاعہ سب کے سب
مصطفےٰ کو ہم رہیں ذمہ میں اب

اور یہ بھی شرط تھی آبا ادب
آویں اگلی سال پر حج کے اب

صلح نامہ بس وہ لکھنے کے تئیں
حکم فرمائے علی کو شاہ دیں

کہ نہیں ہم جانتے رحمٰن کو
بیش ہرگز لکھیں اس عنوان کو

بولے حضرت لکھ تو دو نہیں علی
کیونکہ ہے دونوں کا معنا ایک ہی

پر سہیل انکی نہ مانا اور کہا
کہ محمد کو رسول اللہ کا

لکھ محمد ابن عبد اللہ کر
تب کئے ارشاد سالار بشر

تھا بسکہ عشق و محبت سے علی
یوں لگے کہنے کو با جوشِ دلی

بیعت رضوان

مجکو طاقت وہ مٹانیکی نہیں
ہاتہ بس تروار پر ڈالے وہین

آپ ہی اُسکو مٹا شاہِ امم
ابن عبداللہ کروائے رقم

حیدر شیخینؓ اور عمدہ صحاب
شاہدی اُسپر لکھی ہین باصواب

ہی معالج اور شواہد میں لکھا
تب علیؓ سے یوں کہے خیر الورا

کہ تجھے بھی میرے بعد آیا وقار
کام ایسا ہی پڑیگا ایک بار

مخبر صادق نے جیسی خبر
کام ویسا ہی پڑا کرّار پر

قضیہ صفین میں اے نیکذات
صلح جب ٹھہری معاویہ کیساتھ

صلح نامہ مین لکھا کاتب یقین
نام حیدر پر امیر المومنین

تب معاویہ کہا یوں سربسر
کہ علیِ مرتضیٰ کو مین اگر

جانتا بیشک امیر المومنین
جنگ اس سے نا کیا ہوتا یقین

کر امیر المومنین کو محو بس
لکھہ علی ابن ابی طالب ہی بس

بولا حیدر سچ کہی حق کی رسولؐ
لکھہ تو ویسا ہی کیا ہوں میں قبول

الغرض وہ صلح نامہ آکر کی
جب حدیبیہ میں لکھوائے نبیؐ

تب سہیل ابن عمر کو لا کلام
اور بھی اس کے رفیقوں کو تمام

شاہ فرمائے نچھوڑوں بو ہراس
جبتلک عثمانؓ آوے میرے پاس

تب کہلا بھیج بوسفیان کو
جلد تر بلوائے ہیں عثمانؓ کو

آئے ہیں عثمان ذوالنورین جب
انکو تب رخصت دئے شاہِ عرب

حلق کرکے سر کو پھر اس شاہ نے
بیس اشتر آپ ہی قربان کیے

باقی مکہ کو ہیں بھیجے جلد تب
تاکرین مروہ میں قربان انکو سب

اور منڈوا سر بھی اصحاب کرام
آئے ہیں احرام باہر تب تمام

آکے اک بار ابحکم ذوالجلال
جلد پہنچا یا حرم میں سب کے بال

اور ڈلوائی شہِ جن و بشر
اپنے موئے پاک کو اک جھاڑ پر

تب صحابہ کرکے یکسر ازدحام
جن لئے موئے مبارک کو تمام

نقل یوں اُمِ عمارہ نے ہے کی
چند وہ موئے مبارک ہیں بھی لی

مومنوں میں ہوئے کوئی بیمار اگر
آب میں وہ موئے اشرفؐ ڈالکر

یوں پلاتی تھی وہ پانی باصفا
حکم سے حق کے وہ پاتے تھے شفا

اور حدیبیہ میں شاہ انس و جن
نقل کرتی ہیں کہ تھے انیس دن

پس سوال ہوکر مدینہ کیطرف
منزل اصحاب کو پہنچے باشرف

سورۂ اِنّا فتحنا کو خدا
سرورِ عالم پہ تب نازل کیا

کہتے ہین بعضے مفسر ذی رشاد
فتح سے یہ فتح مکہ ہے مراد

بعضوں نے صلح حدیبیہ کہا
فتح خیبر کو لیے بعضے باصفا

بیرو انجاتِ اسما سید کائنات علیہ وعلی آلہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کے سلاطین کی طرف شرف صدور پانا

اور اسی سال شاہِ کائنات
بادشاہوں کو لکھے بہرِ نجات

نامہ بے مہر جب لے باخبر
پاس شاہوں کے نہیں ہے معتبر

اک نگین زر کی بنائے مصطفےٰؐ
اور صحابہ مین بھی جو تھے اغنیا

آگئے تب عرض جبرئیل ہمام
پہننا سونا ہے مردوں کو حرام

پھینک ڈالی وہ نگیں سرورؐ نے تبھی
اور پھینکے ہیں صحابہ سب سبھی

مُہر بس روپے کی بنوائی نبیؐ
تین سطریں اسمیں لکھوائے نبی

یعنے اللہ اور محمدؐ اور رسولؐ
یہ تھی صورت اسکی تو اسکو نہ بھول

اللہ
رسول
محمد

اور جو قاصد رسول اللہ کا
پاس جس سلطان کے نامہ لیگیا

بات اس سلطان کی قاصد کو وہین
کرتا تھا الہام رب العالمین

نجاشی کے نام کا پروانہ

معجزہ یہ تھا شہ کونین کا　　فخر آدم سید ثقلین کا
اسکو پہنچایا ہی وہ مکتوب جب　　تخت سی اترا نجاشی با ادب
کہولکر اسکو لگا پڑہنے دبیر　　تھا یہی مضمون اسکا دلپذیر
وہ منزہ ہی ز نقصان عیوب　　اور سالم ہی ز آفات و لغوب
ویسہ والا ہی امان وہ بالیقین　　حشر کی دہشت سی بندونکی تئیں
اور ہی غالب سب ہی چیزوں پر وہی　　اور ہی جبار و متکبر وہی
اور کلام اسکا ہی عیسیٰ باشرف　　کہ اسی القا کیا مریم طرف
یونہی عیسیٰ کو بھی وہ رب العلا　　بے پدر قدرت سے ہی پیدا کیا
حق تعالیٰ کا ہوں میں پیغامبر　　تو رسالت کی مری تصدیق کر
تا تو راغب ہو مسلمانی طرف　　دولت جاوید ایمانی طرف
ویسے بندوں پر مرا ہووے سلام　　جو رہی تابع ہدایت کا مدام
اور کہا طاقت مجھے ہوتی اگر　　دیکھتا شہ کے قدم جا جلد تر

نجاشی کی عرضی کا مضمون

پس لکھا اک عریضہ در جواب　　اور بھیجا اسکو حضرت کے جناب
ہی نجاشی کی طرف سے بالیقین　　یہ عریضہ در حضور شاہ دین
یا رسول اللہ تحیات و سلام　　رحمت و برکات خلاق انام
ہی وہی ہادی مرا اسلام پر　　ملت اسلام کے احکام پر
آپ نے جو حقیقت عیسیٰ کی لکھا　　حق وہی ہی حق وہی ہے بے مرا
سب کتابیں حق میں اور پیغمبراں　　آپکی تصدیق میں تھی تر زباں
ہاتھ پر ان کے مسلماں میں ہوا　　شکر اس نعمت پہ لاتا ہوں بجا
روبرو ہی آ گواہی دونگا　　راست او بر حق ہی فرماں آپکا
باب میں ام حبیبہ کے دگر　　اسکو بھیجا نامہ پیغامبر
زن تھی عبد اللہ جحش کی وہ　　مرد و زن ہو کر مسلماں ای امین
ہوکے نصرانی مرا پایا سقر　　تھی وہ بی بی ملت اسلام پر

نامہ نامی نجاشی کا جو تھا　　وہ عمر ابن امیہ لے گیا
اسکو آنکھوں سے لگا بوسہ دیا　　اور اسکو حکم پڑہنے کا کیا
حق کی میں کرتا ہوں اب حمد و ثنا　　بے نیازی ہی اسی کو اور غنا
انبیا کو اپنے دیکر معجزے　　کی ہی تصدیق انکی خود اللہ نے
اور ہی پہنچانیوالا وہ خدا　　اپنے بندوں کو بدرجات علا
اور گواہی میں دیتا ہوں صحیح　　کہ ہی روح اللہ نبی جیسا مسیح
جوں خدا آدم کو بن مادر پدر　　دست قدرت سے بنایا سربسر
بعد اسکے میں بلاتا ہوں تجھے　　اب طرف اس ملت اسلام کے
اور جعفر جو ہے ابن العم مرا　　اسکو تیرے پاس میں نے بھیجا تھا
چھوڑ دے تو اب غرور و خودسری　　سن نصیحت اور اطاعت کر مری
جبکہ یہ مضمون نجاشی نے سنا　　لے تحاشا کلمہ طیب پڑہا
اور سعادت دو جہانکی بے گماں　　میں لیا ہو تا یقیں تر عیاں
بعد بسم اللہ ای نیکو طراز　　تھا یہی مضمون اسکا با بیاں
یعنے خدمت میں رسول اللہ کے　　انبیا کے شاہ عالیجاہ کے
آپ پر ہو دائما صبح و مسا　　کوئی نہیں معبود خالق کے سوا
آپکا نامہ مجھے واصل ہوا　　مجکو فخر دو جہاں حاصل ہوا
میں دیتا ہوں گواہی بالیقین　　آپ ہو بے شبہ ختم المرسلین
ابن عم کے واسطے سے آپ کے　　آپکی بیعت ہوئی حاصل مجھے
اب مرے فرزند کو بھیجا ہوں میں　　حکم گر ہووے ابھی آتا ہوں میں
امتی ہوں امتی ہوں آپکا　　السلام اے بادشاہ انبیا
قصہ ام حبیبہ ہے یہی　　کہ وہ دختر تھی ابو سفیان کی
دوسری ہجرت میں انکے ساتھ حبش　　آ مرتد ہو گئے عبد اللہ جحش
شاہ اپنا اس نے پیغام نکاح　　تب نجاشی کو لکھے ہیں بالنکاح

اور کرے اسکو مدینہ کو رواں — سب مہاجر کو بھی تو ہی ایماں
بادشاہ بھیجا ہے پیغام رسول — جان و دل سے وہ کئے اپنے قبول
ہوکے خالد بن سعید اسکا وکیل — آیا ہے نزد نجاشی ای خلیل
مومنوں کو سب نجاشی جمع کر — شاہ کا باندھا نکاح پاک تر
مہر اسکا چارسو مثقال زر — وہ دیا اپنے طرف سے جلد تر
اور تکلف سے وہ کھلوایا طعام — ساز و سامان بھی سفر کا کر تمام
پس وہ بی بی اور مہاجر بھی سب کو — وہ چڑھا دو کشتیوں میں با ادب
ساتھ شرحبیل کو بھی با شرف — انکو بھیجا ہے مدینہ کے طرف
اور بہت تعظیم اور تکریم سے — وہ مبارک مہر نامہ شاہ کے
عاج کی ڈبی میں رکھا تھا نگاہ — اور یہ کہتا تھا نجاشی بادشاہ
جبتلک یہ نامہ اقدس رہیں — خیر اور برکت رہی اس ملک میں
کہتے ہیں شرح کے ہر دو نامجات — ہیں ابھی اس ملک کے شاہوں کو بات
وہی بجا لاتی ہیں انکا احترام — ملک موروثی ہے انکی وہ مدام
یوں مواہب میں لکھا شیخ جلیل — یہ نجاشی ہے وہی بقال قیل
اہل ہجرت کا مدارا جو کیا — اسکو دعوت لکھے شاہ انبیا
سال نہم میں موا وہ با نیاز — شہ جنازے کی پڑھے اوسکی نماز
بادشاہ دوسرا النجاشی جو ہوا — اسکو بھی نامہ لکھے خیر الوریٰ
پر نہیں معلوم ہے یہ بالیقیں — کہ مسلماں وہ ہوا ہے یا نہیں

قیصر روم ہرقل کے نام کا پروانہ

اور ہرقل جو تھا سلطان روم کا — نامہ لکھے اسکو بھی شاہ ہدا
ہاتھ میں وہ دحیہ کلبی کے دے — روم کو بھیجے رسول اللہ نے
نامہ لیجا کے پہنچایا ہے جب — اسکو پڑھوا کر سنا ہرقل نے تب
بعد بسم اللہ و تحمید خدا — تھا یہی نامہ کا مضمون باصفا
کہ یہ نامہ ہے نبی کا لا کلام — جو محمد ابن عبد اللہ ہے نام
نام ہرقل کے پاتا ہے صدور — جو عظیم روم ہے وہ باشعور
ہو سلام اسپر مقرر نا کلام — جو ہدایت کا ہے تابع مدام
بعد اسکے ہووے ظاہر اب تجھے — میں بلاتا ہوں طرف اسلام کے
ہو مسلماں تا سلامت تو رہے — حق تعالیٰ اجر دونا دے تجھے
گر نہ ایماں لاو تو بے اشتباہ — ہووے تجھ پر سب رعایا کا گناہ
مبتلا تو آفتوں میں ہووے گا — دو جہاں میں اپنی راحت کھوئیگا
بعد اس آیت کو لکھ شاہ انام — اپنے نامہ کو کئے تھے اختتام

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَنْ لَا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ

جبکہ اس مضمون کو ہرقل نے سنا — پس نہایت خوف و دہشت میں پڑا
عرق چہرہ سے ہوا اسکے رواں — اور ہوا مجلس میں اک شور و فغاں
لانے سب ارکان دولت کو کہا — ڈھونڈو میرے ملک میں تم جا بجا
اس نبی کی قوم سے کوئی عرب — گر ملے میں اس سے پوچھوں حال سب
اتفاقاً تب ابوسفیاں ہاں — آیا تھا بہر تجارت اسمیاں
اسکو اور اسکے رفیقوں کو سبھی — لائے ہرقل پاس بلا کے تبھی
ابن عباس گرامی شان سے — نقل لایا وہ ابوسفیان سے
پوچھا ہرقل ہمکو یا خیر البشر — تجھسے کوئی خویشی میں ہے نزدیکتر
تب ابوسفیاں نے بولا اے لبیب — میں نہایت ہوں قرابت میں قریب
بولا ہرقل اسکا میں احوال نسب — پوچھتا ہوں راست کہیو میرے اب
پوچھا اول کیا ہے کہ انکا نسب — میں کہا والا نسب عالی حسب

پوچھا آگے اُسکے کوئی بھی یہاں
میں کہا کوئی بادشاہ انمیں نتھا
میں کہا کہ وے مساکین ہیں تمام
پوچھا اس دعوے سے آگے وہ کہیں
پوچھا کیا اس سے کبھی ہو تم جدال
پوچھا وہ کیا حکم کرتا ہے تمہیں
باپ دادو نکی چلن کو چھوڑ دو
مجھسے یہ سب کہنے لگا ہرقل تب
اور کہا تو اسکے آگے بھی کوئی
اور بھی آبا میں اسکے تو کہا
تابع اُسکے تو کہا فقرا ہوئے
پہنچے تا غایت کہ وہ تدریج سے
اور اس دعوے سے آگے بھی کہیں
اور تو بولا مکر وہ کرتا نہیں
اور کہا تو جنگ میں فتح و ظفر
اور کہا تو شرک سے وہ منع کر
ہے قسم حقکی کہ پیغمبر ہے وہ
مملکت اس قوم کی سب عنقریب
پر گماں مجکو نہیں تہا زینہار
ہے شوا ... ابوسفیان ہیں
مسجد اقصیٰ کو آیا اوّلا
تب کہا ہرقل نے اسکو آ ہیں
اک نشاں سے یہ بھی ہر شب سر بسر

کیا کیا دعوی نبوت کا عیاں
پھر سوال ایسا وہ میرے سے کیا
پوچھا کم ہوتی ہیں یا زاید مدام
جھوٹ بولا تھا کہا میں نے نہیں
میں نے بولا ہاں کیا ہے قتال
میں کہا وہ حکم کرتا ہے ہمیں
انکی بد افعال سے منہ موڑ لو
پہلے میں پوچھا تجھے اُسکا نسب
میں کیا ہے دعوی پیغمبری
بادشاہی بھی نہیں کوئی کیا
اکثر اتباع رسل ایسے ہی تھے
اور قوی دین اسکا ہو ترجیح سے
تو کہا جھوٹ اس سے میں پایا نہیں
مکر سے ہاں پاک ہیں سب مرسلین
ہے یقیں گاہے ادھر گاہے اُدھر
سب کو بلواتا ہے بس توحید کر
انبیا کا سب یقیں سر ہے وہ
لیویگا بے شبہ وہ حق کا حبیب
کہ تمہاری قوم سے ہو آشکار
یوں لگا کہنے کو ہرقل سے یقیں
اور ساتوں آسماں پر سے گیا
یہ بھی سچی بات ہے جھوٹی نہیں
بند کرنے مسجد اقصیٰ کے در

میں نہیں بولا وہ پھر سائل ہوا
کیسے لوگ اسکے ہوے ہیں تابعاں
میں کہا ہوتے ہیں زایدہ یقین
پوچھا کیا وہ مکر کرتا ہے بھلا
پوچھا ہرقل فتح و نصرت اسکو بھی
کہ خدا اک ہے نہیں اسکو شریک
اور صلوٰۃ صوم اور جود و سخا
تو کہا اسکو نسب میں بھی شریف
تا کہا جائے کہ یہ بھی سر بسر
تا کہے شوق حکومت سے یہ ہاں
تو کہا انکو ترقی ہے سدا
تو کہا اس سے نہیں کوئی پھرا
جو نہ باندھے خلق پر ہرگز دروغ
طالب دنیا سے ہوویں مکر جان
انبیا کا جنگ ہے ایسا ہی موج
اور نماز و روزہ و صدق و وفا
تو صفات اُسکے کیا جو یہ بیاں
اور میں دیکھا کتابوں میں بھی تھا
جانتا یہ اور میں سکتا اگر
کہ وہ کہتا ہے عجب تر ایکبات
اور رہا میں حقیقی پھر ایسی ہوا
میں بھی اس شب کے علامات جلیل
بند دروازے گئے اکرات سب

اسکے آبا میں کوئی کیا شاہ تھا
ہیں فقیراں یا توانگر عمدگاں
پوچھا کوئی پھرتے ہیں وہ لا میں نہیں
میں کہا وہ مکر تو نہیں جانتا
میں کہا اُسکو کبھی ہم کو کبھی
تم کرو اسکی اطاعت دل سے ٹھیک
صلۂ رحمی کیجو اور صدق و صفا
انبیا ہوتے ہیں ایسے ہی شریف
دعوی کرتا ہے وہی تقلید کر
کرتا ہے دعوی نبوت کا عیاں
کام ہے ایسا ہی جان ایمان کا
ذائقہ ایسا ہی ہے ایمان کا
حق پہ کیوں باندھے دروغ بیفروغ
طالب دنیا نہیں پیغمبراں
لیک نصرت انکو ہے آخر ہے سوچ
حکم بھی کرتا ہے صلۂ رحم کا
فی الحقیقت گر ہوں اسکو در میاں
اک نبی مبعوث ایسا ہوئیگا
اُسکی پا بوسی سے ہوتا بہرہ ور
کہ میں مکہ سے نکلکر ایک رات
سیر ایسی ایک ہی لمحہ میں کیا
دیکھا ہوں وہ سب اسی پر میں ولیل
پر نہ دروازے ہوا اک بند تب

ٹھیلے مردم جمع ہو سب شہر کے　　پر نہیں ہر گز ہلا وہ جائے سے
یوں ابوسفیان کہا ہی ایماں　　جبکہ ہرقل سے سنا یہ بیاں
وہ یقیں مجکو زیادہ تھا سدا　　تا کہ ایماں کی دیا دولت خدا
مصطفٰے کی کر نبوت کا بیاں　　سبکو دی ترغیب ایماں کی میاں
دیکھ کر اُسنے کہا از خوفِ جاں　　میں تمہیں پوچھا ز روئے امتحاں
دحیۂ کلبی کو خلوت میں لجا　　ہرقل اسوقت اسطرح کہنے لگا
رومیوں سے خوف ہے مجکو مگر　　جان سے مارینگے مجکو بے خطر
اسکو دحیہ نے دیا جا یہ خبر　　سنتے ہی وہ نامِ احمد جلد تر
اسکے اوصافِ مبارک اور نام　　ہمنے پائے ہیں کتابوں میں تمام
آیا باہر ہات میں لیکر عصا　　رومیوں سے اسطرح کہنے لگا
اسکا پروانہ ہمیں پہنچا ہی آ　　میں دل و جان سے مسلماں ہو گیا
آہ یہ سنتے ہی کفارِ عنید　　کر دیئے ہیں مار کر اُسکو شہید
رومیاں اسطرح ماریں اسکو جب　　جان سے چھوڑینگے آخر مجکو کب
واسطے دنیا کے ہرقل آہ آہ　　کر لیا ہی آخرت اپنی تباہ

حاکم فارس خسرو کے نام کا پروانہ

نامہ اک خسرو کو لکھے مصطفٰے　　کہ وہ حاکم ملک پر فارس کے تہا
اسکو پھاڑا خشم سے وہ بدگہر　　شہ مدینے میں ہوئی اسکی خبر
جبکہ پھاڑا ہی وہ فرمانِ رسول　　خوف و دہشت میں پڑا وہ بوالفضول
وہ گیا خلوت میں ایسا بولکر　　اک عجب تا کہ وہ آیا ہی نظر
تھرتھراتا آیا باہر جلد تب　　پوچھا دربانوں سے کیوں یاد سب
دوسری شب کو وہی پھر شخص آ　　سر پہ خسرو کے اٹھا اپنا عصا
بار سوم وہ عصا کو توڑ کر　　ہو گیا خلوت سے غائب جلد تر
پھیر ڈالا اسکا سینہ امیاں　　آپ بیٹھا تخت پر اسکی عیاں
حاکمِ ملکِ یمن باذاں کو تب　　لکھا دو قاصد مدینے بھیج اب

بند تھا دربے جا دیکھو وہاں　　یہ نشاں ہیں اُسکے آنیکا ہی جاں
ہو گیا مجکو یقیں صدق و نور　　خوب ہو ویگا محمد کا ظہور
ہی روایت شہر میں ہرقل کی سب　　کر منادی سبکو بلوایا ہی تب
ہو گئے سنتے ہی سارے بے قرار　　شور و غل اُنمیں ہوا ہی بیشمار
دین پر راسخ اپنے تم ہو یا نہیں　　اسکو وے سجدہ کئے خوش ہو وہیں
میں دل و جاں سے کیا ہوں قبول　　کہ محمد ہے یقیں حق کا رسول
اب یہاں سے تو صغاطر پاس جا　　وہ نصارا کا بڑا ہے مقتدا
لا کے ایماں اسطرح کہنے لگا　　کہ بلاشک ہی وہ ختم الانبیا
تن سے اپنے دور کر کالا لباس　　پہنا منگوا کر سبھی اُجلا لباس
شاہی دیتا ہوں میں اک ہی خدا　　ہی نبی اُس حق کا احمد مصطفٰے
تم بھی اے یارو سبھی لاؤ اب سنا　　ورنہ تم پاؤگے دوزخ میں عذاب
جاکے ہرقل سے یہ دحیہ نے کہا　　بولا ہرقل وہ بڑا تہا پیشوا
اسلئے معذور ہوں پر اضطرار　　ورنہ میں ایمان لاتا آشکار
اسکو اب لعنتِ خدا نے لے گیا　　دستِ پرخسران خسرو کے دیا
کہ مرا نامہ وہ ناداں شق کیا　　یوں ہی سینہ اسکا پھاڑیگا خدا
حکم کروایا ہی اپنے ملک میں　　کوئی عرب کو بھی بیا بانے میں
یوں کہا دہانہ میں لیکر عصا　　کہ محمد پر تو ایماں جلد لا
ہم سبکو بھی کبھی چھوڑیں نہیں　　انکو ناحق قتل کروادیا وہیں
ورنہ لا ایماں تو نے تک عصا　　آپ بھی ایماں وہ نہ لایا رحیا
شیرویہ جو تھا خسرو کا پسر　　باپ کو اپنے اسی شب قتل کر
نقل ہی جب خسرو عقل و دیں　　شق کیا ہی شہ کی نامہ کیش
قید کر منگوا نبی کو بے سراک　　بھیجا وہ دو شخص کو خسرو کے پاس

رعب حضرت کا بہت انکو ہوا / شاہ فرمائے کہ کل آؤ بھلا
کہ کیا ہے حق نے خسرو کو ہلاک / کل کی شب بیٹے نے ہے اسکا چاک
شیرویہ اسکو مارا جانو تم / تھی جمادی الآخرہ کی شب دہم
ہوویگا ملک عجم میں منتشر / پس تو ایماں جلد لاویگا اگر
قتل کرواوینگا تجکو جلد تر / قاصداں یہ جاوے اسکو خبر
شیرویہ کا بھی اک نامہ ہیں / پہنچا ہے اسی میں باذان کتیں
مارا خسرو اور لگا کرنے ستم / تفرقہ ڈالا جماعت میں بہم
اب تو تابع ہو مرا اسر جبار / اور مری شاہی کا دیجے اشتہار
اسکا متعرض نہو تو کوئی دم / نامہ جبتک نا کروں دوسرا رقم

بادشاہ اسکندریہ مقوقس کے نام کا پروانہ

جب مقوقس کو وہ پہنچا لا کلام / وہ بجا لایا بہت کچھ احترام
اور کیا ہے جو کہ حاطب نے بیاں / وہ مطابق سچ پایا بے گماں
ہوویگا غالب یقیں وہ باوقار / لیوینگے اصحاب اسکے یہ دیار
ہے مواہب میں کہ حاطب نیکنام / یوں مقوقس سے کیا ہے تب کلام
پس اسے رسوا کیا رب جلیل / دنیا و عقبیٰ میں کر خوار و ذلیل
اس سے عبرت لے تو رکھ خوف خدا / تا کرے عبرت تیری سے دوسرا
جبکہ تو پایا ہے عصر این رسول / جانو دل سے اسکی دعوت کر قبول
عاج کی ڈبی میں سب باحترام / رکھا ہے وہ نامۂ خیر الانام
آپکے قاصد کا عزو احترام / میں بجا لایا ہے اے شاہ انام
پر گماں یہ تھا مجھے آنیکا نام / اس کا ہوویگا خروج از ملک شام
بیس کپڑے اک خچر رہوار / اور زرِ خالص کے مثقال ہزار
جبکہ پہنچا شاہ کو اسکا جواب / یوں کہیں ارشاد وہ عالیجناب
پر قبولے اسکو ہدیہ کو رسول / جبکہ کی ہے نا یہ ایماں قبول

دوسرے دن آئے جب خدمت میں او / شہ کہے تم جاکے باذان سے کہو
شیرویہ جو ہے خسرو کا پسر / سو بنا اسیر اسکو ہے حق جلد تر
اور تم باذان کو بولو یہ پیام / ہووے دنیں دین میرا لا کلام
ملک یہ تیرا تجھے ہی دونگا / ورنہ حاکم بھیجدونگا دوسرا
سنکے یہ باذان حیراں ہو گیا / اور ہراساں و پریشاں ہو گیا
تھا ابھی اسمیں لکھا بے اشتباہ / کہ بہت سے مردگوں کو بے گناہ
اسلئے میں قتل کر ڈالا اسے / تھا رعایا ظلم سے اسکے نیچے
اور نبوت کا وہ دعویٰ در عرب / صاحب دولت جو اک کرتا ہے اب
لایا ایماں جلد باذان پاک تن / اہل فارس اور سب اہل یمن
اور مقوقس کو بھی بھیجے مصطفیٰ / ایک نامہ اسکو حاطب لے گیا
جوں بیاں عیسیٰ کیا تھا امیں / نعت و اوصاف امام المرسلین
پس کہا یہ ہے وہی پیغامبر / دے چکا تھا جسکی روح اللہ خبر
یہ کہا ایماں مگر لایا نہیں / دولت عقبیٰ کو وہ پایا نہیں
کہ یہاں آگے ترے حاکم وہ تھا / آہ جو دعویٰ خدائی کا کیا
یعنی فرعون شقی تھا وہ لعین / جو ہوا رسوا دو عالم میں یقین
دعوت عیسیٰ یہود پر ہے جوں / دعوت احمد نصارا پر ہے یوں
وہ کہا بیشک ہے وہ حقکا نبی / لیک میں کچھ فکر کرتا ہوں ابھی
پس لکھا یا شاہ دیں کو یوں جواب / آپکے نامہ سے میں ہوں بہرہ یاب
میں بھی جانا ہوں یہی بر وجہ نیک / کہ پیمبر بالیقیں باقی ہے ایک
ہیں شرف میں قبط سے دو جاریہ / ایک سیریں اور دوسری ماریہ
ہدیہ نزد بادشاہ انبیا / ساتھ حاطب کے روانہ وہ کیا
ملک پر اپنے بخیلی وہ کیا / اور نہیں اسلام سے عزت لیا
شاہ نے اپنے تصرف میں رکھا / اس سے ابراہیم ہے پیدا ہوا

اور سیرین جو کہ تھی دوسری کنیز — اسکو حسان کو دیئے ہیں اے عزیز
پانچ کپڑے اور سو مثقال زر — شاہ حاطب کو دیئے ای باخبر
نام ہے دلدل اسکا آشکار — بعد حضرت کے تھے علی اس پر سوار

حارث کے نام کا پروانہ کہ سرحد شام میں تھا

تھی حکومت اسکی در سرحد شام — اور وہ تھا محکوم قیصر لا کلام
سنکے اوصاف و علامات نبی — وہ کہا انجیل میں بھی ہے لکھی
حارث ملعون غصے سے وہیں — نامۂ اشرف کو ڈالا بر زمیں
اور بھیجا ہرقل کو لکھ کر شتاب — یوں لکھا ہرقل نے حارث کو جواب
دیکے تب قاصد کو سو مثقال زر — کر دیا حارث روانہ جلد تر
رو دیا اور بولا یہی اوصاف ہاں — دیکھا ہے انجیل میں ہیں بیگماں
اور شجاع باصفا کا ای ہمام — وہ بھیجا لایا بعزت و احترام
پس شجاع اس سے ہو رخصت ای انیس — جبکہ آ پہنچا حضور شاہ دیں
چونکہ فرمائی تھی ان حق کے حبیب — نقل سے حارث ہوا جو عنقریب

حاکم یمامہ ہوذہ کے نام کا پروانہ

اسکو بھیجا کر سلیط ابن عمر — جبکہ ہوذہ کو دیا ہے نامہ بر
آپ بیشک ہیں امام المرسلیں — آپکی دعوت ہے سچی بالیقیں
دل میں عربوں کے ہیبت ہے مری — عزت و شوکت شجاعت ہے بڑی
پہنایا قاصد کو اک بہتر لباس — دیکے انعام بھیجا شاہ پاس
فتح مکہ جب ہوئی روح الامیں — آ کہے ہوذہ موا اے شاہ دیں
والی بحرین کو بھی نام سے — ساتواں نامہ لکھے بھیجے کہے
اور اسی سال میں آیا باصفا — فرض بیشک حج بیت اللہ ہوا
شاہ دیں سورج گہن کی تب نماز — ہیں جماعت سے گزارے با نیاز
خود انکو کر قبر پر شاہ انام — دفن سے بخشے ہیں اسکو احترام

اسی سے پایا ہے تولد اک پسر — عبد رحمن ابن حسان باوقر
اور وہ خچر تھا سفید راہوار — اسپہ حضرت آپ ہوتے تھے سوار
اور علی کے بعد حسن مجتبی — بس وہ در عصر معاویہ موا
نامہ حارث کو بھی لکھے مصطفے — وہ شجاع ابن وہب لے گیا
پہنچا جب ابن وہب غوطہ کو آ — پہلے وہ حارث کے حاجب سے ملا
وہ ملایا اسکو حارث سے لیجا — ہاتھ میں حارث کے وہ نامہ دیا
اور بولا میں کرونگا اس سے جنگ — نعل ہیں گھوڑوں کو لگوانا بیدرنگ
ٹہر تو دو روز میرے پاس ہی — تا کریں جو ہے سنا اور بھلا
ایک حاجب تھا شجاع نیک نام — جب سنا اوصاف سالار انام
گر چہ حارث سے تھا اسکو حال ڈر — وہ ہوا ایمان سے با ایں بہرہ ور
تحفہ یاقوت با تکلف دیا — توشہ اور کپڑے بھی تحفے میں دیا
عرض سب احوال حارث کا کیا — شاہ فرمائے کہ ملک اسکا گیا
اور اسی ہفتے ملک پیر ای باصفا — جان بحق جبلہ تبھی حاکم ہوا
ہے یمامہ ٹوپی امر شاہ دیں — تھا یمامہ کا وہ حاکم اسے امیں
وہ کیا تعظیم قاصد کی بڑی — اور جواب ایسا دیا شہ کو تبھی
لیک ہے آخر خیالی کہ حبیب — قوم میں اپنے ہوں شاعر اور خطیب
کچھ حکومت اپنی اب مجکو عطا — کیجئے تابع رہوں تا آپ کا
دیکھ غرض اسکی فرمائے نبی — کہ نہ دونگا ہوں اک خرمہ کا بھی
ہیں یہ بھیجی نامہ کو وہ عالم نواز — جس سے شاہوں کو کیے ہیں سرفراز
بادشاہوں کے سوا بھی جانئے — دوسروں کو بھی کئے نامہ لکھے
اور اسی سال میں آئے نیک فن — ہے لگا گہنے میں سورج کو گہن
اور اسی سال میں آئے باکمال — مادر صدیقہ کی ہے انتقال
اور اسی سال میں آئے نامدار — اور عورت سے کیا اپنے ظہار

انکی تھکن ہی جانو بر رسولؐ ہو گیا سورۂ مجادلہ کا نزول
سال ہفتم در محرم آ ہیں غزوۂ خیبر کئے ہیں شاہ دیں
اور وقوع فتح خلاق وحید اپنی پیغمبر کو بخشا ہے نوید
حکم یاروں کو کئی ہیں بے درنگ کہ کرو تم جلد تیاری جنگ
جسکو ہی خطا منہ دنیا کی طلب ناں آوی وہ ہمارے ساتھ اب
اور جس قلعی تھی اہیں اے ہمام ہیں کبھی تو جان ان قلعوں کا نام

وطیح	نطاۃ	برا	سلام	ابی

تین گھوڑی خاص تھے اس شاہ کو اور بہت سی اونٹ بھی ہمراہ تھے
وقت شب خیبر کو پہنچے شاہ دیں پر یہود آیہ خبر پائے نہیں
پس وہ جا بسے وہیں جنگ و جدال جب ہوا ہے ابتدا پیقیل و قال
جب محاصر سے تھے مومناں انکو بھی کھانیکی تنگی بیکراں
فتح قلعہ صعب کا تب ہو گیا مال و زر غلہ بہت اس میں ملا
یونہی تھوڑی روز میں اے ادب ہو گئی مفتوح بیشک قلعے سب
تھے محاصر غازیاں شام و سحر تھا رسول اللہ کو تب درد سر
ہاتھ میں اسکو علم دے بھیجتے جنگ کرتا تھا وہ جا کفار سے
ایکدن فاروق اعظم نے علم جا بہت کوشش کئے اے محترم
اپنے اک فوج و علم ہمراہ لے جا کیا ہی سخت جنگ اشرار سے
ہو محاصر اور کئی ہیں کارزار فتح اس دن بھی نپائے زینہار
حق یہ تھا شاہ مرداں کو دیا شاہ مرداں شیر یزداں کو دیا
حقتعالی اور بھی اسکا رسولؐ دوست رکھتے ہیں اسے کر کے قبول
یہ بشارت سنکے اصحاب کرام منتظر تھے اور متوقع تمام
اس توقع پر کہ لشکر کا علم مجکو دیوے شاہ از راہ کرم
لیک میرا سر رہنا نہ با یقین کہ مجھے دیوی امارت شاہ دیں

ہجرت سے ساتویں سال کا احوال خیبر کا غزوہ

جب حدیبیہ سے شہ رجعت کئے رہ میں سورۂ فتح اترا جانئے
اور کیا وعدہ غنائم سے زیادہ شاہ سمجھے فتح خیبر ہے مراد
غزوۂ خیبر کو اب جاتی ہیں ہم اور کئے ارشاد یوں شاہ امم
کہتے ہیں خیبر بڑا تھا شہر ایک تین کوس پر تھا مدینہ سے ای نیک

کتیبہ	ناعم	صعب	شق	قموص

ساتھ تھی اس شاہ کی دو سو سوار اور پیدل چار سو اور یکہزار
کہتے تکبیریں باواز بلند جلدی میں غازیان با فرحمند
اور وہ جب صبح کو پائے خبر جلد قلعے کو گئے ہیں بند در
پہلے آیا قلعۂ ناعم ہی ہات اور اسکے بعد دیگر قلعجات
کہتے ہیں وہ سب تھے مرنیکے قریب حقسے تب مانگی دعا حق کے حبیب
ہو گئی وہ تنگی راحت سے بدل ہو گئی وہ سختی فرحت سے بدل
لیک باقی رہ گیا تھا اک قموص سخت تھا سب میں یہی قلعہ خصوص
عمدہ اصحاب سے ای نامدار کہ کسیکو شاہ بردن اختیار
فتح لیکن قلعہ وہ پایا نہیں ہاتھ میں اسلام کی آیا نہیں
فتح وہ قلعہ نہیں پایا مگر بعد ازاں صدیق نور دیدہ گر
پر نہ پایا فتح تب بھی سر بسر تیسرے دن جا کے پھر حضرت عمرؓ
فتح لیکن سکی بردست علیؓ جبکہ تھی موقوف بروجہ جلی
نقل ہے اک شب کہے شاہ امم کہ میں کل بخشونگا اسی کو علم
قادر متعال اسی کے ہاتھ پر فتح کر دیوی گا خیبر جلد تر
سعد کہتا ہے کہ نزد مصطفےٰؐ جا دو زانو بیٹھ کر پھر میں اٹھا
اور کہتا ہے عمر عالی وقار میں چہتا تھا امارت زینہار
کہتے تھی بعضے قریش آ با ہی داد کہ علیؓ البتہ پا دے یہ مراد

پھر روئے چشم تب کرار کے
ایسے پر آشوب اور پر درد تھی

کہ وہ ہرگز دیکھ سکتا ہی نہ تھا
سن بشارت یہ پڑھا ہی تب دعا

اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ

الغرض انکو بلا خیر البشر
رکھکے انکے سر کو اپنی ران پر

ڈالے انکے چشم میں اپنا لعاب
حق نے بخشا ہی شفا انکو شتاب

بکتر خاص اپنا عنایت لطف سے
دست اطہر سے انہیں پہنا دیے

اور کمر میں انکی باندھی ذوالفقار
اور علم انکو دئے ہیں باوقار

اور کہا جا جنگ کر جبتک خدا
فتح یا دیوے نہ پھریو مرتضی

پوچھا تب میں جنگ کروں کس جنس پر
یوں کہی ارشاد شاہ بحر و بر

کلمۂ طیب کہے ہی اقبال پر
انکو بلوا اور انسے جنگ کر

تب علی پاس قلعے کے بہم
ایک ٹیلے پر گئے بر پا علم

دیکھا اک حبر یہود آ کا نگار
شاہ مرداں کو بتایا حصار

پوچھا تو یہ کہان آئے اہل لوا
وہ کہا میں ہوں علی مرتضی

بلا اپنی قوم کو تب وہ پکار
اب ہوئے مغلوب تم اور خوار زار

ہی قسم بہ شباب توریت کی
نا پھرے بے فتح ہرگز یہ کبھی

کیونکہ اوصاف و شجاعت کا بیان
اسکا وہ توریت میں لکھا تھا جان

باہر آیا لیکے اس قلعہ سے جو
سو وہ حارث تھا یہودی زشتخو

اسکے نیزے کا سنا تھا تین من
ہوگئے مقتول اسکے چند تن

پس علی مرتضی اک ضرب کر
سرنگوں اسکو کیا ہی فی السقر

بعد اسکا بھائی مرحب آگیا
وہ یہودیوں میں مبارز تھا بڑا

پہن دو بکتر عمامہ باندہ دو
اور حمایل کر کے دو شمشیر کو

آگے جا تا کر یہی حیدر پہ وار
جلد مارے اسپہ حیدر ذوالفقار

سر پہ دستار اسکی جو تھی کنگلی
کٹ گیا تا زانو اور اسکی زین بھی

غازیاں حملہ کئے سب جبکہ زود
پائے دوزخ سا سر داد یہود

اور باقی بھی لگے ہیں بھاگنے
اور علی بھی انکا تعقب کیے

کوئی کیا اک ضرب انکی ہاتھ پر
دست حیدر سے گری ہی تب سپر

اک یہودی اسکو دیکھ بھاگا وہیں
شاہ مرداں آگئے تب خشمگیں

تب علی از قوت ربانیہ
پائے ایسی قوت روحانیہ

ہوگیا اک جست میں خندق سے پار
اور در قلعہ پہ پہنچے آشکار

ایک ہی کا لگا تھا اسکو در
لیکے اس در کو بنائے ہیں سپر

جب اسیر توڑی بلا آسیب حصار
پس ہوئے مشغول پھر کارزار

نقل کرتے ہیں کہ از بعد قتال
اسکو ڈالے بر زمیں پر اچھال

روضۃ الاحباب میں مذکور ہے
اور بیان جسمیں بھی یوں مسطور ہے

کہ اٹھائے اسکو آ چالیس تن
وہ نہیں ہرگز ہلا جگہ سے پن

اور ہوا ہی جب لگا آتا یہ سپر
کہ بلائے اسکو آ ستر نفر

وہ نہ ہرگز اپنی جگہ سے ہلا
پر شفقت سے بہت آئے با صفا

ہی علی کی یہ کرامت کا ظہور
انکی مردی اور شجاعت کا ظہور

الغرض کہتے ہیں اہل قلعہ سب
دیکھے میں ایسی شجاعت آپ جب

دو لگے کرنے سکو فریاد و فغان
بولتے تھے الاماں رب الاماں

مرتضی از حکم شاہ دو جہاں
تب دی ہی شیر خدا سے انکو اماں

کہ اٹھا سکتا ہی جو ہر سہ نفر
یہودی اپنے سر پہ قلعہ اسقدر

اور لگے بھیجنے کو اپنی اونٹ پر
یہودی سارا مال اٹھاوی جسقدر

مال و زر اپنا وہیں سب چھوڑ دیں
اور کوئی شی نہ پوشیدہ کریں

گر کریں پوشیدہ ظاہر ہووے جب
نا رہی باقی اماں ہرگز سب

وہ چھپا تھے خزانہ اک بڑا
مطلع اسپر حضرت کو کیا

ایک ہیرا انمیں تھا وہ لا کلام
حکم پھر ہی زبیر ابن العوام

جاکے لایا ہے وہ باصحاب چند — اٹھ گیا تب وہ اماں آئے ہوشمند
عورتوں کو انکے ٹھہرایا ندیاں — مال و زر حصہ کیے بر غازیاں
ہے روایت فتح خیبر کی خبر — جب سنی ہے حضرت خیر البشر
دیکھے پیشانی پہ بوسہ انکی تیں — پھر لگا سینے سے یوں فرمائے ہیں

قد رضي الله و رضيت أنا عنك

بولا فرحت سے نہ کیونکر ہوں اب — آپ یوں خوشنود ہیں مجھ سے جب
اور میکائیل و جبرئیل ہمام — تجھ سے راضی ہیں ملائک بھی تمام
اور یہود قتل سے یقیں فتح دیتیں — ہوگئی قتر سقر میں جانشین
حکم فرمائے جلا کا انکو سب — یوں کئی ہیں عرض وہی خدمت میں تب
پس ترحم کرکے وہ حقکی رسول — عرض کی تب انکی فرمائے قبول
نصف محصول زراعت آپ لیں — نصف بیت المال میں داخل کریں
پھر حبش کے بھی مہاجر باکلام — آگئے خیبر میں ملنے سے تمام
غزوہ خیبر سے ہی بعد از شتاب — شاہ عالم کا ہوا اس سے ملاپ
منزل صہبا میں آپہنچے ہیں جب — رات صفیہ پاک نے کی آباد تب
تیغ لیکر ہاتھ میں آئے ہیں ایک ام — تھے نگہباں گرد خیمہ شب تمام
وہ کہا ابن ان کی خویش و اقربا — اور اسکا مرد بھی مارا گیا
شاہ نے کی اسکے حق میں یوں دعا — کہ نگہبان اسکا رہ تو اے خدا
شہ بلال او بیٹھے یہ حکم تب — کہ تو رہ بیدار تا سوجاویں سب
مار شیطاں اسکو تب سینہ پہ آ — نیند غالب ہوگئی وہ سو رہا
ہوگئی لرزاں بہت از خوف رب — سب صحابہ کو اٹھائے جلد تب
شہ کو یہ وادی شیطاں ہے — غفلت و ظلمت کا یہاں سامان ہے
پس وضو کرکے رسول ذوالجلال — حکم قامت کا کئی ہیں بر بلال
اس حدیث پاک سے ظاہر ہوا — کہ اذان سنت نہیں ہے در قضا

رکھکے سنت انکا پایہ سر بسر — شہ کئی ہیں انکو خون سے در گذر
اور صفیہ کو نبی آزاد کر — عقد سے اپنے کئے ہیں بہرہ ور
خوش بہت ہو شکر حق لائے بجا — اور علی کے جلد استقبال جا

بلغني نبأك المشكور وصنيعك المذكور

تب علی رونے لگے ہیں باطرب — پوچھے شادی یا غمی کا ہے سبب
شاہ بولے ہیں سے تیرا خوش عزیز — ملک خوش ہے تجھ سے رب العالمین
کہتے ہیں اس جنگ میں سب ای سعید — ہوگئی پندرہ مسلماں بھی شہید
نقل آئی ہے کہ جب خیر البشر — کرکے از خون یہوداں در گذر
کہ مسلماں ہینگے جو یہاں — انکی مزدوری کرینگے ہم عیاں
انکو ہی تحویل کر باغات سب — یوں مقرر کر دئے تقسیم تب
اور آل مطلب کو ای میاں — اور بنی ہاشم کو حصہ پانچواں
حضرت ام حبیبہ کا نکاح — جو حبش میں ہے ہوا تھا با فلاح
اور سب خیبر کا بندوبست کر — جب نبی لوٹے خیر البشر
شاہ اس سے ملک مدینہ میں بیٹے — پس ہوا ایوب انصاری جو تھے
صبح کو پوچھے ہیں سالار عرب — کہ کھڑا ہے کیوں یہاں کیا سبب
[illegible] — اسلئے [illegible] یہاں تھا کھڑا
اور یہاں سے جب چلا آگے رسول — آخر شب میں کئی آ کے نزول
سو گئے سب بیدار تھا وہ یا کیا — اور تھا وہ شاغل ذکر و نماز
ہوگیا ہے جب طلوع آفتاب — پہلے جاگے سرور عالی جناب
اور وہ بے اختیاری سے ملال — ظاہر حدث کیا اپنی بلال
اب یہاں سے جلد تر آگے چلو — پس چلے سب کوچ کر فی الوقت ہے
با اقامت با جماعت بانیاز — تب گذارے ہیں قضا اپنی نماز
شافعیہ کا ہے مذہب جان — [illegible] میں لکھا ہے اے میاں

قضا نماز اذان اور اقامت سفر میں

کہ اقامت اور اذاں سے مصطفا / با جماعت ہیں گزارے وہ قضا
چند احادیث صحیحہ لاکلام / لایا ہے اس باب میں ابن ہمام

حضرت عمرة القضا کے لئے مکہ معظمہ کو تشریف ارزانی فرمانا

اس برس میں ہی رسول اللہ نے / واسطے عمرے کے تھے کوچ کئے
تھی ہدی کی اونٹ ساٹھ اس کے ساتھ / ایک گھوڑی بھی تھی اے نیک ذات
اور صحابہ بھی تھے ہمرہ دو ہزار / ذو الحلیفہ کو جو پہنچے آشکار
باندھے ہیں احرام سالار انام / اور باندھے ہیں صحابہ بھی تمام
مر ظہران کو جو پہنچے آن کر / کافراں سمجھے کہ آئی جنگ پر
اہل اندیشہ سے سارے ڈر گئے / تب صحابہ انکو یوں کہنے لگے
کہ نہ آئے ہیں نبی بہر جدال / بلکہ عمرے کیلئے آئے یہ سال
بیچ میں ہتھیار کے قصوا پہ سوار / داخل مکہ ہوئے با افتخار
حکم سے حضرت کی اصحاب کرام / تیغ سب ڈالے ہوئے تھے در نیام
نقل ہے ابن رواحہ نامدار / ہاتھ میں لے شہ کی ناقہ کی مہار
شعر پڑھتا تھا عمر نے یوں کہا / ساتھ شہ کے شعر تو پڑھتا ہی گیا
سن کے فرمائے حضرت اے عمر / شعر پڑھنے دو اسے مت منع کر
فضل حق سے شعر اسکا لاکلام / کافروں کے دلمیں وہ کرتا ہے کام
کہ نہ ہوگا تیر سے بھی ایسا کام / یعنی یوں کرتا ہے وہ اثر تمام
ملتیں کرنے لگے پس باوقار / شہ نے سب بوسہ حجر کو وہ سوار
اور طواف و سعی و نحر و حلق سے / ہو گئے فارغ نبی جلدی میں تھے
اور وہیں اپنا کئے عقد نکاح / ساتھ میمونہ کے سرور با فلاح
ایک روایت ہے کہ اسی سال میں / لایا ایماں بو ہریرہ جان لیں
انکا احوال اور ایماں کا سبب / دیکھ نسخے میں لکھوں گر چاہئے اب
سال ہفتم میں بتوفیق سعید / لایا ہے ایمان خالد بن ولید
وقت جب آیا ہدایت کا مگر / لایا استعداد نیکی کا ثمر
یکبیک الفت بڑھی اسلام کی / جان میں اسکے خدا نے ڈالدی
قوت و شوکت قریشوں کو تمام / اب نہ کچھ باقی رہا ہے لاکلام
میں نجاشی پاس جا سکتا نہیں / وہ بھی تابع ہے محمد کا یقیں
چھوڑ کر مکہ نہیں جانا کہیں / ملک سب ہی اپنے ہاں رہنا یقیں
اور اسی اثنا میں وہ حق کے نبی / عمرة القضیہ ادا کرنے کو بھی
میں تھے مکے میں نکلا ہوا تبھی / تھا ولید اسکا بھی بھائی ہمرہ نبی
جب مجھے پایا نہیں ہے وہ کہیں / ایک خط ایسا وہ لکھ بھیجا وہیں
کہ نہیں خالد سے ایسا بے گماں / دین حق اس پر ہے اب تک نہاں
لائے ایماں نصرت اسلام پر / وہ شجاعت اپنی خرچیگا اگر

ہجرت سے آٹھواں سال کا احوال

گرچہ [illegible] / وہ گیا تو بھا دشمنی اختیار سے
اپنے ایمان کا سبب تفصیلوار / اس طرح کہتا ہے وہ عالی وقار
اور جب صلح حدیبیہ ہوئی / بات یہ دلمیں مرے آئی تبھی
آہ پھر اب کیا ہو میرا حال / ہو [illegible] گیا تھا میں جدال
پھر خیال آیا کہ [illegible] / [illegible] نصرانی ہیں بھی [illegible]
دیکھ لو کیا ظاہر ہوا آخر ہے / [illegible] پردہ لاریب ہے
جب آئے صلح حدیبیہ [illegible] / ہو گئی مکہ طرف رونق فزا
کر ولید [illegible] / [illegible] مکے میں تمام
بھائی بھیجا حضرت [illegible] / اور [illegible] لطف و داد
بس حقیقت [illegible] / ہو گئی [illegible] ظاہر اسعد کی
حقیقت [illegible] / غیر سے اسکے تقاضا [illegible]

اک برادر جلد سر ہو پاس آ
میں نے صفوان سے تب کہنے لگا
خوبی دارین گر اب چاہیں ہم
عکرمہ سے بھی کہا ایسا ہی جا
ہم بھی ہر دو ہیں مدینہ کو چلے
ہم یہ تینوں شخص ہیں بالاتفاق
کہ جگر گوشوں کو مکہ ہے جواب
الغرض کہتا ہے خالد اے لبیب
دور سے مجھ پر پڑی ہے جب نظر
میں پڑھا کلمہ شہادت کا جو ہیں
میں نے سمجھا تھا کہ تو ہے ہوشیار
لطف کیجے سر سے حقمیں دعا
پس کہا ان اللہ خالد بن ولید
کیا ہے سا ہی جمیلہ بے قصور
ہو جب حضرت سے یوں ہی جنگ کر
جنت حاشا ہی ہا یہ اسکی ماں
اسکا کچھ احوال گر چاہے خدا
جا نجاشی پاس ابن عاص تم
دین کا سچ تھا صدق اسکی دلبر ہیں
دشمنو نیر سب غالب ہو رہیگا
قصد کر میں تو مدینہ کو چلا
پھر کہا میں آپکی اے خیر البشر
سرور عالم یا پوچھا کیا سبب

اور یہ دولت ہے وہ جو انکی ہاتھ لا
دولت نبوی کا دیکھا اب مدبہ
جلد جاکر اسپہ ایمان لائیں ہم
وہ بھی یہ دعوت اجابت میں کیا
رہ میں ابن العاص سے بھی ہم ملے
بھیجے ہیں جا کر مدینہ با وفاق
ڈالا ہے جانب ہمارے پیر طرب
جب گئے ہیں ہم مدینہ کے قریب
مسکرائے حضرت خیر البشر
تب کہا ارشاد شاہ مرسلیں
تھا ہدایت کا تری امیدوار
اب مری جرم گنہ بخشے خدا
دین حق میں ہی کی ہے تائید مزید
بالتواتر پائے ہیں جس سے ظہور
پیچھے ہیں انکی اکثر اجلہ تر
خواہش ہمیں نہ اقرم سو منال
ذکر میں اصحاب کے میں لاؤنگا
قتل کرنے کیا اسکو طلب
آتا ہی نامہ میں کسر جیسے پاس
موسی جوں فرعون پر غالب ہوا
راہ میں خالد ہے جیسے سے ملا
ہاتھ دو بیعت ہی تا پھر ور
میں کہا شرط اک ہی چاہتا ہوں اب

پہنچا تھا یہ ہوا میں پڑا کا شاد
ایک عالم کو لیا ہے بالیقیں
تا بہ صفوں میں کیا ہی یہ قبول
اور عثمان بن ابی طلحہ کی بات
وہ جو حبشہ سے مدینہ کی طرف
آ گئے ہم جانبکے ہی خیر البشر
وہ کنایہ تھا انہیں نجاشی سے
میں نے بھیجا پاس اور عمدہ لباس
میں سلام اسکو بجا لایا شتاب
شکر ہے اللہ کو شام و پگاہ
میں نے کی تب عرض اے حق کے رسول
شاہ فرمائے کہ اسلام ہے تمام
کیا رسول اللہ کے حین حیات
کہ خدا ہے ایک اور اسکا رسول
جاہلیت میں ہی ہے پاکیزہ کیش
جب سنی انکی یہ تھا وہ با صفا
اور عمر بن امیہ کے تئیں
تب نجاشی نے اپنی مار لے
اور یقیں سے حق ہے وہ حقکا رسول
بولتا ہے ابن عاص با صفا
جاکے جب پہنچے حضور مصطفا
ہاں لیتا تھا کے نئی رفت کیسا تہ
پوچھا وہ کیا شرط ہے میں نے کہا

ہوگئی اسلام کی رغبت زیاد
ایک لمحہ بھی تو ہم زاید نہیں
میں اٹھا ہوں کر بہت اس سے ملول
جا کہا میں نے قبول ہے یہ بات
آ نا تھا ایمان سے پانے کو شرف
اب یاروں کو دیکھے ہیں یہ خبر
ہو قریش اندر یہ عالیقدر تھے
اور ہوا حاضر حضور شاہ پاس
ہو کشادہ رو دیا اسکا جواب
تجھکو بتلایا مسلمانی کی راہ
میں کیا تھا کسقدر تجھسے عدول
ہے مٹا دیتا گناہوں کو تمام
اور کیا اس شاہ کی بعد حمات
سعی اور کوشش کبھی بہی قبول
تھا یہ اندر بیاد اشراف قریش
عصر میں فاروق کی جانب کیا
جو نجاشی پاس ہیں بیٹھا دیں
یوں لگا کہ تو ابن العاص سے
جلد کر تو دین سے اسکے قبول
ایمان لیں سب نجاشی پر ہی لا
پہلے خالد کلمہ طیب پڑھا
میں کیا لیکن کشیدہ اپنا ہاتھ
بخشدے تو سب گنہ میرے خدا

شاہ فرمائے کہ ایماں لائے جب
محو ہو جاتے گناہ سالوں کے تب

اور ہجرت یونہی دار کفر سے
دار اسلام طرف جو کوئی کرے

اور حج کعبہ پس یہ تینوں کام
ہیں مٹا دیتے گنہ پچھلے تمام

پس یہ سن شاہ نبی بیعت کیا
اور ایماں سے مشرف ہو گیا

اور عثمان ابن طلحہ بعد ازاں
لایا ہی ایمان سپہ سالار جہاں

اور غالب کو شہ جن و ملک
بھیجے اسی سال میں سوئے فدک

تا وہاں کے کافروں سے لا کلام
لیوی جا کر جلد بیشک انتقام

کافروں سے تھا یک جو اک شخص تھا
ہی اسامہ اسکا تب پیچھا کیا

تیغ در دست اسامہ دیکھ کر
وہ پڑھا کلمہ شہادت جلد تر

خوف سے ایمان لایا جان کے
قتل کر ڈالا اسامہ نے اسے

پھر وہاں سے جب مدینہ آئے ہیں
ماجرا حضرت کو یہ سنوائے ہیں

یہ خبر افسوس سنتے ہی رسولؐ
ہو گئے از بسکہ محزون و ملول

اور اسامہ پہ بہت ہی غصہ کر
پوچھے کیا دل اسکا دیکھا چیر کر

صاحب کشاف بولا اس بیاں
آئی یہ آیت اسی قصے میں جاں

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَتَبَيَّنُوا

اور اسی سال میں شاہ بشیر
کرکے عبداللہ رواحہ کو امیر

ساتھ دیگر چند مردوں کو بہم
پھر روانہ کر دئے سوئے اضم

اور محلم بن جثامہ جو کہ تھا
تھا اسی لشکر میں داخل اے فتا

راہ میں اک شخص عامر جسکا نام
تھا کیا آکر صحابہ کو سلام

اسکو ہی جب انجانے تھے صحاب
نیں دئے اسکی تحیت کا جواب

اور محلم آہ نا کچھ دیر کر
مار ڈالا اسکو ناحق بے خطر

بات یہ جب سرور عالمؐ سنے
اس محلم پر بہت غصہ ہوئے

اور فرمائے سمجھ تو اے فلاں
ترجمان دل ہی بیشک یہ زباں

اور اسی باب میں رب العلا
آیت قرآن یہ نازل کیا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَتَبَيَّنُوا وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَى إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا

سن محلم یہ خبر با اضطراب
دوڑتا آیا ہی حضرت کی جناب

اور لگا ہی عرض کرنے با ادب
یا نبی بخشش مری کیجے طلب

ناملایم کام سے اسکے رسولؐ
جب بہت اس سے خفا تھے اور ملول

بولے حضرت تجکو نا بخشے خدا
اور کرے نا عفو تیری سے خدا

لَا غَفَرَ اللَّهُ لَكَ وَلَا عَفَا اللَّهُ عَنْكَ

پس محلم اٹھ گیا روتا ہوا
منہ کو اپنے اشک سے دہوتا ہوا

اور تڑپتا تھا سبب حسرت کے وہ
مر گیا ہی بعد اک ساعت کے وہ

یک روایت ہی کہ بعد ہفت روز
وہ گیا دنیا سے با این درد و سوز

دفن جب اسکو کئے ہیں مسلمیں
پھینک ڈالی ہی وہیں اسکو زمیں

دفن جو کرتے تھے اسکو بار بار
پھینک دیتی تھی وہ اسکو آشکار

تین بار ایسا ہوا آخر اسے
اینچا پتھر میں پوشیدہ کئے

یہ خبر سنکر ہیں فرمائے رسولؐ
کہ نہیں اسکو زمیں بھی کی قبول

اس سے جو بدتر ہی اسکو بھی زمیں
دیکھیو لیتی ہے اپنے میں یقیں

جانتا لیکن حق تعالیٰ اے مومنو
کہ تمہیں اس حال سے تا پند ہو

اور تمہیں تنبیہ ہووے خوبتر
نا کریں حرکات سے ایسے حذر

ان حدیثوں سے ہوا ظاہر صریح
کہ گمان بد سے مومن کو قبیح

جب مسلمانی کوئی ظاہر کرے
اعتقاد پاک سے ظاہر کرے

ظن بد اس سے نہیں ہے سزاوار
ظن بد مسلم کا ہے شعار

بدگمان جانو ہی مغضوب خدا
اور مغضوب رسولؐ با صفا

خبث میں ایسے کو ہے پیٹکی سر بسر
الحذر ایسے گمان سے الحذر

مثبت باطن ہے کوئی حق بخیر
جب نہیں واقف ہے لازم ظن خیر

پاس شارع کے بہ اقرار اللساں
معتبر اور ترجمانِ حال ہے جاں

اور عدم اعتبارِ اعتراف
عقل اور انصاف کا بھی ہے خلاف

دین کے احکام ہوں برہم تمام
شرع کا باقی رہے کیا انتظام

موتہ کا جنگ

لیکے نامہ کو حارث ابن عمیر
موضع موتہ تلک پہنچا بخیر

تب کہا حارث بآں مرد جہول
کہ رسول اللہ کا ہوں میں رسول

جب مقرر ہے یہ قانون ملوک
کہ نکرنا ایلچی سے بدسلوک

بن کیا حضرت نے حکم کارزار
جمع آئی غازیاں تب سہ ہزار

زید ابن حارثہ کو اے خبیر
کردئے اس فوج کا پہلا امیر

وہ بھی گر پاوے شہادت کا سریر
ہووے عبداللہ رواحہ تب امیر

اور نشان اس فوج کا جو اسفید
شاہ عالم نے دیا در دستِ زید

جا انہی جا دعوتِ اسلام کر
ہے بھلا ایمان وے لاویں اگر

گر نہ مانیں وہ بھی لے حقسے مدد
کیجیے ان کفار سے جنگِ اشد

یہ خبر شرحیل کو پہنچی ہے جب
وہ کیا تا ہے ہرقل سے طلب

چند قبائل مشرکاں بھی آملے
ملکے سب اک لاکھ سے زائد ہوے

یہ خبر سنکے کہے باک دگر
کہ لکھیں خدمت میں شہ کے یہ خبر

انکو عبداللہ رواحہ نے کہا
کہ آئی گروہ تم رکھتے ہو کیا

کثرتِ افواج سے ہی سربسر
ہم نہیں پاتے ہیں کچھ فتح و ظفر

بدر میں ہم تین سو تیرا تھے سب
پس ہزاروں پر دیا ہے فتح رب

سنکے یہ باتیں ہوے سارے دلیر
اور ہوے آگے روانہ کرنہ دیر

کر تمنائے شہادت آشکار
شوق سے پڑھتا تھا بیتیں بار بار

پہنکر پوشاکِ زربفت و حریر
اور لے ہتھیار اقسامِ کثیر

اور قرآں میں خدائے غیب داں
ظن بد سے منع فرمایا ہے جان

اور احکام حقوق اسلام کے
سب ہیں مترتب اسی پر جانیے

جب عمر جھٹلاوے قولِ زید کو
زید بھی تب لے اسی جھوٹا ہے تو

اور اسی سال میں اے باصفا
ہے روایت جنگ موتہ کا ہوا

ہے روایت جب کئے شاہ امم
حاکم بصری کو اک نامہ رقم

شام کا حاکم جو تھا شرحیل تب
اسکو پوچھا کون ہے تو بول اب

قتل اسکو کر دیا تب وہ لعیں
سنکے یہ حضرت ہوے ناشاد و غمگیں

قتل کر دینا نہیں ہے اسکو روا
قتل ہے ہر قوم میں اسکا برا

جرف میں لشکر کیا تھا یہ نزول
خود وہاں تشریف فرمائے رسول

اور کہی پاوے شہادت زید جب
جعفر طیار ہووے میر تب

وہ بھی گر پاوے شہادت مومناں
جسکو چاہیں دیویں سرداری وہاں

زید کو تب اسطرح فرما دیا
کہ جہاں تھا قاصد مارا گیا

گر نہ ایمان لاویں لے عہد و قرار
تا ہمارے وے رہیں جزیہ گذار

منزل ثنیہ تلک تشریف لا
شہ کئے امرا کو رخصت دی دعا

بھیجا ہرقل جلد اک لشکر بڑا
سرحد بلقا میں وہ اترا ہے آ

لشکر اسلام در سرحد شام
تب معان اندر کیا تھا آ مقام

تا کمک بھیجے ہماری وہ ہم
یا کرے کچھ حکم دوسرا وہ رقم

جسکے خاطر ہی یقیں نکلے ہیں ہم
یعنی ہے وہ بخشِ شہادت محترم

بلکہ ہم دین کی قوت سے عیاں
فتح پاتے آئے ہیں بر کافراں

فتح و نصرت یا شہادت ہے ہمیں
ہر دو مقصود سعادت ہے ہمیں

رہ میں عبداللہ رواحہ با صواب
اپنی ناقہ کو تئیں کرکے خطاب

جنگ کے تب موتہ کو پہنچے بیدرنگ
روبرو تیار ہوا آئے بہ جنگ

ساز و سامان سیم و زر کا زرنگار
ڈالکر گھوڑوں پہ آئے ہو سوار

انکی کثرت کو نہین تھا انتہا　　جنگ پس طرفین سے ہونے لگا
زید ابن حارثہ فخر رشید　　زخم تیرون سے ہوا آخر شہید
ہاتھ سید کا ہو گیا اسکا قلم　　تب لیا ہے دست چپ مین وہ علم
پس شہادت وہ بھی پایا اور سعی　　کہتے ہین نکسو سے اوپر زخم تھے
آیا ہے میدان مین ہو تیز گام　　تین دن سے وہ کھایا تھا طعام
ایک ٹکڑا سینہ مین ڈالا شتاب　　فوج مین ایسے مین پایا اضطراب
کافرون سے کر بہت جنگ و قتال　　نوش فرمایا شہادت کا زلال
کہ کسیکو تم مین ٹھہراؤ امیر　　سب لگے کہنے کہ تم ہی ہو امیر
تب سبھونکی رائے سے ہے سعید　　ہو گیا سردار خالد بن ولید
ابن عامر فوج کو سب کر ندا　　جنگ ترغیب پھر دینے لگا
لیکے خالد غازیون کو بیدرنگ　　کر دیا نعرہ سے آغاز جنگ
ایک ہی پلین زیک تیر خدنگ　　کرتے زخمی تھے اسوار تر تنگ
تا شام تک ایسا ہی تھا جاری قتال　　ہو گئے خون سے زمین سب انکے لال
جب کہ شمشیر فلک ای نیکنام　　ہو گیا ہے شام کو رخ در نیام
تیغ دوسرے روز جب کھینچا ہے سور　　فوج زنگی شب کی بھاگی بالضرر
میمنہ لشکر کا پہلے جو کہ تھا　　میسرہ اسکا جو تھا اول یقین
بھی مقدم کو موخر کر دیا　　اور موخر کو مقدم کر دیا
پس لگا ہونے کو سخت سخت تر　　باسنان تیغ اور تیر و تبر
اور خالد بن ولید نامدار　　کر دیا ایسی شجاعت آشکار
دست خالد مین تھین تیغین قلیل　　ٹوٹے ہین اس روز نو تیغ اصیل
پس مدینے کی طرف رجعت کئے　　راہ مین بھی اور ایک قلعہ لئے
ابھی وہان وہ بادشاہ مرسلین　　بیٹھے منبر پہ مدینے مین حزین
کہ تمہاری فوج کی اے مومنو　　یہ خبر دیتا ہون مین تم کو سنو

باوجود قلت ای فوج نہاد　　مومنان دینے لگے مردی کی داد
جعفر طیار پس لیکر نشان　　کرنے جنگ اس سے لگا ہے بعد ازان
دست چپ بھی کٹ گیا ہے بعد ازان　　دونو بازو سے بچایا وہ نشان
عبد اللہ رواحہ محترم　　تشنہ جام شہادت لے علم
ابن عم تب کا تھوڑا گوشت لا　　اسکے کھانے کے لئے باعث ہو
پھینکدی اس گوشت کو وہ جلد تر　　اور اپنے نفس کو بس زجر کر
جلد ثابت ابن اخرم لی نشان　　غازیون سے یون لگا کہنے وہان
وہ کہا کہ مین نہ ہونگا امیر　　اور کسیکو تم کرو اپنا امیر
جب شہادت پائے تھے تینون امیر　　فوج مین آئی پریشانی کثیر
جو پریشان تھے فراہم ہو تمام　　معرکہ مین آ گئے سارے قیام
وے دلیران ایسے جانبازی کئے　　تیغ بازی تیر اندازی کئے
کافران یکسو تیغ سے ہوتے تھے وہ　　جان ہی جسم سے کھوتے تھے وہ
جب شفق نکلا ہے برچرخ کبود　　تھی زمین بھی آسمان سے ہی نمود
غازیان بھی اپنے تیغون کو تئین　　بے سر ڈالے نیام اندر وہین
لشکر اسلام بھی نکلا ہے سب　　سب کے ہاتھون مین تھے شمشیر علم
میسرہ اسکا جو تھا اول یقین　　میمنہ اسکو کیا وہ بیشک ہین
سمجھے انکو دیکھ کفار تباہ　　کہ کمک پڑتی ہین دوسری سپاہ
ہر مجاہد نے کیا ایسا جہاد　　کہ دیا پوری جوانمردی کی داد
کہ کبھو چشم زمانہ نے این　　ایسی مردی کو کہین دیکھا نہین
بھاگنے آخر لگے ہین کافران　　مال سب لوٹے ہین انکا مومنان
نقل آئی ہے کہ جس دن آشکار　　سخت موتہ مین ہوا ہے کارزار
درد و غم سے ہو گئے ہین اشکبار　　اور فرمانے لگے یون بیقرار
زید نے اول اٹھایا تھا لوا　　جان فدا راہ خدا مین وہ ہوا

بعد جعفر نے اٹھایا وہ علم　پائی اُسنے بھی شہادت ہے بہم
بعد ان کے از سیوف کردگار　سیف یک یعنی وہ خالد نامدار
پس شہیدان سے ہی خالد باصواب　پایا پیغمبر سے سیف اللہ خطاب
اُسکے دو ہاتھوں کے بدلے مین خدا　اُسکو دو پر اپنی قدرت سے دیا
پس شہیدون سے ہوا لے باادب　جعفر طیار جعفر کا لقب
اُسکی بی بی جو تھی اسما فاضلہ　فاضلہ تھی صالحہ اور عاقلہ
شاہ دین کرنے لگے ہین انکو پیار　اور وہین رونے لگے بے اختیار
سرور عالم نے فرمایا کہ ہان　آج ہی پایا شہادت بیگمان
جمع آئے عورتین اکثر وہان　اپنے گھر آئے امام انس و جان
حکم فرمائے کہ اب جعفر کے گھر　بھیجیو کھانا پکا کر جلد تر
شاہ فرمائے کہ لشکر کا بیان　مین کرون یا آپ کرتا ہو عیان
تب کہا یعلی خدا کی ہے قسم　یا نبی یہ سچ ہی سب بیش و کم
حق کیا رفع حجاب ارض تب　دیکھتا ہی تہا مین وہ احوال سب

غزوہ ذات السلاسل

بھیجے پھر جنگ سالار بشیر　تہا عمر بن عاص تب اسکا امیر
اور رجب مین بوعبیدہ نیک ذات　تین سو اصحاب لے آنکے ساتھ
یہ خبر سنکر ہوئے تھے وے فرار　لوٹ آیا پھر کے وہ خالی وار
نحر کر کے اونٹ کو اسواسطے　اُنکو کھلوایا ہے ابن سعد نے
اور شعبان مین بنی غطفان کی　لیکے پندرہ غازیوں کو سربسر
جانور اس قوم کے اور عورتان　مومنان لائے جو پائے لوٹ مین
اور رمضان مین ابی حدرد سات کے　شخص دو دیگر رسول کائنات
وقت شب جا کر ابی حدرد بتیغ　کاٹا ہے سر اس شقی کا بیدریغ
بھاگ گئے اور انکی اولاد و زنان　مال و زر بھی لوٹ لائے مومنان

بعد عبداللہ رواحہ نے لیا　جام ہر دو وہ بھی شہادت کا پیا
وہ نشان لیکر وہین لڑنے لگا　فتح و نصرت حقنے کی اسکو عطا
اور فرمائے رسول محترم　ہو گئے دو ہاتھ جعفر کے قلم
دار جنت مین جہان جاوے ہان　وہ کرے پرواز پھر آن و زمان
پس اُتر منبر سے شاہ انبیا　گھر کو جعفر کے ہوئے رونق فزا
غسل دیئے بچونکو اور بہتر لباس　عطر دیئے پہنائی تھی وہ حقشناس
پوچھی وہ کیا ای شہ جن و بشر　پاس ہے جعفر کے کچھ آئی خبر
سُنکے یہ اسماء وہین رونے لگی　اپنے سنہ کو اشک سے دھونے لگی
فاطمہ رونے لگی ہو زار زار　شہ دیئے انکو تسلی باوقار
تھوڑے عرصہ مین زخالد بن ولید　فتح کی لایا ہے یعلی نے نوید
وہ کہا اب آپ ہی کیجے بیان　پس کہے تفصیل سے شاہ جہان
آپ حال جنگ کچھ چھوڑ کہیں　تب کئے ارشاد ختم المرسلین
فوج جب پہنچی مدینے کے قریب　آئے استقبال خود حق کے حبیب
اور جمادی الآخرہ میں باشرف　فوج یک ذات السلاسل کی طرف
حقتعالی نے ظفر اسکو دیا　پس مدینے کو وہین رجعت کیا
جہینہ کے قوم پر از بہر جنگ　حکم سے شہ کے کیا ہی بیدرنگ
اس سفر مین غازیونکو تین بھی　آہ کھانے کی بڑی تصدیع تھی
بحر سے یک آئی ماہی کلان　کھایا پندرہ روز اُسکو مومنان
بوقتادہ جا کیا ہے کارزار　مر گئے چند اور ہوئے بعضے فرار
دے کئی تقسیم بعد خمس جب　پایا پھر غازی ہی پندرہ اونٹ
بھیجے غابے کو رفاعہ کے اپر　جنگ چہتا تہا رفاعہ بدگہر
اور یہ تینوں شخص اُسکی قوم پر　حملہ مردانہ کیے جب سربسر
اور رمضان مین وہ شاہ دین　فتح کے کے ہو عازم یقین

فتح مکہ معظمہ

یہ سبب اسکا ہوا ای باصفا — آگئے جب صلح حدیبیہ ہوا
بولے ابنائی بکر اسطرح تب — ہم قریشوں کے رہیں ذمے میں اب
اور رہیں باہم دگر با اتحاد — ایک دوسرے سے نرکھے کچھ عناد
ایک خزاعی منع ہی اسکو کیا — لیک باز آیا نہیں وہ بیحیا
قوم ابنائے بکر سب زشت کیش — جا مدد چاہی ہیں از قوم قریش
جنگ جا قوم خزاعہ سے کئے — بیس شخص اس قوم کے مارے گئے
جتنے اس شب تب خبر حضرت کو دی — عائشہ سے صبح کو بولے نبی
پس خزاعی شخص چالیس آئے ہین — آگئے فریاد نزد شاہ دین
کہتے تھے یاری ندوں تمکو اگر — مین دے جاؤں نہ یاری سر بسر
اور پشیمان ہو قریش پُرہراس — بھیجے بوسفیانکو تب حضرت کے پاس
صلح پہلی جو تھی دس سال کی — اسکے بدلے کچھ بڑھادیں اور بھی
کہ وہ دختر تھی ابوسفیانکی — اور تھی زوجہ شہ اکوان کی
وہ بیبی جلد آ وہ فرش تب — پوچھا باپ نے بیٹی کیا سبب
فرش یہ ہرگز تجھے لائق نہیں — وہ گیا یہ سنکے ہو کر خشمگین
پس ابوبکر و عمر حیدر کے پاس — فاطمہ سے بھی کیا یہ التماس
پس وہ بے امید مکہ کو گیا — یہ خبر سارے قریشوں کو دیا
جمع آئے غازیاں بارہ ہزار — پس چلے مکے کو تھے سب روزہ دار
برکدید آکر کئے ہین جب نزول — تب کئے افطار روزے کو رسول
صوم اور افطار ہر دو یکسان — ہے روا بیشک سفر کو درمیان
کہکے وہ آتا تھا ہجرت با عیال — اور اسکے ساتھ تھے اہل و عیال
اور فرمائے تو ہمرہ رہ مرے — اور مدینے کو علائق بھیجدے
یہ بہت ایذا دئے تھے شہ کو کین — آ وہاں ایمان ہر دو لائے ہین

شرط پہلی تھی لکھی اس صلح مین — جسکے ذمی مین جو چاہے ہو رہین
اور یہی قوم خزاعہ کا کلام — ہم رہیں ذمہ مین حضرت کے تمام
ایک ابنائی بکر سے بیحیا — ہجو یکدن شاہ عالم کی کیا
پس اسے مارا خزاعی اسقدر — کہ ہوا مجروح منہ اور اسکا سر
پس قریشوں سے جماعت ایک تب — منہ کو اپنے ڈھانپ لیکر وقت شب
اور قریشی لوگ سمجھے تھے یہی — وقت شب ہمکو نہ پہچانے کوئی
کہ کئے تھے عہد جو ہم سے قریش — کل کی شب وہ توڑنے مین آئے پیش
شہ یہ سنتے ہی خفا ہو کر اٹھے — اور علی چادر کو اپنے کھینچتے
اور دلاسا دلبری دے انکو سب — اذن رخصت انکو فرمائی ہین تب
تا کرے وہ معذرت جا شاہ سے — صلح اور بڑھائیں سر سے کرے
پہنچا بوسفیان مدینے مین جوا — پہلے گھر ام حبیبہ کے گیا
فرش سرور کا تھا اسکے گھر بچھا — چاہا بوسفیان کہ بیٹھے اس پہ جا
بولی یہ فرش شہ لولاک ہے — اور یقیں تو مشرک ناپاک ہے
جا کیا پس عرض سرور کے جناب — شہ رہے خاموش نا دے کچھ جواب
تا سفارش وے کریں نزد رسول — پر نہیں نا ہرگز کئے کوئی قبول
جبکہ رجعت کی ابوسفیان نے — شہ یہاں لشکر کی تیاری کئے
اس سفر مین ام سلمہ کے سوا — دوسری بی بی کو نہ حضرت نے لیا
اور صحابہ کو دی سب اختیار — کہ کریں افطار یا ہوں روزہ دار
ذوالحلیفہ کو وہ جب پہنچے ہین جا — آ وہاں عباس حضرت سے ملا
شہ کہے تیری یہ ہجرت ہے اخیر — جسطرح میری نبوت ہے اخیر
ابن حارث ابن عم مصطفے — اور جو عبداللہ پھپھیرا بھائی تھا
ام سلمہ کی سفارش سے مگر — شہ کئے انکی خطا سے درگذر

نقل ہے تب ابن حارث کرچیا
خبر کہ مغرب مین سورج گیا
حکم لوگونکو کیے شاہِ عرب
بے خبر تھے شہ کے آنیسے قریش
تب ابوسفیاں بدیل و ہم حکیم
دیکھا ان چولونکو حیران ہو گئے
چاہا بھیجے مکہ والوں کو پیام
آیا تھا لشکر سے باہر باوقار
تجھ پہ ہو قربان مرے مادر پدر
اپنے پیچھے اسکو خچر پہ بٹھا
حکم لے تا قتل کر دین جلد تر
قتل کرنا اسکو چاہتا ہے عمرؓ
پس ہوا رخشان فلک پر جبکہ سوا
اے ابوسفیان ذرا ہو ہوش مین
بولا بوسفیان اے شاہِ ہدا
دشمنی کی آپ سے گو ہے بیش
پھر کیے ارشاد اسکو یوں نبی
وہ کہا اسمین ابھی شک ہے مجھے
اب رسالت کی بھی تو تصدیق کر
کہ ابوسفیان ہے عزت طلب
جو کہ بیت اللہ مین داخل ہوا
جانا چاہا گھر کو بوسفیان تب
حضرت عباس سے اے باصفا

آگے حضرت کے نہ سر اوپر کیا
آگ تا روشنی فلک سلگا دیا
ایک چولا ہر نفر سلگا دے اب
لیکن آنیکا خطر تھا انکو جیش
تینو عازم ہوئے تیکے بہم
او بہت خاطر پریشان ہو گئے
کہ یہان پہنچے ہین سالار انام
دس ہزار آدمی سے ہو خچر پر سوار
کہدا ای ابوالفضل اب کیا ہی خبر
تو چھپین عباس لیکر جب چلا
جلد تر عباس بھی تب پہنچ کر
بخشیئے آپ اسکو لطف کر
کفر کی تب لی ہے پس ایمان تو
کیا ابھی وہ وقت بول آیا نہیں
آپ پر یا نباپ میرے ہوں فدا
عفو سے ہی آپ یوں آگہ ہو بیش
کیا نہیں وہ وقت آیا ہے ابھی
اسطرح عباس تب بولے اٹھے
ورنہ تجھکو قتل کرتا ہے عمرؓ
اسکو کچھ عزت عطا فرماؤ اب
او ابوسفیان کے گھر مین ہو گیا
مصطفےٰ عباس سے فرمائے تب
اسکو ٹھہرا یا لیجا تنگ جا

مر ظہران کو جو پہنچے آ رسول
چو طرف اڑنی لگی چنگاریاں
پس وہ اسلگائے چولے دس ہزار
چاہتے اپنی پناہ و بالضرور
مر ظہران مین جو آ دیکھی شتاب
کہتے ہین عباس اس شب آ کے ہر
جلد آ تم شاہ سے لیو پناہ
رہ مین سن آواز بوسفیان کا
تب کہا عباس اب شاہِ جہاں
دیکھتے ہی اسکو فاروق گزین
یون لگا کہنے ای مقبولِ آلہ
شاد فرمائیں تو اسکو اب لیجا
لیگیا عباس اسکو شاہ پاس
کہ کرے تصدیق تو بیقال و قیل
علم و بخشش آپکی کیا ہی عجیب
اب مین سمجھ جاتا ہوں لیسی بیگمان
کہ مجھے جانے یقین حق کا رسول
وا تجھ پرائے ابوسفیان اب
وہ پڑھا تب کلمہ طیب وہین
تب کیے ارشاد شاہِ دو جہان
ڈالے جو ہتھیار اپنے جلد تر
کر لیجا اسکو بٹھا اک تنگ جا
پہلے گزرا خالدِ سالتوار

اپنے لشکر کو کئے حکم نزول
او فوج ہوئی ہوئی اندھیری رات جب
ہو گیا روشن بیابان بیشمار
بھیجے بوسفیان کہ حضرت کی حضور
کہ وہاں سلگے ہین چولے بیحساب
کر قریشوں پر شفقت کی نظر
ورنہ تم ہو جاؤ گے بیشک تباہ
ہی پکارا وہ جواب ایسا دیا
فوج لے آئے ہین تو آ لی امان
تیغ لی دوڑے حضورِ شاہِ دین
ہین ابوسفیان کو لائے وو پناہ
صبح کو مجھ پاس حاضر کر تو لا
اسکو فرمانے لگے سالارِ ناس
ہی جہاں کا ایک معبودِ جلیل
آپ پر ہے صلہ رحمی ختم اب
ایک ہے بے شبہ معبودِ جہان
مین جو کہتا ہوں کہ وہ سب ہے جلیل
کھوتا ہر گز دولت ایمان اب
یون کہا عباس نے اے شاہِ دین
ہم دگی ہین چار شخصونکو امان
او رہے جو گھر مین در کو بند کر
تا وہ دیکھے خوب یہ فوج خدا
غازیان بھی شان سے تھے ہزار

جلد نے تکبیر کہتے وے بہم
کہتے تھے تکبیر وے سب غازیان
پھر نبی کعب اسکی بعد از جلد ہی
بعد ان کے مزنیہ سے ہکہزار
قوم سے اشجع کے انکے بعد ازان
ماہ کے اطراف ہو جوں اختران
انکی تکبیروں کی آوازوں سے جان
رعب سے اس لشکر حق کی یقین
وہ کہا افسوس تجہہ پر اے فلان
تا نشے لا ایمان اب لیوی نیاد
پس کمال فرح و عز و شان سے
آہ انکا جو ستا ہے آپ ظلم و فزوں
ہو رہے عرصہ میں پھر رب کریم
پس پیش عظمت پروردگار
شکر کا سجدہ وہیں لائے بجا
پھر لگے پڑھنے کو خوش الحان سے
آفتاب نور ایمان سربسر
کیا رہیگا حال اسدن شاہ کا
مجکو کعبے تک لیجا کر بانیاز
مر ظہران سے غرض شاہ عرب
ہو کے نازل اب جحون میں جلد جا
بطن وادی سے روانہ کر دیے
جاکے پس خالد کہڑا پا عز و شان

ساتھ اس ٹکڑی کے تھے تب وہ علم
اس رسالے میں سیہ تھا ایک نشان
وہ تمامی پانسو اسوار تھے
سیہ نشان لیے آئے ہیں مردان کار
تین سو گذری قوی تن پہلوان
شاہ کو گہیرے تھے یوں جوں ہیتران
پس لرزتے تھے زمین و آسمان
ہوگیا حیران ابوسفیان وہین
یہ نبوت سے نہیں شاہی ہے جان
ورنہ سب ہوجائینگے بیشک تباہ
شاہ عالم داخل مکہ ہوئے
اور جاکر جو ہے در غار ثور
جو کہ پایا ین شوکت و شان عظیم
سر جھکائے یوں بعجز و انکسار
اور کئے حمد و ثنا حق کی ادا
غلبۂ شوق و سرور جان سے
کسطرح اس روز ہوگا جلوہ گر
سید کونین عالیجاہ کا
حج مبرور سے کرو ہی سرفراز
شہر مکہ کا کئے ہیں قصد جب
اور گڑی وہاں خاص ڈیریکو کہڑا
اور ایسا حکم خالد کو دئے
عکرمہ لے چند شخص آیا وہاں

بعد آیا ہے زبیر ابن العوام
پس ابو ذر لیکے آیا ہے نشان
تھا علم بردار انمیں اے خبیر
بعد ازان قوم جہنیہ ہشت صد
پس ہو رونق فزا شاہ خیار
بدر تابان فلک رسالت کا ہمام
مصطفےٰ قصوا پہ آپ تھے سوار
بولا اعباس کیسی منجلی
پس ابوسفیان کہ زانا ہی بلدتر
جا ابوسفیان کہا تب اے میان
یاد وہ حالت کئی تب ناگہان
کربت و غربت میں جو ہجرت کئے
اور یا این لشکر و جاہ و جلال
اونٹ کے پالان سے تب لکر ہی جا
سورۂ انا فتحنا فرحمند
اللہ اللہ کیا مبارک ہے وہ روز
اور شب دیجور پر کفر و ضلال
یا الٰہی میں سے اس روز کے
حرمت کعبے سے پھر آئے داد گر
حکم فرماتے ہیں یوں تب زبیر
او بے ہتھیار لوگوں کو سبھی
کہ کدا میں جاکے جہنڈا کہڑا
گرچہ خالد جنگ سے تب پا تہا

پانسو لیے غازیوں کو اے ہمام
ساتھ اسکے تین سو تھے پہلوان
ابن سفیان نام ہے جس کا شہیر
چار جہنڈ لیکے گذرے با خرد
غازیان ہمراہ تھے سب پنجہزار
اور رسالہ یہ ہدایت کی تمام
پڑہتے تھے انا فتحنا آشکار
سلطنت کیسر بہتیجے کو ملی
جاکے تو کہتے ہیں اب وے یہ خبر
پر تنصور کو دئے ہیں شہ امان
ہو دنہی تھے رنج آگئے کافران
چھوڑ کر مکہ مدینے کو گئے
داخل مکہ کیا بتقیل و قال
شاہ عالم کا مبارک سر لگا
شاد با ترجیع و آواز بلند
کیا معظم وقت ہو وہ دلفروز
کسطرح ہو مضمحل اور پائمال
لیں اس ساعت فیروز سے
کر زیارت سے نبی کے بہرہ ور
ایک ٹکڑی لے مہاجر کی بخیر
دی بن الجراح کے ہمرہ نبی
اور مت لڑتو کسی سے اولا
پر انہیں لوگو نے کی جب ابتدا

ہوگئے تب ناچار خالد بیدریغ
سر بسر انپر چلایا اپنی تیغ

جب سنے ہین یہ خبر شاہِ انام
جلد تر خالد کو بھیجے یہ پیام

پھر لگا جب یار نے وہ بیگمان
ہوگئے مقتول ستر کافران

بعضے تفسیرون مین ایسا ہی کہا
شاہ تب پوچھے وہ قاصد کو بلا

آسمان سے جا لگا تھا اُسکا سر
وہ کہا اسطرح مجھ کو سر بسر

شاہ فرمائے کہ سچا ہے خدا
اور سچا ہے نبی اللہ کا

جب قریشونپر ظفر پاونگا مین
اُنسے ستر شخص کو مارونگا مین

الغرض بعد اُسکے شاہِ دو جہان
جب ہوے داخل حرم کے درمیان

اور بوسہ حجر اسود کو دئے
فرح سے تکبیر بھی کہنے لگے

یوں مچائے ہین وہ تکبیرونکا غل
بلبلان جسطرح گلشن مین بگل

جبکہ تکبیرون سے یہ غل ہوگیا
شہر مکہ مین تزلزل ہوگیا

کر ادا حضرت طواف و استلام
جب ہوے ہین داخلِ بیت الحرام

یک عصا تھا ہاتھ مین اس شاہ کے
وہ دکھا یک بتکو یہ آیت پڑہے

جبکہ یہ آیت پڑہی ہین شاہِ دین
ٹوٹے بتان سب گرے ہین بر زمین

نائلہ اساف جو تھے دو بتان
قصہ نادر یہ اُنکا ہی تو جان

کہتے ہین بے شبہ اُسہی قوم سے
دو بتان دو مرد و زن بدکار تھے

پس حماقت سے قریش اپنی یقین
پوجا کرتے تھے وہ دونوں کی تئین

بولے حضرت نائلہ ہی بس یہی
پھر ابد تک وہ نہ پوجی جائیگی

تب زبیر ابن العوام باصفا
یون ابوسفیان کو شرمندہ کیا

لے ہبل غالب ہوا اب کیا ہوا
دیکھ تو اب وہ ہبل نیچے گرا

عرض کی حضرت سے یون کرار نے
حیدرہ مرکھنڈ نے انکو توڑئے

بلکہ تو اب حیدرہ کو میرے دوش پر
توڑئے اُن سب بتونکو جلد تر

پوچھے اُنسے جا تبھی اس مصطفےٰ
کیا ہی تیرا حال حیدر سے کہا

بیس تن ہاے رہ گئے از کافران
اور شہادت پائے ہین دو میزبان

کہ ای خالد رکھ تو ان لوگوں سے تیغ
جا کہا قاصد نے اُنہین کہنی تیغ

شاہ خالد کو بلا غصہ کئے
وہ کہا قاصد نے یون بولا مجھے

عرض کی قاصد نے اے شاہِ ہدا
شخص آیک راہ مین مجھ سے ملا

بول خالد کو رکھے نا اُنمیں تیغ
ورنہ تجکو مار ڈالون بیدریغ

کہ اُحد مین جب ہوئے حمزہ شہید
مینے تب بولا تہا از درد شدید

تب تو مجکو منع فرمایا خدا
آج ہی اِس امر کو ظاہر کیا

خلق کی کثرت بڑی تھی در طواف
پس سواری ہی بجالائے طواف

شہ کی تبعیت سے اصحاب کبار
سب لگے تکبیر تب کہنے پکار

اُنکے تکبیرون کے آوازین بلند
پہنچے ہین تا آسمان آ کے چند

کافران سب حرم کی پہاڑونکو اپر
تھے بہت لرزان یہ حالت دیکھکر

تین سو ساٹھ ہین بتکو مشرکین
سیسے سے محکم کئے تھے در زمین

جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا

سب بتونکو توڑئے اولا
جیسے اساف و ہبل اور نائلہ

در زمانِ جاہلیت آکے زکی
قوم جرہم کی جو آکے مین تھی

آہ کعبہ مین کئے ہین دو زنا
سنگ کر ڈالا تبھی انکو خدا

توڑتے ہی انکو یک بت سے تبھی
ایک زن نکلی ہے کالی خون بھری

اور ہبل جو بت بڑا تھا قسرا
توڑ کر اسکو گرائے بر ملا

کہ احد کے دن ہو نازان بر دغل
تو کہا اُعلی ہبل اُعلی ہبل

تھے بتان بعضے بلندی مین بڑے
ان بتونکو توڑ دینے کے لئے

شہ کہے بارِ نبوت کو مرے
اب اٹھا لو کی نہو طاقت تجھے

سب فرمائے حیدر سے بر دوشِ نبی
مرتضیٰ توڑے بتونکو وہ سبھی

آپ پاتا ہون یون کہ سر مرا
بالیقین عرش بریں سے جائیگا

جسطرح مین ہاتہ کرتا ہون دراز
ہاتہ اب لگتا ہے وہ اے سرفراز

کر اُٹہایا ہو مجھے شانہ پر حق
اور بجا لاتا ہی تو یہ کارِ حق

یعنے حامل ہون ترا بہرِ خدا
اور تو کرتا ہے کارِ حق ادا

اسکا بعضے عالمونے یہ سبب
ہی لکہا قرآن مین فرمایا جو رب

تو جب اس آیت کے ہین جنکو بتان
جبکہ دوزخ مین ہی جلنا ہی بجان

اس لئے ہر بت اشارے سے گرا
ہاتہ سرور کا نہین انکو لگا

تب علیؓ سے یون کہے سالارِ دین
کیا مبارک وقت ہے یہ بالیقین

نکتہ

مرتضیٰ کو اپنے کہندون پر چڑہا
ان بتون کو جو تڑائے مصطفےٰ

اِنَّکُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ

کر لگے حضرت کا انکو دستِ پاک
کیون جلادیگی انہین دوزخ کی آگ

اور کعبے مین بتان تہے دوسرے
انکو تڑوائے علیؓ کے ہاتہ سے

روایت

اور حرارت سے بہت آتش کی جب
ہوگیا تہا گرم تن بی بی کا تب

چند ڈالے روٹیان از دستِ خاص
نکلے کچہے ہی سب با اختصاص

کہ ہمارا ہاتہ جس شی کو لگے
آگ ہرگز نا جلاویگی اوسے

الغرض اصنام کو تڑوا سبہی
چاہتے ہین کعبے مین جب جانا نبیؐ

اُسکے ہاتہ ہی اجداد مدت سے دراز
مالک اس کنجی کے تہے باامتیاز

بولا اگر کنجی نہ دے گی تو مجھے
تیغ سے اب قتل کرتا ہون تجھے

اپنے دستِ پاک سے خیر البشرؐ
جلد تر کہولی ہین تب کعبے کا در

یون کہا عثمان طلحہ پیش بین
جاہلیت مین عبادت تہی یقین

حکم یکدن شہ کیا تہے میرے تئین
کہول کعبہ تاکہ اندر جاؤن مین

ایک جماعت ساتہ تہی اصحاب کی
مجکو تب اسطرح فرمائے نبیؐ

جسکو چاہا ہو دونگا مین اسکو ہی تب
مین یہ سنکر تب لگا کرنے عجب

پس بروزِ فتح کنجی مین نے لا
خدمتِ عالی مین جب حاضر کیا

لے یہ کنجی تم سے تا روزِ جزا
کوئی نا لیویگا ظالم کے سوا

جسکو چاہون اسکو دونگا بالیقین
مین کہا ہان اے امام المرسلین

پر مکرر یہ شہادت اسکی ہات
معجزہ یہ دیکہنے سے ہی تہی جان

نقل ہے عباس نے شہ سے کہا
یا نبیؐ کنجی مجھے کیجے عطا

ایکدن زہرا کے گہر آئے رسولؐ
روٹیان اُسدم پکاتی تہی بتولؓ

چاہے از راہِ کرم شاہِ جہان
ہاتہ سے اپنے پکاوے روٹیان

دیکہہ یہ حیران ہوی بی بی ہین
سنکے کہے ای فاطمہؓ مت کر عجب

یونہی چاہا ہے خداوندِ کریم
پاک ہو وہ اسکو ہی شانِ عظیم

بولے عثمان ابن طلحہ کو بلا
کہ تو کنجی جلد اب کعبے کی لا

چلکے وہ کنجی کیا ماں سے طلب
وہ نہین راضی ہوی دینے کو تب

اُسنے دی ناچار کنجی بالضرور
وہ کیا حاضر پیمبرؐ کے حضور

روایت

پیر و پنجشنبہ دو دن کے سوا
کہولتے تہے ورنہ بیت اللہ کا

مین کیا تہی نہ کہولا زینہار
صبر فرمائے رسولِؐ نامدار

ایکدن عثمان ایسا آئیگا
مجکو تو کنجی کا مالک پائیگا

پیر یہ سمجہا تہا کہ شاہِ انس و جن
ہو وینگے کعبے کے مالک ایکدن

شاہ لیکر پہرتے واپس مجھے
اور فرمائے مجھے اسطرح سے

یاد کر مین جو کہا تہا تیرے تئین
اسکا مالک یکدن ہوونگا مین

شاہدی دیتا ہون اب بہی وہ دن
آپ سچے ہین یقین حق کے رسولؐ

ورنہ پیش از فتح مکہ وہ بہی آ
ساتہ خالد کے مسلمان ہو گیا

جون سقایت سے ہین کعبے کے سبب
یون سدانت بہی مین ہون کرتا طلب

کھیلی وہ منگوا کے پھر عثمان سے　　مصطفیٰ عباس کو بخشش کیلئے
تب یہ آیت پائی ہے سرزد وصول　　تا اسی کو دے وہ کھیلی رسولؐ

إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا

شاہ حیدر کو کہے جا جلد تر　　کھیلی یہ عثمان کو دے اور عذر کر
کہ تمہاری شان میں رب العلا　　آیت قرآن بھی نازل کیا
پوچھا عثمان کیا ہے کہہ اسکا سبب　　مرتضیٰ بولے آئے لے باادب
کہتے ہیں عثمانؓ تھا وہ لاولد　　بھائی تھا ایک اسکا شیبہ پُرخرد
پس کہا جبریلؑ تا روز قیام　　گھر میں عثمانؓ کے رہے کیلی مدام
اسکے ہی اولاد میں ہے وہ ابھی　　مشتہر شیبی سے ہی ہیں وہ سبھی
پس وہ مرتے وقت پر آیا صفا　　ہاتھ میں شیبہ کے وہ کیلی دیا
انبیائے کے اور ملک کے صورتاں　　جو تھی دیواروں پہ لکھی کافراں
دیر تک کعبہ میں پھر شاہ ہدا　　باتضرع حق سے مانگے ہیں دعا
ایک تھی تصویر ابراہیمؑ کی　　اور اسمٰعیلؑ کی تھی دوسری
حکم سے توڑ و مٹائے سب بُت شر　　اور وہ تصویر وہ چھوڑ گئے مگر
کہ کری کفار پر لعنت خدا　　کہ دیئے پانسے بدستِ انبیا
کافراں پائے تھے انکے ہات　　دیکھ فرمائے وہ شاہ کائنات
کہتے ہیں وہ ہر دو تصویریں نکال　　دفن کروائی رسولِ ذوالجلال
کہ تو پانسو سے بہت بیزار تھے　　پانی بس منگوا کے دھلوائے تھے
کعبۃ اللہ پاک جب انسے ہوا　　لائے تب تشریف اندر مصطفیٰ
الغرض اسوقت بیت اللہ میں　　جابجا منقوش تھے جو صورتیں
پس کھڑے سرور پکڑ کعبے کا در　　حاضر خدمت تھا خالد باقر
اور نماز باخشوع کرکے ادا　　دیر تک مانگے تضرع سے دعا
اژدہام خلق کو خالد خسرو　　کرتا تھا کعبے کے دروازے سے دور
اور پڑھتے تھے باآواز بلند　　لا الہ حبدہ تک فرخند

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ صَدَقَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ وَأَعَزَّ جُنْدَهُ

اور صنادید قریش دل فگار　　سب کھڑے تھے خائف و امیدوار
حکم کیا ہوتا ہے اب باب میں　　بیقراری سے تھے پیچ و تاب میں
انکو فرمائے ہیں تب شاہ جہاں　　بولو کیا کہتے ہو تم مجھسے گماں
بولے میں کیا کرونگا تم کو اب　　دستِ بستہ ہو گئے وہ عرض تب
کہ گمانِ خیر ہی رکھتے ہیں ہم　　آپ سے بے شبہ اے بحرِ کرم
بخشنے والی ہو بھائی سربسر　　بخشنے والے برادر کے پسر
آپ بیشک ہیں کریم ابن الکریم　　اور قادر ہیں بہ باشان عظیم
انکو تب اسطرح فرمائے نبیؐ　　میں تمہارے حق میں کہتا ہوں یہی
یوسفِ صدیق وہ بھائی مرا　　باہمیں اپنے جو بھائیوں کو کہا
ازرہِ اشفاق والطاف اعم　　تب یہ آیت کو پڑھی شاہِ اُمم

لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ

پس کہا ہے سب کو تم آزاد ہو　　میں نے بخشا جاؤ تم اب شاد ہو
آپکی رحمت پہ اے شاہ جہاں　　دو جہاں قربان ہیں اس زماں
دشمنوں کو بھی امان لو دیوی جب　　دوستاں رحمت سے ہوں محروم تب
پس فصاحت اور بلاغت سے بہم　　خطبۂ غرّہ پڑھی یک شاہ دینؐ
جاہلیت کے جو تھی عادات شوم　　منع فرمائے وہی عادات و رسوم
امِّ ہانی کے مکان کو بعد جا　　غسل فرما کر گزارے ہیں ضحی
بعد اسکے اپنے ڈیرے میں گیا　　استراحت بھی ہاں تھوڑی کئے
پس اذان ظہر افرخندہ فال　　بام کعبے پہ دیا جاکر بلالؓ
یہ بھی کیا وقت معظم ہوئیگا　　کیا مقدس کیا مکرم ہوئیگا

یہ اذان پہنچی ہوتا عرش برین
عرش سے بھی بلکہ گزری بالیقین
یمن سے اسوقت کے ایسے داد گر
ہمکو ثابت رکھہ سدا اسلام پر

کلمہ اسلام تا روز جزا
رکھہ بلند آواز سے ہر دم ہر جگہہ
جب اذان بولا بلال با صفا
اسکو بعضے مشرکون نے یہ کہا

اور نسب کی اسکی بھی توہین کی
جاہلیت مین یہ عادت تھی بری
کہ وہی اپنے باپ دادون پرای یا
جہل سے کرتے ہتے کبر و افتخار

کرتے تھے دوسرونکی تحقیر سب
آیت قرآن ہوی نازل یہ تب

یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّ اُنْثٰی وَجَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰکُمْ

یعنے لوگو تم کو ہم پیدا کئے
اصل مین اک مرد و زن سے جانئے
یعنے آدم اور حوا سے سنو
پدر و مادر جب سبھونکے ایک ہو

پس تمہین اپنے نسب پر فخر و ناز
عیب دوسرونکے نسب مین جو ناز
اور تمہین شعبے قبیلے جو کئے
ہمنے جانو یہ بھی ہے اک اصل سے

ہے فقط وہ بھی پہچانت کیلئے
وہ نہین ہے جاہ و عزت کیلئے
ہان معزز تم سے نزد کردگار
ہے وہی جو ہے بڑا پرہیزگار

جو بہت ڈرتا ہے حق کو صبح و شام
ہے اسیکو پاس حق کے احترام
پس کرو تقوی کو لازم آپ پر
فخر ہرگز مت کرو ماں باپ پر

الغرض سنکر اذان جو کافران
ناسزا باتین کئی تہے در نہان
پاس حضرت کے تہی آ جبرئیل
کروئے ظاہر انہون کے قال و قیل

شاہ بلوا کر انہین پوچھی ہین جب
ہو گئی اسوقت شرمندہ وہ سب
معجزہ یہ دیکھ کر از شاہ دین
ایک جماعت لائی ہے ایمان وہین

آئے ہین کوہ صفا پر بعد ازان
تب نظر آنے لگا کعبہ وہان
تب اٹھا کر شاہ دین دست دعا
شکر نعمت کا وہان لاے بجا

پھر رکھے تشریف شاہ بحر و بر
خدمت عالی مین تہے حاضر عمرؓ
وہ قریشی مرد و زن یکبیک کو لا
شہ سے کرواتے تھے بیعت برملا

بیعت عورات مین شاہ جہان
تب فقط لیتے تہے اقرار زبان
ہاتھ مین انکے نہین دیتے تہے ہاتھ
یا کبھی دیتے تہے کپڑا انکے ہاتھ

اور دوسرے دن نبی خطبہ پڑہے
حرمت کعبہ بیان ایسے کئے
تا نہ کر بیٹھے وہان کوئی کارزار
کاٹنا ہین جہاڑ ہین کرنا شکار

اور کہے ہین جنگ پر مامور تھا
حشر تک پھر منع اول سا ہوا
منع وہ بھی شاہ فرماتے ہیں پیش
پر کئے اقدام اوباش قریش

بعضے لوگون کا خون ہدر ہونا

ہوکے پس ناچار خالد بن ولید
جنگ تب انسے کیا ای با امید
قتل کر دیوین جہان پاوین انہین
انمین گیارہ مرد تہے چھ عورتین

ملکیونکو گرچہ بخشے تہے امان
حق مین پر بعضونکے تھا یہ حکم جان
ان سے ابن سعد ہے یکشخص جان
پہلے وہ ایمان لایا تھا عیان

چار مرد عورات چھ مارے گئے
اور شرف ایمان کا باقی لئے
خون مباح اسکا کئے تہے شاہ انس
وہ پناہ مانگا ہے جا عثمان کے پاس

بعد مرتد ہوکے بہاگا سر بسر
اور مسلمانونکو ناحق قتل کر
دوسرا ہے عبد عزی بیان
لایا تھا ایمان پہلے وہ بھی جان

اسکو عثمان نزد سالار جہان
لاکے کروائے مسلمان در نہان
وہ بعین کعبہ کے پردہ مین چھپا
قتل اسکو کردئے باہر لے جا

بعد مرتد ہوکے وہ مردود لیک
قتل کر بھاگا تہا انصاری کو ایک
پر دیا توفیق آخر کارساز
بس سعادت کا وہ پایا سرفراز

عکرمہ بوجہل کا تھا جو پسر
ہے شرارت گرچہ اسکی مشتہر

بلال کو واسطے اذان کے مامور ہونا
معجزہ
بیعت عورات

شیخ علامہ سیوطی با صفا — یہ خبر جمع الجوامع مین لکھا
خوشہ یک خرمیکا یا انگور کا — دست اطہر مین دئیے سرور کو لا
بات یہ سنکر کے حضرت نے کہا — خلد سے بوجہل کو نسبت ہے کیا
اسلئے شہ کو بڑی حیرت رہی — بعد ازان جب فتح مکہ کی ہوی
تب کیئو معلوم وہ حق کے نبی — کہ یہی تعبیر تھی اس خواب کی
یہ خبر سن مسکرائے ہین نبی — پوچھے اسکا وجہ فرمائے تبھی
قاتل و مقتول ہر دو پر طرب — یک سر کا پکڑے ہاتہ اب
قصہ اسلام اسکا طول ہے — مختصر لکھتا ہون جو منقول ہے
کہ کئے ہین خون مباح اسکا نبی — ڈر کے وہ مکے سے بھاگا ہی تبھی
ناگہان دریا کو طغیانی ہوی — اہل کشتی مین پریشانی ہوی
عکرمہ کو بھی کہے وہ جلد تر — ای فلان تو بھی خدا کو یاد کر
اس خدا کو ہی نہ کرنے یاد مین — بھاگ کر آیا یہان نا شاد مین
کہ تھا اس لکڑی پہ یہ لکھا ہوا — خوب سمجھا دیکھ کر اسکو پڑہا
گرچہ چاہا وہ مٹانا بار بار — وہ نہین لیکن مٹا ہی زینہار
اسکی عورت جو تھی ام حکیم — پائی ہے ایمان ہو شان عظیم
اور کہی اوسکو اے میرے ابن عم — تجھہ کو بخشے ہین امان شاہ امم
آہ کیا ہم رنج حضرت کو دئے — باوجود اسکے وہ کیا بخشا مجھے
چلئے اب ہمراہ میرے جلد تر — شہ سے مل ایمان سے ہو بہرہ ور
یون صحابہ سے ہے فرمائے رسول — عکرمہ آتا ہے ایمان کر قبول
الغرض وہ مرد و عورت پر ہراس — آکے پہونچے خیمہ سرور کی پاس
عکرمہ کو جا بلا لائی ہون اب — حکم کیا ہوتا ہے اے محبوب رب
اور فرمائے کہ اندر اسکو لا — لائی وہ دیکھ اسکو شہ نے یون کہا
پیش کر تشریف حضرت پر طرب — عکرمہ بولا کھڑا رہ با ادب

خواب مین دیکھا اپنے شاہ دین — لیگئے تشریف در خلد برین
اور کہے یہ خوشہ ای محبوب رب — ملک سے بوجہل کے ہے جان اب
کہتے ہین تاویل بھی اس خواب کی — شاہ پر بالفعل نہین ظاہر ہوی
عکرمہ بوجہل کا بیٹا جو تھا — آکے وہ اسلام مین داخل ہوا
فتح کے دن یک صحابی سعید — ہاتہ سے اسکے ہوا تھا جب شہید
غیب کے عالم مین تبلائے مجھے — سو ابھی ایسا نظر آنے مجھے
جاتے ہین جنت مین از فضل خدا — اسلئے وہ دیکھ کر ہی ہین ہنسا
فتح مکہ جب ہوی از فضل رب — عکرمہ کو یہ خبر پہنچی ہے جب
اور یمن کا قصد کرکے دلفگار — جاکے دریا پر ہوا کشتی سوار
سب دعا کرنے لگے ہین با خشوع — درگہ مولا طرف لائے رجوع
وہ کہا ہم کو محمد با شرف — تان بلاتے جس خدا کے ہین طرف
ناگہان ایسے مین تب اسکی نظر — جا پڑی کشتی کے لبن یک چوب پر

وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ ؕ — سورۂ انعام

دیکھتے ہی یہ ہوا ہے ای رشید — یک تغیر اسکے باطن مین پدید
عکرمہ کی لیکے حضرت سے امان — پاس اسکے جاکے پہنچی ہے دوان
جب خبر اپنے امان کی وہ سنا — ہو بہت حیران یون کہنے لگا
اس سے تب کہنے لگی ام حکیم — خلق مین ویسا نہین کوئی کریم
عکرمہ ہمراہ عورت کے چلا — اور انکے پاس جب پہنچا ہے آ
کوئی اسکے باپ کو گالی نہ دو — تا وہ نادم اور آزردہ نہو
اسکی زن چہرے پہ ڈالی تھی نقاب — حکم لیکر آئی کی عرض جناب
سنکے فرحت سے اٹھے ایسا نبی — کہ مبارک دوش سے چادر گری

مَرْحَبًا بِالرَّاكِبِ الْمُهَاجِرِ

کہ یہ زن میری کہی ای شاہ دین — آپ بخشی ہو امان میرے تئین

ایمان لانا عکرمہ بن ابی جہل کا

بولے حضرت ہاں امان تجھ کو دیا / عکرمہ کلمہ شہادت کا پڑھا
سر جھکایا ہے ندامت سے بہت / پیچ کھایا ہے خجالت سے بہت
بولا آپ اکرم ترین خلق ہو / حد نہیں ہے آپکے کچھ لطف کو
شاہ فرمائے کہ جو تو چاہیگا / چاہ گر قادر ہون مین کر دون عطا
بولا مین نے آپکی جو دشمنی / کی ہے اور تائید بھی کفار کی
آپکی غیبت مین ہوئے یا حضور / جو کہ گستاخی ہوی مجھ سے صدور
یا نبی اب مانگئے اللہ سے / تا کرم سے اپنے وہ بخشے مجھے
سرور عالم اٹھا دست دعا / اسکی چاہے مین خدا سے مدعا
پھر کہا مین کفر کی تائید پر / آہ جو خرچا ہون اپنا مال و زر
اب مین چاہتا ہون کہ دونا اسکا مال / راہ حق مین خرچون بہر ذوالجلال
اہل حق سے جو کیا تہا مین قتال / اہل باطل سے کرون دونا جدال
دین حق مین پس وہ ایسا ہی کیا / مال و زر خرچا بھی جان اپنی دیا
جب خلیفہ تھے ابوبکر رشید / ایک غزوہ مین ہوا ہے وہ شہید
دیکھئے پسر ابوجہل لعین / پایا ہے کیا شرف ایمان یقین
یخرج الحی من المیت کی شان / سربسر اس ماجرے سے ہے عیان
اس سے حق راضی رہے ہین صبح و شام / یونہی اصحاب پیمبر سے مدام
اور وحشی قاتل حمزہ جو تھا / خون مباح اسکا کئے تھے مصطفےٰ
مومنان خواہان تھے اسکے قتل کے / وہ رہا طائف مین جا اسواسطے
بعد فتح مکہ آنحضرت کے پاس / جب وفود آنے لگے ہین بے ہراس
دور رکھتے ہین جماعت کے تئین / جمع ہے لفظ وفود ای اہل دین
وفد طائف کی بھی جب عازم ہوی / جا مسلمان ہووے تا نزد نبی
لوگ طائف کے کہے وحشی سے زود / کہ مسلمان ہونے جاوین جو وفود
بخش دیتے ہین انہین شاہ انام / اور نہین لیتے ہین انسے انتقام
تو بھی ای وحشی ہمارے ساتھ آ / اور شہ کونین پر ایمان لا
ہین وہ آیا ہے حضور شاہ دین / اور پڑھا کلمہ شہادت کا وہین
شاہ پوچھے تو نہین وحشی ہے کیا / وہ کہا ہان ای امام الانبیا
پوچھے پھر پیمبر چچا حمزہ کو آہ / تو کیا کیون قتل کہہ بے اشتباہ
وہ کہا تب عرض سارا ماجرا / ہو بہت مغموم حضرت نے کہا
کر لے وحشی روبرو میرے نہ آ / اور منہ اپنا تو مجکو مت دکھا
کیونکہ تجھ کو دیکھنے سے جانئے / یاد آوے حالت حمزہ مجھے
آگے بس شہ کے نہین آتا تھا وہ / اور پیچھے ہی سدا رہتا تھا وہ
یک روایت عم خیر الناس سے / معتبر تر آئی ہے عباس سے
کہ وہ وحشی آیا جب حضرت کے پاس / یون لگا ہو عرض کرنے پر ہراس
دو امان اب مجکو ای شاہ انام / تا سنون مین آپ سے حق کا کلام
شاہ فرمائے کہ مین چاہتا تھا جان / کر پڑے تجھپر نظر قبل امان
یعنے کرتا حکم تیرے قتل کا / پہ تو جب چاہا امان تجکو دیا
تا کلام حق سنے میرے اب / آیۂ قرآن ہوئی نازل یہ تب

وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ وَلَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا یَزْنُوْنَ ، وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ یَلْقَ اَثَامًا یُّضٰعَفْ لَہُ الْعَذَابُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَیَخْلُدْ فِیْہٖ مُھَانًا

یعنے نہین کرتے ہین وہ کسکو شریک / جادۂ توحید پر رہتے ہین ٹھیک
لوگ جو ایسے کرینگے زشت کام / پاوینگے اپنے گنہ کا انتقام
یعنے فرمایا ہے حق وہ لوگ جو / نا ملاوین ساتھ حق کے غیر کو
قتل ناحق بھی نہین کرتے ہین وہ / اور زناکاری نہین کرتے ہین وہ
انکو دونا ہو قیامت مین عذاب / ہون ہمیشہ نار مین با اضطراب

کہتے ہین وحشی یہ آیت جب سُنا / عرض خدمت اسطرح کرنے لگا
اور زنا کا بھی کیا ہون اشتغال / کیون مرا توبہ قبولے ذوالجلال
آہ مین تھا شرک مین ہی مبتلا / خون ناحق بھی کیا ہون برملا
سنکے یہ ساکت رہی حقکے رسول / پائی یہ آیت تبھی شرف نزول

إِلَّا مَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا

یعنے جو توبہ کیا مومن ہوا / اور ہمیشہ وہ عمل اچھے کیا
بخشنے والا ہے خلاق کریم / اور ایسے تائبون پر ہے رحیم
کہ کرین توبہ کے بعد از نیک کام / بخشنے ولیونکو ہے خلاق انام
آپکا لے آسرا ای شہریار / بندۂ عاصی ہے یہ امیدوار
بات یہ سنکر امام المرسلین
جرم وعصیان کو ہم الیسا لوگ / نیکیون سے ہی بدل کردینگے
سنکے اس آیت کو وحشی نے کہا / شرط اس آیت مین ہی حقنے کیا
بعد توبہ کے گنہ شاید کوئی / ہو ویگا پیر لیسے ظاہر ای نبی
ایک آیت دوسری ایسی سنی / کہ نہ کوئی قید بھی اسمین رہی
یہ پڑہی مین آیت قرآن وین

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَن يَشَاءُ

یعنے ہرگز شرک نا بخشے خدا / اور گنہ جو شرک کے ہووین سوا
عرض کی وحشی نے بخشش یا نبی / اسمین وابستہ مشیت سے ہی کی
جب لگا اسطرح سے کہنے ملول / لطف حق سے ہوئی یہ آیت نزول
وہ مشیت مین خدا کے ہین یقین / جسکو چاہے بخشے رب العالمین
مین بھی شاید السے ہوون آہ آہ / کہ بچا ہے مغفرت جن کی الٰہ

قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ
لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ

یعنے کہہ ای بندگان میری سنو / اپنے نفسو پر کئے ہین ظلم جو
ای نبی میری یہ دی انکو نوید / حق کی رحمت سے نہووین ناامید
سنتے ہی وحشی اس آیت کو شتاب / اسطرح کرنے لگا عرض جناب
ان مبارک آیتون سے مومنو / پھول توبہ کی فضیلت کے چنو
سر بسر تشریک اور کفر ونفاق / چھوڑ جو ایمان لاوے با وفاق
اور منافقات ایمان کے سوا / اہل ایمان سے گنہ جو ہو ویگا
جسکو چاہے بخشدیوے بیعذاب / اور چاہے جسکو بخشے دے عذاب
اہلسنت کا یہی ہے اعتقاد / کہ ہے قرآن وخبر سے مستفاد
ایک لعین دعوی نبوت کا کیا / جو مسیلم کافر کذاب تھا
ہاتھ مین میرے وہی ہتھیار تھی / کہ شہادت جس سے حمزہ کی ہوئی
یعنے بشرت سے ہی بعضے بندگان / جو کئے ہووین گنہ سر و عیان
بخشنے مولا سب گناہ عاصیان / بخشنے والا وہی مہربان
اب نہ شرط وقید ہے کچھ اسمین ہان / پھر بھی لایا ہو ایمان بیگمان
کیسی توبہ کی فضیلت ہے بڑی / بخشنے جاوے جیسے شرک وکفر بھی
پاک اسکو ایسا کرتا ہے خدا / گویا ماں سے ابھی پیدا ہوا
اور بلا توبہ وہ مومن گر مرے / وہ یقین حق کی مشیت مین رہے
حق کی رحمت یا شفاعت سے اخیر / ہو گئے چھٹکارا از نار سعیر
الغرض کہتا ہو وحشی جانئے / کہ زمانہ مین یقین صدیق کے
جنگ پر اسکے گئے جب مومنان / مین بھی تھا ہمراہ لشکر جانفشان
مین مسیلم پر وہ پھینکا ایکبار / ہو گئی وہ پشت سے تب اسکے پار

ایک انصاری نے اپس بید بریغ — جلد تر اس پر چلائی اپنی تیغ
بولی یک عورت تھی بالائے بام — مارا اس ملعون کو حبشی غلام
اور در اسلام شر الناس کو — ہین نے مارا کافر خناس کو
اور مقیس بھی ہو مرتد بد گہر — بھاگا گیا تھا انصاری کو یک قتل کر
اور تھا جبار یک ظالم بڑا — جلد وہ شہ پاس آ کلمہ پڑا
رنج حارث جو دیا تھا شاہ کو — مارا حیدر جان سے اس گمراہ کو
عورتوں سے ہندہ بوسفیان کی زن — جس سے ناخوش تھے بہت شاہ زمن
بی بیاں آئی تھیں جن بیعت لئے — یہ بھی انہیں آئی برقع ہیں کے
اور کئی عرض ای امام المرسلین — ہیں ہوں ہندہ بنت عتبہ بالیقین
آئیہ بیعت یہ تب سالار دین — پڑھکے سنوائے ہیں ہندہ کے تئیں

پر نہیں معلوم یہ مجھکو ہوا — ضرب سے میرے دیا اسکے موا
کہتا تھا وحشی کہ خیر الناس کو — جاہلیت میں میں مارا تھا سنو
اور حویرث شہ کو تھا ایذا دیا — قتل اسکو کر دئیے ہیں مرتضیٰ
ابن نخیلہ ابن عبد اللہ آ — قتل اس مردود کو بھی کر دیا
بولا میں مومن ہوا او بچا امان — تب امان اسکو دئی شاہ جہان
کعب اور ابن زبعری بیگمان — اور صفوان پایا ایمان امان
اس سے پائے رنج جو خیر البشر — آہ ہی جنگ احد میں مشتہر
کر کے بیعت او مسلمان ہو شتاب — بعد چہرے سے اٹھائی ہے نقاب
شاہ فرمائے تو ایمان لائی جب — عفو تیری ہو گئی تقصیر سب

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَىٰ أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِينَ وَلَا يَقْتُلْنَ أَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَأْتِينَ بِبُهْتَانٍ يَفْتَرِينَهُ بَيْنَ أَيْدِيهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ

ای نبی ایمان والے عورتیں — آویں جب تجھ پاس تا بیعت کریں
اور نہ وے ہرگز کبھی چوری کریں — اور زنا سے دور اپنی کو رکھیں
اور وے طوفان نہ لاویں باندھکر — ہاتھ اور پاؤں میں اپنے بےخطر
یا قسم جھوٹی نہ کھاویں زینہار — عقل سے اپنے بنا کر بدشعار
جیسے نوحہ میتوں پر نا کریں — سنہ نہ نوچیں بال بھی نا توڑیں
اور بخشش مانگ انکی حق سے تن — بخشنے والا ہے خدا مہربان
پوچھی ہندہ نے کہ ای شاہ جلیل — مرد میرا ہے ابوسفیان بخیل
تو لے حضرت تیری بچوں کیلئے — جسقدر بس ہو وہاں اتنا ہی لے
کیا زنا کرتی ہو بی بی بھی کبھی — یہ اشارہ اپنی عفت پر ہو کی
آپکے مانند اب تو کوئی چیز — پاس میرے نیں اب ہی اور عزیز
عرض کی بیعت کیا خاطر میرا ہاتھ — لیجے اپنے ہاتھ میں رافت کے ساتھ

کہ کسی کو ساتھ اللہ کے شریک — وے نہ ٹھہراویں رکھیں توحید ٹھیک
اور نہ قتل اپنے کریں اولاد کو — ناگر اویں حمل بھی ناشاد ہو
لینے ہرگز شاہدی جھوٹی نہ دیں — یا کسی پر جھوٹھ دعویٰ نا کریں
اور نہ بیفرمان ہوں تیرا رسول — تو کرے جو حکم وے کریں قبول
گر کرے بیعت وے ان شرطوں کے ساتھ — لے تو بیعت ای امام کائنات
ہے روایت جب رسول اللہ نے — جبکہ لا یسرقن آیت میں پڑہی
واسطے نفقے کے انکے مال سے — گر نہاں کچھ لوں ہو کیا جائز مجھی
اور پڑہے آیت میں لا یزنین جب — پوچھی ہندہ پھر تعجب ہی یہ تب
پھر کہیں ہیں اسکے آگے یا نبی — آہ چھتی تھی بڑی ہی آپ کی
شہ کہے ایمان ہو جوں محکم ترا — مہر کی الفت اور بڑہا وے گا خدا
شہ کہو عورات کی بیعت یقین — ہاتھ ہی اپنے میں لیتا ہی نہیں

قول میرا ہوں بسے سو جو روایات سے
ویسا ہی یک زن سے بھی ہے جانتو

ہدیہ بھیجی ایک بکرا در حضور
عذر خواہی انکساری کرد و فور

بار پا تھی تھی ہندہ سے فسرح
مین سے ہے یہ رسول اللہ کے

ہو گئی مقتول وہ پائی سقر
اسکی باندی فرتنا بھاگی دگر

اور ہوی مقتول ارنب بخلاف
قتل سارہ مین ہے لیکن اختلاف

اور ام سعد تھی یک زن دگر
ہو گئی مقتول وہ بھی بے سپر

اور پندرہ روز مکے مین رہی
چو طرف فوجین روانہ بھی کئے

ایک دیوتن بطن نخلہ مین جو تھی
نام ہے اسکا ہی عزی ای اخی

بولا خالد کچھ نظر آیا نہین
شہ کہے پس تو اسے توڑا نہین

باہر آئی ایک زن ننگی سیاہ
موی سر کھولی ہوی اپنی تباہ

تیغ سے تب آ خالد با صفا
جلد تر عزی کو دو ٹکڑے کیا

اس مہینے مین ہی سعد اشہلی
توڑا جا ایک بت کو بر حکم نبی

جبکہ خالد بطن نخلہ سے پھرا
بھیجے ہین سوی جلیلم مصطفی

جب سنی خالد کے آنیکی خبر
آئے با ہتھیار ہو کر جلد تر

پوچھا پھر ہتھیار تم سب باندھکر
کسلئے آئے ہو پھر سر بسر

ہم بھی سمجھے وہی آئے ہین اب
اسلئے ہم آئے با ہتھیار سب

کلمۂ اسلام اچھی طرح سے
آہ اسلم وی نہین ظاہر کئے

کافران اصحاب کو تحقیر سے
بولتے تھے آگے صابی ہو گئے

کہتے ہین وے تھے قریب صید نفر
مار ڈالا سبکو خالد جلد تر

سنتے ہی ہو پر غضب شاہ خیار
آہ یہ فقرہ کہے دو تین بار

یعنی اس حرکت سے جو خالد کیا
مین بری ہوں اے کریم کبریا

اس قبیلے کیطرف بھیجے رسول
تا جو مقتولونکے ورثہ ہین ملول

حسب فرمان جا علی مرتضی
وارثونکو انکے سب راضی کیا

حکم لے ہندہ گئی پس اپنے گھر
سب بتونکو اپنے توڑی جلد تر

تب کئی ہین شاہ برکت کی دعا
اسکے بکرو نین ترق حق دیا

اور قریبہ عبد عزی کی کنیز
ہجو کرتی تھی نبی کی بے تمیز

واسطے اسکے لئے شہ سے امان
وہ مسلمان آ ہوی ہے بعد ازان

بعضے کہتے ہین کہ وہ مارگئی
بعض بولے منصب ایمان لئی

نقل ہے رمضان تھی مہینے مین
فتح مکہ جب کئے سالار دین

بیست و پنجم کو اسکے آشکار
ساتھ دے خالد کے بھیجی تیس سوار

توڑ خالد آ دئے شہ کو خبر
شاہ پوچھے کیا تجھے آیا نظر

توڑ پھر جا کر گیا خالد ہے تب
اپنی کھینچا تیغ پر خشم و غضب

بولا پوجاری یون اس دیوتن کو تب
ماری عزی تو اس خالد کو اب

سنکے شہ فرمائے عزی تھی وہی
شکر للہ آج وہ ماری گئی

ایسی ہی ننگی تھی دیوتن اک وہان
سعد اسکو مار ڈالا ہے عیان

قوم ابنائے جذیمہ تھی وہان
تا انہین دعوت کرین دین کی عیان

پوچھا خالد کون ہو تم لاکلام
وہی کہے ہم سب مسلمان ہین تمام

بولے یک قوم عرب کے ساتھ ہان
دشمنی ہے ہم کو یک مدت سے جان

یک روایت ہے کہ خالد با صفا
انکو سب اسلام کی دعوت کیا

یعنے وے بولے صبانا بار بار
اور نہ اسلمنا کہے وے آشکار

لفظ یہ خالد کو آیا ناگوار
سمجھا یہ مومن نہین ہین زینہار

شخص یک تب مرگئے سے انکے جا
عرض حضرت سے کیا یہ ماجرا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَبْرَاُ اِلَیْکَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ

لیس بہت سا مال و زر الطاف سے
شاہ مردان مرتضی کے ہاتھ دی

خون بہا اور پائمالی انکو دے
کر تلطف انکو سب راضی کرگئے

شاہ خالد سے خفا تھے پر غضب
کہتے ہین راضی ہوی وہ قوم جب

پس سفارش سے کئے اصحاب کے
درگذر ان سے کئے الطاف سے

وہ خطا خالی نہ تھی فی الاجتہاد
کچھ نہ تھا اس قوم سے بغض و عناد

مجتہد سے تو بغیر ارتیاب
ہوتی ہے گا ہی خطا کا ہے ثواب

تذییل

نوح علیہ السلام کے وقت کے پانچ بتان طوفان مین زیر زمین ہونا ابلیس لعین عربون کو ان سے نشان دینا اور روے ان کے پوجنے مین بطن در بطن گرفتار رہنا فتح مکہ مین حضرت انکو تڑوا دینا

اور اسی رضا مین آیا اختصاص
جا سواع دون کو توڑا ابن عاص

کافران جو وقت مین نوح کے
پانچ بت انکے تھے اور یہ نام تھے

ایک ود دوسرا سواع ای باصفا
اور یغوث ایمن تھا جانو تیسرا

اور چوتھا ہی یعوق نے پہچان
نسر نامی انسے بت تھا پانچوان

اور مظاہر حق کے دی انکو قرار
پوجتے تھے انکو سب وہ نابکار

ذات مولا کی محبت کا ظہور
دو مین ٹہرائے تھے وہ سب بے شعور

اور بنوائے تھے اپنے زعم سے
اس صنم کو شکل پر ایک مرد کے

مرد کی میل و محبت زن سے جب
ہے ظہور نوع انسان کا سبب

مرد سا انکو بناوے بد نہاد
دل مین یہ رکہتے تھے اس سے اعتقاد

کہ خدا جو دوست رکھتا ہے یقین
کہ پچہانین بندگان اسکے تئین

محض اپنی ہی پچہانت کیلئے
خلق کو پیدا کیا جو لطف سے

سمجھے تھے یہ وصف حق کی بالضرور
تکے کی ہو انکو اس بت مین ظہور

کاروبار اس خلقت اکوان کا
بس چلا کرتا ہے اس بت سے سدا

زعم باطل کفر تہا یہ ان کا جان
جو صفت حق کی ہے دوسرے مین کہان

ہین ہیو دان ہی اسی شکل مین سب
ایسے مظہر کو تشبن کہتے ہین اب

اور سواع انکا جو بت تھا دوسرا
جانتے تھے اس سے عالم کا بقا

جب یہ عورت سے بقای خاندان
شکل زن پر اسکو بنوای تھی جان

اور ہبود اپنی حماقت سے تمام
بر ہما کہتے ہین اس مظہر کا نام

باقی رہنے کی جو ہیگی یہ صفت
شرع مین کہتے اسے جبرومیت

ہے خدا قیوم سارے خلق کا
یہ صفت رکہتا نہین کوئی دوسرا

اور یغوث انکا جو بت تہا تیسرا
اسکو وہ فریادرس مشکلکشا

جانتے تہے اور بنائے تہے اسے
احمقی سے شکل پر ایک اسپ کے

کیونکہ کرتا ہے مدد گھوڑا تندا
دوڑنے اور پہنچنے مین جلد جا

اور ہنود ان ہی بتن سے ہی عمر کر
نام اس مظہر کا ہے اندر سہے

اس صفت کو شرع مین اب جانئے
ہین غیاث المستغثین بولتے

حق تعالی کے سوا ای ہوشیار
یہ صفت رکہتا نہین کوی زینہار

اور یعوق اسکا صنم جو تھا جو تہا
جانتے تہے اسکو حامی بلا

تہے بنائے اسکی صورت شیر کی
کہ وہ غالب ہے درندون پر سبھی

اور ہنود اس ملک کے بھی ایمان
نام اس مظہر کا شیو کہتے ہین جان

اس صفت کو شرع مین کہتے بجا
کاشف الضر دافع رنج و بلا

یہ صفت دفع بلا کی اے امین
حق سوا ہرگز کسیکو بھی نہین

پانچوان بت نسر تھا انکا جسے
قوت مولا کا مظہر جانتے

نسر گرگس کو ہین کہتے جانئے
شکل گرگس کی بنائے تھے اسے

کیونکہ گرگس مین بڑا قوت ہو جان
جلد جاتا اور بہت اڑتا ہو مان

اسی کی شکل سے ہنود ان زشت نام
ہی ہنومان کہتے اس مظہر کو نام

اور جہان مین جب مدد کے دیدہ نما
اس عقیدے سے کرتے ہین یاد

شرع مین اس صف کو کہتے بجا　ہے لطیفہ غیبیہ ربانیہ
اور یہ نامونکی حقیقت جانئے　پانچ فرزند حضرت ادریس کے
اور گزر جانیسے طول ایام کے　جاہلون نے غلبۂ اوہام سے
جیسے اس امت کے بعضے جاہلان　قوت وہمی کے اپنے تابعان
اور شبیہ لعل شہباز ای رشید　لکھتے ہین بصورت باز سفید
نقل عبد اللہ بن عباس سے　آئی ابن عم خیر الناس سے
بعد یک مدت کے ابلیس لعین　انکو بتلایا ہے عربون تئین
تب قضاعی قوم والے ودکو لا　دومۃ الجندل مین کرا سکو کھڑا
در زمان حضرت خیر الوری　جانیو وہ بت انہین کے پاس تھا
اور یعوق انکا جو بت تھا جانئے　تھے بنو کہلان اسکو پوجتے
نسر تھا جانو بنو خثعم کے پاس　لا تونک اسلام وے نیکو اساس
اور سوا انکی بھی تھی دوسری بتان　پوجتے تھے انکو سارے مشرکان
آہ یک مدت سے ابلیس لعین　دی فریب مکر عربون کے تئین
شاہ عالم فتح مکہ جب کئے　سب بتونکو جابجا تڑوا دئے

غزوہ حنین

یہ سبب انکا لکھے ہین بالیقین　کر گئے جب فتح مکہ شاہ دین
دو قبیلے رہگئے باقی مگر　وہ ہوازن اور ثقیف باخبر
کہ نہین ہین جانتے قوم قریش　طور جنگ کارزار و فوج جیش
ہمپہ گر آوین مسلمانان بجنگ　فتح انپر پائینگے ہم بیدرنگ
یہہ خبر سنکر کہ ہے خیر الوری　کہ قریب آوینگے وے سب بلا
غازیان ہمراہ تھے بارہ ہزار　جبکہ پہنچے بر حنین اے باوقار
ہمکو جمعیت بڑی ہے اب یقین　بات یہ شہ کو پسند آئی نہین
تھا کنانہ جو کہ سردار ثقیف　فوج لے نکلا ہے اپنی ای شریف

قادر مطلق سوا کوئی یقین　یہ صفت رکھتا نہین کہتا ہین
تھے کیا راویان سے اہتمام　پس یہ پانچون ان بزرگونکی ہین نام
جو صفت غالب تھی ہر ہر مین نیک　ذہن مین لوگون کے لی تھی شکل ایک
صورت حضرت علی مرتضی　ہین بناتے شیر کی تصویر سا
اور بزرگونکے بھی دختر نام سی　مختلف شدے بنا کر پوجتے
نوح کے طوفان مین یہ پانچون بتان　ہو گئے مدفون زمین مین تھی نہان
وے نکال انکو زمین سے جلد تب　پوجنے انکو لگے ہین روز و شب
گمرہی سے پوجنے اسکو لگے　پھر بنو کلب النسی بعد اسکے لئے
اور یغوث انکا جو بت تھا دہر　تھے بنو طے پوجتے اسکو سدا
پشت در پشت امین ہی تھا ایمان　پھر بنو ہمدان کو پہنچا بعد ازان
اور سواع انکا جو بت تھا انکو تب　پوجتے تھے پس حمیری لوگ سب
چونکہ عزی اور ہبل لات و منات　اور اساف و نائلہ باطل صفات
بت پرستی مین رکھا تھا جاودان　وے پڑے تھے شرک مین سر عیان
وہ زمین اس فضل سے اللہ کے　ہو گئی ہے پاک کفر و شرک سے
ششم سال مین بازیب زین　جاکے حضرت نے کیا جنگ حنین
تھے قبائل جتنے در ملک عرب　ہو گئے تابع شہ عالم کے سب
جب سنے وے فتح مکہ کی خبر　یون لگے کہنے کو باہم فخر کر
جب نکالے جنگ کا ڈھب وہ　اسلئے ہی ہو گئے مغلوب وہ
ہمپہ وے آوینگے آگے جنگ پر　ہم ہی جاتا ہے بھلا اقدام کر
انکا لوٹا جائیگا مال و منال　پس وہین عازم ہوئے بہر قتال
بعضے یارون نے کیا اسطرح لاف　کہ نہ ہم مغلوب ہونگے در مصاف
کیونکہ ہے فتح و ظفر از کردگار　قلت و کثرت سے نہین ہے زینہار
اور جو تھا مالک ہوازن کا بڑا　وہ بھی اپنی فوج لیکر چلدیا

اور کیا تھا حکم اپنی قوم کو
سرور عالم ز صحرائے حنین
راہ وہ سیدھی نہ تھی ای ارجمند
جبکہ متفرق ہوئی ہین مسلمین
تھا ہراول پر جو خالد نامدار
اور کئے ہین جو تھے نو مسلمین
چند یاران رہگئے حضرت کے سات
عم سرور یعنی حارث کے پسر
پکڑا تھا عباس حضرت کی رکاب
پیہ ابو سفیان حارث نیکخو
یعنی مین سچا خدا کا ہون نبی
پس کہے عباس کو شاہ حجاز
کہ رسول اللہ فرمائی ہین یاد
مرکبان ہستی کی جنکے ہمین
لشکر یک مٹھی لے حضرت خاک کو
یون کہا آواز کر کے وہان
اور ملک بھی آئے ہین جنہوں
کافران پائی شکست آشکار
مشکیان انکی قدمونکو باندکے
اور وہان سے جلد بعضی کافران
بطن نخلہ کیطرف جا غازیان
تھا ابو عامر جو مرد اشعری
پسر عم موسی کہ تھا جو اشعری

مال و اولاد و زنان ساتھ لو
صبح کو تیار ہو بے ریب مین
تھی زمین پست او کہین تھی وہ بلند
مارتے تھے کافران تیر از کمین
تھے سلیمی چند ساتھ اسکے سوار
جب ضعیف انکا تھا ایمان و یقین
یعنی شیخین و علی پاک ذات
تھے ربیعہ بھی ابو سفیان دگر
باگ بو سفیان حارث با صواب
چھوڑتا ہرگز نہین تھا باگ کو
جھوٹھ پیغمبر نہین کہتا کبھی
بیعت رضوانیون کو تو پکار
جلد تر تم آؤ ای فرخ نہاد
کود کر دوڑ کر آئے وہین
پھینکدی ان پر کہ تھی مشت خاک جو
طشت مین گویا گری از آسمان
سار ابلق گھوڑونپر ہو کے سوار
مومنان فتح و ظفر با افتخار
پاس شہ کے مومنان لانے لگے
بطن نخلہ کیطرف بھاگے نہان
کردئی ہین قتل بعضونکو وہان
دیکھے حضرت اسکو فوج وہ تھی
تھا بھتیجا اسکا پایا سروری

تیر اندازان بہت انمین آ
یہین دو کمین ہو دلدل پر سوار
اور بہت تھے جابجا سنگ و شجر
اور پہاڑ گرے یکبار سب
مارے تیرون کے سب انکے ترنگ
بھاگنے وہی بھی لگے بے اختیار
اور عباس و زبیر ابن العوام
ابن مسعود اور جعفر اور قثم
شاہ مرکب کو اٹھاتے تھے وہین
کہتے تھے شہ مین نبی ہون لاکذب
فتح کا وعدہ کیا مجھ سے خدا
تب پکارا انکو سب وہ ارجمند
حکم سنتے ہی نبی کا وہ شتاب
ہوگئی جب جمع یک سو غازیان
کافرونمین کوئی شخص ایسا تھا
پس لگے ہین بھاگنے وہ کافران
کافرون کا جو علم بردار تھا
ہوگئے مقتول ستر کافران
اور مسلمانان غنیمت بیحساب
اور طرف اوطاس بھی بعضے گئے
قید کرلائی ہین بعضونکو جنین
جانب اوطاس بھیجے ای سعید
لیکے وہ جھنڈا اکیلا ہی کارزار

سب کمینگاہ مین چھپے تھے جابجا
خود سر پر رکھ چلے پرکار زنا
غازیان چلتے تھے ناگہان ایمن
غازیان سب ہوگئے لاچار سب
ہین لگے پس بھاگنے کو بیدرنگ
فوج مین آیا تزلزل ایکبار
فضل و ایمن اور اسامہ نیکنام
رہگئے اتنے ہی با شاہ امم
مارکر حملہ یہ کفار لعین
اور مین ہون ابن عبد المطلب
ہے یقین وہ فتح بیشک ہوئیگا
چڑھ بلندی پر با آواز بلند
دوڑے ہین لبیک کہتے ہی جواب
شاہ فرمائے اڑو یا کافران
کہ نہ اسکی آنکھ مین کنکر پڑا
مارنے انکو لگے ہین مومنان
قتل اسکو کردئے ہین مرتضی
چار ہی پائی شہادت مومنان
پائی ہین اس فتح مین الا مینا
قصد اسکا جمع ہو نیکا کئے
در حضور بادشاہ مرسلین
وہ ہو الٹے وہان لڑکر شہید
فتح و نصرت اسکو بخشا کردگار

گر زن و اولاد کو انکے اسیر
غرض وہ حضرت سے یون کرنے لگی
گر تو میرے پاس چھتی ہی رہے
چاہی جانا قوم مین شاہ انام
اور غنیمت کا بھی جو اسباب تھا
ماہ ذیقعدہ کی تھی وہ پانچوین
چھے ہزار اسے تھے بردہ در شمار
اوقیہ جو ہی بوزن چل درم
خمس تھا جو حصۂ شاہ انام
جب ابوسفیان نے چاہا مصطفےٰ
اوقیہ چالیس سو اشتر دگر
اسکو بھی بخشے ہین آنا شہریار
آپ سا ہرگز نہو وی کوئی کریم
پھر وہ راغب جب زیادہ پر ہوا
اور جعرانہ مین وہ شاہ انام
اور مانگے اپنے سب اہل و عیال
جو تھے راضی سو فرمائی نہین
اور جو تھا مالک ہوازن کا رئیس
دونگا تجکو تیرے سب اہل و عیال
یہ خبر سن شاد ہو آیا ہی وہ
اور جعرانہ مین سالار انام
شب کو ہی مکے کو جعرانہ سے آ
یک صحابی نام تھا جسکا عتاب

لایا ہے در خدمت شاہ بشیر
کہ رضاعی بہن ہون مین آپکی
خوش رکھونگا سات عزت کے تجھے
اسکو بخشے ایک باندی یک غلام
بھیجے جعرانہ طرف شاہ ہدا
اور تھا وہ روز پنجشنبہ یقین
اور اونٹان آئے تھے چوبیس ہزار
چار ہزار آئے تھے سب بیش و کم
اس سے تو مسلم رئیسونکو تمام
ایک سو اشتر کئے اسکو عطا
اسکو بھی بخشے ہین سالار بشر
تب معاویہ کہا ہو بیقرار
نیک بدلا آپکو دیوی رحیم
اور سو اشتر کئے اسکو عطا
جب کئے قسمت غنائم کی تمام
بٹ گئے تھی گرچہ وی بیقیل و قال
ایک کے بدلے مین چھے دونگا تمہین
نقل ہے طائف مین تھا تب اک رئیس
اور مواشی اور سب اہل و منال
شاہ پر ایمان وہین لایا ہے وہ
سیز دہ دن تک رہی ای نیکنام
لائے مین ارکان عمرے کے بجا
فتح کے دن پایا ایمان سے نصاب

ان اسیرونمین ہی شیما آئی تھی
شہ اسے پہچان کر رونے لگے
اور اگر چھتی ہی جا وے قوم پاس
وہ مشرف تب ہی ایمان سے ہوی
قلعۂ طائف پہ بعد از جنگ کر
جو غنیمت پائے در فتح حنین
تھے زیادہ بکریاں از چل ہزار
شہ کئی قسمت غنایم کی وہان
بالضرور از بہر تالیف قلوب
وہ کہا بیٹا جو میرا ہے یزید
اس نے کی پھر عرض ای شاہ ہدا
یا رسول اللہ یہ جو دو کرم
نقل ہے جو تھا حکیم ابن حزام
یونہی بہتونکو دئے شاہ خیار
آ وہان قوم ہوازن جلد تر
کر سفارش انکی سالار انام
اور طرف سے اپنے ان بردونکو سب
اسکو یہ پیغام بھیجے ہین رسول
اور سو اونٹان طرف سے بھی مرے
مدح مین شاہ کے کئی بیتین کہا
ہجدہم تھی ماہ ذوالقعدہ کی ہان
پھر کے جعرانہ مین شاہ سرفراز
جب تو گریۂ شونین تھا وہ فاضل شتاب

کہ جو بیٹی تھی حلیمہ دائی کی
اپنی چادر پر بٹھا کہنے لگے
بھیجونگا عزت سے تجکو بے ہراس
اور خوشی سے قوم مین اپنے گئی
پہنچے جعرانہ کو آ خیر البشر
تھی وہان اسقدر بے ریب مین
ایک روایت ہے کہ تھی وہ بیشمار
مال و زر بخشے ہین سب کو بیکران
ہین نوازی جود اور بخشش سے خوب
بخشو کچھ اسکو بھی ای فرد وحید
ہے معاویہ پسر میرا مرا
آپ پر ہی ختم ہر وجہ اتم
اسکو سو اشتر دئے شاہ انام
ہو گئے مفلس بہت سے مالدار
فخر ایمان سے ہوی ہے مفتخر
انسے دلوائے ہین واپس وے تمام
نعمتین بخشین بہت شاہ عرب
کہ اگر ایمان کریگا تو قبول
از رہ انعام بخشونگا تجھے
حسب وعدہ شہ کئے اسکو عطا
باندھکر احرام عمرے کا وہان
صبح کی آکر گزاری ہین نماز
اسکو مکے کی حکومت کی عطا

ابو موسی کہ جو تھا اشعری
اور ابوسفیان کو نجران پر
مومنونکو ساتھ لیکر سب عقاب
آمدینے کو ہین پہنچے مصطفے
ماریہ کے بطن سے پیدا ہوا
اور اسی سال مین کر افتراق
یہ شہادت بس مجھے ای شاد جان

اور معاذ ابن جبل کو بھی نبی
کر دئے والی شہ جن و بشر
حج اسلامی کیا ہی باصواب
پھر مدینہ رونق و زینت لیا
وہ مبارک ماہ ذوالحجہ کا تھا
چاہی حضرت دینا سودہ کو طلاق
مرد کی خواہش مجھے ہرگز نہین
عرض کو سودہ کے فرما کر قبول

چھوڑ گئے ہین کہ لوگون نے نہین
حج کئے کفار کے ہین مگر
اور ذوالقعدہ کے آخر میان
اور وہ شہزادہ نبی کا نورعین
اور کی ہی اس برس ہی وفات
بولی مین چہتی ہون لیکے نبی
اپنی باری عالیشہ کو باوفاق
باز آئے اس ارادہ سے رسول

وہ سکھاوین مصحف اور احکام دین
اس برس مین اپنے ہی آئین کی پر
یا اوایل بیچ ذوالحجہ کے جان
یعنے ابراہیم دین کا زیب و زین
شہ کی دختر زینب قدسی صفات
خشر میرا ہی بیوون مین آپکی
مین بخشی دیجیو مت مجکو طلاق

مسجد نبوی مین منبر بنانے کے آگے ستون حنانہ پر جو خطبہ پڑہتے تھے جب منبر بنا۔ حضرت اسپر سوار ستون حنانہ بلند آواز سے رونے لگا:

اور اسی سال منبر ای میان
جذع خرما اسکو کہتے تھے تمام
خطبہ پڑہنے حکم گر ہو آپ کا
تین پایہ اسکو تہی ای باصفا
جب وہ منبر پہ ہوئے آکر سوار
ایک روایت ہی کہ رویا اسطرح
مختلف آواز مین ای باخبر
جب جدائی ہی نبی سے وہ ستون
ہوگیا مجلس مین اک شور و فغان
تب اتر منبر سے وہ سالار ناس
شاہ اسپہ ہاتھ رکھے لطف سے
سب کہے چاہے اگر تو ای ستون
گر تو چاہے فضل سے اللہ کے

مسجد نبوی کین ہو ای مین جان
اور حنانہ بھی جہان اسکا ہی نام
ایک منبر کی مین کرتا ہون بنا
اب مساجد مین ہی جیسا جابجا
وہ ستون رونے لگا زار زار
مانگے خار وے بچہ جس طرح
ایسے ہی آئے روایات دگر
اسطرح رونے لگا حد سے فزون
ایک واویلا کئے خرد و کلان
مین بلا اس ستون کو اپنے پاس
اور گلے اپنے لگائے مین اسے
تو جہان تھا پھر اسی جا پیر زون
جنت ماوی ہی پیر دن سے تجھے

قبل منبر مسجد نبوی مین تھا
خطبہ پڑہتے تھے اسی پر مصطفے
اسکو تب رخصت دئی خیر الورا
سرور دین کے پسند آیا یہ کام
اسکا رونا درد کا ایسا تھا تب
ایک روایت ہی کیا ایسا حنین
درد سے ایسے غش دیا ہی وہ
اہل مجلس کو بھی سب رقت ہوئی
کچھ نہ باقی تھا کسی مین اختیار
وہ تڑپتا اور زمین کو چیرتا
دیکھا جوش و خروش اسکو جو تھا
تا تو پھر سرسبز ہووے اسکا بار
چشمے نہرین جو ہین جنت مین ان

آخر اوجہ میکے ستون کا یک بڑا
عرض یکدن یک صحابی یون کہا
جلد وہ تیار یک منبر کیا
جمعہ کے دن پس وہ سالار انام
اوٹھی جون رو کے بچہ ہو جب
والہ و شیدا کرے جیسا حنین
تاب آخر کو نہ لایا تڑکا ہی وہ
تب کے سب رونے لگے اصحاب بھی
مچگیا یک غل تھا ہر اک زار زار
جلد آیا نزد شاہ انبیا
مثل بچے کے سسکنے کو لگا
پھول پھل لاوے تجھے پروردگار
اسکا پانی تجکو پہنچیگا وہان

انبیا اور اولیا عالی مقام — آوین سایہ مین ترے با احترام
وہ ستون بہین ابھی تھا آپکے — گوش پاک اپنا طرف اسکے رکھو
یعنے ہان اب بین آپ ایسا ہی کیا — یعنے مین جنت مین تجھ کو بو دیا
تشنہ ہین اس سے جو پوچھا یہان — کیا تو دنیا چاہی یا باغ جنان
ایک روایت ہی کہ از حکم نبی — اسہی جا مدفون کئے اسکو تبھی
ایک روضہ ہی ریاض خلد سے — خلد سے دنیا مین لائی ہین اُسے
حشر کے دن جنتی چیزین تمام — داخل جنت ہی ہووین لاکلام
اور ستون کے باب مین شاہ دین — تب کئی ارشاد یون بر حاضرین
اور یہ منبر کی حدیث ای باادب — وہ حسن بصری بیان کرتا تھا جب
جبکہ روے اسطرح ہو کر حزین — تم احق ہین ای گروہ مومنین
اور وہ منبر مسجد نبوی کا جان — اصل غابہ سو بناے ایمان
دو گز شرعی تھا اُس منبر کا طول — اور چوڑائی تھی اک گز کی بھو
اور غلاف جامہ قبطی اسے — پہلے پہنائے ہین عثمان غنی
تب وہ منبر کے تئین جنبش ہوی — ایک ظلمت ایسی پیدا ہو گئی
پس معاویہ نے اس سے باز آ — ہو پشیمان یون صحابہ سے کہا

تنبیہ

سن تو اس خاص شی کا مین لکھو جواب — اب ز تفسیر عزیزی با صواب
پر ہین حیوانات کے روحین تمام — تن کے تدبیر و تصرف مین مدام
دوسری چیزون کے روحین آدمین — جبکہ تدبیر و تصرف مین نہین
انکے روحونکا تعلق اس لئے — عامیونکو دید سے پنہان رہے
خاص ہے پر توجبکہ انپر ہو دیگا — انبیا یا اولیا کے روح کا
اثر بلقوہ جو ہے انمین نہان — ہو ویگا بالفعل تب ان سے روان
جو لیا اوقات ہین سنگ و شجر — بات حضرت سے کئے ہین سر بسر

اور تمنا دل کی کرین میوہ ترا — عز و شان ایسی تجھے دی ہو خدا
ہے روایت شاہ فرمای نعم — قد فعلتہ قد فعلتہ از کرم
پوچھے تب اصحاب آ خیر البشر — کیا یہ کہتا ہی ہین دیجے خبر
اُسنے چاہا باغ جنت کی زمین — مین کہا ہان بو دیا تجھکو وہین
اور حقیقت مین معظم وہ مکان — قبر اور منبر کے جو ہی درمیان
حجر اسود چونکہ جنت سے ہین لائے — اور اسے دیوار کعبہ مین لگائے
اور فرمای ہین یون خیر البشر — کہ مرا منبر ہی میرے حوض پر
گر نہ دیتا اسکو مین چین و سکون — حشر تک ایسا ہی روتا یہ ستون
آپ روتا اور کہتا بار بار — ہجر پیغمبر مین لکڑی زار زار
کہ ہو مشتاق لقای مصطفےٰ — آپکے رووین جدائی مین سدا
اور ہے غابہ ایک جنگل کا شجر — کہ مدینے سے ہے وہ نو میل پر
اور چوڑائی ہر اک درجی کی بھی — تھی مقرر بالشت اک شہر کی
اور معاویہ وہ منبر ایکبار — شام کو بھیجا نا چاہا جب آ یار
کہ تمامی شہر کو گھیری ہی زود — اور ستارے ہو گئے دن کو نمود
زیر منبر دیکھنا چاہا تھا مین — کہ کہین کہانی ہو مٹی اسکے تئین
فلسفی گر شبہ یہ آوی تجھے — کہ ستون بیجان سخن کیونکر کری
کہ مین مخلوقات جتنے ایمان — انمین ہر اک چیز کو ہی روح جان
اسلئے حرکات و سکنات ای پسر — انکے سبب لوگونکو آتے ہین نظر
اور حقیقی اختیاری حرکتین — وہ انکی انکے نہین ہے ذوات مین
پاتو جو ذاس بات کے گاہ گاہ — انکے روحونکا اثر ہے اشتباہ
اونکے اعجاز و کرامت سے مگر — ہو وی گویا بالیقین سنگ و شجر
از احادیث صحیح لے ذکی — بالتواتر بات یہ ثابت ہوی
چلکے آئی آپکو سجدہ کئے — اور گواہی بھی رسالت پہ دئے

اور جبل سے جبل سے جو کہا
ذاکر حق تجھ کو بھی گذرا ہی کیا

اور حنانہ جو وہ نعرہ کیا
ہے اسی عالم سے یہ سب آفتا

روح ہے ہر چیز کو جو ای خبیر
سورۂ یٰسین کے آیا ہی اخیر

روح کی تعبیر کی ملکوت سے
حق نے تو آئین صریحا دیکھیے

فَسُبْحٰنَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ

پاک ہے وہ رب ہاتھ مین جسکے سدا
ہے یقین ملکوت ہر اک چیز کا

سورۂ اسرا مین ہے ای با ادب
کرتی ہے ہر چیز بھی تسبیح رب

لیک تسبیحات پر انکے یقین
آتی تم کو نہین تم کو نہین

وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ — سورۂ بنی اسرائیل

اور صحیح آئین حدیثین بمیان
جب کری رحلت سلمان از جہان

جس زمین او پر وہ پڑھتا نماز
وہ زمین روتی ہے با سوز و گداز

اور جہاں تک جاوے آواز اذان
ہون گواہ سنگ و شجر اسکے ہان

ہر موذن پس کرے ای ذوحمند
بانگ مین آواز کو اپنی بلند

اور جلال الدین پیر معنوی
جو لکھا ہے در کتاب مثنوی

ترجمہ اب اسکے ابیات کا
دیکھ لکھتا ہون یہان ای باصفا

کوہ کی ہستی ہے مخفی عقل سے
عقل کیون ہستی بیچون پا سکے

گر نہ ہوتی چشم بینش با زمین
فرق کیون کرتا وہ قوم عاد مین

یعنی مومن کو نہ دیتا تھا ضرر
کرتا تھا کفار کو زیر و زبر

آتش نمرود گر بے چشم تھی
پھر خلیل اللہ پر کیون رحم کی

گر نہ بحر نیل کو بھی چشم تھی
چھوڑ کر مومن کو کیون کافر کو لی

گر نہ کوہ و سنگ با دیدار ہو
تابع داؤد کیون ہر بار ہو

اس زمین کو گر نہ ہوتی چشم جان
کھینچ لی قارون کو کیونکر ناگہان

یہ زمین در حشر بر ہر نیک و بد
ہووین دیکھ گواہ کیون بے سند

گر وہ حنانہ کو چشم دل نہ ہو
ہجر پیغمبر مین کیون رویا کہو

اب ہوا آخر وہ عارف کا کلام
رحمۃ اللہ علیہ بالدوام

الغرض ہر شی کو ہے اک روح ہان
اسپہ حکما کی نہین لیگئے ہین جان

جب ہے یہ نور نبوت سے وہ دور
چشم دل ہین کور انکے بالضرور

نور تبعیت سے نبیون کے مگر
ایسے مخفیات آتے ہین نظر

روح وحی انبیا فرخ نہاد
جبکہ ہر مخفی سے مخفی ہے زیاد

ہین پڑی ہے اسپہ حکما کی نظر
اسلئے منکر ہوے وہ بد گہر

چند لوگ اس عصر کے بھی جانیے
ہین جو انگریزی کتابین بھی پڑہے

فلسفی باتون پہ ہی حیران ہین
اور دینیات سے انجان ہین

ہین عقاید فقط سے رکھتے خبر
اور نز قرآن و احادیث و سیر

فلسفہ پر اسلئے انکے تئین
آتی ہے دل پر خطر ا صدق و یقین

انبیا کے وحی ہے حالانکہ جو
صحت و تحقیق سے ثابت نہو

وہ نہین ہے قابل صدق و یقین
گر قبولے عقل بھی اسکے تئین

وحی سے جو بات ثابت ہو چکی
پس حقیقت مین وہی ہے واقعی

گر نہ آوے عقل کے ادراک مین
قاصر اپنے عقل کو ہی جان لین

عقل سے انکار دینیات کا
گمرہی اور کفر ہے بے انتہا

حق بچاوے ہر مسلمان کے تئین
کہ ہو تابع عقل کے کہو و نہ دین

اور اسی سال مین نزدیک ہی
وفد اک آتی ہے عبد القیس کی

وہ گروہ آنیکے آگے ایکروز
یہ خبر حضرت نے دی دلفروز

چند سواران شرقی جانب سے نکل
آنیگے ایمان لانیکو ہی کل

وہی سواران یونہی آحاضر ہوکے
اور ایمان سے مشرف ہوگئے

نقل ہے وہ بیس تھے اسوار اب
پہنچے گھر سے وہ آتری تھی عجب

[illegible]

دست و پا کو شاہ کے بوسہ دئی
اشتیاق و آرزو ظاہر کئے

اس حدیث پاک سے ظاہر ہوا
پائے بوسی ہی بزرگونکی روا

ہجرت سے نوین سال کا احوال

ہی تبوک اک جا ای فرخندہ پی
درمیان شام اور مدینے کے جو ہی

کرتا ہی لشکر کشی بہر قتال
پیشگی دے ماہوار ایکسال

انکے لشکر کے ہراول کے سوار
پہنچے ہین بلقا تلک اب آشکار

سخت تابستان تھا موسم وہ جان
اور بھی غلہ کی گرانی بیکران

حضرت فاروق دیتے ہین خبر
کہ کئے یہ حکم جب پیغامبر

آج ہی البتہ ہو بے قیل و قال
کہ زیادہ اسکے مین رکھتا ہون مال

ای عمر از بہر اطفال و عیال
کسقدر چھوڑا ہی تو مال و منال

بعد از ان لاکے ہین صدیق ای ہمام
مال وہ جتنا کہ رکھتے تہے تمام

وہ کہا انکے لئے رکھا ہون ہان
حق کو اور حق کے نبی کو بیگمان

مرتبے مین بھی تمہارے بے گمان
اسقدر ہی فرق ہی سر و عیان

اک روایت عایشہ سے آئی ہے
کہ وہ بی بی اسطرح فرمائی ہی

پوچھی مین ہی کون ایسا نیک کار
نیکیان جسکے ہون تارونکی شمار

مین نے کی تب عرض ای سلطان دین
پھر کہان حسنات صدیق گزین

اور فرمائے ہین وہ سالار دین
فضل جو پایا ہی بوبکر گزین

یعنے وہ اخلاص صدق و معرفت
ہی کہ پایا اس سے وہ یہ مرتبت

اور جو خرچے راہ حق مین مال و زر
دین پیغمبر کی ہی تائید پر

اور شروع بعثت خیر الوری
تا وفات آن امام الانبیا

کام ایسا کس کا یا مال و زر
کون ہی امت مین ایسا خود او قر

اور دی ایمان لانیکے سبب
بیچ دیتے تہے انہین کفار تب

اسمین اونکا سیم و زر مال خطیر
ہو چکا صرف بر برنا و پیر

شارح مشکوۃ شیخ دہلوی
یون یہان لکھتا ہی بر وجہ قوی

یہ خبر مشکوۃ مین موجود ہی
اسکا راوی ہی ابو داؤد ہی

اور نوین سال مین سن لیجئے
شاہ دین جنگ تبوک اوپر گئے

شاہ کی خدمت مین پہنچی یہ خبر
روم سے ہرقل وہان اب آنکر

اور قبیلے چند عرب سے بھی کل
جا ملے ہین اسسے از بہر جدال

یہ خبر جب سرور عالم سنے
جلد تر لشکر کی تیاری کئے

بہر امداد مساکین مصطفا
حکم تب فرمائے ہین بر اغنیا

یون کہا مین دلمین اپنے سر بسر
گر فضیلت ہو مجھے صدیق پر

پیش مین آدہا مال لا حاضر کیا
دیکھ وہ پوچھے مجھے شاہ ہدا

مین کیا تب عرض ای پیغامبر
انکے خاطر بھی رکھا اس ہی قدر

انکو بھی پوچھے رسول ذو الجلال
کسقدر چھوڑا ہی تو بہر عیال

بولے حضرت فرق ہی اب جسقدر
تم دونونکی بات مین ہی سر بسر

مین پشیمان ہو کہا صدیق سے
تم پہ نا ہوگی کبھو سبقت مجھے

چاندنی اک شب مین سالار بشر
لیٹے میرے گود مین رکھ اپنا سر

شاہ بولے ہان عمر کی نیکیان
ہین بمقدار نجوم آسمان

تب کہو فاروق کی سب نیکیان
مثل اک صدیق کے نیکی کے جان

ہین سبب سے بی صلوۃ و صوم کے
بلکہ اسکے دل کی ہی اک چیز سے

الغرض انکے فضائل مین صریح
ہین بہت ایسے احادیث صحیح

کون ایسا دین مین جیجا ہو لال
اور ایسا کون پایا ہو کمال

ال انکا دین مین آیا ہی کام
دین حق اس سے لیا جو انتظام

یعنے ضعفا صحابہ نیکنام
آہ وہ جو کافرونکے تہے غلام

مول لے انکو کئے دلشاد وہ
کر دئے جلد انہین آزاد وہ

اور بعد ازاسکے درہم چالیس ہزار
جو کہ سرمایہ تھا انکا آشکار

عرصہ تیرہ برس میں وہ سبھی
یعنے ہجرت کو سفر میں بالیقین
خالصاً للہ صدقہ اسکا سب
او سکئے ارشاد پر خیر البشر
الغرض صدیق اپنا مال سب
اور دو جانب کو کمبل کے ملا
اور کئی یہ عرض آ شاہ خیار
شاہ کہیے للہ مال اپنا تمام
اور فرماتا ہے یون صدیق کو
سنتے ہی صدیق یہ پیغام رب
مین مرے رب سے ہون راضی بالدوام
الغرض سب مال صدیق ہمام
اک روایت ہے کہ وہ بھی در شمار
قافلہ اک حضرت عثمان کا
یون لکہا ہے یون قتادہ باوقار
اور وہ دینار لائے دہ ہزار
عبد رحمان ابن عوف نامدار
نصف چہوڑا اسمین بہر عیال
تو چو رکہا اور یہ لایا جو مال
یونہی اکثر اغنیا سے نامور
اور عاصم بن عدی آیا شتوہ
پانی کہینچا جن نے لوگون کیلئے
اس سے وہ اک صاع خرما کر قبول

خرچ کر ڈالے ہین بر حکم نبی
مسجد نبوی کی بھی لینے زمین
ہو چکا مقبول در درگاہ رب
کر مجھی بوبکر کا جون مال و زر
خرچ کر ڈالے خدا کی رہ مین جب
کاشا اک دو کنارہ نہین چہپا
تہا بڑا صدیق اکبر مالدار
حاجتو نہین میری ہی خرچا تمام
کیا یہ ایسی فقر کی حالتین تو
عشق اک پیدا ہوا انکو عجب
مین مرے رب سے ہون راضی صبح شام
دین حق مین ہی بہت آیا ہے کام
ہوگئی پوری درم چالیس ہزار
شام کے جانے لئے تیار تہا
اونٹ تہے اس قافلہ مین اک ہزار
شاد و خرم ہو کہے شاہ خیار
بہی درم حاضر کیا چالیس ہزار
نصف یہ بہر رضائے ذو الجلال
دیو کہ ان دو نو مین برکت المتعال
آپکی خدمتمین لا مال و زر
نسو وسق حاضر کیا لا کر کہجور
مزد مین دو صاع یہ خرما دئے
رکہو صدقات کے اوپر رسول

چہے ہزار اسکے سوا درہم جو تہے
اور سوا اسکے جو آتے نیک کام
سورۂ واللیل مین اللہ نے
بے تردد فائدہ جیسا دیا
ہوئی اک کمل کا ٹکڑا بے ملال
آئے ہین در مجلس سالار دین
کیا ہوا اسکا وہ سب مال خطیر
یون کہے جبریل ای شاہ انام
مجہ سے اب راضی ہے یا خاطر ملول
صاحبان حال سا بیخود ہوئے
مین مرے رب سے ہون خوش ہر حال مین
کہتے ہین صدیق نے جنگ تبوک
اور صحابہ دوسرے بہی جا بجا
کر اوسے موقوف وہ بحر سخا
اور یہ اونٹون کے سوا ای نیکنام
ای خدا راضی تو رہ عثمان سے
اور کیا یہ عرض با صد انکسار
خدمت عالی مین اب حاضر کیا
اس مین ملکے مین دو برکت ہے خدا
اور بعضے بہی بیان باکمال
جو عقیل اک صاع لا خرما کہا
مین رکہا اک صاع از بہر عیال
نقل ہے حیدر کو شاہ بحر و بر

بارہا خرچ انکو بہی کرنے لگے
خرچ کرتے ہی رہے اسمین تمام
دی شہادت اسپہ اپنے فضل سے
مین کسیکا انکو ہون نافع ہوا
ایکدن آخر گلے مین اپنے ڈال
پیش مین نازل ہے جو روح الامین
کہ جو یون بیٹہا ہے مانند فقیر
حق کہا صدیق اکبر کو سلام
انکو یہ پیغام پہنچا ہے رسول
بار بار اسطرح تب کہنے لگے
فقر مین وسعت مین سب احوال مین
جو گئے سب مال سے اپنے سلوک
حسب طاقت اپنے لائے مال و زر
شاہ کی خدمت مین لا حاضر کیا
اسمین تہے ہفتاد اسپ تیز گام
مین بہی خوش اس سے دل اور جان سے
کہ درم رکہتا تہا اتنی ہزار
شہ بہت خوش ہو گئے مین یون دعا
مال بہجہ عبد الرحمن کو دیا
بہیجے تن اپنے سب پور کمال
شام سے تا صبح آ شاہ ہدا
اور یہان اک صاع لایا ہون ملا
کر خلیفہ اپنے اہل بیت پر

ان سبھونکی ہی حفاظت کیلئے
یا رسول اللہ باطفال زنان
کہ تری نسبت ہو ایسی میرے ساتھہ
یعنے جبکہ طور پر موسیٰ گئے،
تب مدینے مین منافق یون کہے
جرف مین جاکر رہے شہ سے شتاب
وہانسے جب ثنیہ مین آ منزل کئے
اونٹ اوس لشکر مین تہے بارہ ہزار
ہاتہہ مین صدیق کے جہنڈا بڑا
اور بدست زبیر ابن العوام
اور ہراول پر تہا خالد بن ولید
وہ ہوئین وہ ایکروز آبیٹہے گہر
کر خنک پانی پکا بہتر طعام
دہوپ بار مین چلے شاہ ہدا
کر تبہی تیار اسباب سفر
قہر پائے تہے وہان قوم ثمود
اور اب تلک انکے ارواح پلید
اور یہ ویرانے مین کہانا مت پکا
مت گہسو ہین ہون نا مبتلا
آپ بہی چادر کو منہ پر اوڑہ کر
کر رہین سب آج کی شب ہوشیار
یعنے تب اسکا گلا گہونٹا گیا
اسکو تب بارا اٹہا کر لے گیا

حکم فرمائے مدینے مین رہے
کیا مجہو اب چہوڑ جاتے ہو یہان
نسبت ہارون ہے جون موسیٰ کیساتہ
تب خلیفہ اپنا ہارون کر گئے
کہ پیمبر تہے خفا کرار سے
اور گئے احوال سب عرض جناب
شاہ موجودات لشکر کے لئے
اور گہوڑے دو ہزار ای باوقار
لطف سے سرور نے فرمایا عطا
اور ایسا ہی قبائل مین تمام
پس ہوے آگے روانہ وہ جہان
اسکی تہین دو دو بیان نیکو سیر
فوجین پہچو منتظر تہے ای ہمام
ناز و نعمت یہ مجہے کب ہو روا
رہ مین جا شہ سے جلد تر
اسلئے فرمائے یون یاروں کو زود
سب چلے اب آ بجا پہ پاتے ہین شدید
مت پیو پانی یہان کہانا نہ کہا
تم بہی مت اسیب آفات و بلا
اونٹ کو ہانکے ولانسے جلد تر
کوئی نا نکلے اکیلا زینہار
شاہ پڑہ کچہ دم کو پایا شفا
وہ ہی چلی گئے پہاڑ و مین گرا

تب علی نے عرض کی ایشاہ دین
انکو تب فرمائے شاہ مرسلین
فرق اتنا ہی کہ ہارون تہے نبی
الغرض لشکر ہوا تیار جب
اسلئے چہوڑی یہان انکو رسول
شہ کہی ہی جو سو انکا قیل و قال
غازیان تہے فوجکے ستر ہزار
بیرقان تقسیم فرمائی وہین
اور نشان انصار کا ای پاکذات
رکہے طلحہ کو بہ سمت میمنہ
ہے روایت بو خشمیہ جنگ کو
باغ اندر اپنے منڈوے ڈال دو
بو خشمیہ آکے یہ دیکہا ہے جب
مین تو اس منڈوے مین جاؤن کہا
الغرض ہین یہ پہنچے مصطفےٰ
کہ جہتی قوم ثمود ای مومنو
جبکہ اترا تہا یہان حق کا غضب
اور ان سب ظالمونکی ہین یہ گہر
اور گذرو جلد تم ہو زار زار
جاکے منزل مین کئی مین جب نزول
ناگہان یک شخص جا نکلا وہان
نکلا ایک مرا بہی اس شب جانے
طے کے لوگ اسکو اٹہا کر لائی مین

کوئی غزوہ مین مجہے چہوڑے نہین
کیا تو اب اس بات پر راضی نہین
ہان مری بعد از نہین دوسرا نبی
کوچ فرمائے رسول اللہ تب
مرتضیٰ سنکر ہوئی از بس ملول
مینے چہوڑا تہا تجہے بہر عیال
قول مرسل الکہہ تہا انکا شمار
سب قبائل ہین امام المرسلین
شہ دئی ہین زید بن ثابت کے ہات
عبد رحمان کو رکہے بر میسرہ
تین گیا اور تہا مدینے مین ہی او
آبپاشی کرکے وہ پاکیزہ خو
اشک بزان ہو لگا کہنے کو تب
جب تلک دیکہون نہ اقدام نبی
اور گزر شہر حجر پر جب ہوا
قہر اترا تہا یہان ان پر سنو
کوئی مت اترو رکہو بس خوف رب
تمکو ویرانے جو آتے ہین نظر
کرتے استغفار سب با انکسار
حکم یہ فرمائے ہین سب کو رسول
پانی لانے کے لئے یا ازیان
اونٹ اپنی ڈہونڈنے گیا اسلئے
شہ کے لشکر مین آئی پہنچے ہین

اور اکدن راہ مین پانی نتھا
شہ دعا مانگے تو مینہہ برسا بڑا

اور وہان پر خشک چشمہ ایک تھا
کہتے ہین تھا اسمین باریک جھر

ایک بگا اس سی نکلا ہے تبھی
فوج وہ سیراب اس سی ہوی

کہ بلا شک اسمی پانی ہے یقین
دور تک سرسبز ہوگی زمین

اس سفر مین معجزے ایسے وفور
پائے ہین سالار عالم سے ظہور

رعب سے اس شاہ کے ترسا ہوی
صلح ہی آکر کئے ہین آپ سے

تھا بڑا ذی قوت و ذی اقتدار
بھیجے ہین خالد کو اوپر شہر پایہ

عرض کی خالد نے ای شاہ امم
سخت دشمن ہے وہ اور یہ فوج کم

چاندنی شب تھی وہ خالد با صفا
دومۃ الجندل پہ پہنچا جلد جا

ناگہان اک گائی جنگلی آن کر
سر گھسی قلعے کے ہی دیوار پر

وہ کئی شخصون کو لے بہر شکار
آیا باہر اسپ ہوکر سوار

مار ڈالا اسکو خالد بیگمان
اور بھاگے اسکے یکسر ہمرہان

بولا خالد نے اکیدر کو وہان
گر تو چاہے تجکو مین دیگرا امان

تھا اکیدر کا برادر اک مصاد
تھا نگہبان قلعہ کا ای ذی رشاد

آٹھ سو گھوڑے بھی اونٹان دو ہزار
آٹھ سو باندی غلامان آشکار

پھر وہ خالد اکیدر اور [illegible]
آئے پس در خدمت شاہ عباد

تھوڑے عرصے مین اکیدر اور مصاد
منصب ایمان سے پائے ہین مراد

تھا مخصص تب اسے شاہ امم
دعوت اسلام فرمائے رقم

دیکھ وہ فرمای سالار عرب
تجھ سے بولا وہ عدو اللہ اب

باہمین این جنگ سے جب آئین
وحی حق سے آپ پر آئی نہین

عرض تب فاروق نے کی یا نبی
بالیقین رعب و مہابت آپکی

دبدبہ اور عز و شوکت با شرف
آپکی پائی ہے شہرت چو طرف

جب عمر کی رای تھی محض ثواب
ہوگئی حضرت کی مقبول جناب

جبکہ پہونچے بر تبوک آکر نبی
اس جگہہ پانی کی تنگی تھی بڑی

دست پاک اپنا رکھا پر مصطفی
اور وضو فرماکے مانگے مین دعا

اور فرمائے تمہارے سے اگر
کوئی ہے زندہ تو دیکھے بے خطر

مخبر صادق دئے تھے جون خبر
یونہی وہ پہنچا ہے پانی دور تر

بیس دن تک تھے پیمبر در تبوک
سنکے اطراف و جوانب کی ملوک

دومۃ الجندل کا حاکم ایمیان
تھا اکیدر ایک نصرانی وہان

چار سو اور بیس سوار ائی این
ساتھ خالد کو دئے سلطان دین

شہ کہو اسکو بمیدان شکار
تو پکڑ لیویگا اسکو آشکار

ساتھ عورت کے اکیدر اپنے گھر
بیٹھ کر اسوقت پیتا تھا خمر

زن اکیدر کی جھاڑی پر چڑی
اور خبر شوہر کو دی اس گائی کی

اسکو جا خالد نے پکڑا بیدرنگ
بھائی تب اسکا لگا کرنے جنگ

حکم خالد کو کئے تھے شاہ ناس
لا اکیدر کو تو زندہ میرے پاس

شہ کی خدمت مین لیجاتا ہون بلا
گر میرے تحویل قلعے کو کھلا

پہلے قلعہ کھولنے راضی تھا
کھولا عاجز ہوکے بعد ای با صفا

چار سو بکتر بھی نیزے چار سے
صلح کی ہے اس سے تب خالد نے لے

کر مقرر اسپہ جزیہ اس زمان
شاہ عالم لکھدئے اسکو امان

جب تبوک اوپر اقامت شہ نے کی
سنکے ہرقل کو بڑی ہیبت ہوی

تب لکھا وہ شاہ عالم کو جواب
کہ مین ایمان سے ہوا ہون بہرہ یاب

اور کرتے تھے پیمبر انتظار
پر نہ آئے رومیان بہر کارزار

جنگ کی سبقت مین اصحاب سے
مشورت حضرت کئے اصحاب سے

پاکے ہرقل ہے بہت حیران ہوا
کام سے اپنے پشیمان ہوگیا

ہے بھلا اس سال واپس جائین ہم
بار دیگر قصد اسکا لائین ہم

پھر مدینے کیطرف رجعت کئے
پھر مدینے کو نبی عزت دئے

ایک عاشق رسول الثقلین عبداللہ ذوالبجادین نوجوانی مین محض اللہ ہی کیواسطے ترک دنیا اختیار کئے اور ایمان لاکے سفر تبوک مین حضرت کے ہمرکاب ہوئے اور تبوک مین رحلت کئے حضرت آپ قبر مین اوترکے دست مبارک سی دفن کئے ۔

وہ جو عبداللہ تھا مقبول رب　ذوالبجادین اسکا ہی زیبا لقب
وہ تبوک اوپر ہی پایا ہی وفات　اسکا قصہ ہی عجب ای نیک ذات

تھا وہ عبداللہ بیکس اور یتیم　تھا نواحی مدینہ مین مقیم
پرورش کرتا تھا بس اسکا چچا　فضل حق سے نوجوان وہ جب ہوا

چند بکرے اونٹ اور باندی غلام　ہے چچا سے اپنے پایا لاکلام
پس محبت دولت ایمان کی　دل مین اسکے یکبیک پیدا ہوی

دل سے راغب تہا بہت اسلام پر　لیک تھا اسکو چچا کا اسکے ڈر
اس تمنا مین ہی کتنے دن گئے　تا کہ مکہ فتح کر حضرت پھرے

تب چچا سی جا کہا وہ باوقار　ای چچا مجکو ہی تھا انتظار
کہ شرف ایمان کا تو پاویگا　مین بھی تیری ساتھ ایمان لاونگا

اب نکر سکتا ہون پھر بھی انتظار　اور نہین رکھتا ہون کچہ صبر و قرار
اور بھروسا ہی اس عمر کا　اذن دیتا مین ایمان لاونگا

بات یہ سنکر کہا اسکا چچا　کہ اگر تو جا مسلمان ہوویگا
تجکو کوئی شی نہ ہرگز دیونگا　بلکہ جو بخشا ہون واپس لیونگا

بولا عبداللہ یہ مال و منال　چھوڑکر جاتا ہی ہی بیقیل و قال
لیجئے سب لیلیا اس کا چچا　چادر و لنگی تلک بھی لے چکا

پس وہ جا کر اپنی مادر سی چلا　او دیا اپنا ماجرا ظاہر کیا
اسکی مادر ایک کمبل اسکو دی　اسکے دو ٹکڑے کیا ہی وہ تبھی

لنگ ایک ٹکڑے کو کر باندھا ہی وہ　کرکے چادر دوسرا اوڑھا ہی وہ
ذوالبجادین اسلئے پایا لقب　کہتے کمبل کو بجاد ای با ادب

ذوالبجادین یعنی اہل دو گلیم　ہے بجاد از کسرہ با ای فہیم
پس اسی حالت سے وہ نیکو لقب　ہے مدینے کیطرف نکلا شتاب

اور پیش صبح آپہنچا ہے وہ　مسجد نبوی مین جا بیٹھا ہی وہ
جب نبی آئے نماز صبح کو　دیکھکر پوچھے ایسے ہے کون تو

وہ کہا تب حضرت ای شاہ بشیر　ایک مسافر ہون بیکس اور فقیر
ایک مدت سی تھا مشتاق لقا　تہا ہی ہی ہر آن غلبہ عشق کا

کب حضوری کی سعادت پاؤنہین　ہاتہ کب ایمان کی دولت آؤنہین
شکر اللہ آج مین دیکھا قدم　دفع مدت کا ہوا درد و الم

عبد عزی ہی گا اس عاصی کا نام　اسکو فرمائے ہین تب شاہ انام
نام عبداللہ جان تیرا ہو اب　ذوالبجادین ہے سمجھ تیرا لقب

پس وہ عبداللہ از بہر خدا　صدق سے کلمہ شہادت کا پڑھا
سرور عالم بہت ہی خوش ہوے　اہل صفہ مین آو داخل کئے

اہل صفہ تھے فقیران مفلسان　بے زر و بے مال تھے او بیکسان
اور نہ بیوی تھی نہ تہے وہ ال و عیال　اور دنیا کا نہ کچھ مال و منال

چھوڑ کر گھر بار اور اپنا وطن　کھینچکر آفات اور رنج و محن
کرکے جرات آئی تھی وہ باشرف　حق کہ اور حق کے پیمبر کیطرف

رات دن مشغول تہے طاعات مین　ذکر و فکر و شغل تسبیحات مین
ترک کر ہر خواہش نفس خبیث　سیکھتے حضرت سے قرآن و حدیث

اور تہے وہ سارے دیجان رسول　اور دل و جان سے تھے قربان رسول
الغرض ایسا ہی عبداللہ بھی　سیکھنے قرآن لگا ہی از نبی

ایکدن ازبس کمال شوق سی
بیٹھ مسجد مین نہایت ذوق سے

مصحف اشرف بآواز بلند
پڑھ رہا تھا خوب وہ ارجمند

لوگ تب کرتے تھے تیاری جنگ
کہ تبوک اوپر چلین سب بیدرنگ

کی عمرؓ نے عرض از شاہ جہان
یارسول اللہ یہ اعرابی یہان

جیسے قرآن بلند پڑھتا ہی جب
ہو نمازون مین خلل جسکے سبب

تب کئی ارشاد یون خیر البشر
کہ تو اسکو چھوڑ دی اب ای عمرؓ

کہ وہ ہجرت کرکے آیا ہی قبول
اب یقین سے سو خدا سوی رسول

اسے اب ظاہر ہو بیقیل و قال
کہ یقین معذور ہین سب اہل حال

ترک دلی اور ادب کا بھی خلاف
حال کے غلبے مین ہی انسے معاف

الغرض لشکر کو لے خیر البشر
جب چلے سوے تبوک ای نامور

عرض عبداللہ حضرت سی کیا
یارسول اللہ اب کیجے دعا

تا خدا کی راہ مین ہوؤن شہید
اسکو فرمایا نبیؐ نے ای سعید

پوست کوئی جھاڑ کا لاؤ تو اب
شجر سمرہ کی وہ لایا چھال تب

باندہی ہین بازو پہ انکی مصطفے
اور کئی اسطرح تب حق سے دعا

کہ کہا یون ای خداوند انام
خون اسکا کافرون پر ہین حرام

عرض پھر اسنے کیا اسطرح تب
کہ شہادت ہی مرا مقصود اب

شہ کہے از بہر خوشنودی ربؐ
جنگ کی نیت سی تو نکلا ہی جب

تجکو تپ آویگی اس تپ سے ہی جان
دار دنیا سے تو ہووےگا روان

پس خدا کی راہ مین ہی ای سعید
جاڑے بیشک ہوا ہی تو شہید

اس سفر مین پس وہ مقبول خدا
تھا ملازم شاہ عالم کا سدا

جب تبوک اوپر کیا لشکر نزول
اسکو تپ آئی کہے تھے جون رسول

پس اسی تپ مین وہ پایا ہے وفات
کیا سعادت اور شہادت ای ثقات

حارث مزنی کا بیٹا جو بلال
ہی کیا یون نقل وہ فرخندہ فال

دفن جب اسکو کئے ہین وقت شب
مین بھی حاضر تھا و دیکھا ہون

کہ موذن تھا جو حضرت کا بلالؓ
وہ لیا تھا تب چراغ ای باکمال

قبر مین اترے تھے خود خیر البشر
اور جنازہ اسکا بو بکر و عمرؓ

قبر مین دیتے تھے اسکے تب اتار
آنکو فرماتے تھے یون شاہ خیار

کہ تمہاری بھائی کو ای باشرف
تم دونون پہنچاؤ اب میری طرف

پس نبی نے لحد مین اسکو رکھا
اور اینٹین رکھنے کی ہی دعا

کہ ہو نین خوشنود اس سے ای خدا
تو ہی رہ خوشنود بس اس سے سدا

یون کہا ہی ابن مسعود گزین
کاش اسکی جا پہ مین رہتا یقین

تھا زہی میری سعادت کا سبب
دائما راضی رہو بس اس سے رب

تین صحابی بلا عذر صحیح غزوہ تبوک مین حضرت کے ہمرکاب نہونا اسلئے وہ معرض عتاب مین آنا پھر وے بڑی نفس کشتی مین پڑنا اور توبہ نصوح کرنا اور ان کا توبہ قبول ہونا

اور در سفر تبوک ای باصواب
نہین ہوے جو شہ کے ہمراہ رکاب

ان سے تھے اکثر منافق گمرہان
اور تھے بعضے مسلمانان بھی جان

رکھتے تھے عذر صحیح انسے کئی
اور بلا عذر صحیح تھے دوسرے

لیکن بے عذر صحیح جو رہ گئے
جاننے وہی پانچ یہ اصحاب تھے

ایک ابو ذر تو خیثمہ دوسرا
کعب بن مالک ہی انسے تیسرا

اور مرارہ بن ربیع ہی چاروان
اور ہلال ابن امیہ پانچوان

گرچہ بو ذر رہگیا تھا ای میان
لیک شرمندہ ہو نکلا بعد ازان

اونٹ اسکا راہ مین جب رہگیا
تب وہ سامان دوش پر لیکر چلا

شاہ پہنچے تھے تبوک اوپر مگر
تب ابو ذر دور سے آیا نظر

لوگ بولے یا نبی آتا ہی اب
کوئی تنہا اور پیادہ نیک ذہب

قصہ کعب بن مالک

وہ ابوذر ہے کہے شاہ ہدا
آیا تب تنہا تو اور تنہا مرے
شاہ فرمائی مری لوگون سی سب
ہر قدم کیو اسطے بے اشتباہ
اور ہی باقی تین یارونکا جو حال
تھا وہ ستر با صفا انصار سے
الغرض وہ کعب مالک کا پسر
عذر کچھ ایسا نہین تھا میرے تئین
مین کبھی ویسا تھا مالدار
اس سفر کے واسطے لیکن آیا
اور لوگ اسوقت سایہ چھوڑ کے
بولتا تھا تکلین جسدن غازیان
پس گئی ہین تین دن یونہی گزر
بولتا تھا آہ مین یہ کیا ہوا
ہاتھ بس افسوس کے ملتا ہتا مین
جنکو جھوٹا اور سچا عذر تھا
اور اس غزوہ مین وہ سالار دنیا
ہر دو وکپڑے بھی اور اپنی نظر
یا رسول اللہ کسی وقت ہم بیقین
الغرض وہ لشکر خیر الوری
لائی جب تشریف شاہ کائنات
میری خاطر مین گو بات آئی تب
تب نے مین جسدن مدینہ مین نبی

پس وہ جب نزدیک تر پہنچا ہو آ
اور تنہا روز محشر مین لٹھے
دوست تر ہی تو ہی میرے پاس اب
بخشیدہ ہوگیا تر حق یک گناہ
یعنے وہی کعب اور مرارہ اور ہلال
عقبۂ ثانی مین جو حاضر ہوئے
حال سے اپنے دیا ہے جو خبر
جس سے رہجاؤن مدینہ ہی مین تب
اور کبھی ویسا قوی تر زینہار
مین خریدا تھا دو اشتر راہوار
دہوپ مین زنہار آسکتے نہ تھی
مین بھی نکلونگا بلا شبہ و گمان
لشکر اسلام گزرا دور تر
کیسی دولت آہ مین اب کھو دیا
اگر مین حسرت کے بس جلتا تھا مین
سب گئی وہی بھی منافق کے سوا
مجکو گاہے یاد فرمائے نہین
اسکو اس غزوے پیچھے مین مگر
اس ہی نیکی کے سوا دیکھو نہین
جب مدینے کیطرف رجعت کیا
بسکہ حیرانی یہ دی ہی مجکو تب
اور میرے خویشان بھی کچھ سکھلانے تب
عذر جھوٹے وہ گئی میرے ہی

مرحبا فرمائے حضرت اور اٹھے
بعد اسکے حال پوچھے مصطفیٰ
اور تو جتنے اٹھایا ہے قدم
اور ہی دوسرا ابو خیثمہ ای لبیب
کعب بن مالک کا قصہ مختصر
اور مشرف شرف ایمان سے ہوئے
کہ تبوک اوپر نہین جو مین گیا
اور جیسا تھا بھی اسباب سفر
کوئی غزوہ مین کبھی بن لیجئے
پر ہوا جب گرم چلتی تھی وفور
میرے گھر موجود تھی ہر چیز جب
لوگ جب نکلے مین تب بھی کہا
ہاتھ سی جب کام یون جاتا رہا
گھر سے باہر اپنے مین آتا تھا جب
اور رقبای ابن جبات استغفار
تھا یہی مجکو نہایت پیچ و تاب
پر تبوک اوپر گیا دو بار جب
تب معاذ ابن جبل اسکو کہا
جب سنی یہ بات سالار عرب
جب خبر مین اسکے آنیکی سنا
آپکی خدمت مین کیونکر جاؤن مین
مصطفیٰ آنیکے آگے ہی وہ لیے
مین نے تب بولا کہ اب میری نجات

اور کہے حق رحم ابوذر پر کرے
اونٹ کا قصہ وہ سب ظاہر کیا
تا ملے آکر ہمارے سے بہم
آگے گذرا حال اس کا عنقریب
پہلے لکھتا ہون یہ سن آ ذوالقرم
اور رسول اللہ سے بیعت کئی
آہ وہ ایک ابتلای مرض تھا
مرکبان بہتر تھی حاضر میری گھر
دو شتر میرے نہین ہمراہ تھے
اور مدینے مین تھا ہنگام کھجور
کچھ مین تیاری نہین کرتا تھا تب
آجکے دن کام ہی کل جاؤنگا
غم کا ایک صدمہ بڑا مجھ پر ہوا
درد و غم زاید مرا ہوتا تھا تب
آہ مجھ پر تنگ تھا اور ناگوار
کیون نہ مین تھہ کے بوا ہمراہ لگا
کہدیا ابن انس اسطرح تب
ہے قسم حق کی سخن تو بد بہا
کچھ نہ فرمائے رہی خاموش تب
اور میرا درد و غم زاید ہوا
آہ اب کیا عذر یا رب لاؤن مین
تھے دی تدبیر آخا طر مین مجھے
صدق و سچائی سوا آوے نہ تا

جو منافق لوگ تھے کھا کر قسم　　جبکہ جھوٹے عذر لائے تھے بہم

پس گیا در خدمت شاہ انام　　اور ادب سے مین بجالایا سلام

دیکھ مین وہ حال بیخود ہوگیا　　مجھکو تب پوچھے وہ شاہ انبیا

مین کیا تب عرض ای شاہ انام　　ہان جہیا مجھکو سامان تھا تمام

بے نصیبی اسلئے مجھکو ہوی　　اور یہ دولت ہاتھ سے میری گئی

خویش میری جبکہ یہ فرمان سنے　　دی ملامت سب مجھے کرنے لگے

مین کہا اس بات ہی مجھکو ڈر　　وحی نازل ہو وے میری جھوٹھ پر

جو کہ جھوٹا بول دیتا پر بیان　　صدق و سچائی سوا چارہ کہان

بولے ہے دو شخص کا ایسا ہی حال　　اک مرارہ اور دوسرا ہی ہلال

اور کئے تھے منع سالار انام　　کہ نہون اصحاب سے ہم ہمکلام

گزرے ہین اسطرح سے پنجاہ روز　　تنگ تھی جان ہم سے با درد و سوز

ضعف پیری سے بہی تہے وہ ناتوان　　لیک مین تھا قوی اور تھا پہلوان

غایت الطاف سے خیر البشر　　کرتے تھے میری طرف کوری نظر

اور کسی حاجت کیخاطر جانیو　　گھر سے باہر اپنے مین آتا کبھو

بوقتادہ ابن عم تھا جو میرا　　وہ یقین میرا بڑا ہی دوست تھا

ایکدن مین باغ کو اسکے گیا　　اور محبت سے سلام اسکو کیا

مین کہا ای بوقتادہ پاک خو　　جانتا ہے خوب تو اس بات کو

اور نفاق و شرک کو تو جہار　　دل مین میرے جا نہین ہے زینہار

مین کہا سہ بار ایسا ہی طول　　وہ کہا اللہ جانے اور رسول

پس مدینے کیطرف آیا ہون مین　　ایک نصرانی کو تب پایا ہون مین

ہاتھ میرے نامہ وہ دیا　　تھا یہی مضمون بدآئین لکھا

اور کئے ہین دور اپنے سے ہم　　انکے یاران تجہ پہ کرتے ہین ستم

تو ہمارے پاس آ اب جلد تر　　دیکھ ہو کیسی تری عزّ و وقر

عذر ظاہر انکا کرتے تھے قبول　　چھوڑتے باطن خدا پر وہ رسول

مسکرائے دیکھ مجھکو مصطفےٰ　　مسکرانا پردہ خشم آمیز تھا

تو یہ عزّ ہمین نہ آیا سبب　　کیا نہ سامان تھا جہیا تجکو سب

نفس مین غافل کیا مجکو یقین　　راہ مارا میری شیطان لعین

شاہ فرمائے کہ اٹھ اور جا تو اب　　آوے تا حق مین تری کچھ حکم رب

کہ تو جاما نند اورون کے یقین　　عذر جھوٹا اسلئے لایا نہین

جانیو تم کوئی دنیا دار سے　　کام ایسا گر بڑا ہوتا مجھے

بعد ازان لوگون سے مین پوچھا ہون جا　　واقعہ ایسا کسیکو ہے بڑا

تب کچھ اک مجکو ہوا چین و قرار　　کہ تھے وی دو مومن پرہیزگار

وی کئے تھے ہم سے دوری اختیار　　دور تھا ہم کو بڑا لیل و نہار

اور اس مین تین وی پردو کہین　　گھر سے باہر اپنے آتے ہی نہین

جاتا تھا مسجد کو از بہر نماز　　بیٹھتا کونے مین لرزان با نیاز

اور جب مین دیکھتا شاہ کی طرف　　پھیر لیتے مجھ سے رو وی با شرف

کوئی مومن مجکو نہین کرتا سلام　　اور نہین کرتا تھا میرے سے کلام

باغ یک باہر مدینے کے جو تھا　　یک مکان تھا اسمین رہتا وہ سدا

وہ نہین مجکو دیا اسکا جواب　　اور منہ پھیرے میرے سے شتاب

کہ خدا کو اور نبی کو اسکے تئن　　دوست تر رکھتا ہون مین سر و عیان

کسلئے کرتا نہین مجھ سے کلام　　مین جواب اسکا دیا وہ نیکنام

تب مجھے رقت ہوی بے اختیار　　رو دیا اسوقت مین بس زار زار

حاکم غسان میرے نام سے　　نامہ لکھ بہیجا تھا اسکو شام سے

کر سلئے ہین ہم محمد مصطفےٰ　　ہین بہت ای کعب تیرے پر جفا

شخص تو ویسا نہین ہے قابل قتل　　کہ کرین اسطرح سے تجکو ذلیل

جب وہ نامہ مین نے دیکھا تب کہا　　آہ یہ بھی سخت ہے مجھ پہ بلا

ابتلا کیا سخت تر اس سے رہو / کفر پر کافر مجھے دعوت کرے
کر تو کالا اپنا منہ اب سے شام / اور سنا حاکم کو اپنے یہ کلام
بعد ازاں میں اپنے گھر آیا ہوں جب / مصطفیٰ کا حکم یہ آیا ہے تب
بولے میں دینا طلاق اسکو تئیں / بلکہ صحبت اس سے نا رکھنا یقین
اور ہے دو اصحاب پر بھی یہ گمان / حکم ہے میں وہیں شاہ جہان
کہ مرا خاوند بوڑھا ہے یقین / کوئی خدمتگار بھی اسکا نہیں
شاہ فرمائے کہ خدمت کیجئے / ہاں مگر قربت سے دوری لیجئے
قصہ کوتہ کعب کہتا ہے بسوز / گزری پوری ہمپہ جب پنجاہ روز
ایک ٹیلے پر کسی نے آ کھڑا / اور کی اسطرح سے مجکو ندا
یک روایت ہے کہ کوہ سلع آ / حضرتِ صدیق نے کی ہے ندا
شکر یہ سجدہ بجا لایا ہوں میں / اور حضور مصطفیٰ آیا ہوں میں
تہنیت میری مہاجر سب کئے / لیک سے انصار سب خاموش تھے
غایت فرحت سے روی شاہ دین / بدر کے مانند رخشان تھا یقین
جب سے تو پیدا ہوا مان ہے یقین / اس سے بہتر تجھہ پہ دن آیا نہیں
میں کہا کیا شکر یہ میں اسکے اب / صدقہ دوں للہ اپنا مال سب
شاہ فرمائے نہیں میں نے کہا / یا نبی اب دیوں ثلث مال کیا
اور ہلال از غایت درد و ملال / ہو گیا تھا ضعف سے مثل ہلال
وہ وہیں سجدہ میں سر اپنا رکہا / اور یہاں تک گریہ زاری کیا
کہتے ہیں وہ اندنوں میں لا کلام / کر دیا تھا اس نے سب آب طعام
شیخ دین بوبکر در آن ایمان / جو بڑا تھا پیشوای عارفان
کیں نشان ہے اسکی اب بھیجو خبر / تب کہا یوں اُنکو شیخ ذوالوقر
اور اسکا نفس بھی ہوا تنگ تنگ / یعنی جینے سے بھی جی آوے بتنگ
یعنی نام اُنکا مرارہ اور ہلال / ہو کے راضی ان سے ہر دم ذوالجلال

میں جلاؤں اور وہ نامہ آگ پر / اور قاصد کو کہا اے بد گہر
ناخوشی بہتر نہیں کی ہے مجھے / بالیقین لکھوں عنایت سے تیرے
یوں تا بی بی سے اپنے میں فراق / میں نے پوچھا کیا اسے دیوں طلاق
بینے تب بی بی کو اپنے حکم پر / یا کہے گھر اسکے بھیجا جلد تر
ہے روایت جبکہ بوڑھا تھا ہلال / اسکی زن حضرت سے کی آ عرض حال
کیا مجھے ہو اذن انشاء ہُدا / کہ میں خدمت اسکی اب لاؤں بجا
بولی ضعف و درد و غم سے اب یقین / ملنے چلنے کی اسے طاقت نہیں
ایک شب اپنی پہاڑی کے اوپر / میں پڑا تھا تنگدل افسردہ تر
لے خوشی اے کعب مت رہ اب ملول / کہ ہوا ہے اب ترا توبہ قبول
پس کئی یاران پیاپے آئے ہیں / اور بشارت یہ مجھے پہنچائے ہیں
تب مہاجر اور انصار کرام / بیٹھے تھے در خدمتِ شاہِ انام
میں کیا سالارِ عالم کو سلام / مجھے بہت اسوقت پر وہ شاہ کام
مجکو فرمائے کہ تجہ کو ہو خوشی / تجہ پہ ایسا دن نہ آیا ہو کبھی
کہ کمال لطف سے رب العلا / ہے کیا مقبول توبہ اب ترا
شاہ عالم نے کہا ایسا نہ کر / میں کہا کیا نصف دیوں مال و زر
نہ کہی ہاں ثلث دینا ہے بھلا / اور رہت ہے ثلث پس میں نے دیا
بولتے ہیں یوں سعید باصفا / جب بشارت اسکو میں جا کر دیا
سر اٹھا سکتا نہ تھا مجکو گمان / کہ نکل جاوےگی تن سے اسکی جان
اور کبھی رکھتا تھا وہ صوم وصال / اور بہت روتا تھا ہر دم پُر ملال
اس سے پوچھا ایکدن آیا فتوح / کہ وہ توبہ جسکو کہتے ہیں نصوح
باوجود ایسی فراخی کے یقین / تنگ اس تائب پہ ہو جاوے زمین
جسطرح سے کعب نے توبہ کیا / اور اسکے وہ دو یار باصفا
جب ہوا توبہ وے تینوں کا قبول / تب یہ آیت پائی ہے شرف نزول

لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الآیہ. ترجمہ. اللہ مہربان ہوا نبی اور مہاجرین اور انصار پر.

وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا حَتّٰى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ. ترجمہ. اور ان تین شخص پر جو پیچھے رہ گئے تھے یہان تک کہ جب تنگ ہوی اون پر زمین باوجود اسکے کہ کشادہ ہے اور تنگ ہوی ان پر اپنی جان يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ترجمہ. ای ایمان والو ڈرتے رہو اللہ سے اور رہو ساتہہ سچون کے ف یہ تین شخص سچ کہنے سے بخشے گئے. سورۂ توبہ

ابولبابہ سے بسبب اقتضای بشریت کے خدا اور رسول کی اک خیانت سرزد ہونا اسلئے وہ آپکو مسجد کے ستون سے پندرہ روز تک باندہ لینا اور غایت پشیمانی سے توبہ کرنا ان کا توبہ قبول ہونا

بولبابہ پانزدہ دن آپ کو / کھام سے مسجد کے یک باندھا تھا جو
وہ بہی اس غزوہ کی بولے نہی پہچان / مختصر اسکا یہی قصہ ہے جان

یعنے ابنای قریظہ پر یقین / جب محاصر ہوگئے تھے شاہ دین
تنگ اس قوم الون تھے تمام / شاہ کی خدمت مین یہ بہیجا پیام

بولبابہ کو روانہ تا کرین / شورہ تا اس سے کرین اسا امین
کیونکہ ہم سوگند انکا تھا وہ جب / اسلئے اسکو کئے ہین وہ طلب

پس اسے بھیجا ہین شاہ انبیا / بولبابہ انکے قلعہ مین گیا
اسکے استقبال کو تب آئے زود / مرد و زن پیر و جوان سارے ہو

اور زن بچے فغان کر رونے لگے / اپنی سختی اس سے سب ظاہر کیے
جب سے اس قلعے مین ہین محصور ہم / ہین بہت پر درد اور رنجور ہم

بولبابہ کو تب انکے حال پر / رحم آیا انکا رونا دیکھہ کر
پوچہی کہہ کیا مصلحت ہے اسمین اب / نیچے اس قلعے کے اب ہم ہین سب

وہ کہا ہان آؤ قلعے سے اتر / اور پہیرا ہاتھہ اپنا حلق پر
یعنے زیر قلعہ جب آؤگے تم / ذبح یکسر جانو ہوجاوینگے تم

بولبابہ گرچہ ایسا کہہ دیا / اور سمجہی ولیسے پشیمان ہوگیا
جب خدا کی اور رسول اللہ کی / یہ خیانت آہ اس سے ہوگئی

ہین پشیمان اور شرمندہ ہوا / جلد استرجاع کی آیت پڑھا
پس کیا رجعت وہین روتا ہوا / اپنے منہ کو اشک سے روتا ہوا

نا تو حضرت سے نہ یارون سے ملا / بلکہ سیدہی مسجد نبوی گیا
سخت یک زنجیر سے اپنی تئین / کہام سے مسجد کی باندہا ہے وہین

اور بولا کوئی نا کہولے مجہو / جبتلک اللہ نا بخشے مجہے
یہ خبر جب سرور عالم سنے / لطف سے اسطرح فرمانے لگے

کہ اگر ہوتا وہ حاضر میری پاس / اسکی بخشش مانگتا مین حق کے پاس
کیا کرون کر عہد حق سے وہ یقین / یون لیا باندہ جب اپنی تئین

جبتلک اسکو نہ بخشیگا وہ رب / آہ اسکو کسطرح کہولو مین اب
کہتے ہین لڑکی جو اسکی ایک تہی / باپ کے پاس اپنے آتی تہی وہی

دانہ خرما کہلاتی تہی اوسے / اور پانی بہی پلاتی تہی اسے
کہولتی تہی اسکو ہر وقت نماز / اور برای حاجت بول و براز

یونہی پندرہ دن ہوے منقضی / اور ستر اسکی تب جاتی رہی
اور بصارت کا بہی جاتا تہا / تب کیا توبہ قبول اسکا مجیب

وحی اسکے باب مین نازل ہوی / مومنونکو سب خوشی حاصل ہوی
ام سلمہ کے تہے گہر شاہ جہان / یکبیک خندان ہوے او شاہ دین

بی بی کہتی ہی کہی مین شاہ سے — کہ ہمیشہ آپکو حق خوش رکھے
بولبابہ کا گنہ بخشا گیا — کہ کیا توبہ قبول اسکا خدا
دریچہ حجرے کے کھڑی رہکر تبھی — ام سلمہ نے بشارت اسکو دی
کھولنے اسکو وہین دوڑین سبب — بولبابہ نے کہا یون انکو تب
شہ نماز صبح کو آئے ہین جب — اسکو دست پاک سے کھولے ہین جب

قاعدہ فوائد تنبیہ

اسلئے باندھا گیا تھا اور وہ کھام — ہے ابھی در مسجد شاہ انام
معنی ایلا قسم ہے جانئے — کہ نہ زن سے مرد نزدیکی کرے
کہ وہ ایسا چاہئے نفقہ لباس — کہ میسر تب نتھا ای حق شناس
یک مہینا نا کری لئے ملاپ — تا سزا اسکی انہین پہنچے شتاب
اور تب جو آپکا تھا ایک غلام — کہ رباح اسکا جو تھا مشہور نام
اور شہرت یون مدینے مین ہوی — کہ طلاق ازواج کو حضرت نے دی
بولتے ہین اسطرح حضرت عمرؓ — کہ مین مسجد کو گیا سن یہ خبر
اس غلام باصفا سے مین کہا — اذن لے میرے لئے اب جلد جا
چند بار ایسا ہی مین بھیجا اُسی — اذن نہین حاصل ہوا لیکن مجھی
اسلئے حق کی قسم کہا مین کہا — حکم گر ہووے رسول اللہ کا
پھر گیا مین جبکہ کر ایسا کلام — آکے ایسے مین پکارا وہ غلام
کیا دئی ہو اب طلاق ایشا دین — بی بیونکو اپنے فرمائے نہین
پھر عمرؓ ایسا کئے بہتر کلام — کہ ہوئی مسرور سالار انام
ایسے مین صدیق بھی حاضر ہوے — اذن چاہی اذن تب انکو دئی
دیکھتے کیا ہین کہ وہ حضرت رسول — ہین بہت محزون و دلگیر و ملول
یہ وہ نفقہ مجھسے کرتے ہین طلب — کہ نہین ہین مقدور کہتا ہو اب
یونہی چاہی مجھسے نفقہ بیشتر — مین نے مارا اسکی گردن کو اپر

اس خوشی کا کیا ہی فرماو سبب — شاہ عالم نے کیا ارشاد تب
پوچھی پھر بین کیا بشارت وین آپ سے — بولے گر چاہے بشارت دیکھئے
جب سنے بی بی استخار رسول — بولبابہ کا ہوا توبہ قبول
تم نہ کھولو آوے تا شاہ امم — آپ ہی کھولے بالطاف و کرم
اور مجاہد نے کہا قرآن مین — آئی یہ آیت اسی کے شان مین
بعضے بولے بولبابہ کرکے چوک — بھی نہین حاضر ہوا تھا بر تبوک
اس برس مین ہی رسول اللہ نے — اپنے سب ازواج سے ایلا کئے
بی بیان یکبار سب حضرت سے ل — آہ حضرتکو کئے ہین تنگ دل
پس یہی تھا باعث رنجیدگی — اسلئے ایلا کئے ان سے نبی
پس رسول اللہ کنارہ انسے لے — جاکے تشریف ایک حجرے مین رکھے
دریچہ حجرے کے ہین بٹھلا اسے — تا کسے بے اذن وہ آنے نہ دی
جو کوئی یاروں سے سنتا یہ خبر — وہ طرف مسجد کے آتا جلد تر
یک صحابہ کی جماعت دلفگار — بیٹھی در روازے پہ تھی تب زار زار
لسنے جاکر پھر کے آ بولا شتاب — اذن چاہا پر نہ کچھ پایا جواب
میری بیٹی کی سفارش کیلئے — مین اب آیا ہون گمان شاید کئی
کہ مین مارون اسکی گردن بار دون — حکم حضرت سے تجاوز نا کرون
کہ تم آؤ حکم آنے کا ہوا — مین گیا اور عرض خدمتین کیا
کھولا مین اللہ اکبر سے زبان — اور کہا تھا جو مشہور لوگونکا گمان
اور کہا جابر کہ یکدن اور بھی — سمع آئے در پہ اصحاب نبی
بعد ازان آ اذن چاہی ہین عمرؓ — اذن انکو بھی دئے خیر البشر
اور بیٹھے تھے وہان سب بی بیان — انکو بتلا کر کہے شاہ جہان
یون کہا فاروق اعظم نے ای بشر — میری عورت جو ہے بنت خارجہ
لیکن سنتے ہی مینے خیر البشر — تب اٹھے ہین جلد بوبکر و عمرؓ

عائشہ کو مارے صدیقی گزین
اور عمر بھی مار حفصہ کو وہین

مسکرائے دیکھ یہ خیر البشر
عرض یون کرنے لگے ہین تب عمر

ہم تھے جب مکہ مین اے شاہ امم
عورتون پر اپنے سب غالب تہی ہم

پر مدینے کے نسا بر شوہران
ہینگے غالب دیکھتے ہین ہم یہان

دیکھکر انکو ہمارے عورتین
سیکھی انکی جراتین اور خصلتین

الغرض ایسا ہی وہ شاہ ہدا
یک مہینا بی بیون سے تھے جدا

پورا انتیسا ہوا وہ ماہ بھی
پہلے آئے عایشہ کے گھر نبی

عائشہ نے عرض کی ای شاہ دین
کہ قسم تھی یک مہینے کی یقین

مین گئی ہے آج دن انتیسوان
شہ کہی یہ ماہ انتیسا ہے جان

پس وہین در باب ازواج رسول
آیت تخییر یہ پائی نزول

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا ۝ وَإِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ فَإِنَّ اللّٰهَ أَعَدَّ لِلْمُحْسِنَاتِ مِنْكُنَّ أَجْرًا عَظِيمًا ۝

یعنے حق کہتا ہی ای میرے نبی
بی بیون سے اپنی تو کہدے سبھی

تم اگر دنیا کی چاہین زندگی
یعنے دنیا مین کشایش رزق کی

اور اس دنیا کی زینت کا اساس
یعنے عمدہ زیور و بہتر لباس

پس تم آؤ تا کہ مین دیوں تمہین
اور اچھی طرح سے چھوڑون تمہین

یعنے اپنی دلکی رغبت سے یقین
چھوڑ دون تمکو کراہت سے نہین

اور اگر اللہ کی چاہین خوشی
اور خوشی اسکے رسول پاک کی

اور دار آخرت کی نعمتین
نعمتین اور راحتین اور لذتین

پس مہیا حق رکھا ہی لطف سے
تم سے اچھے عورتون کیواسطے

دار عقبی کا یقین اجر عظیم
یعنے مزدوری بڑی ہے اور فخیم

نعمتین دنیا کی جسکے روبرو
کچھ نہین رکھتے ہین قدر آبرو

جب یہ آیت پائی ہے شرف نزول
عایشہ کو پہلے سنوائی رسول

اور فرمانے کہ دینے مین جواب
تو نہ کر فی الحال جلدی اور شتاب

مشورت ماں باپ سے کرنا صواب
بعد اسکے دیجئے اسکا جواب

عرض کی بی بی نے ای سالار دین
مشورت کرنیکی کچھ حاجت نہین

کہ یہ دنیا کی کشایش یا یقین
مین کبھی چاہتی نہین چاہتی نہین

بلکہ حق اور اسکے پیغمبر کے تئین
جان و دل سے اختیار اب کی ہمین

بعد ازان یونہی تمامی بی بیان
عرض ہو گئے سرد عیان

چھوڑ دنیا کو کئی سب اکبار
حق کو اور حق کے نبی کو اختیار

زہد و ایثار و سخا مین بالدوام
درجۂ غایت کو پہونچے ہین تمام

خاص بی بی عایشہ تھی بعد ازان
انکو تھی اسمین شان جلیل

سرور عالم کے بعد ازای خبیر
جب لگے آنے فتوحات کثیر

جب عراق و روم و شام آئے بدست
فضل جتنے ہو منکے آئی ہات

تب صحابہ کو بڑی وسعت ہوی
اور بڑی اسلام کو شوکت ہوی

تب خلیفے اور امرا اغنیا
جو تھے ار اصحاب شاہ انبیا

بھیجتے تھے مال و زر از بس وفور
ہدیہ ازواج پیمبر کے حضور

بی بیان خیرات کر دیتے تمام
آپ رہتی زہد مین ہی بس مدام

ہے روایت یون ز عروہ بن عمیر
کرین دیکھا چشم سے لینے بخیر

کہ جناب عایشہ نے ایک بار
کر دئے صدقہ درم ستر ہزار

پیرہن اک تب جو لگے تن پہ تھا
دیکھا مین پیوند تھا اسکو لگا

ابن عبد اللہ زبیر حق شناس
بھیجا یکدن لاکھ درم انکے پاس

کی اسیدن صدقہ وہ سب آشکار
اور رکھتی اسدن وہ بی بی روزہ دار

آیت تخییر

ازواج مطہرات کا دنیا پر آخرت کو اختیار کرنا

تا ایک حبہ بھی نہ سالن کو رکھی　پس نمک اور نان سے افطار کی
اسکا مین سالن پکاتی تھی شتاب　عائیشہ اسکا دئیہین یون جواب
اور خزیمہ کی بھی بیٹی ای امین　جو تھی زینب زوجۂ سالار دین
اور زینب جو تھی بی بی دوسری　کہ وہ بیٹی تھی مقر جحش کی
ہاتھ سے اپنے مشقت کر سدا　صدقہ دیتی تھی وہ در راہ خدا
بی بیون سے بولے تھے خیر الوریٰ　تم سے جسکا ہاتھ لنبا ہو ویگا
مانپے ہین ہاتھونکو اپنی بی بیان　بی بی سودہ کا تھا لنبا ہاتھ جان
سمجھے لنبے ہاتھ سے تھی یہ مراد　ہاتھ لنبا ہو سخاوت مین زیاد
خواہش دنیا سے ہو کر دور تر　زہد اور ایثار مین باندہے کمر
ذکر مین اسکے اگر چاہے خدا　یک رسالہ ہی لکھونگا مین جدا
آیت تخییر جب آئی ای یار،　آہ وہ دنیاہی کی ہی اختیار
شاہ عالم نے اسے رخصت کیا　حال اس عورت کا آخر یہ ہوا
دیکھ لوگون نے کیا اس سے سوال　کون ہی تو بول کیا تیرا ہے حال
پس جو عقبیٰ چھوڑ دنیا لیوے گا　حال آخر اسکا ایسا ہو ویگا
اور ان ایام مین ای باصفا　جب تھی تنگی بر جناب مصطفےٰ
اور لیکر اذن جب اندر گیا　دیکھتا کیا ہون کہ شاہ انبیا
زیر سر بالین ہی ایک ایسا ہرا　نار سب خرمیکا ہی اسمین بھرا
صاع ایک جو اور کوزہ آب کا　اور کچھ گھر مین نتھا اسکے سوا
مین نظر اس حالت اوپر جب کیا　سینہ بھر آیا سو مین رونے لگا
آپکو جب دیکھون اسحالت مین میں　آہ ایسی تنگی و شدت مین ہین
آپ بیشک ہین رسول اللہ کے　در گہہ حق مین دعا اب کیجئے
بات یہ سنتے ہی بس حضرت اٹھے　اور سیدہا بیٹھ فرمانے لگے
کافرونکو عیش اس دنیا مین ہی　اور ہمارے واسطے عقبیٰ مین ہے

انکی باندی نے کہی ای محترم　گر برای گوشت رکھتے یکدرم
کہ نہ مجکو یاد آئی تب یہ بات　ورنہ دیتی ایکدرہم تیری بات
اسقدر دیتی مساکین کو طعام　کہ ہوا ام المساکین اسکا نام
والدہ انکی تھی حضرت کی پھپی　تھا امیمہ نام اسکا ای اخی
صدقہ و خیرات مین انکے نکات　تھا بہت لنبا اسی بی بی کا ہات
وہ ملیگی مجسے آکر جلد تر　پس موی جب رحلت خیر البشر
لیک پہلی بیون سے وہ سبھی،　حضرت زینب نے ہے جب نقل کی
الغرض وہ آیت تخییر جب　آئی ہین سب بی بیان حضرتکو تب
انکی طاعت اور تقویٰ کا بیان　بس درازی چاہتا ہے ایمیان
اور سوا ان بی بیون کے ای زکی　بھی تھی یک عورت رسول اللہ کی
بس بحکم رب حق ای باوفاق　دیکے اسکو مہر و پوشاک و طلاق
خستہ خرما وہ رہ سے چونکر　راتدن وہ اسپہ کرتی تھی گذر
بولی وہ بدبخت ہو مین نشت کار　کہ جو کی مین آہ دنیا اختیار
حب دنیا سے سدا اشتم نگاہ　حق تعالیٰ دیوی مومن کو پناہ
بولتے ہین اسطرح حضرت عمر　کہ گیا مین ایکدن حضرت کے گھر
تب برہنہ تن ہی لیٹے بر حصیر　اس ہی سے پہلوی حضرت نقش گیر
اور دیکھا آہ تب برگ سلم　ہین بچھائے آپ کے زیر قدم
بے دباغت چند ٹکڑے پوست کے　گھر کے تھے دیوار سی لٹکے ہوئے
پوچھی حضرت کیون تو روتا ہی ملول　مین کہا کیونکر نہ روؤن یا رسول
قیصر و کسریٰ جو بس کفار ہین　کیسی راحت مین سدا سرشار ہین
تا فراخی دے کرم سی اپنی رب　آپ پر اور آپ کی امت پہ سب
ای بن الخطاب کیا جانا ہے تو　کیا نہین یہ بات پہچانا ہی تو
یہ جو فرماسے وہ سالار انام　محض تہا وہ ازپی تفہیم عام

ورنہ وہ انوار و اسرار شریف
اور شہود و ذوق و لذات لطیف

اور وہ حظ نعمت دار جنان
پاتے ہین دنیا مین ہی بیگمان

راوی کہتا ہی سنا مین یہ بات جب
تب کیا اقرار صدق دل کے سات

یا رسول اللہ رضینا باللہ ربا و بالاسلام دینا و بمحمد رسولا

اور اسی سال ذوالقعدہ مین جان
حضرت صدیق کو شاہ جہان

کر امیر حاج با عز و شرف
جلد تر بھیجے ہین مکے کی طرف

صبحدم تک جبکہ وہ پہنچے ہین آ
تب علی مرتضی کو مصطفی

اونٹ پر اپنے بٹھا عزت کیا
بھیجے مکے مین سنا دین تا برات

جسکے جانب سے سنانا ہو برات
اسکو رہنا ہی قرابت اسکے سات

شرط و عادت تھی عرب مین قدیم
اسلئے بھیجے علی کو ای سلیم

مرتضی جا کر ملے ہین انسے جب
پوچھے ہین صدیق اکبر انسے تب

کہ امیر اب ہو کہ آئے آپ کیا
یا ہو تابع تب کہا یون مرتضی

آپکا تابع ہون مین ای پاکذات
محض آیا مین سنا دینے برات

پہنچے ہین مکے کو جا وہ دو جب
مومنونکو ساتھ لے صدیق تب

حج بیت اللہ کو قایم کئے
شاہ عالم کے مطابق شرع کے

اور طریقے پر ہی انکا قران
حج بجا اس سال لائے بیگمان

نحر کے دن پاس جمرہ کے علی
سب کو سنوائے ہین باتان جلی

کوئی مشرک سال آیندہ مین آ
حج بیت اللہ نا لاوے بجا

صلح تھا جن مشرکون سے جا بلین
صلح کے ایام تک ہی وہ رہین

مشرکان ہی دوسرے چار ماہ
جس جگہ چاہتے ہین جاوین بی پناہ

پس ابوبکر و علی مرتضی
آکے پہنچے در جناب مصطفی

اس برس مین ہی بہت آئے وفود
لائے ہین ایمان اس برس پر یہ وفود

وفد کی معنی جماعت ہی یقین
جمع ہی اسکا وفود ای اہل دین

طور پر فہرست کے بھی ہی بیان
نام ہی انکے لکھونگا گر بیان

وہ کئی اوراق ہوینگے یقین
اسکے اس نسخے مین گنجایش نہین

ہجرت سے دسوین سال کا احوال

اور دسوین سال لکھی شاہ دین
نامہ نجران کے نصارا کو تین

دعوت اسلام تھی ان مین رقم
پس وہی ساری مشورت کر کے بہم

ساٹھ اسوار انسے نکلے جلد تر
پہنچے جب نزد مدینہ آن کر

ریشمی کپڑے گران سب پہنکر
اور سونے کی انگوٹھی ہر نفر

کھینچتے دامان زمین پر آئے تب
مسجد نبوی طرف آئے ہین سب

اور گئے ہین شاہ عالم کو سلام
انسے پھیرے منہ کو سالار انام

جبکہ پہنچا انکا آ وقت نماز
روبمشرق وی کہڑے ای با نیاز

منع کرنا چاہی ہین اصحاب جب
شہ کہے چھوڑ دو کہ پڑھ لین وی سب

جبکہ وی فارغ ہوئے ہین از نماز
بات کرنا چاہی سارے با نیاز

اپنے فرمانے نہ حضرت التفات
اور نہین ہرگز کئے ہین انسے بات

وی نکل مسجد سے با تنگ دل
بولے ابن عوف اور عثمان سے مل

آگے پوچھے وی دو نو از مرتضی
آپکی اس بابمین ہی رائے کیا

وہ کہے پوشاک یہ از ریشمین
سب نکالین اور سونے کی نگین

راہبونکا پہنکر سارا لباس
جاوین اب در خدمت سالار ناس

یونہین کر وی گئے ہین پیش امام
تب جواب انکو دئے شاہ انام

اور کہے خلقی قسم ہی با یقین
پہلے ساتھ انکے تھا شیطان لعین

دعوت اسلام کی حضرت نے جب
بہرۂ ایمان نہ وی پائے ہین تب

اور رکھے وی عرض آگے شاہ دا
یا مین عیسیٰ کے فرماتے ہو کیا

مصطفے نے فرمایا ہے اسکا جواب	آجکے دن ہی مین دونگا شتاب
وحی کا تھا آپکو تب انتظار	پس یہ آیت آئی ہے از کردگار
اب اقامت تم کرو اس شہر مین	کہ جواب اسکا تمکو دون تمہین

اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی عِنْدَ اللّٰہِ کَمَثَلِ اٰدَمَ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ
ثُمَّ قَالَ لَهٗ کُنْ فَیَکُوْنُ اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّکَ فَلَا تَکُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِیْنَ فَمَنْ حَاجَّکَ فِیْهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَکَ مِنَ الْعِلْمِ
فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَکُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَکُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَکُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِیْنَ

یہ آیت سورۂ آل عمران مین آئی ہے اسکو آیۂ مباہلہ کہتے مین اسکے نازل ہونیکا سبب یہہ ہی کہ نجران کے نصاری نے حضرت کے جناب مین حاضر ہوکے کہا کہ کسلئے آپ انکو بندہ کہتے ہو حضرت نے فرمایا العیاذ باللہ عیسی کو عبد اللہ کہنا گالی نہین حقیقت مین وہ بندہ اللہ کا ہے اور اس کا کلمہ جو ڈالا گیا طرف مریم کے انہون نے یہ سنکے غصہ ہوئے اور کہا کہ کون بندہ ہی جو بغیر باپ کے پیدا ہوا تب یہ آیت شریف نازل ہوی اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی عِنْدَ اللّٰہِ کَمَثَلِ اٰدَمَ یعنے بیشک مثال عیسے کی نزدیک اللہ کے جیسی مثال آدم کی ہے اور تم تو تصدیق کرتے ہو کہ آدم بغیر ماں باپ کے پیدا ہوا حالانکہ اسکو ابن اللہ نہین کہتے ہو پس جو کوئی بغیر باپ کے ان کے تکم سے پیدا ہوا کسلئے اسکو ابن اللہ جانتے ہو۔ امام قشیری نے کہا کہ اللہ تعالی نے ان ہر دو پیغمبر وکی روح کی پاکی اصلاب مین گزرنے سے بیان فرمایا حقیقت مین ان ہر دو پیغمبر کا ظہور اللہ کی قدرت اور خرق عادت سے ہے پس آدم کی پیدایش کا بیان کرتا ہے خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ یعنے پیدا کیا اسکے قالب کو مٹی سے ثُمَّ قَالَ لَهٗ یعنے پس کہا اس قالب کو کُنْ یعنے روح کے ساتھ زندہ ہو فَیَکُوْنُ پس ہو گیا یعنے ہم خاک کو کہیں کہ آدم ہو اور ہوا کو کہے کہ عیسی ہو اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّکَ حق بات ہے تیرے رب کے طرف سے یعنے عیسے کی مثال جو ہمنے بیان کیا وہی حق بات ہے فَلَا تَکُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِیْنَ پس مت رہ شک لانے والون سے۔ اگرچہ یہ خطاب حضرت کے طرف ہے لاکن اس سے آپ کی امت مراد ہے فَمَنْ حَاجَّکَ فِیْهِ پھر جو کوئی جھگڑا کرے تیرے سے عیسے کے باب مین مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَکَ مِنَ الْعِلْمِ بعد اسکے کہ پہنچ چکا تجھ کو علم یعنے وہ دلیل جو عیسے کی عبودیت پر دلالت کرتی ہے فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَکُمْ تو کہہ اے میرے رسول آؤ بلادین ہم اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَکُمْ اور اپنی عورتین اور تمہاری عورتین وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَکُمْ اور اپنی جان اور تمہاری جان ثُمَّ نَبْتَهِلْ پھر مبالغے سے دعا کرین فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِیْنَ اور لعنت ڈالین اللہ کی جھوٹون پر۔ بچون اور عورتون کو مباہلے مین ضم کرنے کا جو حکم آیا اس کا سبب یہ کہ اپنی سچائی خوب ظاہر ہووے کیونکہ آدمی اپنے عزیزون کی خرابی نہین چاہتا ہے۔ جب مباہلے مین ان کو شریک کرین تو یقین معلوم ہوا کہ آپ حق پر تھے اور مخالف باطل پر۔ اور نبتہل کا مصدر ابتہال ہے۔ یہان ابتہال کے معنے مبالغے سے دعا کرنا ہے ھکذا فی تفسیر حسینی و منبع الکریم

انکو یہ آیت سنا کے شاہ دین
وہ کہے سب آج مہلت دیجئے
وہ کہا تم جانتے ہو سر بسر
گرنہ چہتے ہو کہ چھوڑین اپنا دین
آکے باہر انکو فرمائے سنو
وہ کہا ای قوم ہو ہوشیار
مت کرو زنہار انسے ابتہال
پس نہین آئے ہین وہ بر ابتہال
گر کئے ہوتے وہ مجھ سے ابتہال
اہل نجران خوار ہوتے سب ضرور
آپ سے کرتے نہین ہم ابتہال
بولے ہمکو جنگ کی طاقت نہین
تیس نیزے تیس بکتر بھی دگر
سو دمت کہا ؤ بخش ہے اور بد
یک صحابہ کی جماعت ای امین
یا رسول اللہ یک مرد امین
شاہ فرمائے امین با صفا
ملک مین وے اپنے جا پہنچے ہین تب
انکی تبعیت بے ریب و گمان
مملکت کو اسکے وہ خیر البشر
اور ابو موسی کو جو تہا اشعری
بعد ازان خالد کو بہیجے با شرف
بعد ازان ور شہر رمضان بادقا

تب بھی کچھ بحثی کو وہ چھوڑے نہین
مشورت ہم کرکے پھر کل آئینگے
کہ محمد حق کے ہین پیغامبر
صلح تم انسے کرو بے بغض و کین
مین دعا کرتا ہون تم آمین کہو
پنجتن یہ آئے ہین جو باوقار
ہو وینگے تم سب ہلاک و پایمال
اور فرمائے رسول ذو الجلال
مسخ کر دیتا او نہین کو ذو الجلال
بلکہ سر پر جو اڑین انکے طیور
نہ کہا ایمان کر پاؤ کمال
آپ سے ہم صلح کرتے ہین یقین
انکو فرمائے ہین تب خیر البشر
سود سے بھی مت کر دادو ستد
شاہدی اسپر لکھی اپنی وہین
بہیجے ہمرہ ہمارے پیش مین
لاوے حق کی جو امانت کو بجا
نقل ہے تہوڑے ہی دن گذرے ہین جب
یک جماعت لائے ایمان بعد ازان
چار شخصو نکو دے تقسیم کر
ایک حصہ پر دئے ہین سروری
سو نجران اک قبیلے کیطرف
مرتضی کو بہیجا تہہ وے سہ صد سوار

پس بفرمان خدای ذو الجلال
تہا رئیس انکا جو عاقب ہوشیار
ابتہال انسے کرو مت زینہار
دوسرے دن وہ رسول کائنات
اور بلائے ان کو بہر ابتہال
ہین یہ ایسے جلتینگے حق سے اگر
اور نصرانی بھی کوئی بر زمین
ہے قسم پروردگار پاک کی
بندر و خنزیر بہکے تب سب
آگئے ہی اک سال کے مرتے تمام
بولے ایمان بھی نہین لاتے ہین ہم
دیوینگے ہر سال حلہ دو ہزار
گر پڑیگا کچھ مسلمانونکو کام
پس ہوا ہے صلح ان باتو نپہ سب
صلح نامہ اہل نجران کو دئے
گر ہمارے بیچ مین کچھ آوے اختلاف
بو عبیدہ ہے امین پاک ذات
حلد سید او رعاقب آئے ہین
اور آہی سال بادان نیکذات
ایک حصہ اسکے بیٹے کو دئے
اور معاذ ابن جبل کو ای پسر
انکو وہ دعوت کیا ہی جا کے جب
مصطفے بہیجے سو ملک یمن

شہ بلائے انکو بہر ابتہال
مشورت اس سے کئے سب اہل کار
دو جہا نمین ہو وینگے تم خوار و زار
حیدر و حسنین زہرا کو لے سات
المسیح بوالحارث جو تہا اک با کمال
حق ڈہا دیکو پہاڑان سر بسر
نا رہیگا جا نیو باقی کہین
دست قدرت مین ہے جسکے جان مری
اتنے آتش مینہ وادی یہ سب
پس کئے یون عرض اے شاہ انام
شہ کہو پس جنگ پر آؤ ہم
تیس اونٹان تیس گہوڑے راہوار
دو امانت تیس یہ چیزین تمام
اور لکہے ہین صلح نامہ ایک تب
اہل نجران عرض یون شہ سے کئے
تا کرے وہ راستی سے حکم صاف
پس کئے انکو روانہ انکے سات
سرور عالم پہ ایمان لائے ہین
حاکم ملک یمن پایا وفات
اور یعلے کو عطا دوسرا کئے
ایک حصہ سے کئے ہین مفتخر
ہو گئے وہ بہو د ر ایمان سے سب
اور دئے انکو علم شاہ زمن

علی و فاطمہ و حسنین کو لیکر حضرت کا مباہلہ کیلئے نکلنا

حاکم یمن کا وفات اور اسکے ملک کا حصہ

اور سر پر انکے دستار ہمام — باندھی دست خاص سے شاہ انام
اور فرمایا کہ اب تو جلد جا — جنگ مین لیکن نہ کر تو ابتدا
گر قبولین کیجئے حکم صلوٰۃ — جب مطیع ہون کیجیو حکم زکوٰۃ
گر قبولین تجہ سے ان احکام کو — کوئی سبب سے انکا متعرض نہو
بہیجتے ہو مجھ کو بر اہل کتاب — یا رسول اللہ مری ہے پر شباب
ہاتھ اپنا رکھ کے میری صدر پر — تب کئی ہین یہ دعا خیر البشر
یمن سے اسکے جناب مرتضیٰ — پہنچے اس درجے کو در علم قضا
اور مروی ہے کہ سالار عرب — یون کئے کرار کو ارشاد تب
وہ یقین دنیا و ما فیہا سے جان — خیر ہے بہتر ہے در ستر و عیان
اور قدم اپنا بمیدان جہاد — بھی کبھی ثابت وہ ای نیکو نہاد
خاص ہمدان کا قبیلہ لا کلام — لایا ہے اکبار ہی ایمان تمام
شکر کا سجدہ کئے خیر الانام — اور کہے ہمدان پر ہووے سلام
ابن مسعود مکرم ذو الوقر — دیکھئے اسطرح دیتا ہے خبر
جمع انکے لوگ بیحد و حساب — تا چلین حضرت کے ہمراہ رکاب
اہلبیت پاک اور ازواج سب — بھی تھی ہمراہ رسول اللہ تب
لیکے ہمرہ رفیقون کو تمام — عازم مکہ ہوے شاہ انام
کیونکہ سمجھے تھے یہی وہ باکمال — کر چلے اب شاہ با اہل و عیال
دے انہین تسکین بالطاف و کرم — یون ارشاد و سالار امم
مت جدائی سے ہو پہر تم حزین — ہین رہونگا آگے تم مین ہی یقین
قصر دو رکعت ادا کر عصر کے — باندھکر احرام پھر آگے چلے
صبح ذی الحجہ کی تھی جب چار دین — وارد مکہ ہوے سالار دین
آپنے ارکان حج سب کر ادا — بطن وادی مین ہی اک خطبہ پڑھا
اور قواعد ملت اسلام کے — اسمین تھے سب شرع کے احکام کے

اور کہے ہین بھیجتا ہون اب تجھے — لیک ہون غمگین جدائی سے ترے
اوّلا اس قوم کو تب سربسر — کر تو دعوت کلمۂ توحید پر
مال انکے مالدارون کا مگر — انکے فقرا پہ ہی یکسر صرف کر
ہے بروایت مرتضیٰ سے یہ بیان — مین کیا تب عرض از شاہ جہان
اور نہین چندان مجھے علم قضا — مین سر انجام انکا کیونکر دونگا

اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ لِسَانَهٗ وَاهْدِ قَلْبَهٗ

کہ کہا سرور نے افضالم — یہ علی کو حق دیا شان جلی
کہ خدا اک مرد کو بھی سربسر — کر ہدایت بخشنے تیرے ہاتھ پر
پس علی اس جا پہ جا پہونچکے — جلد دعوت کا علم برپا کئے
فضل مولا کے بدست امیر — تب ہدایت پائی اک جمع کثیر
مرتضیٰ جب یہ خبر شہ کو کہے — سرور عالم بہت شادان ہوئے
اور اسی سال شاہ انبیا — جا کئے حج وداع ای باصفا
شہر ذیقعدہ مین سالار عرب — چوطرف اعلام کروائی ہین جب
ہے یہ بہ قول صحیح انکا شمار — کہ تھے سب ایک لاکھ پہ چوبیس ہزار
شہر ذیقعدہ کی تھی چھبیسوین — تھا مبارک پیر کا روز ای امین
تب مدینہ مین جو تھی خرد و کلان — سب لگے رونیکو بادرد و فغان
مکہ و طائف بھی ہاتھ آئی ہین سب — پس وہین شاید رہینگے جا اب
حج بیت اللہ مین کرکے ادا — پھر کے آتا ہون اگر چاہی خدا
پڑھ نماز ظہر نکلے تھے رسول — ذو الحلیفہ مین گئے ہین جب رسول
تلبیہ کہتے لگے ہین تب پکار — اور یونہی سارے اصحاب کبار
اور یمن سے بھی علی مرتضیٰ — آملے مکے مین با خیر الوریٰ
وہ بلاغت سے نہایت پر رہا — اور فصاحت سے بہت پر نور تہا
اور کئے برپا ہدایت کا علم — کردئے پایہ ضلالت کا ہدم

ہر طرح کے شرک کو بیقین و قتال ۔ پھینکڈالے بیخ اور بن سے نکال
جانیو تا حشر ہے تم پر حرام ۔ کوئی نا مارے کسیکو لا کلام
اور رسوم جاہلیت یک قلم ۔ کر دیا ہین آج سب زیر قدم
اور حقوق مرد و عورت کا بیان ۔ مرد کے احسان و الفت کا بیان
رکھے ہین جو باندیان در کل حال ۔ حکم سے اسکے ہوین تم پر حلال
یعنے مرد غیر سے وے بالضرور ۔ روز و شب رکھین بچا اپنے کو دور
ان کا حق یہ تم پہ ہی ای حق شناس ۔ کر او نہین پہنچاؤ نفقہ اور لباس
اسکو گر مضبوط بس پکڑو گے تم ۔ بالیقین گمراہ نا ہوؤ گے تم
بعد خطبہ اور وصیت کے تمام ۔ شاہ یون پوچھے ز اصحاب کرام
وہ کہے ہم حق سے بولینگے تمام ۔ آپ پہنچائے ہین حق کا پیام
جو امانت پاس اپنے تھی یقین ۔ کر دئیے وہ سب ادا ای شاہ دین
اور کئے ہین راہ مولا مین جہاد ۔ سنکے ان باتونکو وہ شاہ عباد
بولے یا اللہ اسپر ہو گواہ ۔ بولے دو بار اسطرح وہ دین پناہ
ایک اخلاص عمل ہے سر بسر ۔ خیر خواہی بھائی مومن کی دگر
پھر کہے ارشاد یون سالار دین ۔ اب سنین ہین جو مرے حاضر یہین
اونٹ سے تو اتری ہین پس باجلال ۔ اور اذان بولا ہی تب آکر بلال
پھر چلے عرفات پر ہو کے سوار ۔ کوہ رحمت پر ہین پہنچے باوقار
عجز و زاری سے کئے ہین وہان دعا ۔ ہو گئی مقبول درگاہ خدا
اور سعادت ابدیہ کے دیان ۔ انسے ہین کتنے دعا لایا ہے جہان

اور فرمائے تمہارا خون و مال ۔ مثل امروز و مہ این حال و سال
اور خون جاہلیت چھوڑ دین ۔ اب کسی سے کوئی وہ بدلہ نہ لین
جاہلیت کا ربا باطل ہوا ۔ چھوڑ دو وا دوستد اسکا سدا
بھی کہی اس طرح سے ای مومنو ۔ عورتون کے باب مین رب سے ڈرو
حق تمہارا ہے یہی ان پر خبیر ۔ کہ تمہارے فرش تک نا آوے غیر
گر قصور اس کام مین ان سے ہوا ۔ انکو بے سختی تکے مارو دو سزا
بعد فرمائے سنو ای با ادب ۔ چیز مین چھوڑتا ہون تم مین اب
یعنے وہ ہے چیز قرآن کریم ۔ ہے کتاب اللہ فرقان عظیم
جبکہ تم مسئول ہون روز حساب ۔ باب مین میرے تو کیا دو گے جواب
اور دکھلائے ہین راہ ہدا ۔ اور حقوق اپنے کئے ساری ادا
اور کہی ہم کو نصیحت صبح و شام ۔ اور کئے ہین خلق کو دعوت تمام
اپنی انگشت شہادت ایمان ۔ تب اٹھا کر جلد سوئے آسمان
پس کہو اے مومنان باتمیز ۔ پاک کرتے ہین دلونکو تین چیز
مومنونکی بھی جماعت کا لزوم ۔ دفع انسے ہووے ظلمت کا ہجوم
غائبونکو اپنے پہنچادین ضرور ۔ اسکی پہنچا نہین نالا دین قصور
یک اذان اور دو اقامت سے وہ قصر ۔ شہ پڑھے ہین جمع کر تب ظہر و عصر
رو بقبلہ رہ کھڑا وہ پاکذات ۔ اور سینے تک اٹھا کر اپنے ہاتھ
جو دعا عرفے کے دن ماثور ہین ۔ وہ مواہب ہین کئی مذکور ہین
شاہ فرمائے کہ فاضل تر دعا ۔ ہین یہی اور اگلے مرے سب انبیا

آچکے دن جو کئے ہین بیقین ۔ ہے یہی تم جانیو ای مسلمین

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَہُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

شام تک اسدن ہی ہین وہان رسول ۔ پائی یہ آیت اسی جا پر نزول

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا　سورۂ مائدہ

اس مبارک دن کی تکمیل سے / سب صحابہ بس خوشی کرنے لگے
پر بہت صدیق تب رونے لگے / منہ کو اپنے اشک سے دھونے لگے

پوچھے یاران انسے رونیکا سبب / یون کہو صدیق اکبر انکو تب
آہ جب کامل ہوا دین متین / کسلئے پھر یہان رہین سالار دین

انکو غیبی کا اب پہنچا سفر / یہ جہان ہو ویگی ویران جلد تر
جب سنی یہ رمز اصحاب کرام / درد و رقت سے لگے رونے تمام

مصطفٰے نے تب انہین تسکین دی / اور طلب کی مغفرت انکی سبھی
اور کہا ہر سال روح رازدار / مجکو سنواتے تھے قرآن ایکبار

پر سنا اس برس دو بار مین / ہان یہ میری موت کے آثار ہین
سال آیندہ تلک ایمومنان / مین رہونگا مین تمہارے درمیان

پس اُتر عرفات سے آیا صفا / کی ہے شب باشی وہ مزدلفہ مین آ
خواب فرمایا مین پڑہ مغرب عشا / اور نماز فجر بھی وہان کرادا

بعد مرکب پر سوار اپنے ہوے / قبلہ رو ہوا کے مشعر مین کہڑے
کھولے لب تسبیح اور تہلیل سے / اور تضرع سے دعا حق سے کئے

اور شب عرفہ وہ سالار عرب / مغفرت امت کی چاہی تہو زرب
حق کہا تب انکو سب بخشا ہو مین / پر نہ بخشونگا کبھی ظالم کے تئین

اوسکو بکڑون واسطے مظلوم کے / عرض کی ہے آپنے پھر عجز سے
اسپہ تو قادر ہے اے رب متین / چاہیے دے مظلوم کو خلد برین

بخشے ظالم کو بفضل بیحساب / اس دعا کا حق نہین بہیجا جواب
جب گئے ہین صبح مزدلفہ مین آ / شاہ عالم پھر وہی مانگے دعا

درگہ مولا سے تب آیا جواب / کہ دعا تیری کیا مین مستجاب
یک بیک خندان ہوے خیر البشر / تب کئے ہین عرض بوبکر و عمر

آپ پر قربان ہمارے باپ مان / کیا سبب ہنسنے کا فرماؤ یہان
تب کئے ارشاد یون سالار دین / جب کیا معلوم ابلیس لعین

کہ ہوی مقبول یہ میری دعا / اور مری امت کئین بخشا خدا
ڈال ہی اپنے سر و نے لگا / غایت حسرت سے وا ویلا کیا

اس لعین کا دیکھ یہ درد و فغان / یون ہنسی آتی ہے مجہ کو ناگہان
اور مراد امت سو اس جگہہ کہو / ہین وہی حرفاین جو ہین کہڑی

پس منا مین آکے بروقت ضحی / سرور عالم نے یک خطبہ پڑہا
آپکے اعجاز سے ای باشعور / خلق سب انکو سنے نزدیک و دور

کر نصیحت چند فرمائے ہین تب / غائبین کو حاضرین پہنچاؤ سب
سیکہو اب حج کے مناسک سربسر / پھر نہ شاید پاؤ مین حج دگر

کر وداع آکو وہان خیر البشر / آن کر منحر کو پہنچے جلد تر
سو شتر تھے اپنے دست پاک / ان سے تب ترسٹھ شتر قربان کئے

عمر اشرف کے برس ترسٹھ ہی تہے / اونٹ اتنے ہی نبی قربان کئے
کرتے تہو اوسوقت اونان ازدہام / اک کے آگے ایک ہو کر تیز گام

تاکہ تب اپنے تئین کرے قبول / جلد تر قربان کرے جھٹکے رسول
سات اونٹ انحشاہ مردا انکو وہی / انکو سب حضرت علی قربان کئے

گوشت سے ہر اک سے تہوڑا اور پکا / نوش فرمائے نبی اور مرتضے
پوست اون کا و توکے اور بھی انکے جہول / سارے مسکینوں کو دیئے آرسول

چھیلنے والونکو دیتے نہین کوئی چیز / انکو مزدوری دئی ہین اے عزیز
اور طرف سے اپنی ازواج کے / ہے روایت گاؤ یک قربان کئے

ہے روایت عائشہ سے بھی دگر / گاؤ یک قربان کئے خیر البشر
اور روایت آئی ہے اے ہوشمند / ذبح اسدن شش کئے دو گوسفند

اور یہ اعلام کر دو اے یقین / کہ ہے منحر اس منا کی سب مین
پس بلا حلاق کو پیغامبر / پہلے منڈوا سیدہ جانب اپنا سر

حاضر ونیر ہوے مو اشرف وہ بھی
کہتے ہین تقسیم کرواے نبی

اور منڈوا جانب چپ بعد ازین
خاص بوطلحہ کو بخشے شاہ دین

ہیے سید جانب کے بھی کچہ موی شریف
پایا تہا آگے بھی ان سند وہ عفیف

شاہ نے ناخن کی جب تقلیم کی
اسکو بھی حضار پر تقسیم کی

نکتہ یہ سفر السعادت مین لکھا
کہ امام تورپشتی نے کہا

قسمت موے مبارک کا سبب
تہا یہی اصحاب مین آیا ادب

ایہین تا برکات یہ باقی رہین
ختم برکت کو انہون ساقی رہین

از وجود مصطفی شاہ خیار
تا جہان مین ہو ہمیشہ یادگار

اور تھا اسمین اشارہ ایمیان
قرب رحلت سے پیمبر کے پہچان

شیخ عبد الحق محدث نے بیان
شرح مین مشکوۃ کے لکہا ہی جناب

کہ وہ برکات وجود شاہ دین
آجتک امت مین باقی ہین یقین

اور مدارج مین بھی درباب ہم
جلد اول مین ہی لکہا جا نو تم

عروہ بن مسعود بولا اسے ہمام
جب وضو کرتے تہے سالار انام

آپ پر گرتے تہے اصحاب کبار
اک یہ اک تقدیم کرتے آشکار

اثر دحام ہوتا تھا یون بقیل وقال
تہا قریب ایمین کہ ہو جنگ وجدال

تہوکتے تہے وہ شہ لولاک جب
وہ اٹہاتے آگے اسکو با ادب

دوڑ کر لیتے صحابہ جسد تر
ملتے اپنے منہ اور اپنے جسم پہ

موی اشرف آپ سے گرتے تہے جب
اور چہنکتے تہے مبارک ناک جب

اور تبرک جان کر با احترام
اسکو رکہتے تہے نگاہ وہ صبح وشام

اور انس سے ہے روایت مشتہر
کہ پیمبر جبکہ منڈواتے تہے سر

تب صحابہ اسکے کرتے تھے ہجوم
انکی کثرت سے بہت تہا ہجوم

وہ نہین چہتے تہے ہرگز ای امین
کہ گرے موی مبارک بر زمین

ہاتھہ مین لیتے تہے آگے اپنے تب
اور نگاہ رکہتے تہے اسکو با ادب

اور عمارہ سے ہے مروی ہی تو اب
کہ حدیبیہ مین پیغمبر نے جب

سر کو منڈوا اپنے موی پر ضیا
جہاڑ پر کانٹون کے اٹک لوا دیا

جن لئے اسکو صحابہ با صفا
مین بھی اک موی شریف انسے لیا

جبکہ بعد رحلت خیر البشر
گر کوئی بیمار آتا میرے گھر

ڈال پانی مین وہ موے باصفا
اسکو پلواتا وہ پاتا تہا شفا

کہتے ہین حضرت کے وہ موے شریف
کہا لئے بعضے صحابہ ای عفیف

تا ہمین جسنر و سالار جہان
قبر کی تعذیب سے ہووی امان

اور کئے بعضے وصیت امیان کی
کہ رکہین اپنے کفن کے درمیان

تا یہ مین جسنر و سالار انام
اپنے آتش سے ہو دوزخ کی حرام

اور بعضے جو حفاظت سے رکھے
منتقل انکو نہین وہ مو ہوگئے

اسکی صحت خلق مین با افتخار
گر ہوی ہوگی بوجہ اشتہار

تا کرے انکار اور ترک ادب
حسن ظن بہتر ہے اس روز وشب

اور صحیح وہ اصل مین نا ہو اگر
جو کیا کذاب اسکو مشتہر

پاس مولا کے وہی مقہور ہو
اور جو رکہا حسن ظن ماجور ہے

گرچہ بعضے کا زبان نابکار
مال و زر کی طمع سے بے ننگ وعار

موی جعلی کو بہت شہرت دئے
شاہ عالم کے مبارک نام سے

بے ادب ہین بے ادب ہین بے ادب
اپنے حق کا اور نبی کا ہو غضب

بے ادب تنہا نہ خود را داشت بد
بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد

جعل انکا جبکہ ثابت ہوویگا
تب دئے جاوینگے وہ بیشک سزا

شیخ سندی رحمۃ اللہ ایمیان
منسک متوسط اندر اپنی جان

اور اسکی شرح مین ملا علی
اسطرح لکہتے ہین بروجہ جلی

منتسب حضرت سے جو آثار ہین
جو مساجد اور جو آبا دہین

ہی زیارت انکی بیشک مستحب
انکا لازم ہے سدا حفظ ادب

عین آثار اسکے یا انکا طرف
اور لکھا قاضی عیاض با صفا
منزل و مسکن کا یونہی احترام
ہین اس سالار کی تعظیم ہے
ہو برابر کچھ نہین ایمین کلام
آٹھہ سو نو دکے اوپر ساتوان
تب زیارت اسکی مین جا کر کیا
دیکھہ اصل قسمت موے نبیؐ
تا زمان قسطلانی در عرب
ہان مگر موی معین پر یقین
کیونکہ رکھنا باحفاظت لا کلام
جونکہ گانا او ربجانا ہے حرام
آگے اسکے پھر بجا لانا سجود
خود رسول اللہ نہین سجدہ لئے
گرچہ بر وجہ تحیت ہووے گا
آسکے پھر کہین وہ بیش زوال
پس وداع ان سے ہوئی خیر الورا
اور وداع اپنی کئے امت کو سب
لائے اس تودیع پر وقت تمام
صبحدم پھر کوچ کرا بجاسے
کیا نہین تم جانتے ہو سربسر

ہین یقین ہر دو برابر در شرف
رحمۃ اللہ علیہ در شفا،
اور کئی ہین مس جسے شاہ انام
فی الحقیقت آپکی تکریم ہے
ہو گیا حاصل شفا کا اب تمام
سال تھا ہجرت سے شہ کی ایمان
اور امام قرشی میری ساتھ تھا
نقل سے جب شرع مین ثابت ہوی
تھی زیارت اسکی جاری باادب
حکم صدق و کذب ہو سکتا نہین
ہیگا ثابت بعض اصحاب کرام
بازئی آتش کرانا ہے حرام
کرنا منت اسکے بہر نفع و سود
کب روا ہو آپ کے آثار سے
دیکھہ ایسا ہی سفینے مین لکھا
گر زیارت کا طواف باکمال
کہ نہ آتے سال بھر مین آونگا
اور وصایا بھی کئی ہین اکو تب
اسلئے حج وداع اسکا ہے نام
جب غدیر خم پہ پہنچے آنکے
مومنونکے پاس ہوئین دوستر

الْنَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ،
أَلَسْتُ تَعْلَمُونَ أَنِّي أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ

چارون مذہب کے بلا شک علمان
کہ یقین تعظیم اجزائے رسولؐ
اور لگا جس شی کو حضرت کا قدم
اسکی صحت نقل سے ثابت ہے
اور مواہب کا مصنف یون لکھا
شیخ بوحامد مرے مرشد کے پاس
محض شہرت پر ہی اکو ای زین
اسکا ممکن ہے وجود محترم
اور ملکونمین بھی اسکا انتقال
پر ہو شہرت جب یہ ہوی رسولؐ
موی اشرف کی زیارتین لے
اونٹ پر لے اسکو پھرنا جابجا
فعل ایسے ناروا ہین ناروا
خاص ہے سجدہ خدا ہی کو تو جان
الغرض جب ناخن و موے ہمام
اور ادا حج کے مناسک کر تمام
اور کئے طوف وداع آخر جن
تب وہان تھے جمع جتنے خاص و عام
کوچ کر کے سے پھر جنکے رسولؐ
تب مخاطب کرکے یارون سے کہے
انکو جانو تم ہی اے اہل وفا
اس روایت ہے کرہ شاہ خیا
اسی سے یہ مطلب ہے جاری بالیقین

اسکی تصریح کروئے ہین بیگان
حرمت اجزا و اشیای رسولؐ
دست و پہلو کوئی عضو محترم،
یا نہو منقول پر شہرت رہے
مکہ اشرف کو تھا جب مین گیا
مشتہر تھا ایک مو کے شہ ناس
ہوتے تھے ایسے ائمہ زائرین،
خواہ در ملک عرب ہے یا عجم،
محتمل ہے یہ نہین ہے کچھ محال
حسن ظن سے اسکو کرلیوین قبول
کام کچھ نا ہو مخالف شرع کے
کوچہ و بازار مین تشہیر مچا
اس سے راضی نہین خدا اور مصطفےٰ
غیر حق کو کفر لکھے عالمان
کرد تہی تعظیم سالار انام
دیکھیے جب احداد کے اپنے مقام
کہ نہ آتے سال بھر اونکی یقین
اور پہر خدا در مقامات کرام
ذوالحلیفہ مین گئے اکر نزول
جان نثار و دوستدارون سے کہی
جو نکہ اس آیت مین فرمایا خدا
انکو فرما ہین ایسا تین بار
مومنونکو حکم مین کرتا نہین

جیہز دنیا خیر عقبے کے سوا،
جسمین ہووے دین و دنیا کا بہلا
برخلاف نفس انکے سر بسر،
حکم وہ کرتا ہے انکو جرم پر

اک روایت ہے کہے وہ باشرف
ہے بلاوا مجکو اس عالم طرف
مین کیا اسکے بلاوے کو قبول
خوش ہون جانے پہ نہین ہرگز ملول

اب تمہارے درمیان بہاری دو چیز
چہوڑکر جاتا ہون اے اہل تمیز
ایک ہو دوسرے سے بہتر باکمال
یعنے وہ قرآن ہے اور میری آل

تا نہ مین دیکہون بعد میرے کہ تم چوک
کرتے ہین دونو سے تم کیسا سلوک
اور حقوق ہر دو کے از خوف خدا
کسطرح کرتے ہین تم دیکہون کو وا

بعد میرے وے دونون آباصفا
ایکدوسرے سے نہ ہووینگے جدا
تا مرے پاس آئینگے وے یقین
حوض کوثر کے اوپر یوم دین

بعد فرمایا مرا مولا ہے رب
اور ہون مین مولا مسلمانونکا سب
پس پکڑ دست علیؑ مرتضے
یون لگے کرنیکو حق سے التجا

کر مین جسکا ہون مولا اے خدا
اسکا مولا ہے علیؑ مرتضے
یا الہی دوست اسکو جو رکہے
دوست اسکو رکھ تو اپنے لطف سے

اور اس سے جو رکہے گا دشمنی
دشمنی رکھ اس سے ای رب غنی
جو کریگا اسکی یاری اور مدد
کر مدد اسکی تو ای رب صمد

چہوڑ دیوی اسکو جو یاری نہ دے
یا الہی چہوڑ دے تو بہی اسے
اور گردان خلقکو توحید کیا تہہ
جسطرف کہ ہووے وہ نیکو صفات

بعد اس ارشاد کے فاروق آ
مرتضیٰ سے تہنیت لاے بجا
اور کہے تم خوش رہو سرو جہاں
تم کو یہ رتبہ دیا پروردگار

مرد و زن سب مومنونکے اے علیؑ
آپ اب مولا ہو باشان جلی
اس خبر کو نقل احمد نے کیا
ابن عازب سے بن ارقم جو تہا

پس غدیر خم سے حضرت کوچ کر
جب مدینے سے ہوے نزدیک تر
دیکھ آثار مدینہ آشکار
فرح سے تکبیر بولے تین بار

دین کی تکمیل اور تتمیم پر
نعمتون کے بہی اداے شکر پر
یہ دعا کے باصفا پڑہتے ہوئے
داخل شہر مدینہ ہو گئے

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ صَدَقَ اللهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ وَأَعَزَّ جُنْدَهُ فَلَا شَيْءَ بَعْدَهُ

ترجمہ۔ نہین کوئی معبود بندگی کے لائق مگر اللہ وہ ایک ہے نہین کوئی شریک اسکا اسکے لئے بادشاہت ہے اور اسکے لئے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ہم پہرنے والے ہین توبہ کرنیوالے ہین بندگی کرنیوالے ہین سجدہ کرنیوالے ہین چلنے والے ہین یعنے جہاد کیو اسطے اپنے پروردگار کیلئے تعریف کرنیوالے ہین سچ کیا اللہ نے وعدہ اپنا اور مدد کی اپنے بندہ کو یعنے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور شکست دی کفار کے گروہونکو آپ اکیلے اور غالب کیا اسکے لشکر کو نہین کوئی بعد اسکے۔

ہجرت سے گیارہوین سال کا احوال۔

گیارہوین جب سال تہا آغاز جان
مچ گئی شور قیامت در جہان
یعنے پیغمبر کی رحلت ہو گئی
سارے عالم پر قیامت ہو گئی

ہے روایت وہ رسول اللہ کے
حکم یون شہر مدینہ مین کئے
رومیون سے جا لگے اب کرنیکو جنگ
غازیان سب جمع ہووین بیدرنگ

حکم سنتے ہی بس بیخوف و بیم
جمع آئی جلد اک فوج عظیم
اور اسامہ زید کا جو تہا پسر
اسکو سرداری دی اس فوج پر

حضرت کا دو بہاری چیزون کا چہوڑنا

حضرت علی کو مولا کا خطاب بخشنا

جان یہ قصہ ہی اسکا مختصر
زید تھا جو یہ اسامہ کا پدر
جب صفر کی آئی ہے چھبیسوین
پیر کے دن پیشوای مرسلین
کہ تو جا انکی طرف اب جلد تر
پدر کے قاتل کو تیرہ قتل کر
تب اسامہ کی تھی عمر باکمال
بس اٹھارہ سال یا انیس سال
کہ بقیع پاک مین جا مصطفےٰ
مردگون کے حق مین مانگے سب دعا
اور اٹھا سہ بار دست التجا
مغفرت چاہی انہونکی از خدا
اور بروز چارشنبہ ای امین
کہ صفر کی تھی جو اٹھائیسوین
اک صحابہ کے جنازے کی نماز
پڑہکے آئے گھر کو شاہ سرفراز
دست اطہر سے بنا اپنے نشان
دی اسامہ کو یہ فرمایا مین جان
تب اسامہ لے مبارک وہ لوا
ما تہہ مین اسکو بریدہ کے دیا
عمدۂ ذیشان اصحاب کرام
از مہاجر اور ز انصار ہمام
حسب فرمان رسول انس و جان
تھے اسامہ کے تمامی تابعان
اور بیماری یہان اس شاہ کی
آہ ہر دن مبدم بڑہنے لگی
لیک بیماری ہوی جب سخت تر
پھر گئی وہ فوج آخر ای پسر
روم پر وہ فوج بھیجے جلد تر
حق اسامہ کو دیا فتح و ظفر
ذکر اس لشکر کا گر چاہے خدا
مین حدیقے مین مفصل لاؤنگا
گرچہ وہ لکھنے مجھے یارا نہین
پر لکھی بن مختصر چارا نہین
غم کہان ایسا جو امت پر ہوا
حادثہ جو دین و ملت پر ہوا
غم ہوا اس خاک سی تا عرش پاک
اور عرش پاک سی تا فرش خاک
یہ بیان غم سنو ای مومنو
اپنے غم کی آتش مین بہنو
ہے روایت جبکہ با خلق کثیر
سرور عالم گئے حج اخیر
سورۂ نصر اسکو کہتے ان سبب
ذکر نصرت کا کیا ہی اسمین رب
یعنے اس سورہ کا مضمون سر بسر
رحلت سرور سی دیتا ہی خبر

جنگ تہ مین ہوا تھا وہ شہید
روم میں جدا غدر اے شہید کیے گئے
کرکے لشکر کا اسامہ کو امیر
یون کئی تاکید اسکو ای خبیر
اور جلادی انکے تو گھر و ار کو
انکے پھر باغات اور اشجار کو
چارشنبہ کی جب آئی آہ شب
آیا یہ دوپہر شب کو حکم رب
پس رسول اللہ وہ قبرستان پر
لیگئے تشریف اس فرمان پر
دیر تک اس مقبرہ مین ٹہر کے
جانب دولتسرا رجعت کئے
آہ تپ آئی ہی حضرت کو تہین
اور ہوا آغاز درد سر وہین
اور پنجشنبے کے دن خیر البشر
با وجود آن بخار و درد سر

اُغْزُ بِسْمِ اللّٰهِ وَفِي سَبِيْلِ اللّٰهِ تُقَاتِلُ مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ ،

پس اسامہ فوج کا سردار تھا
اور یہ اسکا علم بردار تھا
مثل صدیق و عمر عثمان یقین
اور سعد و بوعبیدہ ای امین
پس اسامہ نے بفرمان رسول
جرف مین جا کر کیا اسدن نزول
لوگ حضرت پاس تب آنے لگے
لیکے رخصت جرف کو جانے لگے
اور بعد رحلت سالار دین
جب خلافت پا صدیق گزین
تھی یہی فوج اخیر شاہ دین
اور پہلی فوج صدیق گزین
اب یہان سی مین لکھو ذکر وفات
سرور کونین کا رقت کیسا تہہ
ہے مصیبت کونسی اس سی بڑی
الغرض آفاق پر ہی جو کھڑی
غم سی یہ حیران ہوئے ارض و فلک
غم سی یہ حیران ہوی جن و ملک
اس الم اس رنج سی روح الامین
آہ روئی ہو بہت اندوہگین
اس الم سی گریہ وزاری کرد
ندیان دو چشم کی جاری کرد
تھے منا مین جبکہ وہ نق فزا
حق نے سورہ نصر کا نازل کیا
سورۂ تودیع بھی ہی اسکا نام
کہ ہی مضمون وداع اسمین تمام
رخصت اس امت کو کرینگا بیان
بھی یقین آیا ہی اس سورے مین جان

ہے یہی اسکا خلاصہ ای فہیم / کہ یہ دنیا مین خداوند کریم
انبیا کو اسلئے بھیجا تمام / تا امور دین کا دیکو انتظام

بس جو کام انسے ہو وابستہ بڑا / جبکہ پورا انتظام اسکا ہوا
تب رجوع انکو الی اللہ ہے ضرور / انکا ملجا ہے خدا کا ہی حضور

انکا گھر اعلائے علیین ہے / انکی روحونکو وہین تسکین ہے
کیونکہ یہ دنیا تو ہے دار فنا / دار نقصان دار غم دار عنا

جو کہ ارواح مقدس ہین یقین / بس یہ جگہ انکے رہنے کی نہین
بہر تدبیر مہمات عظام / اس جہا مین لائے تھے انکو تمام

جب ضرورت سے فراغت ہوا ہین / پھر اسی عالم مین رجعت ہوا ہین
اور اس دنیا مین خلاق صمد / انکی ان کامونمین کرتا ہے مدد

وہ جن کامونکی خاطر آہین / خلق پر پیغام حق جو لا ہین ،
انکو اور اتباع کو انکے تمام / لطف کے امداد کرتا ہے مدام

انکو مولا نصرت و فتح مبین / دشمنان دین پہ دیتا ہی یقین
دشمن دین چار ہین بالاتفاق / نفس و شیطان کافر و اہل نفاق

نفس و شیطان کی بدی اور روسیہی / دفع کرونیکے خاطر خلق سے
ہوتے تھے مبعوث اگلے انبیا / کوششین اسمین وے لاتی تھے بجا

اور دور رسالت ختم الانبیا / دفع چارون چیز کا منظور تھا
اسلئے ہی جنگ اور لشکر کشی / ملک گیری اور حکومت پروری

اور تنبیہ باغیونکی بالدوام / مفسدون اور رہزنونکی بھی
اور تعذیر حدود و فاسقان / اصل دین مین آپکے داخل ہے جان

صورت شرع امام المرسلین / اسلئے لی صورت شاہی یقین
اور از آغاز بعثت شاہ دین / دن بدن اپنے نبوت کے تئین

وہ ترقی بالیقین پہنچا دئی / غایت کبری خلافت تک اسے
جب ہوئی اس سے فراغت بالضرور / انکو بلوایا رب اپنے حضور

اور اس سرور کے بعد از تیس سال / انکے ایام خلافت تھی بحال
افضل امت خلیفے تھے جو چار / دی قوانین خلافت کو بہار

واسطے پچھلونکے اپنے خلل / گذری اک ٹھہر کے دستور العمل
پس وہ نصرت اور فتح اشتہار / غایت الطاف سے پروردگار

تھوڑی عرصہ مین جو حضرتکو دیا / اور مسخر چارون دشمن کو کیا
حق یہ سورۃ مین اسیکا کر بیان / کر بیان اپنی مدد اور امتنان

اور اس دین کی ترقی اور نوید / اپنے پیغمبر کو دے رب وحید
اپنی درگہہ مین انہین کرنے طلب / اسمین کرتا ہے اشارہ اک عجب

بخشش امت بھی چہنے کے لئے / حکم فرماتا ہے اسمین دیکھئے
اب مع تفسیر با ایجاد نیک / پاک وہ سورہ یہان لکھتا ہون

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ

یعنی جب آئی مدد اللہ سے / جنگ مین کفار نابکار سے

ای محمد تیرا اور نزد وار سے / انیہ ہم غالب کو بیشک تجھے
اور اہل ربعت طغیان کے ساتھ / ہم تجھے غالب کئے برہان کیساتھ

ذکر سے بھی نفس بے ایمان پہ / وا یہی تقویت ہے بھی شیطان پہ
ہم کئے تیری مدد جون چاہئے / انکو سب تیرے مسخر کردئے

وَالْفَتْحُ

اور بیشک فتح مکے کی ہوئی / اور دوسرا کافرونکے ملک کی

اور بت خانہ بہت سی لاکلام / جا بجا پائے شکست و انہدام
باطنی حالات و علمی مشکلات / کھل گئے اللہ کی نصرت کے ساتھ

کافرو ہمیر یا دین نصرت جب جنگ / فتح تب شہر و نہ ہو وے بیدرنگ
یا دین نصرت جبکہ اہل بدع پہ / علم سے شبہونکو انکے دفع کر

فتح ہوتے ہین علوم اسوقت پر / یعنے کھلتے ہین علوم پاک تر

اکثر احوال سنیئہ تب کہلین / اور مقامات علیہ تب کہلین

الغرض یہ نصرت و فتح عجیب / جب دی تجہ ہم نے تجہ کو امیرے حبیب

ہم نے ہمارے دین کو قوت دیئے / اور اب اس دین کو کامل کیئے

وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ

یعنے ہی جس دین سے کفر و شرک دور / اور نفاق و بدعت و فسق و فجور

اَفْوَاجًا

فوج فوج ہوینگے باشان و شکوہ / قوم قوم آدمی قبیلے اور گروہ

تیغ اور حجت برہان سے / دفع کر نفس اور شیطان سے

ہے یقین سچا خدا سچا رسول / جون خبر دی حق نے اور اسکا رسول

نوین دسوین سال ہجری مین یقین / فوج فوج آئین در دین متین

ساتہہ پر کتنے وفود آئے ہین جان / ذکر کی گنجایش انکی نہین یہان

کہتے بعضے کافر دین کے جنگ پر / نفس اور شیطان کے بعضے جنگ پر

تھی راہ حق مین تہے شہ کے رفیق / بحر مرضیات حق مین تہے غریق

وضع و آئین سے رسول اللہ کے / خوب واقف اور بہت آگاہ تہے

ہو سکین جب نائب قایم مقام / دے سکین دین متین کو انتظام

عالم دنیا کا یہ ناقص مقام / بہی نہین تہا لایق شاہ انام

جب ہوئی نزدیک حضرت کی اجل / حکم فرمایا ہے یہ عز و جل

پس تو پاکی اپنے رب کی بولئے / ساتہ اسکے حمد کے لب کہولئے

اور گنہ بندونکا اس سے بخشوا / انکی بخشش کے لئے کیجیے دعا

یہ اشارا ہے ہے تکمیل کمال / کہ مکمل ناقصونکو دے کمال

اور انکی عفو و بخشش کی طلب / بہی کرے وہ درگہ مولا سے اب

جذب ہو سکے کمال بندہ تمام / پیوے اک طلب کمال ای نیکنام

ذکر و تقوی کرکے لازم روز و شب / نفس اور شیطان پہ نصرت پاوین جب

فتح ان چارو نہین بہی پس محترم / حق نے دی حضرت کو بر وجہ اتم

نشر کرنا تہا یقین جس دین کو تو / اب بڑا قوت ہوا اس دین کو

جانئے حقانیت کا اسکے نور / اب کریگا سارے عالم کا ظہور

اور تو دیکہو ای پیمبر لوگ کو / دین مین اللہ کے آتے ہین جو

بلکہ حق ہے سو ہے باطل بالیقین / مطلقا جس دین مین غیبت بہی نہین

ایسے دین حق مین لوگونکا دخول / دن بدن اب دیکہو امیرے رسول

اور تیرے بعد تیرے تابعان / حشر تک ای خاتم پیغمبران

دین مین داخل کرینگے صبح و شام / فوج فوج ایمان لاوینگے مدام

فوج فوج ایمان لائی بیمان / آگے بہی گذرا ہے کچہ اسکا بیان

پے بہ پے قوم و قبیلے آئے ہین / صدق سے سرور پہ ایمان لائے ہین

فیض صحبت سے رسول اللہ کے / ظاہر و باطن مین کامل ہو گئے

خاص اسکے چار یاران باصفا / نہین ہے ہو ہرگز کبہو اس سے جدا

اور ہر اک شور مین تہے شریک / اور مددگی یہین تہے حضرت کی نیک

اور نیابت کی لیاقت کا کمال / جلوہ گر تہا انمین سب تفصیل و قال

پس شہ دین کے وجود پاک کی / دار دنیا مین نہین حاجت رہی

حکمت حق یہ تقاضا کی ہے تب / اپنی درگہ مین کری شہ کو طلب

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ

مشغول کر تسبیح اور تحمید کا / خلق سے تجرید اور تفرید کا

وَاسْتَغْفِرْهُ

بہر تکمیل جمیع ناقصان / التجا حق سے کرے سرور عیان

تا اسی کی پیروی کی برکت سے / نقص استعداد جو انکا رہے

پس شفاعت کی حقیقت ہے یہی / فہم کیجیے یہ دقیقہ اے ذکی

اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا،

پس ترو اتباع کو بھی ای رسولؐ — ہین و حرمت سے ہی تیری کر قبول
ہی یہ سورہ پیار سوروں کے اخیر — پھر نہ آیا کوئی سورہ کے اخیر
پوچھے کیون روتے ہو بولے آہ پھر — اسمین ہے حضرت کے رحلت کی خبر
سن کہی جبریل ہے خیر البشرؐ — گویا اب تو ہین یون مجکو خبر،
فکر مت کیجو کہ قرآن مین خدا — دیکھیے کیا آپ کے حق مین کہا
بس جو امر آخرت شاہ بشیر — جہد اور کوشش لگے کرنے کثیر
اور روتے تھے بہت از خوف رب — یہ دعا پڑھتے تھے اکثر روز و شب

اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ

انکو فرمایا سے آب میر تشین — دار باقی کیطرف بلاتے ہین
پوچھے کیون روتے ہو جاؤ گے خدا — آپکے حق مین بشارت یہ دیا
بخشے تیرے اگلے اور پچھلے ذنوب — مغفرت فرمایا علام الغیوب
پھر جو ذکر مغفرت مولانے کی — ہے وہ تشریف او تکریم نبیؐ
کہ بلفظ مغفرت فرمائین اور — ایسے ہی اسکے کنایہ کر تو غور
الغرض عرض اصحابونے جب — باوجود مژدۂ غفران رب
آہ فرمانے لگے ہین تب نبیؐ — ہول اور دہشت کہان سکرات کی
جانو یہ تنبیہ امت ہے یقین — ورنہ وہ معصوم ہین سلطان دین
ہو گئے بیمار سالار عرب — دن بدن ہوتی تھی بیماری زیاد
ایکدن پوچھے وہ شاہ دو جہان — کہ رہینگے بولیے کل ہم کہان
عرض خدمت بیبیون کو سب بیان — ای امام و خاتم پیغمبران
شہ کہے کیا وسے راضی ہو تمام — سب کہو ہان ای شہ عالی مقام
عایشہ کے آنے حجرے کی طرف — انکے حجرے کو دئے عز و شرف
بی بیو سے شاہ دین اکدن کہا — غسل دیجو آج تم مجکو اٹھا

ہے مغفر بخشنے والا وہی — دیوی ناقص کو وہی تکمیل بھی
انکو سب کامل بنا دیتا یقین — دور یہ کچھ خفگی رحمت سے نہین
نقل ہے عباس جب انکو سنے — درد و رقت سے بہت رونے لگے
نقل ہے یہ سورہ پیش شاہ دینؐ — جب تلاوت کی ہے جبریل امین
کہہ ہی عقبی کا سفر اب عنقریب — تب کہی جبریل اے حق کے حبیب

وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى،

ذکر اور تسبیح و استغفار مین — تھے بہت مشغول اسہی کار مین

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ بِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ،

پوچھا یارون نے کہ ای شاہ امم — کیون یہ پڑہتے تھے اور بہت کرتے ہو غم
خاتم بھی تسبیح استغفار کا — مجکو فرمایا ہے وہ رب الورا

لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ،

ای برادر شاہ تو معصوم تھے — جرم کوئی صادر ہوا نہین آپسے
او بعضون نے کہا عصمت سے ہان — ہی کنایہ مغفرت جانو بیان
جو نکہ در نسخ قیام شب تو جان — نسخ مین تقدیم صدقے کی پہچان
کیسلئے پھر آپ روتے زار ہو — آپ معصومونکے سب سردار ہوا
قبر کی تنگی و تاریکی کہان — ہول او ہیبت قیامت کی کہان
ہے ردا بیٹھا آخر ماہ صفر — گھر مین بیبیونکے اپنے نیکو سیر
باوجود اسکے وہ بیماری رکھو نظر — رہتے تھے ہر روز اک بی بی کے گھر
بی بیان سمجھے ہین سب کہ رغبت — عایشہ کے گھر طرف ہو التفات
عایشہ کے گھر رکھو تشریف آپ — پھر خدمت ہم دینا تے ہین سب
فضل بن عباس و حیدر کو بلا — ہاتھ رکھ کندھونپہ انکے مصطفےٰ
ایسی تھی بیطاقتی بر شاہ دین — کھینچتے تھے پای اشرف بر زمین
گھر مین ہمنے کے لگن اک تھا بڑا — اسمین بٹھلا شاہ کو ای باصفا

آپ پر پانی لگے جب ڈالنے / منع مین اسکے اشارہ تب کیے
آکے مسجد کو بصد عز و وقار / خاص منبر پر پہونچے سوار
پھر کہے بندیکو اک پروردگار / دنیا و عقبیٰ مین بخشا اختیار
کوئی حضرت کا غرض سمجھا نہین / پر سمجھ کر اسکو صدیق گزین
شہ کہے خاموش رہ ای باخبر / پس نصایح چند سب یارونکو کر

روایت

اک مہینے کی ہی آگے از وفات / عایشہ کے گھر مین ای نیکو صفات
غایت اشفاق سے رونے لگے / اور دعا تب حق مین ان سب کے کیے
تب انہین فرمای وہ حق کے حبیب / تم سے ہوتا ہون جدا مین عنقریب
مین قبولا ہون لقای کردگار / شوق اسکا ہی مجھے سر و جبار
دفن کرنا کون اور پڑہنا نماز / دین کفن کیا ای شاہ سرفراز
اور کفن جیسا میسر تم کو ہو / ایمرے یارو مجھے پہنا ئیو
مجہپہ تب بہیجیگا رحمت کردگار / اور آوینگے ملایک بیشمار
اور جو میری اہلبیت پاک ہین / دفن کرنا قبر مین میری تئین
امتی میرے جو ہین غائب تمام / انکو سب پہنچاؤ تم میرا اسلام
پہنچیگا ان سب کو ہی میرا سلام / بالیقین وہ دوست ہین میرے تمام
انکو تب فرمای از لطف و کرم / صبر کیجو مت کرو درد و الم
حوض کوثر پر ملا دیگا خدا / تم کو پہر مجھسے نہ ہووینگے جدا
نقل ہے اک روز جبریل امین / آ وہ بیمار مین نزد شاہ دین
چاہی گر جینا ابھی ای مصطفیٰ / بالیقین دیتا ہون مین تجکو شفا
آپ یہ سنکر کہے اسے جبرئیل / مین ہون مرضی سے تابع رب الجلیل

روایت

آہ روتے تلملاتے زار زار / پہرتے تہی اطراف مسجد بیقرار

بعد کپڑے پہنکر خیر البشر / اور مبارک سر پہ پٹی باندہکر
حق مین شہدای احد از خدا / عجز و زاری سے بہت مانگے دعا
پس وہ بندی نے قبولا سربسر / پاس جانا حق کے دنیا چہوڑکر
بولے رو رو کر فدا ہو آپ پر / پدر او مادر ہماری سربسر
لے گئے تشریف گھر مین بعد ازین / پھر وہ بیماری لگی بڑہنے وہین
ابن مسعود مکرم با صفا / نقل کرتا ہے کہ شاہ انبیا
خاص یارونکو کئے اپنے طلب / اور نظر انپر پڑی حضرت کی جب
اور جدائی کے لگے کرنے کلام / تب لگے یاران بھی رونیکو تمام
جب کیا مختار مجکو میرا رب / کہ مین یون دنیا کو یا عقبی کو اب
عرض یون یارونے کی تب شاہ کو / کون دینا غسل اب فرمائیے
بولے میری اہل بیت طاہرین / غسل دینا چاہئے میرے تئین
پاس تربت کے جنازہ رکھ مرا / جلد تم سب اس سے ہو جاؤ جدا
وی گھڑی مین ہے میرے جنازہ پر نماز / بعد ازان تم سب پڑہو آ با نیاز
اور ملائک بہی رہینگے انکے ساتھ / دفن مین انکے معاون پاکذات
بلکہ روز حشر تک جو مسلمان / پیروی میری کرینگے جاودان
جب سنی یہ بات اصحاب کبار / سب لگے رونے وہین ہو بیقرار
زہد و تقوی مین سدا ثابت رہو / اور امید مغفرت حق سے رکھو

روایت

یون کہی ہین حضرت خیر الانام / حق تعالیٰ نے کہا بعد سلام
ورنہ دنیا سے یہان تشریف لا / منتظر میری ہین سب اہل سما
ہووےگی جب امر مین حق کی رضا / ہے اسی مین سربسر میری رضا
یہی روایت ہی کہ انصار کرام / شہ کے نا سنے سے مضطر ہو تمام
مرتضیٰ یہ حال انکا دیکھ کے / عرض جا کر شاہ عالم سے کئے

یہ خبر سنکے اٹھے خیر البشر
لائے پس مسجد کو تشریف اس نماز
بعد فرمانے لگے اے مومنو
کیا نہیں تمکو ڈرے ہیں یہ خبر
تم بھی سب حق کی طرف ہی آؤگے
بس کرینگے نیکیاں تمسے بھی او
بولے حضرت ان نصیحت انکتئیں
اور کہے تب از بلال با صفا
جو کہ چاہتے ہیں سنے اسکو ضرور
سنتے ہی اہل مدینہ یہ کلام
جائے مسجد میں نہتھی باقی کہیں
شرع کے احکام کا کر کے بیان
کہ میں اب جاتا ہوں نزدیک خدا
بخشئے یا لیوے قرضے لا کلام
کوئی نہ حضرت کا دیتے تب جواب
آپ اک مسکین کو دلوائے تھے
اور فرمائے کسی کا حق اگر
تب کہا اک شخص درہم میں نے تین
فضل کو اسطرح فرمائے رسولؐ
کہ کسی میں گر بری ہو کوئی خو
ہوگئی مقبول حضرت کی دعا
ہی طمانیت مجھے اسباب میں
واسطے دنیا کی ہے بے قیل و قال

زرد پٹکا سر پہ لپنے باندھکر
گرچہ چلنے کا نہ تھا تاب و تواں
خوب یہ باتیں بگوش دل سنو
میں بھی اور تم بھی یقیں جائینگے مر
دار دنیا میں بقا نا پاؤگے
کار بستہ میں نہ تم جلدی کرو
سن لو اب اک امر کی کرتا ہوں میں
کوچہ و بازار میں اب جلد جا
جلد تر آویں پیمبر کے حضور
دوڑ کے آئے ہیں سنتے تمام
تب جو بیٹھے بالائے منبر شاہ دیں
وعظ اور ارشاد میں کھولے زباں
گر کسی کا میں کیا ہوں حق ادا
میں خوشی سے بولتا ہوں یہ تمام
پھر کئے تکرار وہ عالیجناب
فضل بن عباس کو تب شہ کہو
بھی کسی کے ہوں ذمہ کے اوپر
لوٹ کی زر سے چرایا تھا یقیں
تین درہم اس سے اب کرکے وصول
میں دعا سے دفع کرتا ہوں کہو
نیک توفیق انکو حق نے کی عطا
تم نہ شرک و کفر میں جا کر میں
تم کرینگے آہ آپس میں قتال

ہاتھ سید کا رکھ بدوش مرتضیٰ
اور ہو کر خاص منبر پہ سوار
آجتک کوئی نبی اللہ کا
دائمی مجکو یہ دنیا میں نہیں
تم کرو آپس میں نیکی صبح و شام
عرض تب عباس حضرت سے کئے
یعنے وہ امر خلافت ہی ہمیش
یوں ندا کردے تو ہر میر و فقیر
تب ندا جا کر کیا سبکو بلال
مرد و زن پیر و جوان اور لڑکیاں
کر ادا تحمید خلاق جلیل
جو سنا سب وقت کے تھا بول تب
یا دیا ہوں میں کسیکو بھی ضرر
بلکہ ہے وہ دوست میرا بیگماں
تب کہا اک شخص نے اے شاہ امم
کہ تو اسکو لاکے دی دو سے درم
روبرو میرے کریں اسکو ادا
پوچھے سرور کیوں کیا ایسا تو کام
جلد بیت المال میں داخل تو کر
اپنی تب بدخوئی بعضوں نے کہا
پھر مخاطب ہو صحابہ کیطرف
پر میں ڈرتا ہوں تمہارے باب میں
ان نصایح سے نبی فارغ ہوئے

فضل بن عباس کا بھی دوسرا
کر ادا حمد و ثنائے کردگار
اپنی ہست ہیچ دنیا میں رہا
اپنے رب کے پاس جاتا ہے یقیں
اور کرو نیکی مہاجر سے مدام
کچھ قریشیو نکو بھی اب فرمائے
کہ ائمہ ہوویں از قوم قریش
کر وصیت اب نبی کی ہے اخیر
اسکے تھا آنا نہیں [illegible]
جمع اس کثرت سے آئے ہیں [illegible]
اک بڑی خطبہ جلیل اور طویل
بعد فرمانے لگے لوگو تمکو سب
یا کسی کا گر ہے مجھ پر مال و زر
تاکہ فارغ ہو میں جاؤں از جہان
آپ پر ہیں قرض میرے سہ درم
فضل نے لا کر دیا اسکو ہم
تا نہ رسوا ہووے یں در روز جزا
بولا تب محتاج تھا میں اے ہمام
بعد فرمائے وہ شاہ بحر و بر
انکے حق میں آپ فرمائے دعا
یوں لگے کہنے رسولؐ باشرف
کہ طرف دنیا کی تم رغبت کریں
گھر طرف تشریف اشرف لیگئے

اور نصیحت یوں کہی ازواج کو
کہ سدا گوشہ میں ہی تم سب رہو

وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ

نقل ہے یوں بھی بخاری میں آ
ایسے بولا بلال با صفا

شہ کہیں طاقت نہیں لا کلام
تم کرو صدیق کو اپنا امام

خالی جب دیکھیگا محراب سجود
آپکا تب ہوویگا مغموم زود

الغرض سن حکم حضرت کا بلال
در وہی رونے لگا ہے پر ملال

اور یوں کہتا تھا با آہ و فغاں
کاش میں پیدا نہ ہوتا در جہاں

جو کہا صدیق سے شہ کا پیام
وہ بھی گریاں ہو گئے سن یہ کلام

رِقّتِ قلبی بہت پر جوش ہے
میں بھی ہوں یہ گر پڑے وہ بیہوش

اور بوقت ظہر مسجد میں بڑا
شور و غل برپا ہی دوسرے دن پڑا

بولے حضرت کی جدائی سے تمام
آہ یوں روتے ہیں اصحاب کرام

اپنے تکیہ کر کے از راہ شرف
لیگئے تشریف مسجد کیطرف

حفظ کو دیتو پناہ میں تم تمام
حفظ و یاری میں ہو اسکے مدام

بس چلا دنیا کو میں جاتا ہوں اب
اور جاتا ہوں طرف عقبیٰ کے اب

اور اگر ان حال ہمارے میں ہی
لیگئے تشریف مسجد میں نبی

پیچھے آنا چاہیئے پر شاہ عرب
منع فرمایا اشارے سے ہی تب

روایت

سو سنو آگہ رہو اس بات سے
لوگ جو آگے تمہارے ہو گئے

یعنے سجدہ کرتے تھے پیش قبور
تم بھی ایسا مت کرو اے ذیشعور

انبیا کی اپنے وہ قبریں کبھی
سجدہ گہ اپنا یقیں بنوائے ہیں

سمجھے اس قوم پر حق کا غضب
کہ قبور انبیا کو اپنے سب

جانو میں تمکو یہ سب پہنچا دیا
تو گواہ رہ تو گواہ رہ ایخدا

ہے روایت سہل سے کہ مال و خور
آیا تھا اک روز حضرت کے حضور

ان سے لیکن سات ہی دینار زر
عائشہ کے پاس باقی تھے مگر

کہ جماعت اب عشا کی یا نبی
منتظر مسجد میں ہیں سب آ چکی

عائشہ کی عرض ہے خیر البشر
کہ بہت ہے نرم دل میرا پدر

اور کسیکو کیجیے یہ حکم اب
عرض یہ مقبول فرمائے نہ تب

ہاتھ رکھکر سر پہ اپنے بیقرار
چلدیا روتا ہوا بے اختیار

آگئی ہی یا اسکے مرجاتا اگر
آہ یہ حالت نہ کرتا میں نظر

آئی ہے مسجد کو محزون و ملول
دیکھ خالی آہ محراب رسول

سب صحابہ رو دئے بے اختیار
ہے درود لوار ملکر زار زار

فاطمہ زہرا سے تب وہ شاہ کل
پوچھی یہ کیا ہو رہا ہے شور و غل

بات یہ سنکر امام الانبیا
آہ تب عباس و حیدر کو بلا

آکے مسجد میں گزارے ہیں نماز
اور کہے آیسو سنیں با نیاز

ہے خلیفہ تمپہ سب میرا خدا
طاعت و تقویٰ میں تم رہنا سدا

روایت

پڑھتے تھے صدیق اکبر جو امام
سنکے وہ آواز سالار انام

کہ تو قائم رہ تو اپنے حال پر
آ گئے الٹا کئے خیر البشر

ہے روایت پانچ دن قبل وفات
یوں کہی ارشاد شاہ کائنات

انبیا صلحا کی قبروں کو تمام
وہ بنائے تھے مساجد صبح و شام

اور فرمائے کرے لعنت خدا
سب یہود اور نصاریٰ پر سدا

اور کہے بعد از مرے مت رتبنا
قبر کو میرے نہ ہرگز بت بنا

سجدہ گہ اپنا بنائے بے ادب
منع اس سے تمکو میں کرتا ہوں اب

روایت

جلد مسکینوں پہ سالار انام
مال وہ تقسیم کر ڈالے تمام

اور جب بیمار حضرت ہو گئے
عائشہ کو حکم قسمت کا کئے

اسی بیماری میں اک دن شہ کا سر / عائشہ کی گود میں تھا اے پسر
ہو گئی بیہوشی کہہ شاہ دیں / فرصت تقسیم وہ پائی نہیں
وہ کچھ فرصت ہوئی جو کچھ نہیں / فکر ہے ایسی بھی تھی اندر گئیں
روز یکشنبہ کا تھا وہ اے ہمام / دن تھا گزرا اور جب آئی ہے شام
اور کہلا اسکو بھیجی یہ پیام / کہہ تو حال سبع میں شاہ انام
سنا دینا ہیں شاہ مرسلین / کر دو خیرات ابھی دن ہیں

روایت

ہے مصیبت شاہ مردانگی کے / سن علی اسکو وہیں رونے لگے
بولے حضرت ہاں ہیں دنیا دو دن / اب بہت بیزار ہوں بیزار ہوں
اور لگے کہنے کو آ روح الامیں / کرو فدا اب میرے وعدے کیتئیں
عرق آیا شہ کی پیشانی اوپر / مرتضی کی آئے ہیں تب اشک بھر
آپکی بیٹی یہ پھر کون ہے پدر / آہ فرمائے گا شفقت کی نظر
دیکھے وہ پاکتر شیریں کلام / میں سنونگی اب کہاں سے صبح و شام
کھول آنکھیں کیجیے مجھ پر نظر / جان و دل میرے فدا ہو آپ پر
اور کہے یوں حق سے اے رب الجلیل / فاطمہ کو کر عطا صبر جمیل
اور سرہانے بیٹھ کر شہزادگاں / ہیں لگی کرنے بہت آہ و فغاں
در پہ حجرے کے صحابہ تھے کھڑے / دیکھ بے صبر و بے طاقت ہوئے
آہ لے جاؤ آپکے کیا جانیں ہم / مبتلا ہو کس مصیبت میں ہم
دیکھ لیں تا روے انوار ایکبار / ہمیں اب کیجئے نظر اے شہریار
ہے روایت یہ انس سے اے پسر / کہ یہ فرمانے لگے خیر البشر
گرچہ یہ امت مری نیکو سیر / بعد میرے سب امتوں کے سر بسر
جانیو قرآن کو تم اپنا امام / اور کرو دین شریعت پر قیام
جو چڑھا اسمیں سو وہ پایا نجات / جو نہیں اسمیں چڑھا پایا وہ گھات

حکم فرمائے ہیں اس بی بی کو تب / کہ اسے تقسیم کر دے جلد اب
بعد اسکو ہوش میں آئے ہیں جب / پوچھی کیا تقسیم کی تو اسکو اب
پر وہ بیماروں کے منگوائے تبھی / آپ ہی فقرا کو دلوائے تبھی
آگئے انصار یہ کہہ آہ گھر / عائشہ بھی چراغ اندر خبر
تیل تھا پھر گھر میں کچھ ہے اگر / بھیج تھوڑا جلد آئیں ڈالا کر
تیل کے خاطر نہ تھا اک درہم / آپکا استفادہ تھا جو درد کرم
اور روایت ہے کہ شاہ انس و جن / اسی حالت میں ابھی [illegible]
اور گئے ہیں عرض اے شاہ بشیر / بیعت ہے نظر آئی خبیر
کہتے تھے یہ سخن شاہ جہاں / آنکھ ہوجے آہ اپنی ناگہاں
تھا علی کی گود میں سر آپ کا / اور مبارک تھا متغیر [illegible]
فاطمہ کہنے لگی رو رو یہ بات / ہاتھ لے حسنین کے تب اپنے ہاتھ
آہ ان بچوں پہ اے بابا مرے / رحم کرو کون بعد آپ کے
پھر کہاں دیدار والا پاؤنگی / یہ سعادت ہاتھ کب میں لاؤنگی
درد خاتون دیکھ یہ خیر البشر / دست پاک اپنا رکھو خاتون پر
اور کہی اے فاطمہ تو صبر کر / ہو تسلی تجھے میں [illegible]
ہو گئی سب بی بیاں بھی زار زار / اور علی مرتضی تھے اشکبار
روتے روتے آئی سب اندر وہیں / اور لگے کہنے لگے اے شاہ دیں
آپ ہیں حبیب رحمۃ للعلمین / ذات الاکرم ہیں تمہارا [illegible]
تب بھی یارو ہمکو اپنی دیکھیے / ہیں تسلی اسطرح [illegible]
صبر کیجو مت کرو یوں درد و غم / میری امت ہے یقیں خیر الامم
لیک فرمائے قیامت بالیقیں / ہیں سب سے پہلے خلد میں
اور میری آل کو در کل حال / نوح کی کشتی کے تم جانو مثال
ہیں مرے اصحاب تارہ سے تمام / پیروی انکی کرو تم صبح و شام

جیوں مسافر کو ہیں تارے رہنما　ہیں مرے یاراں تمہارے رہنما
ام سلمہ بولی اے شاہ امم　آپ ہیں معصوم کیوں کرتے ہو غم
بعد میرے انکا کیا ہوویگا حال　بس یہی انکا ہے اب مجکو خیال
فاطمہ کرنے لگے عرض جناب　یا رسول اللہ در روز حساب
کر رہوا کی حمد کے نیچے زرب　بخشش امت رہوں کرتا طلب
اپنی امت کے پیاسوں کو تمام　بالیقیں دیتا رہوں کوثر کا جام
التجا کرتا رہونگا یہ زرب　تا کرے سنگیں عمل امت کی سب
فاطمہ نے عرض کی تب اے پدر　پاس تیرے بھی بناویں ہیں اگر
چاہتا حق سے رہونگا سر بسر　تا ہو آسانی سے امت کا گزر
تا نہ کچھ صدمہ ہوا انکو نار سے　اور تسلی ہو مری دیدار سے
... ہے صادق یہ سب اے شاہ المبین　سب ہوا فوت میں قیامت کی یقیں

روایت

یوں کہی سب عرض اے شاہ انام　حق نے فرمایا تحیات و سلام
آپ فرمائے بہت ناساز ہے　حقتعالی محرم ایں راز ہے

روایت

کہ وہ کہتا ہے سنو با درد و سوز　آہ عزرائیل آیا ایک روز
کر سلام اس شاہ دیں پر با ادب　اذن چاہا آنے کو پیش تب
آہ ملنے کی نہیں فرصت ہے اب　اذن آنیکا کیا پھر وہ طلب
گھا گئے سب ہو گئے سن وہ ندا　ہوش میں آکر کہے شاہ ہدا
آپ فرمائے یہ اعرابی نہیں　ہے یہ عزرائیل اے بیٹی یقیں
فاطمہ سنتے ہی یہ بے اختیار　درد و غم سے ہو گئیں ہیں زار زار
لوگ سب سمجھے کہ پائے ہیں وفات　فاطمہ رونے لگیں رقت کی سات
کچھ نہیں حضرت دئے انکو جواب　پھر لگی کرنیکو یوں عرض جناب

کرتے کرتے یہ وصیت شہریار　آہ خود رونے لگے بے اختیار
بولے امت کیلئے روتا ہوں میں　فکر سے انکے حزیں ہوتا ہوں میں

روایت

آپکو فرماؤں میں پاؤں کہاں　تب کئے ارشاد سالار جہاں
پوچھی خاتوں گر نہ پاؤں میں وہاں　حوض کوثر پہ کہے شاہ جہاں
پوچھی کوثر پہ بھی گر میں نا ملوں　بولے حضرت پاس میزان کے رہوں
بولی گر نا ہو وہاں اے شاہ ناس　آپ فرمائے رہونگا پل کے پاس
شاہ فرمائے نہ گر پل پر ملوں　دار دوزخ کی کنارے پر رہوں
دوزخ و امت کے آکر درمیاں　ہوونگا حائل ہوتا انکو اماں
جب سنی بی بی یہ حضرت سے کلام　یہ شفاعت کی بشارات عظام
باپ میرا ہے اس امت کا شفیع　ہے شفاعت میں اسی شان رفیع
یہی روایت ہے کہ جبریل امیں　ایکدن آکر بہ نزد شاہ دیں
اور پوچھا ہے کہ اسلوب مزاج　اے مرے محبوب ہے کسطرح آج
یوں عبادت شہ کی از رب الجلیل　تین دن آکر گئے ہیں جبرئیل
نقل ابن عم خیر الناس سے　آئی عبداللہ بن عباس سے
سات تھے اسکے ملا ایک یکبار　آ کھڑا بر حجرہ شاہ خیار
اسکو اعرابی سمجھ حضرت بتول　بولے تا جب تواں ہیں اب رسول
حضرت زہرا نے دی یونہی جواب　وہ کیا پھر سخت آواز اک شتاب
کسکا یہ آواز ہے اے فاطمہ　ماجرا وہ سب کہی ہے فاطمہ
پدر سے کرتا ہے بچوں کو یتیم　زن کو بیوہ مرد سے بخوف و بیم
اپنی رکھ سینے پہ تب دخت بتول　اپنی چشم پاک کو کھولے رسول
اور لگی کہنے کہ اے سیر پدر　کھول آنکھیں کیجے اک مجھ پر نظر
اے رسول اللہ اے بابا مرے　فاطمہ قرباں تمام پر آپ کے

کھول آنکھیں اک نظر فرمائیے
آخری اک بات مجھ سے کیجیے
ہم ملال عزمیں تیرا دیکھ غم
آہ اب تم جاتے ہیں با درد و الم
اور کہیے پڑھ جبکہ ہیں حالت اب
آیۂ انا الیہ راجعون
اور مری بیٹی کہ زہرا ہی بتول
جب بہت رونے لگیں ہو کے ملول
فاطمہ زہرا بس خنداں ہوئیں
اور بہت خوشحال و دلشاد آئیں پھر
یوں کہیں پیغمبر سے زہرا بتول
اب نہ کہہ سکتی ہوں پیارے رسول
جب کہی ہیں سرور عالم وفات
پھر ہیں پوچھی بولے کیا ہے وہ بات
تو ملیگی بیٹی آ مجھ سے جہاں
حشر میں تو ہوگی خاتون جہاں
بھی روایت ہے کہ شاہ دین تب
یوں دعا مانگی ہیں از درگاہ رب
اشک آنکھوں سے جاری آپکے
یوں لگی ہیں پوچھنے تب درد سے
سبز ابنین مکرم ہیں کہاں
یعنے حسنین معظم ہیں کہاں
آہ صاحبزادگان سرور کو دیکھ
ایسی حالت میں وہ پیغمبر کو دیکھ
آپکے سینے پہ آ پڑ دو گرے
اور منہ سے منہ لگا تکنے لگے
اور کئے تاکید سب اصحاب کو
بلکہ سب امت کے شیخ و شاب کو
پھر وہ دونو کو لگا اپنے گلے
انکو سمجھے بہت الطاف سے
آہ شہزادے نہ ہوتے مجھے جدا
شور غم کا آہ محفل میں پڑا
نزع کا جب حال تھا اس شاہ پر
سرور کونین عالی جاہ پر
شاہ عالم ہو گئے ہیں تب جدا
شور غم کا آہ محفل میں پڑا
یا نبی اب کھول آنکھیں دیکھیے
اک وصیت اب مجھے فرمائیے
کہ وصیت جو کیا ہو تجھ کو کل
یاد رکھ اسکو اسی پر کر عمل
اور فرمائے ہیں تب شاہ عرب
کہ وصیت اسطرح پوچھے ہیں تب
جلد حاضر ہو علی نامدار
بیٹھے حضرت کی سرہانے اشکبار
کہ یہودی سے فلاں زر اسقدر
یاد رکھ تو میں لیا ہوں قرض کر

کھول آنکھیں تب کہے خیر البشر
اسقدر ہمت ہو تو اے لخت جگر
اپنی دست پاک سے شاہ عرب
فاطمہ کے اشک پونچھے ہیں سب
بعد فرمانے لگے ہیں الغرض
اک جزا ہے اس مصیبت کے عوض
مصطفٰے نزدیک اپنی تب بلا
آن کچھ مخفی کہے ہیں با صفا
عایشہ کہتی ہیں پایا اسکا سبب
پوچھا اسدن فاطمہ زہرا سے جب
جبتلک زندہ تھے سالار جہاں
وہ نہیں ظاہر کئے راز نہاں
تب کہی فرمائے مجھ سے شاہ دیں
کہ سب اہل بیت سے تم پیش یقیں
پہلے ملنے کی بشارت سنکے میں
کی ہیں خوشحال اپنی جان تن
یا الٰہی اب جدائی پر مرے
فاطمہ غمگین نہایت انکو ...
بولیو اب سید دلبندان کہاں
نور چشمان پیمبر فرزندان کہاں
فاطمہ حاضر کئے حسنین کو
مصطفٰے کہے قرۃ العینین کو
اسطرح رونے لگے بے اختیار
دیکھکر انکو بہت سب زار زار
سرور کونین انکو سینہ لگا کے
انکی پیشانی پہ تب بوسے ...
کہ یہ ہر دو سے رکھو الفت تمام
اور بجا لاؤ انہوں کا احترام
کر وداع انکو کہے اسطرح تب
آہ تم سے جدا تم ہو تو اب
اشک آنکھوں سے بہاتے تھے بہت
شور اک غم کا مچا گھر میں بہت
فاطمہ زہرا تب آخر ناگزیر
انکو سمجھا از وجوہات کثیر
آہ اگر عایشہ نے بعد ازاں
عرض کی لیا از شہ سرور جہاں
انکو فرمائے کہ نزدیک آ مرے
آئیں جب نزدیک تب ایسا کہے
عرض پھر حفصہ نے کی آکر یہی
شاہ فرمائے ہیں انکو بھی وہی
کہ علی میرا برادر ہے کہاں
مرتضٰی شیر غضنفر ہے کہاں
اپنے زانو پر رکھے سر شاہ کا
انکو فرمائے نبی اے مرتضیٰ
جو اسامہ کا ہی لشکر اے امین
اسکی تیاری میں آخر جاوہ یقین

قرض ہو جو ذمہ میرے بالضرور
جلد تر کر دے ادا تو بے قصور

اور پیغمبر نے اے بھائی مرے
آہ مکروہات پہنچینگے تجھے

اور جب دیکھیگا تو اے باوقار
کہ کئی پہلے لوگ دنیا اختیار

اور آگئی ہی روایت اے خبیر
کہ وصیت یہ نبی کی ہے اخیر

حق بجا لائیں انکے جاوداں
تم ڈرو حق سے سراسر عیاں

روایت

جب دنی ہیں آئی سالار انام
با ادب آکر کیا ہے وہ سلام

حکم مجھکو ہو تو کرونگا قبض جان
ورنہ خالی ہاتھ جاؤں بیگماں

جبرئیل اول پہلا کیا سب کے سب
پوچھتے تھے آپکا احوال اب

شہ نے کہا اے دوست میرے باوفا
مجھسے اس حالت میں تو کیوں ہے جدا

[illegible] رحم کو دی پروردگار
اب کیا ہے حکم ایسا آشکار

[illegible] آنکھ کی بجھا دے جلد تر
اور کیا یہ حکم حور العین پر

[illegible] ہو بانکہ تم صف بہ صف
آتی ہے روح رسول باشرف

جبتلک تو اور تیری امت سبھی
داخل جنت نہ ہونگے اے نبی

حوض کوثر اور ہو دامقام
دیویگا تجکو خداوند انام

کہ تو دل سے اپنے راضی ہوویگا
فرح و بہجت سے بیحد لیویگا

[illegible] علی ہیں ہے تیرا انتظار
بلکہ ہے مشتاق تیرا کردگار

[illegible] ہے فکر امت کی بڑی
درد امت کا ہے مجکو ہر گھڑی

[illegible] فرمایا کہو جا بسلام
تیری امت کے گنہگاران تمام

جب کہی حضرت سے یہ روح الامیں
بخشکے فرمائے ہیں انکو شاہ دیں

تا کرے توبہ تو کیا ہے اسکا حال
یاد کیا آہ وہ رنج و ملال

گر ہو تائب اسکو بخشوں یا نبی
بولے حضرت سے زیادہ راہ بھی

شہ کہے ہفتہ بھی زیادہ ہے ہنوز
حق کہا مرنیکے آگے ایک روز

اور کہے تو سب سے پہلے ہے سو آ
حوض کوثر پر ملے روز جزا

تو نہ ہو دلتنگ ان صدمات پر
صبر کر تو صبر کر تو صبر کر

چھوڑ تو دنیا کو کر عقبیٰ قبول
یہ وصیت یاد رکھ ہرگز نہ بھول

کہ نگہ رکھو نمازوں کو مدام
خوش رکھو باندی غلاموں کو دوام

پیٹ بھر انکو کھلاؤ اور پہناؤ
بات نرمی سے کرو اور مت ستاؤ

الغرض کہتے ہیں عزرائیل نے
اذن چاہا گھر میں آنیکے لیے

اور کہا یہ ہے مجھے حکم خدا
تابع فرماں ہوں میں آپ کا

مصطفیٰ پوچھی کہاں روح الامیں
بولا عزرائیل تب اے شاہ دیں

آئے ہیں ایسے میں روتے جبرئیل
اشک سے سینہ کو بھگوتے جبرئیل

عرض کی جبریل اے شاہ کریم
میں لیے آیا ہوں بشارات عظیم

کہ مقدس ہے پیغمبر کی روح
آج آتی ہے سما پر بافتوح

کہ سنوارو آپکو تم سب شتاب
اور فرشتوں کو یہ فرمایا خطاب

مجھکو بولا جا زمیں پر جلد تر
اور دے پیغمبر کو یہ خبر

سب رسل اور انکی امت پر تمام
داخل جنات ہونا ہے حرام

اور قیامت میں شفاعت سے ترے
چھوڑ دیتے لوگ امت سے ترے

اور بہت ایسے ہی درجات علا
دیوے حق تجکو مقامات علا

شاہ فرمائے یہ سن اے جبرئیل
کہ ہیں بہتر یہ بشارات جلیل

جا پھر چلے پاس اللہ کے
آکے پھر یوں عرض حضرت سے کیے

توبہ اپنی امت آگی ایکسال
گر کریں بخشوں انہیں بے قیل و قال

موت سے اپنی نہیں کسکو خبر
شاید آ جائے اک برس کا کوئی بشر

حکم حق آیا ہے دوسری بار بھی
اک مہینے کی بھی آگے ہاں کوئی

بار سیوم حکم آیا جانیے
آگے اک ہفتہ کے جو توبہ کرے

شہ کہے اکدن بھی ہے طول طویل
بعد یہ آیا ہے فرمان جلیل

سو بکے آگے بھی اک عنت اگر
ہووے تا ب اسکو بخشوں سربسر

گر کسی بندہ کیتیں اے دادگر
تب بھی توبہ نا میسر ہوا اگر

اپنی عصیاں سے اگر ہو شرمسار
بخشکر دوں اسکو جنت میں قرار

شرط ہے ایمان رہے باقی مگر
شرک سے بہتر عصیاں ہو وو تر

اسطرح کہنے لگے جبریل سے
تین مقصد اور باقی ہیں مرے

دو ہیں امت کی جو ہیں مذنبیں
شامت عصیاں سے انکے کہیں

جسطرح اگلی امم کی صورتیں
مسخ عصیاں کی ہیں شامت سے ہوئیں

میری امت کے جو کچھ اعمال ہیں
مطلع کر دیکو انپر سب کے تئیں

سنکے یہ باتیں نبی سے جبرئیل
جا کہے نزد خداوند جلیل

یعنے روز حشر باشان رفیع
آپ ہی سب امتونکے ہوں شفیع

اور فرشتے حقکے ہفتہ میں دو بار
پیر اور جمعہ کی شب میں باوقار

سنکے یہ حضرت سب خوش ہوگئے
اذن عزرائیل کو ہیں تب دئے

کیا لکھوں اب ذکر ہے سکرات کا
نزع جان شاہ موجودات کا

تم سنو یہ ذکر غم پر اضطراب
چشم سے جاری کرو دو جوئے آب

روایت

قبض روح پاک پہ مشغل ہوا
حکم پر حضرت کے وہ عامل ہوا

تھا سرہانے پہ ایسے میں ہاں
عبدالرحمن آیا میرا بھائی جاں

دیکھنے سے اسکو سمجھی میں نے تب
کہ ہے شاید خواہش مسواک اب

جب جھکے سر اشارہ شاہ دیں
لیں میں اس مسواک کو لیکر وہیں

پس چبا کے مسواک اچھی طرح سے
اور کی بعد از عنایت وہ مجھے

آہ تھی سکرات ایسی سخت تر
کہ مبارک رنگ شہ کا سربسر

آب تھا تب اک پیالہ میں دھرا
دست اشرف اسمیں رکھ خیر الورا

تو مرا یاور ہے اے رب صمد
سختی سکرات میں کیجے مدد

تب رسول اللہ نے باانکسار
عرض کی یوں از خدائے کردگار

تب کہا یوں حق نے اے پیغمبر حبیب
کہ وہ بندہ اپنے مرنیکے قریب

اتنی فرصت بھی نہ گر اسکو ملے
بخشونگا تیری شفاعت سے اسے

شاد یہ سنکر بہت شاداں ہوئے
جان و دل سے شاکر یزداں ہوئے

پہلا آگے گنہگاروں کو سبا
حشر [illegible]

اپنے دنیا میں [illegible]
اپنے [illegible]

تیسرے [illegible] دو بار
[illegible] کردگار

بخشش امت [illegible]
[illegible] شفیع کرو

پھر گئے آ عرض [illegible] رسول
حق کہا [illegible]

کوئی مقرب بھی بغیر اذن آپکے
فتح آں پا شفاعت [illegible]

جو عمل امت کی ہوویں خیر و شر
آگے آں آپکو دیتے خبر

ذکر غم آگے کروں اب کیا رقم
طاق ہے طاقت قلم کی اک قلم

گرچہ لکھ سکتا نہیں اے مومنو
مختصر کہتا ہوں احوال تم سنو

ملک کیا ہے اب جانے اب یہ
تم بہا دو چشم سے خون جگر

آہ پایا حکم عزرائیل جب
بیٹھے خدمت میں نبی کی باادب

عایشہ اسطرح دیتی ہے خبر
حالت سکرات میں حضرت کا سر

ہاتھ میں تھی اسکی اک مسواک تر
مصطفےٰ کرنے لگے اسپر نظر

عرض کی تب میں نے اے حقکے نبی
آپکو خواہش ہے کیا مسواک کی

چابکر دانتوں سے اپنے نرم کر
ہاتھ میں حضرت کے دی ہو جلد تر

ہاتھ سے مسواک ایسے میں گری
یا گر اخیر ضعف سے دست نبی

سرخ ہوتا زرد بھی ہوتا کبھی
اور پیشانی پہ آیا عرق بھی

ملتے تھے چہرہ پہ اپنے باربار
اور یہ کرتے دعا باانکسار

بولے عزرائیل سے پھر شاہ دیں
ہے بڑی سکرات کی سختی یقیں

تیری امت پر بھی کیا ای نیکنام　　ایسی ہی سختی کریگا تو مدام
قبض جاں آساں کریگا یا یقیں　　آجتک ایسا کیا ہرگز نہیں
ناتواں امت ہے میری سر بسر　　آہ انپر اسقدر سختی نہ کر
سختیاں انکی ہیں سب مجکو قبول　　تو نہ کر ہرگز غرض انکو ملول
آپکی امت پہ از حسن طریق　　انکی ہوں ماں باپ سے زیادہ شفیق
اپنی امت کی سفارش میں ہی جاں　　تر زباں تھی تر زباں تھے تر زباں
پھر کہے عرض ای امام الانبیا　　پھر نہ دنیا میں کبھو میں آؤنگا
دیجیے رخصت مجھے اے شہریار　　بول یوں رونے لگی میں زار زار
آہ تب اس سرور عالم کا سر　　گود میں تھا عایشہ کے آ پسر
تب کیا پرواز روح باشرف　　اس جہاں سے عالم باقی طرف
ہے روایت عایشہ سے آخیر　　تھا کلام پاک یہ شہ کا اخیر
تھی مہ مولد کی بس وہ بارہویں　　پیر کا تھا روز اقدس بالیقیں
آہ جب اس شاہ کی رحلت ہوی　　سارے عالم میں بڑی ظلمت ہوی
یہ ندا کرتے تھے بالائے فلک　　درد سے اس شاہ کے تھکے ملک
ہوی جوش ایسی ہیکنے کو لگی　　کہ نہیں سنی تھی ہیں ویسی کبھی
اور روایت دوسری آئی ہے ایک　　چادر جنت اڑا لائی ملک
جب بلحد گزری یہ مجھ پر لا کلام　　ہاتھ میں تھی جو پیالہ کھاتی ہوں طعام
ہے روایت جب ہوئی رحلت رسول　　ندبہ یوں کرتی تھیں حضرت بتول
آہ ای بابا یہ دنیا سے گئے　　جنت فردوس کو رونق دیے
آپکے بعد از اے ختم الانبیا　　کس پہ نازل ہو ویگی وحی خدا
یا الٰہی اب تو یہ روح بتول　　جلد تر پہنچا دے با روح رسول

روایت

کہ فراغت چھوڑ دی لیل و نہار　　فقر و فاقہ ہی کئے تھے اختیار

وہ کیا تب عرض شاہ انبیا　　قبض جاں کرتا ہوں جیسا آپکا
تب رہ شفقت سے شاہ مرسلین　　یوں کہے ارشاد ہمکو اے امین
بلکہ سب امت کی میرے سختیاں　　روح پر کرلے تو میرے بیگماں
وہ کیا ہی عرض اے مقبول رب　　خاطر اقدس کو رکھیے جمع اب
یوں ہی عزرائیل سے شاہ انام　　نزع کی حالت میں کرتے تھے کلام
آئے ہیں ایسے میں جبریل ہمام　　اور کہے سالار عالم کو سلام
آپکی خاطر میں آنا تھا یہاں　　آپسے آنا تھا خوش بس یہ کہاں
انکو تب رخصت دیے شاہ جہاں　　وہ گئے روتے ہوے بر آسماں
اور ہے دوسری روایت یہ جلی　　تھا مبارک سر یہ آغوش علی

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَ اَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی

اور تریسٹھ سال کی عمر شریف　　تھی رسول اللہ کی تب اے عفیف
مرتضیٰ بولے ندا ہے درد و آہ　　آسماں سے میں سنا وا احمداہ
عایشہ کہتی ہیں روح مصطفیٰ　　جب ہی ہوی جسم اقدس سے جدا
بر در حجرہ میں اٹھائی شاہ پر　　ہو رہی چاندنی جوں ماہ پر
ام سلمہ کہتی ہے بعد وفات　　میں رکھی اس شاہ کے سینے پہ ہات
اور وضو کرتی ہوں روز و شب یقیں　　ہات کی وہ بو خوش جاتی نہیں
آہ ہے بابا ہوے ہم سے جدا　　کر قبول اب دعوت رب العلا
خبر رحلت آپکی بابا مرے　　کون اب کہہ دیویگا جبریل سے
آہ ای بابا نہ بالائے سما　　ہم پہ پھر روح الامیں کب آئیگا
کر مجھے دیدار ہی انکے قریب　　حشر میں انکی شفاعت کر نصیب
عایشہ کہتی تھیں جب وہ مر گئے تب　　کہ وہ پیغمبر سے ہی افسوس اب
آہ ہے اس شیخ دین پہ درد ہے حیف　　انبیا کے سرور و افسر ہے حیف

غم سے اسکے گٹ ہوے سب یقین
رنج و اندوہ سے سینہ کفن رہے
اور تحقیق تو نہ بانہ رکھو کوئی دم
کوک اک اٹھی نہ سنگ شمنا
بالیقین اور تو والی صبح و شام
یونہی اہلبیت صبر کرتے رہے
السلام اے اہلبیت مصطفیٰ
بعد ہوا تعزیت چاہم ہمات
ہر مصیبت کیلئے نزد خدا
اب رفتار کھینچا تیغ تم پھر
بیوائی اہلبیت اب تم پر سلام
مجلس اصحاب مین پھر شور تھا
آہ کیا اہل صحابہ کا الم
بلکہ کہتے ہین ایسا صاحبان
اور علی با این شجاعت کے امین
عایشہ حجرے کے اندر بیٹھ کر
سرور عالم کی رحلت پر یقین
اور کہتے تھے کہ کیسا ہے یہ بات
بلکہ بیہوشی ہے بر خیر البشر
جو منافق ہین سے انکے ہاتھ
اسلئے تلوار ہی سر پر علم
پشت اطہر پہ جو تھے رکھی کو تات
اور یقین صاحب نبوت گم ہوئی

ایک شب ساری کبھی سوئی نہین
اور ظلم و جور سے اشرار کے
اے سمجھو اب احسان و کرم
فی الحقیقت تہا وہ محک امتحان
دیکھئے ہرگز نہین کہاے طعام
اس الم سے ہوش سب کہو دی رہی
السلام اے مردم درد و عزا
چکنے دولا ہے یقین بر ذی حیات
ہے مقرر اک تسلی اک جزا
جزع و بے صبری نہ ہرگز تم کرو
او رہو وہی رحمت رب انام
خضر نے بہی کے تب زار و نزار
جبکے سے کہنے ہین بلرزان قلم
آن جا تہے وہ سب کے رو فغان
پست ہو کر جا لگے تہے از زمین
آہ تمامی کیمین تہی تہین شام و سحر
حضرت فاروق کو آیا نہین
کہ رسول اللہ پائے ہین وفات
بلکہ تہی ہوشی کو وہ طور پہ
تا کہو اد یونگے دیکر سزا
اسطرح کہتے لگے مین وہ بہم
جلد تر دیکھی ہو ابن یا کذات
اب بلا تشک کہ شاہ نے نقل کی

رہ مقام صبر مین ثابت قدم
گاہ اندوہ ملالت کی غبار
راہ حق مین انکے دندان اقدس شال
کہ یہ محک امتحان کردگار
جو کی روٹی پیٹ بھر کہای نہین
غیب سے آئی ندا یہ سر بسر
رحمت و برکات خلاق انام
اور تمہارے کام کا اجر و ثواب
اور ہی ہر غایت کے اخراک خلف
ہے مصیبت یافتہ بس شخص
تہا یہ آواز ملک ای باصفا
یونہی نبی کی ہے تعزیت شہ کی ادا
ایسے حیران اور پریشان ہوگئی
آہ عثمان اس الم سے ای پسر
اور عبد اللہ انیس باصفا
با وجود ایسی جملہ بت کے عزم
کھینچکر تلوار اپنی پر غضب
قتل مین کر ڈالونگا بیشک اسے
بلکہ ہے یہ مجکو امید قوی
بولے تہی بعضے منافق بدصفات
جب عمر اسطرح سے کہنے لگے
غیب تہی مہر نبوت کی نشان
پہنچی ہے صدیق کو جب یہ خبر

نفس سے تھے جنگ کرتے دمبدم
شہ کو دامن تک پہونچی زینہار
جنگ مین مربا ہوی تیغ خون نثال
اسکا ظاہر ہوگیا کامل عیار
راحت دنیا کبھی پاے نہین
پر منادی ہمکو نہین آیا نظر
تم پہ ہر آن و ہردم بالدوام
تم کو پورا دیوینگے روز حساب
لیکن ہو واثق بجاے باشرف
فی الحقیقت اجر سے ہو دور ہو
تعزیت کرتے وہ آکر ادا
بولے بوبکر و علی یہ خضر تہا
سر بسر بے عقل و بیجان ہوگئے
ہوگئے مبہوت وگونگے سر بسر
آہ رو رو اس الم سے مرگیا
ہوگئی تہے جو اس لیے با خبر
در کے مسجد کے کہڑے تہے آکے تب
سرور عالم نہین رحلت کئے
اس قدر زندہ رہین حق کے نبی
گر نبی ہوتے تو پاتے وہ نجات
با ہمین رحلت کے ہاں شک مین پڑے
تب لگی کہنے وہ با آہ و فغان
آئے ہین اگر یہان و نالان جہان تہا

اور جبین پر شاہ کے بوسہ دئیے
سر اٹھا اپنا بہت زاری کئے

دیکھے بوسہ پھر اونہوں نے یہ کہا
آپ پیارا باپ میرے ہوں فدا

پاک و طیب آپ تھے جین حیات
پاک و طیب بھی ہو بعد وفات

آپکی ہی ذات پر تھا بالیقین
آپ پر دو مرگ آنے سے نہیں

گر ہمارے ہاتھ ہوتا اختیار
جان اپنی ہم کئے ہوتے نثار

اور نہ کرتے منع رونے سے مگر
چشم سے چشمے بہاتے سربسر

ہم سے پہنچا ای خداوند انام
اپنے پیغمبر پہ صلوات و سلام

یا محمدؐ یا حبیب رب ناس
یاد کیجے ہمکو اپنے رب کے پاس

بعد ازان وہ آئے ہیں نزد عمرؓ
جوش حدت پر تھی انکے نظر

انکو بولے بیٹھ جا ای باوقار
وہ نہ بیٹھے بلکہ بولے چندبار

بعد ازان انکو کہی وہ باصفا
اب یقین رحلت کئے ہیں مصطفیٰ

کیا نہیں تم نے سنا ہے باصواب
کہ نبی کو جو کیا ہے حق خطاب

اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ۝ وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ اَفَاِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ ۝

بعد ازان صدیق منبر پر چڑہا
اور بلاغت سے بہت خطبہ پڑہا

بعد تحمید الہی اور درود
یہ پڑہی ہیں آیتیں عز کی زرود

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ
وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْـًٔا وَسَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ۝ — سورہ آل عمران

جب پڑہی یہ آیتیں وہ باخبر
سست و حیران ہو ہیں تھے عمرؓ

دست و پا انکے گئے گویا ہی یار
ہو گئے مدہوش اور نقش جدار

ہو گئے مبہوت ہی سب حاضرین
گویا یوں سمجھے ہیں سب اہل دین

کہ وہ آیات آج ہی نازل ہوئے
اسکے ہی پڑہنے میں سب شاغل ہوئے

کوچہ و بازار میں پڑہتے تھے سب
گویا انکو آج ہی بھیجا ہے رب

بعد ازان فاروق بھی خطبہ پڑہی
اور یوں لوگوں کو تین کہنے لگے

کہ کہا تھا میں جو اول آشکار
کہ نہیں رحلت کئے شاہ خیار

بات وہ پاتا نہیں میں نے کتاب
اور نہ در عہد نبی عالیجناب

زیست کا میں شہ کے تھا امیدوار
تا ہماری کرکے سب تدبیر کار

بعد دنیا سے کرینگے انتقال
لیک جب جانا بلایا ذو الجلال

یہ کتاب حق تعالی ہے بجا
کہتے تھے جس سے ہدایت مصطفیٰ

لیجو بس تم اسکو سب اہل دین
اس سے راہ راست تا پاؤ یقین

نقل ہے فاروق سے ای محترم
کہ کہی وہ حق تعالی کی قسم

آیتیں قرآن کی وہ باصفا
جانیو گویا سنا ہی میں نہ تھا

آہ جب صدیق اکبر سے سنا
جلد لرزان ہو زمین پر گر پڑا

اور کہو اسطرح سے ابن عمرؓ
گویا پردہ تھا تمہارے منہ اپر

خطبۂ صدیق سے وہ اٹھ گیا
سمجھے سب رحلت کئے خیر الوریٰ

آہ و استرجاع تب کرنے لگے
یعنے انا للہ سب پڑہنے لگے

بعد اہلبیت سے سب تعزیت
کر ادا صدیق عالی مرتبت

غسل اور تجہیز اور تکفین کے کام
بولے متعلق یہ ہیں تم سے تمام

آپ آئے ہیں سقیفے کیطرف
جمع انصار و مہاجر باشرف

تھی وہاں تکرار تھی یہ انمیں تب
بولتے تھے اسطرح انصار سب

کہ ہو تم سے ایک اب بیشک امیر
اور ہمارے سے بھی ہو واک امیر

تب کہو صدیق انکے آگے پیش
ہے امامت از خبر حق قریش

سب صحابہ نے کیا اسکو قبول
کوئی نہیں اس سے کیا ہرگز عدول

زید بن ثابت کہا سالار دین
تھے قریشی اور مہاجر بالیقین

پس خلیفہ بھی مہاجر سے رہے　وہ قریشون کے اکابر سے رہے
پس کہی بوبکر با صحبت کرام　تم مقرر جسکو کرتے ہو امام
اس سے بولے بوعبیدہ اور عمرؓ　اپنی جیتے وقت پر خیر البشر
اور نزد آن امام بحر و بر　تم ہی تھے ہم سب سے بیشک وہ بہتر
بعد ازان دونو کے اصحاب کرام　ہاتھ پر بیعت کئے انکے تمام
اور عباسؓ علیؓ مشغول تھے　کام مین تجہیز اور تکفین کے
پڑھکے خطبہ یون کہتے ہین علیؓ　انکو ہے ہر امر مین شان جلی
ہاتھ مین انکے ہے انکا اختیار　اور یہی تم کو ہی تمہارا اختیار
تب کہے انکو علی مرتضیٰ　کہ نبی تم کو گئے تھے پیشوا
پس علیؓ اور دوسرے یاران سبھی　ہاتھ پر بیعت کئے اونکے تبھی
ہے خلافت حضرت صدیقؓ کی　بالیقین اجماع سے ثابت ہوی

حدیث

غسل پیغمبر کی تیاری کئے　اک ندا ناگاہ ایسے مین سنے
کون ہے قائل نہ پہچانے مگر　تب کہا عباس نے ای باخبر
پھر ہوی آواز دوسری جلد تب　بے تردد غسل دو حضرت کو سب
پہر صحابہ مین خلاف آیا وہین　غسل کپڑے نہ اتر دینا یا نہین
کہ برہنہ شاہ دین کو مت کرو　پیرہن ہی مین نبی کو غسل دو
غسل دے مجہکو سو لباسہی علیؓ　غسل حضرت کو دئے ہین آپ ہی
بس لئے تھے اس سبب سے ہی خدا　مجکو علم و حفظ زاید ہے دیا
لاش اشرف کو لٹا ہے بر سریر　اور پہنای کفن بھی ای خبیر

حضرت کے جنازے کی نماز کا بیان

ہے روایت آگے مرض الموت کے　جب خبر دی تھے لئے اپنی فوت کے
پوچھی کیسا دین کفن فرمای تب　جیسے یہ کپڑے کہ پہنا ہون اب

جو تھے ہم انصار سالار امم　یون خلیفے کی ہین انصار ہم
ہاتھ پر بیعت کرو تم اسکے سب　مین بھی بیعت اس سے ہان کرتا ہون اب
سب پیمبر حکم امامت بر نماز　دی تمہین سب سے کئے ہین سرفراز
پس خلافت کے بھی تم ہو سزاوار　اٹھکے بیعت دی ہر دو آشکار
حضرت عباسؓ و حیدر اور زبیر　طلحہ اور مقداد بہی ای اہل خیر
بعد ازان صدیق اکبر باصفا　انکو اور سارے صحابہ کو بلا
انکو مین کرتا نہین ہون لا کلام　اپنی بیعت کیلئے اب التزام
بلکہ تم جانو گے اولیٰ جسکے تئین　پہلے بیعت اس سے اب کرتا ہون مین
کون سکتا ہے تمہین پیچھے کرے　مین بدل خوش ہون خلافت کیجے
جو کئے ہین ایسے بیعت آشکار　جملہ اصحاب ہین تیتیس ہزار
نص قطعی ہے یہ اجماعی دلیل　اس خلافت پر یقین ہے قال و قیل
جبکہ عباسؓ و علیؓ مرتضیٰ　اور رجال اہل بیت باصفا
پاک ہے بے شبہ ختم المرسلین　غسل دینے کی انہین حاجت نہین
کہ نہین معلوم ہے کسکی ندا　ترک سنت کیون کرین ایسے بھلا
جو کیا تھا منع ہے ابلیس دون　اور یقین مین خضر ہو نہین خضر بین
نیند اک سب صحابہ پر چہا　گھر کے کونے سے ہوی تب اک ندا
حکم حیدر کو کئے تھے مصطفےٰ　کہ غرض سے ہفت مشک آب لا
ناف اور زیر بغل مین جو کہ آب　جمع تھا اسکو پئے حیدر شتاب
پس مفاصل لگا خوشبو تمام　اور بنجور سہ بار دی ای نیکنام
اجلے کپڑے تھے یمن کے تین وہ　عنبر و دستار و قمیص ای نیکخو
اور حضرت کے جنازے کی نماز　جو ہوی مین لیجو با سوز و گداز
پوچھی ہو وین کون غاسل آپکے　بولے اہلبیت کے مردان مرے
یا ہو مصری یا یمانی جو ملے　دو کفن لیکن کفن اجلا رہے

صدیق اکبر کی خلافت نص اجماع سے ثابت

حضرت کا غسل و تکفین

بعد پوچھی ہین جنازی پہ نماز
اور فرماے نہ غم سی روؤ تم
اور جز اخیر خلاق رہی
میری مرقد کے کنارے رکھ کو تب
بعد میکائیل و اسرافیل ہے
لیک عبد الحق محدث باصفا
جاؤ تم سب گھر سر مرقد پہ لا
بعد انکے آکے اصحاب کرام
چرخ سے فوج ملک آنے لگے
پس جماعات صحابہ با نیاز
دفن مین اس سید عالم کے تب
دفن حضرت کو گئے ای سینہ صاف
حضرت صدیق نے دی یہ خبر
اور علی بولے کہ ہر روے زمین
عایشہ کے حجرۂ اقدس مین ہی
حضرت عباس و فضل و قثم
آہ وہ اسطرح دیتا ہے خبر
غایت الطاف اور رحمت سے ہی
آپکی امت مین کردی جان نثار
ای خداوند جمیع کائنات
قدر اشرف کی بلندی جانئے
حضرت زہرا کا کیا لکھون الم
چھ مہینے یونہی دنیا مین جئے

کون پڑہنا ای شہ عالم نواز
دیکھا صبر و شکیبی لیو تم
میرے جانب سے کرتی مجکو عطا
ایک ساعت چھوڑ کر تم جاؤ
اور انکے بعد عزرائیل ہے
یہ روایت بھی مدارج مین لکھا
بھیجیگا مجھ پر صلوٰۃ اول خدا
سب ادا کرین نماز اپنی تمام
کر نماز اس شاہ پر جانے لگے
منفرد پڑہتی تھے حضرت پر نماز
ڈھیل اتنی رودنی اہی سبب
اور مدفن مین بھی آیا اختلاف
کہ سنا ہون مین ز سالار بشر
نزد حق کوئی اس جا سے افضل نہین
کھودا قبر لحد بوطلحہ تھی
اور علی مرتضی پہ درد و غم
چہرۂ سرور پہ کی مین نظر
امتی کہتے تھے رب امتی
آپکے پیرو رکھے سرو جہار
کر اس امت مین مری موت و حیات
ہے روایت چار انگل کی رکھی
کیہان ہے آہ بیطاقت قلم
سیوم رمضان کو رحلت کئی

پوچھ یہ یاران لگے رونے تمام
حق تعالی تم پہ سب رحمت کری
غسل دیکر اور کفن پہنا مجھے
جو پڑہیگا پہلے میری پر نماز
ساتھ لے فوجین ملک کی آئینگے
کہ کئی ارشاد یون خیر البشر
پھر جو اہل بیت کے ہین بی بیان
پس بحسب حکم سالار خیار
پس رجال اہل بیت باصفا
جب تہی سب عالم کے وہ شہ امام
پیر کے دن کی ہے حضرت نے وفات
کوئی گھر مین کوئی مسجد مین کہا
ہر نبی جس جای پہ رحلت کیا
کہ جہان پر قبض ہو روح رسول
وقت سحر اور چارشنبہ کی تہی شب
قبر مین شہ کو اتاری ای خبیر
لب ہلاتے تہے رسول انس و جان
آپ پر امت کو حق کردی فدا
اور شفاعت سے نبی کے کارساز
اور اس امت مین میرا حشر کر
الغرض جب دفن سے فارغ ہوی
آہ زہرا شاہ کے بعد وفات
ہو وے اس خاتون پر حق سے سلام

روونی ہین آپ بھی شاہ انام
اور گناہان سب تمہارے بخشدے
پس اٹھا کر تم جنازی کو مرے
دوست میرا جبرئیل پاکباز
پڑہ نماز ین وی مری پہ جائینگے
کہ جنازی کو مرے تیار کر
وی نماز آگزارین بعد ازان
لا جنازی کو رکھے نزد مزار
اور اہل بیت کے بعد از نساء
آپکے کیون ہو جنازی پر امام
چارشنبہ کی یقین جب آئی ساعت
اور کہا کوئی در بقیع باصفا
بالیقین اسی جگہ مدفون ہوا
سب صحابہ نے کیا اسکو قبول
دفن سرور کو کئی ای باادب
باہر آیا ہی قثم سب سے اخیر
مین سنا نزدیک لیجا اپنی کان
اور نہ حضرت سے ہو میت جدا
اپنی رحمت سے کرے بس سرفراز
کر شفاعت سے نبی کے بہرہ ور
تعزیت سب آکے زہرا سے کئی
مین بیٹھے اور زمین کئی زنہار بات
اور انکے پدر امجد پہ مدام

عائشہ بھی باندھکر حجرے کا در / در دین حضرت کے تھین شام و سحر
اور اس غم سے کئی صحب کبار / مر گئے بیمار ہوکر آشکار
کہ سوا تیری نبی کے غیر پہ / ہم نہ کر سکتے ہین اب ہرگز نظر
ذکر کیا انسان تھا بلکہ ہر فلک / کہتے تھے واحسرتا رو رو ملک
اونٹنی شہ کی سواری کی جو تھی / یعنے قصوا چارے پانی سے تجی
اور مرکب شہ کا جو یعفور تھا / اس الم سے روز و شب رنجور تھا
اک کنوئین مین جا گرا اور جان دیا / کیا سعادت دو جہانکی وہ لیا
بر کلام فاطمہ ای نیکنام / اب کرون مین ابیاتکو اختتام
اور ہنبا رکھ قبر سے لے خاک پا / اپنی آنکھون پر رکھو وہ دردناک

ماذا علی من شم تربۃ احمد / ان لا یشم مدی الزمان غوالیا
نفسی علی زفراتہا محبوسۃ / یا لیتہا خرجت مع الزفرات

آہ اب لکھتا ہون اسکا ترجمہ / یعنے فرماتی ہین ایسا فاطمہ
پھر نہ سونگھے وہ کوئی خوشبو بھی / ایسی خوشبو اور کسی مین ہو وگی
وہ مصائب آپ مین گر ایام / روز روشن ہووین اتنین سر بسر
کاش اس درد و الم کے [illegible] / ہے بلا میری نکلجاوے تو جان
/ میری طول زندگی کی خوف سے

یونہی سب اصحاب نبی ہی بنیان / تھے اسی ماتم مین ہر آن و زمان
اور کئے مانگے دعا ای ربنا / آہ ہمکو جلد اب اندھے بنا
حق نے کی انکی دعا مین سب قبول / ہو گئے اندھے وہ محزون و ملول
اور تھا یہ درد و غم جنات پر / جن تو کیا ہے بلکہ حیوانات پر
اسکے بھی بیل کے آنکھ سے تھے روان / دیکھی اس دردین ہی اپنی جان
دوڑتا تھا ہر طرف اندوہگین / اور اپنا سر ٹپکتا بر زمین
آہ اب طاقت نہین ہے در قلم / کر لکھے آگے یہ حال درد و غم
ہے روایت حضرت شہ [illegible] / آکے بعد دفن بر قبر رسول
آہ وہ نالان و گریان بیقرار / شعر یہ پڑھنے لگے مین دلفگار

صبت علی مصائب لو انہا / صبت علی الایام صرن لیالیا
لا خیر بعدک فی الحیوۃ وانما / ابکی مخافۃ ان تطول حیاتی

کیا نہین اس شخص کو پہنچی یہ بات / سونگھے جو قبر رسول کا نبات
آہ از ترحیل شاہ انبیاء / جو کہ پڑی ہین سختیان اب مجہہ پہ آ
اسکے ہی آواز غم مین میری / آہ قیدی ہوگئی ہے بیگمان
یا نبی آپکو بعد از یقین / بہتری کچھ میرے جینے مین نہین
روز ہی کون غم یہ لاحق ہے مجھے /

قبر شریف مین حضرت حیات حقیقی سے زندہ رہنے کا بیان

ای مسلمانون یہ الفاظ وفات / اور کفن و دفن اور غسل و ممات
دلکو اسکے ذکر کا یارا نہین / پر سوا اطلاق کے چارہ نہین
جبکہ ہے اس سرور عالم کی ذات / مبدء کل حیات کائنات
جسطرح زندہ ہین پہلی [illegible] / یونہی زندہ ہین تجھ جن و ملک
اور زیادت نازکی ای باکمال / ہے حواس خوش غیرہ سب بحال
پڑھتے ہین قبر مبارک مین نماز / اور دیتے ہین اذان ای باناز

جو ہوئی مذکور سرور کیطرف / ہے مجازًا وہ ہمیشہ کے طرف
غیر زین اطلاق الفاظ گران / ہے محال و غیر ممکن یہ بیان
فی الحقیقت آپ با جسم شریف / ہین حقیقی زندہ در قبر شریف
اور نہین ہرگز گلا ہے جسم پاک / اس شہ ارض و سما کا زیر خاک
بیٹھنا اٹھنا ہے جانو روز و شب / باقی ہین حرکات اور سکنات سب
اور قرآن کی تلاوت صبح و شام / بالیقین کرتے ہین شاہ انام

موت اک ساعت کی ہی دیکر خدا
دفن کے بعد پھر زندہ کیا

اور نہین تقسیم پایا سربسر
ترکہ نبی کا شاہ کی اولاد پر

اور معارف ہی وہان نبی کی غذا
جون ملک کو ہی غذا یاد خدا

اور سبکی اپنے تصنیفات مین
یونہی لایا خاصکر طبقات مین

شیخ ابو یعلی نے از نقل ثقات
یہ روایت کی انس سے پاکذات

اور حق کے خاصگان پاکذات
مرقدون مین اپنے پڑھتے ہین نماز

مصطفے فرمای بھیجیگا درود
نزد قبر آکر مری جو با سعود

اور جو بھیجین غائبین مجھپر درود
لا ملایک مجھکو پہنچاتے ہین وہ

اور حدیث آئی ہی اک جو حقشناس
کہ موکل اک ملک ہی قبر پاس

گرچہ سنتے ہین وہ خود خیر البشر
واسطے تعظیم کے ہے یہ مگر

حدیث

جو تمہارے ہین عمل ہی با صفا
وہ ملایک مجھکو پہنچاتے ہین لا

بیہقی بولا احادیث کثیر
بر حیات انبیا آئے بشیر

قبر مین اپنی وہ پڑھتے تھے نماز
اور ملے دیگر رسل بھی پاکباز

اور فرمایا بہت بھیجو صلوة
جمعہ کے دن مجھپہ تم اے نیکذات

عرض کین یارون نے تب نبی سے زود
آپ پر معروض ہوئیگا کیونکر درود

انبیا کے جو ہین اجساد کرام
حق کیا کھانا زمین پر ہی حرام

ہو گئی ثابت کہ جسمی دنیوی
ہی بلاشک وہ نہین ہی معنوی

کہ مجرد انکو ہی ابقای روح
اور جسد باقی نہین ہے اے فتوح

ورکشی گرتا ہی شہ پا دفات
کیا عجب ہے حق دیا ہو حیات

عادیہ اسباب سے اغذیات
اسپہ ہی مشروط دنیا کی حیات

جونکہ در حالات حزن ابتہاج
بعض مردم کو غذا کی احتیاج

انبیا کو جو ہی برزخ مین حیات
احتیاج انکو نہین ہی اغذیات

لی ہو نہ پھر آپکے ای اہل دین
عدت اس ہی واسطے آئی نہین

لیسے زندہ ہین حقیقی جانئے
دور اپنے اہل سے گویا ہوئے

سب ہی مذکور در قرآن عظیم
اور مواہب مین بھی ہی نیک اے فہیم

اور حیات انبیا مین بس صحیح
شبہ سی وارد ہین احادیث صحیح

گرکہو ارشاد ہون خیر الورا
اپنی قبرون مین ہین زندہ انبیا

حدیث

گوش ہی سن اسکو مین اپنے شتاب
قبر مین دیتا ہون انکا پھر جواب

حدیث

حاضرین جب کہ کرتے ہین سلام
عرض پھر ورد وہ کرتا ہی مدام

بادشاہون اور امیرون کے حضور
جون نقیبان ہین کہڑے با شعور

اور فرمائے ہین شاہ مرسلین
کہ ملک سیاح ہین جو بر زمین

شکر مین کرتا ہون نیک اعمال پر
اور استغفار بر اعمال شر

بعد اسکے وہ وہی لایا خبر
قبر موسی پر گئے جو شہ گذر

حدیث

کہ تمہارے وہ درود ان کلام
ہوتے ہین معروض مجھپر تمام

تن تو پوسیدہ ہوا ہو وےگا تب
تب کئے ارشاد وہ محبوب رب

بولتا ہے یون ہی راج مین نہان
کہ حیات اقدس پیغمبران

معنوی ہی ہان شہیدونکی حیات
مت سمجھ ویسی ہی نبیونکی حیات

اور شہیدونکی ہی روحونکو عبور
کرتا ہی داخل با جواف طیور

اور اس دنیا مین جو ہین زندگان
انکو حاجت ہی غذا کی جاودان

باوجود اسکے بھی قادر ہو خدا
کہ رکھے زندہ مقرر بے غذا

دیکھ اک مدت تلک ہوتی نہین
باوجود اسکے وہ جیتے ہی نہین

دہلوی لکھتا ہی یہ اے باکمال
کہ حدیث آئی ہی در صوم وصال

کہ ابیتُ عند ربی مصطفیٰ
اور یطعمنی و یسقینی کہا
یعنی رب کے پاس ہوں رہتا ہوں شب
ہے کہلاتا اور پلاتا مجکو رب

بس ہے کافی یہ حدیث باصفا
اور ثبوت اِین مراد و مدعا
عالم برزخ میں لیس آپ طعام
بہیجے جنت سے غذا و ندا نام

یا ہو وہ احسن حالت وقت حضور
بس وہی ہووے غذای باشعور
اس بحث کے ہیں دلائل بیحساب
گر لکہوں ہووے مطول یہ کتاب

فارسی عربی اسمین اہل حُب
عالموں نے مستقل لکہے کتب
خاص شیخ دہلوی لکہا ہے خوب
یہ بیان پاک در جذب القلوب

لیک ہندی میں نہیں آیا نظر
میں وہ لکہونگا خدا چاہے اگر
حافظ و علامہ شیخ ابن حجر
شرح ہمزیہ میں اپنے سر بسر

شیخ غزالی منقذ سے یقین
نقل فرماتا ہے ای خوش بین
کہ یہ بیداری بہت سے اولیا
پاتے ہیں دیدار شاہ انبیا

چونکہ قطب وقت شیخ شاذلی
اور ابو العباس باشان جلی
نوم و بیداری میں اپنے با نیاز
رویت نبوی سے تہی بس فراز

بلکہ یون کہتا ہے شیخ شاذلی
اک پلک مانند ملک سے ہین کبہی
گر نہ دیکہوں شاہ عالم کا جناب
مومن اپنے تئیں نجانو بالصواب

اور کہتا ہے اسی معنی ای خبیر
پیر میرا اور ہر اک والد کا پیر
شیخ شمس الدین محمد باصفا
دیکہتا اکثر جمال مصطفیٰ

اپنی بیداری میں وہ خفتا کمال
اور اگر اس سے کوئی کرتا سوال
شیخ تب یون بولتا ای باشعور
عرض کرتا ہون پیمبر کے حضور

بو کہ اسطرح ہوتا ہے عجیب
پس یون دیتا خبر بیشک و ریب
کر یقین اسباب میں وہ عرب ہے
اسطرح ارشاد فرماتے ہین آپ

جسطرح دیتا خبر وہ سینہ صفا
پہر نہیں ہوتا کبہی اسکا خلاف
کیجیے انکار سے اسکے حذر
زینہار ہو انکار اسکا سر بسر

بلکہ از ارواح بعض کاملین
فیض پائے طالبان حق یقین
جونکہ از قبر جناب بایزید
شیخ خرقانی بو الحسن تہا مستفید

ذکر اسکا در کتاب مثنوی
اس طرح لایا ہے پیر معنوی
کہ حسن باشد مریدی زامتم
در سبق گیرد ہر صباح از تربتم

گفت من ہم نیز خوابش دیدہ ام
وز روان شیخ این بشنیدہ ام
ہر صباحی رو نہادی سوی گور
ایستادی تا ضحی اندر حضور

تا مثال شیخ پیشش آمدی
تا کہ بی گفتی شکالش حل شدی
تا یکی روزی بیامد با سعود
گور ہا را برف نو پوشیدہ بود

توئی بر تو برف ہا ہمچو علم
قبہ قبہ دید جانش شد بہ غم
بانگش آمد از حظیرۂ شیخ حی
ہا انا ادعوک کی تسعی الی

ہین بیا این سو بر آواز من شتاب
عالم ار برفست رو از من متاب
حال او زان روز شد خوب و پدید
آن عجائب را کہ اول می شنید

تہا مرے مرشد کا جد باکمال
صاحب کشف و شہود و وجد و حال
یعنی شیخ محی دین عبد اللطیف
قطب دوران ذو التصانیف شریف

ذوق کی دریا کا در شاہوار
تہا تخلص اسکو ذوقی سازوار
حال و قال و جذب میں تہا یکتای زمان
بایزید وقت شبلی زمان

شعر میں ثانی جامی تہا یقین
عصر کا اپنے نظامی تہا یقین
اس سخن میں کچھ نہیں ہے اشتباہ
اسکے تصنیفات ہیں اسپر گواہ

عالم طفلی ہی از فضل غفور
اسکے تہا شان ولایت کا ظہور
نوجوان تہا جبکہ وہ بدر کمال
تہا درخشان اسکے نور جذب حال

عمر اسکی جب تہی تا چالیس سال
نوش فرمایا ہے تب جام وصال
اس قلیل عمر میں وہ ای فہیم
لکہا ہر اک فن میں تصنیف ضخیم

فارسی تازی مین وہ عرفان کی گنج
سر بجیب ہو تا ہی فرماتا تھا جب
سر بجیب اسوقت ہو فرماتا تھا
اور سید ابوالحسن اسکا خلف
تھی قناعت مین جسکی شان جلیل
طفلگی مین ہوگیا تھا جب یتیم
عالم رویا مین اپنی بارہا
منکشف ہوتی تھی اسپر بالصواب
خواب مین اک شب علی مرتضی
اور فرد العصر قطب الواصلین
تیرہوین صدی کا مجدد اور امام
دہ دیا اس طرح سنت کا رواج
یہ مقدس بھی ز ازواج کرام
اور زبان پاک مین کر اپنی تر
اور اس رویا مین حق کا وہ اثر
ایک شب بعد اسکے وہ عالیجناب
اک لباس فاخرہ اسکے تئین
خواب سے جب یہ ہوا ہی کامیاب
اور روح نقشبند محترم
اور گیا تھا ایکدن وہ نامدار
روح پاک اسکی ملاقی ہو تبھی
سبھی طرق مین صوفیہ ذوالجلال
اور محقق اسکا شیخ معنوی

ہینگے نظم و نثر مین تا تصنیف بیج
غوث اعظم یون کیا ارشاد اب
کہ مصنف اسکا سچی یون کہا
یادگار پیشوایان سلف
اور توکل زہد مین تنہا بعید ال
جد امجد سے لیا فیض عظیم
فیض اسکے روح اقدس سے لیا
فیض روحانی ہی ہی اسکی بخواب
غسل سے اسکو معزز کر دیا
سید احمد امام العارفین
رکن شرع و ملک تیر الانام
کہ ہوا تا راج بدعت کا رواج
فیض پایا ہی بہت ای نیکنام
ایک اک اسکو کہلا سے سر بسر
العش پاک کر اپنی مین پایا جلد تر
حیدر روز ہر کو بھی دیکھا بخواب
حضرت خیر النسا پھر آئے ہین
اور بہی اسپر ہوئے ہین فتحیاب
ایکدن اک پیر تک سر دو ہم
بر مزار قطب دین بختیار
اسپہ فرمایا توجہ اک قوی
فیض سی اپنی اوسی بخشا کمال
ہے یقین حضرت عبد العزیز دہلوی

جب حقایق مین کوئی کرتا سوال
اور ز ابیات کتاب مثنوی
پس وہ ہی کہتا معنا بے نظیر
محو عرفان پاک و مرضا قدم
باوجود فقر با شان علی
یعنے روح حضرت غوث الانام
اور تصوف کے لطایف اور نکات
اور علی کی روح سے بھی ای رشید
جب ہوا بیدار ہو وہ شیخ زمن
صاحب سیر و سلوک و جذب و حال
جسکی ارشاد و ہدایت سے خدا
فیض سی جسکے جہان پر نور ہی
عالم رویا مین اسکے مصطفے
جب ہوا بیدار وہ اس خواب سے
منکشف اسپر علوم قدسیہ
ہوگیا اس خواب مین وہ طفل سا
قد پاک اسکا تبھی ای ارجمند
اور مقدس روح محبوب خدا
ہوکے ظاہر ایک تاثیر عظیم
اور اسکے مرقد اطہر پہ جا
یونہی ارواح بزرگان سی گیتہ
نقشبندیہ طریقہ مین عجب
روح پر رحمت کری انکے خدا

اس محقق سی تو وہ باحال و قال
پوچھو جاتا گروہ شیخ معنوی
جون ستارہ تھین وہ کہ بدر منیر
عارف کامل ولی محتشم
تہا یقین بحر سخا ابر عطا
تربیت پر اسکے راغب تھا مدام
اور حقایق کے دقایق مشکلات
حق کیا رویا مین اسکو مستفید
تر بتر تھے اسکے کپڑے اور بدن
وارث علم لدنی قیل و قال
ایک عالم کو دیا راہ ہدا
یہ عرب سے ہند تک مشہور ہے
ایک شب تازی کہجورین مین لا
دانت مین خرمے کے ریزے ہی لگے
ہوگئی مدرک رموز انسیہ
تب دیا ہی غسل اسکو مرتضی
ہوگیا فی الحال بالا اور بلند
غوث الاعظم بادشاہ اولیا
اسپہ فرمائی توجہ بس عظیم
کہتے ہین اک دن مراقب وہ ہوا
مستفیض اسکو کیا رب قدیر
شیخ ہے وہ سے شیخ الشیخ کا
اور سب اشیاخ پر انکے سدا

یہ بیاں ہو طول میں بر وجہ نیک / فیض روحانی میں بھی لایا ہوں تو یک
مختصر کرتا ہوں اب کچھ یہاں / معجزاتِ قبرِ سرور کا بیاں
آپکی قبرِ مبارک سے یقیں / معجزے ظاہر ہوئے ہیں بیں
جبکہ گذرے ہیں قبر تین روز / آن کر اعرابی یک بادرد و سوز
اور بہت رونے لگا ہو کر حزیں / اور یوں کہنے لگا اے شاہِ دیں
جو کیا ہے آپنے مولا سے یاد / وہ کیا ہو آپ سے بس ہمنے یاد

قبر شریف سے ظاہر ہوئے سو معجزے

اپنے قبر پاک میں خیر الانام / جب ہیں زندہ تا قیامت بے کلام
ہے روایت از جناب مرتضیٰ / کہ بعد از دفنِ امام الانبیاء
روضۂ اطہر پہ سرور کے گرا / سر پہ ڈالا خاک پاک اسکی اٹھا
آپنے جو حق تعالیٰ سے سنا / یا نبی وہ آپ سے ہمنے سنا
آپ پر جو حق سے پایا ہی نزول / ہے ازانجملہ یہ آیت اے رسول

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝

پڑھکے یہ آیت کہا باچشم تر / میں کیا ہوں ظلم اپنے نفس پر
آپکی خدمت میں ہیں حاضر ہوا / چاہتا بخشش آپ میری از خدا
قبر اشرف سے ہوئی تب یہ ندا / غفر اللہ لک اے باصفا
کی روایت ابن شیبہ باوقار / کہ زمانے میں عمر کے ایک بار
یوں کیا ہی عرض اے شاہِ ہدا / مانگئے بارش ز درگاہِ خدا
خواب میں آئے تب اسکے شاہِ دیں / اور کئے ارشاد یوں سچے امیں
جو نکہ فرمائے ہیں شاہِ انبیا / حق تبھی برسات برسایا بڑا

روایت

قحط آیا ایک بڑا عالم پہ جب / شخص یک آیا روضۂ اشرف پہ تب
واسطے امت کی اپنے لا کلام / ورنہ باقی ہیں ہلاکت اب تمام
کہ بشارت اب عمر کو دے تو جا / بالیقیں برسا بھیجیگا خدا
معجزے ایسے بہت آئے ہیں جاں / نہیں لکھا خوف طوالت سے یہاں

زیارت شریف کی فضیلت کا بیان

اور زیارت شہ کی مرقد کی یقیں / مسجد پر نور امجد کی یقیں
بعضے بولے اہل سنت پر تمام / ہے زیارت شہ کی واجب لا کلام
درجۂ واجب میں ہو جب وہ بجا / اسلئے واجب ہی بعضوں نے لکھا
میرے مرقد کی زیارت جو کرے / ہی شفاعت میری بس واجب اسے
وہ کیا ہے ظلم مجھپر بے گماں / یوں ہوا ہے سچ لکھتا ہی یہاں
کیونکہ ہے اس میں اذیت اور جفا / بر جناب مصطفیٰ اے باصفا
بس ازالہ اس جفا اور ظلم کا / از زیارت بالیقیں واجب ہوا
کہ جو ہو زائر مرا بعد ممات / گویا وہ دیکھا مجھے حین حیات
کونسی ایسی سعادت ہوویگی / کونسی ایسی کرامت ہوویگی

اعظم قربات اور حسنات ہی / اور بیشک اکرم درجات ہے
لیک کہتے ہیں نہ یہ واجب سے مراد / ہے یقیں سنت موکد رکھ تو یاد
یوں روایت آئی از ابن عمر / کہ کئے ارشاد یوں خیر البشر
اور فرمائے جو سنت جائے گا / وہ نہیں میری طرف گر آئے گا
بس ہوا اب اس سے ظاہر لا کلام / کہ یقیں ترک زیارت ہے حرام
ظلم و ایذا بر شہنشاہِ انام / ہے یقیں بے شبہ اجماعی حرام
بھی روایت ہے ایسی اور ہی جان / کہ کئے ارشاد شاہ دو جہاں
ہیں بہت ایسی احادیث صحیح / آپکی فضل زیارت میں صریح
کہ ملے جس سے شرف دیدار کا / روایت آں سید ابرار کا

روبروئے قبرِ مبارک کے ہوں جب
دست بستہ تب کھڑے ہوں باادب
باحضور و باخضوع و بانیاز
موندیں آنکھیں عجز کا لے بگود ساز

اور یہ سمجھیں قبر میں خیر البشر
اب بھی زندہ مجھ پہ رکھتے ہیں نظر
اور بجا لاوے تحیات و سلام
بعد ازاں شیخین پہ لے نیک نام

اے خداوند کریم کارساز
اس سعادت سے مجھے کر سرفراز
ہند سے لیجا مدینے تک مجھے
بحر مقصد کے سفینے تک مجھے

روضۂ نبوی کے پس دیوار سے
چشمِ گریاں کو منور کر مرے
اور مدینے میں جہاں تیرا حبیب
ہے پڑا اے حضرتِ ربِ مجید

خاکِ اطہر اس زمیں کی جلد تر
فضل سے کر دے مری کحل البصر
آرزو دارم کہ خاک آں قدم
طوطیائے چشم سازم دمبدم

اور وہیں کر دے مری موت و حیات
بعث میرا کر وہیں سرور کے سات
تحفہ گلہای صلوٰۃ و سلام
اُس پہ پہنچا مجھ سے یارب صبح و شام

تحفہ صلوات و سلام کہ بعد عرض احوال جناب میں سید انام کے علیہ و آلہ و صحبہ افضل الصلوٰۃ والسلام

السلام اے سرورِ کل سروراں
السلام اے خاتم پیغمبراں
السلام اے عذر خواہِ مذنبیں
السلام اے رحمۃ للعالمیں

السلام اے مطلعِ انوارِ حق
السلام اے منبعِ اسرارِ حق
یا رسول اللہ صلوات و سلام
بے عدد اور بے نہایت صبح و شام

ہوئے از درگاہِ خلاقِ صمد
روح پر تیرے ازل سے تا ابد
علتِ غائی ہے دو عالم کا تو
باعثِ ایجاد ہے آدم کا تو

فیضِ ہستی سے ترے ربِ ودود
کل موجودات کو بخشا وجود
حق کا بیشک مظہرِ جامع ہے تو
سرِ ازلی کا مہِ لامع ہے تو

کل اسماءِ الٰہی کا ظہور
ذاتِ اقدس میں ہے تیرے بقصور
تو مہتاباں ہے انجم سب رسل
سب ہیں تیرے فرع تو ہے اصلِ کل

باغِ وحدت کا شجر تو ہے یقیں
شاخِ وحدت کا ثمر تو ہے یقیں
واحدیت ہر پیمبر کا عروج
اوجِ وحدت منتہی تیرا عروج

خاص ہے تیرا ہی او ادنیٰ مقام
کوئی نہیں پایا ہے وہ اعلیٰ مقام
شخص تو ہی ہے سبھی ہیں ظلال
اور تو ہی ظلِ شخصِ ذوالجلال

عرش تیرا فرش ہے سرِ عیاں
صدرِ خلوت گاہ تیرا لامکاں
ختمیت کی سر پہ تیرے تاج ہے
کہ کسی کو وہ نہ تیرا باج ہے

لی مع اللہ کا جو ہے سرِ عجیب
وہ نہیں تیری سوا کس کے نصیب
جو ملک اور انبیاء ذیشان ہیں
دیکھ یہ رتبہ ترا حیران ہیں

دیکھکر یہ قرب کا تیرے مقام
چاہی تیری امتی ہووے تمام
محرمِ اسرارِ قربِ کردگار
جبکہ یہ خواہش کئے ستر و چہار

حق ہی جانے بس تری شانِ علا
کوئی نا بوجھے تجھے حق کے سوا
جل ہے تیری شانِ عالی بے عدیل
دوں ہی ہے احوال تیرا ابن جلیل

لاویں کیوں اسکو کوئی تحریر میں
کیوں وہ کہا ویں آئے تقریر میں
کیلئے ہے اسکو زبانِ جبرئیل
وہ بھی قاصر کیوں نہ ہو بیعانِ قبیل

ہیں فصیحانِ بشر عاجز بیاں
کہ سنوارے اسکو از شرح و بیاں
خاص یہ نادان بے علم و ہنر
بے فصاحت بے بضاعت بیخبر

وہ لکھے کسطرح یہ ذکرِ شریف
بحر تیرے کسطرح موزِ ضعیف
منفعل ہوں اس خجالت سے بہت
کھل گیا ہوں اعن ندامت سے بہت

ذاتِ عالی نعتیہ نظم میرا بے نظام
بے فصاحت بے بضاعت لا کلام
تیری ہدیہ کے نہیں لائق رہا
بولوں کس منہ سے یہ ہدیہ ہے ترا

گر پہنا زیبا ہے لفظوں کا لباس
پر ہے لابس ذکرِ اشرف بے ہراس
غایتِ منت سوا ہے حق کی رسول
یہ مرے چاروں چمن فرما قبول

پاس حق کے ہے تجھے شانِ رفیع
تو ہی ہے ہر حال امت کا شفیع

یا نبی کرتا ہوں اپنا عرض حال
کر سفارش میری نزدِ ذوالجلال

جب شفیع تو ہووے میرا اے رسول
ہووے البتہ دعا میری قبول

کچھ ادا تیرے سنن کی پیروی
آہ میرے سے نہیں ہرگز ہوی

اور میرے سے طاعت و ذکرِ خدا
باخشوع ابتک ہوی نہیں کچھ ادا

کوئی دم اسکا نہیں شاکر ہوا
شکر میں اسکے نہیں ذاکر ہوا

کیا بتاؤں حشر میں منہ حق کو میں
اور کیونکر دوں حساب عمر میں

عرض کر تو حق سے تا بخشے مجھے
نیک ہی توفیق تا دیوے مجھے

اہل سنت میں ہوے کتنے فریق
ایک و دوسرے کے مکفر بد طریق

بدعت و الحاد میں رکھے قدم
پایۂ سنت لگے کرنے ہدم

بدعقیدی بدعمل پانے ظہور
اور بہت انواع کی فسق و فجور

ایسے فتنے میں بچاوے حق مجھے
حق کو حق ہی کر بتاوے حق مجھے

اور کرے علم و عمل میرا زیاد
فضل سے اپنے سدا رب العباد

اور نہ لیجاوے کسی در کے اوپر
اپنے در پر ہی رکھے شام و سحر

اہلِ دنیا سے رکھے بس مجھکو دور
دل رکھے میرا توکل سے ہی پور

جسم و دل کی تندرستی دے سدا
دلکی جمعیت مجھے بخشے خدا

مجھکو قبر و حشر میں دیوے ایماں
سختی و تعذیب سے سر و عیاں

کر عنایت مجھکو یک کوثر کا جام
تا رہوں سیراب اس سے بالدوام

پل میں یک پل سے مجھکو دیوے گذر
داخل جنت کرے پھر جلد تر

اور حق بخشے مرے ماں باپ کو
اور مسلمانانِ شیخ و شاب کو

عمر اور روزی کرے انکی زیاد
اور کرے علم و عمل سے سرفراز

اور جو میرے ہیں دینی استاد
دیوے نیک انکو جزا رب العباد

حق انہیں غالب رکھے کفار پر
اور انہیں بخشے سدا فتح و ظفر

میں بھی ادنیٰ امتی ہوں یک ترا
ہوں ترے امت کا ادنیٰ خاک پا

دست و پا میرے بھی چشم و گوش آہ
مبتلا ہیں معصیت میں آہ سب

اور میری عمر کے سب ماہ و سال
آہ غفلت میں گئے ہیں پائمال

خوف سے حق کے کبھی رویا نہیں
اشک سے نامہ سیہ دھویا نہیں

میرے رب کی نعمتیں پایا بہت
راحتیں اس عمر میں پایا بہت

اور رضیت یا قناعت یا سخا
کچھ نہ میرے سے ہوی ہرگز ادا

یا نبی تیری محبت کے بغیر
کچھ نہیں پلے میں ہے اعمالِ خیر

آہ امت میں ترے فتنہ بڑا
یا نبی اس عصر میں اکثر پڑا

دشمنان اہلِ ہدایت کے ہوے
رہروان راہِ ضلالت کے ہوے

برملا بدعت کو دیتے ہیں رواج
اور بجھا دیتے ہیں سنت کا سراج

عرض کر حق سے اٹھا دے یہ خلاف
متفق تا ہووے دیں میں سینہ صاف

شہر سنت میں کرے تیرے مقیم
رکھے ثابت بر صراط مستقیم

اور کسی کا تا کرے محتاج وہ
مجھکو استغنا کا بخشے تاج وہ

اور کسی کا نا کرے ممنوں مجھے
اپنی منت کا رکھے مرہوں مجھے

اور کرے مجھکو عطا رزقِ حلال
اور وسعت اسمیں دیوے توکل حال

حالت سکرات کو آسان کر
خاتمہ میرا کرے ایمان پر

سب مواقف میں مجھے عرصات کے
اپنے دامانِ شفاعت بیچ لے

عرض کر تو حق سے اے حق کے حبیب
نا کرے تا مجھکو دوزخ کے قریب

دولتِ دیدار سے اپنے مدام
حق کرے مجھکو مشرف صبح و شام

اہل اور اولاد کو میرے خدا
شرع پر تیرے رکھے قایم سدا

جتنے دینی ہیں مرے بھائی بہن
انکو بدعت سے بچا دے ذو المنن

سب مسلمانوں کو بھی رب کریم
شرع حق پر ہی رکھے مستقیم

مسجدیں آباد کر دے جا بجا
سارے بتخانے کرے ویراں خدا

اور اس اُمت میں جو ہیں عمر رہیں | فضل سے تیرے وہ با عفت رہیں
از شفاعت سے تیرے [illegible] | حق کرے ہیں ہم سبھو کو کامیاب

اور ان چاروں چمن پر ایخدا | بلبلوں سے مومنوں کو کر فدا
انکی خوش لحنی میں خوش الحان کے | عشق میں انکے [illegible] جان کے

یانبی یہ عرض اب کروا قبول | بہر حسنین کریمین و بتول ؓ

خاتمہ

شکر للہ یہ مرے چاروں چمن | یہ سیر کے چار جنات عدن
فضل سے پروردگار پاک کے | باغبان ارض و افلاک کے

ہوگئے تیار بر ایام ربیع | تازہ و خنداں بہ ہنگام ربیع
یعنی تھے ہیں بہار اختتام | در ربیع الاول ای عالی مقام

بتیس اس سن جو تھے چمن در شمار | ہوگئے تخمیناً قریب شش ہزار
جب ہزار و دو صد و بیس تھا سن | تب تر و تازہ ہوا دوسرا چمن

یعنی گلزار نبوت لے ہمام | پایا آگے وسن بس کو اختتام
اب ہیں بار اسو یہ جو ہفتاد و پنج | مین تیسرا چمن کا نظم سنج

بس مرتب ہو گئی پوری کتاب | یعنے یہ چارون چمن ای کامیاب
شاہ کا احوال میں ای نیک فن | دفتر اول ہی یہ چاروں چمن

دفتر ثانی میں گر چاہے خدا | کچھ فضائل مصطفےٰ کے لاؤنگا
حرمت نبوی سے خلّاق عباد | جلد تر بر لاوے یہ میری مراد

فضل سے اب اپنے اے رب انام | حاجتیں میری روا کر دے تمام
جبتلک باقی رہیں ارض و فلک | یہ مرے چاروں چمن شاداب رکھ

توڑ کر میری خودی کا تو بنا | تیری ہستی میں مجھے کیجے فنا
دے فنائی اللہ کا مجھکو عروج | اور بقا باللہ کی دے اوج عروج

روز و شب کم مجھکو اسہی میں ہیں | اور نکر مشغول ہرگز غیر میں
رکھ مراقب مجھکو اپنی ذات کا | روح سے ناظر تجلیات کا

نفی اور اثبات کا دے اشتغال | کر عنایت مجھکو یا رب جلال
کلمۂ توحید پر ہی اے خدا | روح میرا تن سے میرے کر جدا

از برائے مصطفےٰ سالار دیں | بہر کل انبیاء و مرسلیں
آل و صحب با صفا کیواسطے | تیرے یکسر اولیا کے واسطے

تیرے محبوب مکرم کے لئے | محی دین غوث معظم کے لئے
نام پر تیرے نبی کے بالصواب | ختم اب کرتا ہوں یا رب کتاب

یا الٰہی فضل سے اپنے شتاب | یہ دعا احقر کی فرما مستجاب
نام پر اُسکے مجھے قربان کر | نام وہ میرا تو حرز جان کر

دے تو برکت مجھکو اسکے نام کی | پیروی دے اسکے ہر یک کام کی
نام اشرف کے ہیں اسکے حرف چار | یہ بھی ہیں اسکے سیر کے ظرف چار

یمن سے اس چار کے اے ذو المنن | کیجے مقبول یہ چاروں چمن
بھیج تسلیمات و صلوات ایخدا | ہم سے بیحد بر محمد مصطفےٰ

تمت

تاریخ تکمیل تصنیف این کتاب از حضرت مصنف رحمہم اللہ و غفر لہم

رَبِّ لَكَ الْحَمْدُ بِتَوْفِيقِكَ | كُمِّلَ تَصْنِيفُ جِنَانُ السِّيَرَ
فِيهِ تَفَاصِيلُ رُمُوزِ السِّيَرَ | فِيهِ أَعَاجِيبُ بَيَانِ السِّيَرَ

أَلْهَمَنِي الْهَاتِفُ تَارِيخَهُ | هٰذَا تَتِمَّةُ جِنَانِ السِّيَرَ

یا ایہا النبی انا ارسلناک شاہدا و مبشرا و نذیرا

بعونہ تعالیٰ یہ فرد دوم جنان السیر جو مشتمل ہے پانچ رسالوں پر پہلا رسالہ بشارات محمدی جسمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بشارات ظہور جو اگلے آسمانی کتابوں اور اہل کتاب کے علما سے ثبوت کو پہونچے مع دفع توہمات یہود و نصاریٰ با یقین ہیں ثم کو دوسرا رسالہ شمائل محمدی جسمیں حضرت کے سراپائے مبارک و سیرت شریف

کتاب مستطاب فرد دوم

شمائل

بشارات

جنان السیر

آثار نبوت

چمن پنجم (۹) بہ اضافہ

معجزات

عبادات

فی فضائل سید البشر

کا بیان ہے تیسرا رسالہ عبادات محمدی جسمیں حضرت کے عبادات نماز و روزہ و حج و زکوٰۃ کا بیان مع اختلاف ائمہ اربعہ مذکور ہے گویا چاروں مذہب کا معتبر فقہ ہے چوتھا معجزات جسمیں آپکے انواع معجزات مسطور ہیں پانچواں آثار نبوت ہے۔ باہتمام محمد عبد الرحمن تاجر کتب بنگلور لشکر با خذ حقوق طبع

مطبع فیض عام بنگلور لشکر میں چھپی

بشارات محمدیؐ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لکھتا ہوں زبعد حمد و صلوات
حضرت کے ظہور کے بشارات

ان میں ذکرِ محمدی ہے
تبشیرِ قدومِ احمدیؐ ہے

علما اہلِ کتاب جو تھے
بے شبہ وہ معترف تھے اسکے

جتنے ہیں کتاب آسمانی
اور حق کے صحیفے ہیں جو گیانی

نیں کوئی کتاب اس سے خالی
دیکھ اے بھائی وہ ذکرِ عالی

اس امر کی یہ دلیل باہر
قرآنِ کریم سے ہے ظاہر

اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ یَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ (سورۂ اعراف)

حضرت کا ہمارے ذکرِ پُرنور
تورات انجیل میں ہے مذکور

قرآن کے درمیاں خدا نے
ظاہر کیا شاہِ انبیا نے

علما پہ چھپے نہیں ہے مستور
جو اگلے کتب میں ہے وہ مذکور

عبد اللہ بن سلام یکتا
عالم جو بڑا یہود میں تھا

تھی اسکی مدینے میں اقامت
کرتے تھے یہود اسکی عزت

جو یا تھا آپ کا وہ تب سے
تھا آپکا عشق دل میں اسکے

یہ بات ہوئی جہاں میں مشہور
ہر جائے میں تھا اُسیکا مذکور

اوصاف و شمائلِ پیمبرؐ
اعجاز و فضائلِ پیمبرؐ

کر مکہ باصفا سے ہجرت
آئے بمدینہ جبکہ حضرتؐ

کیا ابنِ سلام تو ہی کہہ اب
عالم جو ہے در نواحِ یثرب

اب جانیں عوام لوگ اتنا
کہ ذکر وہ اگلے انبیا کا

بس ذکر وہ شاہِ انبیاؐ کا
کیونکر نکرے انھوں سے مولا

اب لکھتا ہوں چند وہ بشارات
سن اسکو تو اعتقاد کے سات

یوسفؑ جو خدا کے تھے پیمبر
اولاد سے اُنکے تھا وہ اشہر

حضرت کا ہمارے ذکر والا
وہ اگلے کتابوں میں تھا دیکھا

اور مکہ باصفا میں حضرتؐ
جب پائے ہیں خلعت نہم

جب ابنِ سلام نے سنا ہے
مشتاقِ لقا بہت ہوا ہے

جب روز بروز تھا وہ سنتا
اور بڑھتا تھا اعتقاد اسکا

تب ابنِ سلام جلد آیا
دیکھ اسکو کہے وہ شاہِ والا

وہ عرض کیا ہوں ہاں ای سر در
میں ابنِ سلام ہوں معتبر

ایمان لانے کا حال اُس کے — اور تین اُدق سوال اُس کے — اور تین جواب مصطفےٰ کے — ممکن جو نہیں سوا نبیؐ کے

تفصیل سے لایا میں بیان وار — اخبار نبوت اندر اے یار — اور دارمی اور ابن عساکر — اور سعد کا ابن ذوالمفاخر

یوں نقل کئے ز کعب احبار — کہ یوں وہ خبر دیا ہے اے یار — توریت کے بیچ ہے محمد — ابن عبد اللہ اے مجد

مکے میں وہ پاویگا ولادت — طیبہ کے طرف کریگا ہجرت — اور مملکت اسکی ہووے در شام — وہ دور رہے ز فحش و دشنام

بازار میں بھی نہ وہ پکارے — بدلہ نہ بدی کا لے بدی سے — ساتہ اوسکی جو کوئی شر کرے گا — سوا اس سے وہ درگذر کریگا

اُمت اسکی بسر و ظاہر — شادی و غمی میں ہووے شاکر — اونچائی پہ جبکہ وے چڑھینگے — حق کی تکبیر تب کہیں گے

اور مہر کی بھی کریں رعایت — از بہر نماز با سعادت — اور وقت نماز جبکہ پہنچے — تو وقت پہ وہ ادا کرینگے

آدھی پنڈلی تلک چھپاویں — از بہر ستر وے لنگ باندھیں — اور پانی سے جوکہ پاک ہووے — دن رات وضو کیا کرینگے

اونچائی پہ چڑھ موذن اُنکا — لے نام خدا ندا کرے گا — طاعت میں صفیں ہوں انکی ایسے — کہ جنگ و قتال میں ہو جیسے

ہو زمزمہ شب میں انکا ایسا — زنبور کا زمزمہ ہو جیسا — اور مروی ہے از ابو ہریرہؓ — حضرت کہے ایکدن اے آگہ

توریت آگے یہ سنتے تھے موسیٰ — موسیٰ ذی صفا اس میں دیکھا — اس اُمت باصفا کا مذکور — توریت کے درمیان تھا مسطور

کہ ہوویگی یک اخیر اُمت — ہے سارے اُمم پہ اسکو سبقت — یعنے وہ وجود میں ہے آخر — پر فضل میں سابق اور فاخر

کیجاوے شفاعت اُنکے خاطر — بارش ہووے دعا سے انکے ظاہر — سینوں میں ہوا انکے اُنکی انجیل — یعنے قرآن ہو یاد بقیل

قرآن کریں حفظ سے تلاوت — انکو نہ پڑے نظر کی حاجت — کھاوینگے غنایم اور صدقات — تھی اگلے نہ اُمتوں میں یہ بات

آسانی کیواسطے سے خوشتر — یہ بات ہوئی حلال اُن پر — گر قصد گنہ کا کوئی لاوے — گر نا ہو عمل لکھا نہ جاوے

لاوے وہ گنہ کو گر عمل میں — تو اُسپہ گناہ ایک لکھیں — یک نیکی کا قصد گر دھرے گا — اور اُسپہ عمل اگر کرے گا

دس نیکیاں لکھیں اسکے خاطر — اور ہووے اگر عمل میں قاصر — نیکی کی کیا وہ جبکہ نیت — یک اجر کریں اُسے عنایت

علم اول و علم آخر — دیویگا انھیں خدائے قادر — دجال لعین کا قتل آخر — بھی ملتا ہے ہو انہیں کے ظاہر

اور بعضے روایتوں میں آیا — تورات کے درمیان موسیٰ — اس اُمت باصفا کے اوصاف — ستر کے قریب ہیں صاف

تب عرض کئے اے رب عزت — اُمت مری کیجئے یہ اُمت — حکم آیا ز درگہ الٰہی — اُمت تری کسطرح یہ ہوگی

احمد کی یہ آخر اُمم ہے — یہ خیر اُمم ہے محترم ہے — موسیٰ کہے اپنے لطف سے تو — کر اُمت احمدیؐ سے مجھکو

موسیٰ کو خدا جو تب کہا ہے — قرآن میں یہ خبر دیا ہے — اِنِّی اصْطَفَیْتُکَ عَلَی النَّاسِ بِرِسَالَاتِی وَبِکَلَامِی

فَخُذْ مَا آتَیْتُکَ وَکُنْ مِنَ الشَّاکِرِیْنَ — فرمان خدا سے یہ ہوا جب — موسیٰ بھی راضی ہیں ہوا اب

مروی ہے ز سعد ابن آگہ ؏ ناقل ہے وہ از ابو ہریرہ
فرمایا کہ درمیان تمہارے ؏ عالم جو بڑا ہے اب وہ کسے
عالم وہ جو ابن صوریا تھا ؏ سب اس کی طرف کئے اشارا
دیتا ہوں تجھے قسم خدا کی ؏ اس مالکِ ملکِ دوسرا کی
کیا حق کا رسول اب ہے مرتیں، ؏ تو بول کہ جانتا ہے یا نیں
اوصاف جو آپ کے ہیں پرنور ؏ توریت کے درمیان ہیں مسطور
پوچھے ہیں اسے وہ شاہِ اکوان ؏ لاتا نہیں کس لئے تو ایمان
شاید ایمان لاویں وہ سب ؏ میں بھی ایمان لاؤں گا تب
ابن سعد و امامِ احمدؒ ؏ یوں لائے روایت اے مجدد
اک لڑکا یہود کا تھا بے یار ؏ آیا ہے نظر سے سخت بیمار
فرمائے اسے رسول عربیؐ ؏ سوگند ہے تجھ کو اس خدا کی
کیا میری نبوت اور صفت کا ؏ توراۃ میں ذکر ہے نہ آیا
لڑکا وہ تھا جو سخت بیمار ؏ یوں کہنے لگا ز شاہِ ابرار
کہ آپ کا ذکر وصفِ اطہر ؏ بعثت کا بھی وقت اے پیمبرؐ
میں دیتا ہوں شاہدی تحقیق ؏ اور کرتا ہوں اپنے دل سے تصدیق
یاروں کو کہے وہ شاہِ دیں تب ؏ اس لڑکے کو از یہود لے ب
اس لڑکے نے جہان سے رحلت ؏ ہو اس پہ سدا خدا کی رحمت

روایت

پوچھا لوگوں نے اس سے یکبار ؏ در عہد شریف شاہِ ابرار
فاروق کی وقت پر جو لائے ؏ کیا اس کا سبب بیان کیجے
موسیٰ پہ ہوا تھا جو کہ نازل ؏ واقف تھا خوب اس سے کامل
بولا جتنا تھا علم مجھ کو ؏ تعلیم کیا میں اس کی تجھ کو
نزدیک ہے عصر اس نبی کا ؏ خوشحال ہے جس نے اس کو دیکھا

تھا مدرسہ ایک یہودیوں کا ؏ حضرت گئے ایک روز اس جا
تا اس سے کروں سوال میں اب ؏ اس علم کو سن یہودیاں تب
حضرت نے کنارے اس کو بلوا ؏ فرمائے ہیں از زبانِ والا،
بھیجا نہیں جس نے من و سلوا ؏ اور سایۂ ابر وہ بحر،
وہ بولا کہ میں بھی قوم میری، ؏ جانے ہیں تمہیں رسولِ باری
لیکن ز حسد یہود نادان ؏ لائے نہیں آپ پر ہیں ایمان
وہ بولا خلافِ قوم اپنا ؏ اے شاہ بھلا نہیں سمجھتا

روایت

کہ سرورِ انبیا نے اک روز ؏ اک رہ سے ہوئے ہیں جلوہ افروز
اس لڑکے کے پاس باپ اس کا ؏ توریت کو لیکے پڑھ رہا تھا
جس نے موسیٰ کو لطف کیا تھ ؏ نازل کیا آسمان سے تورات
وہ سر سے کیا ہے تب اشارا ؏ کہ ذکر نہ آپ کا ہے آیا
اس رب کی قسم جو لطف کیا تھ ؏ بھیجا موسیٰ پہ ہے یہ تورات
توریت میں یہ دیکھتا ہے یہ باز ؏ کرتا ہے ولے حسد یہ پنہان
معبود نہیں سوائے حق کے ؏ اور تم ہیں رسول اس کے سچے
تم دور کرو گئے بسرعت ؏ گزری نہ ابھی تھی ایک ساعت
حضرت نے پڑھی نماز اس پہ ؏ یاروں کو لے اپنی اے برادر
اس طرح ابو نعیم ایسے یار ؏ ہے نقل کیا ز کعب احبار
بوبکر کے عہد کے بھی درمیان ؏ کیوں واسطے تم نہ لائے ایمان
کعب الاحبار ان سے بولا ؏ عالم تھا بڑا ہی پدر میرا
مجھ کو بھی پڑھا دیا تھا سب ؏ سورت اس کی ہوئی قریب ہی جب
ہاں دو ورق ان سے نہیں دیا ؏ احوال ہے جن میں اک نبی کا
کر مہر وہ ورق کو رکھے جان ؏ لکھا جن میں خلاف [illegible]

وہ کھول نہ دیکھ اے پسر تو
کس واسطے یہ خطر ہے مجھ کو

جھوٹا نکلے کوئی مبادا
دعوی وہ کرے پیمبری کا

تابع کہین اسکا ہوویگا تو
مانع ہون اسی لئے مین تجھ کو

پس پدر مرا جب مر گیا جب
خواہش یہ مجھے بہت ہوئی تب

وہ ہر دو ورق کو کھول دیکھون
کیا اس مین لکھا ہوا ہی مضمون

پس کھول کے انکو مین نے دیکھا
مضمون یہی لکھا ہوا تھا

ہے مرسل کبریا محمدؐ
ہے خاتم انبیا محمدؐ

ہے مولد پاک اس کا مکہ
ہجرت کا مکان ہی اس کا طیبہ

بدخلق نہین ہے وہ پیمبر
اور سخت نہین وہ نیک محضر

بھی وہ نہ پکارنے ہے والا
بازار کے درمیان اصلا

بدلہ نہ بدی کا لے بدی سے
وہ عفو کرے بھی بخشدیوی

اُمت اُس کی مدام ہر آن
اللہ کی ہووے گی ثناخوان

اور اُن کی زبان پھرا کریگی
تکبیر مین حق کے رات دن بھی

اور اپنے رسول کی وہ تائید
اعدا پہ کرے گی اُس کی تجدیدا

اور اپنی وہ شرمگاہ دھووین
اور اپنی کمر پہ لنگ باندھین

سینون مین ہو اُنکے انکی انجیل
قرآن سے ہے مراد اس بتفصیل

اک دوسرے کے دوست ہووین ایسے
کہ بھائی حقیقی ہووین جیسے

اُمت وہی پاوے درجات
سب سے اول دخول جنت

اوصاف یہ جبکہ مین نے دیکھا
مشتاق ہوا ہون اُس نبی کا

ایسے مین سُنا کہ وہ پیمبر
مبعوث ہوئے عرب کے اندر

گزری نہین آہ تھوڑی مدت
بس آپکی مین سُنا ہون رحلت

حسرت کا بڑا مین داغ کھایا
کہ آپکے مین قدم نہ دیکھا

پھر تھوڑے دنون مین اہل اسلام
جو فتح کئے ہین آن کر شام

جانب سے عمرؓ کے چند عامل
جب شام مین آ ہوئے ہین نازل

حقانیت مین نے اُن کی دیکھا
افزود ہوا یقین میرا

اُمت یہ ہے اس نبیؐ کی فاخر
اوصاف وہی ہین اُن مین ظاہر

تھا اپنی مہار پر مین یکدن
آیت یہ پڑھا ہے کوئی مومن

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰٓى اَدْبَارِهَآ اَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّآ اَصْحٰبَ السَّبْتِ ۭ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ۝ (سورۂ نساء)

آیت مین یہ فکر مین کیا جب
یہ خوف مجھے پڑا ہوا تب

ایمان لانے مین میرے تعجیل
اب تھوڑی بھی گر مرے ہے تو ڈھیل

تو جانب پشت منہ یہ میرا
پھر جاوے کہین بخوف مولا

بیتاب تھا مضطرب تھا اس شب
کس وقت مین صبح ہووے یارب

جب صبح ہوئی بغیر وسواس
مین جلد گیا بر مؤمنان پاس

احوال کیا سب اپنا ظاہر
ایمان لایا یہ حظ وافر

باوجود تحریف وتصحیف یہود ونصاری کے آج بھی ذکر محمدی توریت مین موجود ہے

توریت مین وہ یہود اے یار
تحریف کئی اگرچہ بسیار

تبدیل کئے مین اور تغییر
اور اُس مین کئے خیانت اے میر

با این ذکر محمدی نیک
توریت مین ہی ہنوز تو دیکھ

حجت یہ خدا کی ہے دمساز
اور سرور انبیا کا اعجاز

جیسا توراۃ مین ہے آیا
فرمایا ہے خالق برایا

کہ حق نے تجلی کی ز سینا
ساعیر سے بعد ازان جو چمکا

فاران سے ہوا ہے آشکارا　اب جانیے رمز این اشارا
سینا ہے وہ یک پہاڑ کا نام　مشہور پہاڑ ہے وہ در شام
طور سینا و طور سینین　کہتے ہین اُسے اے نیک آئین
اور سورۂ تین مین وہ داور　لایا ہے قسم اُسی جبل پر
حال اسکا لکھا ہون مین بانوار　تفسیر جواہر اندر اے یار
دیکھ آمین اگر ہے تجھ کو مطلوب　ظاہر ہے فضیلت اسکی تا خوب
طور سینا سے پس وہ موسیٰ　فرمایا تجلی ہے بموسیٰ،
اور اُن سے خدا نے کیا بات　نازل بھی وہان کیا ہے تورات
ساعیر ہے ایک کوہ دیگر　عیسیٰ سے کیا ہے بات اُس پر
اور پائے نبوت اُس پہ تکمیل　انجیل وہین ہے پائی تنزیل
عبرانی سمجھ ہے لفظ فاران،　کہتے ہین کئی پہاڑ کو جان
مکہ مین ہین وے جبال ایجان　کہتے انہیں ہاشمی پہاڑان
کہ کوہ حرا ہے ایک اُن سی　اب اُسکو ہین جبل نور کہتے
اُس کوہ کے غار ہی مین حضرت　خلوت کرتے تھے قبل بعثت
اول وہین وحی کی ہے تنزیل　حضرت پہ وہین ہین آئی جبریل
خلعت بھی وہین پیمبری کی　اللہ نے آپ کو عطا کی
سب اہل کتاب اہل اسلام　ہین متفق اس پہ اے نکونام
کہ مکہ کا ہی ہے نام فاران　کچھ اس مین نہین کلام ہی جان
از روئے تعصب اے سخندان　گر بولے کوئی علیل نادان
کہ مکے کا نام نہین ہی فاران　ہم دیوین جواب اُس کو یہ جان
دیکھو توریت مین ہے ترقیم،　کہ شام کے ملک سے براہیم
ہین ہاجر و اسمعیل کو لا،　فاران مین رکھتے بحکم مولیٰ
ان دونون کو لا رکھے جو جگہ　ظاہر ہے بغیر شبہ مکہ
چشمہ زمزم کا حق تعالیٰ　مکے مین ہی دیکھو اُن کو بخشا
جرہم کا قبیلہ وہان بسا آ　آباد ہوا ہے اُن سے مکہ
فاران اگر یہ مکہ نا ہو،　ہے کونسی وہ جگہ دکھاؤ
کہ ہاجر و اسمعیل ہر دو؛　کس جا پہ ہوئے مقیم کہہ دو
اور کون نبی جو بعد عیسیٰ　فاران کی ہی جگہ سے نکلا
آئی ہے کہان کتاب اُس پر　دین اسکا کہان ہوا ہے اشہر
یہ سن کے یہود و نصاریٰ　کیا دیوین گے اب جواب اُس کا
اُس کا نہ جواب بن سکیگا　دیوے توفیق انہون کو مولا،
توریت مین وجوہات آئی　حق نے سینا سے کی تجلی
کہتے ہین یہود اُس کا معنیٰ　تورات کا ہی نزول پانا،
قائل بھی اسی کے ہین نصاری　اور کہتے ہین یون وہ آشکارا
ساعیر سے نور وہ جو چمکا　ساعیر تو ہے مقام عیسیٰ
پس اُن سے مراد ہے یہ بے قیل　عیسیٰ پہ نزول کی ہے انجیل
پس ہم بھی کہے نہ ذکر فاران　مطلب ہے یقین نزول قرآن
پہلے اک بات کے مقر ہو　منکر پچھلے وہ بات کے جو
پالگے دو بات کا کر اقرار　تسری کا کرین جو لوگ انکار
یعنے وہ یہود اور نصارا　یہ ہر دو گروہ آشکارا
از راہ تعصب اے برادر　انصاف سے دور ہین سراسر
وہ کرتے ہین جو کہ قیل او قال　سب جہل و مکابرہ ہے بدحال
پس جانو بغیر شبہ یہ بات　تورات سے پائی وجہ اثبات
کہ مکے کا ہی ہے نام فاران　پہلے ہی وہین نزول قرآن
نور توحید رب علام،　احکام شریف دین اسلام
حضرت کی زبان حق بیان سے　مشہور ہوے جہان مین پہنچے

یہود کا رد توریت سے

مماثلت حضرت اور موسیٰ علیہما السلام

نصاریٰ کا رد توریت سے

اور پانچوین سفر مین توراۃ
بھیجون گا تجھ سا اک پیمبر
اور حکم کرون گا اسکو مین جو
ڈالے جاوے گا در ہلاکت
کہ تیرے برادرون سے بولا
حضرت تھے ہمارے سخندان
اولادِ سمٰعیل کے ہان
کہتے ہین یہود گمرہی سے
کیونکہ یوشع نبی تھے ہرچند
اتری ہے کہان کتاب ان پر
پس ایسا رسول اے برادر
در دعوت و معجزات نکو نام
ہین اور بہت دلیل موجود
اولاد جو اسمٰعیل کے ہین
اور اپنا کلام منھ مین اُس کے
اے بھائی مراد اس نبی سے
اولادِ اسمٰعیل کے ویک
اور وہ جو خدا کلام اپنا
بات اُس سے کرے بخیر و صلاح
سو اس سے مراد ہے انکو کا
اور عیسویان یہ ساری باتین
اولادِ اسمٰعیل کے تو
منقاد نہین ہوا جو اُن کا،

اب دیکھئے صاف آئی یہ بات
تا ہو مرے بندگون کا رہبر
پہنچا دیگا وہ رسول سب کو
پاویگا سزا وہ بے سعادت
موسیٰ سے جناب حق تعالیٰ
اولادِ اسمٰعیل کے جان
حضرت ہی ہوئے ہین اک نبی جان
یوشع ہیں مراد اس نبی سے
موسیٰ کے نہیں تھی لیک مانند
کب شرع جدید ہوئی مقرر
حضرت کے سوا نہین ہے دیگر
در شرع جدید و نسخ احکام
حضرت ہین وہی نبی موعود
سو جانئے اُن کیواسطے مین
مین ڈالون گا لطف اور کرم سے
بیشبہ رسول ہین ہمارے
از بیتِ حرم عرب مین ایک
مین ڈالونگا اُس کی منھ مین بولا
بھیجوتن نہ صحیفے اور الواح
ہے قتل و جہاد و جنگ پیکا
یعنی ہر مسیح کے جو حق مین،
پیدا انہوے مسیح سمجھو
مین حکمِ جہاد اس تو آیا

موسیٰ کو کیا خطاب حق نے
اور اپنا کلامِ فیض عنوان
پہنچا دے گا حکم وہ مرا جو
تم جانو مراد اُس نبی سے
موسیٰ جو کلیم تھے خدا کے
یشوع ہر دو برادران مین باہم
اولاد سے اُن کے کوئی پیمبر
یہ زعم یہود کا ہے باطل
موسیٰ کے تھے خادم عزیز
حکمِ دعوت ہوا کب اُن کو
موسیٰ کے تھے ساتھ وہ مماثل
اور اُس کی سوا بہت ہین چیزین
توریت مین بلکہ دوسری جا
گھر سے مرے اک نبی کو آخر
فرماؤن گا حکم اُس کو مین جو
کہ آپ کو ہی خدا کرم سے
حضرت کے سوا رسولِ دیگر
یہ اُس سے مراد ہے مقرر
اور بولا، سنئے نہ اُس کی جوبات
حضرت کے سوا حرم مین صلا
بن سکتی نہین ہے بات اصلا
مبعوث نہین ہوئے حرم سے
اور حق نے کہا ہے توراۃ

اے موسیٰ ترے برادرون سے
مین ڈالونگا اُسکے منھ کی درمیان
اس مین جو مطیع اس کا نا ہو
بیشبہ رسول ہیں ہمارے
اولادِ اسرائیل کے تھے
مین ایک کے ایک وہ بن العم
حضرت کے سوا ہوا نہ دیگر
اس کو نہ قبولے کوئی عاقل
اور حامی شرع اُن کے بعد از
موسیٰ کی وہ مثل کس طرح ہو
بعد موسیٰ بوجہ کامل
موسیٰ کی ہین کفو مثل اُن میں
موسیٰ سے کہا ہے دیکھ مولا
قائم مین کرون بلطفِ وافر
پہنچا دیگا وہ رسول اُن کو
مبعوث کیا یقین حرم سے
مبعوث نہین ہوا مقرر
مین وحی کرون گا اُس کے دلبر
ہووے گا ہلاک وہ باآفات
ذی سیف کوئی نبی نہ نکلا
مصداق نہین ہین اُس کے عیسیٰ
مکہ کے مقامِ محترم سے
کہ اس کی نہین قبولے جو بات

دنیا مین ہلاک ہووے وہ قوم　　سو اس سے ہوئی یہ بات معلوم
دعوت وہ نبی کی عام ہوگی　　نہین خاص ہے ایک قوم پر ہی

دعوت تو مسیح کی اے بھائی　　خاص ایک ہی قوم کیطرف تھی
وہ قوم تمام اے سخندان　　اولاد تھی اسرائیل کی پہچان

پس اس سے مراد کیون ہو عیسیٰ　　باطل ہے یہ دعوے نصارا
توریت مین اور اے خوش آئین　　جو آیا ہے ایک سفر تکوین

انچاسوان باب ہے جو اس کا　　اس باب میں ہے یہ قول آیا
اس قول کا اب خلاصہ نیک　　کرتا ہون بیان مین نقل تو دیکھ

یعقوب نبی کا اک پسر تھا　　نام اسکا تھا جانئے یہودا
ارشاد کیا ہے حق تعالیٰ　　بیشبہ گمان از یہودا

جاوے گی چھڑی نہ مملکت کی　　یعنے نگین اس کی سلطنت کی
اور ایسا ہی نسل سے بھی اس کی　　پیشوا سران نہ بند ہون گی

جبتک شیلوہ نہ آوے جگ مین　　اور جمع ہو پاس اس کے قومیں
اور شان ریاست اسکی بیشک　　جا پہنچیگی آخر زمین تک

ایسا وہ کرے جہاد سنئے　　کپڑے ہو لہو مین لال اس کی
اور سرخ ہون آنکھ اس کی ایسے　　کہ سرخ ہون سرخ تر خمر سے

ایسے ہون سفید دانت اسکی　　کہ دودھ سے ہون زیادہ اُجلے
توریت کے قول کا یہ معنی　　کرتا ہون بیان اب اے دانا

یعقوب کا وہ جو اک پسر تھا　　کہ نام تھا اس کا جو یہودا
یعقوب نے اس کو دی بشارت　　کہ تجھ سے نجائے گی ریاست

شیلوہ جہان مین آوے جبتک　　شاہی تیری رہے گی تب تک
شیلو سے مراد ہین محمدؐ　　اوصاف انہین کے ہین امجد

اولاد جو اسرائیل کے تھے　　دولت ہی گئی انہین کی تب سے
جب آئے ہین سرور دو عالم　　وہ سارے پیمبرون کے خاتم

اولاد سے اسرائیل کے بھی　　ہے بند ہوئی پیمبری بھی
اے بھائی عجب ہے الفرا　　کہ کرتے ہین اس طرح وہ دعوا

کہ شیلو سے ہیں مراد عیسیٰ　　ہم کہتے ہین زعم ہے یہ ان کا
بن سکتی نہین یہ بات اصلا　　شیلو سے نہین مراد عیسیٰ

آئے مسیح اے مؤدّب　　اولاد سے اسرائیل کے کب
ہوئی بند نبوت اے برادر　　عیسیٰ تو انہیں سے تھے مقرر

یعنے عیسیٰ بھی تھے اے ذیشان　　اولاد سے اسرائیل کے جان
عیسیٰ کے بھی پاس جو طرف سے　　قومین نہ ہوئی ہین جمع آکے

ظاہر نہوا جہاد ان سے　　اور چشم نہیں تھے سرخ ان کے
ہان بلکہ یہ سب صفات آخر　　تھے ذات محمدی مین ظاہر

دانت ان کے سفید شیر سے تھے　　اور آنکھین بھی سرخ تر تھی ان کے
اقوام بھی آکے جو طرف سے　　بس جمع ہوئے تھے پاس ان کی

تشریک کو چھوڑ پائے توحید　　اسلام کی وہ گئے ہین تا اُمید
اور جنگ و جہاد کافرون سے　　حضرت نے کئے حکم سے خدا کے

ظلمت گئی کفر و شرک کی دور　　توحید کا جلوہ گر گئے نور
اور دین متین وہ شاہ دین کا　　پس شرق و غرب تک ہے پہنچا

شیلو سے ہیں پس مراد حضرت　　کہ ہین وہی خاتم الرسالت
توریت مین دیکھ دوسری بات　　استثنا کا جو سفر ہے گا

تینتسوان باب ہے جو اس کا　　اس باب مین اسطرح ہے لکھا
موسیٰ نے خبر دیا کہ یہوا　　سینا سے بغیر شبہ آیا

ساعیر سے وہ طلوع ہوکر　　فاران سے پھر چمک گیا ان پہ
ہے ساتھ مقدسوں کے آیا　　تعداد الوف ہوئی جن کا

اور دا ہنے ہاتھ اُس کی بیشک
ذکرِ سینا و ذکرِ ساعیر،
جو ذکر مقدّسون کا آیا ہی
شمشیر کے زور سے وہ ہین تو
مرموز زبور مین سنو تم
فائض ہوی تیرے ہر دو لب سے
یس تیری شریعتین و احکام
یعنے سرِ عجز ہین جھکاتے
دو لب سے جو آپ کی بہ عالم
اور وہ جو کیا ہے حکم داد ار
کہ صاحب سیف ہین وہ سالار
جو معجزے دیکھ کر بھی پہچان
مانے نہ پیمبرون کے احکام
تا اُن سے جہان یہ پاک ہووی
رکھتا نہین اُس شجر کو مالی
معلوم ہوی مثال یہ جب
اللہ کی طاعت و عبادت
پیدا کیا جس لئے انہین رب
ایسا ہی وجود کافرون کا،
بس حکم کیا جہاد کا رب
کہتے ہین کہ کس لئے کئے جنگ
اور دوسرے انبیا بھی اے یار
اور دوسرے یونہی انبیا بھی

ہووینگی شریعت آتشی یک
گذرا اوپر قریب اے میر
حضرت کے مراد ہین صحابہ
سیدھی کئی ٹیڑھی ملتوں کو
جالیس یہ جو کہ ہے چہارم
نعمت دُنیا و آخرت کے
باہم پیوستہ ہین باکرام،
آگے ترے انقیا وا ستے
فائض ہوی نعمت مکرّم
کر تجھے حمائل اپنی تلوار
رشد کئے جہادِ کُفّار
لائی نہین جان و دل سی ایمان
جو لائے تھی حق طرف سے پیام
ناپاک وہ زیر خاک ہووی
چاہے کہ ہو باغ اس سی خالی
اِس رمز کو جان لیجئے اب
نا ہو سکے اُس کی بے پہچانت
سو فوت ہوا اصل مطلب
بے نفع ہے جب سے منکرون کا
جنگ اُن سی وہ شاہ دین کی تب
کچھ سمجھے نہین وہ جنگ کا رنگ
ایسا ہی کئے جہادِ کُفّار
بس یونہی جناب مصطفےٰ بھی

ساتھ اپنی وہ قوم کے نجابت
فاران کے جبال کا بھی مذکور
بے شبہ وہ آتشی شریعت
اور شرع محمدی ہین سُنیئے،
سو ہین خطاب حق تعالیٰ
اب کیجے حمائل اپنی تلوار
تیر ترے تیز ہین اے اکرم
آئے بھائی جو آئی ہی یہ بشارت
قرآن وہ کلام ہے خدا کا
یہ ہیگی مراد اس سی اظہر
تلوار کا باندہنا بکثرت
اللہ کو ایک ہی سمجھنے
سوا ایسے خدا کے منکرون سی
بے نفع جو باغ مین شجر ہو
پس قابل قطع وہ اُسے جان
پیدا کیا خلق کو خدا نے
طاعت سے بھی معرفت سے اُس کی
جیسا وہ جھاڑ بے ثمر ہو
ہے لائق ضرب و قتل ٹھہرا
اس رمز کو نا سمجھ نصارا
بیشبہ وہ جنگ ہے عبادت،
موسیٰؑ داؤدؑ اور براہیمؑ
ہان جنگ نہین کئی ہین عیسیٰؑ

اخلاص سی بس رکھے محبت
اوپر ہی ہوا ہے صاف مسطور
حضرت کی ہی ہی اے با فتوت
انداز ہی آتش سقر سے
حضرت کی طرف کیا ہی ایما
اے میرے نبی بلند مقدار
گرتے نیچے ترے ہین عالم،
ہے اس سی یقین مراد حضرت
جو شرف نزول اس سے پایا
عربی وہ رسول ہین مقرر
ظاہر ہے سدا عرب کی عادت
معبود بحق اُسے سمجھنے
وہ جنگ کیا ہی کافرون سی
بے برگ ہوا اور بلا ثمر ہو
کرواتا ہے قطع اُس کو جو لان
طاعت کے لئی ہی محض اپنے
کُفّار جب اپنے سر کو پھیرے
لائق ہے کہ کاٹ دیوے اُس کو
معدوم ہوتا وجود اُن کا
غفلت مین پڑے ہین آشکارا
ہے جس مین رضائے رب عزت
یوشعؑ بھی کئے ہین جنگ بے بیم
کہ ان کو نہین تھا حکم حق کا

نصرانی جو لوگ ہین اے ماہر
جو ہوویگا اک نبی کا منکر

جب اصل جہاد کے ہین منکر
منکر سب کا ہوا وہ کافر

بشارت

کہ دیسے کو جسیح یا الٰہی
سو اس سے مراد ہین محمدؐ
داوٗدؑ نبی کو حق تعالیٰ
داوٗدؑ کو ہوتے ہی یہ معلوم
تا رد کرے اُن کا زعم باطل
اور آیا ہے یہ بھی ذکر مسعود
کہ راستی و درستی وہ رب
اور اُس کو خدا نے دی ہے نصرت
آواز بلند سے وہ تکبیر
اور دلیسون کے بادشہ جو ہو وین
اک تاج مرصع و مکرم
اور تاج سے بوجہ با کرامت
محمودؐ بھی اے مبارک انجام
اور بخشش وجود وہ کرے گا
اور اہل جزائر اس کے آگے
منقاد ہو آوین بادشاہان
فرمان پذیر اُس کے ہو کر
پس دیسے ضعیف کو قوی کر
مسکین و ضعیف مردمان پر
اور ذکر یقین جہان مین اُنکا

ظاہر جو کرے سخن کہا ہی
آئے جو پس از مسیح امجد
بے شبہ و گمان خبر دیا تھا
از زبان زمان ہوئے ہین معلوم
بندے کو خدا کہین جو جاہل
اسطرح خبر دیئے ہین داوٗدؑ
بخشا ہے اُسے قول و فعل مین سب
اُمت کو بھی اُس کی دی کرامت
بولین ہو ہاتھ اُنکے شمشیر
اُن کو بھی پکڑ کے قید کر دین
محمود و مکرم و معظم
مطلب ہے ریاست و امامت
اس سید مرسلین کا ہے نام
دریا سے جہان مین تا بدریا
بیٹھین گے دو زانو انکے آگے
اور اُن کے خواص و مجلسیان
گردن کو جھکا دین اپنے یکسر
چھڑا دیگا ظالم غوی سے
وہ ہو ویگا مہربان مقرر
جاوید ابد تلک رہے گا

منکر ہو جناب مصطفیٰؐ کے
مارا شیطان اُس کی ہی راہ
اور یہ بھی زبور مین ہے سمجھو
تا جان لین لوگ یہ یقین ہے
آگے ہی مسیح مصطفیٰؐ کے
جب لوگ مسیح کو اے بھائی
اور حق سے دعا مین کہی تب
ظاہر کرے خلق مین یقین وہ
کہ اپنے کرم سے حق تعالیٰ
اُمت کو بھی آپ کے وہ مولا
تسبیح خدائے پاک کی وے
تا بہر خدا مین اُن سے بدلہ
اور قول زبور یہ بھی پرنور
صیہون سے کیا خدا نے ظاہر
محمود سے جان ای مجدد
مزمور مین دوسرے ہے لکھا
اور آخر ارض تک بلا شک
اور ہو وین گے دشمنان جو اسکے
سر اپنا زمین پر رکھین گے
اور ہو ویگا جو کہ شخص مغموم
اور ہو ویگا جو ضعیف بے یار
اور بھیجین درود لوگ اُس پر
ابن سعد و ابن عساکر

منکر ہوے سارے انبیا کے
گمراہ ہے وہ العیاذ باللہ
داوٗدؑ کہے خدا سے رو رو
بندہ ہے مسیح خدا نہین ہی
حالت سی یہ ہر دو پیشوا کے
لاوین گے بدرجہ خدائی
کہ بھیج تو مصطفیٰؐ کو یا رب
عیسیٰ ہی بشر خدا نہین وہ
احمدؐ کو کیا ہے برگزیدہ
رحمت سے کیا ہے برگزیدہ
کرتے ہین خواب کہ ہین اپنی
طاعت نکرین جو انکی اصلا
مزمور مین دوسرے ہین مذکور
صیہون مکہ ہے سن ای ماہر
بے شبہ مراد ہے محمدؐ
مالک ہو ویگا وہ معلی
یعنی یہ زمین کے انتہا تک
جا ٹیکینگے وہ خاک اپنے منہ کی
پاس اُس کے فروتنی کرین گے
ظالم کی جفا سے سخت مظلوم
یاری اُسے دیوے ہو مددگار
ہر وقت دعاء نیک محضر
یون نقل کئے ہین سعد فاخر

کہ ہم یہ زبانِ جاہلیت ۔ نصرانی ہوئے تھی ضلالت
کہ ایک ورق او دوسرے سے ۔ جوڑا ہے کوئی سریش لگا کے
کوتاہ بہت نہ قد ہی اُس کا ۔ اور یونہی بہت نہیں ہی لنبا
اور مہر نبوت منوّر ۔ منقوش ہو اُس کے پشت اوپر
اشتر بھی دراز گوشت اوپر ۔ ہو ویگا سوار وہ پیمبر
پیوند کا پیرہن پرانا ۔ پہنا بھی کریگا وہ یگانہ
اولاد سے اسمٰعیل کے وہ ۔ ہوئے نسبِ جلیل سے وہ
آتا جو میں اس ورق میں دیکھا ۔ ایسے میں مرا چچا ہے آیا
میں بولا یہ وصف احمدی ہے ۔ ان دو ورقوں میں خوب لکھی ہے

روایت

جارود ہے جو بن مُعلّا ۔ عالم تھا بڑا وہ در نصارا
حضرت سے ہی یوں سخن بکی کی ۔ سوگند ہے مجھ کو اس خدا کی
کہ آپ کی وصف پاک بیقیل ۔ میں دیکھا ہوں جا بجا بہ انجیل

بشارت

مشہور ہے یوحنا کی انجیل ۔ انجیل میں اُس نے اپنے بیقیل
کہ جا ہوگا باپ ہی میں اپنے ۔ لینے جا ہوں گا اپنے رب سے
وہ ساتھ تمہارے تا ابد ہو ۔ بیشبہ وہ روح حق ہے سمجھو
اور باپ کے لفظ کا وہ اطلاق ۔ عیسیٰ جو کئے بذاتِ خلاق
کہ خالق و استاد کو تب ۔ بس کہتے تھے باپ جانی سب
اُس معنے سے ہی جناب عیسیٰ ۔ اطلاق کئے خدا پہ اُس کا
بن باپ کے جب ہوئے وہ پیدا ۔ ٹھہرا لئے انہیں خدا کا بیٹا
معلوم ہے سبھی مسیح سے بھی ۔ بس اُن کو ابد تلک ہے دوری
اور فارقلیط کا بھی معنی ۔ لکھے اہل لغت اسے دانا

میں پڑھتا تھا ایک روز انجیل ۔ دیکھا ناگاہ اس میں بیقیل
میں کھول کے جلد اُس کو دیکھا ۔ اس میں یہ ذکر احمدی تھا
اور رنگ مبارک اس نبی کا ۔ نورانی بہت رہے گا گورا
بیٹھے گا پچھل باندھ کر او ۔ صدقہ نہیں لیوے گا وہ سمجھو
بکری کا بھی اپنے دودھ دوہو ۔ وہ ہاتھ سے اپنی ہی نچوڑے
ایسے اوصاف جو رکھیگا ۔ وہ کبر سے دور تر رہے گا
اور جانیو اُس کا نام نامی ۔ ہوویگا احمدِ گرامی
اور مار کے مجھ کو اُس نے بولا ۔ تو دیکھتا اس ورق میں ہی کیا
بولا احمد ابھی نہ آئے ۔ بولا یہ چچا مرا حسد سے
اور یہ تھی جو ہے پاک انفاس ۔ یوں نقل کیا ز ابن عباس
حضرت کے جناب پاک میں آ ۔ ایمان سے شرف ہی جب کہ پایا
کہ جس نے پسند آپ کو کر ۔ اس عصر کا ہے کیا پیمبر
ایسا ہی بشارت آپ کی بھی ۔ لوگوں کو یقین مسیح نے دی
عیسیٰ کے حواریوں ہوائی نیک ۔ مشہور ہی جو کہ یوحنا ایک
عیسیٰ سے روایت یوں کیا ہی ۔ عیسیٰ ہم کو خبر دیا ہے
کہ فارقلیط کو وہ بھیجے ۔ الطاف سے واسطے تمہارے
بس جب کہ وہ اس جہان میں آوے ۔ ہر حسن یقین تمہیں سکھاوے
اُس وقت میں اور اُس زبان میں ۔ تعلیم کا لفظ تھا یہ سب میں
جو چلنے والا آپ کا ہو ۔ سب کہتے تھے باپ اسکو سمجھو
پر اُن کے دستے تا بجا نہ آوا ۔ اس لفظ کا نا سمجھ کے معنا
ٹھہرا لئے ہیں اس کو اہل و اولا ۔ تثلیث کی رہ لئے وہ ناشاد
اور اُن کو عذاب در جہنم ۔ ہوتا ہے ابد زیادہ ہر دم
بیشک ہی وہ جھگڑانیوالا ۔ حامد بھی ہے معنی معلا

ہر ایک نبی چھڑانے والا،　　اتباع کو کفر و شر سے ہیگا
آیا ہوں چھڑانے تمہیں اے لوگو　　یعنے ز گناہ و کفر سو چو
یا احمد یا محمد ایسا،　　نہیں لفظ قریب کوئی ایسا
معنا ہوا اس کا ثابت اظہر　　کہ فارقلیط ہے پیمبر
زندہ اسرار وہ کرے گا　　ہر چیز کو وہ بدل بھی دے گا
خاطر ہیں تمہاری چند تمثیل　　لے آیا ہوں لاویگا وہ تاویل
کہ ہیں جو مبارک اس کی آیات　　تاویل کے رکھیں احتمالات
اور بولے مسیح اس طرح سے　　کہ آویگا وہ جو بعد میرے
گر کرتے ہو تم قبول مجھ کو .　　اور رب کہتے ہو دوست مجھ کو لوگو
کہ بھیجے تمہارے خاطر اس کو　　اور ساتھ تمہارے وہ سدا ہو
اور بولے مسیح یوں بانجیل　　کہ جاؤں نہ جب تلک میں بقیل
اور خلق ہوں جب خطا کی مصدر　　وہ زجر کریگا سخت اس پر
اور خلق کو وہ بحق سیاست　　فرمائے بعون رب عزت
اور بولے مسیح وہ ذو الکرامات　　اپنے نکریگا نفس سے بات،
یعنے جو ہو وحی حق سے اس پر　　بندوں سے وہی کہے وہ سرور

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُّوحٰى ۔ سورہ نجم

اب دیکھیے یہ صفات والا　　کہ جسکا بیان کئے ہیں عیسیٰ
یہ بات بھی اور جان لیویں　　کہ اگلے سماویہ کتب میں
توریت میں ہے احید کر کے　　یوں ہی کئے نام اور آئے

اس معنی سے ہے مسیح نے قیل　　ترجمہ کئے ہیں یوں بانجیل
حامد بھی ہے دوسرا جو معنا　　حضرت کا ہی نام وہ اے دانا
اور وہ جو کہے جناب عیسیٰ　　کہ خلق کو میں چھڑانے آیا
اور بولے مسیح جاؤں میں اب　　بھیجیگا نبی کو دوسرا رب
اور میرے لئے گواہی دیگا　　جس طرح گواہ میں ہوں اس کا
تاویل سے یہ مراد اے جان　　قرآن کریم ہے تو پہچان
رکھتی ہیں بہت سے وہ معانی　　یوں دیکھے کتب نہ آسمانی
گر مارنا چاہیں خلق بسیار　　نا مار سکیں گے اس کو زنہار
تو میری تمہہ رکھو وصیت،　　میں جاہونگا جا ز رب عزت
باقی یہ جہان ہے گی جب تک　　یعنے ہو رسالت اسکی تب تک
وہ فارقلیط حق طرف سے　　تم جانو نہ اس جہان میں آئی
سمجھ کلام جو ہوا اس سے،　　فرمائے نہ وہ طرف سے اپنے
اور حادثے جو جہان میں ہووے　　دیویگا یقین خبر وہ اس سے
وہ بلکہ خدا سے جو سنیگا　　بندوں سے یقین وہی کہیگا
جیسا کہ کہا ہے رب رحمان　　اس شاہ کی شان میں بقرآن
اور بولے ہیں اس طرح سے عیسیٰ　　وہ فضل مرا بیان کرے گا
یعنے ذات محمدی ہیں اظہر　　کوئی ویسا ہوا نہ فرد دیگر
حضرت کا ہمارے نام والا　　جوں فارقلیط و شیلو آیا
جیسے ماذ ماذ حمطایا اور بزبان سریانی منحمنا؛

تنبیہ اس بیان میں جو یہود و نصاریٰ قدیم الایام سے آسمانی کتابوں میں تحریف کرتے آئے اور کر رہے ہیں

اور یہ بھی ہے سب پہ آشکارا　　علمائے یہود اور نصارا
معمول ہے اب بھی در نصارا　　کہ پادریان کرانکی شوریٰ
معمول قدیم ہے یہ ان کا　　ایسا ہی چلا ہے ان میں آیا

تحریف کتب میں کرتے ہیں　　اب تک بھی وہ بلکہ کر رہے ہیں
ہیں ان میں گھٹاتے اور بڑھاتے　　اللہ سے کچھ نہ خوف لاتے
چاہے کا ہوا رواج جب سے　　اور ایک کہلا انکو تب سے

کہ اُن میں گھٹا کے اور بڑھا کے
چھپواتے کیے ہزار نسخے

پھر اُنمیں بڑھا گھٹا کے ایک بار
چھپواتے ہیں اسکو دوسری جا

اوراق سے اُن کے پا فراغت
ہیں پھینکتے یونجکر نجاست

بس اُن کے کتب میں خوب دیکھو
اگلے پچھلے چھپے ہیں وے جو

پا ئیں وہ محمدی بشارات
ہیں اس سے کبھی پاتے وجہ اثبات

اب اُن کے کتابیں اور صحیفے
اگلے پچھلے چھپے جو ہیں گے

بشارات

اس چودھویں باب میں مقرر
فقرہ ہے جو سولھواں محمود

کہ عرض میں باپ سی کرونگا
کہ فار قلیط بھیجے دُسرا

اور فقرہ ہے جو کہ بست و پنجم
اس میں لکھا ہے یہ سُنو تم

پر فار قلیط کے بیچ رب
بھیجے یہاں مرے نام سی جب

جو کچھ میں کہا ہے ان تم سے لوگو
سب یاد دلاوے گا وہ تم کو

کہ جانیو واسطے تمہارے
جانے میں ہی فائدہ ہے بیچ

لیکن میں اگر یہاں سی جاؤں
اسکو میں تمہارے پاس بھیجوں

کبھی جانیو راستی سے اسے هم
اور حکم سے بھی کریگا ملزم

کہ لوگ نہ مجھ پہ لاوے ایمان
سر پہ یہ اٹھا — [illegible] عیسیانہ

کہ جاتا ہوں باپ پاس یعنی
یعنے جاتا ہوں پاس رب کے

اور حکم سے اس لیے سراسر
الزام وہ دیویگا مقرر

باتیں تو بہت اور بھی ہیں
کہ تم سے بیان وہ کردانیں

سچائی کی راہ سب تمکو تر
وہ تم کو دکھا دیگا مقرر

آیندہ سے دیوے گا ہم اخبار
اور میری ثنا کرے گا اظہار

جو وصف وہ بولے نے موعود
تھے ذات محمدی میں وہ سب

اور کون نبی ہوا ہے دوسرا
کہ جسمیں تھے یہ صفات والا

پھر جا دے گر جب ایک مدت
دُسرے شوری کی پہنچی نوبت

پھر اگلے چھپے ہوئے کتابیں
بکار جب اُن کے پاس لیں

یہ اپنے کتب کی قدر ہی آہ
صد آہ سد انعوذ باللہ

آپنے کیسی ہیں اختلافات
بدلائے ہیں کس طرح وہ فقرات

یہ حجت ایزدی ہے جانو
اعجاز محمدی ہے مانو

موجود ہیں جابجا وہ نسخے
میں نقل کروں یہاں کچھ اسکی

انجیل میں یوحنا کے درباب
مرقوم جو کچھ ہے چودھواں باب

اس فقرہ میں اس طرح لکھا ہی
اسطرح مسیح نے کہا ہے،

وہ فار قلیط بھیج دے گا،
تم ساتھ وہ تا ابد رہے گا

[illegible] ہوئے ساتھ میں تمہارے
باتیں یہ کہاں ہیں جانو تم کو

اسکو روح القدس ہی سمجھیں
سکھلاویگا تم کو ساری چیزیں

اور سولھویں باب میں لکھا ہی
اسطرح مسیح نے کہا ہے

کہ میں نہیں جاؤں گر یہاں سے
تو فار قلیط یہاں نہ آوے

تشریف جب جہاں میں لاوے
تو جانو یہاں [illegible] گنہ سے

[illegible]
مولا [illegible] سبب ہی سمجھو

ملزم جو کریگا راستی سے
اس کا یہ سبب جہاں لیجے

جاتا ہوں جہاں سی میں اکرم
دیکھوگے نہ پھر مجھے یہاں تم

کہ حکم کیا گیا ہے لوگو،
سردار یہ اس جہاں کے سمجھو

لیک اسکو نہ تم اٹھا سکوگے
پر جبکہ وہ روح صدق آوے

کچھ اپنے طرف سے وہ نہ بولے
جو حق سے سُنے وہی سُنا کر

اب دیکھو مسیح ذو الکرامات
کیسے دیے آپ کی بشارات

اب پوچھتے ہیں ہم از نصارا
کہ تم ہی کہو بعد عیسیٰ

اور عزت و شان مسیح کی بھی
ہے کسنے کیا بیان ایسی

تم دیکھو یہود ہو کے منکر
جب سیدِ مرسلین آئے،
ثابت بھی کئے نبوت اُن کی
اور حق مین اُنہونکے جو نصارا
اور وہ ور انہونسے کرے تہمت
جو ہر دو گروہ مین منصفان تھے
پر جن کو رہے تعصب لئے یار
تحریف جو کرتے ہین نصارا
احمد جو ہوا عراق والا،
عربی مین ہووے ترجمہ جو
سو اسمین نبی کا نام والا
جو ہوگئے اشعیا پیمبر
عربی مین جو ترجمہ ہے اُس کا
ہین اُن کا پیام بے ریب
اور اُن کو وہ تین بھی اکثر
اندھون کے تئین کریگا بینا
اور ہین جو کرم سے اُن کو دونگا
اور آویگا از زمین بہتر
اور دیکھین گے وے جہان بلندی
مغلوب و ضعیف وہ نہوگا
بلکہ جو لوگ ہووین سچے
بیشبہ وہ نور ہے خدا کا
مضمون کتاب اشعیا کا

تکذیب کئے تھی اُن کی ظاہر
اور حق سے کتاب ایک لائے
مثل موسیٰ فضیلت اُن کی
مریم کے بھی حق مین آشکارا
ظاہر اُن کی کئے طہارت
تصدیق ہین آپ کی کئے وے
کسطرح سے ہے کہین سے گئے اقرار
بیشی کمی اُن کی آشکارا
شش صد برس آگے ایک رسالہ
بے نقل کیا وہ اُن سے جو
تصریح کے ساتھ صاف آیا
سو اُن کا ہے ایک صحیفہ ظاہر
چالیس یہ جو ہے باب دوسرا
ڈالون گا منہ مین اسکے اغیب
بیشبہ کرے وہ نیک محضر
پھر وہ کے تئین کرے گا شنوا
وہ دوسرے دن ہے بس وہی کہیگا
یعنے کمہ ہے وہ مقرر
توحید کرین وہان خدا کی
مائل شہوات پر نہ جا شا
اور ہووین تو اتبع کرنیوالے
روشن ہی رہے نہین بجھیگا،
اب جانئے انتہا کو پہنچا

اور کہتے ہین یہ بھی سب نصارا
رد کرکے یہود کا بتحقیق،
الزام دے یہودیون کو
جو بولتے ہین نعوذ باللہ
عقلی نقلی دلیل و برہان،
ایمان وہ صدق دل سے لاکے
حق دور کرے تعصب اُن سے
آگے پیچھے کتب چھپے جو
تالیف کیا ہے جو اے کامل
منقول ہین اُن سے جو عبارات
بعد اُن کے جو ترجمہ گئے ہیز
ہے چہل و دوم جو باب آیا
اس باب مین اسطرح ہے لکھا
وہ عدل مرا سنو مقرر
باتین نہ پکار کرے گا
اور مردہ دلان بھی ہوئینگے جو
احمد ہووے گا نام اُس کا
اور ہوینگی خوش بیابان اُس سے
ہر ٹیلے پہ چڑھ وہ نیک کردار
اور بتلی جہڑی سے وہ معلا
وہ اُن کے تئین قوی کریگا
شاہی کی نشان پاک اُسکی
فیس تھا ایک ارمنی جو

وار اُن کو جڑ ہاسے آشکارا
عیسیٰ کی کئی ہین آپ تصدیق
اور کردیئے لاجواب اُن کو
ان کا بھی کئی ہین رد یہ آگاہ
ثابت بھی وہ اُسپہ کردئے ہان
قرآن کی ہے ہین تابعون سے
توفیق بھی نیک اُن کو دیوے
تفسیر اب اُن کی دیکھو ابجو
[illegible]
ہین اُن مین محمدی بشارات
نام اُس سے مثال ہی دئیے ہین
نام اسمین یقین ہے صاف آیا
بندہ مرا مجھ کو خوش کرے گا
اظہار کرین سب اُمتون پر
اور جانیو تم وہ نہ بسے گا،
وہ زندہ کریگا اُن کو سمجھو،
وہ حق کی ثنا ہی کرے گا
خوش ہوینگے لوگ بھی وہان کے
تعظیم کرینگے اُس کی اظہار
نیکون کو ذلیل نا کریگا
تائید بھی اُن کو دے گا
شاعنے اور بھی اسکے ہونگی
نام اُس کا قیا اور مکان سمجھو

لاطن سے وہ ارمنی زبان میں
اس سن ہی مین ترجمہ کیا او
چھاپے خانے مین انتونی کی
اور اُس کی نشان سلطنت کی
اور ارمنی لوگ پاس مشہور
سن ایک ہزار ذیک صد اوپر
سو دیکھئے اس مین تم نعت کے
یعقوب ہیگا بندہ میرا
جی اسکو کیا پسند میرا
ہرگز نہ کبھی پکارے گا او
ہوین لیتے ہی اور صفات دیگر
اوصاف وہ پہیرتے ہین یکسر
سن جب کہ ہزار و ہشتصد پر
بدلا نے کے باوجود ای نیک
کہ مین نے قبول اُسے کیا ہے
اور واسطے سارے امتون کی
آواز سنے نہ جاوسے اُس کا
ناخوش نہین ہوویگا کبھی او
شرع شریف کے ہی اُس کی
بے شبہ وہ کردگار کی ذات
تھوم زمین کا بھی ہی سب
اور جو کہ ہین اُس پہ بسنے والے
اور ہاتھ کو تیرے مین نے پکڑا

بھی ترجمہ جو کیا سمجھ لین،
بعد اُس کے کتاب وہ چھپی جو
مطبوع ہوی ہے دیکھتے تھے،
بر پشت مبارک اُس کی ہوگی
موجود ہے وہ کتاب مذکور
تھا جبکہ اٹھارہ دان مقرر
تحریف کیئے ہین آشکارا
مین اُس کی یقین مدد کرونگا
اور روح تیرے مین اُس کو دونگا
بھی وہ نہ جھڑیگا تم یہ سمجھو
پیغمبر آخر الزمان کے
یعقوب کے جانب اُسکے برادر،
بائیسوان عیسوی تھا اشہر
ثابت ہی وہ ذکر احمدی نیک
وہ میرا پسند کیا گیا ہے،
تم جانیو حکم وہ نکالے
اور ٹوٹی جھڑی نہ توڑیگا
ہرگز نہین ہوویگا ترش رو
کرتے ہین جزیرے انتظاری
ہے خالق او باسط سموات
شاخون کا بھی اُس کی ہی وہی رب
ان سب کو وہی ہی روح بخشے
اور مین نے تجھے نگاہ رکھا

جب ایک ہزار ہشتصد اوپر
سن ایک ہزار سات سو پر
ہے آمین کر و حمد اکی تسبیح
احمد ہے اسکا نام ظاہر
لیکن وہ کتاب دوسری بار
اس عیسوی سن مین جانیو تم
یعنے جو کئے ہین آمین تبدیل
اور جانیو تم یقین سرائیل،
تا واسطے امتون کے یکسر
باہر آوے نہ صوت اُس کا
نصرانیان اس کو اے محل
کچھ خوف خدا یہ اہل باطل
پھر چھاپے جو اُس کو تیسری بار
یعنے لکھا ہے اس مین ایسا
[illegible] ہو اول پاس ہی میرا
آواز بلند نا کرے وہ،
بتی نہ دھوین کی وہ بجھائے
تا آنکہ کرے وہ حکم اظہر
ایسا ہی کہا ہے حق تعالی
اور ساری زمین کو وہ داور
اور مین گی جو اس مین کی تسکین
اور جانیو مین خدا ہون سب کا
اور مین نے جاعتون کی خاطر

چھ سو بن عیسوی تھا اظہر
تینتیس تھا عیسوی سن در
تسبیح نئی ہے یہ منتصب صحیح
مضمون ہوا یہ اُس کا آخر
چھاپی گئی ہے اے نکوکار
چھاپے جو گئی ہے بار دوم
اسطرح لکھے ہین اس مین تبدیل
ہیگا مرا برگزیدہ بے قیل
احکام نکالے وہ پیمبر
اور ٹوٹی چھڑی نہ توڑے گا
یعقوب کا نام لکھکے اول
کہتے نہین آہ اپنے دردل،
بدلائے ہین پھر بھی اس مین ایسا
کہ جانیو ہے وہ بندہ میرا
اور اس کو دیا مین روح اپنا
اور پاس کسی کا نہ دہرے گو
انصاف سے حکم وہ نکالے
سب روئے زمین پر مقرر
معبود جو ہے وہ سب جہان کا
اور جن کے نبات کو بھی یکسر
اُن کو وہی دینے والا ہے جان
انصاف سے مین نے تجھے بلایا،
گردانا ہون عہد تجھ کو ظاہر

زمروں کے بھی واسطے ای سُرور
بیشبہ وے قیدیان ہین ایسے
اپنی نہ بزرگی غیر کو دون
آیندہ بھی ہووین گی جو خبرین
تعریف بھی اسکی سب کرین گی
اور رانے دکہ کار کے جزیرو
اتریگا گہرون مین وہ نکوکار
اور حجرہ کے پہاڑ پر سمجھیں
اور حمد و ثنا سے اس کی ظاہر
اور لاویگا اضطراب اندر
غالب ہوگا وہ ذوالمفاخر
نام اسمین تہا صاف احمد ایجان
اس جملۂ پاک کو نکالے
ثابت ہی ابھی ہے ای نیک
بے شبہ کوئی رسول دوسرا
اور مکے کا سرحد معلا
اور جنگ و قتال ہین لے دانا
حضرت کا تو ہے جہان مین مشہور
سو لوگ وہان کے منتظر تر
فرزند تھے اسمعیل کے ایک
اور مکے کے جو کہ ہین پہاڑ ان
مکے کی زمین با صفا ہی
اور صاحب جنگ سا سمجھ لے

گردانا ہون مین تجہی یقین نور
ظلمت کے درمیان ہین بیٹھے،
اپنی نہ ثنا بتون کو دون
دون ہونیکے آگے انکی خبرین
تم جانیو آخر زمین سے
اور اُس کے تمام رہنے والو
ہے نام یقین جس کا قیدار
آواز بلند سے پکارین
دیوین گے خبر وے درجزائر
عترت کو وہ یعنے وہ پیمبر
مضمون وہ بیان ہوا ہی آخر
پہر دوسرے ترجمہ کے درمیان
اور کم و زیاد کر ہی ڈالے
یہ معجزہ محمدی دیکھ،
نین حکم زمین پر رکہا لا
جو ہی یہ زمین کا ایک کونا
کفار اس سے شکست پانا
یہ بات نہین کسی سے مستور
تھے آپ کی شرع کے مقرر
قیدار تہا اُن کا نام ای نیک
تسبیح نئی خدا کی ایجان
تو دیکھ کہ ہی نشیب مین ہی
دنیا مین بعد اشعیا کے

تا اندھون کی آنکھ کو تو کھولے
مین رب ہون یہی ہی نام میرا
جو کچھ کہ ہو ہونہار وہ سب
تسبیح کرو خدا کی لوگو
اے بحر سوار ہونیوالو،
وہ ہوویگا نامور بیابان
اور لے وہ گہون کی رہنیوالو
مولا کی بزرگی وے کرین گے
اور صاحب جنگ سا وہان سے
اور جائیو اپنے دشمنون پر
ہے یہ جو صحیفہ اشعیا کا
بدلائے وہ نام کو نصارا
نے گرچہ کئے کم و زیادت
کہ واسطے اشتون کے یکسر
ظاہر ہے وہ خاتم الرسالت
نکلے ہین وہان ہی وہ پیمبر
عترت نے کبھی حملہ اُن پہ کرنا
اور ملک عرب ہے یک جزیرہ
اور عہد تمام طائفون کا
اولاد سے اُن کی ہے مجدد
حضرت کی ہی امت اے برادر
جزیرہ کے پہاڑون پر ہی لوگان
حضرت کے سوائے اے برادر

اور قیدی کو قید سے نکالے
مین پالنے والا ہون جہان کا
بے شبہ تمام ہو چکا اب
تسبیح نئی وہ رب کی سمجھو
اور اسکے تئین بہرانیوالو،
اور شہر کبھی اس کی لیوینگے شان
تسبیح مبارک اُس کی کیجو
یعنے تکبیر وے کہین گے،
یک مرد جلیل قدر نکلے
آواز کریگا وہ مقرر
وہ ترجمہ اسکا تہا جو پہلا
پہر ترجمہ جب کئے ہین تیسرا
پا این وہ رسول کی بشارت
حضرت کے سوای اے برادر
عالم مین یقین کئے ریاست
پائے رتبہ بلند و برتر
کثرت کا نہ پردا اُن کے دہرنا
یک پاک جزیرہ شہیر
گردانا تہا آپ ہی کو مولا،
ہین خاتم انبیا محمد
کرلی ہے تو دیکھ اُن کو اوپر
اللہ کو ہین پکارتے جان
بکلا ہی نہین کوئی پیمبر

در ستایش مسیح یہ بشارت
اور وہ نہ کئے ریاست اے یار
قیدار کی نسل سے بھی ایجان
اور آئیسے اُنکے بر پہاڑ ان
اولاد جو سرائیل تھے ہین
کہ اپنے حواریون کو عیسیٰ
ہین سامری لوگ کے جو مصا
تم جاؤ انہین طرف مقرر
سو اُن کے سوائے دوسرون کے
یحییٰ جو تھے درزمان عیسیٰ
عیسیٰ نہ مراد اس سے ہووے
حضرت کے سوائی بعد یحییٰ
شعیا کا جو ہے صحیفہ نیک
کر اب تو نظر بیان سے اُٹھو کے
اسوقت مین دو سوار دیکھا
شیخ ابن قتیبہ اے برادر
کہتا ہے کہ وہ سوار خر کا
پس اونٹ کا وہ سوار احمد
جاری وقت خلیل سے بھی
عیسیٰ کے نہ ہاتھ سے اے ماہر
شہرون کو بھی جنگلون کو رکھ یاد
تسبیح کو اُس کے نئے مقرر
میا کیجیو کہنہ سے لینے والے

پاتے نہین زینہار اثبات
اور جنگ وجہاد بھی زکفار
پیدا نہووے مسیح ذیشان
تسبیح نئی ہوی یہ پہچان
آیا ہو تو انہین کی واسطے مین
اس طرح سے حکم کر کے بھیجا
داخل اُن مین ہوو زنہار
اور آیا پندرھوین باب اندر
بھیجا نہ گیا ہون مین مقرر
لوگون کو خبر دئے ہین ایسا
کہ دونون بھی ایک عصر مین تھے
دوسرا نہ کوئی رسول آیا
حضرت کا یہ ذکر اس مین ہے دیکھ
جو دیکھے تو لوگ کو خبر دے
ایک خر کا تھا دوسرا اشتر کا
علامہ جو اک ہوا ہے اشہر
بیشک ہے سمجھ جناب عیسیٰ
ہے سرور انبیا محمد
بابل مین بڑی تھی بت پرستی
سب لوگ پہ ہے یہ بات ظاہر
کر دینگے عمارتون سے آباد
پھیلا دین گی بحر و بر مین اشہر
تا تین کیجو نہین پاؤن اپنے

کہ واسطے ساری اُمتون کے
غیرت سے کبھی وہ دلیر ہو کر
نکلے نہین مثل مرد جنگی
انجیل مین بلکہ یہ لکھا ہی
مشہور جو ہے متی کی انجیل
کہ جو ہین عوام لوگ سمجھو
ہان گھر سے ہی سرائیل کے جو
کہ گھر سے جو سرائیل کے ہان
اور جو ہے متی کا باب تیسرا
کہ بعد مرے سُنو مقرر
یحییٰ تو کہے کہ بعد میرے
پس اُس مراد مصطفےٰ ہین
اُمت کو خبر دیے ہین شعیا
پس جانیو جلد تر اُٹھا ہین
وہ ایک کہا ہی دوسرے نے
جو جو کہ کتب ہین آسمانی
ہین متفق اسپہ آشکارا
بابل جو تھا ایک شہر ایجان
حضرت کے ہی ہاتھ سے مقرر
شعیا کے صحیفے مین ہے یا
تسبیح خدا سدا کرین گے
بیشبہ وہ جلد آوین آوین
ان باتون کی اب مراد ہے یا

عیسیٰ نہین حکم کچھ نکالے
حملہ نہ کئے ہین دشمنون پر
غالب نہوی یہ دشمنان بھی
کہ صاف مسیح نے کہا ہے
ہے باب ہشتم مین اُس کی تفصیل
تم اُن کے طرف کبھی نجاؤ
گم ہو گئے بکریان سے لوگو
گم ہو گئے بنیگے گوسپند ان
سو اُس کے ہی درمیان لکھا
آویگا خدا کا ایک پیمبر
جانو وہ رسول حق کا آوے
بیشک وہی ختم انبیا ہین
کہ مجھ کو کیا یہ حکم مولا
اور جلد وہین نظر گیا ہین
بابل کے بتان گرے ہین سارے
خوب اُن کو وہ جانتا تھا گیانی
اہل اسلام اور نصارا
رہتے تھے مدام اسمین شاہان
ٹوٹے ہین بتان وہان کے کیسے
یہ بھی ہے لکھا کہ آل قیدار
بالائے جبل ندا کرین گے
پاؤن کو زمین کے اپنے مارین
لکھتا ہون تو اُس سے ہو خبردار

فرزند جو اسمٰعیل کے تھے
اور مکے کا جو کہ تھا بیابان
آباد ہوا انہیں سے یکجان،
جلدا ابھی مازنات دم کا
تم کے وے حجرہ پہاڑ والی پہ
آہستہ کہین چلین ای بہائی
اور جانو خبر دیئے ہین شعیا
جو اسکا ہو گوشۂ مسجد
صیہون یقین اے نیک انجام
کھایا ہون بڑی قسم مین نے
کہ روئے زمین پہ لوگ جتنے ہین
ناخوش نہ تیرے سے ہوون تنہا
نعمت سے مری جو بس کہ فائض
بے شبہ ز جیش نسک فاخر
اور ظلم و جفا سے تو بچے گا
روشن ہو کہ نور پاک تیرا
نور اسکے ظہور کا معلا
وے اگلے کتب سے اور صحف سے
وے دیکھ بشارتین معظم
عبداللہ بن سلام اے یار
دونون بھی جو دل سی لای ایمان
تفصیل سے حال دیکھ انکا

قیدار ہے نام اس کا سننے
آباد ہوا انہین سے پہچان
وے فتح کئے بہت سے ملکان
ہے حج مین انہون کا آشکارا
تکبیر مین بولتے مقرر
اور دوڑتے ہین کہین وے جلدی
اسطرح کہا ہے حق تعالیٰ
سو ہمین لگا ہو حجر اسود
جان مکہ معظمہ کا ہے نام،
بس ذات مقدسہ پہ اپنے،
طوفان مین انہین ڈبا ہی دینگے
اور تجھ کو نہ چھوڑ ڈالون تنہا
تیرے سے کبھی نہوئے زایل
اور تجھ کو سنوارون از جواہر
اور سقف سے خوف کر نہ اصلا
بے شبہ قریب ہے پہنچا
رخشان ہو ترے مین اوجالا
یہ نقل کئے گئی ہین کاوڑے
اور آپکے معجزات اکرم
اور دوسرا جو ہے کعب احبار
رغبت سے جو ہو گئے مسلمان
اس نسخہ کے ابتدا مین آیا

اولاد انہین کے سب عرب ہین
اور ملک عرب تمام اے یار
اور امت احمدی ہی اے نیک
جب ہوتے ہین تلبیہ سے دمانہ
مروہ صفا کوہ دو جو ہینگے
مارین کبھی کہین قدم کو اپنے
صیہون کے درمیان گھرانیا
بوسہ اسکو دیا کرین گے
مکے کے تئین خطاب کرکے
جیسا کہ زمان نوح اندر،
اور تیرے لئے قسم یہ کھایا،
سب کوہ جگہ سے اپنے جاوین
آگاہ اس امر سے بھی ہو تو،
موتی سے ترا ہو سقف امجد
ہتھیار بنی نہو ہی کسیکی گا
تیرے تئین اب ہو یہ بشارت
ایسے ہی محمدی بشارات
اب لکھتا ہون وہ بیان دونکا
ہین صدق دلی سے لائے ایمان
علمائے یہود مین ای عاقل
اور دوسرے یہودیان بھی سمجھو
اور ان کے سوائے کچھ یا جہال

قایل اس کے ہی لوگ سب ہین
اور اسکے سوا بہت سے انسان
تسبیح کرتی ہے ہر جگہ دیکھ
کرتے ہین بلند اپنا آواز
ہین دوڑتے درمیان ان کی
اور رمل و طواف بھی ہین کرتے
تم جانیو مین بنا کرون گا
اکرام اسکا کیا کرین گے۔
مولا نے کہا ہے اسطرح سے
سوگند کھایا تھا مین مقرر
تجھ سے ناراض ہین نہون کل
قلعے بھی تمام پست ہوین
کہ مین جو بنا کرون گا تجھ کو
دروازے بھی تیرے از ...
تجھ پر کبھی کارگر نہو گی،
کہ ہووے جو ختم الرسالت
پائے ہین بہت کتب سے اثبات
علمائے یہود اور نصاری
حضرت پہ فدا کئے دل و جان
تھے جو کہ شہیر اور فاضل
قایل حضرت کے ہو گئے جو
اب لکھتا ہون دوسرونکا حال

یہود و نصارا کے علما حضرت کی رسالت کا اقرار اور آپ کی بشارت کا اظہار کرنیکا بیان

مروی ہے زسعد ابن ذبیان
کہ زید جو وہ بن العمر تھا
حق بات کا تھا سدا وہ گویا
اسواسطے ہی قریش یکسر
جب کوہ حرا طرف چلا تھا
بیرے نہیں اپنی قوم کے ساتھ
ہون منتظر اک نبی کا اب ہان
احمد ہے اُس کا نام و الا
لایا ہون ولے مین اُس پہ ایمان
پس جب وہ نبی سے تو ملیگا
کہ اسکا نہ قد بہت ہو او نچا
اور آنکھون مین اسکے ہو وے سرخی
احمد ہے نام پاک اُس کا
مکے سے نکل کے وہ یگانہ
اور جاہلیت کے بیچ پہچان
حضرت نے اسلئے با سلام
مین اسکے سوائے اور بھی نام
وہ جو اگلے گئے بزرگان
اور گزرے ہین جب کوی بزرگان
کہتا ہے غرض جناب عامر
مت چھوڑ تو اُس نبی کو گاہی
علمائے یہود اور نصارا
نکلا ہی تلاش مین تو جب ہے کے

اور شیخ ابونعیم سے جان
وہ ابن نفیل ذوالوتر تھا
دن رات تھا دین حق کا جویا
دشمن اُس کی ہوے تھی اُتہر
تب رہ مین مرے سی ملکے بولا
وہ ہو یا خوشی سی انکے مین ہاتھ
اولاد سے اسمٰعیل کے جان
جب بھیجیگا اُس کو حقتعالیٰ
تصدیق کیا ہون از دل و جان
پہنچا اس کو سلام میرا
کوتاہ بہت بھی نا رہے گا
سرخی وہ کبھی جدا نہو گی
مکے مین پیدا ہو ویگا وہ پیدا
یثرب کے طرف ہو تب روانہ
تھا نام مدینہ یثرب اے جان
فرمایا ہے منع وہ بڑا کام
لکھے ہین کتب مین اپنی اعلام
اشعار مین اپنے اے سخندان
رکھا اُن سے یہ ظن خیر ہر آن
پر مجھسے کہا ہے زید فاخر
ہو اُس کا مطیع جان و دل سی
اور جو تھے مجوس کی بھی فضلا
وہ دین یقین ہی تیرے آگے

کہ ہم کو خبر دیا ہے عامر
تھا جاہلیت کا جو زمانہ
اور چھوڑ دیا تھا بت پرستی
پس زید بن العمر نے بہالی
کہتا ہون تجھی مین سن اے عامر
اور ہیگی جو ملت براہیم
وہ نسل سے عبد مطلب کے
شاید وہ زمان نہ پاؤن گا مین
جب عمر تری دراز ہو وے
اور اسکے جو ہین صفات فاخر
اور موئے شریف اُس کی سر کی
دو شانون کی درمیان آ ماہر
قوم اس سے کرے گی پس عداوت
یثرب مین ترقی اس کو ہووے
یثرب بحقیقت اے برادر
اور طیبہ طابہ مکرم
وے جذب قلوب مین ہین کو
یثرب ہی لکھے ہین نام اُس کا
کہ منع کی وہ حدیث نبوی ہے
لوگون کی کہین تو بات سن کی
مین دین خلیل کا ہو جویا
پوچھا مین انہون سے کر ملاقات
اوصاف بھی اُس نبی کے فاخر

جو ابن ربیعہ ہے وہ فاخر
اسوقت کے لوگ مین تھا دانا
چھپا تھا بلندی چھوڑ پستی
مکے سے نکل کے اس لئے ہی
کہ آئی مخالفت ہی ظاہر
مین اس کو لیا بعز و تکریم
ظاہر دنیا مین جلد ہو وے
دولت یہ نہ ہاتھ لاؤن گا مین
اس عصر سے سرفراز ہو وے
کرتا ہون بیان سن اے عامر
تا ہو وین بہت نہو وین تھوڑی
ہو مہر نبوت اس کے ظاہر
مکے سے کریگا تب وہ ہجرت
دین اس کا جہان مین وان سے پھیلے
یک بیت کا نام تھا نشت افہر
نام اسکا رکھے شہ دو عالم
ہین دوسرے بھی کتب مین مذکور
پر اسکی سند نہ کر تو اصلا
شاید کہ نہین ہی اُن کو پہنچی
ہشیار کہین دغا نہ کھا وے
پاکون مین بہت پھرا ابھی ڈھونڈا
کہنے لگے سب یہی بات
مین تجھسے کہا ہون جو اے عامر

اوصاف ہی بیان کئے وہ　اسطرح مجھے نشان دیئے وہ
اور اُس کے سوا سمجھ اے دانا　باقی نہین کوی نبی کا آنا
مبعوث ہوے ہین مصطفے جب　مین جا کے جناب پاک مین تب
حضرت ہوے سُن کے شاد و خرم　اور اُس کے اوپر کئے ترحم
کہ پہنچا پہنچا اپنا دامان　گلزار جہان مین تہا خرامان
توحید کی راہ لیا تہا ایجان　اور لایا تہا مصطفے پر ایمان
ورقہ کتیئن بہی یونہی حضرت　دیکھے ہین یہ سیر باغ جنت
زید ابن عمر کا جو پسر تھا　کہ ہوگا سعید نام جس کا
موصل کتیئن وہ جب گیا ہے　راہب سے اک وہان ملا ہے
پوچھا اُسے چاہتا ہے تو کیا　بولا طالب ہون دین حق کا
نزدیک ہے چاہتا ہے جو تو　اپنی ہی زمین مین پاوے اُسکو
کہ بولا مغیرہ ابن شعبہ　کہ مصر مین جا کے جب مین پہنچا
مین اس سے ملا تو اس نے پوچھا　تم پہنچے یہان تک آ کے کیا
مین بولا کہ ہان یہ بات کا ڈر　ہم کو نہی یقین تہا جب کہ اکثر
بولا کہ محمد اب اے لوگو　دعوت کرتا ہے دین کی جو
دعوت کو نہ اسکی ہم نے مانا　کیا اس کا سبب ہے اس نے پوچھا
آبا کا ہمارے دین نہیں وہ　حاکم کا بہی دین یقین نہین وہ
پوچہا وہ تمہاری قوم سے ہان　کوئی لائے پہلا ہین اسپہ ایمان
عمدہ جو کہ لوگ ہین عرب کے　وہ جنگ و جدل کئی ہین اس سے
وہ پوچھا کہ دعوت اسکی کیا ہے　مین بولا کہ وہ یہ بولتا ہے
کہ ایک ہے جانو حق تعالی　اور کوئی نہین شریک اس کا
گمراہ تمہارے باپ دادا　کرتے ہی بتون کو جو کہ پوجا
قائم کرو تم نماز لوگو　اور مال کا تم زکوٰۃ دیجو

کہ عصر اخیر کا پیمبر　بیشک ہے وہی نبی مقرر
راوی نے کہا یہ جب سنا مین　دل مین اپنے یقین کیا مین
زید ابن عمر کا حال سارا　اور عرض کیا پیام اس کا
زمانے کہ در بہشت والا　مین زید کو اس طرح یہ دیکہا
کہ جاہلیت مین وہ سراسر　ظلمت سے وہ شرک کے نکل کر
اسواسطے اس کو حق تعالی　حضرت کو بہشت مین دکہایا

بشارت

دیتا ہے خبر کہ بدر میرا　جب دین کے ہی طلب مین نکلا
پوچہا اُسے تو کہان سے آیا　بولا کہ ز مکۂ معلّا
راہب نے کہا یہان سی پھر جا　جا اب تو وہان جہان سی آیا
اے بہائی ہے واقدی سی مروی　اور شیخ ابونعیم سے بہی
حاکم تہا وہان کا یک نصارا　نام اس کا مقوقس آشکارا
کہ یہ سچ تمہارے اور ہمارے　قائل ہین وے لوگ مصطفے کی
ہم ساحل بحر پرسے ہو کے　ہین جلد یہان تک آ کے پہنچے
کیا تم ہی قبولے یا نہ بولو　تب مین نے دیا جواب اسکو
بولا لایا ہے اک نیا دین　کرتے ہین اسکی سب کو تلقین
آبا کا جو دین ہے ہمارے　مضبوط ہین ہم اسی پہ سارے
مین بولا کہ اس پہ لائے ایمان　کم عمر جو لوگ ہین اے سلطان
پوچہا غلبہ ہوا ہے کس کو　بولا کبہی انکو گاہے ان کو
کہ ایک ہی جانو رب عزت　اور لاؤ بجا اسکی طاعت
پس لاؤ بجا اسکی طاعت　اور اسکی روا رکھو نہ شرکت
وہ کفر ہے اس کو چھوڑ دیجو　وہ شرک کا تار توڑ دیجو
وہ پوچھا کہ اسکو وقت و مقدار　ٹہرایا ہی کیا کہا مین اے یار

کر پانچ نماز پڑھے دن رات　　رکعات سترہ ہین دن رات
کرتا ہے ادا زکوٰۃ اُس کا　　کرتا ہے وہ سب کو حکم ایسا
بجلائے زکوٰۃ مال اُن کا　　کرتا تقسیم ہے بہ فقرا
اور منع زنا شراب اے یار　　اور کرتا ہے منع سود لینا
کہتا وہ نہین ہو گوشت اُسکا　　اور کہا پہلے اُس کی منع کرتا
بے شبہ محمد اے برادر　　اللہ کا یقین پیمبر
کر قبا ہین یا کہ روم اندر　　ہوتا مبعوث وہ پیمبر
ایسا ہی خبر دے ہین عیسیٰ　　آگاہ ہمین کئے ہین یہی
دینوری ہی اور ابن عساکر　　یہ دونون بھی راویان فاخر
کہ جاہلیت کی جب تھی ایام　　کی مینے سفر بجانب شام
پہر کام ہے ایک پیش آیا　　اُس شہر مین جب گیا مین تنہا
پہنچا مجھے مین جھگڑانے لاگا　　غالب آیا مجھے نہ چھوڑا
بولا ہے مجھے اُٹھا یہ مٹی　　یون بول کے وہ گیا اے بہائی
وہ پہر کو آکے اُس نے دیکھا　　غصے سے ہی پتھر سر پہ مارا
وہ مر گیا سر ہے اسکا پہوٹا　　اور مین بھی وہان سے بھاگ نکلا
اور آیا ہے جب کہ روز دیگر　　کلیسے کے پاس آکے پہنچا
راہب تہا ایک اُس مین کہ پوچھا　　کہ تو ہی کیون یہان ہی بیٹھا
اور دور پڑا ہون قافلے سے　　بیٹھا ہون یہان اسی سبب سے
پہر غور سے دیکھنے لگا وہ　　میرے تئین اس طرح کہا وہ
میرے سے زیادہ کوئی دوسرا　　واقف نہین آن کتب سے ہوگا
اور کہنے لگا اب نظر مین تجھ پر　　ظاہر ہوتا ہے یون مقرر
غالب اس ملک پر جو ہوگا　　اور ہم کو سبھی نکال دیگا
پوچھا اُس نے ہی کیا ترا نام　　مین بولا کہ ہے عمر مرا نام

اور مال ہو جب کہ بیس مثقال　　اور پانچ شتر تو جب یکسال
وہ پوچھا ہی تب زکوٰۃ لیکر　　کیا کرتا ہے بول اے برادر
اور کہتا ہے صلہ رحم کیجو　　اور وعدہ وفا کرو اے لوگو
اور غیر خدا کے نام اوپر　　ہو ذبح جو جانور سو ابتر
یہ جبکہ سُنا تو قُس ای جان　　بس کہنے لگا ہے ہوکے حیران
اور ساری جہان طرف ہی مطلق　　مبعوث ہی وہ رسول برحق
تو لوگ تمام جان و دل سے　　بے شبہ مطیع اُسکے ہوتے

بشارت

لائے ہین روایت یون عمر کی　　کہ اُس نے خبر یہ دی ہے سُننے
مین کاموں سے اپنے یا فراغت　　مکے کی طرف گیا ہون بہر تجارت
بازار مین ایک دن کھڑا تہا　　ناگاہ بطریق ایک آیا
ایک گبر نے بیچ مجھکو لادہ　　ایک ٹوکری پہاوڑا دیا وہ
تجویز مین یونہی تہا مین بیٹھا　　مٹی ہرگز نہین اُٹھایا
تب مین نے پہاوڑا اُٹھا کر　　ایسا مارا ہون اُس کے سر پر
جب تک سی نہین تہا آشنا مین　　یک روز بھی ایک شب چلا مین
چلنے سے مین جب کہ تھک گیا تہا　　اس دیر کے پاس جاکے بیٹھا
تب مین نے کہا کہ ہون مسافر　　اور راہ سے مین نہین ہون ماہر
تب آب طعام اُس نے لایا　　اور مجھ مرے تئین کھلایا
کہہ جو کہ کتب منزلہ مین　　واقف ہوئے کچھ سے عرب ہو کہین
سب اہل کتاب غیر انکار　　اسبابات کو جانتے ہین آیا
کہ شکل تری یہ اے خردمند　　اس شخص کی شکل کی ہی مانند
یہ باتین مین سنکے اُس سی بولا　　یہ کیا ہے خیال و وہم تیرا
یہ سُنکے کہا قسم وہ کہا کر　　واللہ وہی ہے تو مقرر

چہتا ہون یہی مین اب تو بھی — اک خط امان مجھ کو لکھدی
وہ شخص اگر ہنو دیگا تو — نقصان نہین کچھ اس سی تجھ کو
کہتے ہین کہ حضرت عمر نے — ایام خلافت اندر اپنے
وہ رہتا تہا دیر قدس مین جو — اس راہ مین بھی تہی وہ دیر تھبو
وہ خط امان تہا جو عمر کا — تب اس نے عمر کو لا دکھایا
اس خط کو ملاحظہ کیٔ جب — بولے حیران ہو یون عمر تب

بشارت

کہ اسنے خبر یہ دی ہے یار — بصرے کو گیا تہا مین جو یکبار
تب نکلا وہ صومعہ سے اپنے — دریافت مین لگا ادہر کرنے
کیا پایا پیمبری ہے احمد — مین پوچہا کہ کون ہو وہ امجد
عبد اللہ کا جو ہے پدر ذیشان — بے ریب ہے عبد مطلب ابن
ہجرت بھی کریگا وہ حرم سے — یک نخلستان کے بن طرف سمجھ لے
ہے خاتم انبیا وہی جان — تم اس کے ہو تابع اور جوان
نکلے کو وہان سے جلد آیا — احوال بیان کا جب کہ پوچہا
بر نجد بن ابی قحافہ — تابع بھی بیان ہوا ہے اس کا
پس خدمت مصطفی مین آیا — ایمان مین صدق دل سے آیا
مروی ہے ز ابن سعد والا — ذال سے ہے اس نے نقل پایا
قیصر کی طرف سے وہ اہالم — عمان کے ملک کا تہا حاکم
قیصر کو کوئی یہ جا سنایا — فروہ کو وہ جلد تر بلایا
قیصر نے کہا کہ باز آ تو — معزول کرونگا ورنہ تجھ کو
عیسی نے ہی دیکھا خاتم — بیشک ہے نبی کی با کرامت
بر دین محمدی ہی ابتک — مین باز کبھی نہ آؤن زنہار
پہر قتل کیا اسے بسرعت — پایا ہے وہ درجۂ شہادت

آئندہ اگر ہی تو ہوگا — حاصل مقصود ہو تمہارا
پس خط امان لکھدیا این — پہر اپنی بھی آپ تب کیا این
جب قصد کیا ہی شام جانب — ہے راہ مین کہا وہ راہب
اس دیر مین راہبان تہی نے — بیشک تہا وہ اون ہیون کی
بولا وہ جو شرط الجمعۂ تب — از راہ کرم اداکر واجب
کہ اسمین نہ دخل ہے عمر کو — اور دخل نہ اسکے ہے پسر کو
ابن سعد اور بیہقی حسان — طلحہ سے کیٔ روایت ایجان
بازار مین بصرہ کے تہا مین کہ رونے — راہب جو وہان تہا ایک [illegible]
کیا کوئی یہان حرم سے آیا — مین بولا کہان ہو [illegible] پوچہا
وہ بولا کہ اسکے پدر کا نام — عبد اللہ یقین ہے نیک انجام
احمد ہی راہ مین معتبر — پاویگا نبوت لے برادر
دو حرون کی درمیان [illegible] — اور جائیگی وہ زمین جو ہوگی
طلحہ نے کہا یہ اس کی تقریر — پس جان مین میری کی ہی تاثیر
لوگون نے کہا محمد اس جا — کرتے ہین پیمبری کا دعوی
بوبکر کے پاس تب گیا مین — راہب کی انہین خبر دیا مین

بشارت

ذال سے ہے یہ عمر جیسا بھی — وہ ہے برادر اس کا نامی
حضرت پہ دل سے لائے ایمان — بھیجا ہے زلیفہ ایک جملہ لال
پوچہا تو آئے وہ صاف لالا — مین دین محمدی قبولا
فروہ نے یہ سن اسی کہا ہے — کہ تو بھی یہ بات جانتا ہے
خالی بھی جاینگے خوف سی ان — [illegible] نہین تو شرف نیا بان
پس قید کیا ہے اسکو قیصر — تب بھی [illegible] پہرا ہے وہ مفتون

بشارت

از فاطمہ بنت قیس ایجان　مسلم نے کئے ہین نقل سچان
تب وہ یہ خبر دیا ہے ای یار　کہ ہم تھے جہاز اوپر اسوار
پانی کی طلب مین ہم سب اُترے　اطراف میں اسکو ڈھونڈھتے تھے
بال اُس کے تھے سر کے اتنے لمبے　کہ تا زمین پہنچے تھے،
ہم اس سے کہے ہے کیا ترا حال　کر صاف بیان ہم سے الحال
تم جاؤ فلان مقام میں اب　معلوم وہ تمکو ہوویگا سب
پوچھا ہمین کون ہین وہ اُس دم　ہم اس کو کہے کہ ہین عرب ہم
تب ہم نے کہا کہ لوگ اکثر　تصدیق اس کی کئی ہین پھر
پھر بار دگر وہ ہم سے پوچھا　کیا حال ہے چشمۂ زغر کا،
پوچھا خرمے کا بن اے لوگو　بیسان کے درمیان ہے جو
وہ بولا کہ چند دن گئے پر　پھل وہ نہین دیویگا مقرر
جب مجھ کو نکلنے حکم ہوگا　مین ساری جہان تب پھرونگا
احوال یہ اس سے جب سنے ہم،　واپس اس جائے سے ہوئے ہم
دجال وہی ہے بد قرینہ　طیبہ ہے یقین یہی مدینہ
دیتا ہے خبر یہ سن اے سالم　اس طرح جبیر بن مطعم
بصرے کو مین جا کے جب کہ پہنچا　میرے سے ملے کئی نصارا
مین اُن کو دیا جواب ایسا　ہان مکے کے مین حرم سے آیا
صورت کی پہچانت اسکی ایجان　کیا تجھ کو ہے مین نبی تب ہان
اور بولے کہ ان مین دیکھ بھالی　کیا ان مین ہے صورت اُس نبی کی
تھی دوسری دیر جو کلان تر　مجھے لائے ہین مجھ کو اُسکے اندر
دکھلا کے کہے مرے سے ایسا　دیکھا نہین کہ صورت اُنکی ہے کیا
ویکسی بھی تھی شکل جا تو،　پکڑا تھا وہ مصطفےٰ کے زانو
مین بولا کہ ہان ہوی پہچانت　ہیرپت ہی اسیکی صورت

کہ آن کے جب تمیم داری　ایمان لایا بفضل باری
طوفان مین جہاز وہ ہمارا　جا ایک جزیرے بیچ پہنچا
عورت ناگاہ ایک ایسی،　یک جائے نظر پڑے ہم کو آنی
ہم پوچھے تو کون کیا ترا نام　بولی جساسہ ہے مرا نام
یہ سن کے جواب ہم کو دونی　احوال مین اپنا نا کہون گی،
تب ہم اُسی جا گئے مین جلدی　یک شخص یقین وہان تھا قیدی
پوچھا تم سے نبی جو نکلا　بولو احوال کیا ہے اُس کا
ہین دل سے مطیع اسکے یکسر　بولا یہ ہے اُن کو حق مین بہتر
کیا اس مین ہے یا نہ بولو پانی　بولے پانی ہے اسمین باقی،
پھل دیتا ہے یا نہ بولو کیا ہے　بولے پھل ابھی وہ دے رہا ہے
پھر ہمسے کہا ہے وہ دران حال　کہ مین ہون یقین مسیح دجال
پر مکہ و طیبہ درمیانے　طاقت نہ ہیگی مجھ کو آنے
جب بولا یہ سب تمیم داری　فرمائے رسول رب باری

بشارت

مبعوث ہوے کی بعد سالار　مین شام طرف گیا تھا یکبار
اور کہنے لگے تو بول ہم سے　آیا ہے تو کیا یہان حرم سے
پوچھے وہان کوئی آشکارا　دعوی جو کرے پیمبری کا
یک دیر مین تب مجھے وے لائے　تصویرین بہت وہ دیر مین تھی
مین دیکھ کہا انہیں بسرعت　ان مین نہین اُس نبی کی صورت
تصویرین جو پہلی دیر مین تھین　سو اس سے نہی تھی زیادہ اُسمین
مین دیکھا تو ان مین غیر تا خیر　حضرت کی نظر پڑی بے تصویر
وہ پوچھا کہ کیا تو اس کو جانا　تصویر یہ کس کی ہے پہچانا
اور اُس کے سوا صفات والا　حضرت کے نہین کچھ آن سے بولا

تا اُن کی زبان سی سنون میں
کیا وصف بہلا وی جانتے ہین

مین بولا کہ دیتا ہون گواہی
اوصاف اُس کی ہین کما ہی

مین بولا کہ ہان میں جانتا ہون
اسکو بہی یقین سمجہتا ہون

ہے عین حیات یار اُس کا
بعد اُسکے خلیفہ اُس کا ہوگا

اور کہنے لگے قسم ہے حق کی
نا ما سکیں گے اُس کو کوئی

بے شبہ کرم سے اپنے داور
غالب اس کو کریگا سب پر

احباب یہود سے بتحقیق
عالم جو بڑا تہا ایک مخلوق

بولا ہے یہود سے کہ واللہ
ابات سی تم ہو خوب آگاہ

پس تم یہ سعادت آج پاؤ
یہ دولت دین ہاتھ لاؤ

حضرت کے جناب مین ہی آیا
ایمان کا شرف ہے جلد پایا

اور آگے کہا تہا یہ وصیت
جب مجھ کو نصیب ہو شہادت

مختار ہے وہ کرے جو چاہے
مختار رہے دیوے جسکو چاہے

اس مال کو خرچتے تہے دن رات
صدقات مین وہ شبہ بریات

بشارت

کہ بعثت مصطفےٰ کے آگے
کی مین نے سفر طرف یمن کے

سن اس کی تہی تین سو کے اوپر
شتا د برس کی اے برادر

مین اس سی ملا وہ مجھ کو پوچہا
کہ لوگ سے تم حرم کے ہین کیا

مین بولا کہ کیا سبب ہی اسکا
کیا تو ہی بنی تمیم سے کہہ

مین بولا کہ کیا سبب ہی اس کا
اس طرح کہے تب وہ بولا

کہ ایک نبی حق تعالیٰ
مبعوث یقین حرم میں ہوگا

اُن دونون سی ایک کہل رہیگا
اور ہووے یقین جوان دوسرا

اور ہوویگا دفع کرنے والا
ہر آئینہ سخت مشکلون کا

اور اُس کا بدن رہے گا لاغر
یک خال بہی اُس کے ہو شکم پر

پس مجھ سے صفات احمدی سب
بے شبہ وہی بیان کی سب

پہر پوچھے اُسے پہچانی تو کیا
یہ زانو کو اُس کی ہے جو پکڑا

تب کہنے لگے مرید سے سب
ہم دیتے ہین کی شاہدی اب

مین بولا کہ ڈر ہی مجھ کو دل میں
کہ اس کو قریش مار ڈالین

واللہ وہ رسول بیگمان ہی
پیغمبر آخر زمان ہے

بشارت

اور تہا وہ بڑا ہی صاحب مال
ہر روز احد وہ نیک منوال

کہ نصرت و یاری پیمبر
حق ہی لازم ہے تم سبہون پر

اس طرح سے بول وہ نکوکار
نکلا وہین اپنی لیکے تلوار

اور جنگ کیا وہ باشجاعت
اور پایا ہے رتبہ شہادت

جتنا کہ یہ مال و زر مرا ہے
سب نذر جناب مصطفےٰ ہی

پس مال و منال جو تہا اُس کا
حضرت کے حضور میں ہے پہنچا

کیا نیک تہا حال و مال اُس کا
راضی رہے اُس سی حق تعالیٰ

شیخ ابن عساکر اے سخندان
صدیق سی نقل یون کیا جان

تہا ازد کا جو وہان قبیلہ
عالم تہا بڑا ایک اُن سی آگاہ

جتنے کہ کتب ہین آسمانی
تہا اُن کو پڑہا ہوا وہ گیانی

مین بولا کہ ہان وہ اور پوچہا
کہ بول تو تجہے قریش سے کیا

مین بولا کہ ہان کہا وہ مجھ کو
بتلا تیرا اسم مجھے تو

کہ اس کا بہی سبب ہے سن لے
پایا ہون یہ بات مین کتب سے

وہ شخص بہی اُس نبی کے ہی یار
ہووین گے یقین سدا مددگار

اب جانئے جو جوان ہوگا
دہینے والا ہو سختیون کا

اور جانئے جو کہل رہے گا
رنگ اس کے تن ہی گا گورا

اور اُس کے بائین ران اوپر
یک ہووے نشان بہی تہر پر

وے سارے علامتیں برابر ‌ پاتا ہوں ترے میں میں سراسر
یہ بات بجھے وہ جب سنا پایا ‌ میں اپنے شکم کو تب دکھایا
واللہ نشان وہ یہی ہے ‌ وہ مرد بکل یقین تو ہی ہے
مردی ہے خرانثلی سے بیجان ‌ تھا اوس جو ابن حارث ایجان
جب وقت ممات اس کا آیا ‌ وہ اپنے پسر کو تب بلایا
کرکے میں ہوویگا معمر ‌ اولاد لوائے یک پیمبر
نصرت میں نہ اسکے ہووے قاصر ‌ تائید کرو بسر و ظاہر

بشارت

احوال ہمارا کچہ اے ذیشان ‌ کیا دیکھا ہے تو کتب کے درمیان
اسطرح کہا ہے تب وہ اس کو ‌ کہ قلعۂ آہنی میں ہے تو
تکبیر کہے عمر یہ سن کر ‌ پھر پوچھے ہیں اسکو اے برادر
تب بولا ہے نیک باصفا وہ ‌ خویشوں کتنیں بڑہاویگا وہ
پھر پوچھے جو اس کے بعد ہوگا ‌ کہدیجے وہ ہے گا کیا
افسوس کئے یہ سن وہ اے یار ‌ تب ان کو کہا ہے کعب احبار
پر اسکی خلافت اے سخندان ‌ ان روز دنوں میں ہوگی یقین جان
ہیں وہ حضرت علی والا ‌ جو ایسے ہی وقت کے خلیفہ
علمائے یہود اور نصارا ‌ لائے ایمان جو آشکارا
بے شبہ و گمان جو کئے ہیں ‌ حضرت کی خبر جو دیئے ہیں
در عہد خلافت عمر جان ‌ اکثر ہیں انھوں سے لائے ایمان
ایمان سے بہرہ یاب ہوکی ‌ جو جنگ کئی مخالفوں سی
سو اس کا بیان بشرح و تفصیل ‌ لایا ہوں حدیقہ بیچ تکمیل
کر اس کا مطالعہ تو خوشحال ‌ معلوم ہو خوب ان کا احوال
میں صاف و سلیس و بیان ہی ‌ لایا بقد امید عزیزی

پر ہووے شکم پہ جو نشانی ‌ میں دیکھنا چاہتا ہوں وہ بھی
جب خال سیاہ اس نے دیکھا ‌ تب تجہ لگا ہے وہ قسم کہا

بشارت

اشہر ہے جو اوس کا قبیلہ ‌ دادا ہے وہ وہی اوشیون کا
مالک اس کا تہا نام سمجھو ‌ کی یوں ہی وصیت اس نے اس کو
سو اسکی متابعت کرو تم ‌ نصرت میں بہی اسکو دل و سر تم
کہ اسمیں تمہاری ہے سعادت ‌ یہ بول کے وہ کیا ہے رحلت
اور بولا ابن عساکر اے یار ‌ پوچھے ہیں عمر ز کعب احبار
بولا کہ ہی ہاں کتب میں مسطور ‌ پوچھے مری وصف کیا ہی مذکور
بینے کا میں تن دین کی شرم ‌ ہوویگا بہت ہی سخت محکم
کہ بعد مرے جو ہو خلیفہ ‌ کیسا ہوویگا وہ اے آگہ
یہ سن کے کہا عمر نے اس آن ‌ کہ رحم کرے خدا یہ عثمان
تب اس نے کہا کہ وہ معلا ‌ لوہے میں مڑا ہوا رہے گا
جلدی نکرے اے امیر امت ‌ وہ نیک ہی مرد باشجاعت
کہ لوگوں میں چلیگی جب تلوار ‌ بیٹھے جاوے ہی تمون بسیار
بالجملہ روایتیں اے مقبول ‌ اسباب میں ہیں بہت سے منقول
اور بعثت احمدی کا اقرار ‌ حضرت کے حضور و غائبانے یار
سو ان کی روایتیں ہیں بسیار ‌ مجمل بہی لکھوں تو ہوئے طومار
رومی شامی بہت نصارا ‌ رہبان و سلاطین آشکارا
ملک ان کا بفضل حق تعالی ‌ اسلام کے ہاتہ میں ہے آیا
مبسوط و مطول اور مشہور ‌ وہ صاف و سلیس ہے پرنور
جنات بہی جو دئی بشارات ‌ ایمان بہی لائے صدق کیساتہ
مشہور ہے وہ بہی نسخہ خوب ‌ دیکہہ اس کو اگر ہے تجہ کو مطلوب

فضائل اسمائے محمدی

اسمائے رسول رب ذو المن، — ثابت جو ہیں از حدیث و قرآن
مخصوص جو ہیں دو نام امجد — یعنے احمد ہے اور محمد
کچھ اُن کے فضائل و مراتب — کچھ اُن کے عجائب و غرائب
علوی سفلی میں حق تعالیٰ — ظاہر جو کیا تبارک و الا
مروی ہے صحیح جو خبر سے — اور نقل ثقات معتبر ہے
ایجاز سے اب درین رسالہ — لکھتا ہوں بفضل حق تعالے

اللہ تعالیٰ نے حضرت کا نام ازل میں ہی محمد مقرر فرمایا اور دنیا میں وہی نام رہنے کے لئے آپ کے جد امجد اور والدۂ ماجدہ کے دل میں الہام کرنا۔

مولانے زبان انبیاء سے — الطاف کرم سے اور عطا سے
اکثر حضرت کے نام فاخر — بے شبہ کیا کتب میں ظاہر
نکلے جو کتب میں اسامی — مذکور ہیں انہیں سب کے گیا ہی
قرآن کریم کے ہی درمیان — اسمائے کثیر آئے ہیں جان
کثرت اسامی آئے برابر — ہے دال فضیلت و شرف پر
کو واسطے از صفات و افعال — مشتق اسما ہیں نیک منوال
ہر شغل سے اور ہر صفت سے — ایک ایک اسم شریف نکلے
افعال و صفات کی وہ کثرت — ہے دال کثرت فضیلت
اسما حضرت کے جو ہیں اکثر — اُن میں یقین اعظم اور اشہر
ہے رب جانے محمد — مشہور و معظم و ممجد
اسم ذاتی حق سے آگہ — جیسا کہ ہے ایک اسم اللہ
ایسا ہی محمد اسم ذاتی — ہیں دوسرے نام سب صفاتی
مولانا نے ازل میں ہی اکرام — حضرت کا یقین یہ رکھا نام
بر جنت و ساق عرش اعظم — مرقوم ہوا وہ نام اکرم
دنیا میں رکھا گیا جو وہ نام — تھا حق کی طرف سے ہی وہ الہام
کہ آپ کے جو تھے جد و مادر — ڈالا ہے انہوں کے دل میں داور
جب عبد مطلب نے برادر — حضرت کا رکھا یہ نام انور
لوگوں نے ادائے تہنیت کر — پوچھے اُن سے اے عرب کے بہتر
دنیا میں ترے تو یہ نہ تھا نام — پس کس لئے اسکا یہ رکھا نام
بولا رکھتا ہوں میں یہ امید — کہ خلق کریں سب اسکی تحمید
اور نقل ہے عبد مطلب نے — یوں دیکھا ہے سچ خواب اپنے
کہ پشت سے اسکے ایک نکلی — زنجیر عجیب ہے روپہری
ہر چرخ پہ اسکا ایک جانب — دوسرا ہے بمشرق اور بمغرب
زنجیر وہ اس کے بعد آیا ر — یک جھاڑ سے ہو گئی نمودار
اور برگ جو اس شجر کے ہیں ہر یک — ہر برگ پہ اسکے نور ہر ایک
اور لوگ جو شرق و غرب کے ہیں — زنجیر کو وہ پکڑ لئے ہیں
اسوقت کے جو تھے اہل تعبیر — تعبیر کہے یہ اس کی نے سیر
کہ صلب سے تیرے نخدان — لڑکا پیدا ہوا ایک ذی شان
لوگ اسکی متابعت کرینگے — جو شرق سے غرب تک ہیں کی
اور لوگ زمین و آسمان کے — سب حمد کرینگے اسکی سننے
جب عبد مطلب اُن سے ایسا — مذکور یہ حمد کا سنا تھا
اسواسطے ہی وہ نام امجد — حضرت کا یقین رکھا محمد

روایت

اور دوسری آئی ہی روایت — کہ جب کہ تھا حمل پاک حضرت

تب خواب مین بی بی آمنہ کو — اسطرح کہا ہے کوئی آکے
سواس سی ہوئی ہے حاملہ تو — رکھہ یاد تو خوب اس سخن کو
اور جانئے از زبان آدم — تا قرب ظہور عہد خاتم
محفوظ رکھا تھا اس کو جن نے — عالم سے رکھا تہا اس کو پنہان
یہ قرب ظہور کا زمانہ — نزدیک ہوا ہے جیسے دانا
کہ ہوویگا عنقریب پیدا — اس عصر کا جو رسول ہوگا
اپنے بچے کا بہی وہی نام — رکھیے امید سے باکرام

روایت

فرمائے رسول رب علام — کہ پانچ ہین جانئے مرے نام
میرے سی کرے ہی محو بے مین — کفار سے کفر و شرک کا عین
حق دور کیا ہے بت پرستی — باقی نرہیگی وہ کہین بہی
پیچیدہ زمین کو کرائے ماہر — حضرت پہ کیا ہے اسکو ظاہر
سو کفر وہان تلک ہے سرور — بس محو کیا ہے رب داور
سو عصر مین یون کسی نبی کے — نین کفر اٹھا ہے اس جہان سی
کہ کوئی بتون کو پوجتے تہے — اور یونہی ستارگون کو بعضے
اور کوئی تہے صابئین اے یار — اور کوئی تہے دہریہ تبہ کار
مبدا و معاد کو بہی اے یار — وے لوگ نجانتے تہو زنہار
جو دین ہے پاک اصلا — نین معتقد اس کے تہی وے اصلا
غالب کیا دین وہ شاہ مین کا — دینون پہ دیا سب اس کو غلبہ
اور پرتو آفتاب مانند — پہنچا وہ جہان مین اے دلبند
پر دین کے قاعدے کماہی — اور اس کے اوامر و نواہی
اصحاب کرام کے زمان مین — اکثر ہوئے تسخیر جہان میں
مخصوص عمر کے وقت ای یار — ہاتہ آئے ہین کتنے ملک و امصار
اس امت باصفا کا اشہر — سردار جو ہووے گا مقرر
پیدا جب ہووے وہ مجدد — نام اس کا ضرور رکہہ محمد
یہ نام نتہا کسیکو معلوم — اس سی نہ ہوا ہے کوئی موسوم
شرکت نہوا اس مین تا آدمیان — حضرت ہی وہ نام سے ہو ممتاز
تہے اہل کتاب سے جو علما — دینے لگے یہ خبر بہ ہر جا
اور نام محمد اس کا ہووے — امہات کو بعضے لوگ سن کر
پر حق نے ازل مین جسکو چاہا — یہ زینۂ پاک اسی کو بخشا
راوی ہین بخاری اور مسلم — بیشک زجبیر ابن مطعم
کہ مین ہون محمد اور احمد — اور ماحی ہو نین کہ رب احد
یعنے کہ سے جان لیجے — اور سارے جزیرۂ عرب سی
یا وہ جو حدیث مین ہی آیا — کہ حضرت خالق البرایا
اور وعدہ کیا ملک امت — پہنچیگا یہان تلک بہ نصرت
خود وقت شاہ انس و جان کے — جون کفر یقین اٹہا جہان سے
مبعوث ہوے ہین جب وہ سالار — سارے اہل زمین تہے کفار
اور آگ کو پوجتے تہے کوئی — اور پوجتے کوئی آب کو بہی
اللہ کو نین وہ جانتے تہے — ہرگز نہ اسے پہچانتے تہے
اور جانئے جو فلاسفر تہے — قائل وے نہین تہے انبیا کے
بس کفر کو ان سبہون کی مولا — حضرت کے ہی ہاتہ سے [illegible]
وہان تک پہنچا یہ دین فیروز — کہ ہووی جہان تلک [illegible]
در حین حیات شاہ والا — گرچہ نہین سب جہان مین پہنچا
اور فرع و اصول اے برادر — حضرت جو گئی تہی بس مقرر
یہ دین متین بہ عہد خلفا — بس دور و دراز تک ہی پہنچا
کیا فتح و ظفر دیا ہے مولا — یہ دین کہان تلک ہے پہنچا

شوکت کیسی دیا ہے داور
پایا نہین جس کسی نے سکندر

دیہات ودیار ودشت وامصار
آباد ہوے ہین کیسی اے یار

خواہان تو اگر ہی اسکا نیک
لایا ہون حدیقے بیچ تو دیک

علماء فضلا ائمہ دین
امرا حکام اور سلاطین

اور لکھتے ہین محو کا بھی معنا
غلبہ وظہور ہے اے دانا

برہان ودلیل سے اے بھائی
اور جنگ وجہاد تیغ سے بھی

کہ شرق سے غرب تک ہر جا
دین اسلام ہی رہے گا،

اب سی یہ کام ہوا ہی دنیاں
واقع میں نہیں ہے وہ جان

ہیں ماحی کفر وہ پیمبر
روشن ہی یہ بات اور اظہر

تخصیص اس اسم کی ہی سرور
غلبہ کے سبب ہی مقرر

حضرت کے ہی ہاتھ سی وہ مولا
بے شبہ جہان سے اٹھایا

حاشر میرا ہے نام مشہور
ہون میرے قدم پہ لوگ محشور

اور آپ کے بعد سب اٹھیں گے
پیچھے حضرت کے ہی رہینگے

اور معنی حاشر اے برادر
اسطرح بھی لکھتے ہین مقرر

آوے گا یقین روز محشر
کوئی مرے بعد نہیں پیمبر

یعنے رہیں آپ ہی مقدم
پیچھے رہین آپ کے سب عالم

معنا عاقب کا کیا ہی پہچان
آنیوالا ہے پیچھے اے جان

فرمائے جو وہ حبیب علام
کہ پانچ ہیں جانیو مرے نام

یہ پانچ ہیں میرے نام مسطور
اور اہل کتاب میں ہین مشہور

روایت

کہ پانچ ہیں میرے نام اطہر
قرآن کریم میں مقرر

اور مدثر و مزمل اے یار
جو یاد کیا ہے رب دادار

مذکور ہوئے جو پانچ آگے
اور ان کے سوا یہ پانچ ہین گے

عثمان کیوقت بھی نصرت
کیسی ہوی لشکروں کی کثرت

تاریخ کے فن سے جو ہین ماہر
یہ بات ہی خوب ان پہ ظاہر

اصحاب کے بعد بھی اے سامع
اس سرور دین کے توابع

پہنچائے جہاں میں سب ای بھائی
ہے آج تلک بھی در ترقی

اس دین کو دیکھ رب واہب
سب دینوں پہ کر دیا ہی غالب

پورا غلبہ یہ دین کا آخر
ہوگا مہدی کے وقت ظاہر

نائب حضرت کے ہین وہ مہدی
سب خلق خدا کے ہین وہ ہادی

اور محو کے گریہ لیوے معنی
کہ دل سی تمام مومنوں کے

اور قاضی عیاض اے سخندان
اس اسم کے شرح میں لکھا جان

یعنے کفر وگناہ بسیار
بر وجہ اتم واکمل اے یار

فرمائے ہین اور نبی فاخر
کہ جانیو تم کہ میں ہوں حاشر

یعنے حضرت ہی سب کے آگے
پس قبر شریف سے اٹھیں گے

اور سارے بدرگہ الٰہی
لاوینگے وسیلہ آپ کا ہی

کہ میرے زمان سروری میں
میرے ہم عصر پیمبری میں

پس عہد میں میرے لوگ یکسر
محشور ہون سب مرے قدم پر

فرمائے ہیں اور شاہ والا
عاقب یعنے ہے نام میرا

یعنے خاتم ہے اے برادر
کہ خاتم انبیا ہین سرور

یہ اس سی مراد ہے سمجھ لین
بیریب سمایہ کتب میں

اور بعضے روایتوں میں آجان
خاتم آیا ہے نام حیوان

نقاش سی آئی ہی روایت
فرماتے ہین خاتم الرسالت

یعنے ہے محمدؐ اور احمدؐ
طٰہٰ یٰس اور ممجد

اور بعضے حدیثوں میں سمجھ لی
دس نام ہین آپ مصطفےٰ کے

پہلا ہے سمجھ رسولؐ راحت
دوسرا ہے سمجھ رسول رحمت

تیسرا ہے طاحم معلا — یعنی ہی جہاد کرنے والا
پنجم قیم ہے سن اے عاقل — معنی جامع ہے اور کامل
واو دیکھے اے رب اکبر — مبعوث ہمارے واسطے کر
اسمائے شریف اور القاب — قرآن میں بہت ہیں آ دریاب
حق و برہان شہید و شاہد — در حق مبین امین ای ماجد
اور آیا عزیز نام اطہر — اور آیا حریص اے برادر
اور نام ہی قدم صدق بھی جان — اور رحمت عالمین ہے ذیشان
اور آیا کریم نام نامی — اور آیا یقین نبی اُمّی
مدثر کے ساتھ ہی سمجھ یٰسین — اسواسطے ہے روایتوں میں

روایت

اسمائے شریف شاہ ابرار — قرآن مجید میں ہیں لب یار
یوں کہتا ہے شیخ ابن دحیہ — ستونی میں اپنے حق آگہ
قرآن و حدیث میں بھی یکسر — ڈھونڈیں تو نبی کے نام اطہر
جیسا کہ صوفیہ نے لکھے — کہ نام ہزار ہیں خدا کے
اوصاف سے آپکے ہیں الحق — ہر وصف سے نام یک ہی مشتق
کم جانیو مت صفات امجد — ہوویں گے ہزار سے بھی زاید
بے شبہ چار سو سے اکثر — لایا ہے یقین مواہب اندر
سے ہر دو بجائے اسم ذاتی — ہیں دوسرے اسم سب صفاتی
دونوں میں بھی حمد کا ہے معنا — ہیگا بہ مبالغہ اے دانا
اور معنی اقدس محمد — بھی حمد کیا گیا ہے بیحد
اور حشر میں آپ ہی کو مولا — بے شبہ لوائے حمد دے گا
وہ سرور دین بھی بہ دنیا — کا ہے نکلے تھے حمد لیا
از راہ کمال لطف و احسان — فرمائیگا تب وہ رب رحمان

چوتھا ہے مقفا نام والا — ہے لطف کرم کا اس میں معنا
معنا قیم کا اور دوسرا — سنت قائم ہے کرنیوالا
انکو جسے نام ہو محمد — سنت قائم کرے وہ امجد
ہے انکے بشیر اور مبشر — اور نور و نذیر اور منذر
اور آیا ہے خاتم النبیین — نجم ثاقب اے نیک آئین
اور آیا رؤف نام والا — ایسا ہی رحیم بھی ہے آیا
اور آیا ہے نام نعمت اللہ — اور عروہ وثقی بھی اے آگاہ
اور لکھتے ہیں مصطفے کتین رب — ناموں ہی جو ہے خبر و یاسب
اسمائے شریف کا وہ تعداد — آیا ہے کم و زیاد رکھ یاد
علامہ وقت قسطلانی — لایا بمواہب اللدنی
تا نود و نہ لکھے ہیں بعضے — جو ہر دو نوں میں نام حق کے
کر جتنے کتب میں آسمانی — ڈھونڈیں اگر انہیں سب لیے گیا نی
شہد ہو حساب انکا — بعضوں نے ہی ہیں لکھے زیادہ
اسمائے شریف شاہ ابرار — ایسا ہی ہیں یک ہزار اے یار
ہر وصف سے شاہ دو جہاں کے — جب نام ہیں تمام ایک نکلے
علامہ قسطلانی اے یار — اسمائے رسول رب داور
بس اشہر و اعظم اور امجد — ان سب سے ہے احمد و محمد
ہیں اصل میں ایک ہر دو آخر — کہ دو تو ہی حمد سے ہیں مشتق
احمد کی تو معنی معلا — ہے حمد زیادہ کرنے والا
دنیا میں ہی آخرت کے درمیان — تعریف کئی گئی ہیں وہ جان
سکھلاویگا تب وہ حمد ایسا — سکھلایا نہیں کسیکو ویسا
کہ ایسی ہوئے حمد اعظم — سر سجدے میں رکھ اپنا اقدم
اے میرے حبیب خیر محبوب — کیا ہے سو تو بول اپنا مطلوب

جو چہتا ہے چاہ پاس میرے — براؤں گا مقصد ان میں تیرے
یہ کیسی خدا کی ہے عنایت — کہ جسکو نہیں ہے کچھ نہایت
مختار ہے اپنی مملکت کا — صاحب ہے یقین بڑی سکت کا
خالق ہے وہ سب اسی کے مخلوق — رزاق ہے وہ سب اسکے مرزوق
غالب ہے وہ سب اسی کے مغلوب — ہیں خوف سے اسکے سب ہی مرعوب
درگاہ میں اپنے با کرامت — دیتا ہے کرم سے اپنے عزت
اور منزلت و فضیلت و جاہ — عرفان و شہود و قرب درگاہ
حتی کہ خوشی بھی اپنی داور — حضرت کی رکھا خوشی میں مضمر
اور اپنی محبت معلا — حضرت کی اتباع پیروی میں رکھا
وہ پیروی جو کہ چھوڑ ڈالا — ہے دوستی حق کی توڑ ڈالا
حضرت کو غرض خطاب محمود — جب ہوویگا در مقام محمود
تب چاہینگے خلق کی وہ رحمت — کھولیں گے وہاں در شفاعت
اس روز یہ رتبہ معلا — حضرت کے سوا نیاوے دوسرا
جب عالم اولین یکسر — اور عالم آخرین یکسر
نام اس لئے آپ کے ممجد — ہیں جلائے احمد و محمد
حضرات کلیم اور عیسی — احمد ہی لئے ہیں نام والا
لیکن یہی قول حق ہی سمجھو — بیشک ہیں قدیم نام ہر دو
تفضیل کا ہے وہ جان صیغہ — اس نحو سے ہو تو خوب آگہ
اور آئی روایت اے مؤدب — کو نام رکھا یہ آپ کا رب
اور ابن عساکر خبردار — یوں نقل کیا ز کعب احبار
اے میرے پسر تو میرے بعد از — میرا ہے خلیفہ معتبر
تو یاد کرے گا حق کو جسدم — لے نام محمد معظم
حالانکہ میں روح و طیں میں تھا — اسوقت نہیں ہوا تھا پیدا

اور چاہتے ہیں خوشی مری سب — چہتا ہوں میں خوشی تری اب
حالانکہ وہ بے نیاز ہے گا — کچھ اسکو نہیں کسی سے پروا
ذات اسکی حمید اور غنی ہے — لائق اسے کبر او منی ہے
حاکم ہے وہ سب اسی کے محکوم — عالم ہے وہ سب اسیکے معلوم
پا این وہ خواص نائبوں کو — وہ اپنے کئے معتبروں کو
لیکن جو مراتب منظم — درجات رفیع و شان اعظم
بخشا ستہ مرسلین کو جیسی — بخشا نہ کسی نبی کو ویسی
اور اپنی اطاعت مظہر — حضرت کی رکھا اطاعت اندر
پیرو جو ہے آپ کی سنن کا — ہے دوست خدا کے ذوالمنن کا
اللہ نہ کہے دوست جسکو — حضرت بھی نہ کہے دوست اسکو
جو چہتا ہے چاہ اے پیمبر — کرتا ہوں عطا تجھے مقرر
تب آپ کی عرض ہووے مقبول — برآویگا آپ کا یہ مامول
القصہ اس میں نہ کوئی کریگا — نا مرسل و نا فرشتہ حاشا
یہ دیکھینگے رتبہ گرامی — حضرت کو سراہینگے تمامی
بعضے لکھتے ہیں اے مکرم — احمد سے ہی تسمیہ مقدم
اگلے کتب سماویہ میں — مذکور یہی ہے نام سمجھیں
تفضیل کثیر پر نظر کر — احمد کہے اس کو وو پیمبر

روایت

خلقت کے ہزار سال آگے — تخلیق جہاں ہی بعد اس کے
کہ شیث نبی کو با صفوت — آدم نے کہی ہے یہ وصیت
تقوی پہ تو کر ہمیشگی ہی — لے ہاتھ میں استوار رسی
دیکھا ہوں میں نام پاک اسکا — کہ عرش کے ساق پر لکھا تھا
بعد اسکے گیا ہوں میں جو سیر سات — جسوقت طواف میں سموات

دیکھا نہ میں کوئی جائے گا ہی — لکھا نہ محمد اس پہ ہووے
کوئی قصر کوئی در و دریچہ — میں نے نہ بہشت میں ہی دیکھا
حوروں کی جبین پہ اے مؤدب — طوبیٰ کے شجر کے برگ پر سب
آنکھوں مین فرشتگوں کے زیبا — وہ نام شریف ہی لکھا تھا

روایت

معراج کی رات بیچ خورشید سب — افلاک پہ لیگئے مجھے جب
از کلمۂ طیبہ اے گیانی — مرقوم تھا اس پہ جزو ثانی
اور آئی ہی دوسری روایت — آدم کہتے تھے در معصیت
اب میری خطا کو بخشدیجے — توبہ بھی مرا قبول کیجے
آدم نے کہا ہے تب خدایا — ہر جائے بہشت مین میں دیکھا
آئی ہے روایت اور دیگر — عبدی و رسولی تھا محرر
توبہ کیتین ہیں اُن کے مولا — حضرت کے ہی حسین سے قبولا

فَتَلَقّٰی آدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ

کہ اس ہی ثبوت کو یہ پہونچا — بے شبہ زمین پہ بھی کئی جا
یک سنگ قدیم ایک جا تہا — یہ فقرہ وہ سنگ پر لکھا تھا
اور پائے ہین ایک سنگ دیگر — عبرانی لکھا تہا خط یہ اُس پر

جب میتے میں وہ رب عزت — لکھا ہے بہشت مین سکونت
پر نام مبارک محمد — مرقوم تہا اُسپہ اے موید
اور سدرہ کے ہر ورق کے اوپر — اور پردوں کے حاشیوں پہ یکسر
پس ذکر مبارک محمد — اے میرے پسر تو کر بے زاید
کہتا ہے ابوہریرہ اے یار — ارشاد کئے رسول مختار
مین کوئی نہ آسمان پہ گزرا — پر اسپہ میں اپنا نام دیکھا
بوبکر کا نام بھی مین دیکھا — پیچھے مرے نام کے لکھا تھا
یارب از برکت محمد — از عزت و حرمت محمد
اسطرح کہا ہے حق نے اُن کو — پہچانا کہاں سے ہے اُسے تو
کہ کلمۂ طیبہ مطہر — لکھا تھا وہاں بخط انور
سمجھا اس سے میں غیر سواس — وہ اکرم خلق ہی ترے پاس
اس آیت باصفا کی تاویل — بعضون نے کہی ہی بے تفصیل
اور قاضی عیاض ذوالمناصب — لایا یہ شفا کے عجائب
وہ نام معظم و مطہر — پائے ہین لکھا ہوا مقرر

مُحَمَّدٌ نَّبِیٌّ مُّصْلِحٌ اَمِیْنٌ

بِاِسْمِكَ اللّٰهُمَّ جَآءَ الْحَقُّ بِلِسَانٍ عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ كَتَبَهٗ مُوْسَى بْنُ عِمْرَانَ یعنے نام سے تیرے اے پروردگار آیا حق تیرے رب کیطرف سے زبان عربی روشن سی نہین ہے کوئی معبود لائق عبادت لینے کی، مگر اللہ محمد رسول ہیں اللہ کے لکھا اس کو موسیٰ ابن عمران نے

اور شہر ہے ایک در خراسان — پایا تہا تولد یک پسر وہان
ہے سند مین پھول ایک عجب تر — دیکھے ہین اُسے ثقات اکثر
علامۂ دین یک معظم — مرزوق کا جو پسر ہے اکرم
ہم سند کے بحر میں تھی یکبار — بیٹا رجہاز ہوکے اسوار
پہنچے ہیں یک جزیرے اندر — کشتی کو دیے ہیں جلد لنگر
یک پہلو پہ اسکے اے برادر — تہا کلمۂ طیبہ محرر
کہ کلمۂ طیبہ ہے مسطور — از خط سفید اُس پہ پُر نور
یون نقل کیا ز ابن صوحان — دیتا ہے خبر وہ اسطرح جان
بہنے لگا ایک تند بارا — ہوتا تہا جہاز زیر و بالا
یک سرخ وہان نظر پڑا گل — خوشبوئی تہی اسکی تیز بالکل

مرقوم سفید خطا سے خوشتر | تھا کلمۂ طیبہ ہی اس پر | اور دیکھے میں ایک پھول دوسرا | رنگ اسکا سفید خوشنما تھا

اور اس پہ بخط زرد بیریب | مرقوم تھی یہ عبارت از غیب

بَرَاۃٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِلٰی جَنّٰتِ النَّعِیْمِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔

اور ابن عزیم کی معتبر | تاریخ ہے ایک اے برادر | اور ہمیں علی ہاشمی سے | منقول ہے نقل یہ سمجھ لے

کہ ہند میں ہیں جو بعضے قریئے | ایک پھول بڑا ہم ان میں دیکھے | خوشبو تھا سیاہ رنگ اس کا | تھا اس پہ سفید خطا سے لکھا

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَبُوْبَکْرِ نِ الصِّدِّیْقُ عُمَرُ الْفَارُوْقُ

راوی کہتا ہے جب میں دیکھا | خاطر میں مرے یہ شبہ آیا | شاید کہ لکھا ہے کوئی اس پر | اب دیکھوں بھلا میں پھول دیگر

اس قسم کے پھول کی ہے کلی | یک دیکھا ابھی نہیں کھلی تھی | اس پر بھی وہی لکھا ہوا تھا۔ | تب دور ہوا وہ شبہ میرا

ایسے ہی وہاں سب عجائب | دیکھا ہوں نوادر و غرائب | اس قریہ کے لوگ سب تھے گمراہ | پتھر ہی کو پوجتے تھے وے آہ

تا ان کو بھی معرفت خدا کی | تا معرفت اس کے انبیا کی | کرتا ہے حکایت ابن مالک | عرفان کی راستے کا سالک

آیا تھا بلادِ ہند میں جب | کرتا تھا میں سیر اسکا خوش سب | یک شہر کا نام ہے نمیلہ | یا کہتے ہیں اسکے تیں تمیلہ

اس شہر میں میں جا کی دیکھا | کہ ایک شجر وہاں بڑا تھا | میوہ اسکا اے نیک انجام | چھلکے کے تھا سات مثل بادام

اس میوے کو شق کیا تو نکلا | یک ورقہ سبز تھا لپیٹا | سرخی سی لکھا ہے اسکے اوپر | سب کلمۂ طیبہ منور

اور ہند کے لوگ باعقیدت | اس جھاڑ سے ڈھونڈتے ہیں برکت | برسات کی جب کشش ہو بسیار | اور قحط میں جب کہ ہوں گرفتار

تو تیں سے اس درخت کے تب | برسات کے مانگتے ہیں از رب | تنک میں ابو البقا کی بھی دیک | مذکور ہے یہ حکایت اے نیک

علامہ یافعی حق بین | ایسا ہی بروضة الریاحین | کر نقل بہ بعض عالموں سے | اسطرح لکھا ہی بعد اس کے

تھا ایک شکاری گرامی | یعقوب تھا اس کا نام نامی | میں انکو حکایت یہ سنایا | وہ بھی لگا کہنے مجھ سے ایسا

کہ نہر پہ ایک جا کے میں ہی | پکڑا تھا عجیب ایک مچھلی | کلمے کے یقین دو جزو انور | دو پہلو پہ اس کے تھے محرر

میں دیکھ کے اسکے دو طرف تب | وہ کلمۂ طیبہ پڑھا سب | پانی ہی میں پس اسی بتکریم | میں دفن کیا زبہر تعظیم

بردہ کا جو ہے قصیدۂ نیک | لکھتا ہی اسکی شرح میں دیک | مرزوق کا تھا جو ابن والا | اس طرح لکھا کہ میں نے دیکھا

ایک ماہی کو لائے تھی پکڑ کے | دو زمۂ گوش پہ تھے اسکے | وہ کلمۂ طیبہ کے اکرم | دو جزو شریف بس مرقم

کی نقل ہے اور یک جماعت | سب اہلِ دیانت و صداقت | یک خربزہ عجیب و نادر | لکھا رہیں دیکھتے سبے فاخر

تھا رنگ وہ خربزہ کا پیلا | اجلے تھے خطوط اس پہ زیبا | اور اس کے خطوط سب منور | مارے ہوے حلقہ تھے مدور

اور سارے خطوط سے نمایاں | یک پہلو پہ اُس کے اے سخنداں
اللہ کا نام تہا بخوبی | منقوش تھین بخط عربی

پہلوے دگر بخط روشن | احمد کے تہا نام سے مزین
ہووے جسے حرف کی پہچانت | پڑہتا تہا وہ خط باکرامت

اور نقل ہے جب کہ ایک نکوفال | ہجرت سے تہے آٹھ سو پہ سال
انگور کا ایک عجب دانہ | از قدرت قادر یگانہ ،

یک بیل پہ ہو گیا نمودار | نظارہ گیان تہا اسکے لیا
از خط سیاہ اے مجدد | تہا اُس پہ لکھا ہوا محمدؐ

اور جو ہے کتاب بطن مفہوم | یہ نقل ہے دیکھا ہمین مرقوم
دیکھے ہین کہ جہاڑ اک بڑا تہا | یک برگ بڑا اُسے لگا تہا

خوشبوئی تہی اس سے اک مہکتی | سبزی تہی وہ برگ سے ٹپکتی
اور اسمین سرخی و سفیدی | ظاہر تہے یہ تین سطر عربی

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ان الدین عند اللہ الاسلام

معلوم ہوا ازین روایات | مفہوم ہوا ازین حکایات
کہ نام امام مرسلین کا | ہے شبہ نشان شاہ دین کا

اللہ کے نام سے قرین ہے | اور اس سے جدا کہین نہین ہے
نہ اسکا یہ علوی و یہ سفلی | ہے عرش سے لے کے فرش تک ہی

حیوان و نبات اور حجر پر | برگ گل و غنچہ و ثمر پر
ہے قدرت کاملہ سے پیدا | وہ نقل نہ اُسپہ کیون ہو شیدا

آثار یہ سارے فی الحقیقت | ہین اس کے دلائل نبوت
اور اسکے سوا دلیل روشن | اس شے کے ہین معجزات بیّن

اس پر بھی کوئی فضول احمق | سمجھے نہ اُسے رسول برحق
ہے اسکی شقاوت و ضلالت | یا اُس کا تعصب و عداوت

دوزخ سے نہ رستگار ہے وہ | دو جگ مین ذلیل و خوار ہے وہ
اور لاوے جو کوئی اسپہ ایمان | تابع ہووے اسکا از دل و جان

پاوے دو جہان کی وہ سعادت | ہے اُسپہ سدا خدا کی رحمت
یہ کلمۂ طیبہ کے برکات | گہیر نگیے دوام اُسکو ذات

ہے نقل امام شافعیؒ سے | اللہ کی رحمت اُس پہ ہووے
کہ مین مکہ کو جب گیا تہا | نصرانی ہو ایک وان مین دیکھا

استفسار لوگ اُس کو بولتی تہی | لیتے تہا یقین و عالمون سے
کعبے کا طواف کر رہا تہا | دیکھا اسکو مین اس طرح سے پوچھا

نصرانیت اپنی کیون تو چھوڑا | کہئے مجھے کیا سبب ہے اُس کا
بولا کہ جہاز پر ہوا سوار | دریا مین چلا تہا مین جو یکبار

دریا کے جو درمیان سو پہنچا | ناگاہ جہاز میرا ٹوٹا
تختے پہ رہا مین اک سلامت | موجین لگین مارنے بشدت

پایا یہان جزیرہ ایک یار | پھل دار وہان ہے سب شجر تہا
پھل اسکے تہے شہد سے بہی میٹھے | مسکے سے بھی ہے نرم وہ بہت تھے

اک نہر رواں تہی بس مصفا | پانی تہا بہت ہی اسکا میٹہا
خوش اُسکو ہوا مین دیکھ کر تب | کہ کھاؤن گا پیون گا مین یہ سب

تا جیو کو دکھاوے راہ داور | پس آئی ہے رات دن گزر کر
ہوئی مجھ کو درندگون کی دہشت | یک جہاڑ پہ چڑھ گیا بسرعت

یک اُسکی بڑی کی شاخ کتنی ، | رکہہ اُسپہ سر اپنا سو رہا مین
جب گزری ہے نیم شب مقرر | اک جانور آیا آب اوپر

کہتا تہا فصیح جانور تب | یہ کلمہ طیبہ اے خوش لب
لا الٰہ الا اللہ الغفار محمد رسول اللہ المختار

خشکی پہ ہے وہ جب کہ آیا / مین غور سے خوب اُس کو دیکھا
ہے اونٹ کی چار پاؤن سکے / مچھلی کی تھی دم ہی اسکے پیچھے
مضطر ہوا بہلنے گئی کو لاگا / تب مجھ کو وہ جانور پکارا
یہ سنکے وہین کہڑا رہا مین / آگے نہین یک قدم بڑہا مین
نصرانیت اپنی اس سے بولا / وہ زجر مین یون زبان کو کھولا
رجنات مین مؤمنان جو ہینگے / سرحد یہ نہین کا ہے سمجھ لے
مین پھر کے وہ جانور سے پوچھا / سلام وہ کیا ہے مجھ کو فرما

لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ

پہتا ہے تو کیا یہان کا رہنا / یا اہل وعیال پاس جانا
بولا کہ تو شہر کچھ یہان اب / تا لاؤن ترے لئے مین مرکب
اور مجھ کو کیا ہے یہ اشارا / کہ اسمین تو اب سوار ہوجا
یہ قصّہ کہا مین اُن سی ایجان / وے سنکے ہوے ہین سب مسلمان
کہ ہند مین بر مزارِ آدم / ہے ایک عجب درختِ اعظم
ہر گُل کو ہین اُس کی سات پتے / ہر پتّے پہ قدرتِ خدا سے
اس شہر کا حاکم اے برادر / رکھتا ہے مُوکلون کو اُس پر
وہ دیوے خزینہ دار کے ہات / کر اُسکو حفاظت رکھے وہ دن رات
تب اپنے کرم سے ربِّ عزّت / کرتا ہے شفا اُسے عنایت
اس شخص کے جاوے چشم کے عیب / بینا وہ یقین تبھی ہوے سب
جس پتّے پہ لکھا ہو وہ کلمہ / جب اسمین رہیگا یہ کرشمہ
اللہ و رسول کی محبت / اس قلب مین کی رہی اقامت
مین دُور فضلِ ایزدی ہے / یہ برکت نام احمدی ہے
ہو جاتا ہے غیب بالیقین وہ / آتا نہین پر نظر کہین وہ
طاقت کوئی جانور پرندہ / کہ برگ شریف کو وہ کھاوے

سر اُسکا تہا جانور کے سر سا / اور مُنہ تھا تمام آدمی کا
تب اپنے مین جان کی خطر سے / اس جہاڑ سے جلد تر اتر کے
کہ ٹھیر نہ دوڑ آگے ایسا / ورنہ تو ابھی ہلاک ہوگا
پوچھا مجھے پھر وہ نیک آئین / کہ بول ترا ہے کونسا دین
غفلت مین نہ عمر کھوئے نادان / ہو جلدی محمدی مسلمان
ایمان اگر نہ لائے گا تو / دُنیے نہ امان پائے گا تو
وہ مجھ کو کہا کہ بول اسدم / یہ کلمہ طیّبہ معظّم
یہ کلمہ پاک مین پڑہا تب / پوچھا مجھے کیا ترا ہے مطلب
مین اُس سی کہا کہ چاہتا ہون / کہ اپنے عیال پاس جاؤن
یہ بول کے بحر مین وہ ڈوبا / کشتی ہی وہ ایک جلد لایا
پس مین تبھی چڑہ گیا ہون اُسپر / بارا تھے نصارا اُس کی اندر
لایا یہ معارج النبوة / یہ نقل عجب اسے آگہ
کیا اُس کے درمیان دو بار / لایا کرتا ہے وہ شجر بار
سب کلمہ طیبہ ہے مرقوم / وہ ہوتا ہی خوب صاف معلوم
جو گرتے ہین پھول اس شجر کے / چُن لیوے وہ وقت نظر سے
جب ہوتا ہی کوئی شخص بیمار / کرتے ہین وہ اُسی سے اے یار
اور برگ کو اُسکی جلد رگڑ کر / نابینا کے چشم مین لگا کر
اللہ نے یہ رکھی ہے برکت / اس نام شریف مین بہ قدرت
از خزانہ قدرتِ الٰہی / جس دل مین لکھا ہو وہ کما ہی
اس دیدہ و دل کو دیوے وا اور / گر نور بصیرت اے برادر
اور اس سے ہی جان یہ عجب تر / پتا گرے اُس سے جو زمین پر
یا ہوتا ہے گم زمین کے اندر / لیجاتے ہین یا ملک سما پر
اس برگ شریف کو ہی آیا / آتش بھی جلا سکے نہ زنہار

جدول میں یہ نام جا کیا ہو — جدول میں ولائے مصطفےٰ ہو
اُس شخص کا بلکہ نور ایمان — جب ہووے صراط پر درخشان

جُزْ یَا مُؤْمِنُ فَاِنَّ نُوْرَکَ اَطْفٰی لَهَبِیْ

تو جلد گزر کہ نور تیرا — دیتا ہے بجھا یہ شعلہ میرا
در باغ دل و زمین جانہا — جز مہر محمدی نکشتم
با نور محمدی تنکے نیست — کز اہل سعادت و بہشتم

اُمید ہے آتش سقر بھی — اس پر نہیں کچھ اثر کرے گی
زیادہ کرے گی نار اُس سے — ہو مضطر و بیقرار اُس سے
یعنے وہ کہے تب اے مومن — اے بندۂ نیک پاک باطن
کیا نام نبی کی ہے فضیلت — کیا رکھی ہے آمین حق ذرّیت
اسرار محبت محمدؐ — بر صفحۂ جان و دل نوشتم
کچھ نام نبیؐ کے خیر و برکات — کچھ اور فضائل و کرامات

میں لایا ہوں در ریاض اظہر — گر چاہے تو دیکھ لے برادر

خاتمہ

صد شکر ہوا ہے یہ رسالہ — لو دیکھا ایک جب مقرر
اور شہر رجب کی جا نبو تم — اسمائے نبیؐ کے شین سے اب
کہ میری روا ہر ایک حاجت — پہنچا بر رسول و آل یاران

اب ختم بفضل حقتعالیٰ — سن ایک ہزار دو صد او پر
وہ شب تھی بزرگ بست و ہفتم — اس نسخے کو کر قبول یارب
کہ خاتمہ میرا بر شہادت — صلوات و سلام بھی ہمراہ

تمت

فضیلت اسم محمدؐ و احمدؐ سے نام رکھنے کی - حضرت مصنف علیہ الرحمہ نے ریاض الازہر میں لایا ہے کہ انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میدان محشر میں دو بندوں کو جنت میں جانیکا حکم ہوگا وے عرض کریں گے الٰہی ہم تو ایسا نیک عمل نہیں کئی کہ جنت میں جاوین ارشاد ہوگا کہ میں اپنی ذات پر قسم کیا ہوں ع۔ کہ جسکا نام محمد یا احمد ہے اسکو دوزخ میں نہ بھیجون گا - تم دونوں کا نام محمدؐ و احمد ہے پس جنت میں جائیے۔ روایت ہے کہ حقتعالیٰ نے فرمایا اے میرے حبیب جو تیرے نام سے موسوم ہوگا، اسکو عذاب نہ دوں گا۔ روایت ہے جسکا نام محمدؐ ہو آنحضرتؐ اسکی شفاعت کرکے داخل جنت کریں گے۔ اور جسکا نام محمد ہو اسکے گہر میں برکت رہی گی **حکایت** حضرت موسیٰؑ کے زمانہ میں ایک بڑا ہی بدکار تھا جس سے لوگ نہایت نفرت رکھتے تھے جب وہ مرگیا، بنی اسرائیل اُس کو لائق دفن و کفن نجان کے اسکے پاؤں کو رسی باندہ کے کھینچتے ہوئے لیجاکے سنداس میں ڈالدئے حضرت موسیٰ کو وحی آئی کہ اسکو وہان سی نکال کی غسل و کفن دیدیجئے۔ موسیٰ علیہ السلام عرض کئے الٰہی وہ تو بڑا بدکار تہا، پہر اسکی لئے یہ حکم کیا حقتعالیٰ فرمایا کہ سچ ہی کہ وہ ایسا ہی بدکار تہا، لیکن یک بار وہ توراۃ پڑہتا تہا اسمیں میرے حبیب کریم کے نام محمدؐ کو دیکھا، بہت شوق و تمنا سی اس مبارک نام کو بوسہ دیا۔ آنکھوں سی لگایا۔ تمامی عمر میں ایک ہی نیک کام اسکا ہمکو پسند آیا۔ پس اسکی برکت سی ہم اسکے سب گناہوں کو بخش دئے۔ ایسے اور بھی فضائل اس نام مبارک کے آئے ہیں جو مطولات میں مذکور ہیں ع اس مبارک نام پر کیون کر فدا ہو دیں نہ ہم + وباللہ التوفیق۔

شمائل محمدی ﷺ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پس از حمد خداوند تعالیٰ
بھی نعت مصطفیٰ سالار والا

کچھ اک حضرت کے اوصاف شمائل
میں لکھتا ہوں سن از جان و از دل

مسلمانوں کو سب لازم ہے واللہ
کہ حضرت کے شمائل سے ہوں آگاہ

کہا ابن حجر نے فخر افاضل
تو دیکھ اس طرح در شرح شمائل

شمائل اور اوصاف پیمبر
تو اثر سے ہوں ثابت جس طرح پر

خلاف اسکے کرے گر کوئی ظاہر
تو ہوگا وہ یقین بے شبہ کافر

چنانچہ مصطفیٰ کا رنگ والا
جو گورا تھا کہے کوئی اسکو لالا

دیا بولے نہیں قرشی تھے حضرت
دیا فرمائے بے ریشی میں حضرت

پس اس سرور کے اوصاف و شمائل
تو اثر سے جو ثابت ہووے کامل

یہاں تک اسکو جانے بالضرورت
مسلمانوں کو ہے لازم کہ وہ عورت

کہ جس دم ذکر آن خیر البشر ہو
تو صورت آپکی پیش نظر ہو

حضور مصطفیٰ میں رات اور دن
رہی حاضر سدا از راہ باطن

ولے ہم کو کہاں ویسی زبان ہو
کہ جس سے اس شمائل کا بیان ہو

کہاں اس خامہ تبیان کو طاقت
کہ لکھے مصطفیٰ کی حسن سیرت

زبان جبریل کی قاصر جہاں ہو
تو پھر انسان کو امکان کہاں ہو

مصور سے بھی ہووے وصف تصویر
نہیں زیبا یہاں اوروں کی تقریر

یقیں جو حسن صورت حسن سیرت
خدا نے آپکو کی تھی عنایت

کمال اعتدال انکو جو بخشا
کسیکو نہیں دیا زنہار ویسا

کوئی اس شان کا مخلوق والا
نہیں پیدا ہوا ہے اور نہ ہوگا

وہی سب خلق میں ہے فرد یکتا
نہیں کوئی نظیر و مثل اون کا

بہ تعریف جمال شاہ ابرار
صحیح آئی ہیں بہت اخبار و آثار

کروں گر شرح آئی ہو مطول
بیان کرتا ہوں کچھ تھوڑا سا مجمل

وے حدیثیں جو حضرت کی صورت مبارک کے بیان میں آئے ہیں

کہا ہے ابن عازب نے یہی پھر
کہ تھے خوش رو نہایت بیشک پیمبر

کہا ہے کعب بن مالک نے سنئے
جبیں میں جب کہ خوش حضرت ہوتے

کہا ہے بو ہریرہ نے کوئی شئے
میں بہتر آپ سے دیکھا نہیں ہے

جبیں ہوتی تھی روشن اس طرح سے
کہ ٹکڑا چاند کا جس طرح چمکے

حالات حضرت چشم مبارک

بصارت شریف

ابی اسحق سے آئی روایت
کبھی وہ چہرۂ سالار دوران
کہا ابن ابی ہالہ ای اکرم
بھی رہتی تھے دلونمین پر ہیبت
کہ جب ہوتے رسول اللہ شادان
تعالی اللہ یہ حسن خدا داد
روایت ہے علی سے شہ کی آنکھین
بھی از خود سرمگین تھین چشم والا
کہ حضرت دیکھتے تھے ای برادر
لکھا قاضی عیاض باصفا نے
نظر اس بادشاہ انبیا کی
کبھی ہے سو سما کرتے نظر ہان
نماز اس شہ کے جو پڑھتے تھے پیچھے
رکوع و سجدہ تم کرتے ہین تحقیق ہان
کہ جیسا آپکا سب کنہ احوال
کہ رویت رویت بصری رہی وہ
اگر وہ رویت بصری رہیگی
دیا کچھ دیکھنے حضرت کو ذیشان
اگر وہ رویت قلبی ہے سمجھ
احاطہ درک محسوسات مین بھی
نماز و غین ہو یا ہو وقت دیگر
خدا ہی غیب دان بالذات سر آن
بھی مژگان شریف شاہ ابرار

کہ تھی ہمدانیہ یک نیک عورت
تھا بالتحقیق مثل بدر تابان
رسول اللہ تھے فخم و مفخم
جلیل المرتبت باعز و حرمت
تو ہوتا چہرہ آئینہ سے تابان
تھا کس درجہ مین یکہ ای نیک بنیاد
نہایت خوبصورت اور بڑی تھین
لگا ہی ہو وین انکو سرمہ گویا
اندھیری رات اور دنمین برابر
یقین اپنی شغل کے درمیانے
سمجھ اکثر زمین کے ہی طرف تھی
وہ وجہ انتظار وحی تھا جان
سو فرماتے تھے انکو اسطرح سے
ہی ظاہر وہ نہین ہی مجھ پہ پنہان
نہ جانے کوئی غیر رب متعال
رہی یا رویت قلبی وہ سمجھو
تو ظاہر ہے ہی آنکھو سے ہوگی
نہ لازم تھا جہت آگے کا ای جان
تو بیشک وحی اور الہام سے ہو
جو اس پاک کو بخشا تھا یونہی
جو جب چاہی یقین خلاق اوس
رسل اور اولیا کو اپنی احیان
تھے پیوستہ دراز اور یہی تھا

وہ کی ہی حج بھی میرے ساتھ آکر
ہین آگے آپکے اور بعد اصلا
کہ یعنی بس جمیل و خوبصورت
مواہب مین امام قسطلانی
بھی انمین عکس تب پڑتا تھا ای یار
کہان یوسف نبی مین حسن ایسا
سفیدی مین رگین باریک تھی لال
امام دین بخاری پاک انفاس
بھی شیخ بیہقی فیاض یکتا
ثریا مین جو ہین گیارہ ستارے
حضور و غایت شرم و حیا کا
بھی آگے اور پیچھے اپنے ای جان
کہ سجدے اور رکوع اندر ای مردم
وہ رویت کی حقیقت ای برادر
یہ آوی عقل بشری مین جو بقیل
نماز و غین ہی ہوے خاص بات
تو ہر ہر جزو تن مین شہ کے مولا
کہ حضرت کو خداوند سبب ساز
بدرک علم معقولات جیسا
بہ نسبت اس امام انبیا کے
اگر ہو کشف حضرت پر ای گیانی
اگر ہی کشف جب چاہی ہو غایت
مبارک گان تھی وہ کان اعجاز

ہین پوچھا اس سے کچھ وصف پیمبر
نہین دیکھی ہون ہرگز مثل انکا
نظر آتے تھے سب لوگونکو حضرت
نہایہ مین کیا ہے نقل راوی
در و دیوار ہوتے تھے نمودار
کرشمہ تھا یہ حسن احمدی کا
کمال حسن پر یہ بات ہے دال
روایت یون کیا از ابن عباس
ہے بی بی عایشہ سے یونہی لایا
رسول اللہ انکو دیکھتے تھے
بلاشک جانئے اسکا سبب تھا
برابر تھی نظر حضرت کی یکسان
کبھی پیچھے سے جلدی منکرو تم
خدا ہی خوب جانے ہے مقرر
یہی ہے جانئے اب اسکی تفصیل
دیا ہو عام سب اوقات دن رات
ہے قادر قوت بصری دیا تھا
دیا تھا اپنی رحمت سے [illegible]
احاطہ قلب نبوی کو دیا تھا
بلاشک شخصیت بھی انکی سے
نہین بالذات ہے یہ غیب دانی
یہی ہے اعتقاد اہل سنت
سماعت مین بھی [illegible]

یہ بیداری میں خواب و درون دیکھ
احیط آسمان سے مین ہون ہمراز
کشادہ بھی تھی پیشانی فاخر
لکھین تقدیر جو در شکم مادر
عجب اس نور کی ہے اک بلندی
بھی شفتین مبارک یعنے دو لب
علی کہتے ہین وہ آگے کے دندان
بھی باہم تھے کشادہ سے آنخدان
لعاب پاک مین حضرت کے امیر
شفا بخشا اسی ساعت مین اور
وہ کنوین سے تھی بے شبہ سمجھو
وہ آب شور شیرین ہوگیا ہے
ورے ہنسنے مین اس سرور کے ای یار
وہ قہقہہ ہی بلند ہو جس سے آواز
ہے آئی بو ہریرہ سے روایت
تھا شل ضحک رونیکا بھی انہ ا
تہجد اور تلاوت اور دعا جب
تجلی جلال رب متعال
بزرگ خوشنما حضرت کا تھا سر
کہا ہو مبارک مصطفےٰ کے
پہنچتے تھے وہ تا گوش مبارک
یہ وجہ اختلاف اور انکی تطبیق
وگرنہ کم نظر آتی درازی

سنا کرتے تھے تم یکسان وہ نبی ٹھیک
سنا کرتا ہون یعنی اسکا آواز
بھی اک نورانیت تھی اس سے ظاہر
ہی پیشانی پہ ہی وہ بھی مقرر
تھی رخشان آپکے بالا بینی
تھے الطف اور حسن اور خوشنما سب
تھے بالتحقیق روشن اور تابان
جو از بس خوشنما آگے کے دندان
شفای مرض مہلک کی تھی تاثیر
اسیدن جا لگے وہ فتح خیبر
جھلک کر لگی ہے مشک کی بو
مدینے مین وہی فائق رہا ہی
کبھی قہقہہ تھا زنہار زنہار
وقار اس سے یقین جا وانہی مسا
کہ کرتے تھے کبھی گر ضحک حضرت
کہ رونے مین تھا حضرت کے آواز
کرن روتے تھے اکثر مصطفےٰ تب
بھی جب کے تی تو روتے تو درانی
نشان ہی یہ کمال عقل او پر
نہ آویزان کبھی بھی نہین تھے
ہے وسل قول تا دوش مبارک
لکھے ہین اسطرح ارباب تحقیق
تھے موی پاک وہ یکحال پرہی

بھی فرماتے تھے تم سنتے نہین جو
کہین اک شہر کی ہین اسمین جگہ یہ
لکھے ہین اثر طالع ای سخندان
بلند اس شہ کی تھی بینی والا
نظر آتا تھا یون وہ نور اطہر
تھے دندان مبارک مصطفےٰ کے
یہ آیا در حدیث ابن عباس
کرن جب بات یون تو تھا منظور
علی کے جب کہ تھی آشوب آنکھین
بھی پس خوردہ نبی کا آب اکیبا
انس کے چاہ مین بھی آ موجب
ہنسا حضرت کا تھا اکثر تبسم
تبسم مسکرانا ہے تو پہچان
بھی دل ہوتا ہی مردہ جان اس سے
تو دیوارین سمجھ ہوتے تھے رخشان
فقط ہوتے تھے غم سے اشک ریزان
وہ رونا تھا برای فکر امت
بیان مین اب تجھے اعضای نبی کا
قتادہ نے کہا پوچھا انس سے
میانہ مین تھا دو تو نہین ایجابی
روایت ایک آئی ہے ای باہوش
لگاتے تیل وہ جب شانہ کرتے
بھی آئی یک روایت ای حق آگاہ

بلاشک مین اسے سنتا ہون سمجھ
وہان پر یک ملک ہی سر بسجدہ
پیشانی سے ہی ہوتا ہے نمایان
تھا تابان اس سے اک نور تجلا
کہ گویا مہر پر چڑھتا ہے اوپر
عجب روشن زیادہ موتیون سے
کشادہ لب تھے ابجل سیدان اس
کہ گویا نبی نکلتا اس سے یک نور
لعاب اپنا نبی ڈالے تھے اسمین
حبیب یک کنوین مین لاو انہی مین آیا
لعاب پاک حضرت کا پڑا جب
یقین تھا ضحک کمتر جانیو تم
ضحک ہی جس سے دندان ہون نمایان
تو دوری لے سدا پرن اس سے
ہون رخشان جون زنور مہر تابان
بھی ہوتا جوش سینہ دیگ سا جان
دیا تھا باعث رقت امت
مبارک آپکے لے سر سے تا پا
کہ فرما بال تھے حضرت کے کیسے
بڑی ظاہر تھی انسے خوشنمائی
درازی انکی تھی تا نرمہ گوش
نظر آتے مبارک بال لمبے
اگر کترانے سے وہ ہوتے تھے کوتاہ

یہ کترانا منڈانا موے سر کا
لگانا تیل اور کنگھی بھی کرنا
کسیکو دیکھیے گر اس طرح پر
جسے اکثر ہو شغل علم و طاعت
منڈا دینا ہی سر کا انکو اولی
سنا ہین نے جب از شاہ رسالت
مبارک ریش اس سالار دین کی
مگر بعضے لکھے اسکی درازی
کہ عرض و طول سے داڑہی کو اپنے
کہ موچھین اپنے کتراتے رہو تم
یہی ادنی ہی اسکا جا مقدار
منڈا لیے ہین بھی مو زیر لب کے
اور انداز ہین داڑہی بھی ایجان
کہ بعضے چار انگل سے نہو کم
مشایخ اور اہل علم کے تیئن
تھے کتراتے جو ہو اس سے زیادہ
کہ موچھین اپنے زاید کتروا دہ
مبارک غوث اعظم کی بھی داڑہی
مبارک سر مین بھی ایسا ہی سنئے
کہے اکثر خضاب ریش اکرم
روایت ہی بروز جمعہ سرور
یہی ناخن تراشی کا تھا بس طور
ہنا بے شبہ کرتے تھے اسی سے

نہ تھا بجز حج و عمرہ کے سوا تھا
بھی وہ ہونا اہتمام انکا یہ وہ سرنا
بہت مکروہ رکھتے تھے پیمبر
بھی اکثر غسل کی پڑتی ہو حاجت
یہی اکثر عمل ہے سالکون کا
کہ ہی ہر بال کی بن مین جنابت
تھی انبوہ اور بہت ہی خوشنما تھی
کہ پیدائش مین چار انگل کی ہی تھی
مبارک بال آنحضرت تھے لیتے
خلاف اسمین مجوس نکا کرو تم
کہ ظاہر ہو کنارہ لب کا ای یار
مقرر اختلاف آیا ہے سمجھے
اگرچہ اختلاف آیا ہے بیجان
ولے آنسے سوا ثابت آیا ای مکرم
زیادہ بھی روایات آئے لکھے ہین
ولے تھا یہ عمل در حج و عمرہ
یہ داڑہی اپنی وہ نہی چہوڑ دیجو
تھی بیشک یہ نہی چھوڑی او لمبی
کہ تھوڑی ہی ہوی بال اجلے
نہین گاہی کئے سالار عالم
بھی پنجشنبہ کے دن اور قول دیگر
سوا اسکے نہ کچھ ثابت ہوا اور
انگوٹھے پر اسیکے ختم کرتے

ہے رکھنا بال کا پس سر مین سنت
نہ چھوڑین اسطرح کر ابتر و خوار
بھی وہ مکروہ ایسا جانتے تھے
بشغل علم و طاعت آمرو ب
علی کہتے ہین مین نے تب سے ان تو

سداگر موی کے انکی حفاظت
کہ لپٹے جائے ہو جاوین گرہ دار
زیادہ شغل مین رہنا اسیکے
خلل ہو اہتمام بال سے جب
بہت رکھتا ہون دشمن موی سر کو

ریش مبارک

دراز ہین گرچہ اسکا مقدار
مخالف ہی مگر یہ بات اسکی
بھی موچھین اپنی کتراتے ہی اشہر
خلاف آیا امام ونکا ہے اسمین
منڈانا اپنی موچھونکا ہی بدعت
ہے افضل نا منڈانا غیر ہو اس
ولیکن حنفیہ کے پاس ای یار
گر اس مقدار سے زاید رہی ہان
روایت ہی کہ جو ابن عمر تھے
بھی ہی ابن عمر سے ہی روایت
عمر عثمان علی کی ریش والا
نبی کی ریش مین آئے اہل تقدیس
خضاب ریش مین حضرت کو ایجان
کہ پیری آپکی پہنچی تھی جان
مبارک لب لیا کرتے تھے ہی جان
کہ سید ہی یا ہتہ کی ای باسعادت
روایت ہی کبھی مسواک شانہ

ہین مذکور در اخبار و آثار
حدیث ترمذی مین جو ہے آئی
اسیکا حکم بھی کرتے تھے اکثر
کہ کترانا ہی کس مقدار موچھین
مگر ہی قول سے بعضون کے سنت
منڈانا دو طرف کا اسکے لا بس
چہار انگل رہے داڑہی کا مقدار
تو واجب قطع کرنا اسکا ایجان
وہ مٹھی بھر پکڑ داڑہی کو اپنے
کہ فرماتے ہین یون شاہ رسالت
مقرر ڈالتے تھے سینہ انکا
اٹھارہ بال اجلے بیس تھے نہین
خلاف آیا ہی اہل علم مین ہان
بسر حد خضاب آئے یک عنوان
تھے کرواتے قلم ناخن بھی ایجان
جو تھی حضرت کی انگشت شہادت
جدا کرتے نہ اپنے سے ای انا

مبارک ریش کو بھی شانہ کرتے | بھی آئینہ مین چہرہ دیکھتے تھے
ہے اسکی دید آئینے مین تصویر | کہ سر قدرت حق تھا نمایان
خدا کے ساپچہ قدرت مین ہے بین | وہ تھی ڈھالی گئی با زینت و زین
تھی سیم خام مین آبا فقرت | کہان ویسی صفائی اور صفوت
بھی بعضون نے لکھا ہے آخر وہ | کہ تھی وہ گردن آہو کی مانند
کسی شی بھی تشبیہ ای انکو کار | نہین ہے جانیو اسکو سزاوار
شکم اور سینہ ہر دو بھی تھے ہموار | تھی پستی بلندی انمین زنہار
کہ کاغذ ایک پر اس تہ کئے ہین | کہ دیکھا ہون یقین اسطرح سے مین
سوا اسکے شکم سینہ پہ ای یار | نہین تھی بال سے جا نمودار
مبارک تھی بغل کہ تراق اجلے | بھی ہر گز بال کچھ انمین نہین تھے
کہا ہے قرطبی اور شیخ طبری | کہ حضرت کے خصائص سے ہے یہ بھی
بھی عرق و بغل سے حضرت کے جو | صحابہ مشک کی سونگھے مین خوشبو
کہ ہے ڈالی ہوئی اک لوح سیمین | یہ لوح سیم بھی ایسی خوش آئین
دو نو شانون کے درمیان کرامت | عجب منقوش تھا مہر نبوت
بھی لکھا ہمین تھا کلمہ شہادت | کہ کہتے ہین اسے مہر نبوت

اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ توجہ حیث کنت فانک منصور

وہ نقش خاتم پر نور تابان | وہ ختم المرسلین کو خاص تھا جان
مگر اسکی نبوت کی علامت | تھے سید ہی نام اسکے باصداقت
کہا کیا خوب مولانای جامی | رکھے حق پاک اسکا نام سامی
دو بازوے مبارک اور ذراعین | ز مرفق تا سر انگشت ہے بین
دو و بند دست مین کچھ تھی درازی | نشان تھی یہ بڑی جود و سخا کی
انس بولا حریر نرم و دیبا | نہین دست نبی سے نرم تر تھا
کہا ہے سعد وہ سالار ابرار | عیادت کو مری آئے تھے یکبار

جمال باصفا اس شہ کا الحق | تھا جیسے اک مطلع انوار مطلق
مبارک تھی جو گردن مصطفیٰ کی | نہایت باصفا اور خوشنما تھی
بیان کیا اسکی حسن صفائی | بھی وہ نورانیت اور خوشنمائی
دئے تشبیہ اسکو گرچہ بعضے | پہ پیری گردن اک ڈھالی گئی سے
صفوت اسکے سمجھانیکے خاطر | دئے ہین ایسی تشبیہات آخر
بھی تھا سینہ کشادہ اکجا جان | مسافت تھی دو نو شانون کے درمیان
کہا ہے ابن ابی شکم والا | یقین کاغذ کے جیسا تھا صفا
مبارک آپکے سینہ سے تا ناف | لکیر اک بال کی باریک تھی صاف
دو نو بازو و دو نو کندھے اوپر | بہت ہی خوشنما تھے بال انور
جو تھا رنگ مبارک سب بدن کا | مبارک رنگ بغلو کا وہی تھا
کہ اک ہی رنگ تھا بغلون مین کا | نہین اورونکو ہے یہ بات حاشا
مبارک پشت تھی ہموار ایسی | نہایت صاف پر انوار ایسی
ملایم سیم ایسا کب ہوای یار | مگر دیکھا وہ یہ تشبیہ ناچار
کہ تھوڑا گوشت کچھ ابھرا ہوا تھا | نہایت تھا منور اور مصفا
لکھا ابن حجر در شرح مشکوٰۃ | یہ فقرہ ہمین تھا مرقوم خوشنما ت
ز آیات الٰہی ہے مکرم | وہ اک آیت تھی اور اک سر اعظم
وہب بن منبہ نے کہا ہے | کہ ہر رسل کو نبی بھیجا گیا ہے
یہ حضرت کی نبوت کی ای فاخر | نشان پشت مبارک پر تھی ظاہر
نبوت را توئی آن نامہ در مشت | کہ از تعظیم دارد مہر بر پشت
تھے پر لحم و سطر و خوب و خوشتر | بھی کچھ لمبی تھے انگشتان اطہر
بھی تھی پر گوشت کفین مبارک | بھی ریشم سے زیادہ نرم بیشک
وہ دست احمدی کے خیر و برکات | بہت مروی ہین اعجاز و کرامات
بھی پیشانی پہ تیر ہاتھ رکھکے | شکم اور سینہ اور چہرہ پہ پھیرے

وہ دست پاک کی خنکی بلا شک — جگر میں اپنے میں پاتا ہوں اب تک

میں اپنے ہاتھ کو بعد از جو سونگھا — تو بہتر مشک سے خوشبوئی پایا

بھی ہر دو ساق اس سرور کے یار — تھے باریک و ضخیم و صاف و ہموار

زمین پر جبکہ چلتے تھے پیمبر — تو لگتے تھے قدم کے پورے زمین پر

کہوں کیا قامت زیبا کی تعریف — کہ خامہ میں نہیں امکان توصیف

نہ کوتہ نہ درازی صاحب دل — درازی کے تھا لیکن ساتھ مائل

بھی تن کو آپکے سایہ نہیں تھا — کہ تن سب نور کا مایہ یقین تھا

بھی گورے بدن میں تھی پوری ملاحت — نمک تھا اس سفیدی میں نہایت

بھی خوشبو آپکے تھی ایسی تن میں — کہ ویسی بو تھی مشک ختن میں

کہا سونگھا نہیں میں کوئی خوشبو — زیادہ آپکی خوشبو سے سچ ہو

روایت ہے یہ تن عتبہ سے ای یار — جھکتی تھی سدا خوشبوی بسیار

سبب پوچھی کہا وہ نیک محضر — ہوی تھے آبلے میرے بدن پر

کہ کپڑے تو اتار اپنے بدن سے — اتارا میں نے کپڑا اپنے تن سے

ہوی پیدا یہ بوئے خوش ہی تب سے — نہیں ہوتی ہی کم میرے لیے گاہے

مدینہ کے در و دیوار سے ہان — ابھی پاتے ہیں وہ خوشبو محبان

کہ در رخاک مدینہ خوب سوجو — معطر خاص اک ایسی ہی خوشبو

بلکہ فضلات نبوی میں ہی پہچان — تھی خوشبو یک جہکتی ای سخندان

زمین ہوتی تھی شق تب جانیو تم — براز و بول ہوتا ہمیں تب گم

مبارک تن سے نکلے جو کہ فضلہ — نہیں ہوتا تھا اس سے کوئی آگہ

سوا نے بہر قضائے حاجت اک جا — ہوی یکدن نبی تشریف فرما

نشان بول و براز با صفا کا — نظر آیا نہیں کچھ مجھ کو اصلا

تو خوشبو اسے آتی تھی خوشتر — ہوا ہے مغز بس میرا معطر

چنانچہ ام ایمن سے ہے مروی — جو اس سالار دین کی خادمہ تھی

بھی وایل بن حجر بولا ای آگہ — کہ حضرت سے کیا میں نے مصافحہ

تھی خوشبو یوہی سب حضرت کی تن میں — کہ بو ویسی نہیں مشک ختن میں

بھی تھی پر گوشت ایسے ہر دو تلوی — کہ آب اُنسی روان ہو جلد گزرے

بھی ہر دو ایڑیاں کم گوشت سے جان — لطیف و خوشنما ای نیک عنوان

کہ سرو بوستان انس تھا وہ — نہال گلستان قدس تھا وہ

مگر جب وہ ساتھ لوگوں کے چلتے — نظر آتے تھے سب لوگوں میں اونچے

مبارک آپکا تھا رنگ گورا — جمال و حسن بھی تھا اسمیں پورا

سفیدی ساتھ سرخی کی تھی مائل — انہیں بخشا تھا مولا حسن کامل

انس جو خاص تھا حضرت کا خادم — کہ تھا دس سال حضرت کا ملازم

تھی وہ بوئے خوش در مشک و عنبر — نہیں تھی اور کوئی خوشبو بھی بہتر

نہیں حالانکہ عتبہ کوئی خوشبو — لگاتا تھا کبھی اپنے بدن کو

کہا میں جا کے حضرت سے یہ حالت — مجھے یوں حکم تب فرمای حضرت

مبارک ہاتھ پر تب اپنے کر دم — پھرا تن پہ میرے دست اکرم

کسی رہ سے گذرتے گر پیمبر — وہ راہ ہوتی ہی خوشبو سے معطر

شمیلی تھا جو از راہ وجدان — خبر اسطرح دیتا ہی وہ جان

کہ کوئی مشک و عنبر میں نہ آیا یار — سمجھ ویسی نہیں خوشبوی زنہار

کہ جب بہر قضائے حاجت آئے یار — کہیں تشریف لیجاتے وہ سالار

بھی یک خوشبوئی پاتے تھے وہاں سے — جھلکتی تھی یقین جو اس مکان سے

کہ ہے منقول از بعضے صحابہ — کہ تھا میں یک سفر میں ہمراہ

فراغت پاکے جب تشریف لائے — وہاں ناگاہ دیکھا میں نے جا کے

مگر اسجا پڑی تھی تین ڈھیلے — میں سونگھا ہوں وہ ڈھیلوں کو اٹھا کے

مگر حضرت کا پیشاب مطہر — نہیں دیکھی او سے بعضے مقرر

کہ حضرت کے پلنگ کے نیچے ہر شب — تھے رکھتے قدح یک ہم ای مودب

کئے تھے بول کہ شب امین سرور ۔ کئے پس صبح کو یہ حکم مجھ پر
کہ باہر پھینکدے اب اسکو لیجا ۔ پشاب اس قدح مین تب کچھ نہین تھا
کبھی مین پانی اس تشنہ تھی مین ۔ جو کچھ اس قدح مین تھا پی گئی مین
تبسم تب کئے سالار والا ۔ کہے درد شکم تجھ کو نہ ہوگا
ولیکن نہین کئے یہ حکم ہمکو ۔ ای ام ایمن اپنے منہ کو دھو تو
طہارت پر وہ فضلات نبی کے ۔ گئے ہین عالمان اس ہی سبب سے
تھی برکہ نامیہ اک اور عورت ۔ کہ کرتی تھی نبی کی وہ بھی خدمت
کی نوش یکبار وہ بھی بول اطہر ۔ اسے ارشاد فرمائے پیمبر
کہ تجھکو صحت دائم ملے گی ۔ کبھی ہرگز نہین بیمار ہوگی
نہین بیمار وہ ہرگز ہوی ہے ۔ مگر اس مرض سے ہی جو موی ہے
بھی اک آئی روایت ابرادر ۔ پیا تھا شخص یک بول پیمبر
سو خوشبو تھی مہکتی اسکے تنمین ۔ بھی اسکی نسل ہر تا چند پشتین
بھی یوہنی خون اطہر کو نبی کے ۔ صحابہ پس تبرک جانتے تھے
لگا کر سنگیان حضرت کو یکروز ۔ نکالا خون یک حجام فیروز
بھی باہر لیگیا اور پی گیا وہ ۔ جب آیا پوچھے حضرت کیا کیا وہ
کہا باہر لیے مین لیگیا تان ۔ کہ تا کردون زمین کے نیچے پنہان
ولیکن آپ کا خون مطہر ۔ نہین چاہا کہ مین ڈالون زمین پر
لہذا پی لیا مین اسکو جولان ۔ کیا اپنے شکم مین اسکو پنہان
یہ سن فرمائے ہین تب اسکو حضرت ۔ کیا تو نفس کی اپنے حفاظت
کہ یعنے تو نے امراض و بلا یا ۔ مقرر ذات کو اپنے بچایا
احد مین جب ہو زخمی پیمبر ۔ تو آ مالک نے چوسا خون اطہر
کہے تو ڈالدی اسکو زمین پر ۔ لگا کہنے قسم وہ حق کی کھا کر
رسول اللہ کا خون مطہر ۔ نہین واللہ ڈالونگا زمین پر
یہ کہہ کر پی گیا وہ خون اکرم ۔ کئے ارشاد تب سالار عالم
بہشتی پر نظر کرنا جو چاہے ۔ تو وہ اس مرد کو بیشبہ دیکھے
بھی عبداللہ زبیر ایسا ہی یکبار ۔ پیا ہے جبکہ خون شاہ ابرار
کہے حضرت نہ تجکو چھوویگی نار ۔ مگر از بہر آن سوگند جبار
کہ یعنے حقتعالی نے بقرآن ۔ قسم اس بات کی کھایا ہے تو جان
کہ سارے خلق کو لاونگا پل پر ۔ گذر سب کا ہو اس پر روز محشر
ہین ایسے اور بھی آئی روایات ۔ سمجھ ہوتی ہے ثابت انسے یہ بات
کہ خون و بول تھا حضرتکا طاہر ۔ بھی ایسا ہی سبھی فضلات فاخر
کہا یعنی امام بوحنیفہ ۔ بغیر شبہ قایل ہے اسیکا
کہا ابن حجر نے اسطرح سے ۔ کہ پاکی پہ وہ فضلات نبی کے
دلیلین بھی بیا آئی ہین ابرار ۔ خصائص سے گنی ہین انکو اخیار
بیان صورتکا حضرت کے مقرر ۔ یہان آخر ہوا ہے مختصر تر

وہ حدیث طویل جو سیرت شریف کے بیان مین آئی ہے

بیان سیرت نبوی یہان سے ۔ مین لکھتا ہون تو سن اب گوش جان سے
ائمہ جو ہین آل مصطفی کے ۔ مطول اک حدیث آئی ہے انسے
روایت اسکی ہوتی ہے بہ این ۔ مسلسل منتہی آخر بحسنین
بیان حلیہ خیر البریات ۔ بھی بعضے سیرت او صفات و عادات
ہین مذکور اس حدیث پاک مین جب ۔ یہان لکھتا ہون اسکا ترجمہ اب
حسن بولے مری ماموسے پوچھا ۔ ابی ہالہ کا بیٹا ہند جو تھا
حسن ماموکہے ہین ہند کو جو ۔ سبب اسکا یہی ہے خوب سمجھو
مقرر در زمان جاہلیت ۔ کہ بعضے مصطفی اکرم قبل بعثت

نکاح حضرت بی بی خدیجہ رض
پسر پہلا ہی ہالہ جب آذیشان
ہوی ہی اس سی دخترکی ایک پیدا
غرض وہ ہند ابی ہالہ کا بیٹا
ربیب مصطفے تہا جب وہ ذیشان
پیمبر کے شمائل اور اوصاف
بھی وہ حضرت کی پاک اوصاف کہتا تہا
بصورت اور سیرت باکرامت
تو اسکو پوچھتے تھے اہل تعبیر
تو اسکو بولتے تعبیر گویان
نبی کی صورت و سیرتکا تبیان
بیان سیرت والا کیا جو
کہ یعنے کہ بیان اس شاہ دین کی
کہ یعنے وجہ اندوہ کا یہ حضرت
خموشی تھی و راز اس کی اکثر
کہ یعنے نقطہ کاہل اور پورا
ملایم طبع اور خوش خو تھے سالار
مذمت بھی نہ کرتے کوئی شی کی
تجاوز جو کرے حق خدا سے
یہ حق نفس خاطر اپنے سروزر
اشارہ مین فقط انگلی سی کرتے
کف چپ پر تھی اپنے مارتے ہان
مگر ہوویگا اس عادت مین کچھ سر

ابی ہالہ کے ساتھ اول ہوا تھا
ابی ہالہ ہی اسکی کنیت جان
مقرر ہند ہی تھا نام اسکا
خدیجہ کے شکم سی ہی ہوا تھا
حسن ماموں کہی ہین اسلئے جان
کہ تھا وہ حلیۂ اقدس کا وصاف
کرو مین تاکہ دستاویز نزات
بڑی حاصل تھی حضرت سے شباہت
کہ کیسی شکل ہی دیکھا بہ توقیر
حقیقت پر ہی دیکھا ہی یکی
کیا تفصیل سی ای نیک عنوان
مین اسکا ترجمہ لکہتا ہون دیکھو
خموشی اور گویائی تھی کیسی
خدا کا خوف تہا اور فکر است
کہ رہتے تھے خموش اکثر پیمبر
مبارک لب سے حضرت کے نکلتا
نہ سخت و تند خو یا تو غیبی نہا
نہ کہانے کی بہت کرتے ثنا بھی
تو حضرت تب بہت غصے مین آتے
نہین لیتے تھے بدلا ای برادر
عجب کیوقت اپنا کف پھراتے
یہ عادت آپکی تھی ای سخندان
کہ پانی ہین ہی اسکے عقل قاصر

ہوی تھی اس سے دو فرزند پیدا
ابی ہالہ وہ جب رحلت کیا ہی
ہوا ہی جب عتیق ای عنوان
مسلمان ہو گیا وہ باسعادت
غرض حضرت حسن کہتے ہین ایسا
ہین ہم امید رکھتا تہا کہ اس سے
امام دین حسن خود ای برادر
یہانتک خواہین کوئی باسعادت
اگر وہ بولتا شکل حسن پر
غرض ابن ابی ہالہ ای خوش نسب
بذکر صورت شاہ بریات
حسن راوی ہی پھر پوچھے مقرر
تو راوی نے کہا حضرت تھا یون فکر
نہین تھی آپکو آرام و راحت
سخن کا ابتدا اور انتہا ہان
بھی رہتے مختصر الفاظ ای یار
بھی کرتے تھے سدا نعمت کا اکرام
کرین جس طرح سے اہل تنعم
نہ لا سکتا تہا کوئی تاب اسکا
اگر کوئی شی طرف کرتے اشارہ
بھی کرتے تھے سخن وہ شاہ دین جب
سمجھ حضرت کی سب عادات والا
بھی جب حضرت کبھی غصے مین آتے

تھا ہالہ ایک تھا ہند دوسرا
عتیق اس سے نکاح اپنا کیا ہی
نکاح مصطفے مین آئی وہ جان
حدیثونکی بھی کرتا تھا روایت
کہ مین ابن ہند ماموسے ہون پوچھا
صفت کوئی مری مین ہی جانے
تہے اشبہ با رسول رب اکبر
اگر پایا رسول اللہ کی رویت
ہوی ہی رویت نبوی میسر
امام دین حسن سے یہ سنا جب
کئی آگے تو گذرے ہین روایات
سکوت و نطق حضرتکا بیان کر
کہ تھے اندوہناک و دایم الفکر
نہ ہرگز بات کرتے غیر حاجت
تہا پورا اور کامل آپکا جان
معانی رکھتی ان لفظوں مین بسیار
اگرچہ کم ہو نعمت ای نکونام
ہمین لذت پسندیدہ ہی ہر دم
لیا جاتا نہ جب تک اسکا بدلا
اشارہ کرتے اپنے کف سے پورا
انگوٹھا اپنے سیدہے ہاتھ کا تب
تھے محبوب خداوند تعالی
تو پہلا اور منہ کو پھیر لیتے تھے

بھی لذت پاتے گر وہ کوئی شی تھی
صفوت اور لطافت آب اور تاب
کئے روز ون تلک اسکو چھپایا
کہ اپنے پدر بزرگوار سے وہ
نہین چھوڑا تھا انسے وہ کوئی شی
کہ یعنے گھر مین جب تشریف لاتے
تھا حصہ ایک از بہر عبادت
کہ اللہ ہی کا حق با ذکر و طاعت
کہ یعنے اختلاط ان ساتھ کرتے
کہ پاتے تھے کچھ آرام و راحت
اسی حصے مین اپنے سے اٹھاتی
مناسب حال و استعداد انکے
مبارک اپنی مجلس بیچ آتے
جو ہوتی مرتبے مین فوق رہتے
بھی ایسے شغل مین لوگونکو رہتے
بھی فرماتے کہ جو سنتے ہین حاضر
کہ حاجت اپنی جو بیشہ و سواس
قیامت مین خداوند تعالٰے
کہ ہووے احتیاج انکا مقرر
بھی بے نفع کوئی بات زبان
تو حصہ اپنا یک پاتے تھے وہ اگر
حسین ایسا کہی کہ مین نے پوچھا
کہو کیا کام تب کرتے تھے حضرت

بھی خوش ہوتے تو آنکھین بند کرتے
بہت ہوتا تھا ظاہر اس سے در تاب
حسین اپنے برادر سے نہ بولا
تھا پوچھا حیدر کرار سے وہ
بیان اسطرح پسر نے لگا ہے
رسول اللہ کن کامون مین رہتے
بجالاتے تھے آئین حق کی طاعت
بجالاتے تھے اس حصے مین حضرت
رعایت انکی دلجوئی کی دھرتے
بھی کرتے آئین خواب و استراحت
تھے کرتے خلق کی حاجت روائی
جو فرمانبر فرماتے کرم سے
انہونکو خاص کرتے اذن دیتے
تو شفقت سے زیادہ انکو چہتے
صلاح حال انکی جس مین ہووے
وہی باتونکو کرتے غائب سے ظاہر
نہین پہنچا سکے سلطان کے پاس
یقین ثابت قدم اسکو رکھیگا
امور دین یا دنیا کے اندر
نہ پاتی ذکر نزد شاہ ابرار
جب اٹھتے مجلس والا سے باہر
مری والد سے مخرج مصطفے کا
تو فرمانے لگے شاہ ولایت

تبسم کرتے اکثر جب ہو خندان
امام دین حسن کہتے ہین ایسا
مین جب ظاہر کیا تو اسکو پایا
خروج و دخل حضرت کا مقرر
کہ مین پوچھا مرے والد سے اول
علی فرمائے گھر مین جب وہ آتے
کہ اپنی نفس و اہل و خلق کا حق
ادا کرتے تھے حق اہل اولاد
بھی کرتے تھے تیسرے حصے مین بسر
وہ حصے مین نبی ہر دو جہان کا
نصیحت خیر خواہی خلق سے ہان
بھی تھی یہ سیرت سالار والا
جو رہتی دین مین مخصوص و ممتاز
کمال جہد اور الطاف کیساتھ
بھی دیتے تھے اجازت لوگ جتنے
بھی کہتے حاجتین پہنچاؤ انکے
کہ سلطان پاس جانے کی جانب
نہین ہوتا تھا حضرت پاس کوئی
بھی جس سے ہو سکے اصلاح حاجت
جو علم و خیر و برکت کے تھے طالب
تو ہو علم و ادب مین بس مہذب
کہ یعنے گھر سے باہر جبکہ آتے
کہ حضرت بند رکھتے تھے دہان کو

نظر آتے تھے مثل ژالہ دندان
سنا جب یہ حدیث شاہزادہ ہا
کہ آگے ہی مگر سنے سنا تھا
مبارک مجلس و شکل مطہر
رسول اللہ کا بے شبہ مدخل
تو کرتے وقت کو وہ تین حصے
نہین رکھتا تھا آئین خلل مطلق
وہ حضرت دوسرے حصے مین گھر کے
ادا کے حق نفس اپنا مقرر
تھے داخل دوسرونکو کرتے ای یار
مگر تھے ذخیرہ شاہ اکوان
کہ جو ہون اہل علم و فضل و تقوی
عنایت سے انہین کرتے سرفراز
روا کرتے سدا لوگونکے حاجات
کہ پوچھو آپ سے جو چاہتے ہین
جو کہہ سکتے نہین حاجات اپنے
اگر پہنچاوے کوئی کر اعانت
وہ چیزونکا مگر ای نیک و مستور
درستی حاجتونکی جس سے ہووے بات
جب آتے پاس حضرت ہو راغب
وہ آتا رہنما ہو خلق کا تب
بھی ساتھ اصحاب کے تشریف رکھتے
نگاہ رکھتے تھے بس اپنی زبان کو

مبارک گھر مین تشریف لاتے تو وقت کو تین حصے فرماتے

نہ ہرگز کھولتے تھے وہ زبان کو مگر جس چیز مین کچھ فائدہ ہو
مبارک دل کا وہ گنج معلّا حقایق اور معارف سے بھرا تھا
وگرنہ بند رکھتے اسکو حضرت زبانکی تھی بہت کرتے حفاظت
دلونمین خلق کے وہ رب عزت نہایت آپکی ڈالا تھا الفت

هُوَ الَّذِيْ اَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ

بڑا ایک قوم کا جو شخص ہوتا وہ کرتے عزت و اکرام اسکا
نگہبان آپکا تھا رب عالم کہا ہے جونکہ در قرآن اکرم
کبھی خوش خوئی سے پیش آتے تھے اکثر کبھی فرماتے تھے لطف و مہر ان پر
کبھی تحسین نیک کی کرتے تھے تصریح کبھی کرتے تھے بدکی یونہی تقبیح
کبھی جو تھے آپکے افعال و اطوار کمال اعتدال انمین تھا ای یار
کبھی از تعلیم و تادیب امت نہ غافل رہتے از تہذیب امت
کہین تا لوگ ہو جاوین نہ غافل کبھی اپنے کام سے نا ہو وین عاطل
کبھی سب کامونمین حضرت کو ای بھائی درستی اور بڑی آمادگی تھی
کہ صبا ورجا نیو جو کام ہوتا درستی اسکی رکھتے تھے مہیا
مقرب آپکی درگہ کے ای یار تھے بیشک سب کے سب اخیار ابرار
کبھی کہتے ہین حسین با کرامت مین پوچھا پدر سے پھر با عقیدت
تو بولے بیٹھتے اٹھتے نہین تھے رسول اللہ سوا ذکر خدا کے
نہین چنتے تھے وہ بالا نشینی نکرتے خاص کوئی جای اپنی
طرف سب اہل مجلس کے کرم سے توجہ التفات اسطرح کرتے
کبھی ہر ایک کی جو رہتی قابلیت وہ کرتے اسقدر اسپر عنایت
کبھی کرتا ہمنشینی جو بحضرت کوئی یا اپنی لے آتا تھا حاجت
کبھی سائل کو نہ رد کرتے تھے حضرت روا البتہ کرتے اسکی حاجت
تھے خوشخو خیر خواہ خلق ایسے کہ سب کو وہ بجاے پدر کے تھے

زبان حضرت کی لیتے ای خردمند تھی گنج دل پہ یک کنجی کے مانند
ہو جسمین نفع امت کھولتے تھے وہ گنج دلکو مفتاح زبان سے
کبھی کرتے لوگ کی تالیف بسیار تھے وہ سب آپکی الفت مین ہموار
چنانچہ آئی یہ آیت بقرآن کہ فرمایا ہے وہ خلاق اکوان
ضعیف ایمان جو ہوتے تھے ای یار بہت تالیف کرتے انکی سالار
عدو سے اپنے کرتے تھے حفاظت یہ تھا محض از پئے تعلیم امت
اور اپنے دشمنون سے بھی کرم سے کشادہ اپنی پیشانی کو رکھتے
کبھی اکثر پوچھتے لوگونکا احوال کبھی فرماتے تھے شفقت اپنے ہر حال
بری جس سے ہو اسکو خوار کرتے ہو کیسا ہی نہ پروا اسکا کرتے
نہین تھا انمین تفریط اور افراط تھا مرعی آپ کے کامونمین اوساط
سیاست اور تدبیر ای برادر تھے کرتے انکے کامونمین بہتر
نکرتے التزام سخت طاعت کہین تا فرض نہو وی با امت
کہ جیسے جنگ کے جو ہو وین تہیا درست انکو ہین کرکے رکھتے ای یار
تجاوز بھی نہ فرماتے تھے حق سے کبھی قائم اور ثابت اسکو کرتے
جو ناصح خلق کا اور خیر خواہ ہو مقرب آپکا رہتا بڑا او
رسول اللہ کی مجلس کے آداب کہ ہوتے ہمنشین کیسا با اصحاب
کبھی جس مجلس مین وہ تشریف لاتے جہان جگہ ملے وان بیٹھ جاتے
کبھی امت کو اسکا حکم کرتے کبھی کرتے منع وہ بالا روی سے
کہ ہر ہر فرد بھی ایسا سمجھتا کہ میری پر ہی شفقت ہے زیادہ
کر اپنے دیکھ اپنی سرفرازی بہت ہوتا تھا خوشنود اور راضی
وہ جب تک نا اٹھے اپنی خوشی سے نہ اٹھتے مصطفیٰ اقدام کرکے
اگر بالغرض نا ہو چیز کوئی تو دلجوئی سے کرتے بات بھی
کبھی مجلس امام انبیا کی تھی مجلس علم اور حلم و حیا کی

بھی تھی وہ مجلس صبر و امانت
ادب والی تھی وہ مجلس بغایت
لہذا اس بزم میں ہوتا نہ آواز
کوئی بد بات سے ہوتا نہ دمساز

نہیں شائع کئے جاتے تھے زلات
وہ مجلس میں سمجھ فرضی ہے یہ بات
کبھی سہو سے یعنے زلت گر ہو صادر
نہیں کرتا تھا دوسرا اسکو ظاہر

وہ مجلس والے سب باہم یکدیگر
محب تھے اور موافق اور برابر
مخالف ایکدوسرے کے نہیں تھے
عزیزان بھائیان سب بالیقین تھے

زیادہ جو رہے تقوی میں کامل
زیادہ جانتے اسکو ہی فاضل
بھی وہ اخیار سب یکدوسرے سات
تواضع سے ہی پیش آتے تھے دن رات

بھی کرتے تھے بڑونکی بہت عزت
بھی چھوٹوں پر سدا رحم اور شفقت
بھی محتاجوں پہ وہ کرتے تھے ایثار
غریبوں کی رعایت اے نکوکار

تعالی اللہ یہ کیا اوصاف و آداب
وہ رکھتے تھے شہ عالم کے اصحاب
جب انکی شان اقدس میں سنو تم
کہا اللہ رضی اللہ عنہم

فضائل انکے کیا لکھنے میں آوے
مناقب انکے کیا کہنے میں آوے
غرض کچھ شرح سے سالار عالم
بھی کچھ اوصاف اصحاب معظم

یہانتک اے مسلمانوں ہے یہ جب
کچھ انکی پیروی حاصل کرو اب
جو پیرو ہووے گا با سعادت
رفاقت پاوے حضرت کی بجنت

بھی جو ہو پیرو اصحاب حضرت
وہ پاوے بالیقین نور ہدایت
نبی فرماتے ہیں اصحاب میرے
ستاروں کے یقین مانند ہیں گے

سوا انکے پیروی جن کی کروگے
ہدایت پاوگے تم فضل حق سے
حدیث اَقْتَدَيْتُمْ اِهْتَدَيْتُمْ
سنو تم پیروی انکی کرو تم

شمائل کی حدیث اوپر جو گذری
علی مرتضی سے جو ہے مروی
مبارک سیرتیں حضرت کے پرنور
ہیں مجمل سب میں جس مقدار مذکور

یہ اوسکا ترجمہ ہے جو لکھا میں
اسی پر اکتفا اب یہاں کیا میں
سوا اسکے دگر اوصاف اکرم
رسول اللہ کے اخلاق اعظم

چنانچہ زہد و ایثار و قناعت
بھی علم و حلم اور جود و سخاوت
ریاض دہر اندر اے برادر
میں لایا ہوں مگر چاہے نظر کر

فصاحت کچھ بیان حضرت کی لکھکر
یہ نسخہ ختم کرتا ہوں اسی پر
کوئی کیا لکھہ سکے ذکر فصاحت
بیاں سے طاق ہے انسانی طاقت

کسی انسان کو بھی رب یزدان
فصاحت میں نہیں ایسی یا شان
بڑی تھی آپ میں شیرین بیانی
تھے تھوڑے لفظ اور بسیط معانی

حدیثیں آپ کے اسپر گواہ ہیں
سو تھوڑے انسے لکھتا ہوں یہاں میں
معانی میں ہے وسعت انکے بسیار
کریں گر شرح انکی ہووے طومار

بیان کرتا ہوں چالیس انسے مرقوم
بھی انکا ترجمہ کچھ صاف منظوم

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ

ثواب و صحت اعمال اے عاقل
یقین موقوف ہے بر نیت دل
اگر بد نیت نا رکھے گا
ثواب اسکے عمل کا نا ملیگا

مَنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ

مسلمانی وہی بہتر ہے پہچان
سدا ہر حال میں مرد مسلمان

سخن اور فعل ایسا چھوڑ دیوے
کہ نفع آخرت جس میں نہ ہووے

اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ يَدِهِ وَلِسَانِهِ

مسلمان ہے وہی پاکیزہ عنوان
کہ اسکے بھائیان و سب مسلمان
زبان و ہاتھ سے اسکے سلامت
رہیں اس سے بچاویں کوئی آفت

زبان دشنام و غیبت سے بچاوے
کسی کو ہاتھ سے اپنے نہ مارے

لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ

نہیں ایمان تم سے کوئی لایا
نہ جب تک ہووے اسکا حال ایسا
کہ وہ جو چیز چاہے اپنے خاطر
وہی چاہے ہر اک مومن کے خاطر

صحابہ کے اوصاف و آداب
اقتدا اصحاب کی

رکھے جس چیز کو اپنے لیے دوست | وہی بھائی کیلئے اپنے رکھو دوست
مقرر ہیں نصیحت سے ای بھائی | نصیحت کی ہے معنی خیر خواہی
موکل ہے بلا گفتار کیساتھ | ہیں باتیں نہیں ہی آفات و بلیات

الْمَجَالِسُ بِالْأَمَانَةِ

اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ

تَرْكُ الشَّرِّ صَدَقَةٌ

اَلْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهُ

فَضْلُ الْعِلْمِ خَيْرٌ مِنْ فَضْلِ الْعِبَادَةِ

اَلصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا اَكْثَرُ النَّاسِ

فریب انہیں ہیں کھائے لوگ اکثر | غنیمت یعنی انکے تئیں سمجھ کر

مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا

مسلمان کو نہیں ہرگز سزاوار | فریب و مکر کرنا اے نکوکار
دکھانیوالا نیکی کا ای دلبند | سمجھ تو اسکے فاعل کے ہے مانند
کسی شی کو تو رکھنا دوست اکثر | کرے ہے کور و کر تجھ کو مقرر

اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ

لَا تَرْفَعْ عَصَاكَ عَنْ اَهْلِكَ

خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهِ

سدا اہلی کا اپنے درد کھاؤ | بھلا نیکی سے اس سے پیش آؤ

مَنْ اَبْطَاَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ

زُرْ غِبًّا تَزْدَدْ حُبًّا

اَلْخُلُقُ السَّيِّئُ يُفْسِدُ الْعَمَلَ كَمَا يُفْسِدُ الْخَلُّ الْعَسَلَ

اِيَّاكُمْ وَخَضْرَاءَ الدِّمَنِ

اَلْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ

اَلدِّينُ النَّصِيحَةُ

اَلْبَلَاءُ مُوَكَّلٌ بِالْمَنْطِقِ

خموشی ہے بھلی بس منہ نہ کھولے | سوا اچھے سخن کے کچھ نہ بولے
مقرر مجلسیں ہیں با امانت | کریں مجلس کے باتوں کی حفاظت
مقرر مشورت کرتے ہیں جس سے | ہے لازم وہ امانتدار ہووے
بدی سے باز آنا یونہی سمجھیں | کہ صدقہ راہ میں اللہ کے دیں
یقیں شرم و حیا ای نیک عنوان | مقرر سب کے سب خیر ہی جان
فضیلت علم کی جو ہے مقرر | فضیلت سے عبادت کے ہے بہتر
سمجھ بیشبہ صحت اور فراغت | یقیں بندے کے حق میں ہیں دو نعمت
بجا لاتے نہیں ہیں نیک اعمال | فراغت اور صحت بیچ خوشحال
دغا ہم سے کسیکو جو کہ دیوے | نہیں ہے شخص وہ لیکن جانو ہم سے

اَلدَّالُّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهِ

حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِي وَيُصِمُّ

نہ آویگا نظر اس چیز کا عیب | سنے نا جاویگا وہ عیب بے ریب
ہے ہر اک شخص بیشک ساتھ اسکے | مقرر جسکو دل سے دوست رکھے
اٹھا لکڑی نہ اپنے اہل سے تو | ہمیشہ رکھ ادب میں خوب انکو
وہی ہے نیک تر تم سے سمجھ لو | کہ اپنے اہل سے نیکی کرے جو
مگر اس سے باحکام شریعت | ہو سستی نا کرے انکی رعایت
عمل میں سست ہووے جو بد انجام | نسب اسکو نہ سکا آویگا کام
کرا ایکدن آ کر لوگوں کی زیارت | زیادہ اس سے ہوویگی محبت
بری خصلت عمل کو خوار ایسا | کرے ہے سرکہ شہد کو خوار جیسا
ڈرے بیشبہ سرگیں پر جو سبزی | تم اس سے یا الضرورت لیجو دوری
وہی ہے شخص زیرک اور ہشیار | کہ جسنے نفس کو اپنے کیا خوار

عمل ایسے کیا وہ نیک انجام | کہ آوے موت کے بعد از اہی کام
یقین وہ شخص عاجز ہوی ساسع | کہ اپنے نفس کا ہی ہو کے تابع

وَالْعَاجِزُ مَنِ اتَّبَعَ نَفْسَہٗ وَتَمَنّٰی عَلَی اللّٰہِ ،

اَلْقَنَاعَۃُ کَنْزٌ لَا یَفْنٰی ،

اَلْاِقْتِصَادُ فِی النَّفَقَۃِ نِصْفُ الْمَعِیْشَۃِ

وَالتَّوَدُّدُ اِلَی النَّاسِ نِصْفُ الْعَقْلِ

حُسْنُ السُّؤَالِ نِصْفُ الْعِلْمِ

لَا عَقْلَ کَالتَّدْبِیْرِ وَلَا وَرَعَ کَالْکَفِّ

لَا حَسَبَ کَحُسْنِ الْخُلُقِ

اَلرَّضَاعُ یُغَیِّرُ الطِّبَاعَ

لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَا اَمَانَۃَ لَہٗ

وَلَا دِیْنَ لِمَنْ لَا عَہْدَ لَہٗ

لَا فَقْرَ اَشَدُّ مِنَ الْجَہْلِ وَلَا مَالَ اَعَزُّ مِنَ الْعَقْلِ

مَا جُمِعَ شَیْئٌ اِلٰی شَیْئٍ اَحْسَنَ مِنْ حِلْمٍ اِلٰی عِلْمٍ

اَلْعَفْوُ لَا یَزِیْدُ الْعَبْدَ اِلَّا عِزًّا

وَالتَّوَاضُعُ لَا یَزِیْدُ اِلَّا رِفْعَۃً

مَا نَقَصَ مَالٌ مِنْ صَدَقَۃٍ

کُنْ فِی الدُّنْیَا کَاَنَّکَ غَرِیْبٌ اَوْ کَعَابِرِ سَبِیْلٍ

وَعُدَّ نَفْسَکَ مِنْ اَصْحَابِ الْقُبُوْرِ

عمل ہرگز بجا لاوے نہ اچھا | کرے پر حق سے بخشش کی تمنا
قناعت ایک ایسا ہی خزانہ | کہ وہ فانی نہیں ہوتا ای انا
میانہ پن سمجھ نفقے میں خوشتر | یقین آدھی معیشت ہی مقرر
بھی کرنا دوستی لوگوں سے ای یار | ہی آدھی عقل جان بے ریب تکرار
سوال اچھا کیا کرنا ای انسان | بغیر شبہ آدھا علم ہی جان
نہیں ہی عقل جان تدبیر کی سی | نہیں ہی ورع بھی مثل خموشی
حسب بھی نام ہو نیک اخلاق کا | تو نیک اخلاق ہی ہو فائدہ مند
سنو تم دودھ کے پینے کی تاثیر | طبیعت میں یقین لاتی ہی تغیر
نہیں ایمان اسے ای باصداقت | نہیں کرتا ہی جو حفظ امانت
نہیں ہی دین بھی اسکو ای بھائی | نہیں کرتا ہی جو وعدہ وفائی
نہیں ہی جہل سے افلاس بدتر | نہ بہتر عقل سے ہے مال و زر
ترجیح حلم باعمل ای برادر | نہیں ہی جمع کوئی دو شی کا بہتر
خطا کو عفو کر دینا کسی کے | بڑہاوے عزت و شان آدمی کے
تواضع نہ بڑہاوی ہی بلندی | تواضع سے ملے بیشک بزرگی
نہ نقصان مال کے صدقات سے ہی | بڑہا دی صدقہ بلکہ مال و زر کو
تو رہ دنیا میں گویا ایک مسافر | یا مثل رہگذر ہر دم آ خاطر
بھی زاہل قبور اپنے کو پہچان | کہ گویا جسم سے اپنے گیا جان
حدیثوں کے کتب دیکھیں گے تو جب | تری پر رمز یہ مکشوف ہو تب
بھی ایسی ہی حدیثیں بعید ہیں | کیا چالیس پر اب اکتفا میں
کہ حضرت کی فصاحت اور بلاغت | نہیں رکھتی تھی کچھ حد و غایت

خاتمہ

بحمد اللہ اب یہ نسخہ پاک | ہوا آخر بجاہ شاہ لولاک
تھی اٹھاویں از شہر شعبان | سفر میں قلت فرصت کا ساماں
کرو مقبول اسکو حق تعالٰی | طفیل مصطفٰےؐ تا لا رو الا
ہزاروں ان پہ تسلیم و تحیات | سدا بھیجے انا الا ربریات
تھی تب ہجرت کو گزری ای کو فال | ہزار دو صد و نو دو پہ یک سال
بطرز خاص ہی اجمال و ایجاز | کیا رنگ بہار ختم کا سا آغاز
خدا ہر مومن عاشق کو اسے | جمال احمدی کی دید بخشے ،
بہ اہلبیت و اصحاب محمدؐ | بھی یا تابع و احباب محمدؐ

عبادات محمدی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کرہ وا حمد و نعت سے عنوان — کروں طاعات مصطفے کا بیان
از پئی قرب بارگاہ کریم — اسکی طاعت ہے زبان عظیم
اور جو اسلام ہی عبادت ہے — حقکی طاعت ہو حقکی طاعت ہے
بلکہ ہر شی ہے اسکی طاعت مین — ذکر و تسبیح رب عزت مین
دیکھ لو ہین قیام مین اشجار — اور بہائم رکوع مین ای یار
گر نہ طاعت ادا ہو انسان سے — تو وہ بدتر ہے سنگ و حیوان سے
بسکہ انوار قدس عالم غیب — اسپہ مکشوف ہوویں تب لاریب
جبکہ دنیا حقیر آوے نظر — ہووی آسان اور سبک اسپر
اسکے جانیسے کچھ نہ وحشت ہو — اور نہ آنے سے کچھ نہ فرحت ہو
رنج و غم تب وہ دور ہووینگے — اسکے بدلے سرور لیوینگے
اور کہا دوسری جا مین و شا — استعانت کرو بصبر و نماز
کہ ترا حال جانتے ہین ہم — بالیقین ای پیمبر اکرم
پس تو تسبیح کر ترے ربکی — اور ہو ساجدین ہو ای نبی
آیت پاک مین یہ آہ وا نا — موت ہی ہے یقین کا معنا

جانیو تم بطاعت مولا — ہووے بندہ کو قربت مولا
نور ایمان کا عبادت ہے — روح عرفان کا عبادت ہے
اور تخلیق جن و انسان کی — محض طاعت کے ہے لیے ہیگی
از جماد و نبات اور حیوان — ہینگے ظاہر نماز کے ارکان
اور جرندی سجود مین ہین تمام — اور پتھر قعود مین ہین تمام
قلب و قالب سے اپنے جب انسان — ہووے مشغول طاعت رحمان
عالم غیب جب کہلے اسپر — اسکو دنیا حقیر آوے نظر
جانا دنیای دون کا اور آنا — ہووے ہر دو برابر اے دانا
اور بندی پہ رنج آوے جب — تب وہ شاغل ہو گر بطاعت رب
دیکھ قرآن مین خدای کریم — کہا فاعبدہ و اصطبر ای فہیم
اور قرآن پاک مین مولا — سرور انبیا کو فرمایا
کہتے ہین تیری حق مین جو اعدا — تنگ ہوتا ہے اس سے سینہ ترا
اور عبادت تو کر ترے ربکی — موت آنی تلک یقین تیری
یونہی لکھے مفسران شہیر — گر تو چہتا ہے دیکھ ہر تفسیر

عبادت سے طہارت اہم ہون

موت ایک امر جب یقینی ہے　　پس یقین جان اسکی معنی ہے　　جو ہین بے شرع ملحد و زندیق　　اسکے معنی کو تا سمجھ تحقیق
بولتے ہین یقین آوے جب　　طاقت عقل ہو اسے ساقط تب　　رفع تکلیف اس سے ہووے سدا　　یہ تو الحاد و زندقہ ہے بڑا
کیونکہ بندہ بہر زمان ہر آن　　درگہ حق کا ہے مسافر جان　　منقطع نا ہوا اس کا سیر و سفر　　رہے زندہ وہ جب تلک اکسر
توشۂ رہ کی اسکو تیاری　　چاہئے ہے وہ طاعت باری　　قرب خاصون کو جسقدر ہو زیاد　　بندگی اسقدر ہو انکو زیاد
شخص ایک مجلس جنید مین آ　　یک سقوط عمل کی بات کہا　　شیخ انکو کہا یہ بات تری　　ہے زنا و شراب سے بھی بری
الغرض انبیای عالی جاه　　جو بڑے ہین مقرب درگاه　　انکا صدق و یقین ہی کامل تر　　اور ہی ایمان انکا فاضل تر
اور عین الیقین کا درجہ　　اور حق الیقین کا رتبہ　　انکو حاصل تھا اسطرح ای جان　　مرتبہ ویسا دوسرے کو کہان
دیکھ با این وے خاصگان خدا　　نہین طاعت سے ایکدم تھے جدا　　خاص سالار انبیا اے نیک　　طاعت حق مین کسقدر تھے و یک
کہ تہجد مین جب ہو طول قیام　　ورم کرتے تھے پانے شاہ انام　　افضل الانبیا ہی جب ذات　　انکی طاعت ہی افضل الطاعات
کچھ بیان آپکی عبادت کا　　اور لکھتا ہون کچھ طہارت کا　　پہلے لکھتا ہون کچھ وضو کا بیان　　بعد غسل و تیمم اے ذیشان
اصل مصدر ہی جان لفظ وضو　　کہتے ہین خوبی و طہارت کو　　جب وہ کرتا ہی پاک عضون کو　　نام رکھا گیا ہے اسکا وضو

وضو کی معنی اور فضیلت کا بیان

اور وضو کا بڑا ہی اجر و ثواب　　ہی وہ کفارۂ گنہ در باب
اور فضیلت ہین اس وضو کی بہر　　ہین بہت سی حدیث آئین صحیح　　یون روایت ہی بو ہریرہ کیا　　کہ رسول خدا نے فرمایا
کہ مسلمان جب کریگا وضو　　دہووے جسوقت اپنے منہ کو　　منہہ سے اسکے ہوی جو جرم و خطا　　چشم سے جو گنہ طرف دیکھا
بالیقین اس وضو کے پانی سے　　دہو جاتے ہین ہی گنہ اسکے　　دہووے جب ہاتھ ہاتھ کی بھی خطا　　دہو جاتے ہین تب بفضل خدا
اور پاؤن اپنے دہووے جب　　دہو جاوی گناه پاؤن کے تب　　یعنی ہر عضو جبکہ دہوتا ہے　　جرم سے اسکے پاک ہوتا ہے
یون کیا ہے ابن عمر　　کہ کہے یون خدا کے پیغمبر　　کہ وضو پر وضو کرے گا جو　　لکھے دس نیکیان خدا اسکو
اور سلمان نے یون دیا ہے خبر　　کہ کہے ہین رسول حق و بشیر　　یون وضو سے گناه گر جاوے　　جسطرح اس شجر سے گرے

حضرت کے وضو کا بیان

تسلے اکثر حدیث ایسی ہی جان　　اب وضو نبی کا سن یہ بیان
اور بقول صحیح اصحاب　　ہو سکے ہین ہی وضیفہ احب　　ہی روایت کہ ہر نماز کے لئے　　سرور انبیا وضو کرتے
اور کبھی یک وضو سے اے ذو مسائل　　بھی وہ پڑھتے تھے چند فرض نماز　　وکہ مسلم نے یون روایت کی　　از بریده صحابی نبوی
کہ وضو ہر نماز کے خاطر　　کیا کرتے تھے سرور طاہر　　فتح مکہ کے دن یہ اے لبند　　ایک وضو سے پڑھی نمازین چند
ملکہ ہو یک ای رسانہ　　کرتے ہی یک وضو سے ایک نماز　　تب عمر نے کہا ای حق کے نبی　　آپ ایسا نہین کئے تھے نبی

کہے عمدا یہ مین نے کام کیا
سبب ظاہر ہوتا ہی جو ازاس کا

پوچھے تم کس طرح سو کرتے تھے
تب انس نے کہا ہی یون انسے

اسلئے ہم لکھتے ہین ای ماہر
کہ وضو ہر نماز کے خاطر

پسر حنظلہ بھی عبد اللہ
یون روایت کیا ہی ای آگاہ

امر لیکن گران ہوا یہ جب
حکم مسواک آیا آپ پو تب

اور مسواک کی فضیلت مین
اسکے اجر و شرف کی کثرت مین

گر نہوتی مشقت اکثر
کرتا واجب مین اپنی امت پر

اور فرمائے سید لولاک
منہ کی پاکی کا ہے سبب مسواک

بیہقی اور شیخ طبرانی رح
لائے ہین عائشہ سو ای گیانی

اور امت پہ سنت آوی تمام
وتر مسواک اور شب کا قیام

بسکہ مسواک ہر وضو مین کری
کہ وضو ہووی جو نماز لئے

کہ صحیحین مین حدیث صحیح
ہے حذیفہ سے ایک آئی صحیح

حنفیہ کہتے ہین وہ بیداری
ہان تہجد کے واسطے ہوگی

اور مسواک جاگتے ہی ز خواب
ایک سنت جدا ہے وہ دریاب

اور رد ولتسرا ہین جب آتے
تب بھی مسواک آپ کرتے تھے

اور مسواک مستحب مین لکھے
کہ وہ پیلو کے جھاڑ کی ہووے

اور کافی ہے وہ اگر نہ رہے
موٹے کپڑے سو یا کہ انگلی سے

اور ایک صاع آپ سے دریاب
غسل کرتے تھے وہ رفیع جناب

اور لکھتے ہین یہ بھی تو رکھ یاد
کہ یہ تعیین ہی نہین ہی مراد

اصل یہ ہی کہ بھیگے سب اعضا
اور نہ اسراف آب ہو اصلا

لیک پانی کا جب ہو شغل کثیر
اسمین اسراف عمر ہے ای امیر

بلکہ اعضاء وضو کے اپنے ای یار
دہوتے ایکبار ہی وہ شاہ خیار

فرض ہی ایکبار کا دہونا
نہ وضو ہو جواز اسکے سوا

یون انس نے کہا نبی حق کے
وضو کرتے تھے ہر نماز لئے

ہم نہ کرتے تھے ہر نماز لئے
بلکہ کرتے تھے جب وضو ٹوٹے

جو تھا واجب بسرور کونین
وہ خصیصہ ہے آپکا بےتین

کہ وضو کرنا ہر نماز کے لئے
پہلے واجب نبی پہ تھا سنئے

یعنے باقی اگر وضو ہووے
کرے مسواک ہر نماز لئے

بس احادیث آئے ہین بسیار
ہی از انجملہ یہ حدیث ای یار

کہ سدا ہر نماز کے خاطر
کرے مسواک مومن ظاہر

اور ہی موجب رضای خدا
یعنے خوشنود اس سے ہے مولا

کہ رسول خدا نے فرمایا
فرض حق مجہ پہ تین چیز کیا

اور بالاتفاق بر امت
ہے بلاشک موکدہ سنت

اور نزدیک شافعی دریاب
کرے مسواک جب اٹھے از خواب

ہوتے جب شب مین خواب سے بیدار
کرتے مسواک سید ابرار

پس وہ مسواک کرنا ای ماہر
بے وضو سے نماز کے خاطر

اور سونیکے وقت شاہ جہان
اور کرین جب تلاوت قرآن

لیک ظاہر ہی اس سے ای دمساز
تب بھی کرتے تھے شہ وضو نماز

وہی مسواک کرتے سرور دین
حکم کرتے اسیکا سب کہتین

آب وضو کا مقدار

اور وضو دو رطل سو کرتے تھی
منع اسراف سے بھی فرماتے

اس سو کم اور نہ زیادہ بھی ہان
گرچہ غسل و وضو روا ہی پچھان

اور ہووے اگر آب روان
گرچہ اسراف آب نہین ہو وہان

کرنا ضائع وہ شغل ہی بیہودہ بات
ہے خطا اس سے پس اوٹھا دی ہات

تاکہ امت پہ نا رہے مخفی
دہونا ہی ایکبار بھی کافی

دہوکے اعضا وضو مین یک یکبار
ایسا فرماتے احمد مختار

یہ وضو ہے کہ جا تو اسکے سوا
نور پر نور ہے وضو ایسا
یہہ نہایت ہے درجۂ تطہیر
دیکھو عثمان یون دئی ہین خبر
کہ یہ میرا وضو ہے جا نواب
کبھی یک آب سے شۂ آفاق
کبھی دونون مین فصل کرتے تہے
لیک ہر دو مین وصل کا دستور
یعنے پانی دہان وبینی مین
پانی ہر ہر مین پس جدا لیوین
یعنے مطلب حدیث کا ہے جو
ادر بعض کے مقابلے مین ایار
برخلاف و متقابل اسکے قیاس
اندرین باب حنفیہ کی دلیل
طلحہ ابن مصرف ای خوشخو
کہ کئے مصطفے وضو ای یار
اور پہر ایک بار آب جدا
جدّ طلحہ کو صحبت ہوئی آ
اور بہ طبقات ابن سعد جو تھا
یونہی لایا ہے شیخ ابن ہمام
بو حنیفہ کے پاس اے دمساز
بلکہ بولا ہے شافعی اشہر
در وضو مضمضہ و استنشاق

نہ قبولے نماز کو مولا،
اور اسمین ثواب ہے دونا
اور حدیثین اسی مین آئین کثیر
مین نے دیکھا وضو کئے سرورؐ
اور بھی اگلے انبیا کا سب
کرتے تھے مضمضہ و استنشاق
یعنے پانی جدا جدا لیتے
مذہب شافعی مین ہے مشہور
تین باری جدا جدا لیوین
جونکہ ہر عضو کو جدا دہووین
ناموافق قیاس کے بھی ہو
وجہ تعلیل یہ نہین زنہار
نہ کہے حنفیہ اے رمز شناس
یہ حدیث صحیح ہے بے قیل
تابعین کے ثقات سے ہے جو
مضمضہ اسمین وہ کئے سہ بار
مین نے دیکھا لئے رسول خدا
نہین حد ثبوت کو پہنچی،
جدّ طلحہ سے یک خبر لایا
جو محقق بڑا تھا اور امام
بس وہ دونوں مین وصل بھی جائز
وصل جائز ہے فصل ہے بہتر
نزد ہر سہ ائمۂ آفاق

اور دہوتے تھے گاہے دو دو بار
اور دہوتے کبھی شۂ ابرار
اور اکثر عمل اسی پہ تہا
دہوئے اعضا کو اپنے سہ سہ بار
یک روایت ہے وہ رسول کریم
وصل کہتے ہین اسکو ای بھائی
اور احادیث مختلف ایمان
مذہب حنفیہ مین ای ذیشان
کیونکہ منہ او ر ناک دو اعضے
فصل مین آئی جو حدیث صحیح
جونکہ یہ قاعدہ ای فرخ پے
یعنے دونون کے وصل مین یقین
بلکہ وجہ قیاس سے بھی ہان
ابو داؤد اور طبرانی
وہ یقین اپنے باپ دادا سے
بعد ازان تین بار ای گیانی
شافعیہ یہ بولتے ہین لیک
لیک ثابت ہے بیہقی نے کیا
اس خبر سے ثبوت ہوتا ہے
اور فتاوی جو ہے ظہیریہ
شافعی کے بھی پاس اے بھائی
پس حقیقت مین کچھ خلاف نہین
فصل سنت ہے بوجہ ہیوحسواس

اور فرماتے اسطرح سالارؐ
اپنے اعضاء وضو کے سہ سہ بار
سرور دین کا اور صحابہ کا
بعد اسطرح سے کئے اظہار
کہے یہ ہے وضوے ابراہیم
کرتے تھے تین بار ایسا ہی
دونون جا مین آئی ہین پہچان
فصل دونون کو درمیان ہے جان
اصل مین جب جدا جدا اعضے
اسکو دیتے ہین اسطرح ترجیح
بس مقرر اصول فقہ مین ہے
گذری آگے حدیث کی جو دلیل
دئے ترجیح حدیث فصل کو جان
جسکو لائے ہین اور لکھا انہنے
یون روایت کیا ہے آپ نے
وہ لئے اپنے ناک مین پانی
اس خبر کی سند مین ضعف ہے ایک
اسکی صحبت بسرور والا
کہ پیمبر کو اسنے دیکھا ہے
شیخ زیلعی نے اسے نقل کیا
فصل دونون مین ہو روا یونہی
ہر دو ثابت حدیث سے ہے یقین
فرض ہے پر امام احمد پاس

اور پانی لیا ہے حضرت نے   ناک میں دست راست سے اپنے
مسح کرتے تھے سر کا پر ایماں   قدر واجب میں اختلاف ہے جاں
کہہ سکیں جسکو مسح ای خوشحال   گرچہ یکساں ہو وے یا سہ بال
اور امام ابو حنیفہ پاس   پاؤ سر کا ہے فرض بے وسواس
اور سنت ہے مسح سر کا تمام   گر کرے ایکبار ہے ای ہمام
تین پانی سے تین بار ایجان   مسح بدعت ہے پر ہمارے یہان
اور یک آب سے البتہ کرت   بوحنیفہ کے پاس ہے سنت
قصے اس بات پر بھی ای دلبر   بس احادیث اکثر و اشہر
یہ ہے معمول بعد مسح سر   نہ تراوت رہی ہو ہات اندر
پاؤں دہوتے ہیں آئیں جو اخبار   انمیں ذکر عدد نہیں ای یار
اور ہے تین بار بھی مروی   ایک روایت بھی آئی ہے ایسی
صورتیں سب یہ ہونگی تحقیق   ایکیک وقتیں ہو ایک طریق
کہ وضو کرتے جبکہ پیغمبر   ایک کف بھر کے پانی تب لیکر
اور فرماتے مجھ کو رب میرا   ہے بلا شبہ اسکا حکم کیا
بوحنیفہ و شافعی کے پاس   ہے یہ سنت خلال ہو سو اسکے
لیک واجب کہے اسے ای ہمام   مذہب حنبلی کے بعض امام
اور محمد کے پاس ای ہشیار   وہ مخیر ہے یعنے ہے مختار
ابو داؤد نے زابن عمر   اسطرح کی روایت ای دلبر
انگلیاں زیر ریش اپنے لا   بعد کرتے خلال داڑہی کا
بوحنیفہ و شافعی کے یہاں   ہیگا سنت خلال انگشتاں
ہاتھ کے انگلیوں کے بابمیاں   آئے ہیں دو روایتیں ایجاں
اور مالک کے پاس ای خوشحال   خاص ہے پاکے انگلیونکو خلال
کہہ کہے ہیں خدا کے پیغمبر   مسح گردن کرے جو ہمرہ سر

اور چھو کتے تھے دست چپ سے جن   ہے یہ سنت بغیر شبہ و گماں
شافعی نے کہا ہے کم مقدار   قدر واجب یہی ہے سن ای یار
اور مالک کے پاس سر کا تمام   مسح واجب ہے ای نکو انجام
اور دلائل یہ تینوں مذہب کے   دیکھ ہیں معتبر کتب میں لکھے
دونوں ہاتوں سے سر کے آگے سے   پیچھے لیجاوے اگے پھر لاوے
اور سنت ہے شافعی کے بیاں   مسح اس طرح سارے سر کا ہاں
اور کانونکا مسح کرتے تھے   اس پانی سے مسح کے سر کے
یک روایت ہے مسح گوش لئے   لیکے آب جدید مسح کئے
اہل تحقیق اس طرح توفیق   دینے ہر دو حدیث میں تطبیق
یک روایت ہے سید ابرار   دہوئے پاؤنکو اپنے دو دو بار
دہوئے ہیں سید ہی پاؤنکو سہ بار   بعد سہ بار پاچپ کو ای یار
دربیان خلال ریش نبی   ہے انس سے حدیث یک آئی
زیر ریش شریف اپنے ہنگا   بعد کرتے خلال داڑہی کا
انگلیاں اپنے زیر ریش دہاں   لاوے اوپر بھی خلال ہے جاں
اور سنت ہے نزد ہر دو ستور   نزد احمد بمذہب مشہور
ریش کا یہ خلال ای فرخ پے   منہہ کو دہونیکے وقت پر ہی ہے
منہہ کو دہونیکے وقت پر خلال   یا کرے وقت مسح سر خوشحال
جب رسول خدا وضو کرتے   ہر دو رخسار اپنے ملتے تھے
دست اور پاکے انگلیونکا خلال   کرتے تھے گاہ گاہ ای فرخ فال
نزد احمد خلال ای فرخ پے   پاؤنکے انگلیونکا سنت ہے
یک روایت ہے یقین سنت   دوسرا قول ہے نہیں سنت
مسح گردن کے بابمیں آئے پسر   یک حدیث آئی زابن عمر
طوق گردن نہیں اسکے روز جزا   نہ پڑیگی سمجھ بفضل خدا

لیک کہتے ہین سطرح ای شریف
کہ سند اس حدیث کی ہی ضعیف

اور بعضون ای انکو سیرت
مسح گردن کو بھی لکھا بدعت

اوسکے ہونے پہ مستحب از کی
ترمذی کی حدیث یہ لائی

مسح دو کان پر کئے سہ بار
کئے گردن پہ مسح پھر سالار

کہ گئے ہین وہ شاہ موجودات
مسح گردن بھی مسح سر کے سات

شافعیہ سے بھی سمجھ بعضے
بس اسیکو ہین اختیار کئے

پس مدد غیر کی وضو اندر
ہے روا اس دلیل سے ای لپسر

کچہ نہین اسکو انکو مگر
ہے رعایت ادب کی پیش نظر

اور بعد وضو رسول خدا
نہین کپڑے سے پونچھتے اعضا

بعضے مکروہ رکھے اور کہے
چھوڑ دی دونہی تاکہ خشک ہوے

بعضے مشکوۃ کے شروع مین دیکھ
نقل ازہار سے کئے ای نیک

اور اذکار مین وضو کے ای یار
جو ہین وارد حدیث اور آثار

ہان شروع وضو مین بسم اللہ
بولتے تھے یقین حبیب اللہ

اور یونہی درود کا پڑہنا
مستحب بعضے عالمون نے لکھا

کہنا بسم اللہ ای انکو آمین
ورنہ ہرگز وضو صحیح نہین

ہے حدیث صحیح ای سنو
پڑہے بعد وضو شہادت جو

کہ توجس در سے چاہی بافرحت
اب ہوے شبہ داخل جنت

اور بالاتفاق غیر گمان
مسح حلقوم کا بدعت جان

شیخ ابن ہمام پاک نصاب
اس کا ثابت کیا ہی استحباب

وایل ابن حجر کہا اے یار
کہ کئے مسح سر نبی سہ بار

ابوداود کی حدیث دگر
پھر وہ لایا ز کعب ابن عمر

اور گردن کا مسح ہو سوا اس
مستحب ہیگا حنفیہ کے پاس

کبھی سفر و حضر مین شخص دگر
ڈالتا پانی دست حضرت پر

پاؤن دہونیکے وقت پڑہنی
دہوتے برتن ہوا بہی لیکے

غیر کے ہاتھ سے کہین پانی
نہ زیادہ ہو حرج ای گیانی

بعضے اصحاب تابعین و نیز ان
دیہہ رخصت بھی پونچھنے کی جان

وجہ نورانیت ہوتا ایجان
اور ہو میزان عمل اس سے گرانی

چھوڑنا دونہی مستحب ہی یہان
نہین مکروہ ہے پونچھنا بھی ہان

سب ہے موضوع ہین صحیح نہین
یونہی لکھا محدثون نے یقین

اور ہر عضو دہوتے وقت بھی ہان
مستحب ہی شہادتین بھی جان

اور شروع وضو مین ہو سو اس
ہیگا واجب امام احمد پاس

اور یقین کلمہ شہادت بھی
پڑہتے تھے آخر وضو مین نبی

آٹھ جنت کے اسپہ دروازے
کہولینگے اور اسکو بولینگے

بعد اس کلمہ شہادت کے
یہ بھی ماثور دو دعا ہین پڑہے

پہلی دعا اللّٰھم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطھرین دوسری دعا سبحانک اللّٰھم وبحمدک اشھد ان لا الٰہ الا انت استغفرک واتوب الیک ٥

ایک کاغذ مین اسکو لکھتے ہین
بعد ازان اسپہ مہر کرتے ہین

سورہ قدر کا بھی ذکر بجا
ایک اثر ضعیف مین آیا

ہے حدیث شریف مین آیا
کہ پڑی جاوی پہ بجز سر حق عا

کہولے جاوی کبھی نہ وہ اصلا
اسکو کہولینگے ہان بروز جزا

وضو کے اداب

اور ہدایہ کی شرح مین دریاب
لایا ابن ہمام یہ آداب

اور وضو مین کبھی نہ بات کرے
اور ہمیشہ مدد نہ غیر سے لے

پہلے اسراف آب مین نکرے
اور نہ پانی بہت ہی کم ہووے

اور کپڑے سے جائے استنجا
پونچھنا اور خشک کر دینا

آداب وضو

بضرورت زبعد استنجا / ستر عورت بھی جلد تر کرنا
وہ انگوٹھی بحال استنجا / اپنی انگشت سے جدا کرنا
اور تہیا وضو کا ای دمساز / کرنا البتہ پیش وقت نماز
اور بدل نیت وضو کرنا / کرنا قبلے طرف بھی منہ اپنا
اور انگوٹھی کے نیچے ای دانا / ہو خبردار آب پہونچانا
اور دہوئے ہو سب اعضون پر / ہاتھ پہنچاوے تا بھگے یکسر
اور اعضو نکو ہاتھ سے ملنا / خاص کر جب ہو موسم سرما
دہوئے جانے پہ انکے ای عاقل / تا کہ پورا یقین ہو حاصل
ہے دعا جو حدیث سے ماثور / یعنے آگے ہوی ہے جو مذکور
اور پینا ہے بیٹھ کر بھی جواز / پھر دو رکعت ادا کرے بھی نماز
اور پانی کے قطرے گرنیسے / اپنے کپڑونکو سب نگاہ رکھے
اور بالعکس اسکے ہر دو بات / ہے بلا شبہ و شک زکروہات
جو ہے آداب اور سنن کا خلاف / ہے وہ مکروہ اے نکو اوصاف
اور سفر و حضر مین پیغمبر / مسح کرتے تھے اپنے موزونپر
متعدد طرق سے اے بھائی / وہ خبر ہے صحاح مین آئی
خاص عشرہ مبشر اے عاقل / بس ہے شبہہ راویونمین ہین داخل
مالک با صفا کے پاس مگر / مسح یہ خاص ہے مسافر پر
لیک فتوی امام مالک کا / دیکھ اسکے جواز پہ ہی ہوا
اس سے ظاہر سمجھ یہی ہے مراد / کہ اقامت مین اپنے وہ امجاد
یعنے بے شبہ جو عمل ہو گران / وہی کرتے اختیار وہ جان
اسلئے اسپہ تھا عمل اس کا / پر تھا اسکے جواز پر فتوی
اس بیانمین حدیث اور آثار / روشنی سے بھی روز کے بسیار
اور بولا امام دین احمد / کہ یقین از صحابہ امجد

نام حق یا کہ نام پیغمبر / ہووے منقوش جس انگوٹھی پر
کرنا مٹی کے ظرف سے وضو / رکھنا بائین طرف سمجھ اسکو
اور ہر وضو دہوے جب اپنا / کلمہ پڑھنا تب شہادت کا
اور پلکہو نمین پانی پہنچے سبا / کرے بے شبہ احتیاط بڑا
اور پانی کو اپنے منہہ پہ ای یار / سخت نا مارنا کبھی زنہار
اور دہونے مین اپنے اعضو نکے / طور آہستگی کا ہے لیوے
ہاتھ منہہ اور پانوؤن دہونیکے / جو ہین حدین وہ خوبتر دہووے
اور فارغ وضو سے جبکہ ہوا / پڑھے ہے کلمہ شہادت اور دعا
اور جو آب وضو بچا ہووے / رو بقبلہ کھڑا ہو پی لیوے
پانی ظرف وضو مین ڈالکے پھر / رکھے دوسری نماز کے خاطر
ناک مین پانی سیدھے ہاتھ سے لے / اور لے بائین ہاتھ سے چھڑکے
اور تین سے زیادہ از سہ بار / دہونا اعضو نکو نہ اے ہشیار

مسح خفین

مسح خف کی حدیث بن انکار / ہے تواتر سے ثابت ای ہشیار
اور ہین اسکے راویان بسیار / کہ ہین ہشتاد سے زیادہ یار
سلف صالحین عالی شان / سارے قائل ہیں مسح کے ہین جان
نہ برائے مقیم ای اکمل / یعنے مالک کا خاص تھا وہ عمل
ابو ایوب تھا صحابی جو / یونہی منقول اس سے ہے سمجھو
مسح کرنے نہ تھے ای نیک انجام / کہ تھا اخذ عزیمت انکا کام
مسح موزہ تو ہے یقین آسان / اور دہونا ہے پانوؤن اس کرکے
اور امام ابو حنیفہ کہا / کہ نہین مین نے جب تلک دیکھا
مین نے لوگونکو تب تلک جانا / مسح خفین کا نہ حکم کیا
شخص چالیس مسح موزہ کی / ہین روایت کئے بوجہ قوی

اور کہتا ہے یون حسن بصری — شخص ستر صحابۂ نبوی
اور ہدایہ مین یون کہا ای یار — مسح خفین کے ہین جو اخیار
نہ کیا جسنے اعتقاد اوسکا — وہ بلاشبہ بدعتی ہیگا
مسح موزہ مقیم کے خاطر — ایک دن ایک رات ای فاخر
بو حنیفہ کے پاس اے دلبر — مسح موزیکا فرض ہے اوپر
مالک و شافعی کے پاس ای یار — مسح اوپر ہی فرض بے انکار
اس طرح بعضے عالمون نے کہا — دہونا افضل ہے اپنے پاؤونکا
اور کہی یک جماعت اکمل — مسح خفین کا ہی ہے افضل
رافضی اور خارجی بدکار — مسح موزیکا کرتے ہین انکار
دو نو شرع اور برابر ہین — نہین ترجیح ہے کسی کے تئین
گر نہ پہنے ہوئے رہین موزی — تو بلاشبہ پاؤن دہونے ہی
پس یہی بہتر عمل اب ایسا ہی — تا کہ ہو شامل عادت نبوی
اور تیمم کتاب و سنت ہے — اور اجماع خیر امت سے
درمیان ایک سفر کے جا تو تم — جب ہوا مالا عایشہ کا گم
اور پانی نہین تھا منزل مین — تا وضو کرکے سب نماز پڑہین
کہ پیمبر کو اور صحابہ کو — رنج و تکلیف آ دی ہی تو
نہین پانی ہی تا نماز پڑہین — ابہی باتو نہین تھے کہ ایسے مین
تب کہا ہے وہ سید ابن حضیر — پیا مبارک ہی اور عجب ہی خیر
اور کہا عایشہ سے یون بجان — کہ ای بی بی ای مومنونکی مان
مگر اس امر مین خدا نے ایک — مومنونکو دیا کشایش نیک
حکمت حق کا اسمین تھا سامان — کہ نبی سے بھی اسکو رکھا نہان
ہو روا جس جگہہ نماز عیان — اسپہ کرتے نبی تیمم جان
مذہب شافعی مین خاک سوا — نہ تیمم ہی دوسری شئی پہ روا

مسح خفین کی نکو آئین — ہین روایت کئے مرے یقین
بسکہ ہین مستفیض اور مشہور — چاہئے اسکا اعتقاد ضرور
نقل مسلم نے مرتضی سے کیا — کہ رسول خدا نے ٹہرایا
اور مسافر کیواسطے ایجان — تین دن تین رات غیر گمان
اور مذہب امام احمدؒ کا — جانیو تم یقین ہی ہیگا
کہا ہی افضل ہی مسح موزیکا — یا کہ افضل ہے پاؤنکا دہونا
کیونکہ دہونا یقین عزیمت ہے — مسح موزی پہ کرنا رخصت ہے
کیونکہ اظہار اسمین سنت کا — اور یقین رد ہی اہل بدعت کا
اہل تحقیق نے کہا ایسا — مسح موزہ بھی پاؤونکا دہونا
اور تھی یہ عادت پیمبر رب — کہ کرین قصد خود وضو کا جب
اور اگر پاؤن ہووے در خفین — مسح کرتے تہے اسپہ ہی بے مین

تیمم کا بیان

دیکھیہ منشیک ثبوت کو پہونچا — ہے خصیصہ یہ خاص امت کا
ڈہونڈنے مین تھے لوگ ای دمساز — پہنچا ایسے مین آکے وقت نماز
اور ابو بکر ہو کے تب مضطر — غصہ کرنے لگے وہ بی بی پر
بند کردی انہین رہین صحرا — اور وقت نماز آ پہونچا
بس تیمم کی آیت مقبول — کی رسول خدا پہ شرف نزول
ای ابو بکر با صفا کی آل — تم پہ رحمت خدا کی ہو ہر حال
کہ ہوتی ہی ترے امر یک صادر — رکہین مکروہ جسکو در ظاہر
ایک ساعت کے بعد وہ مالا — ایک بار شتر کے نیچے ملا
بس تبہی سی تیمم اے خوشخو — ہوا مشروع جبکہ حاجت ہو
خواہ وہ خاک ہووے یا پتھر — خواہ بالو ہے ای نیک سیر
ابو یوسف کے پاس سن آئین — خاک و بالو سوا درست نہین

بوحنیفہ کے پاس ہے دلبر — خاک اور سنگ اور بالو پر
یعنے جو شی جلے نہ آتش سے — اور جلکر نہ خاک ہو جاوے
اور تیمم یقین ہماری بیان — حکم رکھتا ہے بس وضو کا جان
دیکھ قرآن حدیث کا ظاہر — ہے موافق اسیکے ای ماہر
ہے ضروری طہارت ای جانی — جون طہارت ہے عذر والے کی
کہ ہر یک فرض کیلئے ای سعید — ایک تیمم نئی کئے ہون جدید
ضرب اول بخاک پاک کرے — ہر دو ہاتھونکو منہ اپر پھیرے
بوحنیفہ کا ہے یہی مذہب — مالک و شافعی کا بھی مذہب
قول ابن عمر و قول علیؓ — قول سفیان و سالم و شعبی
بعضے کہتے ہین ایک ہی ضرب کرے — منہ پہ اور ہر دو ہاتھ پر پھیرے
اور ہی بعضے روایتون مین ملے — کہ مقدم دو ہاتھ لینے ملے

اور جو چیز ہو ز جنس زمین — ہے تیمم روا یہ سب پہ یقین
اور ہی سنگ صفا پر بھی روا — نہ رہے گرد جسپہ کچھ اصلا
کہ تیمم سے ایک چند نماز — ہے بلا شک و شبہ جانو جواز
اور تیمم یہ شافعی کے پاس — از پئے دفع حرج ہے سو اس
اور بولا ہے شیخ مجد الدین — مین نہ پایا کوئی حدیث کہین
اور تیمم کے فرض ہینگے تین — ایک نیت ہے اور دو ضرب یقین
بعد از ان دوسرا جو ضرب کرے — کہنیون تک دو ہاتھ اپنے ملے
اور احمد کے بعضے یارون کا — یہی مختار بالیقین ہیگا
اور قول حسن جو ہے بصری — ہے بلا شک و شبہ جانو یہی
آیا بعضے روایتون مین مگر — پھیرے دو ہاتھ اولاً منہ پر
لیک ترجیح مذہب اول — کر چکے ہین ائمۂ اول

غسل کا بیان

غسل کے واسطے وضو جو کری — مسح سر مین ہی اختلاف اسکے
اور نزدیک امام مالک کے — مسح سر کا نہ اس وضو مین کرے
کہے اکثر کہ مصطفےٰ بیقیل — پانون دہوتے نہین ابھی کرتے ڈہیل
غسل کا گر مکان پاک رہے — تو وضو مین بھی پانون دہوتے تہی
غسل مین پہلے جب وضو کرتے — بعد ازان پانی ہاتھ مین لیکے
اور بعد اسکے تین غرفۂ آب — ہر دو ہاتھونسے ڈالتے تہی شتاب
بعضے کہتے ہین بال کی تخلیل — نہین واجب ہے غسل مین اے خلیل
ہاتھ سے تن کو ملنا غسل مین یار — نہین واجب سمجھ تو یار بیان
اور بالجماع وہ جماع کے بین — غسل واجب نہین یقین ذہین
آئی ہے ایک حدیث مسلم کی — بعضے کی اپنی زن سے نزدیکی
جانئے اس خبر کے ظاہر سے — غسل واجب ہین کئے بعضے

غسل کرتے ہی جبکہ سرور دین — کرتے آغاز تب وضو ہی یقین
کہ ہے افضل وضو کرے ایسا — دوسرے اوقات مین کرے جیسا
سر کا دہونا ہے بس ہے اسمین عیان — پانون دہوتے نہین بھی خلاف ہے جان
اور ہین بعضے روایتین ای فہیم — پانون دہوتے نہین کرتے تہی تقدیم
ورنہ کرتے تہے ڈہیل دو شنہ دین — پانون دہوتے تہی بعد غسل یقین
موی سر کا خلال کرتے تہے — اور بہگاتے تہی جڑ کو بالون کے
بعد اسکے پھر اپنے تن پہ تمام — کرتے پانی روان وہ شاہ انام
ہان مگر ان جب رہے پیٹے — اور پانی نہ انکو پہنچ سکے
مالکیہ و شافعیہ پاس — ملنا واجب ہے تن کا ہر سو اس
ہان وضو مستحب ہوی مین یقین — ابو یوسف کے پاس لیک نہین
دوسرے بار پھر اگر چاہے — درمیان دو پھر وضو کرے
پر لکھا عالمون نے ای دانا — یہان لغوی وضو کا ہے معنا

بیشتر حنفیان بر مذہب

یعنے دہولیوے شرمگاہ اپنی / ہے وضو سے یہان مراد یہی

کبھی یک غسل سے ہی آنحضرت / کرتے تھے بی بیون سے بس خلوت

غسل کرتے جدا جدا گاہے / اسمین پاکی بہت ہی فرماتے

اور جس وقت پر جنب تھے / اور سونا اگر وہ تب چاہتے

تو وضو کرتے تھے وضوی نماز / خواب فرماتے تھے پھر اور نماز

پس کوئی حالت جنابت مین / خواب چاہین تو تب وضو کرلین

اور وضو کی جگہہ پہ ہے آبھانی / بعضے رکھتے روا تیمم بھی

اور روایت کئی ہین ایک خبر / حضرت عایشہ سے دیکھ اسپر

تھا یہان تک بیان طہارتکا / حق کی تائید سے تمام ہوا

کرون آغاز فضل حق سے بیان / کچھ عبادات مصطفے کا بیان

ان عبادات سے لکھوں اول / اب کتاب الصلوۃ کچھ مجمل

کتاب الصلوۃ

یون کہے ہین شفیع روز نشور / خنکی چشم اور فرح و سرور

جانیو تم تمام اور کامل / بس ہے مجھکو نماز مین حاصل

یعنے تنویر آن تجلیات / اور قرار و سکون و ثبات

اور ذوق و شہود کی حالت / اور مازاغ کی بھی یک لذت

جبکہ ہریک نماز مین کامل / سرور انبیا کو تھی حاصل

کر اشارہ وہ ذوق حالت سے / قرۃ عینی فی الصلوۃ کہی

شب معراج ہین نشان علا / قاب قوسین اور مقام دنی

سرور دین کو جو دیا تھا رب / پاتے تھے ہر نماز مین وہ جب

کئے ارشاد پس نبی یہ راز / کہ ہی معراج مومنون کو نماز

اور مومن سے اس خبر مین مراد / ذات اقدس نبی کی ہو دیکھو یاد

ہان رسول خدا کی حرمت سے / آپ کی پیروی کی برکت سے

رکھے ہر مومن انکو عنوان / حصہ یک اس مقام پاک سے جو

اسلئے ہے کہے نبی یہ نماز / ہیگی معراج مومنان ای وسا[illegible]

اور آئی حدیث پیغمبر / کہ ملک ہین جو آسمانون پہ

جب سے پیدا کیا ہے انکو خدا / کوئی جماعت قیام مین ہے سدا

اور کوئی رکوع مین جھکے ہیں / اور کوئی سجود مین ہینگے

اور بیٹھے قعود مین کوئی / پس ابد تک رہینگے سب یونہی

پس کہ طاعات سب فرشتونکی / ایک رکعت مین ہے ہمارے لئے

اور بہت سی عبادتین ایمان / جمع ہین اس نماز کے درمیان

رو بقبلہ سکوت و تکبیرات / اور تسبیح اور تحمیدات

اور قیام اور قرأت اور رکوع / سجدہ و قعدہ و خضوع و خشوع

کہ بدون نماز کوئی طاعت / ہین رکھتی ہی ایسی جمعیت

جون کمالات انبیاء کرام / جمع ہین ذات احمدی مین تمام

جامعیت مین یونہی جانو نماز / سب عبادات مین ہوی ممتاز

کل سر طاعتونکی ہو سب / جامعیت رکھے وہ ایسی حبیب

اور اسمین جو اس لئے ہے اعضا / جب ہوں متوجہ سارے سو خدا

خاتم المرسلین اسہی لئے / قرۃ عینی فی الصلوۃ کہے

اور نمازونکی جان فضیلت مین / سستی کرینگے بھی عقوبت مین

پس احادیث آئے ہین کہ سبہی / یہان لکھتا ہون ایکدو [illegible]

ابن مسعود یون دیا ہی خبر / کہ مین سایل ہوا ز پیغمبر

یا رسول خدا ہے کونسا کام / دوست تر نزد قادر علام

کہے حضرت نماز بہر خدا / وقت پر اسکے جہان کرنا ادا

مین کہا اور کونسا ہی عمل / کئے ارشاد احمد مرسل

کرنا نیکی ہے والدین کیساتھ / اسمین حاصل ہے خیر اور برکات

فضیلت نماز

مین کیا عرض یا رسول اللہ
اور بھی کیا ہے کیجئے آگاہ

مجھ کو اس طرح تب کیا ارشاد
کہ کرے راہ مین خدا کے جہاد

کہا راوی نے مجھ کو پیغمبر
اتنے باتون سے تب دئیے ہین خبر

اور زیادہ اگر مین حضرت سے
عرض کرتا مجھے خبر دیتے

اور عبادہ ابن صامت نے
یون روایت کیا ہے حضرت سے

کہ یہ پانچون نماز کو مولا
ہے بلاشبہ تم پہ فرض کیا

جو کوئی اچھا وضو کرے بہتر
اور پڑھے انکو انکے وقتون پر

اور کامل کریگا انکا رکوع
اور بجا لاویگا بھی انمین خشوع

حق تعالی پہ عہد ہے یہ سنو
کہ وہ رحمت سے بخش دے اسکو

نکرے جو کوئی اہتمام ایسا
حق تعالی پہ عہد نا ہوگا

بلکہ چاہا تو اسکو بخشیگا
گر نچاہے عذاب دیویگا

شب معراج مین جبکے دمساز
فرض پہلے ہوئے پچاس نماز

پھر تخفیف بعد ازان کئی بار
جب کئے عرض احمد مختار

حق تعالی نے پانچ فرض کیا
اجر پنجاہ کا جو اس مین رکھا

مین نے اسکا بیان اے نیک مزاج
لایا ہون در رسالۂ معراج

وہ جنان السیر مین دیکھو تم
ہے مقرر رسالۂ سیوم

اوقات پنجگانہ نماز

پنجگانہ نماز کے اوقات
اب مین لکھتا ہون اختصار کے سات

کہ مواہب مین از ابن اسحاق
یہ روایت ہے اے نکو اخلاق

کہ وہ معراج کی شب فیروز
بالیقین جب گذر کے آیا روز

ظہر کے وقت آئے ہین جبریل
اور حضرت سے یون کہی بتعجیل

کہ کہی جا کے اب ندائے نماز
جمع تا ہووے سب برائے نماز

تب ندا شاہ دین کروائے
سارے اصحاب آکے جمع ہوئے

جبکہ پایا ہے آفتاب نے زوال
تب پڑھی ظہر انکو منوال

یعنے خود ہی امام ہو جبریل
اول وقت مین پڑھی بتعجیل

بعد ازان غیر سایۂ اصلی
جب ہوا ایک سایہ اے بھلی

آپ ہی ہوا امام روح امین
پڑھی ہین عصر کی نماز یقین

اور ہوا جب کہ آفتاب غروب
پڑھے ہے مغرب بھی پڑھین اسکو خوب

بعد ازان جب شفق غروب ہوا
کرگئے یونہی ادا نماز عشا

بعد ازان جبکہ شق فجر ہوا
کئے یون ہی نماز صبح ادا

دوسرے دن بھی جبریل آئے
ظہر اسوقت پہ بجا لائے

کہ ہر یک چیز کا جو ہے سایہ
جب برابر وہ چیز کے آیا

یعنے جب غیر سایۂ اصلی
ہو چکا پورا ایک سایہ ہی

بعد ازان جب کہ ہوین دو سائے
عصر کی تب ادا نماز کئے

اور غروب آفتاب جبکہ ہوا
کرگئے مغرب کی تب نماز ادا

جانیو یہہ نماز مغرب کی
پڑھے ہے دو دن بھی ایک وقت ہی

ثلث یا نصف شب ہی گذری جب
وہ نماز عشا پڑھے ہین تب

ثلث یا نصف کا جو لفظ آیا
جانیو یہ شک ہے راوی کا

وقت ممتد ہوا ہے فجر کا تب
ہین پڑھی صبح کی نماز وہ جب

یک روایت ہے فجر کی وہ نماز
وقت اسفار مین پڑھی بہ نیاز

بعد جبریل نے نبی سے کہا
کہ ہے یہ وقت اگلے نبیون کا

دونو وقت کے جو ہے ما بین
وہی وقت نماز ہے بے مین

پھر تعلیم آکے روح امین
کرگئے دو دن امامت آپ یقین

اور وقتونکا اول و آخر
کرگئے دو وقت پڑھکے وہ ظاہر

وقت ظہر کا اختلاف

نزد ہر سہ ائمہ امجد
شافعی اور مالک احمد

اور نزد ثلاثہ اشہر
یک روایت سے بوحنیفہ پاس
پر دو سائے تک بھی ہے مسطور
جو ہے مروی بوہریرہ سے
اور روایت ہے شفا الہدی
ہے ہدایہ مین اسطرح مذکور
کہ کرین وقت ظہر مین دو مثل
اور ائمہ مین اختلاف آیا
بلکہ بے شبہ مذہب مختار
کرین دو سائے بعد عصر ادا
کہ نہو آفتاب متغیر
بلکہ خورشید خوب تابان ہو
کہ خبر اسنے دی رسول خدا
ابن مسعود کا سمجھ مقصود
کہے بعضے کہ جب ہو مہر بلند
اور بلاشبہ حنفیہ کے بیان
اور اس بات کی دلیل صریح
جو کہ جانو غروب کے آگے
چاہئے باقی رکعتین بھی پڑھے
کیونکہ دو دن بھی جبرئیل امین
اور جب تک شفق رہے بہ سما
اور نماز عشا کا وقت اخیر
لیک اکثر عمل ہمیشہ کا

ابو یوسف محمد اور زفر
وقت آخر وہی ہے ہو سو اس
بوحنیفہ کا مذہب مشہور
کہ رسول کریم فرمائے
کہ ای ظہر سے کرو ٹھنڈی
سخت گرمی وہ ملک مین ہو
ویسے موسم مین نا کرین تعجیل
ہر کوئی یک حدیث ہے پایا
علما کا یہی ہے بے انکار
تا کہ بالاتفاق ہووے ردا
ساتھ زردی کے ای نکو محضر
اور بلند و سفید رخشان ہو
کرتے تھے عصر کی نماز ادا
اس سے تاخیر عصر کی ہے نمود
یک دو نیزے برابر ای دلبند
آخر وقت عصر ہو گمان
ہے یہ صحیحین کی حدیث صحیح
ایک رکعت بھی عصر کی پاوے
بس نماز اپنی وہ تمام کرے
ایک ہی وقت پر پڑھی مین یقین
رہے بشبہ وقت مغرب کا
فجر کے ہے طلوع تک ای خیر
جانو ثلث شب تلک ہی تھا

جانئے وقت ظہر کا آخر
اور بعضون نے اسطرح لکھا
بوحنیفہ کے پاس اس سخن پہ دلیل
کہ یقین سخت تر ہو گرمی جب
یعنے پڑنے مین ظہر کے ای خیر
رہتی ہو ایک سائے سے بھی زیاد
الغرض ظہر بوحنیفہ پاس
پس لگے ہے احتیاط ہی اسمین
کہ کرین تب نماز ظہر ادا
افضل وقت عصر ہو سو اس
آخر وقت عصر ہے تب تک
ابن مسعود کی حدیث جلیل
رہتا حالانکہ آفتاب سفید
تب تلک نا ہو مہر متغیر
تب تلک وہ نہین ہو متغیر
رہو باقی یقین سمجھ تب تک
بوہریرہ نے جو دیا ہے خبر
پس بلاشبہ وہ عصر کو پایا
اور مغرب کا وقت تو ہے اینک
جانئے جب غروب ہو خورشید
جب کہ غائب شفق ہما سی ہوا
لیک تا ثلث شب ہی افضل جان
کہ صحیحین بیچ ای بھائی

ایک سائے تلک ہے ای فاخر
کہ اسی قول پر ہے جان فتوی
جانئے یہ حدیث ہے بے قیل
اسکو ٹھنڈی کرو نماز ہے تب
اول وقت سے کرو تاخیر
ٹھنڈی کرنے سے بس یہی ہے مراد
جب دو سائے تلک ہی نیک اساس
کہ نماز ین وقت شک مین نہین
نہو جب تک تمام یک سایہ
تب تلک ہے ابوحنیفہ پاس
نہ غروب آفتاب ہو جب تک
ہے بلا شک و شبہ اسپہ دلیل
نہین ہوتا تغیر خورشید
یعنے اسپر ٹھہر سکے نہ نظر
اور ہوتی ہے خیرہ اس سے نظر
نہ غروب آفتاب ہو جب تک
کہ یہ فرمائے حق کے پیغمبر
یعنے اسکی ہوی نماز ادا
دیکھ بالاتفاق ہوگا ایک
وقت اسکا شروع ہوا ای سعید
ہوا تب ہی شروع وقت عشا
یک روایت مین آدھی شب ہے بیان
عایشہ کی حدیث یہ آئی

کہ رسول خدا نماز عشا
ابو برزہ نے دی خبر ای خبیر
اور نماز عشا کے آگے خواب
ہاں اگر دفع ماندگی کیلئے
پر وہی تھا رسول کا دستور
بعد دولت سرا طرف آتے
حال دریافت انکا فرماتے
ایسے میں یک شب پہر گذر جاتی
پھر نہ باتین زبان پر لاتے
اور تسبیح و حمد و تکبیرات
لیک اس ملک کے مساجد مین
گرچہ باتونکی پڑتی ہی حاجت
اور جابر کی ہی حدیث مین جا
اور اگر لوگ کم رہین ای جلیل
گر کرین پہلے وقت سے تاخیر
نہ کرین پہلے وقت سے تاخیر
ہین عوارض ہو ایسے جب عجب
کہ کرو اس نماز مین تاخیر
کوئی امت جو تم سے آگے تھی
اور وقت نماز صبح عیان
لیک افضل یقین ہماری بیان
راویان جسکے ہین ہین مسعود
یعنے تم صبح کی نماز جلیل

پڑھتے تھے اور صحابہ والا
کہ عشا کی نماز کی تاخیر
رکھتے مکروہ وہ رفیع جناب
کبھی سوتے بھی اٹھ نماز پڑھی
ابھی آگے ہوا ہے جو مذکور
ماحضر جو ہے نوش فرماتے
بے زبان تاکہ نارہی بھوکی
آتے ایسے مین سب صحابہ بھی
وہین دولت سرا طرف جاتے
پڑ کے سوتے تھے وہ جلیل القدر
یہی معمول ہے معابد مین
پر کرے احتیاط بے غایت
کہ صحیحین مین جو ہے دربیان
کہتے کچھ انکے انتظار مین میل
ہے روا بلکہ مستحب ای میر
تا جماعت کے لوگ ہووین کثیر
جانو تاخیر ہووے گی واجب
یعنے ہے وہ عشا ای باتوقیر
نہ نماز عشا پڑھی ہیگی
صبح صادق ہی ہو شروع پہچان
وقت اسفار فجر ہے پہچان
دارمی ترمذی ابو داؤد
روشنی مین ادا کرو بے قیل

چرخ سے گم ہوی کے بعد شفق
دوست رکھتے ہی سرور عالم
اور مکروہ رکھتے خیر ورا
اور باتین بھی نیک بعد عشا
فرض و سنت کے بعد مغرب کے
جانور جو کہ رہتے ای اکرم
ایسے کامون سے گھر کے فارغ ہو
پس جماعت کو اپنے ہمرہ لے
سورۂ ملک و سورۂ سجدہ
پس ہے سنت یہی کہ بعد عشا
اول وقت پڑھ عشا ای ہمام
کہ کرین نا کلام نہ یعنی
لوگ حاضر رہین زیادہ جسے
پس ہوا اس حدیث سے ظاہر
پس امام اور تابعان اسکے
ورنہ بیشک جو وقت ہے اول
اور حدیث معاذ مین آیا
کیونکہ تم اس نماز سے اکرام
یہ حدیث شریف بھی ہو دلیل
اور بلا شبہ اسکا وقت اخیر
اور مستحبات کی دلیل قوی
کہ کہے اس طرح شہ ابرار
کیونکہ اسفار فجر اعظم ہے

بالیقین ثلث رات تک الحق
یعنے تا ثلث لیل ای اکرم
کرنا باتین پس از نماز عشا
گر کرے جائز ہے یہ بھی روا
نفل چھے رکعتین بھی پڑھتے تھے
ناقۂ خاص اور اسپ و غنم
بعد تشریف لاتے مسجد کو
وہ عشا کی نماز پڑھتے تھے
اور زمر اور مسبحات اسرا
نہ کرین بات غیر ذکر خدا
کرتے ہین اسکے بعد اکل طعام
کرین باتین ضروری و دینی
کہتے حضرت عشا مین جلدی شتاب
کہ جماعت کثیر سکے حاضر
آئے اسباب پر مین یہی لکھا
ہے یقین یہی واسطہ مین فضل اس
کہ رسول خدا نے فرمایا
امتون پر دی گئی ہو تمام
کہ عشا ڈھل ہے پڑھتی ہے تفصیل
ہی یقین تا طلوع فجر منیر
ہے مقرر حدیث رافع کی
تم کرو ساتھ فجر کے اسفار
آخری رات سے معظم ہے

وقت نماز صبح مین حنفیہ اور شافعیہ کا اختلاف

یعنے اسمین بڑا ہی اجر و ثواب
کہتے ہین اسہی وقت کو اسفار
کہ معظم جو صبح کی ہے نماز
یعنے چالیس آیتین ای یار
گر ہوا ہو وضو وہ غیر جواز
مذہب شافعیؒ مین ہے تغلیس
اس اندہیری کا نام ہی تغلیس
کہ نماز صباح سے الیجان
یعنے کرتے شروع اندہیری سے
عورتین تب نماز پڑہ پھرتین
ابو برزہ نے جو کہا ہے مگر
معرفت عدم معرفت ہر دو
الغرض یہ دونو حدیث جلیل
وہ اندہیری کہو وقت آدمسان
دیکھو حضرت نے جب مزدلفہ
اور ہے قول مصطفےٰ اسفار
اور طحاوی نے یون کہا کہ نماز
تا ہو ہر دو حدیث مین توفیق
ابتداء اور انتہای نماز
اور نزدیک شافعیؒ بے قبیل
بو حنیفہ کے پاس صبح کی دلیل
اور نماز عشا کے اندر ہیل
اور جلدی نماز مغرب کی

نہین اسکے ثواب کو ہے حساب
شرح مشکوٰۃ مین ہے یون آیا ہے یار
وقت اسفار مین کرین آغاز
یا پڑہے شصت یا کہ صد بشمار
پھر وضو کر وہر اسکے وہ نماز
آگے اسفار کے پڑہے ای انیس
پڑہے اسمین نماز با تقدیس
فارغ اسوقت ہوتے تھا زمان
روشنی مین تمام کرتے تھے
چہرہ و تن کو اپنے ڈہانپے ہوین
ہمنشین کو پہچانتا تھا مگر
ہو سکے وجہ قرب بعد کا ہو
مذہب شافعیؒ کے ہینگے دلیل
صبح کی جو ادا کئے ہین نماز
تب کئے صبح کی نماز ادا
قول راجح ہے فعل سے ای یار
اس اندہیری مین ہی کرے آغاز
بس یہ تاویل نیک ہے تحقیق
ہووے اسفار مین ای دمساز
سب نمازونکو چاہیئے تعجیل
روشنی نشر پاے تک بقیل
ثلث شب تک ہے مستحب بقیل
ہے باجماع مستحب ای ذکی

صبح کی روشنی جو خوب کہلے
اور اسی شرح مین ہے یون مرقوم
حد اسفار مین یہ کہتا ہون
اور یہ ترتیل سے پڑہا جاوے
اور یہ عرصہ کے درمیان یقین
روشنی پہیلنے کے جو آگے
شافعیہ کی ہے دلیل یہی
آدمی اپنے ہمنشین کے تئین
یہ حدیث عائشہؓ سے ہی منقول
جانیو صبح کی اندہیری مین
اور بی بی نے جو کہی یہ بات
پس یہ ہر دو حدیث کی تطبیق
اور دیتے ہین حنفیہ یہ جواب
وہ عمل تھا کبھی کبھی نہ دوام
کر کہے لوگ آج حضرتؐ نے
فعل ہے جو روایتین آئین
اور اسفار مین تمام کرے
لیک بے شبہ ظاہر مذہب
ہان مگر اسقدر نہ ہو تاخیر
اور بلا فرق موسم ای اہل
اور گرمی مین صبح کی تاخیر
اور ہے تاخیر عصر کی افضل
اور مقرر یہ موسم گرما

منتشر ہووے چو طرف پہیلے
کہ ہوا اس حدیث سے معلوم
پڑہ سکے جس مین قرات مسنون
جبکہ فارغ نماز سے ہووے
نہ طلوع آفتاب ہووے کہین
ایک تاریکی اور اندہیری رہی
ابو برزہ نے جو روایت کی
روشنی مین پہچانتا تھا یقین
صبح کی پڑہتے جب نماز رسولؐ
وے نہ ہرگز پہچانی جاتی تھین
کہ پہچانے نہ جاتی تھین عورات
اسطرح پڑہی جانیو تحقیق
کہ وہ پیغمبر رفیع جناب
کوئی ضرورت کیوا سطے ای ہمام
وقت معمول سے پڑہے آگے
کہ پڑہے صبح وہ اندہیری مین
خوب بستر قرات و راز پڑہے
حنفیہ کا ہے یہ سنو اب
کہ طلوع آفتاب ہوای میر
وقت اول ہے مطلقا افضل
دہوپ ٹھنڈی ہوی تلک ای خیر
تا نہو آفتاب مستبدل
مذہب مالکیؒ کے بعض علماء

ظہر کی ڈھیل منفرد کے تئین — دیکھ افضل ہی جانتے ہیں یقین
اور مذہب میں اسکے ای اکمل — لیک تقدیم عصر ہے افضل
اور تاخیر میں بھی باک نہین — جمع آئیکو لوگ گر ہوں یقین
عصر کی ڈھیل اسمین ہو سوا اس — ہیگی افضل امام احمد پاس
اور اسفار یک روایت سے — جان افضل لکھے ہیں پاس اسکے
اسنے لکھا ہو نہیں یہان بعضے — دیکھ اسی شرح میں جو ہیں دوسرے
اس بیان میں بیان بقدر ضرور — موجز و مختصر ہوے مذکور
وہ جو کہتے ہیں بعضے جہلا آب — ہی خلاف حدیث یہ مذہب
انکو اور ہم کو کرم سے رب — دیوے انصاف اور علم و ادب
نسے یک دو حدیث ای اکرم — دیکھ کرتا ہوں آپ بیان سکو رقم
اول وقت کے نماز میں ہی — جانیو ہے خدا کی خوشنودی
شرح میں اس حدیث سن لیجے — لکھا اسطرح شارح مشکوات
جونکہ آیا ہے فجر کا اسفار — اور تبرید ظہر کی اے یار
اور دی بی بی عائشہ نے خبر — کہ مقدس جناب پیغمبر
یعنے جانا کسی نے ہو حاضر — جانیں تا وقت اول و آخر
وقت اول پڑہی ہیں پہلے روز — وقت آخر پڑہی ہیں دوسرے روز
خارج بحث ہے وہ بات ای یار — یک روایت میں آیا ہے دو بار
اور انس نے کہا کہ شاہ انام — سخت گرمی کے رہتی جب ایام
یہ حدیث شریف نسائی نے — دیکھ لایا کتاب میں اپنے
اب میں لکھتا ہوں کہ اذان کا بیان — جو ہے ثابت حدیث سے ایجان
تب مدینہ میں ای انکو اذان — ہوئی مشروع قامت اور اذان
وقت پر لوگ جمع ہونے لئے — کیا کریں کام تب کہے بعضے
کہے بعضے بجاوے قرن یقین — مثل قرن یہود بدآئین

لیک مالک کا مذہب مختار — ہے جماعت کو مستحب آیا یار
اور جلدی عشا کی ای اکمل — پاس مالک کے ہی سمجہ افضل
اور جو موسم کے درمیان ای امین — نہ نمودار ہووے ابر یقین
اور تقدیم صبح اسکے یہان — یک روایت سے ہیگی افضل جان
اور دلائل یہ سب کے غیر قصور — شرح مشکوۃ بیچ ہین مذکور
اور دلائل ہمارے مذہب کے — جو ہیں ثابت صحیح حدیثوں سے
اور ابواب یونہی سب دوسرے — ہین مدلل کتاب و سنت سے
انکی یہ جرأت و جسارت ہے — اور جہالت ہے اور غباوت ہے
اور فضیلت میں پہلے وقت کے ہیں — جو حدیثیں صحیح آئے یہان
نور روایت کیا ہے ابن عمر — کہ کہے یون خدا کے پیغمبر
آخر وقت میں ہے عفو خدا — یعنے بخشیگا اور نہ پکڑیگا
جن نماز ونکی درمیان ای میر — مستحب آئی ہے یقین تاخیر
ایسی تاخیر جبکہ ہے محمود — وہ نہیں ہے مخالف مقصود
کوئی نماز وقت آخری زنہار — نہ پڑہی اپنی موت تک دو بار
اسکو تبلانے پانچوقت ای امین — پڑہی دو دن نماز سرور دین
ساتھہ جبرئیل کے بوقت اخیر — پڑہی ایکدن نماز جو ای میر
اس خبر کی روایت ای بھائی — دیکھیے شیخ ترمذی نے کی
کرتے تھے تب نماز ظہر میں ڈھیل — اور دوسری میں کرتے ہی تعجیل

اذان کا بیان

جبکہ ہجرت سی سال تھا پہلا — یک روایت ہے سال تھا دوسرا
یہ سبب اسکا لکھتے ہیں سننے — کہ صحابہ یہ مشورت میں گئے
باجہیں ناقوس ہم برائے نماز — جو نصارا بجاتے ہیں بر انداز
کہے بعضے بلند جگہ میں — آگ سلگہاویں آگ سلگہاوین

پھر یہ چیزون کو ناپسند کئے
ایک ناقوس اسکے ہاتھ مین تھا
کہا لوگونکو از برائے نماز
پس وہ کہنے لگا ہے تکبیرات
اوسنے حضرت کے پاس ہو حاضر
جا کے اب تو بلال کو سکھلا
عمر فاروق جب سنے یہ اذان
مین بھی ایسا ہی خواب مین دیکھا
یعنے دو خواب یک ہوئے بے ریب
اور لایا امام غزالی
کہے اصحاب چار وہ بعضے
جبکہ پہونچے بہ درگہ مولا
کہے سوگند ہے وہ مولا کی
اس فرشتے نے تب ہان دو بار
میرے بندے نے سچ کہا یہ سب
شب معراج مین وہ شاہ جہان
جب تلک مکہ شریف مین تھے
وحی بھی تب خدا سے آئی جان
کبھی حضرت کہے مین یا نہ اذان
دیکھا وقت زوال پہنچا جب
کبھی نعمان بھی بولا تھا اذان
کہ جو بہتر ہین تم سو دیوے آذان
کلمات اذان بھی ای فتانا

کیا کرین کام اسی فکر مین تھو
اسکو عبد اللہ اسطرح پوچھا
مین بلاؤنگا اس کا کر آواز
اور اذان کے کہا ہے سب کلمات
خواب اپنا وہ سب کیا ظاہر
تا اذان وہ کہا کری ایسا
دوڑتے آئے اسطرح جو لات
دیکھا عبد اللہ خواب مین جیسا
تو ہے بے شبہ حق ہی علم غیب
در کتاب وسیط متعالی
سات الضار تمہو یقین النسو
یک فرشتہ وہان سو جب نکلا
آپکو جسنے ہے رسالت دی
کہا اللہ اکبر ای ہشیار
کہ بلا شبہ مین بڑا ہون رب
جانئے گرچہ یہ سنے تھے اذان
بے اذان ہی نماز پڑھتے تھے
کہ سنے تھے جو آسمان پہ اذان
اختلاف اسمین عالمونکا ہے جان
کہے حضرت اذان و قامت تب
ابو یوسف کو متعدد اگر دان
اور قاری کرے امامت ہان
لرجدا شہر شہر کے کہنا

دیکھا عبد اللہ ابن زید نے خواب
کیا یہ ناقوس بیچتا ہے تو
کہا اس شخص نے تجھے العزیز
اور بولا اقامت ایسا ہی
سنکے فرمائے سرور والا
اسکا آواز ہے بلند اکثر
اپنی چادر کو کھینچتے تھے تب
کہے گر تو بھی یونہی دیکھا ہے
کہے بعضے کہ حضرت صدیق
کہ رسول خدا کے دس اصحاب
اور خبر مرتضی علیؑ نے دی
پوچھے جبرئیل سے شہ عالم
مین مقرب ہون گرچہ درگہ کا
از پس پردہ جلال ہین
پھر جو باقی اذان کے تھے کلمات
پر نہ آیا تھا حکم ای دمساز
پس مدینہ کو آئے پر اصحاب
اسکو جاری کرے زمین پر بھی
پر روایت کیا ہے یون شعبہ
اور سنے ظہر کی نماز ادا
پس فضیلت اذان کی ہے یہ بڑی
اور موذن اذان کہیگا جب
اور بالعکس اسکے ای بھائی

آیا یک شخص آسمان سے شتاب
وہ کہا کیا کرے گا تو اسکو
مین سکھاتا ہون اس سے بہتر چیز
الغرض جبکہ بعد صبح ہوئی
خواب سچا ہے گر یہ چاہے خدا
نرم تر اور بہت ہی شیرین تر
اور کئی عرض یہ مصطفے سے تب
حمد مولا ہے حمد مولا ہے
خواب ایسا ہی دیکھے ہین تحقیق
دیکھے ایسا ہی خواب صدق نصف
شب معراج مین جناب نبی
کون ہے یہ فرشتہ اکرم
نہ کبھی اس ملک کو مین دیکھا
یہ ندا سے بزرگ آئی یقین
وہ کہا ہے تمامی پاک صفات
کہ اذان بولے از برای نماز
جب کئی مشورت وہ دیکھے خواب
تب سے سنت ہے یہ شریع ہوئی
یک سفر مین شریک تھا ہم
ہے چھپایہ مین دیکھو یہی کہا
دیکھئے یہ حدیث مصطفوی
رکھنا کانو مین انگلیونکو تب
کرنا قامت کے درمیان جلدی

سنت باتین بغیر شبہ و گمان
بس احادیث سے ہین ثابت جان

نہ ہے مخفی اور پوشیدہ
کہ ہے دل سے علاقہ نیت کا

اور یہ نیت زبان سے دربارہ
نہ تو حضرت کئے ہین نا اصحاب

تابعین اور چار امام سے بھی
اسکے اثبات پر گیا نہ کوئی

آیا فقہا مین اختلاف وے
کہ ہے بدعت ہی بعض اسکو لکھی

اور بعضون نے مستحب ہی لکھا
اور اسکا سبب یہی لکھا

اور ہی ثابت کہ مصطفے یہ نماز
کرتے تکبیر سے یقین آغاز

یہ ہی اکثر حدیث کا مطلب
ابو یوسف کا بھی یہی مذہب

جون امام طحاوی عالیشان
اور اسی پر گیا ہی قاضیخان

یعنے رفع یدین پہلے کرے
اور تکبیر بعد اسکے کہے

اور اسی پر بہت سے ہین علما
اور ہدایہ اصح اسیکو کہا

ایسی ہی یک حدیث ای بھائی
بیہقی نے سنن مین ہی لائی

اور اٹھاتے تھے ہاتھہ گوش تلک
اور کبھی اپنے ہر دو دوش تلک

یک حدیث صحیح مسلم کی
سند ان دو امام کی ہیگی

اور مذہب امام احمدؒ کا
یک روایت سے بھی یہی ہیگا

بعد ازان سیدہی ہاتھہ کو سرور
اپنے رکھتے تھے دست چپ اوپر

نیچے سینے کے ناف کے اوپر
مذہب شافعی مین ہے اشہر

اور مذہب امام احمدؒ کا،
مذہب بوحنیفہ سا ہے گا

اندرین باب ترمذی نے کہا
کہ ہے وسعت جو کچھ کرین ہے روا

اور دعائین سوا اسکے جان
شافعیؒ پاس فرض و نفل مین ہان

بویوسف کے پاس ای خوشخو
آئے توجیہ اور ثنا ہر دو

اور توجیہ نماز کے آگے
جابجا لوگ پڑھتے ہین بعضے

بعد کرتے تھے استعاذہ ادا
یعنے پڑھتے تھے اعوذ بعد ثنا

حضرتؐ کے نماز کی صفت اور نیت کا بیان

پس مقرر نماز کی نیت
فرض ہے دل سے ہی ای نیک صفت

کوئی صحابی سے اسکا استحباب
بھی نہ پہنچا ثبوت کو بصواب

پس ہے بدعت محدثون نے کہا
ہے ۲ اب ہین دیکھیو یونہی لکھا

کیونکہ نیت زبان سے ای مقبول
نہین منقول ہے ز فعل رسولؐ

کہ یقین بر حضور نیت دل
ایک تائید اس سے ہے حاصل

اور اٹھاتے تھے اپنے ہر دو ہات
پہلی تکبیر کے ہی جانیے سات

اور فقہائے حنفیہ سے بھی
یک جماعت سمجھ اسی پہ گئی

اور بعضے حدیث ابن ابی میر
آئی تکبیر کے لئے تاخیر

یہی مذہب ہے بوحنیفہ کا
اور محمد کا بھی یہی ہیگا

اور رفع یدین پر ای فہیم
آئی تکبیر کی بھی ہے تقدیم

پس یہ تینون بھی فعل حضرت سے
مختلف ہینگے گاہ گاہ ہووے

بوحنیفہؒ کا مذہب اول
ہے اسی پہ بھی احمد حنبلؒ

اور مذہب ہے جانیو دوسرا
شافعیؒ اور امام مالکؒ کا

اور آئے حدیثین ایسی بھی
مختلف یہ بھی ہیگا فعل نبیؐ

پر امامون مین اختلاف ہے جان
کہ کہین اپنے ہر دو ہاتھ کہان

اور ہے زیر ناف نزد امام
اور ہے بعضے شافعی کا کلام

یک روایت مین اختلاف بھی صاف
یا نہ ہے سینہ پہ یا بزیر ناف

اور ثنا اسکے بعد پڑھتے تھے
بعد وجہت وجہی اسکے

حنفیہ پاس وہ دعائین سبھی
خاص آئی نماز نفل مین بھی

پر طحاوی نے اختیار لکھا
پڑھی توجیہ یا کہ پہلے ثنا

وہ نہین ہے موافق سنت
محض لوگون مین ہو گئی عادت

اور بعد اعوذ بسم اللہ
پڑھتے تھے وہ رسول عالیجاہ

پڑھنا بسم اللہ ای نکو سیرت — جہاں بالاتفاق ہے سنت
لیک پڑھتے ہیں جہر و اخفا — ہی اماموں میں اختلاف آیا

بو حنیفہ و ثوری و احمد رح — بس یہ تینوں ائمۂ امجد
پنج اصحاب سے سن ای بھائی — دو روایت کہی ہیں اخفا کی

عمر فاروق و حیدر کرار — ابن مسعود اور ہے عمار
اور ابن زبیر عالی شان — ہی پانچوں علیہم الرضوان

اور جو مروی انس سے ای ذی شاں — کہ پڑھا میں نبی کے ساتھ نماز
اور ابو بکر اور عمر کے سات — اور عثمان ذی النورین کے سات

جہر بسم اللہ پس کسی سے بھی — نہ سنا ہوں نمازیں میں کبھی
ہیں یقین اس حدیث کے راوی — دار قطنی و احمد و نسائی

اور بسفر سعادت ای اکرم — دیکھیے اسطرح کیا ہے رقم
کہ کبھی جہر اور کبھی اخفا — پڑھتے تھے تسمیہ رسول خدا

اور اپنے کتب میں یوں لکھے — شارحان حدیث سے بعضے
کہ جو مروی ہی وہ حبیب اللہ — کہ پڑھتے تھے جہر بسم اللہ

تھا وہ تعلیم کے لئے پہچان — چونکہ گاہی نماز ظہر میں جان
جہر قرات پڑھے شہ امت — جہاں لیتی تا پڑھیں فلاں سورت

اور اپنی کتاب میں بصواب — ترمذی نے کیا ہی عقد دو باب
ایک دو ترک جہر بسم اللہ — اور لکھا ہی آمین ای آگاہ

کہ عمل اہل علم کا اکثر — تھا یہی از صحابۂ سرور
ابو بکر و عمر علی عثمان — اور دیگر صحابۂ ذی شان

تابعین کرام سے سفیان — جو ہیں ثوری سو مشہور جہان
اور ابن مبارک احمد رح — اور اسحق بھی ہے ای امجد

سب یہ کہتے ہیں جہر بسم اللہ — نہ کہیں بلکہ پڑھیں آہستہ
اور لکھا ہے دوسرا جو باب — ہی وہ اثبات جہر میں در باب

اس میں لایا ہی یہ حدیث تقی — ابن عباس نے روایت کی
کہ نمازوں میں وہ رسول اللہ — پڑھا کرتے تھی جہر بسم اللہ

ترمذی نے مگر کہا کہ یہ یاد — نہیں قوی اس حدیث کی اسناد
لیک قائل ہیں اسکے چند اصحاب — بو ہریرہ انہیں سے ہی در باب

اور ابن عمر و ابن زبیر — اور کئے تابعین ہیں بالخیر
ابن عباس کی حدیث مگر — بو ہریرہ کی بھی حدیث دگر

آئے ہیں نگے ثبوت جہر میں جو — کہا حاکم صحیح ہیں ہر دو
اور ابن الہمام نے اظہر — لایا ہی یوں ز ابن عبد البر

کہ بلا شبہ شعبی و نخعی — اور قتادہ و شیخ اوزاعی
عمر عبد العزیز نیک نہاد — اور زہری مجاہد و حماد

اعمش و بو عبیدہ بس یہ سب — رکھتے ہیں ترک جہر کا مذہب
بعضے حفاظ نے کہا ای فصیح — کوئی خبر جہر میں نہ آئی صحیح

مگر اوسکی سند میں ہے اخو شحال — کئے اہل حدیث قال و مقال
ابن تیمیہ دار قطنی نے — نقل لایا ہے اسطرح سے

جہر میں تسمیہ کے ای بھائی — نہ حدیث صحیح کوئی آئی
اور لکھے ترک جہر میں ای یار — آئے ہیں جو حدیث اور آثار

ہیں کثیر و صحیح و ارجح سب — بو حنیفہ کا ہے یہی مذہب
اور حضرت ز بعد بسم اللہ — پڑھتے تھے فاتحہ ای حق آگاہ

کہتے اسکے اخیر میں آمین — جہر میں جہر سر میں سر آمین
قوم بھی کر موافقت یکبار — کہتے آمین جہر سے پکار

اور احادیث ہے آمین کے ایک — جہر آمین بولنے میں دیک
یہی مذہب امام احمد کا — اور یہی شافعی امجد کا

جو ہے مذہب امام مالک کا　　آمین اس بات کا خلاف آیا

بوحنیفہ کے پاس ہے اخفا　　یعنی آمین کہنا آہستہ

ترمذی کی حدیث ای بھائی　　جہر دوسری دو بامین آئی

اور ترجیح جہر کو وہ دیا　　اور بخاری نے یونہی نقل کیا

کہا اصحاب و تابعین کا عمل　　ہیگا اکثر اسی پہ ای اکمل

پر روایت کئی ہین اہل صفا　　از جناب عمر بن الخطاب

کہ امام نماز جو ہوگا　　وہ کہے چار چیز آہستہ

کہ ثنا و تعوذ بسم اللہ　　اور آمین لسے خدا آگاہ

ابن مسعود کی بھی ای ذیشان　　ایسی ہی آئی روایت جان

اور سیوطی کی یک کتاب بنام　　سو ہے جمع الجوامع اسکا نام

ابی وائل سے آمین اے بھائی　　یہ روایت صحیح ہے آئی

کہ عمر اور علی ای نیک آئین　　تسمیہ اور تعوذ اور آمین

جہر کرتے نہ تھے کبھی اے یار　　یعنی پڑھتے نہ تھے یہ تینون پکار

اور ابن الہمام عالی شان　　ابی وائل سے ای نکو عنوان

دو حدیثین بجہر اور اخفا　　ہے بلاشبہ گرچہ نقل کیا

لیک ایسا کہا ہے اسنے نہ بھول　　کہ یہ ہر دو حدیث ہین معلول

ابن مسعود کی حدیث پہ ہان　　بے تردد مدار ہے پہچان

اور پس از فاتحہ وہ شاہ جہان　　کرتے تھے ختم سورۂ قرآن

جبکہ پڑھتے تھے صبح کی وہ نماز　　قرأت پاک آمین کرتے دراز

ساٹھ آیت سے تا بصد آیت　　پڑھتے اکثر وہ شافع امت

سورۂ قاف بھی کبھی پڑھتے　　سورۂ روم پڑھتے تھے گاہے

کرتے قرأت کی کبھی تخفیف　　اور سفر مین معوذتین شریف

در نماز صباح جمعہ کے روز　　پڑھتے تھے یہ دو سورۂ فیروز

سورۂ سجدہ پہلی رکعت مین　　سورۂ دہر دوسری رکعت مین

شافعیہ کا جانیے کیسر　　ہے یہان تک کہ عمل اسپر

کہ سوا اسکے دوسرے سورے　　نہین پڑھتے ہین صبح مین ہیگا

جب ہمارے یہان نہ فعل نبی　　نہین ثابت مداومت اسکی

کسی سورے کی کوئی وقت بیقین　　ہیگی مکروہ جانئے تعیین

اور طحاوی سے شیخ ابن ہمام　　نقل کرتا ہے ای نکو انجام

کہ وہ مکروہ تب ہوا ای سال　　کہ اسی کو سدا کرے لازم

جانین مکروہ اسکے غیر کو بھی　　اور اسکے سوا پڑھے نہ کبھی

نہین مکروہ کرنا ایسا ہو　　پڑھے ہے قرآن سے جو میسر ہو

یا کہ وہ قرأت رسول کو ہان　　گر پڑھے صبح مین تبرک جان

نہین مکروہ یہ چاہئے کہ کبھی　　پڑھے البتہ اور سورے بھی

اور وہ قرأت شریف رسول　　بے تردد ہے مستحب مقبول

لیک ہے شرط اور بھی سورے　　بے تعین کبھی کبھی پڑھ لے

تا نہ سمجھین عوام یون اصلا　　کہ نہ جائز ہے قرأت اسکے سوا

اور دو رکعت مین جمعہ کی ای یار　　پڑھتے دو سورے سید الابرار

جمعہ کی شب مین در نماز عشا　　بھی وہی آئی قرأت الا

اور سوا اسکے دوسرے سورے　　ہین طویل و قصیر قرآن کے

جبکہ جیتے تھے پڑھتے خیر بشر　　یونہی آئی حدیث ابن عمر

اور جو ہے فقہ کی کتب یونہین　　فجر اور ظہر مین طوال پڑھین

پڑھین اوسط ہی بعض عشا　　پڑھتے تھے مغرب مین بس قصار بجا

مصطفےٰ کو بیقین اہل بصر　　تھا بلا شک و شبہ اس ہی پہ

از مقرر حدیث اور آثار　　اندرین باب ہین بسیار

اور قرأت کے بعد کہہ تکبیر　　آگے حضرت رکوع مین تکبیر

کیا یہ تکبیر ہے بحال قیام
کہ ہدایہ مین دیکھ یونہی لکھا
احمد و شافعی کے پاس ای ہم
ہر دو جانب حدیث بن بیقیل
اور یہہ عادت ہی ترمذی کی سنو
پہلے لکھا ہے باب رفع یدین
پہلی تکبیر ہوتے تھے جب
پھر بحال رکوع آتے جب
اکثر اصحاب و تابعین کا عمل
شافعی اور احمد اسحاق
دوسرا باب اسکے بعد لکھا
ہے روایت کہ علقمہ نے کہا
مین بھی ویسی نماز با برکات
اور کہا ترمذی نے ایسی ہی
پھر کہا اہل علم سے بسیار،
قول سفیان ثوری والا
کی ہی مالک نے نقل از زہری
سنا والد سے اپنے عبداللہ
پہر نہ رفع الیدین ہی ای یار
اور عاصم بن کلیب شہیر
کہ نکرتے علی تھے رفع یدین
اپنی آنکھون سے مین کیا ہون نظر
اور مجاہد کہا پڑہا مین نماز

یا ہے جھکنے کے وقت ہی ای ہمام
نقل از جامع صغیر کیا
ہی یہ رفع یدین یہ تکبیر
لاتے ہین جا ہین انکو دلیل
کہ یقین اختلاف جس مین ہو
اسمین لایا ہی یہ خبر بے مین
وہ اٹھاتے تھے ہر دو ہاتھ کو تب
اور اٹھاتے تھے سر رکوع تب
تھا مقرر اسی پہ ای اکمل
کہا عامل اسکے تھے بو فاق
بہ حدیثین وہ باب مین لایا
ابن مسعود جو صحابی تھا
دیکھو پڑہتا ہون اب تمہارے ساتھ
ابن عازب کی بھی حدیث آئی
از صحابہ و تابعین کبار
ہے یہی اور اہل کوفہ کا
اور زہری نے ہی روایت کی
کہ کہا اسطرح وہ حق آگاہ
پہلی تکبیر کے سوا ایک بار
بدر جسکا ز تابعین ای میر
پہلی تکبیر کے سوا بے مین
کہ پڑہی جب نماز ابن عمر رض
پیچھے ابن عمر کے ای دمساز

قول اکثر کا ہی یہی ای خبیر
اور اٹھاتے تھے جب رکوع سے سر
اور احناف کے یہان ہی بین
یہ حدیثین سبھی بغیر قصور
عقد کرتا ہے اسکے وہ دو باب
کہ روایت کیا ہے ابن عمر
تا مبارک وہ ہر دو کہنے دن کے
تب بھی حضرت اٹھاتے ہر دو ہاتھ
پھر ہوی ہین جو مجتہد آگاہ
پھر ہر جحان این حدیث آیا ہے ایک
کہ نکرتے تھے جس مین رفع یدین
کہا اس طرح اپنے یارون سے
پس پڑہا اور کیا نہ رفع یدین
ابن مسعود کی حدیث وہ پین
بے تردد اسکے قائل ہین
اور امام محمد والا
بے تردد ز سالم ذی شان
کہ ہے تکبیر سنت ای دل
یہی قول امام ہے اشہر
تھا وہ لایا ہی جانیے یہ بات
اور عبدالعزیز ابن حکیم
پہلی تکبیر کے سوا بے مین
پہلی تکبیر کے سوا بے مین

کہ یہ جھکتے تھے ... کہے تکبیر
کہتے تکبیر ... سے ...
نہیں ... رفع یدین
ہین کتب مین حدیث کے مسطور
یونہی دو باب یان لکھا ہے صواب
مین نے حضرت طرف کیا ہون
ہر دو دست شریف ہوتے تھے
بعد اسکے لکھا ہے وہ یہ باب
شبل اور زاعی اور عبداللہ
ترمذی نے کیا اشارہ ایک
پہلی تکبیر کے سوا بے مین
کہ جو حضرت نماز پڑہتے تھے
پہلی تکبیر کے سوا بے مین
ہے بلا شبہ و شک حدیث حسن
یعنی بیشک اسکے عامل ہین
ہے موطا مین اپنے یون لایا
ابن عبداللہ بن عمر ایجان
جب جھکے اور جب اٹھا وہ سر
اسمین آثار آئے ہین اکثر
متعدد روایتون کے ساتھ
نقل لایا ہی اسطرح ای فہیم
پھر نہین وہ کئی ہین رفع یدین
مین نے دیکھا کہ نہ رفع یدین

اور اسود کہا کہ مین دیکھا
گئے حضرت عمر نماز ادا

ابن مسعود اور علی و عمر
مشتہر ہین بقرب پیغمبر

جب ہوا انکے خلاف مین منقول
وہ کیا جاے کسطرح سے قبول

ہوا عبد اللہ یون سخن پرواز
کہ بلا شبہ مین پڑھا ہون نماز

پہلی تکبیر کے سوا بے مین
نہ کئے ہین کوئی بھی رفع یدین

دیکھا وہ مسجد حرام مین آ
شخص یک ان نماز پڑھتا تھا

وہ اٹھاتا تھا ہاتھ ہر دو بار
کہا ابن زبیر اسکو ای یار

پہلے آنحضرت آپ کرتے تھے
بعد ازان اسکو چھوڑ ہی ڈالے

ابن مسعود نے کہا ہے مین
کئے جب تک رسول رفع یدین

ابن عباس سے بھی ہے مروی
کہ یقین عشرہ مبشر بھی

پس ہوا اس بیان سے اظہر
کہ ہین طرفین بھی حدیث اثر

رفع اور عدم رفع ہر دو بھی
کہ کبھی رفع عدم رفع کبھی

کہا ابن الہمام حبر کمال
قول و فعل ایسے در اوائل حال

پس نہین دور ہے یہ امر سنو
کہ یہ شی بھی اسی قبیل سے ہو

یعنے زانو پکڑتے قوت سے
اور رکھتے تھے انگلیان کھلے

اور سجدے مین انکو کرنا ضم
یعنے رکھنا ملے ہوے باہم

اور دو آرنج اپنے پہلو سے
شاہ کونین دور رکھتے تھے

اور تسبیح بولتے تھے ۳ بار
یہہ ہے اول کمال کا مقدار

یعنے ہو پانچ سات یا نو بار
بعضے دس بار بھی کئے ای یار

لیک یہ سب ہی منفرد کے لئے
اور لازم امام کو ہے ہولے

عمر عبد العزیز با تمییز
جب خلیفہ تھا معدلت انگیز

کہ نماز اسکی ہے مشابہ تر
بالیقین با نماز پیغمبر

کہ رکوع و سجود کی تسبیح
پڑھین دن رات اور صاف صحیح

پہلی تکبیر کے سوا بے مین
نہ کئے ہین عمر بھی رفع یدین

بعد ابن عمر کو بھی دیکھے
کہ نہ رفع یدین وہ بھی کئے

لایا ابن ہمام ای آگاہ
علقمہ نے سنا ز عبد اللہ

حضرت سید البشر کے ساتھ
اور ابو بکر او عمر کے ساتھ

اور نہایہ مین دیکھیے بالخیر
یون روایت کئے ز ابن زبیر

جبکہ جاتا رکوع کے اندر
اور اٹھاتا تھا جب رکوع سے سر

کرنہ ایسا نماز مین ای عزیز
کیونکہ ہے یہ بھی ایک ایسی چیز

یعنے بیشک یہ حکم اول تھا
اور منسوخ بعد اسکے ہوا

جانو رفع الیدین ہم بھی کئے
جب وہ چھوڑے ہین ہم بھی چھوڑ دئے

پہلی تکبیر کے سوا بے مین
نہین کرتے تھے گاہ رفع یدین

پس کہی جائیگی یہی اب بات
کہ دو باتین بھی پائے مین اثبات

یا اوائل مین فعل رفع کا تھا
اور منسوخ اسکے بعد ہوا

بے تردد نماز مین تھے مباح
بعد منسوخ ہو گئے بفلاح

اور حضرت رکوع جب کرتے
سخت زانو پہ ہر دو کف دہرتے

تین حالت مین انگلیونکے جان
کھلے رکھنا رکوع کے درمیان

حال احرام اور تشہد مین
حال اصلی پہ انکو رکھین

سیدھی رکھتے تھے پشت وہ سرور
رکھتے تھے پشت کے برابر سر

اور ہی افضل کہ تین سے ہو زیاد
لیک وہ طاق ہووے در تعداد

بعضے یہ قدر بھی لکھے ای حبیب
کہ وہ قدر قیام کے ہو قریب

کہ رعایت وہ قوم کی بھی کرے
کہ ضعیف اور ناتوان بھی رہے

ساتھ انکے امام دین مالک
مقتدی تھا کہا پس اے سالک

کہ رکوع و سجود کا مقدار
اسکو رہتا تھا اسقدر ای یار

اور نہی جب سجود کرتے تھے
آگے زانو زمین پہ دہرتے تھے

بعد رکھتے دو ہاتھ ای گیانی — اور بجا لاکے رکھتے پیشانی
اور مذہب ابو حنیفہؒ کا — احمد و شافعیؒ والا کا
مذہب مالکی اور اوزاعی — پہلے رکھنا ہی دو نو ہاتھ کو ہی
یعنے دو دست و پا بھی دو زانو — جبہ و بینی ہے یک عضو جانو
اور ہے مکروہ گر اٹھیگا ایک — کہا ابن ہمام یونہی دیک
اس طرح پر کہ دو بغل سے بھی — ہوتی ظاہر سپیدی ای بھائی
اور سجدہ مین سر کو جب رکھتے — درمیان ہر دو کف کے رکھتے تھے
کبھی کرتے تھے اس قدر تاخیر — کہ سمجھتے تھے لوگ تب ای میر
ای برادر رکوع و سجدہ مین — یونہی قومے مین اور جلسہ مین
حد ادنے یہ اسکا ہی سن لے — پشت کے ہاڑ خوب سیدہے
جانیو ہے نماز کی چوری — پوچھے چوری نماز کی کیسی
ہے حذیفہ نے ایک دن دیکھا — شخص کوئی نماز پڑہتا تھا
ہوا فارغ نماز سے وہ جب — ہے حذیفہ بلاکے پوچھا تب
گر مریگا تو اس ہی حالت پر — تو موا ہوگا غیر فطرت پر
شافعی اور امام احمد پاس — ابو یوسف کے پاس یہو سواس
اور جلسہ بھی دو سجود کے بیچ — فرض ہین یہ امور سب یہین
قول کرخی سے واجب آگی نی — اور سنت بقول جرجانی
اور ز بعض ائمہ مذہب — نقل شمنی کیا ہے یون سن اب
تو اعادہ نماز کا ہی کرے — یعنے لازم ہو وہ دہرا کے پڑہے
کہ امام محمد ای مقبول — ترک تعدیل ہے ہوا مسئول
خوف رکھتا ہون نہین کہ اسکی نماز — ٹوٹ جاویگی اور نہ ہوگی جواز
دوسری رکعت کیواسطے اٹھتے — ہاتھ ہر دو زمین پر رکھتے
اس مین ہے اختلاف فقہا کا — یعنے اس بیٹھنے کا حکم ہے کیا

کہے بعضے کہ قبل پیشانی — رکھے اپنی زمین پر بینی
سن یہی ہی کہ اپنے دو گھٹنے — آگے ہاتھون ہی کے زمین پر رکھے
اور کرتے تھے سجدہ شاہ انام — ہفت اندام پر ای نیک انجام
اور سجدہ مین گر دو پاؤن اٹھی — تو بلاشک نماز ہی جائے
اور سجدہ مین شاہ موجودات — رکھتے پہلو سے دور سر دو ہات
دونون بھی شکم کو اپنے — اپنے زانو سے دور رکھتے تھے
اور رکوع و سجود کے مقدار — کرتے قومہ جلسہ بھی ای یار
اس نماز شریف کو ہر روز — اب فراموش کردئی ہین مگر
ڈھیل کرنیکے باب مین اشہر — ہان احادیث آئی ہین اکثر
اور ارشاد یون کئی ہر ور — کہ یقین چور ہین نہین سب بدتر
گئے ارشاد وہ رسول انام — کہ رکوع و سجود نا ہو تمام
اور رکوع و سجود کو اصلا — آہ وہ نہین تمام کرتا تھا
کیا کیسی نماز یہ تو ادا — نہ حقیقت مین تو نماز پڑہا
یعنے دین محمدی کے سوا — دوسرے دین پر موا ہوگا
بس رکوع و سجود مین آرام — اور دونون کے درمیان مین قیام
بو حنیفہ بھی اور محمد پاس — یہان دو قول ہین آر مز شناس
قومہ و جلسہ سنت آئے قولے — مالکی بھی اسی پہ ہین بعضے
کہ رکوع و سجود کی تعدیل — گر کبھی فوت ہوویگی بیقبل
اور ایسا ہی سرخسی بھی کہا — اور ابن ہمام نے لایا
جو کہا کوئی نماز کے درمیان — گر کبھی چھوڑ دیگا اطمینان
اور ہے مروی جناب پیغمبر — دوسرے سجدے سے جب اٹھاتے سر
بیٹھتے تھوڑا اور کرتے قیام — جلسہ استراحت اسکا نام
بعضے سنت کہی ہین اسکو جان — جیسے مذہب کے شافعی کا عیان

سجدہ

تعدیل ارکان

جلسہ استراحت

کہ روایت کیا ہے ایسا ہی ۔۔۔ مالک ابن حویرث ای بھائی
ہین اسی پر ثلثہ امجد ۔۔۔ بوحنیفہ و مالک و احمد رح
نقل نعمان کیا ہے ای دلبند ۔۔۔ ابی عیاش کا جو ہی فرزند
پہلی رکعت مین از سجود دوم ۔۔۔ اور یونہی برکعت سیوم
ابن مسعود سے بھی اے دلبر ۔۔۔ اور علی و عمر و ابن عمر
یونہی مروی ہی بالیقین دریاب ۔۔۔ ہین یہ بیشک اکابر اصحاب
جبکہ انکا عمل رہے ایسا ۔۔۔ وہی اکثر عمل ہو حضرت کا
اس طرح بولتے ہین تینون امام ۔۔۔ کہ اسے صحبت رسول انام
اور وہ جلسۂ استراحت کا ۔۔۔ سرور دین سے اوسنے جو دیکھا
اور اٹھتے کیوقت ہر دو ہات ۔۔۔ رہے زانو پہ ہی ای نیک صفات
کیونکہ اس باب مین سن ای بھائی ۔۔۔ ابو وایل سے ایک حدیث آئی
اور روایت کیا ہی ابن عمر ۔۔۔ کہ کئے سب کو منع پیغمبر
یہ حدیثین سمجھ ای فرخ پے ۔۔۔ ابو داؤد کی کتاب مین ہے
لیک ہاتونکو اپنے رکھ بہ زمین ۔۔۔ اٹھنا جائز ہی اسکے پاس یقین

تشہد کا بیان

بیٹھنے در قعود اسپر ہی ۔۔۔ اور رکھا کرتے پاؤن سیدھا بھی
پہلے قعدہ مین شافعی کے پاس ۔۔۔ بس یہی طور ہے بلا وسواس
دوسرے قعدہ مین افتراش نہین ۔۔۔ پر تورک ہی انکے پاس یقین
اس طرح پر زمین پہ بیٹھتے ۔۔۔ کہ سرین جانئے زمین سی لگے
شافعی پاس جانو نہین بھی ۔۔۔ ہی یہ طور تورک ای بھائی
کیفیت ہیگی بوحمید اسکی ۔۔۔ اسنے کی ہی روایت ایسی ہی
دوسرے قعدہ مین چارگانہ سے ۔۔۔ بھی تورک ہی پاس احمد کے
دو تشہد ہین جس نماز مین تان ۔۔۔ دوسرے قعدہ مین ہی تورک جان

بعض بولے وہ جلسہ حاجت کا ۔۔۔ ضعف پیری کے عذر ہی سے تھا
کیونکہ دوسری حدیث ہی مستقیل ۔۔۔ ہی یہ تینون امام کی بھی دلیل
کہ صحابہ کو مین بہت دیکھا ۔۔۔ جبکہ کرتے تھے وہ نماز ادا
سر اٹھاتے جو دوسرے سجدے سے ۔۔۔ وہ بھی اٹھتے تھے بیٹھتے نہ تھے
ابن عباس اور ابن زبیر ۔۔۔ جیسے یہ اصحاب پاک ہی بالخیر
اور مقرب تھے مصطفے کے سدا ۔۔۔ پیروی مین بھی آپ کے یکتا
وہ روایت بن حویرث کی ۔۔۔ شافعی کی دلیل جو ہیگی
بیس دن سے نہین زیادہ تھی ۔۔۔ پس ہے نعمان کی حدیث قوی
عذر پیری کے ہی سبب ہوگا ۔۔۔ یہ نہین تھا عمل ہمیشہ کا
یہی سنت ہی بوحنیفہ پاس ۔۔۔ پاس احمد کے بھی ای نکتہ شناس
کہ مین دیکھا ہون شاہ موجودات ۔۔۔ اٹھتے زانو پہ رکھ کے دونو ہات
ہاتھ پہ اعتماد کرنے سے ۔۔۔ یعنے ہاتون کو ٹیک کر نہ اٹھے
اور وہ جلسہ استراحت کا ۔۔۔ پاس مالک کے بھی نہین ہیگا
اور ہمارے یہان بھی ای دمساز ۔۔۔ جانئے عذر کیلئے ہے جواز
اور تشہد مین بیٹھتے تھے جب ۔۔۔ پاے چپ کے تئین بچھاتے تب
ہر دو قعدون کے درمیان سن اب ۔۔۔ بوحنیفہ کا ہے یہی مذہب
پاؤن ڈالون کو جو بچھاتے ہین ۔۔۔ اسکیتئین افتراش کہتے ہین
اسکو کہتے تورک ای اکرم ۔۔۔ سیدھی جانب نکال ہر دو قدم
در نماز صباح ای فاخر ۔۔۔ جبکہ ہی یک ہی قعدۂ آخر
اندرین باب شافعی کی دلیل ۔۔۔ ساعدی کی حدیث ہی بتفصیل
اور مالک کے پاس ای فرخ پے ۔۔۔ ہر دو قعدون مین بھی تورک ہے
اور محمد کے پاس سن یہ بات ۔۔۔ افتراش آیا در ہمہ جلسات
بوحنیفہ کی حجت ای بھائی ۔۔۔ ہی بلا شک حدیث مسلم کی

اور دو سرے بھی آئے ہین اخبار
اور شفقت ہو اقرانش مین ہی
کہ وہ پیری کا ہی سبب ہوگا
اور تشہد وہ جبکہ پڑہتے تھے
کہتے لفظ پر اشارہ کرین
کہ شہادت مین لا کہیگا جب
اکثر اصحاب تابعین کرام
چارو مذہب مین سنیت اسکی
علماے قدیم از احناف
اور جدیدین صحیح ترتعلیل
شیخ شمنی محقق والا
بیچ کی انگلی اور انگوٹہے سے
اور یونہی کہا ابو جعفر
کہ پیمبر اشارہ کرتے تھے
اور کتاب محیط مین لکہا
بو حنیفہ امام اعظم پاس
اور علامہ شیخ نجم الدین
کہ اشارہ کرین تشہد مین
بہت اخبار اور بہت آثار
اور احادیث کے کتب مین بہی
وائل ابن حجر صحابی سے
اور بہت ہین ابن کثیر کی دلیل
اور فارغ ہو جب تشہد سے

مطلق اقرانش ہین ای یار
پس ہے افضل بغیر شبہ ہی
یا دعا ئین طویل پڑہنے کا
اپنے زانو پہ ہاتھ دہرتے تھی
جانئے اختلاف ہے ایمن
انگلی کلمے کی بس اٹہاوی تب
فقہا اور محدثین عظام
ہینگی ثابت دلیل سے انکی
اسکی تصریح کردئیے ہین صاف
دیکھ اسکے ثبوت پر یہ دلیل
ابو یوسف سے ہی یہ نقل کیا
بعد اسکے سمجہ تو حلقہ کرے
جو محقق فقیہ ہے اشہر
پس کرین ہم بہی جانو ایسی لئو
کہ یقین بعضے عالمون نے کہا
اور محمد کے پاس ہو سو اس
دیکھئے اسطرح کہا ہے یقین
فعل سنت ہے یہ یقین سمجہین
اندرین باب کے ہین ای یار
ہین روایات آئے ای بہائی
متعدد روایتین لائے
اگر لکہون انکو نسخہ ہووے طویل
سرور دین درود پڑہتے تھے

قعدہ اول اور آخر کا
اور تورک مین آئین جواخبار
اور ہمیوہ رسول جن و بشر
ہاتہ سیدہی کے انگلیون سے یقین
لیک قول ہے یقین اشہر
اور جیسا دم کہیگا الا اللہ
ہین اشارہ و عقد کے قائل
بو حنیفہ و صاحبین کے پاس
گرچہ پہلے پہنین کچہ خلاف آیا
عقد کس طرح کیجئے اس کا
کہ کرے پہلے ای نکو محضر
پہر اشارہ کرے بہ سبابہ
اور امام محمد فاخر
اور امام ابو حنیفہ کا
رفع سبابہ ہمین ای یار
ابو یوسف سے بہی بغیر گمان
کہ بلا شک ہمارے مذہب کے
علما کوفے اور مدینے کے
پس ہے اولیٰ عمل اسیکے اپر
ابو داؤد و نسائی والا
کہ شہادت کے پاس حلقہ کری
اکتفا اب کیا اسی پہ مین
دار قطنی نے دیکہ ای بہائی

قید انمین تو کچہہ نہین آیا
یہان احناف کہتے ہین ای یار
کبہی اسپر کئے کبہی اسپر
کرتے عقد و اشارہ سرور دین
اور آئے اسی پہ ہین اکثر
رکھے انگلی کو اپنے ای آگاہ
اسکو ثابت کئے ہین ای عاقل
بہی ہے ثابت کہو امر ہو سو اس
لیک اکثر کئے ثبوت اس کا
ہے ائمہ مین اختلاف آیا
قبض ہے شبہ خنصر و بنصر
یعنے کلمے کی انگلی کو ہی اٹہا
دیکھئے اس طرح کیا ظاہر
بہی یہی قول ہے جو لسے کہا
ہے تشہد مین سنت سالار
یونہی لائے ہین روایت ای ذیشان
متفق ہین روایتین سارے
بے تردد تمام یونہی کہے
ایسے ہی قول آئی ہین اکثر
عبد رزاق ابو یعلیٰ
بیچ کی انگلی اور انگوٹہے سے
یہ بہی کافی ہے طالبو کی تسکین
ابو مسعود سے روایت کی

که یه فرماتے ہیں رسول خدا　جو مسلمان کرے نماز ادا
اور نہ بھیجیگا وه درود اگر　مجھ پہ اور میرے اہلبیت پر

نه نماز اسکی ہوویگی مقبول　یاد رکھ اس حدیث کو مت بھول
ورقعود اخیر لے صاحب　مصطفےٰ پر درود ہے واجب

شافعی پاس ہے یه واجب جان　اور سنت ہے حنفیه کے یہاں
اور اکثر درود کے صیغے　ہیں حدیثوں میں مختلف آئے

جو ہے اشہر درود ابراہیم　ہے وه کافی نماز میں ای فہیم
اور بعد از درود پڑھنے کے　شاه عالم دعا بھی کرتے تھے

ابن عباس نے کہا اے فہیم　اس دعائے شریف کی تعلیم
کرتے تھے اسطرح نبی ایجان　جونکه سکھلاوین سورۂ قرآن

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ

اور یوں مرتضیٰ علی نے کہا　که شه انبیا حبیب خدا

پڑھتے تھے یه دعا یقین ای کریم　درمیان تشہد و تسلیم

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ

اور دوسری حدیث میں آیا　پڑھے بعد از سلام کے تو دعا
ہو سکے یه بھی وه رسول امین　که پڑھی ہوں دو جا پہ بھی یقین

کبھی آگے سلام کے لے ہمام　اور پڑھی ہیں کبھی ز بعد سلام
اور تھی حضرت امام معصومین　چاہی بخشش گنه کی جو یا این

یا ہے عجز و عبودیت کا شعار　یا ہی تعلیم امت ای ہشیار
اور تشہد کے بعد شاه امام　سیدھے اور ڈاوین پھیرتے تھے سلام

جونکه اسدم سفیدی رخسار　خوب آتی نظر میں ولیسار
اور مخاطب سلام میں سن تو　رکھتے تھے قوم اور فرشتوں کو

اور دو جانب پھیرتے تھے سلام　سرور دین کا یه عمل تھا مدام
شخص بندره ز کل اصحاب　راوی ہیں اس حدیث کے دریاب

بو حنیفه کا ہے یہی مذہب　احمد و شافعی کا بھی مذہب
اور ہے مالک کے پاس ایک سلام　روبرو اپنے منہ کے ہی اہتمام

ایک حدیث عائشه کی جو آئی　مستند ہے امام مالک کی
پڑھتے شب میں نماز جب سالار　کرتے اسوقت یه ہیں بیدار

ایک جانب ہی پھیرتے تھے سلام　بیان کرتے ہیں گفتگو اعلام
ہمین ہے ذکر یک سلام یقین　نفی دوسرے سلام کی تو نہیں

بلکه ساکت ہی ہو سکے یه بھی　که وه دوسرا سلام حق کے نبی
پست کہتے تھے شاید ای مسعود　که تھی بیداری اہل کی مقصود

کہا احمد امام ذو الاکرام　پہر اعلام تھا وه ایک سلام
بعد از ان دوسرا سلام آیار　کہتے آہسته سید ابرار

اور ایسا کہے ہیں بعض اعلام　که کریں منه کے سامنے جو سلام
وجه اسکا ہی ہے ای دمساز　کرتے قبلے کے سمت ہی آغاز

کرتے پھر التفات ہر دو طرف　پست آواز کرتے ای اشرف
اور حضرت نماز میں زنہار　نہیں کرتے تھے التفات ایار

کہتے ہیں التفات بوجہ لے　پھیر گردن ادہر ادہر دیکھے
گوشه چشم کی نظر لے امین　داہنی حکم التفات نہیں

اور کروه بھی نہیں وه نظر　ہے ہدایه میں یه بھی ای دلبر
ہے حدیث صحیح لے دمساز　جبکه مومن کھڑے رہے بہ نماز

اپنے وجہ کریم سے وه رب　ہو کے متوجه اسکے جانب تب
جبکه وه بنده التفات کرے　یعنے گر غیر کے طرف دیکھے

حق کہے اسکو ای ابن آدم
ہو تو متوجہ مجھ طرف ہی بجا
بار سیوم جب التفات کرے
اور رونیکا طفل کے آواز
اور نماز اوسکی ماں جو پڑہتی ہو
سرور دینؐ اسے اٹہاتے تھے
کرکے انکی یقین رعایت حال
وہی عمل کثیر ہے سمجھو
یا کرے ایسا کام ای دمساز
اس سے فاسد نماز ہو بیقیل
ہاتھہ یا سر سے یا کہ انگلی سے
اور حضرت نماز مین ای یار
حنفیہ پاس کوئی با آواز
اور ز درد و مصیبت دنیا
اور بحاجت نماز کے درمیان
اور بلا عذر وہ نہین ہی جواز
یا ہو بیماری اور مرض کا سبب
یا کرے مقتدی کہ تا اس سے
کہ یہ ہیگا نماز سے ہمراز
کہ تنحنح سمجھ وہی سے گا
بند کرنیسے چشم کو بھی ہان
کہے بعضے کہ حق یہی ہے یقین
تب نہ مکروہ چشم پوشی ہو

کس طرف دیکھتا ہے تو اسدم
یعنے اب تو میرے طرف منہ لا
یعنے جب جب ادہر اُدہر دیکھے
جبکہ سنتے تھے مصطفےؐ بنماز
نہ خلل ہو خشوع مین اسکو
دوش اطہر پہ تب بٹہاتے تھے
سجدہ کرتے دراز غیر ملال
کام عادتین جو دو نا تہی ہو
سمجھے جاوے کہ وہ نہین بہ نماز
جو ہی کم اس سے ہی وہ عمل قلیل
اسکا رد سلام تب کرتے
گریہ کرتے تھے در دہی لبیا
رووے بے شبہ اسکی جاوے نماز
رونا آواز سے نہین ہی روا
کبھی حضرت کہکارتے تھی جان
کہ بلاشبہ اس سے ٹوٹے نماز
چھینک کی حکم مین وہ ہووے جب
کرے آگہ امام کو لینے
ان دو صورتین بھی نہ ٹوٹے نماز
کہ حروف اسسے ہجا ہون پیدا
نہ کہین منع صاف آیا جان
بند کرنیسے گر سکے تسکین
بلکہ ہو ویگا مستحب سمجھو

کیا ہی بہتر ہے اور کوئی بہتر
جب کرے التفات دوسری بار
حق تعالی بھی اپنا وجہ کریم
کرتے تخفیف تب نماز اندر
اور بچہ کبھی نماز مین آ
کبھی آتے حسنؓ ہو یا کہ حسینؓ
ایسے باتین جو آئے ای عاقل
جیسے دستار باندہنا ای یار
یا پیا پے ہو اس سے تین افعال
اور حال نماز مین ای ہمام
پر تھا یہ در اوائل اسلام
آتا سینے سے آپکے آواز
اور نہ آواز سے اگر رووے
خوف عقبی سے رونا با آواز
بولتے ہین تنحنح اسکو مگر
ہی یہی جانو عذر اور حاجت
یا ہو آواز صاف کرنے یقین
یا مصلی وہ اس سبب کرے
شیخ شمنی نے یون ہی ذکر کیا
اور حضرت نماز مین سنئے
ہے کراہت مین اختلاف اسکی
تفرقہ ایک ہو ویگا حاصل
کہ خضوع و خشوع اور حضور

کہ طرف اسکے تو کرے جو نظر
پھر کہے یونہی اسکو وہ داور
پھیرلیتا ہی اس سے تب ای فہیم
طفل کے حال پر شفقت کر
متعلق وہ شاہ سے ہوتا
پشت اشرف پہ بیٹھتے تہین
نہین عمل کثیر مین داخل
پہنتا پیرہن ہو یا کہ ازار
ہین یہ عمل کثیر کے اشغال
کرتا حضرت کو آکے کوئی سلام
بعد منسوخ ہو گیا اسے ہمام
مثل آواز اشیا بہ نماز
اس سے نقص نماز نا ہووے
ہی روا اس سے نا ہو نقص نماز
عذر ہے پہ روا نماز اندر
کہ نہ بچنے کی اس سے ہو طاقت
تب بھی وہ مفسد نماز نہین
تا کہ یہ بات جان لین جو سنے
اور ہدایہ مین اسطرح لایا
نہین آنکھونکو بند کرتے تھے
اور ہی مکروہ ہمارا پاس دلے
اور مشغول اسکا ہو گا دل
پادی اس سے بھی تفرقہ ہو دور

وہ تو مقصود در عبادت ہے | اور وہی جان روح طاعت ہے
جو کہ ذکر دعا پڑھا کرتے | اور صحابہ کو حکم فرماتے
سلکے تبیان میں کئے اعلام | از گروہ محدثین کرام
جیسے حصن حصین جزری کی | اور اذکار شیخ نووی کی
اور لکھا ہوں نسخہ یک میں بھی | مختصر تر سعادت ابدی
وہی لکھتا ہوں اب میں با اعجاز | کہ جو حضرت پڑھی ہیں بعد نماز

اب میں لکھتا ہوں وہ بیان اذکار | کہ ز بعد نماز وہ سالار
اور دعائیں یہ مختلف اوقات | جو پڑھی ہیں امام موجودات
مستقل میں کتب لکھی ای خبیر | عربی معتبر طویل و قصیر
اور ہندی کے درمیان بھی لقین | لکھا ظفر جلیل قطب الدین
اسمیں اوقات مختلف کی دعا | دیکھ با ترجمہ کیا املا
آئے ہیں جب دعائیں ای ذیشان | نثر لکھتا ہوں دیکھ صاف بیان

وے اذکار و دعوات جو حضرت سید کائنات نماز کے بعد پڑھتے تھے

روایت ہے ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ حضرت جب سلام نماز سے فارغ ہوتے تین بار استغفار کرتے اور یہ دعا پڑھتے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ روایت ہے عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہ حضرت سلام نماز کے بعد نہیں بیٹھتے تھے مگر اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ آخر تک پڑھنے کے مقدار۔ روایت کی ہے ان ہر دو حدیث کی مسلم نے اور استغفار تین بار اس لفظ سے آیا ہے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ اور ترمذی کی حدیث میں مطلق واقع ہوا ہے کہ جب سلام سے فارغ ہوتے تھے تین بار استغفار کرتے۔ اور امام اہل شام اوزاعی علیہ الرحمۃ سے پوچھے کہ کیفیت استغفار کی کیا ہے جواب دیئے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اور امام نووی نے کہا کہ استغفار سب اذکار پر مقدم ہے اسکے بعد اللّٰهم انت السلام آخر تک اسکے بعد لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور مسلم کی حدیث میں آیا ہے کہ یہ ذکر بلند آواز سے کرتے تھے۔ اور ایک روایت میں معوذتین کا پڑھنا بھی آیا ہے اور قل ہو اللہ احد ہر نماز کے بعد دس بار پڑھنے کی بڑی فضیلت ثابت ہے اور حضرت نے معاذ ابن جبل کو وصیت کی کہ ہر نماز کے بعد کہو اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ اور فرمایا واللہ میں دوست رکھتا ہوں تجکو ای معاذ بس ترک مت کر پڑھنا اسکا ہر نماز کے بعد اور روشہور نماز صبح اور نماز مغرب کے بعد کلام کے آگے اور ایک روایت میں نماز سے پھر نیکے آگے اور نماز بدلنے کے آگے دس کلمہ لا الٰہ الا اللہ وحدہ آخر تک پڑھنا نامہ اعمال میں نیکیوں کے لکھا جانے اور گناہوں کے مٹانے اور درجات کے بلند کرنے میں اثر عظیم رکھتا ہے اور فرائض کے بعد معقبات کے پڑھنے کی بڑی فضیلت آئی ہے یعنی سبحان اللہ تیتیس بار الحمد للہ تیتیس بار۔ اللہ اکبر تیتیس بار اور لا الٰہ الا اللہ وحدہ قدیر تک ایکبار۔ اور ایک روایت میں اللہ اکبر چونتیس بار آیا ہے یہ روایت کی اسکی مسلم نے اور جامع الاصول میں نسائی نے اور مشکات میں امام احمد اور دارمی نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہم کو حکم ہوا کہ ہر نماز کے بعد تسبیح و تحمید و تکبیر ہر ایک تیتیس بار پڑھا کریں۔ ایک انصاری نے دیکھا کہ ایک مرد نے کہا کہ

آیا تم کو رسول اللہ نے حکم کیا کہ ہر نماز کے بعد تسبیح و تحمید و تکبیر ہر ایک تیس تیتیس بار پڑہین۔ انصاری نے کہا ہان۔ اس نے کہا اگر ہر ایک پچیس پچیس بار پڑہین اور تہلیل کو بھی اسمین داخل کرین۔ جب صبح ہوی وہ انصاری حضور نبوی مین حاضر ہوا اور اپنا خواب ظاہر کیا۔ حضرت نے فرمایا کہ ایسا ہی کرو جیسا اس نے کہا پس جب حضرت کا بھی حکم ہوا تو مسنون ہوا۔ اور ایک روایت مین بخاری کے ہر ایک دس بار۔ اور ایک روایت مین مسلم کے ہر ایک گیارہ بار بھی آیا ہے کہ جملہ تینتیس بار ہوتے ہین اور اس ورد کا حکم سونے کے وقت بھی آیا ہے کہ حضرت نے فاطمہ زہرا و علی مرتضی کو اسکی تعلیم کی۔ اور فرض کے بعد آیۃ الکرسی پڑہنا بھی آیا ہے چنانچہ نسائی نے اپنے سنن مین لایا۔ اور طبرانی نے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کو بھی زیادہ کیا ہے۔ اور حفاظ حدیث سے ایک جماعت اس حدیث کی روایت کی اور اسکی صحت پر گئی ہے تنبیہ شیخ ابن الہمام نے تصریح کی ہے کہ حدیثون مین بعضے دعائین اور اذکار جو نماز کے بعد آئے ہین اون کا وصل فرض کے ساتہہ ہی لازم نہین۔ بلکہ سنت کے بعد بھی اونکا پڑہنا کافی ہے۔ لاکن چاہیئے کہ سنت کے بعد از ان چیزون مین جو نماز کے تابع نہین مشغول نہ ہو۔ اور سنن ابی داؤد مین ابی رمثہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت کے ساتہہ جو تکبیر اولی پائی تھی سلام کے بعد کھڑا رہا تا سنت ادا کرے۔ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اوسکے کندہون پکڑ کر ہلایا اور کہا کہ بیٹھ۔ کیونکہ ہلاک نہ ہوے اہل کتاب مگر اس واسطے کہ انکی نمازمین فصل نہین تھا۔ پس حضرت نے بھی اس بات کو پسند کیا۔ پس بعضے مختصر اذکار و ادعیہ سے فصل کرنا مختار ہے۔ اور جو دعائین اور اذکار کہ دراز ہون سنت کے بعد پڑہے اور وہ جو آیا ہے مغرب کے سنت کیلئے جلدی کرو یہ آیت دس بار لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ قَدِيْرٌ تک پڑہنے کے منافی نہین یعنی اسقدر پڑہنا اس جلدی کے برضد نہین اور اگر سنت کے بعد پڑہے یہ بھی فرض کے بعد پڑہنے کے منافی نہین کذا فی الامداد

سجدۂ سہو کا بیان

سہو و نسیان رسول سے ہرگز ویسے اقوال مین نہین جائز
لینے پہنچانے بیچ حکم خدا اور دینے مین بہی خبر کے بجا
خواہ غیر نماز یا بہ نماز ہے بہ قول صحیح سہو جواز
دیکھو فرماتے ہین وہ حق کے نبی دئے جاتا ہون مین فراموشی
سہو سب حرمین ہوا ای یار مصطفی سے نماز مین پنج بار
شافعی پاس ای نیکو انجام سجدۂ سہو ہیگا پیش سلام
وہ حدیث اسکی ہے سند جسمین آئی ہے جو صحاح ستہ مین
کہ گئے سجدۂ سہو کا ای ہمام سرور انبیا زبعد سلام

اب مین لکھتا ہون کچہ تفصیل عدد سجدۂ سہو کا بیان تھوڑا
کہ علاقہ رکھے وہ با اخبار اور بالغ سے بہی ای ہوشیار
سہو و نسیان ہے نبی سے محال اور ہو اختلاف در افعال
ایمین ہے حکمت خدا شامل اقتدا تا نبی کی ہو حاصل
تا جو مشروع اسکی جبر و جزا ہووے ٹھہراون سنت اسکو سدا
کبھی سجدہ سلام کے آگے کبھی بعد از سلام کے بھی کئے
اور بعد سلام ہیوا س ہے مقرر ابو حنیفہ پاس
کہ روایت کیا ہے ای آگاہ ابن مسعود جو ہے عبد اللہ
اور ابن ماجہ اور ابو داود عبد رزاق و احمد و مسعود

یون روایت کی ہے ثوبان نے / کہ رسول کریم فرمائے
کہ ہر اک سہو کے لئے جانو / ہین ز بعد سلام سجدے دو

یہ بلا شبہ قول سرور ہے / قول تو فعل سے قوی تر ہے
اور اقوال چند صحابۂ خاص / اولا سعد بن ابی وقاص

ابن مسعود اور ابن زبیر / ابن عباس باصفا بالخیر
اور جو یاسر کا ہے پسر عمار / قول ان سب کا یہی ہے ای یار

اور بلا شبہ حنفیہ کے یہان / پانچ ہین موجبات سہو کے جان
یعنے واجب کا ترک اور تکرار / اور تکرار رکن بھی ای یار

اور تقدیم رکن کی ای خیر / اور ایسا ہی رکن کی تاخیر
الغرض جب توجہ اشرف / ہوتی خیر الوری کی ایکطرف

اور بغلبہ وجہ استغراق / سہو ہوتا تھا بر شہ آفاق
لیک شک آپکو نہ ہوتا تھا / کہ مین اب کتنی رکعتین پڑہا

سہو مین جزم اک طرف ہیگا / جزم اک سو نہ شک مین ہے ایسا
اور فرماتے شک ہی شیطان ہے / جونکہ آئی حدیث یہ سنئے

بو ہریرہ سے لائے ہین شیخین / کہ کہے یون پیمبر ثقلین
جب تمہارے سے کوئی نماز پڑہے / جا تو شیطان اسکے پاس آوے

اور اسے ڈالتا ہے شک ایسا / کہ کیا کتنی رکعتین وہ ادا
پاک تہے ایسے شک سے وہ سالار / دخل شیطان نہ تھا وہان زنہار

یہ خصیصہ ہے انبیا کا یقین / بات حاصل ہے دو سرور کو نہین
پس اسیواسطے وہ خیر بشر / حکم فرمائے ہین یہ امت پر

کہ کسیکو یہ شک پڑے ای یار / کہ پڑہا تین رکعتین یا چار
تو بنا چاہئے یقین پہ کرے / تین کی رکعتین پڑہا سمجھے

کیونکہ سہ رکعتین پڑہا ہے جو / وہ تو بیشک یقین ہے سمجھو
گرچہ واقع مین وہ پڑہا ہو چہار / سجدۂ سہو پس کرے ای یار

بو حنیفہ کہا تحری کرے / یعنے وہ خوب فکر کر دیکھے
ظن غالب ہو جسطرف انکا / پس اسیکے طرف کرے وہ بنا

خواہ وہ کم ہو یا زیادہ ای یار / یعنے رکعت ہو تین یا ہو چہار
ظن غالب نہ اک طرف ہو اگر / تو بنا وہ کرے یقین پہ کر

یعنے کم رکعتونکو دیکے قرار / جو ہین باقی کرے ادا ناچار
یہ صحیحین کی حدیث جلیل / بو حنیفہ کی ہے سند بیقیل

ابن مسعود سے روایت ہے / کہ کہے خاتم الرسالت ہے
تم سے شک گر کسیکو ہو یاب / تو تحری کرے یقین بصواب

اور اسے تمام کرے / اور روایت ہے یہ نسائی کی
ابن مسعود سے ہے وہ لایا / کہ رسول خدا نے فرمایا

وہم جسکو نماز مین ہووے / تو تحری صواب کی وہ کرے
کرے بعد فراغ دو سجدے / ابھی حالا کہ بیٹھا ہی ہووے

لایا ہے ترمذی نے بعضون سے / کہ اگر شک پڑے اعادہ کرے
مذہب بو حنیفہ ہے ای یار / کہ اگر شک وہی ہے پہلے بار

تو اعادہ نماز کا کرے / ورنہ بے شبہ وہ تحری کرے
اور تحری کے درمیان کو / ظن غالب اگر نہو اک سو

تو کمی پہ بنا کرے ای ہمام / اور یون بولتے ہین تینون امام
ظن غالب وہ اک طرف ہووے / یا برابر دونون طرف بھی رہے

تو بنا وہ یقین پہ ہی کرے / یعنے کم کا ہی وہ حساب کرے

سجدہ تلاوت کا بیان

اب بیان سجدۂ تلاوت کا / دیکھ لکھتا ہون کچھ یہان تھوڑا
کہ تلاوت کا سجدہ ای صاحب / مذہب حنفیہ مین ہے واجب

مالک و شافعی کے مذہب مین ۔ فعل سنت ہے وہ یقین سمجھین
فعل اسکا ہے ترک سے افضل ۔ اور نزدیک احمد حنبل
سجدہ واجب ہے وہ درون نماز ۔ لیک واجب نہین برون نماز
حنفیہ کی دلیل ای ذیشان ۔ ہین وہ آیات اور حدیثین جان
کہ مذمت مین اسکے ترک کے جو ۔ اور تاکید مین بھی آئین سنو
دوسرون کی دلیل ای بھائی ۔ ہے خبر زید ابن ثابت کی
کہ پڑھا شاہ انبیا کے پاس ۔ سورۂ والنجم کا وہ بیوسواس
نہین سجدہ کیا گیا درباب ۔ اسکا دیتے ہین حنفیہ یہہ جواب
تبھی واجب نہین ہے جب سجدہ ۔ بعد اسکے مگر کئے ہون ادا
یا تلاوت سمجھہ وہ سورے کی ۔ وقت مکروہ مین ہوی ہوگی
یا کئے اس لئے یقین تاخیر ۔ تا ہو ظاہر جواز این تاخیر
یا کہ سجدے کو ہی وہ سورے کے ۔ خاص یہ بات ہے سمجھ لیجے
اور جو سجدۂ تلاوت ہے ۔ شرط اسکے لئے طہارت ہے
نہ خلاف اسمین ہے کسی کے تئین ۔ اور عمل قول شاذ پہ تو نہین
اور سجدہ کے قبل و بعد ای پیر ۔ مستحب ہے یقین سمجھ تکبیر
ابن مسعودؓ سے ہے یہ مروی ۔ اور مذہب ہے حنفیہ کا یہی
اور کھڑا ہوکے گر کرے سجدہ ۔ ہے بلا شبہ افضل و اعلے
اور ہے تسبیح این سجود بجا ۔ وہی سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰی
گر وہ سجدہ نماز مین ہووے ۔ خاص مذہب مین بوحنیفہ کے
کیونکہ در سجدۂ نماز یقین ۔ حنفیہ کے یہان دعا تو نہین
اور تلاوت کا جو کہ ہے سجدہ ۔ اسمین حضرت پڑھے ہین بعض دعا
بہ حدیثون بات آئی یقین ۔ ہے از انجملہ یہہ دعائین تین

سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ بِحَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ دوسری دعا اَللّٰهُمَّ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْلِيْ
تیسری دعا سُبْحَانَ رَبِّنَا اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ؎

سجدۂ شکر کا بیان

سجدۂ شکر یہ کے باب اندر ۔ آئے اکثر حدیث اور اثر
خوش خبر کوئی جب نبی سنتے ۔ سجدۂ شکر تب بجا لاتے
احمد و ترمذی ابو داؤد ۔ ابی بکرہ سے لائے ای مسعود
صحیح اسناد سے ای نیک نہاد ۔ نقل کی بیہقی نے ہے رکھ یاد
کہ عریضہ علی کا جب یمن ۔ پہنچا درخدمت رسول زمن
کہ تمامی قبیلۂ ہمدان ۔ ہو گیا ہے مشرف ایمان
تب نہایت خوشی سے خیر بشر ۔ سجدۂ شکر مین رکھے ہین سر
بعدہ دوبارہ یہہ دعا بھی کئی ۔ کہ ہو ہمدان پر سلام کیے
عبد رحمان عوف کا فرزند ۔ یون روایت کیا ہے ای دلبند
کہ خدا کی طرف سے ای بھائی ۔ یہ بشارت نبی کو جب آئی
جو کہ اکبار بھیجے تجھ پہ درود ۔ بھیجے دس بار اسپہ رب ودود
جو کہ اکبار بھیجے تجھ پہ سلام ۔ بھیجے دس بار اسپر رب انام
تبھی شکر و سپاس این نعمت ۔ ہو بہت خوش ادا کئی حضرت
اور سجدہ کئے دراز ایسا ۔ کہ یہ لوگون کو سب گمان ہوا
روح اقدس وہ سرور دین کی ۔ ہو جدا تن سے آسمان پہ گئی
اور جب جنگ بدر مین اشہر ۔ ابو جہل لعین کا لائے سر
سجدہ کر شکر کا کیے حضرت ۔ مَاتَ فِرْعَوْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ
اور روایت مین ایک یون آیا ۔ کہ دو رکعت کئے نماز ادا
اور صحابہ بھی آپ کے کئی جا ۔ سجدۂ شکر بہ کئے ہین ادا
اختلاف آیا ہے اماموں مین ۔ سجدہ جو خارج نماز کرین

سجدۂ شکر وہ بلا وسواس　　جان سنت ہی شافعی کے پاس
ابو یوسفؒ و احمد حنبلؒ　　بھی اسی پر گئے ہین وہ اکمل
مالکؒ و ابو حنیفہؒ پاس سنو　　نہین سنت ہے بلکہ مکروہ او
کہ وہ کہتے ہین از حدیث رسول　　سجدۂ شکر یہ جو ہے منقول
شکریہ وہ نماز ہے ای خبیر　　گئے اسکو سجود سے تعبیر
پر وہ سجدے کیے جو کہین قائل　　اس طرح بولتے ہین ہے اعاقل
کہ بڑی ہو وہ نعمت عظمیٰ　　سجدۂ شکر جو ق لاوے بجا
وہ بھی ہووے کبھی کبھی نہین　　اور ایسا ہی آیا سنت مین
نہین مانگو ہے جو ہر نعمت　　پس عمل ہو مطابق سنت

فضیلت جمعہ ونماز جمعہ کا بیان

جمعہ کی کچھ نماز کا تبیان　　دیکھ لکھتا ہون مختصر مین بیان
اوس بن اوس سے ہی یون منقول　　کہ کہی اس طرح خدا کے رسول
بہتر ایام سے تمہارے سنو　　جمعہ کا دن ہے ای مسلمانو
اب ہوا اس حدیث سے ظاہر　　کہ ہین ایام اور بھی فاخر
جیسے عاشورہ و عرفہ و عیدین　　جمعہ بھی اک انہین سے ہے بے بین
اسمین بھی اختلاف ہے ای اکمل　　جمعہ و عرفہ مین کون ہے افضل
کہے ہفتہ مین جمعہ ہے افضل　　اور عرفہ ہے سال مین اکمل
لیلۃ القدر مین جمعہ مین بھی　　آیا ہے اختلاف ایسا ہی
کہا اس طرح احمد حنبلؒ　　کہ شب جمعہ ہے یقین افضل
کیونکہ حمل شریف سرور دین　　پایا اس شب مین ہے قرار یقین
آئی دوسری حدیث شاہ امامؑ　　جمعہ کا دن ہے سید الایام
جمعہ کے روز ہی بفضل و کرم　　جا تو پیدا کیے گئے آدمؑ
جمعہ کے روز ہی وہ با حرمت　　ہوے بے شبہ داخل جنت
جمعہ کے دن ہی دار جنت سے　　ہین وہ روی زمین اترے
اور دنیا سے روز جمعہ مین ہی　　دار باقی طرف ہوے راہی
اور اسی دن قیامت آویگی　　اور ہو نفخ صور و بیہوشی
غرض ایسے بہت بزرگ امور　　جمعہ کے روز مین ہین پائے ظہور
اور خصایص ہین جمعہ کے بسیار　　اور فضایل بہت ہین اسکے ای یار
ہے از انجملہ اسمین اک ساعت　　جسمین پاوے دعا قبولیت
اسمین بندہ جو حق سے چاہیگا　　اسکو مولا کرم سے دیویگا
ساعت باصفا وہ آوے کب　　اسمین دو قول آئے ہین سن اب
بعضے کہتے ہین روز جمعہ مین ہے　　اسکو مبہم رکھے ہین اور مخفی
لیلۃ القدر جونکہ در رمضان　　ہے تہان عشرۂ اخیر مین جان
اکثر اعلام یون کہے ہین پن　　کہ وہ ساعت ہے جسمین متعین
اسمین اقوال آئے متعدد　　کہ عدد مین تیس سے زائد
لیتے دو قول جنکا راجح تر　　قول پہلا یہی ہے ای دلبر
کہ ہو منبر پہ جب سوار امام　　تب سے جبتک کہ ہو نماز تمام
وقت جو ان دونو کے ہے مابین　　بس وہ ساعت اسمین ہے بے بین
قول ثانی یہی ہے ای فاخر　　جمعہ کے دن کی ساعت آخر
اکثر اعلام دین بالتصریح　　ہین اسی قول کو دیتے ترجیح
اور حدیثین صحیح با اسناد　　ہین مؤید اسی کے رکھیے یاد
نقل ہے اک جماعت اصحاب　　بحث اس باب مین کئی بصواب
آخر روز اسکے ہونے مین　　نہ مخالف ہوا کوئی سمجھین
ہے روایت کہ فاطمہ زہراؓ　　آخر وقت روز جمعہ کا
اپنی خادم کو چھوڑتے تھے یقین　　اور کرتے تھے حکم اسکے تئین
کہ ہو ناظر اخیر ساعت پر　　جب وہ آوے تو آکے دیوے خبر

فضیلت جمعہ و نماز جمعہ

فضیلت ساعت جمعہ

پس وہ دیتے ہین آجزا اسکی،
اور خصائص ہے جمعہ کے بہتے رود
اور اس دن نماز ہی ای ہمام
کہ بلا عذر تین جمعے سے جو
جمعہ کا غسل بہی ای فرخ پے
اور خوشبو لگانا اور مسواک
اور ہفتے مے دن میا ای سعید
اور عیدین سے بہی نزد خدا
اجر صوم وصلوۃ اک سالہ
اور ارواح مومنو کے تھیک
اولیٰ و دنکی پچہانت ہان
اور یہی ہیگی عادت حرمین
سو یہ کہنا عوام کا ہی یقین
کہے اکثر کہ روز جمعہ ہی عید
اور شب جمعہ کے قیام کو بھی
شب جمعہ بزرگ تر ہیگی
اور جیہہ لاکھہ عاصیون کیتین
خاص خطبے کے درمیان آمیر
لوگ بہر نماز جو آ دین
وہ بہی ہوتے ہین داخل مسجد
جمعہ کے دو قلادہ رکعتین جو پڑہی
اور ایام کو اٹھا دے رب
روشنی انپہ وہ کریگا تب

ہوتے شاغل دعا مین وہ بی بی
مصطفےٰ پر پڑہا کرین افزود
محترم از فرائض اسلام
چھوڑ دیویگا تیے بہ تیے اوسکو
جلنیہ سنت موکد ہے،
پہننا اور فاخرہ پوشاک
جمعہ کا دن ہے مومنو کو عید
جس معظم ہے روز جمعے کا
لطف سے اسکو دیویگا مولا
ہودین اس دن قبور کے نزدیک
آخر روز سی زیادہ ہے جان
مستحب تر اسے لکہے ہے مین
ہے غلط اور اسکو اصل نہین
روزہ مکروہ ہے عید کا ای سعید
کہے مکروہ گرچہ ایسا ہی
پر ہی مکروہ خصوصیت اسکی
شب جمعہ مین بخش دیتے ہین
جانو واجب ہے وعظ اور تذکیر
انکا اجر و ثواب اسمین لکہین
اور سنتے ہین خطبہ ای ماجد
ہے وہ افضل ہزار رکعت سے
حشر مین انکے صورتون ہی حبیب
روشنی مین چلین اسکے سبب

اور روایت ہے اک ای نیک صفت
جمعہ کے یہ درود با برکت
جانو اسکی بڑی فضیلت ہے
نام اسکا منافقون مین لکہے
بلکہ جمعے کا غسل ہو سو اس
کرنا مسجد کے درمیان خوشبو
اور آئی حدیث خیر انام
کرنے خاطر نماز جمعہ ادا
اور جمعہ کا دن بہ فضل خدا
اور پچہانین زائرون کیتین
اسلئے ہی زیارت آچھائی
پس وہ منع زیارت ای دمساز
جمعہ کا ایک روزہ رکہنے مین
مالک و بو حنیفہ پاس بجا
پر اشارہ یہ اسمین ہے کامل
شب جمعہ مین جسکی رحلت ہو
اور جمعے کا دن آ با اخلاص
اور عمل کے صحف فرشتے لے
اور منبر پہ جب خطیب چڑہے
اور عمل کا ثواب بہی ای جان
ایک تسبیح اسمین ہے افضل
جمعہ کے دنکو روشن و تابان
رنگ انکا سفید برف سی ہو

کہ ہے وقت غروب ساعت
پاتے ہین درجہ قبولیت
چھوڑ دینگی بڑی مذمت ہے
اس سے مومن کو حق پنہ دیوے
جانو واجب ہے اک جماعت پاس
جمعہ کے دن ہے مستحب سمجہو
روز جمعہ ہے سید الایام
جو کہ چلکر پیادہ جاویگا
ہے مکفر یقین معاصی کا
دوسرے ایام سے زیادہ یقین
ہے اسیوقت مستحب آئی
جمعہ کے دن کہین جو قبل نماز
آیا ہے اختلاف یہہ سمجہین
روزہ مکروہ نہین ہی جمعہ کا
کہ عبادت مین ہو سدا شاغل
نہ ہو اس شب عذاب قبر اسکو
وعظ و تذکیر کیلئے ہو خاص
بیٹھے ابواب پر مساجد کے
تب صحیفے لپیٹے ہین وے
جمعہ کے روز ہے جو دہ چندان
الف تسبیح سے ہی ای اکمل
اہل جمعہ لئے اٹھاوے جان
مشک سی انکی ہوویگی خوشبو

آوین کافور کے پہاڑون پر
جن و انسان کرینگے انپر نظر
یون تعجب سے انکو دیکھینگے
کہ نہ اپنے پلک وہ مارینگے

پس وے آوینگے سارے جنت مین
ساتھ انکے موذنان بھی وہین
کہ کہین ہون اذان ہوا خلا
کوئی مخالط نہووے انکے سوا

وقت دوپہر کو بھی جمعہ کے روز
نفل مکروہ نہین ہوای فیروز
بو قتادہ کہا نماز سبھی
کئے دوپہر دن کو منع نبی

لیک جمعہ کے دن وے رخصت
اور فرمای اس طرح حضرت
جانو سلگاتے ہین وہ وقت سقر
نہین سلگاتے روز جمعہ مگر

جب اذان ہووے جمعہ کی ای ہمام
تب خرید و فروخت ہووے حرام
اور نماز و نہین خاص جمعہ کے روز
یہ ہی مسنون قرأت فیروز

سنت ہی کہ جمعہ کے روز فجر کی پہلی رکعت مین سورۂ آلم السجدہ دوسرے مین ہل اتی علی الانسان اور جمعہ کی پہلی رکعت مین سورۂ جمعہ اور دوسرے مین سورۂ منافقون یا سبح اسم ربک الاعلی اور سورۂ الغاشیہ اور مغرب مین قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد اور عشا مین سورۂ جمعہ سورۂ منافقون پڑہے. شافعیہ اسی قرأت کو التزام کرتے ہین ہرگز اسکا خلاف نہین کرتے اور حنفیہ کسی ایک سورے کی تعین کو مکروہ جانتے ہین لاکن محقق حنفیہ شیخ ابن ہمام نے فرمایا کہ اس قرأت کے باب مین صحیح حدیثین وارد ہین کبھی کبھی پڑہا کرین اور مکروہ اس صورت مین ہی کہ اسکے سوا دوسری قرأت کو ناروا سمجہین اور اسی پر مداومت کرین اور صاحب مدارج نے لکہا ہی کہ حضرت کا عمل بھی ایسی نہ ہوگا کہ ہرگز اسکا خلاف نہ کرتے ہون جیسا کہ آپکی عادت شریف نوافل مین بھی تہی ہان اکثر عمل اسپر ہوگا پس حنفیہ کا طریقہ یہ کہ اکثر وہی قرأت پڑہا کرین اور کبھی کبھی دوسرے سورے پڑہین تا حدیث اور مذہب مین جمع ہو واللہ اعلم. اور شب جمعہ اور روز جمعہ مین سورۂ کہف پڑہنے کی بڑی فضیلت آئی ہی حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو کوئی جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑہیگا قیامت کے دن اسکے واسطے ایک نور اسکے قدم کے نیچے سے آسمان کی بلندی تک روشن ہوویگا اور جو گناہ ان کہ اس جمعہ و جمعہ کے درمیان ہوے ہون بخشے جائینگے اس سے مراد صغائر ہین نہ کبائر واللہ اعلم

خطبۂ جمعہ کا بیان

خطبۂ جمعہ کے لئے سالار
ہوتے منبر پہ آپکے جبکہ سوار

رو برو آپکے تب آکے بلال
بولتا تھا اذان ای فرخ فال
در زمان پیمبر و شیخین
بس یہی ایک تھی اذان ای عین

عہد عثمان بیچ خلق مین سب
کثرت و تفرقہ ہوا ہے جب
وہ کئے حکم تاکہ پہلی اذان
کہو مسجد کے باہر ای ذیشان

بعضے کہتے ہین یہ اذان اشہر
ہوی آغاز در زمان عمر
پرہی قول صحیح یہ بے مین
اس اذان کا بانی ذوالنورین

اور بے نقط این اذان ای ہمام
تھا بوقت عمر فقط اعلام
اس اذان کو بھی کہتے ہین ثانی
کیونکہ عثمان اسکے ہین بانی

پر کہی جاوے جبکہ وہ پہلے
اسکو پہلی اذان کتب مین لکہو
لیک اطلاق اول و ثانی
اسکے دونون پر بھی ای گیانی

اور بعضے بلا دین سمجھو
سنت الجمعہ بولتے ہین جو
یہ نہ حضرت کے وقت مین تھا یان
اور نہ وقت صحابۂ ذیشان

اور نہ بعد صحابۂ نبوی
اور نہ اکثر دیار مین اب بھی
او معلوم مین ہوا یہ بھی
کون کب سے کیا بنا اسکی

اصل اس بات کو نہین اصلا
ہے مدارج مین دیکھو یونہی لکہا
اور جب خطبہ مصطفے پڑہتے
اپنی آواز کو بلند کرتے

اور یقین برکمان یا بہ عصا
کرتے خطبے مین آپ تھے تکیہ
اور تب دست پاک مین ہتیار
آپ لیتے تھے نیزہ یا تلوار

اور اسطرح سے لکھے بعضے
جنگ مین جبکہ خطبہ پڑھتے تھے
کرتے تیغ و کمان پر تکیہ
اور خطبے مین جمعہ کے بہ عصا

اور یہ بعضے حنفیہ نے لکھا
ہے یہ مکروہ ہی برکمان و عصا
نہین مکروہ ہے صحیح یہ بات
کیونکہ سنت سے اسکا ہی اثبات

کہے بعضے جو شہر فتح ہوا
غلبہ و جنگ سے ہی ای دانا
خطبہ جب اسجگہ پڑھین اے یار
لیوین تب اپنے ہاتھ مین ہتیار

صلح سے ہاتھ آئی ہے جو جا
وہان خطبہ کیوقت لیوین عصا
جنگ سے جبکہ مکہ فتح ہوا
اور مدینہ بصلح ہاتھ آیا

شافعیہ حرم مین ای ہشیار
خطبہ پڑھتے ہین ہاتھ لے تلوار
اور بلاشک و شبہ حنفیہ
کرتے ہین بر سر عصا تکیہ

فتح مکہ بصلح یا پیکار
مختلف فیہ دو نون ہین ای یار
اور وجوہات اختلاف ضرور
ہین مواضع مین اپنے سب مذکور

اور بسفر سعادت اے اکرم
دیکھیے اسطرح کیا ہی رقم
کہ عصا و کمان پر تکیہ
جانو بے شبہ قبل منبر تھا

بعد منبر کے کوئی چیز یہ بھی
نہین محفوظ تکیہ ای بھائی
اندرین باب ہی نیکو افعال
مختلف ایسے آئے ہین اقوال

اور سنت سے ہے ثبوت اسکا
جونکہ اوپر یہ قول ہے گذرا
اور مدارج مین کرچکا تصریح
کہ بلاشک وہی ہے قول صحیح

پس درین اختلاف اسپہ عمل
ہے روا کچھ نہین ہی اسمین خلل
مسئلہ اختلاف کے درمیان
جزم اک ہی طرف نہین شایان

اختلاف ایمہ رحمت ہے
اور عامل کو اسمین وسعت ہے
اور بہ نسبت نماز کے ای میر
خطبہ پڑھتے تھے شاہ دین قصیر

کیونکہ خطبہ مین وعظ و پند ہی جان
بند مین ایک حرف اس ہی بچھان
خاصکر از زبان پیغمبر
وحی و الہام کے جو تھے مظہر

لفظ تھوڑے تھے اور معانی کثیر
اور تھی تاثیر خارج التحریر
بو حنیفہ کے پاس ای آگاہ
قدر تہلیل فرض ہے خطبہ

یا ہو بر قدر کلمۂ تحمید
قدر تسبیح یا . رہی ای سعید
بو حنیفہ کی یہ دلیل ہے جان
کہ روایت ہے ایکدن عثمان

کہے الحمد للہ بر منبر
بند ہوی بس گئے اسکے اثر
اور مسجد مین جب نبی آتے
حاضرون پر سلام کرتے تھے

اور منبر پہ جبکہ ہوتے سوار
تب بھی کرتے سلام دیکر بار
اور مسلم نے ہے روایت کی
از عمرو بن حویرث ای بھائی

کرتے ہے خطبہ سید الابرار
تھی سر پہ آپکے دستار
اور چھوڑے تھے دو طرف اسکے
درمیان اپنے ہر دو کندھے

اسلئے روز جمعہ ای آگاہ
مستحب ہین لکھے لباس سیاہ
اور اخناف پاس سب اوقات
لکھے ہین مستحب ای نیک صفات

اور بعضون نے یون لکھا ای یار
کہ نہ حضرت کی تھی سیاہ دستار
بلکہ رکھتے تھے خود جو سر پہ
یعنے لوہے کا ٹوپ جنگ اندر

کہ جبکہ اکثر تھا اسکا استعمال
ہو گئی تھی سیاہ وہ ای خوشحال
اور خموشی کا حکم ہر دو ہین
کرتے خطبے مین سامعین ہے تین

اور فرمایا ہے جسنے کی گفتار
وقت خطبے کے ہے وہ مثل حمار
کہ یہہ تعریض ہے یہود کے ساتھ
وقت خطبے کے کرتے ہین جو بات

بلکہ فرمایا جنبہ بات کیسا
کہا خاموش رہ اسے دوسرا
جو کہا حکم وہ خموشی کا
ہے بلاشبہ وہ بھی لغو کیا

جو کیا لغو اسکو جمعہ نہین
نہین جمعے کا اجر اسکے تئین

ہے یہہ واجب خموشی ہو سو اس
مستحب ہن ہی شافعی کے پاس

اس خموشی کے ہن وجوب اوپر
کیا اجماع نقل عبد البر

اور کوئی تھا نماز مین آ ہمام
اور خطبہ کیا شروع امام

ہان قضا فوایت ای لیتے ہان
وقت خطبے کے بھی روا ہے جان

بھی ہے واجب اسے سکوت آ یار
ہے یہی قول جانیو مختار

مالک و بوحنیفہ پاس بجا
اور نزدیک اکثر علما

اور ہین احمد کے قول دو اشہر
ایک واجب ہے مستحب دیگر

اور جواب سلام و عطسہ کا
بعض گروہ بولے بعض روا

چاہئے قطع تب کرے وہ نماز
پڑھے دو رکعتین ہی ای مساز

اور جو شخص جانو دور رہے
کہ نہ خطبہ اسے سنا جاوے

نماز تہجد کا بیان

اب بیان تہجد ای اکرم
دیکھ کرتا ہون مختصر مین رقم

بعد ازان نقل کردیا رحمن
لیک ہے اختلاف اسمین جان

اور کسی حال مین رسول خدا
نہ تہجد کو چھوڑتے حاشا

اور کسی رات مین بہ بیماری
گر تہجد وہ فوت ہوجاتی

یہہ بھی ظاہر ہن ای نیکو منوال
ہے وجوب تہجد او پر دال

اور قرأت دراز کرتے تھے
یعنے سور طویل پڑھتے تھے

اور بھی سورۂ نسا ای ہمام
سورۂ مائدہ بھی یا انعام

اور رکوع و سجود و قومہ بھی
طول کرتے تھے اس موافق ہی

جیسے اک شب تمام زار و نزار
اسی آیت کی کرتے تھے تکرار

پہلے حضرت پر اور امت پر
فرض تھی یہ نماز اے دلبر

کہ وہ حضرت پہ نیز نقل ہوی
یا بلا نسخ وونہی فرض رہی

کیا حضر اور سفر مین اے بھائی
بڑی کرتے محافظت اسکی

اسکے بد لیین ذکر پیش زوال
پڑھتے تھے بارہ رکعتین حال

کرتے تھے اس قدر بھی طول قیام
ورم کرتے تھے آپکے اقدام

جیسے پڑھتے تھے سورۂ بقرہ
آل عمران کا بھی وہ سورہ

اور سور جو دوسرے مین طویل
پڑھتے اچھی طرح سے باترتیل

کبھی تکرار ایک آیت کی
کرتے اتنی کہ شب گذر جاتی

ان تعذبہم فانہم عبادک وان تغفر لہم فانک انت العزیز الحکیم

باقی رہتی تھی تھوڑی قرأت جب
پڑھتے اتنا وپھر کھڑے ہوکر تب

یا کبھی پوری رکعت دیگر
بیٹھ کر پڑھتے تھے یا کھڑے رہکر

ہین نہ دیکھی کہ وہ خدا کے نبی
نفل بیٹھے ہوئے پڑھتے کبھی

بوحنیفہ کے پاس نقل لئے
بس تشہد کے طور پر بیٹھے

ابو یوسف سے احتبا ای میان
اور محمد سے ہے تربع جان

بیٹھ کر پڑھتے جب نماز نبی
کرتے ترتیل ایسی قرآن کی

آخر عمر مین رسول خدا
بیٹھ کرتے تھے یہ نماز ادا

اور رکوع و سجود کرتے تھے
دوسری رکعت مین یونہی پڑھتے تھے

نقل حفصہ سے ترمذی نے کی
اسطرح بولتی ہے وہ بی بی

مگر اک سال آگے رحلت کے
ضعف سے بیٹھ نفل پڑھتے تھے

اور روایت مین ایک اے بھائی
احتبا آیا اور تربع بھی

اور نشست تشہد ای اکمل
جان بالاتفاق ہے افضل

کہ جو قرأت ہو چھوٹے سورے کی
سورۂ طول سے بھی بڑھ جاتی

ہوا معلوم اس روایت سے
لاوے اچھی طرح بجا ای ہمام
پنج دوگانہ تہجد ای ذیشان
مذہب شافعی ہی ای بھائی
لوگ پوچھے امام احمد سے
ہیں بلا شبہ اسکا ہوں قائل
وے احادیث اب لکھوں لے فیل
حضرت عایشہ سے ای بھائی
اور بشرط بخاری و مسلم
اور امام طحاوی والا
ہے وہ مثل نماز شام آیا ر
بوحنیفہ نے دی خبر ہم کو
کر کہا دوست ہیں نہ رکھتا ہوں
ہے سہو واسطے سمجھ لے اب
اور موطا میں ہے ای فرخ پی
اور عباس کی روایت بھی
اور اجماع سلف کا ای بھائی
اور لکھے ہیں وتر یک رکعت
اور رکھتے ہیں وے حدیثیں جو
یا ہے نون یا ہی یازدہ تک بہی
سر تسے بے فصل و قعود تمام
شرح سفر سعادت اندر دیکھ
وہی ارجح ہیں فصل و اکثر

گر کوئی بیٹھ کر نماز پڑھے
تا کہ ہو خبر نقص ترک قیام
وتر کے تین رکعتیں پہچان
ایک رکعت ہی وتر کی آئی
وتر کی کیفیت تو فرمائیے
پھر کہے اسطرح وہ ای عاقل
بوحنیفہ کے جو ہیں صاف دلیل
کہ وہ بی بی نے ہی یہہ فرمائی
لایا ہی عایشہ سے ہی حاکم
یوں ابو العالیہ سی نقل کیا
کہ ہی وہ وتر شب بہہ تر نماز
سنا حماد سے وہ اے توشخو
وتر کے تین رکعتیں چھوڑوں
ہیں بہت وہ عزیز نزد عجب
ابن مسعود سے روایت ہے
جانو بے شبہ ایسی ہی آئی
وتر کے تین رکعتوں نہیں ہی،
مکتفی ہوتی گر ای پاک صفت
شافعی نے لیا سند جسکو
ہاں بلا شک یہ بات پہلے تھی
تسری رکعت کے بعد دی سلام
یوں لکھا شیخ دہلوی ای نیک
اور اللہ ہی جانے ہے بہتر

تو ہے لازم کہ قرأت اسکی تب
اور نماز تہجد آنحضرت
وتر کے تین رکعتیں ای ہمام
پہلے دو رکعتوں کا پھیر سلام
کہ احادیث اکثر اور قوی
تین رکعت پہ یک سلام سے پڑھے
کہ کئے نقل نسائی و حاکم
کو تر کے پڑھے دو رکعت اولی
کہ یقین وتر تین ہی رکعت
کہ صحابہ ہیں کئے تعلیم
اور امام محمد والا
اور نخعی سے وہ سنا بصواب
اور رہوں ہرج اسراں مجہ یار
ورنہ لگے نماز کے ای عزیز
وتر کے تین رکعتیں ہیں یقین
ابن مسعود نے کہا ای یار
افضل التابعین حسن بصری
تو مقرر نماز مغرب کی ہی
کہ نکلتی ہی جن سے جانو یہ بات
وتر کا بعد پایا استقرار
تہا صحابہ میں بھی یہی اشہر
وتر کے تین رکعتوں کی دلیل
اور لکھا اسکے بعد وہ ایجاب

اور رکوع و سجود و ارکان سب
جان پڑھتے تھے سیزدہ رکعت
ہے ہمارے یہاں نہ یک سلام
ایک رکعت پڑھی ای نیک انجام
آٹھ رکعت کے باہم یکھی
تو بھی امید ہی زیان نکرے
یوں بشرط بخاری و مسلم
دیتے تین تھے سلام شام ہدا
پڑھتے تھے یک سلام سے حضرت
وتر کی جو نماز ہے ای فہیم
ہے موطا میں اسطرح لایا
اور وہ از عمر بن الخطاب
یہاں ذکر شتر ای نکتہ شناس
ہیم وزرا اشتران کیا چیز
جیسے مغرب کے رکعتیں ہیں تین
ایک رکعت نہ کافی نہ نماز
کی ہے نقل صحیح بوجہ قوی
قصر بیشک سفر میں لیجانی
ایک رکعت ہی وتر پانچ یا سات
پڑھتے تھے تین رکعتیں بسلام
بوحنیفہ ہے پس اسیکے اپر
جو یہاں تک لکھے گئے بتفصیل
وتر کے وصل و فصل کے درمیاں

ہین احادیث مختلف آئے　　اور ائمہ بھی اختلاف کئے
تین رکعت ہی پر جو ایقین　　اسمین کوئی کیا خلاف نہین
لیک مالک سے اسکے پڑھنے مین　　جلتے دو روایتین ہین
یا مدامی ہے واجب مشروع　　یا ہی قبل رکوع و بعد رکوع
ابن مسعودؓ کا ہے یہہ مذہب　　اور کئی عالمونکا ای خوش ڈھب
احمد و شافعیؒ کے پاس ولے　　یک روایت سے پاس مالک کے
قول مشہور احمد حنبلؒ　　دایمی ہے قنوت ای اہل
اور مذہب امام مالکؒ کا　　یک روایت سے بھی یہی ہیگا
اور مالک کے پاس ای بھائی　　خاص ہے وہ نماز صبح مین ہی
اور دلایل سے بوحنیفہؒ کے　　دیکھ لکھتا ہون اب بیان تہوڑے
کہ کہا اس نے وہ ثقہ است　　وتر پڑھتے تھے تین ہی رکعت
اور ایسا ہی ابن کعب سے بھی　　لائے ہین ابن ماجہ نسائی
کہ ابو بکرؓ اور عمرؓ عثمانؓ　　اور علیؓ سے سنا ہو نہین یہ جان
اور یہہ چارون بھی اقتدا کرکے　　آخر وترین ہی پڑھتے ہے

لیک وہ اختلاف جو آیا　　گفتگو ہی با فضل و اولی
اور پڑھنا ہی وترین جو قنوت　　پایا بیشک باتفاق ثبوت
لیک ہے اختلاف اسمین بہی　　کیا پڑھے اسکو خاص رمضان
جانو مذہب ہین بوحنیفہؒ کے　　دایمی ہے رکوع کے آگے
جیسے سفیان محقق آفاق　　اور ابن مبارک و اسحاق
ہی یہہ بنصف اخیر در رمضان　　پڑھنا بعد رکوع ای ذیشان
قبل و بعد رکوع ای مسارز　　ہی دو نو وقت بھی قنوت جواز
احمدؒ و بوحنیفہ پاس ایجان　　خاص ہے وترین قنوت پہچان
اور بلا شبہ شافعی کے پاس　　صبح اور وترین ہی ہیو سواس
اپنی اوسط مین شیخ طبرانی　　لایا ابن عمر سے ای گیانی
اور اسمین قنوت پڑھتے تھے　　جانو بیشک رکوع کے آگے
اور روایت کیا ہی سن لیجے　　دارقطنی سوید غفلہ سے
کہ کہے پڑھتے تھے وہ عمرؓ دین　　آخر وترین قنوت یقین
بوحنیفہ کے اور بھی ہین دلیل　　ہی کافی ہین بس یہان کے قبیل

جاننا چاہئے کہ قنوت سے مراد مطلق دُعا ہے یا کوئی دعا خاص ہی؟ اس باب مین اختلاف ہی۔ امیر المؤمنین علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ مروی ہی کہ حضرت آخر وترین یہہ پڑھتے تھی اللھم انی اعوذ بک من سخطک بمعافاتک من عقوبتک واعوذ بک منک لا احصی ثناءً علیک کما اثنیت علی نفسک رواہ اصحاب السنن الاربعہ بیہقی نے حاکم کی روایت سے شرط شیخین پر لایا ہی کہ امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجہہ کو تعلیم کئے کہ یہ کلمات اپنے وترین پڑہا کرین اللھم اہدنی فیمن ہدیت وعافنی فیمن عافیت وتولنی فیمن تولیت وبارک لی فیما اعطیت وقنی شر ما قضیت فانک تقضی ولا یقضی علیک انہ لا یذل من والیت ولا یعز من عادیت تبارکت ربنا وتعالیت وصلی اللہ علی النبی۔ امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کے پاس قنوت اللھم اہدنی فیمن ہدیت الخ ہی اور امام اعظمؒ اور امام مالک کے پاس اللھم انا نستعینک الخ ہے۔ اور ابی حنیفہ کے پاس ہر دو کو جمع کرنا ہے اور امام ابو اللیث نے کہا کہ اللھم اغفرلی تین بار کہے اور بعضے ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ الخ بھی لائے ہین اور کہے ہین کہ جسکو دعای قنوت یاد نہو اللھم اغفرلی یا ربنا آتنا پر اکتفا درست ہی اور لکھتے ہین کہ اللھم

انا نستعینک اگرچہ صحیحین اور سنن معروفہ میں مذکور نہیں لاکن ائمۂ حنفیہ اسکو صحیح طریقوں سے طبرانی وغیرہ کی روایت سے ثابت کئے ہین اور امام سیوطی نے جو شافعیہ سے ہے کتاب عمل الیوم واللیلہ میں رکوع کے بعد ہی اللّٰہم انا نستعینک کچھ الفاظ کی تغیر اور تقدیم وتاخیر کے ساتھ لایا ہے اور امام محمد سے نقل کئے ہین کہ قنوت مین ایک دعا معین نہین ہے یعنے دعوات مرویہ سے کبھی کبھی کوئی دعا پڑھے ہے۔ کیونکہ ایک ہی دعا کو معین کرنے مین حضور اور رقت قلب حاصل نہین الحاصل وتر مین قنوت کا پڑہنا احادیث صحیحہ اور اتفاق ائمہ سے ثابت ہے ہان قبل رکوع یا بعد رکوع اور دایمی یا مع تخصیص اخیر رمضان وغیرہ میں اختلاف ہے۔ واللہ اعلم۔ اور حضرت نماز وتر کی پہلی رکعت مین بعد سورۂ فاتحہ کے سبّح اسم ربّک الاعلٰی دوسری میں قل یا ایّہا الکافرون تیسری مین قل ھو اللہ احد پڑہتے تھے۔ اسی طرح روایت شیخ ابن ہمام نے اپنی مسند مین امام احمد سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے وہ بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا اور دسی یہی اکثر اہل علم صحابہ سے اور انکے بعد کے بزرگوں سے اور وہ جو بعضے لوگ پہلی رکعت میں سورۂ انا انزلناہ پڑہتے ہیں کسی جگہہ ماثورہ مروی نہیں۔ ہان کہتے ہیں کہ بعضے فقہ میں آیا ہے اور حضرت وتر کا سلام دیتے تین بار کہتے سُبحان الملک القدّوس اور تیسرے بار اس کلمہ کو آواز بلند اور کشش حروف سے کہتے۔ پھر ربّ الملائکۃ والرّوح کہتے تھے۔

وتر کے بعد دو رکعت نفل کا بیان

اور پڑہتے تو جانو حضرت ہے وہ دو نوں کے درمیان وہ بجا لیک بیٹھے ہی رہتے اور احمد بھی لوا امہ سے پہلی رکعت مین سورۂ زلزال کہے حضرت کہ شب کی بیداری پھر تہجد کرے بھلا گر اٹھیں اول شب مین جو کہ وتر پڑہے اور صحابہ کی ایک جماعت بھی ہو معارض بظاہر ای بھائی

وتر کے بعد نفل دو رکعت ام سلمہ کی یہہ روایت جان یعنے وہ بیٹھ کر ہی پڑہتے تھے بھی روایت کیا ہی کون سے پڑہتے دوسری میں کافرون حال ہو آپ اٹھنا جبکہ ہے بھاری ورنہ کافی وہ رکعتین ہو وین تو اُسے چاہئے کہ بعد اسکے یہہ دو رکعت کی ہے روایت کی وہ صحیحین کی خبر ہے ہی

جو ہے مسند امام احمدؒ کی کہ کہے بعد وتر آن حضرت ترمذی میں بھی یہہ حدیث شریف وتر کے بعد وہ مشہ امت اور لکھا ہے صاحب مشکات جب تمہارے کوئی وتر پڑہے بعضے اصحاب شافعی سے بھی کرکے شب کے قیام کی نیت لیک لکھتے ہین اور بھی یہ بات کہ روایت کیا ہے ابن عمر

ابن ماجہ کی بھی سنن ای زکی پڑھتے تھے لیکن خفیف دو رکعت آئی ہو یہ نہین ہو ذکر خفیف پڑہتے تھے بیٹھ کر ہی دو رکعت لایا تو بان سے دارمی روایت اور دو رکعت بھی جائے پڑھ لے جانیو نفل اس طرح آئی اور پڑھ لیوی نفل دو رکعت کہ صحیحین کی حدیث کے سات تھے۔ رشاد حق کے پیغمبر

کہ تمہاری آخیر شب کی نماز — بسکہ ٹھہرا وہ وتر کو بہ نیاز
پس دو رکعت یہ گر پڑھیں ایسیر — شفع ہو رات کی نماز اخیر

یہاں سفر سعادت اندر دیک — اسکا ماتن نے یوں لکھا ای نیک
جمع و تطبیق ان حدیثوں کی — جب بہت عالموں پہ سخت ہوئی

وتر کے بعد وہ دو رکعت کی — جو حدیث شریف ہے مروی
لاجرم اس خلاف سے بچنے — کیا انکار اس کا مالک نے

کیا نہیں یہہ خبر صحیح ہو گی — اور کیا شک امام احمد بھی
کہ دو رکعت وہ بیٹھ پڑھتا ہوں — اور نہ دوسرے کو منع کرتا ہوں

لیک حق بات ہے یہی ای فصیح — کہ یہہ ہر دو حدیث بھی ہے صحیح
لیک خبر دوسری کی ای ماہر — ہے مخالف اگرچہ در ظاہر

اور جمہور اہل علم و ہدا — وتر کے بعد وہ رکھے ہیں روا
اور کہے ہیں وہ نفل دو رکعت — وتر کے بعد جو پڑھے حضرت

وجہ پڑھنے کا اسکے ای فاخر — تھا بیان جواز کے خاطر
تا ہو معلوم یہہ کہ نفل نماز — بالیقین بعد وتر کے ہے جواز

خواہ یہہ رکعتیں ہو الحق — یا نوافل ہو دوسرے مطلق
وہ جو آئی خبر کہ وتر کو ہی — کرو آخر نماز تم شب کی

سو وہ محمول ہے بہ استحباب — حکم واجب نہیں ہے یہہ در باب
کہے بعضے کہ یہہ جواز آئی — کریں آخر نماز وتر ایہ

وہ دو رکعت کی یہہ منافی نہیں — کیونکہ تابع وتر کے ہے یقین
خاص واجب ہے وتر جنکے پاس — پاس انکے سمجھ بلا وسواس

یہہ دو رکعت ہیں مثل سنت کے — فرض کے بعد ہیں سنن جیسے
خاص مغرب کی فرض ہے ہشیار — تین رکعت جو پڑھینگے وہ تہہ یار

بعد اس فرض کے بھی دو رکعت — جو کہ آئی نماز ہے سنت
وتر کے بعد یہہ بھی دو رکعات — ہیں مشابہ سمجھ اسکے بات

اور نہ واجب کہیں جو وتر کے تین — بلکہ سنت اسے سمجھتے ہیں
سنت کی ہی بڑی تاکید — حکم واجب میں ہی وہ ہوئی

پس دو رکعت یہہ نفل ای سامع — جان اسکے ہیں ملحق و تابع
[illegible] وتر اسکو کہیں — بلکہ نیت سے نفل کے پڑھیں

کیونکہ تشفیع وتر لے دانا — نہیں کھتا یہہ لفظ ہی معنا
شرح سفر سعادت ای ذیشان — جو ہے اسمیں لکھا ہے سب یہہ بیان

نماز اشراق و ضحیٰ کا بیان

اب میں کہتا ہوں کچھ تو یہاں — نفل اشراق اور ضحیٰ کا بیان
یک دو نیزے برابر ای بلند — ہو وہی جسوقت آفتاب بلند

وقت اشراق کا یہی ہو گا — پھر کدن چڑہے یہہ وقت ضحیٰ
ہے ضحیٰ نام اس کا عربی میں — چاشت اسکو ہی فارسی میں کہیں

ہے حدیثوں سے ثابت ای مسلمان — کہ پڑھتے ہیں نبی یہہ ہر دو نماز
اور امت کو بھی دئے ہیں ترغیب — یہہ نماز ہیں مستحب ای لبیب

بعضے اشراق کے نہیں ہی بیان — کہتے ہیں سنت مؤکد جان
رکعتوں کے عدد میں ای لیک — مختلف آئی ہیں حدیث ای نیک

یک روایت میں رکعت آئے دو — یک روایت میں چار ای خوشخو
یک روایت بھی ہے چھ رکعت کی — آٹھ دس آئی بارہ رکعت بھی

اور ہر ایک عدد یہہ بھی ای فہیم — دیکھ منقول ہے ثواب عظیم
اور مواہب میں یوں لکھا ہے یقین — کہ کہا شیخ دین ولی الدین

کہ حدیثیں صحیح اور مشہور — ہیں نماز ضحیٰ میں آئے وفور
بلکہ طبری کہا کہ پہنچے دو — درجہ معنوی تواتر کو

آیا ہی یک حدیث کے درمیاں
آدم و نوح اور ابراہیم
کیونکہ بعضے صحابۂ سرور
اور مجاہد سے نقل ہے بالخیر
لوگ پڑہتے تھے تب نماز ضحی
وہ کہا یہ بھی ایک بدعت ہے
ایسے ہی جو حدیث اور آثار
کہ نماز ضحی پہ حق کے حبیب
کہیں امت پہ فرض نا ہووے
اسکو حالانکہ دوست رکھتے تھے
اور بعضے صحابہ حضرت کے
اس سے لازم نہ آوے یہہ آئین
اور ابن عمر لے باعزت
جب پڑھے آشکار بدعت ہو
جب کریں مثل فرض ہی بدعت
لوگ ہو جمع پڑ رہے تھے ضحی
غرض اثر و خبر سے کوئی حاشا
اور کہے بعضے عالمان تحقیق
کیونکہ ابن شقیق نے لایا
تب وہ بی بی کہتی پڑہتے تھے
کہ نبی اسقدر ضحی پڑہتے
اور نوافل کے درمیان اکثر
اور بہی عکرمہ سے یوں منقول

کہ وہ داؤد کی نماز ہے جان
اور موسیٰ و عیسیٰ با تکریم
لوگ پوچھے تو یوں دئی ہیں خبر
کہ کہا میں بھی عروہ ابن زبیر
ہم نے ابن عمر سے تب پوچھا
لیک بے شبہ نیک بدعت ہی
مختلف اس بیان میں آئے یار
گرچہ امت کے تئیں دئی ترغیب
اسلئے پڑہتے گاہ گاہ اسے
تا کہیں ہمپہ فرض نا ہووے
نفی جو اس نماز کی ہیں کئے
کہ کبھی نا پڑہے ہوں سرور دین
جو کہا اس نماز کو بدعت
کہا ایسا ہی دیکھ لوگوں کو
کیونکہ اخفای نفل ہے سنت
انپو انکار کرکے فرمایا
غیر مشروع نہیں نماز ضحی
سب وے ایات بیچ دے توفیق
جو مشاہیر تابعین سے تھا
مگر اس دن سفر سے جب آتے
ہم سمجھتے تھے پھر نہ چھوڑینگے
یہی عادت تھی آپ کی اشہر
ابن عباس ابن عم رسول

اور دوسری حدیث ہے آئی
بعضے مکروہ بھی لکھے ہیں اسے
کہ یہہ پڑہتے ہوئے نماز ضحی
آئے در مسجد رسول خدا
کیا نماز اب یہہ قوم کی سنت
کوئی بدعت بھی اس سے افضل ہے
جانئے انکی جمع اور تطبیق
اور پڑہتے تھے آپ بھی سنئے
چونکہ تصریح عایشہ نے کی
پس بلاشک ثبوت کو پہنچا
انکے رویت کی ہے وہ نفی و لے
یا اس سے مراد نفی دوام
اس سے ہے یہہ مراد جانو تم
ورنہ مشروع ہی نماز ضحی
نقل کرتا ہے ابن ابو شیبہ
گر یہہ پڑہنا نماز چاہتے ہو
اسکا اظہار و اجتماع دوام
مستحب ہے کہ گاہ گاہ پڑہیں
کہ شقیق عایشہ سے میں پوچھا
نقل ہے ابو سعید خدری سے
اور یہانتک وہ چھوڑ دیتے بھی
اور اصحاب تابعین کا حال
پڑہتا تھا ایکدن نماز ضحی

کہ تھے کرتے محافظت اسکی
اور بدعت اسے لکھے بعضے
بعضے حضرت کہتیں نہیں دیکھا
وہان ابن عمر بھی بیٹھا تھا
ہے بلاشبہ یا کہ ہے بدعت
نہیں پیدا کئے مسلمانان
کی ہے بس عالموں نے یوں تحقیق
لیک اسپر مداومت نہ کئے
ترک کرتے تھے کوئی عمل کو نبی
کہ پڑھے ہیں ضحی رسول خدا
بعضے بولے کہ ہم نہیں دیکھے
کہ نہ حضرت پڑھے ہیں اسکو مدام
کہ مساجد میں جمع ہو مردم
لیک اظہار اجتماع اوسکا
ابن مسعود ایکدن دیکھا
تو ای لوگو گھروں میں اپنے پڑہو
ہیگا بدعت نہیں ہے اسمیں کلام
اور بعضے وہ تو نہیں ترک کریں
کیا نبی پڑہتے تھے نماز ضحی
کہ خبر اسطرح سے دی اس نے
کہتے ہم پھر نہیں پڑہینگے کبھی
بھی نوافل میں تھا بریں منوال
اور دس روز چھوڑ دیتا تھا

اور سفر سعادت اندر رہان — اسکا ماتن نے یون کیا ہی بیان
کہ یہی ہے صواب اے دلبر — مستحب ہے مداومت اسپر

نہ مساجد مین اجتماع ہی بھلا — گھر میں پڑھنا ہے منفرد اولی
رکعتوں مین ضحی کے بھی ای عفیف — مختلف آئی ہین حدیث شریف

اکثر اہل علم فضل وے — چار رکعت ہین اختیار کیو
کہ احادیث اس عدد کے تمام — ہین بلا شک صحیح ای نیک انجام

دوسرے اعداد کے حدیث شریف — ہینگے بعضے صحیح بعضے ضعیف

شب برات یعنی شعبان کی پندرہوین رات کی فضیلت اور نماز کا بیان۔

ہے پندرہوین جو رات شعبان کی — ہوی ثابت فضیلت اسکی بڑی
کہ فضیلت مین اسکی ای ہشیار — دیکھ احادیث آئے ہین بسیار

قدر کی شب کے بعد افضل تر — ہے یہی شب بغیر شبہ و خطر
ہے حدیث صحیح مین آیا — سب کو اس شب مین بخشتا ہی خدا

لیک مشرک کو اور مشاحن کو — عاق کو اور خمر کے مدمن کو
سین و اہل حقد کے بھی تئین — جانو اس شب مین بخشتا وہ نہین

ہے مشاحن کے تئین وہی سمجھو — دشمنی رکھتے مومنون سی جو
عاق ماں باپ کا ہے نافرمان — مدمن خمر ہے شرابی جان

ہے وہ مسبل ازار طول رکھے — پاؤں کے ٹخنے جس سے چھپ جاوے
صاحب حقد کینہ ور ہیگا — نہین سب کو بخشتا ہی خدا

اور خبر ہے کہ چار شب اندر — جانو رحمت کے کھولتے ہین در
کھلے رہتے ہین در وہ ایسا ہی — جانیو صبح کی اذان تک بھی

شب عرفہ شب برات بجا — اور شب عید فطر و عید ضحی
اور قیام شب برات ایجان — اور صوم پندرہوین شعبان

پہنچا صحت کو پر مساجد مین — جانو بدعت ہی جمع نا ہووین
پڑھنا اس شب نماز واحدی — کہا مکروہ نہین ہے اوزاعی

حضرت عایشہ سے ہی مروی — کہ مین دیکھی ہون وہ خدا کی نبی
ہوئے طول قیام سے دمساز — اور ایسا کئے ہین سجدہ دراز

مجھ کو ایسا گمان ہوا ہے تب — کہ ہوی قبض روح اقدس یہ
اور شب مین وہ حق کے پیغمبر — تن تنہا بقیع مین جا کر

مردگون کیلئے وہاں کے سب — چاہے ہین مغفرت بدر رب
پس ہے اس شب مین سنت اتنا ہی — کہ جو ثابت ہوا از فعل نبی

یعنے طول سجود طول قیام — اور زیارت قبور کی ای ہمام
ایک تنہا کرے زیارت جا — اور کرے انکی مغفرت کی دعا

اور اوراد مین مشایخ کے — جو نمازین وہ شب کے ہین لکھے
رکعتون کا بھی اور سورہ کا — بھی تعین جو اسمین ہے آیا

وے حدیثین محدثین کے پاس — نہین صحت کو پہنچے ہیں سو اس
اور چراغان زیاد بسلگانا — اور بارود سوزی ای دانا

ہے مجوس و ہنود کے رسمین — جو کہ کرتے ہین وے دوالی مین
ہے یقین بدعت حرام و برا — ہے مدارج مین دیکھ یون ہی لکھا

اب خسوف و کسوف کا بھی بیان — دیکھ لکھتا ہون مختصر ہی یہان

نماز خسوف و کسوف کا بیان

چاند کو جو گہن لگے ہی خسوف — اور سورج گہن ہے جانو کسوف
ابن عباس سے ہی یون منقول — کہ یہ فرماتے ہین خدا کے رسول

کہ ز آیات خالق اکبر — دو نشان ہین یقین یہ شمس و قمر
انکو دیکھو گے پس اگر ایسا — کہ ہو اسلب نور ہے انکا

تو کرو ذکر پاک مولا کا
اور تب تم کرو نماز ادا
اور قیام و رکوع اور سجود
اور ہر رکوع و سجود ای دلبند
ایک روایت ہین چہار و پنج
یون ہی ستہ چار بار وہ سالار
اور احمدؒ کے پاس ہے ای بھائی
اور مقرر حدیث ابن عمر
کہ رکوع ایک ہی کئے ہین نبی
دیکھ اسمین رکوع کی تکرار
لیس ہوا شبہ لوگ کو ای یار
اور وہ بھی خلاف عادت ہے
اسمین ہی یک نماز قصر کا باب
اسپہ ہی اتفاق امت کا
ہے سہو چار رکعتین ہی پڑہے
اور مذہب امام مالک رح کا
اور اصحاب مصطفے سے بھی
اسکے ہین توجیہات اے بھائی
ہان نماز صباح کی سنت
اور اصحاب کی جماعت ایک
اس سے معلوم جانئے یہہ ہو
اور تہجد سفر مین پیغمبر
پشت پر جانور کے نفل نماز

اور دوسری حدیث مین آیا
اور صدقہ بھی دیو بہر خدا
قدر عادت ہے ہین کئے افزود
بھی کئے طول اسکے ہی مانند
بھی رکوع آئے ای سعادت سنج
اسمین کرتے رکوع کی تکرار
قول مشہور سے ہے ایسا ہی
حنفیہ کی دلیل ہے اشہر
اور حدیث صحیح بھی گذری
نہین مذکور ہے ای نیک شعار
کہ ہوی ہے رکوع کی تکرار
نہ کیا اسکی کوئی روایت ہے
باب دوسرا ہی جمع کا درباب
کوئی اسمین نہین خلاف کیا
پہلے قعدے مین اسکے گر بیٹھے
بولتے ہین امی موافق تھا
چار رکعت نہین پڑہا ہی کوئی
اور مذہب ہے عایشہؓ کا یہی
اور پڑہتے تھے وتر بھی حضرت
پڑہتی تہی سنتین سفر مین لیک
کبھی پڑہتا کبھی نہ پڑہتا تھا
نہیں کرتے تھے ترک ای دلبر
یون اشارہ سے جانیو ہے جواز

کہ دعا تب کرو بدرگہ رب
عائشہ کی حدیث ہی معروف
اور قرأت بھی طول وہ سالار
اور منقول ہے بہر رکعت
اور رکوع دراز کرتے تھے
شافعی پاس یہہ نماز عیان
نزد اکثر یقین ہمارے یہان
اور حدیثین صحیح ابن ہمام
کہ کہے مصطفے جب ایسا ہو
کہے بعضے صفین ہوتہی کثیر
اور یکبار کے سوا وہ بھی
لکہون با اختصار اب مین یہان
چہارگانہ نماز کی حضرت
پاس احناف کے سفر مین یقین
تو مسافر کی ہو نماز جواز
مذہب شافعی مین ہی رخصت
حج کے موسم مین ان پڑہو عثمان
اور سفر مین دو سرور دوران
ظہر کے بعد کے دو سنت بھی
اور ابن عمرؓ کے پڑہتے ہیں
لیک سنت اگر کوئی پڑہتا
بلکہ وہ پشت پر بھی مرکب کے
اور وہ مرکب کسی طرف بھی چلے

اور تکبیر بھی کہو تم سب
کہ پڑہی مصطفے نماز کسوف
سورۂ بقر کے پڑہی مقدار
کہ کئے دو رکوع آنحضرت
سر اٹھا پھر رکوع مین آ گئے
خطبہ دو رکوع میں ہی جان
ہے بلا خطبہ یک رکوع ہی جان
لا کے ثابت کیا ای نیک انجام
یعنے لاگے گہن نماز پڑہو
کثرت اثر دوام سے ای میر
نہین واقع ہوا بہ عہد نبی

طاعت سفر احمدی کا بیان

قصر پڑہتے تھے جان دو رکعت
چار رکعت کبھی درست نہین
ورنہ فاسد ہی وہ ہووی جوان
یعنے جائز بھی چار ہی رکعت
در اخیر خلافت اپنے جان
اکتفا کرتے فرض پر ہی جان
ہی روایت ادا کئے ہین نبی
ہین روایات مختلف آمین
منع ابن عمر نہ کرتا تھا
بس اشارہ کے ساتھ پڑہتے تھے
وقت تحریم قبلہ رو ہو وے

اور حضرت کبھی سفر میں سنو　　حج کرتے تھے وہ نماز کو جو
سیم و زر سکہ اور زیور سے　　حصہ چالیسوان زکات بہو دے
نہیں واجب ہے شافعی کے یہان　　بوحنیفہ کی یہ دلیل ہے جان
ایک زن آئی نزد پیغمبر　　اور ساتھ اسکے اسکی تھی دختر
اسنے پوچھے ہیں شاہ موجودات　　کیا تو دیتی ہے بول اسکا زکوٰة
کہ یہی آسان تجھے نبیا و خدا　　کنگن آتش کے دو بروز جزا
اور بولی یہہ ہے برای خدا　　اور بولے رسول شاہ ہدا
کہ مین اوضاح زر کے پہنی ہتی　　اور کہی عرض ای خدا کے نبی
تب رسول خدا نے فرمایا　　کہ جو حد نصاب کو پہونچا
اور جابر سے آئی ہے جو خبر　　کہ نہین ہے زکات زیور پر
اور تھوڑے سے جو آئے ہیں آثار　　وہ بھی موقوف ہیں بجا ای یار
جیسے حضرت عمر بن الخطاب　　اشعری کو لکھے ہیں یون درباب
جانیو تم کہ ابن ابو شیبہ　　ہی بلا شک روایت اسکی کیا
بالیقین اس خبر کی ای بھائی　　عبد الرزاق نے روایت کی
کہ تری بیٹیون کے زیور کا　　بضرورت کرے زکات ادا
اور روایت کیا ہے شیخ عطا　　کہ نخعی نے اس طرح بولا
اور اسکے سوا بھی ای یار　　ایسے ہی آئے ہیں بہت آثار
کرکے اندازہ اسکے سینے کا　　کرے اسکا ہی بس زکات ادا
یعنی چالیس گرہ مین بکرے　　ایک بکرا زکات انکا دے
اور دو سو پہ ایک جب ہووین　　جانیو تین بکریاں دیوین
تکانی یا نہیں جبکہ ہوں چالیس　　دے زکات انکا ایک تبیع ای یار
اور چالیس جبکہ ہوں پورے　　دیوین پاڑا جو دو برس کا ہے
اور ہفتاد جبکہ ہوں ایک　　دیوین یکسالہ یا دوسالہ ایک

بیس مثقال زر کا دیو زکات　　نیم مثقال بس خلوص کے سات
اور زیور کا بھی زکات ایجاب　　یقین واجب ہے حنیفہ کے یہان
ابو داؤد اور نسائی بھی　　ہیں بیقین اس حدیث کے راوی
کہتے ہیں ہاتھ میں وہ دختر کے　　تب دو کنگن ضخیم تھے زر کے
عرض کی اسنے تب نہیں ای شاہ　　اسکو فرمائے تب رسول اللہ
پس وہ کنگن نکالکر اسدم　　ڈالدی پیش سرور عالم
آور روایت کیا ابو داؤد　　کہ کہی ام سلمہ ای مسعود
کیا ہی یہہ بھی وہ کنز کیجے بیان　　ذکر آیا ہے جسکا در قرآن
اور دیا جائیگا زکوات اسکا　　تو سمجھ لے وہ کنز نا ہوگا
بیہقی نے کہا کہ اصل نہین　　اس خبر کو بھی وہ صحیح نہین
اور آثار دوسرے ہیں میاں　　ہیں معارض پڑی ہیں اسکے جان
کہ ہر سال مومنہ عورات　　دیوین سب اپنے زیورونکا زکوٰة
ابن مسعود سے بھی آئی خبر　　کہ یقین ہے زکات زیور پر
اور عبد اللہ جو ہے ابن عمر　　بی بی سالم کو یون لکھا اسپر
دارقطنی سر آمد فضلا　　جانیو تم روایت اسکی کیا
سنت اسپر ہے بس ہوی اجرا　　دیتے جاوین زکات زیور کا
اور جواہر کے تئیں زکات نہیں　　ہاں مرصع جو زر کے ہووے یقین
اور زکات بہایم ہے ای بھائی　　فرض ہے مالکون پر لیا ہی
اور جب ہووین ایکسو بیس　　دین زکات انکا دو غنم ای انیس
چار سو ہو تو چار بکرے دین　　یون ہی ہر سو مین ایک زیادہ کرین
یعنی یکسالہ کا جو ہے بچھڑا　　دیوین پاڑی رہے دو یا پاڑا
اور جب ساٹھ پورے ہو جاوے　　دیوین یکیک برس کے دو پاڑے
اور ہشتاد کو وہ جب پہنچے　　دیوین دو دو برس کے دو پاڑے

نہ کرے جمع مغرب اور عشا / کوئی سفر میں بھی ایکبار سوا
جمع تقدیم کے حدیث مگر / آئے ہونگے صحاح میں کمتر
جمع تاخیر کی مگر تا دل / حنفیہ اسلئے کئے ہے قیل
جلد بھی سری نماز میں بھی کرے / اول وقت میں پڑھے اسکے
ہوتے بعد غروب ہی راہی / ہوتی نزدیک جبکہ تاریکی
اور نماز عشا ادا کرتے / بعد ہوتے تھے وہ رواں آگے
اور ابن عمر بھی اے بھائی / کبھی کرتا سفر میں ایسا ہی
بوحنیفہ کا ہے یہی مذہب / جمع میں احتیاط سے اقرب
کہا نکرو مالک سے دمساز / محض فعل نبی تھا بہر جواز
اور مقیم مریض کے بھی لئے / سکھے جائز ہے تابعین بعضے
اور قائل ہیں بعض اے دمساز / کہ ہو بارش کی عذر پر بھی جواز
ابن عباس سے ہی یوں مروی / کہ کہا اس نے دو نماز کبھی
تو کہا نہ کے جو ہیں مدد وانے / اسنے آیا ہی انکے یک درسے

عیدین کی نماز کا بیان

عید کے دو نماز کے خاطر / جاتے حضرت تھے شہر سے باہر
عید کی بیس نماز لے اکمل / یعنی صحرا کے درمیاں افضل
جاتے بیرون شہر آنحضرت / پس بلاشبہ ہے یہی سنت
بعضے پڑھتے ہیں مسجدوں میں جو / ہے بلاشک خلاف سنت او
پس مساجد میں عذر سے پڑھنا / کبھی نا ہو خلاف سنت کا
کیونکہ بیت خدا حرم ہے وہ / سب مکانوں سے محترم ہے وہ
تا ز قرب حضور پیغمبر / باعث طاعت قبولیت کا ثمر
اور کہا ہے شیخ ابن ہمام / کہ ہے سنت یہی و نیک انجام
اور کسی کو خلیفہ ٹھہرائے / تا کہ از بکو تا وہ ہمرہ لے

اور نہ ابن عمر بھی کرتا تھا / جمع ہرگز مگر بہ مزدلفہ
پس ائمہ اسی لئے اکثر / نہیں قائل ہیں اسکے ای دلبر
کرے پہلے نماز میں تاخیر / بس یہانتک کہ پہنچے وقت اخیر
ابوداود نے روایت کی / کہ علی نے سفر میں ایسا ہی
پڑھتے تھے تب اتر نماز شام / کرتے بعد نماز نوش طعام
اور کہتے کہ سرور کونین / کرتے ایسا ہی جانئے بے مین
اور کہتا تھا جبکہ ہو تعجیل / کرتے ایسا ہی مصطفے بقیل
اور کہے بعضے شافعی اکمل / کہ یقیں ترک جمع ہے افضل
دو نمازوں کے جمع کا یہ بیاں / تھا مسافر کیواسطے پہچان
یوں کہا ترمذی ہی نیک اخلاق / کہ انہیں سے ہیں احمد و اسحق
شافعی اور احمد و اسحاق / ہیں انہیں سے ائمۂ آفاق
کہ بلا عذر کوئی جمع کرے / یعنے یکوقت تو دو نماز پڑھے
جمع کرنا بعرفہ اور سفر / بس ہے جمہور کا عمل اس پر
عید کی اب نماز کا بھی بیاں / دیکھ لکھتا ہوں مختصر میں یہاں
اور وہ جگہہ ز مسجد نبوی / فاصلہ پر ہزار گز کے تھی
باوجود اس شرف کے ای بھائی / جو تھا حاصل بہ مسجد نبوی
اکثر امصار میں عرب و عجم / بس اسی پر عمل ہے اے اکرم
مینہ کے عذر سے مگر ای یار / پڑھی مسجد میں ہی نبی یکبار
اور عادت ہو گئے والوں کی / کہ پڑھے مسجد الحرام میں ہی
اور یوں ہی مدینہ والے بھی / پڑھتے ہیں سب مسجد نبوی
پس مساجد دو تو حرم کے بجا / سب ہے ہیں اسلئے ہی مستثنی
کو جو ہیگا امام یعنے امیر / جاوے صحرا طرف لے خلق کثیر
عید کی اپنی شہر میں ہے نماز / باجماعت ادا کرے بہ نیاز

کیونکہ بالاتفاق در دو جا — شہر میں ہے نماز عید روا
اور مسجد کے پاس تین جگہہ — ہے روا گرچہ نیں خلیفہ کیا
اور پوشاک پہنتے اجل — عید کے روز احمد مرسل
حُلۂ فاخرہ تھا وہ اے یار — یعنی یک جبہ چادر اور ازار
عزت دین کیلئے ہے یہیں — پہنتے تھے بہ جمعہ و عیدین
اور کبھی اوڑھتے تھے یک چادر — سبز یا سرخ تھے خطوط اسیر
کہیں بُرد یمانی اُسکے تئیں — ویسے چادر یمن میں تھے جو ہیں
عید کے دن تجمل و تزئیں — جب ہو مشروع مستحب ہو یقیں
اور عید الفطر میں اے دمساز — سرور مرسلیں قبل نماز
نوش فرماتے چند عدد خرما — طاق رہتا سمجھ عدد انکا
نوش فرما طعام بھی پہلے — بعد اس کے نماز کو جاتے
اور عید الضحیٰ کہ دن اے ہمام — کرتے بعد نماز نوش طعام
غسل عیدین و غسل عرفے کا — گرچہ ہر یک حدیث میں آیا
پر کہے ہیں ضعیف ہے وہ خبر — ہاں موطا میں ایک ہی اثر
ہر دو عیدین میں بھی ابن عمر — غسل کرتا تھا اے نکو محضر
اتباع سنن میں ہے صحیح و مسا — جبکہ حاصل تھی اسکو شان علا
ایسے ہوتا ہی ظاہر اے بھائی — کہ صحیح وہ حدیث ہووے گی
اور ابن عمر سمجھ اے خبیر — جہر کہتا تھا راہ میں تکبیر
روز عید الضحیٰ میں اے ذیشاں — حکم یہ متفق علیہ ہے جان
اور بعید الفطر ہے اے یہاں — کہنا آہستہ اے نکو عنواں
اور حضرت نماز عید لئے — عیدگاہ کو پیادہ جاتے تھے
پس بھی مستحب ہے اے اکمل — اسپہ اکثر ہے عالموں کا عمل
ہاں مگر کوئی عذر ہووے جب — تو ہی جائز سوار ہونا تب
اور جنازے کی ساتھ بھی زنہار — نہیں ہوتے تھے شاہ دین سوار
اور مصلے میں پہنچتے ہی نماز — کرتے سالار انبیا آغاز
ہے اذاں اور بلا اقامت سے — پڑھتے دو رکعتیں جماعت سے
اور کہتے تھے کتنے تکبیریں — ہے ائمہ کا اختلاف اسمیں
لیک مختار حنفیہ کا اے میر — ہر دو رکعت میں ہیگی چھ تکبیر
پہلی رکعت میں آگے قرأۃ کے — جا نو تکبیر تین بار کہے
دوسری رکعت میں بعد قرأت کے — تین تکبیر کہہ رکوع کرے
حنفیہ کہتے ہیں یہ تکبیرات — مختلف آئے جبکہ مرویات
جس روایت میں ہیں وہ کم آئے — ہم اسی کو ہیں اختیار کئے
کہ دو رون نماز تکبیرات — اور ہر بار بھی اُٹھانا ہات
جبکہ ہیگا خلاف عادت کا — پس ہو عمل قلیل ہی اولے
اور بعد نماز عید اشہر — خطبہ پڑھتے نبی کھڑے رہکر
متفق سب اسی پہ ہیں اے سعید — کر ہے خطبہ پس از نماز عید
اور اسی پر تھا مصطفےٰ کا عمل — اور شیخین با صفا کا عمل
کیا تقدیم خطبہ جو ایجاد — ہی وہ مروان پر جفا رکھہ یاد
کہ مدینہ کا جب وہ تھا حاکم — کیا تقدیم خطبہ و ظالم
لیک کہتے ہیں بعض اے ذیشاں — پہلے تقدیم یہ کیا عثمان
لیک ہر دو کے جانو نیت ہیں — ہی بڑا فرق وجہ و علت میں
کیا تقدیم خطبہ جو مروان — یہی اسکا سبب لکھی ہیں جان
خطبۂ ثانیہ میں وہ ناکام — کرتا تھا سب اہل بیت کرام
اسلئے لوگ خطبہ نا سن کے — پڑھ نماز اسی دم نکلجاتے
اسلئے وہ شقی بد انداز — خطبہ پڑھنے لگا ہے قبل نماز
اور خلافت میں ابن ذو النورین — آگے پڑھتے نماز سے ہیں

بعد لوگوں میں آئی جب سستی
فرق دونوں میں کسقدر ہے دیکھ
لیک مروان ہوا ہی جب حاکم
مختلف فیہ یہ امر بہی ہیگا
اسنے منبر بنا لیا بے بین
نقل ہے بوسعید خدری سے
دیکھا میں خشت اور گل سے بنا
مینے کرمنع تب اسے کہینچا
جانتے بوسعید ہوکے خفا
خطبہ خوانی کو اسطرح اے فہیم
اسلئے بوسعید اسے کہینچا
جب نہ مانا یہ بات وہ بدکار
والے کچہ سوچتے نہیں اصلا
نہ پہرا وہ مگر اسی کے لئے
اور بہی یہ عیدگاہ کی دیوار
کہ بلا شبہ وہ بلندی ہی
اور بعد نماز خطبہ پڑہا
اور در انحال شاہ ذوالاجلال
اور یہ سفر سعادت ای اکرم
یا کوئی اور شئی بلند رہے
یسں وہی ہی بلندی اصل ہی میر
وہ تو بدعت نہیں بلا وسواس
اور منکر قیاس کا آخر

دیر سے آنے لاگے ای بہائی
مختلف علتیں ہیں صورت ایک
کیا اسپر مواظبت ظالم
کہ کیا کس نے پہلے اسکو بنا
کہے بعضے بوقت ذوالنورین
عید کے روز ساتہ مروان کے
اسکو ابن الصلت بنایا تھا
وہ نہ مان اسپہ چڑہ کے پڑہنے لگا
تب مصلائے عید سے جو پہرا
کر رہا ہے نماز پر تقدیم
تا کرے پہلے ہی نماز ادا
آپ ہی پہر گیا ہی تب ناچار
کہ سبب کونسا بڑا ہوگا
تا نہ وہ سب اہل بیت سُنے
نہیں اسوقت تھی بنی اے یار
جانو قائم مقام منبر تھی
جبکہ فارغ ہوئے ہیں خطبے سے
تکیہ فرمائے تھے بہت بلال
اسکا ماتن نے یوں کیا ہی رقم
کہ ہو قائم مقام منبر کے
اور منبر کی بنی ہی ہے نظیر
کریں فقہا سمجہ اسی پہ قیاس
ہے سمجہ شطر دین کا منکر

اسلئے آگے خطبہ پڑہنے لگے
وہ بہی عثمان سے کبہی نادر
اور بعصر شریف پیغمبرؐ
کہے بعضے معاویہ کے زماں
گل سے ابن الصلت کیا ہی بنا
میں بہی جب عیدگاہ میں آیا
اور مروان نماز کے آگے
اور میں بھی پہرا وہاں سے تب
وجہ اسکا سمجہ یہی ہے بڑا
دوسرا یہ سبب ہے اس سے اشد
تا کہ فارغ نماز سے ہو کے
زعم کرتے ہیں بعضے اہل زماں
وہ جو کہتا تہا اہل بیت کو بد
اور اگرچہ بوقت پیغمبر
لیک ثابت ہے یہ کہ وہ سرور
ہے بخاری میں یہ خبر ابوسعید
اترے اور بیبیاں طرف آئے
اس سے ظاہر ہوا کہ خیر بشر
آخری خطبہ جو پڑہے شاہجہاں
اور آیا ہے در حدیث دگر
اور جس چیز کی نظیر نہ ہیں
مجتہد کا قیاس تو اے ایس
یوں ہی لکہا مفتی احناف

تا وے لوگوں کو سب نماز ملے
ایک دو بار ہی ہوا ظاہر
عیدگہ میں بنا نہ تہا منبر
جب امیر مدینہ تہا مروان
اسکا گہر پاس عیدگاہ کے تہا
ایک منبر بنا ہوا دیکہا
چاہا ہی اسپہ چڑہ کے خطبہ پڑہے
ہی یہ سفر السعادت اندر ب
کہ مخالف وہ ہو کے سنت کا
کہ وہ کہتا ہے اہل بیت کو بد
آپ خطبہ نہ سن چلا جاوے
پہر منبر کے ہی سبب سے ہاں
کیا ہی منبر کا وجہ اس سے اشد
نہ بنا عیدگہ میں تہا منبر
خطبہ پڑہتے کوئی بلندی پر
پہلے حضرت پڑہے نماز عید
اور انہیں وعظ و پند فرماوے
پڑہے خطبہ کسی بلندی پر
سو وہ ٹیلا تہا یا بلند مکاں
کہ پڑہے خطبہ اپنے اشتر پر
ہو بعصر شریف سرور دیں
اصل رابع ہی از اصول دیں
ایک مکتوب میں مجدد صاف

غرض اکثر اکابر فقہا　　کہ نظر اس نظیر پر بھی بجا
کہ فتاوی میں اپنے قاضیخاں　　دیکھ اس طرح سے کیا ہے بیاں
نہیں مکروہ ہے مجھے بعضے　　نہ یہ احتیاج پیش آوے
بعضے مکروہ ہی لکھے ہیں ہاں　　یہ لکھا اختلاف قاضی خاں
کہ صحیح ہے یہی اے فرخ پے　　منبر عیدگہ نہ مکروہ ہے
یہاں لکھتا ہی یوں طحطاوی　　لفظ یہ ہے امام سے مروی
کہا اب وقت میں ہمارے پن　　منبر عیدگاہ ہے احسن
بس سند وہ ہے اب ثبوت ہوا　　کہ ہے منبر بہ عیدگاہ روا
یہی اسناد اسمیں ہیں مذکور　　جب ہے مطبوع وہ ہوا مشہور
بلکہ فتوی اُپر وہ جرح کئے　　قول فقہا نہیں قبول کئے
جبکہ تھے تابع امام نہیں　　ساتھ اُنکے ہمیں کلام نہیں

عیدگاہ کے جواز منبر پر　　آئے ہیں دیکھ اے نکو محضر
کہ مشائخ ہیں اختلاف کئے　　باب میں عیدگہ کے منبر کے
عید کے روز شہر سے منبر　　عیدگہ میں رکھے اُٹھا لاکر
او فتاوی جو ہیگا عالمگیر　　اس میں اس طرح سے کیا تحریر
ہے غرائب میں یونہی ہو یوں تب　　در مختار میں لکھا لا باس
لیک علامہ اشہر و فاخر　　جسکو کہتے ہیں زادہ خواہر
اور بولا یہ لفظ اے بھائی　　آوے بیشک صلاح پر بھی کبھی
اندریں باب ایک استفتا　　آیا تھا اُسکا میں جواب لکھا
منبر عیدگاہ کے مانع　　نہ ان اسناد کے ہوے تابع
خاص وہ قول بوحنیفہ کا　　جو ہی اُسکا بھی نہیں کئے پروا
گر نباید بگوش رغبت کس　　بر رسولاں بلاغ باشد و بس
اب بیاں عیادت بیمار　　اور بیان جنازہ سن لے یار

عیادت بیمار اور نماز جنازہ کا بیان

از برائے عیادت اے فیروز　　نہ معین نبی کو تھا کوئی روز
بس کبھی روز کی خصوصیت　　کرنی نا کرنی ہی یقیں بدعت
اور احسان جو ہیں میت کے　　کرتے تھے جاو ایسے چیزوں سے
اور اقارب کے ساتھ میت کے　　لطف کے رو سے تعزیت کرتے
اور تجہیز میت اور تکفین　　کرتے تھے لطف سے وہ سرور دیں
بعد ازاں اسکی مغفرت چہتے　　بعد اسکی مزار تک جاتے
کہ ثبات اسکو از رہ احسان　　دیوے مولا بہ کلمۂ ایمان
اور اُسے قبر بیچ راحت دے　　رحمت و مغفرت نصیب کرے
اور اصحاب کا عمل بھی ہاں　　اندریں باب مختلف تھا یہاں
کہ کبھی جو پڑھے ہے نماز اخیر　　اسمیں لائے ہیں چار ہی تکبیر
ابن عباس نے روایت کی　　جبکہ آدم صفی نے رحلت کی

وہ عیادت کو جاتے سب اوقات　　خواہ دن ہو یا کہ ہو وہ رات
آنکھ کے درد پر بھی پیغمبر　　جاتے پھر عیادت اے دلبر
کہ اُسے قبر اور قیامت میں　　فائدہ دیویں فائدہ بخشیں
اور کرتے تفقد احوال　　اور اطعام اے نکو افعال
اور جنازے پہ اسکی پڑھتے نماز　　مع اصحاب کے اے دمساز
قبر کے پاس پھر کھڑے رہ کے　　اسکے حق میں دعا یہ کرتے تھے
اور منکر نکیر کا بھی جواب　　دیوے وہ قبر میں بہ صواب
اور نماز جنازہ بیچ عیاں　　چار تکبیر بولتے تھے جاں
چار تکبیر کے جو ہیں قائل　　اسطرح بولتے ہیں اے عاقل
اسپر اکثر حدیث آئے ہیں　　پس کئے اختیار اسکے تئیں
آملائک کہ ہے جو اُن پہ نماز　　چار تکبیر ہی کہے دہ نماز

اور بولے کہ اے بنی آدم　　یہ تمہاری ہے سنت اکرم
اور کہہ دو سلام اے باہر　　آتے حضرت نماز سے باہر
اور کہتے تھے یک سلام کبھی　　اور یہی فعل تھا علی کا بھی
اور وہ شاہ دیں بہ ہر تکبیر　　کرتے رفع یدین بھی اے میر
یہی مذہب ہے ہر دو امجد کا　　شافعی اور امام احمد کا
ایک تو رفع ہے بہ ہر تکبیر　　دوسری عدم رفع سب ہے اے میر
یہی تیسری روایت والا　　ہیگا مذہب امام اعظم کا
اور وریں باب مختلف اخبار　　جو ہیں اور صحیح اے ہشیار
بعد تکبیر اول اے ذیشاں　　قرات فاتحہ بھی آئی عیاں
اور طحاوی کہا کہ بعض اصحاب　　فاتحہ جو پڑھے ہے او نیک نصاب
کہا شمنی ثنا کی نیت سے　　حنفیہ پاس بھی روا ہووے
مسلم و ترمذی و نسائی نے　　لائے ہیں عوف ابن مالک سے
اور یہ دلیلیں آرزو میں کیا　　کاش ہوتا جنازہ وہ میرا
یک بیک دو رو کے ہیں بعد پڑھتے　　اور دیکھا بعد سہ دن کے
اور بعضوں نے اسطرح لکھا　　کہ خصیصہ ہے یہ پیمبر کا
اور جنازے کے ساتھ وہ سالار　　کبھی ہوتے تھے سوار اے یار
ہم جنازے کے ساتھ تھے یکبار　　دیکھا بعضوں کو شاہ دیں نے سوار
کہ خدا کے فرشتگان کبار　　اب پیادہ ہوں اور تم اسوار
لائے مرکب نزد آں سالار　　لیک حضرت کے ہو نہ اسپ سوار
نہ جنازہ اتارتے جب تک　　سرور دیں نہ بیٹھتے تب تک
مستحب پاس بو حنیفہ کے　　ہے جنازے کے سب ہیں پیچھے
اور بولا ہے ثوری ذیشاں　　مستحب ہیں وہ دو برابر جاں
اسطرح بولتے ہیں اے اکمل　　جانا پیش جنازہ ہے افضل

لایا حاکم اسے بہ مستدرک　　حلیہ میں بو نعیم بھی بیشک
یہی مذہب امام اعظم کا　　اور ہے شافعی اکرم کا
ہے یہ مذہب امام احمد کا　　اور یہی مالک مجدد کا
عمر فاروق اور ابن عمر　　ابن عباس و زید پاک سیر
اور مالک سے اے نکو آئیں　　جانا اس میں یہ باتیں ہیں تین
تیسری رفع کرنا پہلے یار　　اور باقی میں عدم رفع اے یار
بو حنیفہ کی جان لیجے دلیل　　ترمذی کی حدیث ہے بقلیل
یہ سبب ہے کہ فعل حضرت کا　　کبھی ایسا تھا اور کبھی ایسا
پر صحابہ میں اور ائمہ میں　　مختلف فیہ بات ہے سمجھیں
وجہ قرات یہ وہ نہ پڑھتا تھا　　بلکہ تھا از راہ دعا و ثنا
اور جنازہ کے مشتہر ہیں دعا　　یہ دعا بھی پڑھی ہیں خیر الورا
کہ جنازے پہ یک رسول خدا　　جب پڑھے ہے یہ دعائیں یاد کیا
فوت ہوتی نماز گر گاہے　　تو نبی اسکی قبر پر پڑھتے
بلکہ یک ماہ کے بھی بعد پڑھے ہے　　علما اس میں اختلاف کیے
کبھی بعضے نہ گر پڑھی ہوں نماز　　تب ہی پڑھنا نماز بعد دفن جواز
ابوداؤد و ترمذی ایجاں　　یوں روایت کیے ہیں نزد یاں
کیا ارشاد اس طرح ان کو　　کیا نہ کہتے ہیں بہ شرم اے لوگو
اور یہ بات آئی ہے سمجھیں　　ابوداؤد کی روایت میں
دفن ہوتی کو جبکہ کرکے پھرے　　ہاشمی مرکب پہ تب سوار ہوئے
اور جنازے کے آگے یا پیچھے　　جانے چلنے میں اختلاف کیے
ہے اسی پر امام اوزاعی　　ہے تفکر کو چل اس میں ہی
مالک و شافعی دو نو امجد　　اور تیسرا امام دیں احمد
کیونکہ شفعا ہیں قوم میت کے　　بس مقرر شفیع لگے رہے

ترمذی کی حدیث آئی سنو
کہ ابوبکر اور عمر ہر دو

رہتے پیش جنازہ اے بھائی
ہے انس اس حدیث کا راوی

اور منقول ہے یہ حیدر سے
کہ جنازے کے پیچھے وہ رہتے

اور ہے دوسری حدیث میں اے یار
کہ رہیں پیچھے جو کہ ہیں اسوار

اور پیادہ ہے جا نیو مختار
آگے پیچھے ہو یا یمین و یسار

اور نماز جنازہ آں سرورؐ
نہیں پڑھتے ہر ایک غائب پر

ہاں جنازے اوپر نجاشی کے
غائبانہ نبیؐ نماز پڑھے

اور مدینہ میں سو یہ لیثی
جب کیا انتقال اے بھائی

تب نماز جنازہ اسپہ نبیؐ
غائبانہ پڑھے تبوک میں ہی

کہا حضرت سے جبرئیل نے آ
دوست رکھتے ہو آپ اسکو کیا

طے کروں آپکے لئے میں زمیں
پڑھیں اسپر نماز آپ نہیں

کہے ہاں جبرئیل مارے پر
گر گئے درمیاں کے کوہ و شجر

درمیاں کے اٹھا دئے پردے
اور بہ پیش نظر جنازہ کئے

اور روایت ہے دوسری اے پیر
کر اٹھا کر لے آئے اسکا سریر

اور حضرت کے سامنے رکھے
شاہ دیں اسپہ تب نماز پڑھی

اور ملک کے تھے دو صف اشرف
کہ تھے ستر ہزار در ہر صف

پوچھے جبریل سے رسول خداؐ
پایا وہ کس عمل سے یہ درجہ

کہے وہ سورہ قل ہو اللہ کا
دوست کہتا تھا وہ رکھتا تھا

اور پڑھتا تھا وہ مدام اسے
آتے اور جاتے بیٹھتے اٹھتے

اور غائب پہ جو نماز پڑھیں
آیا فقہا کا اختلاف اس میں

احمد و شافعی کے پاس اے شہر
مطلقاً سنت آئی غائب پر

بوحنیفہ و مالک ذیشاں
منع کرتے ہیں مطلقاً ایجاں

اور نجاشی کے وہ جنازہ پر
جو پڑھے ہیں نماز پیغمبرؐ

بولتے ہیں جنازہ اسکا تب
ہوا مکشوف بر پیمبر رب

یا ہوا درمیاں سے رفع حجاب
یا جنازہ ہی لاکھے یہ شتاب

دیکھتے تھے اسے وہ خیر البشر
اور نہ آتا تھا دوسروں کو نظر

قوم نا دیکھے اور دیکھے امام
تو ہے جائز نماز غیر کلام

اور موتہ کے جنگ میں اے یار
زید و عبداللہ جعفر طیار

جب ہوا ہیں شہید وہ سرورؐ
در مدینہ پڑھے نماز ان پر

اور کسی قبر کو نبیؐ گاہے
نہیں ہرگز بلند کرواتے

سنگ اور گچ سے اور اینٹوں سے
نہ کسی کی مزار بنولتے

نہ بناتے عمارت اسکے اوپر
ہے یہ مکروہ بدعت اے دلبر

بلکہ گر کوئی قبر اونچی رہے
اسکو توڑوا کے پست کرواتے

اسطرح مرتضیٰ علیؐ بولے
کہ نبیؐ حکم کر جیسے بھیجے

کہ کوئی قبر دیکھے گر اونچی
پست کر دے اسے بچھو کبھی

اور تصویر گر کہیں دیکھے
اسکو مٹ چھوڑ تو مٹا ہی دے

حکم ہے قبر اسقدر ہو فراز
کہ رہے وہ زمین سے ممتاز

تا نہ انجان ہو کوئی کہندلے
اور کوئی نہ قبر پر بیٹھے

اور قبروں کے تئیں گندھ لینے سے
سرور دین منع فرماتے

دیکھے یک شخص کو بگورستاں
آیا نعلین پہنکر ایجاں

اسکو فرمائے سیدؐ کونین
کہ تو کھینچ اپنے پاؤں سے نعلین

اور کئے نقل جبکہ ابراہیم
پیش حضرت رسولؐ کریم

آپ ہاشمی رسولؐ اسپہ گئے
اور سنگریزے اسپہ چون دئے

اور عثمان ابن مظعون کے
قبر پہ پتھر اک بڑا ہیں رکھے

اور فرمائے منع سیدؐ ناس
کہ لگا دیں چراغ قبر کے پاس

اور لگانا چراغ قبر کے پاس
منع ہے شرع میں بلا وسواس

ہاں مگر احتیاج ہووے جب　زندگوں کو تئیں ہوا ہو تب
اور تہی یہ بہی عادت نبوی　کہ زیارت کو جاتے قبروں کی
اور فرمائے سرور کونین　جمعہ کیدن زیارت ابوین
اور لکہا جاوے ای نکو عنواں　بارِّ والدین غیر گماں
اور فرمائے جبکہ گورستاں　تم جو دیکھے تو یہ پڑھو اس آن

وَالْمُسْلِمِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ

فاتحہ اور معوذتین اے یار　اور اخلاص پڑھنا گیارا بار
اور معمول تب نہیں یہ تہا　قبر کے پاس یا کہ دوسری جا
لیک مخصوص تیسرے دن میں　جمع ہو جو تکلفات کریں
سخت بدعت ہے اور منع وحرام　ہے مدارج میں یوں کیا ارقام
بیٹھنا اطراف قبر کے جو پڑا ہیں　ہے وہ مکروہ سر بسر سمجہیں
قبر پر قاریوں کو بٹھلانا　اور قرآن اُنسے پڑھوانا

سُنن رواتب کا بیان

یعنے غیر فرائض اشہر　کرتے حضرت مواظبت جسپر
یوں ہی ابن عمر سے ہے مروی　اور مذہب ہے شافعی کا یہی
اکثر اہل علم از اصحاب　جسکے تہے قائل اسی کے تہے دریاب
قول ابن مبارک و ثوری　اور ہے اسحق کا بہی قول یہی
عائشہ یوں خبر دئے اے یار　رکعتیں جو ہیں قبل ظہر کے چار
پڑہتے مسجد میں رکعتیں دو مگر　اور گہر میں چہار وہ سرور
یعنے صدیقہ اور ابن عمر　جو کئے تہے نظر دئے وہ خبر
اور ساعت کو درمیاں کہتے　کہلتے ہیں آسماں کے دروازے
اور یہ کہتے ہیں یہ نماز اکثر　گہر میں پڑہتے تہے اپنے پیغمبر
ابن مسعود پڑھتے بعد زوال　آٹھ رکعات انجمنہ غسل

اور مکروہ نماز ہے اے زکی　قبر کے آگے مقبرے میں بھی
اور کرتے دعا و استغفار　یعنے چاہتے تہے بخشش انکی ای یار
یا وہ دو نوں نے ایک کی جو کری　بخشے جاوے یقیں گنہ اُسکے
او صدقہ وہ مغفرت خواہی　انکے خاطر رکھے ہی حلم بہی

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَهْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ

اور پڑہنا بھی آیۃ الکرسی　اور یٰسین اور تبارک بہی
دیکھ ثابت ہوا ہے از اخبار　او صحیح اس میں آئے ہیں آثار
جمع ہوں لوگ اور پڑہیں قرآن　ہاں مگر تعزیت ہے سنت جان
اور بغیر وصیت موتے　خرچنا اس میں حق یتیموں کا
اور قرآن پڑہنا قبر کے پاس　مختلف فیہ ہے اے رمز شناس
اور ہدایہ کی شرح میں ارقام　کیا اسطرح شیخ ابن ہمام
گرچہ ہے اسمیں اختلاف ای یار　نہیں مکروہ ہے یہی مختار
راتبہ ہے رتوب سے نکلا　جسمیں معنی دوام کا ہیگا
راتبہ ان کو کہتے ہیں سمجہو　ظہر کے آگے دو ہیں بعد ہیں دو
اور روایت ہے مرتضی کی ہاں　چار آگے ہیں دو ہیں بعد پہچان
اور ہوئے انکے بعد جو اخیار　تابعین کرام سے اے یار
اور مذہب امام اعظمؒ کا　جانیو بالیقیں یہی ہیگا
ترک کرتے نتہے وہ حق کی نبیؐ　ہیں صحیح یہ دونو روایت بھی
یا کبھی وہ کبھی چہار پڑہے　ہر دو راوی کہے جو دیکہے تہو
اور رسول کریم بعد زوال　پڑہتے تہے چار رکعتیں خوشحال
چہتا ہوں میں کہ نیک یہ اعمال　آسماں کو اُپر چڑہے فی الحال
اور اسی کو نماز فیِّ زوال　بولتے ہیں سمجھ لے فرخ فال
اور کہتے یہ رکعتیں سُنئے　ہیں برابر وے آٹھ رکعت کے

جو پڑھی چاہیں رات کے درمیاں
جانیو وقت خیر و برکت ہے
ابن عازب کی ہی روایت سے
اور پڑھا مثل اسکے بعد عشا
آپ سے فوت وہ نہوتے کبھی
اور حدیث آئی ہی کہ آنحضرت
اور آیا ہے دو نماز اشہر
وہ نمازیں یہ کبھی چھوڑے
اور ہے نکروہ دوسرونکو سبھی
تھے دو رکعت یقیں پڑھا کرتے
اور از بعد ظہر اے ذیشاں
انہیں آئی ہی یہ حدیث ایس
اور ہے مروی علی سے آنحضرت
فصل انہیں سلام سے کرتے
اور روایت کیا ہی ابن عمر
احمد و ترمذی ابو داؤد
یعنی ہے اختیار اے ہشیار
اور مغرب کے بعد دو رکعت
سورۂ کافرون اور اخلاص
یعنی قرأت بہت ہے پڑھتے ہیں نبیؐ
اور عشا کے بھی راتبہ ایماں
پڑھتے شش رکعتیں و یا کہ چہار
اہل حرمین ہی نہیں پڑھتے

وہ تہجد کی ہے نماز بجاں
سمجھو وقت نزول رحمت ہے
کہ رسول کریم فرمائے
تو شب قدر میں پڑھا گویا
نہ حضر اور نہ سفر میں بھی
پڑھتے تھے بعد عصر دو رکعت
ترک کرتے نہ تھے یہ سفر و حضر
تا کہ وہ اپنے رب سے جاکے ملے
دیکھ آئی حدیث ایسی بھی
لیک دوسرونکو منع فرماتے
چار رکعت بھی آئی ہیں بجہاں
ظہر کے آگے اور بعد یقیں
پڑھتے تھے پیش عصر دو رکعت
دو دوگانے جدا جدا پڑھتے
کہ یہ فرمائے شافع محشر
کرے اسکی روایت ابن مسعود
کہ دو رکعت ادا کریں یا چار
پڑھتے تھے راتبہ سدا حضرت
پڑھتے اکثر یہ دو نمازیں خاص
ترمذی اس خبر کا ہے راوی
فرض کے بعد ہیں دو رکعت جان
اور دو رکعت بھی آئی ہیں ای یار
حنفیہ مستحب لکھے ہیں وے لے

یعنی وقت زوال یہ در روز
لایا ابن ہمام اے فرخ پے
چار رکعت جو قبل ظہر پڑھا
اور ہمیشہ وہ شافع امت
فوت یکبار ہو گئی تھیں وے
کئے یاں تک علما اوست اوسیر
وہ دو رکعت ہیں آگے صبح کی جان
عصر کے بعد وہ دو رکعت ہاں
ابو داؤد نے روایت کی
چونکہ رکھتے تھے آپ صوم وصال
جو ہے مسند امام احمد کی
چار رکعت پڑھے جو نیک انجام
اور روایت انہیں سے ہی ای یار
ہیں یہ ہر دو روایتیں ای نیک
اسپہ رحمت خدائے پاک کرے
آیا جب اختلاف انمیں ای میر
تا کہ ہر دو حدیث پر ہو عمل
فجر کے آگے بعد مغرب کے
ابن مسعود نے کہا اے یار
ابن عباس سے ہی پر منقول
حضرت عائشہ سے ہی مروی
چار رکعت وے لے ز پیش عشا
اور سنت یہ صبح کے اشہر

شب میں وقت تہجد اے فیروز
ابن منصور کے سنن سے ہے
پڑھا شب میں تہجد او گویا
ظہر کے بعد پڑھتے دو رکعت
تو قضا اسکی بعد عصر کئے
کر گئے ہیں وہ اس جہاں سے گذر
اور دو رکعت نہ بعد عصر بجہان
ہیں خصائص سے مصطفےٰ کی جان
عصر کے بعد وہ خدا کے نبیؐ
کرتے اورونکو منع ای خوشحال
اور سنن نسائی ترمذی کی بھی
اسکو دوزخ پہ حق کریگا حرام
رکعتیں پڑھتے پیش عصر چہار
ابو داؤد و ترمذی میں دیکھ
چار رکعت جو قبل عصر پڑھے
مذہب حنفیہ میں ہے تخییر
لیک بے شبہ چار ہی افضل
دو رکعت نبی جو پڑھتے تھے
کر نہ سکتا ہوں میں اب اسکا شمار
کبھی قرأت کئی ہیں اسمیں طول
پڑھ عشا آکے جبکہ گھر میں نبیؐ
نہ احادیث میں نظر آیا
کرتے اتنی محافظت سرورؐ

کہ سفر میں بھی اسکو پڑھتے تھے
ترک ہرگز کبھی نکرتے تھے

یک روایت ہے ظہر کی سنت
پڑھتے تھے بھی سفر میں دو رکعت

جو دو رکعت ہیں ظہر کی سنت
بعد اسکے بھی نفل دو رکعت

فرض ظہر و عشا کے بعد ولے
چار رکعت بدو سلام آئے

اور چھ رکعتیں رسول خدا
بعد مغرب کے کرتے تھے جو ادا

بس اگر پڑھ لیں چار ہی رکعت
ہوویں چھ رکعتیں ہی باسنت

کس میں طاقت ہو وہ لکھے سارا
نہ زبان و قلم کو ہے یارا

بسکہ مصروف تھی نماز میں ہی
اور انواع طاعتوں سے سبھی

بس ہے لازم کہ اس عبادت میں
مومناں پیروی نبی کی کریں

اور نمازوں میں دے حضور دل
اور خضوع و خشوع دے کامل

بہ محمد و آلہ الاطہار
بہ محمد و صحبہ الاخیار

زکات کا بیان

کہ کہے ہیں زکات پاک عیاں
اپنے صاحب کے مال کو پہچاں

کہ گواہی بھی دیوے در محشر
صاحب مال کے وہ ایمان پر

جبکہ ہجرت سے سال تھا دوسرا
حقتعالیٰ زکات فرض کیا

جیسے روپیا ہو جیب و سو درہم
جسکے تولے ہوں باون اے اکرم

نقد سکہ ہو یا رہے زیور
یا کہ ناساختہ ہو سیم و زر

دیوے دو سو درم کو پانچ درم
یہ ہے تعیین بلا زیادت و کم

جو زیادہ ہوا ہے اے اکرم
خواہ چالیس ہووے یا ہو کم

ان اماموں کی سے دلیل یہی
کہیں فرمائے ہیں خدا کے نبی

امام مذہب میں بو حنیفہ کے
وہ نہ چالیس تک اگر پہنچے

کہ کہے ہے مصطفےٰ معاذ کے سات
کہ نہ لیجے کسور سے تو زکات

دیوے کسرات پر زکوٰۃ نہیں
ہیگا چالیس تک معاف یقیں

سنت راتبہ سوا اس کے
نہیں حضرت سفر میں پڑھتے تھے

اور بعضوں کے پاس اے ذیشان
سنت فجر ہیگی واجب جان

بعضے پڑھتے ہیں جمع کر اے ماہر
وجہ اسکا نہیں ہوا ظاہر

پس دو نفل اور یہ دو سنت
جملہ ہوتے ہیں چار رکعت

یک روایت میں ہو وہ باسنت
یک روایت میں [illegible]

اور عبادات نافلہ [illegible]
[illegible] انبیا کے ہیں [illegible]

ہو ہے معلوم [illegible]
[illegible]

یہی طاقت بغیر [illegible]
[illegible]

یا الٰہی نماز میں دن رات
صرف [illegible]

تیری [illegible] جان مری ابتدا
کر کرم سے نماز میں ہی [illegible]

ہوا آخر یہاں بیان نماز
کروں ذکر زکوٰۃ اب آغاز

تزکیہ سے زکوٰۃ ہے نکلا
اسکا معنا ہے جانو پاکی کا

اور گواہی کا بھی لئے معنا
لفظ سے تزکیہ کے اے دانا

صدق ایمان کی جب ہے اسکی نشاں
کہیں صدقہ بھی ہے زکوٰۃ کو جان

مال ہر قسم پہ اے نیک نصاب
ہوا مشروع جان ایک نصاب

بیس مثقال زر کہ جسکے یہاں
ہوتے ہیں ہفت و نیم تولے جان

جب ہو یک برس کسیکے پاس
فرض ہوگا زکوٰۃ بے وسواس

اور دو سو درم ہووے زیادہ
دیویں اسکا زکوٰۃ بھی رکھ یاد

جان مذہب ہے شافعی کا یہی
یہی مذہب ہے صاحبین کا بھی

کہ جو دو سو سے ہو زیادہ نصاب
دیویں اسکا زکوٰۃ کر کے حساب

نہیں واجب زکات اسکا ہے
یہ دلیل انکی ہے اے فرخ پے

یعنے چالیس تک اے نیک صفات
جو کہ واقع ہوں درمیاں کسرات

زکات زیور کا بیان

بیس مثقال زر کا دیوے زکات
نیم مثقال بس خلوص کے سات

اور زیور کا بھی زکات ایجاں
یقیں واجب ہے حنفیہ کی یہاں

ابو داؤد اور نسائی بھی
ہیں یقیں اس حدیث کے راوی

کہتے ہیں ہاتھوں میں وہ دختر کے
تب دو کنگن ضخیم تھے زر کے

عرض کی اسنے تب نہیں اے شاہ
اسکو فرمائے تب رسول اللہ

پس وہ کنگن نکال کر او سدم
ڈالدی پیش سرور عالم

اور روایت کیا ابو داؤد
کہ کہی ام سلمہ اے مسعود

کیا ہی یہ بھی وہ کنیز نیچے بیان
ذکر آیا ہے جسکا در قرآں

اور دیا جائیگا زکات اسکا
تو سمجھ لے وہ کترنا ہوگا

بیہقی نے کہا کہ اصل نہیں
اس خبر کو بھی وہ صحیح نہیں

اور آثار دوسرے اے میاں
بھی معارض پڑے ہیں اسکی جان

کہ بہر سال مومنہ عورات
دیویں سب اپنی زیوروں کا زکات

ابن مسعود سے بھی آئی خبر
کہ یقیں ہے زکات زیور پر

اور عبداللہ جو ہے ابن عمر
بی بی سالم کو یوں کہا اشہر

دارقطنی سرآمد فضلا
جانیو تم روایت اسکی کیا

سُنیت اسیر ہی بس ہوئی اجرا
دیتی جاویں زکات زیور کا

اور جواہر کے تیں زکات نہیں
ہاں مصح جو زر سے ہو وے یقیں

زکات بہائم کا بیان

یعنے چالیس گر ہیں بکرے
ایک بکرا زکات انکا دے

اور دو سو پہ ایک جب دے دیں
جانیو تین بکریاں دیویں

گائی یا بھینس جبکہ ہو چالیس
دے زکات انکا اک تبیع انیس

اور چالیس جبکہ ہوں پورے
دیویں پاڑا جو دو برس کا رہے

اور ہفتاد جبکہ ہو اے نیک
دیویں یکسالہ یا دو سالہ ایک

سیم و زر سکہ اور زیور سے
حصہ چالیسواں زکات یہ دے

نہیں واجب ہے شافعی کی یہاں
بو حنیفہ کی یہ دلیل ہے جان

ایک زن آئی نزد پیغمبر
اور ساتھ اسکے اسکی تھی دختر

اس سے پوچھے ہیں شاہ موجودات
کیا تو دیتی ہے بول اسکا زکات

کہ ہے آسان تجھے پہناوے خدا
کنگن آتش کے دو بروز جزا

اور بولی یہ ہے برائے خدا
اور برائے رسول شاہ ہدا

کہ میں اوضاع زر کے پہنی تھی
اور کی عرض اے خدا کے نبی

تب رسول خدا نے فرمایا
کہ جو حد نصاب کو پہنچا

اور جابر سے آئی ہے جو خبر
کہ نہیں ہے زکات زیور پر

اور تھوڑے جو آئے ہیں آثار
وہ بھی موقوف ہیں سمجھ اے یار

جیسے حضرت عمر بن الخطاب
اشعری بھی لکھے ہیں یوں دریاب

جانیو تم کہ ابن شیبہ
ہے بلاشک روایت اسکی کیا

بالیقیں اس خبر کی اے بھائی
عبدرزاق نے روایت کی

کہ ترے بیٹیوں کے زیور کا
بضرورت کرے زکات ادا

اور روایت کیا ہے شیخ عطا
کہ ہے نخعی نے اس طرح بولا

اور اسکے سوا بھی اے یار
ایسے ہی آئے ہیں بہت آثار

کر کے انداز اسکے پہننے کا
کر ہے اسکا ہی بس زکات ادا

اور زکات بہائم اے بھائی
فرض ہے ما لکوں پہ ایسا ہی

اور جب ہوئے دیں ایکسو اکیس
دیں زکات انکا دو غنم اے انیس

چار سو ہو تو چار بکرے دیں
یونہی ہر سو میں اک پا دکریں

یعنے یکسال کا جو ہے بچھڑا
دیویں پاڑی رہے و یا پاڑا

اور جب ساٹھ پورے ہو جاوے
دیویں اک اک برس کی دو پاڑی

اور ہشتاد کو وہ جب پہنچے
دیویں دو دو برس کے دو پاڑی

اور نو دو ہی جبکہ ہو دیں یقیں
دیویں تب ایک ایک سال کی تین

ایک اک سال کی ہو دو پاڑے
اور دو سال کا بھی ایک رہے

ایکسو بیس جبکہ ہوں بشمار
پاڑی یک اک برس کی دیویں چار

پاڑا یکسال کا ہی در ہر تیس
اور دو سال کا بہ ہر چالیس

اور کسی پاس پانچ اونٹ ہیں
تو زکات اسکا ایک بکری دیں

اور پچیس اونٹ جب ہووے
اونٹی ایک سال کی دیوے

اور چھتیس اونٹ ہووے جب
اونٹنی دو برس کی دیوے تب

اور اکسٹھ ہووے اونٹ جب ہوویں
اونٹنی چار سال کی دیویں

اور نو دو یہ ایک سے ای یار
ایکسو بیس تک ہو جبکہ شمار

پھر اسیطرح جان اے بھائی
دیوی ہر پانچ بیچ اک بکری

اور ہر سی و شش شتر کو ای نیک
اونٹنی دو برس کی دیوے ایک

اونٹنی تین تین سال کی چار
کریں انکا ادا زکوٰۃ اے یار

جسطرح ڈیڑھ سو عدد کے بعد
دینا مذکور ہو چکا اے سعد

اونٹ اور گائی بھینس اور بکرے
جانو جنگل میں تم اگر وہ چرے

نر و مادہ ملے ہوویں گھوڑے
یونہی صحرا کے درمیاں جو چرے

مذہب بو حنیفہ ہیگا یہی
یہ حدیث انکی ہے دلیل قوی

چرنیوالا جو ہووے ہر گھوڑا
ایک دینار ہے زکوٰت اسکا

اور جو گھوڑا جہاد کا ہوگا
نہیں واجب زکات ہے اسکا

گر تجارت کے ہوں تو دیوے زکات
ہو چکی ثابت حدیث سے یہ بات

آب باراں سے اور چشمہ سے
ہووے غلات اور جو میوے

پانی جو ہاتھ سے دیا جاوے
بیسواں حصہ دیجئے اس سے

اور یہ تھی عادت رسول خدا
شخص کوئی زکات جب لاتا

خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ

اور پورے ہوں ایکسو جب
تین بچھڑے زکات دیوے تب

اور جب ایک سو اور دس ہو
ایک سالہ دیں اک دو سالہ دو

یا کہ دو دو برس کے دیوے تین
بیس بلا شبہ ہم برین آئیں

بیکم و بیش کرتے جاویں زیاد
اور تفصیل خوب رکھیں یاد

دس کو دو اور پانزدہ کو تین
بیس کو چار بکریاں لیں یقیں

سال دوسرا ہوا رہے آغاز
ہیگا چھتیس تک یہی انداز

اور چھیالیس کو وہ جب پہنچیں
اونٹنی تین سال کی اک دیں

اور جو تہتر عدد کو جب پہنچے
دیویں دو دو برس کے دو ناقے

ناقہ تین تین سالہ دو
دیویں اسکا زکات اے خوشخو

پھر اسیطرح سے بہتر پچیس
اونٹنی اک برس کی دیں اے انیس

ایکسو نو اور شش سے لے
پورے دو سو تلک سمجھ لیجے

بعد دو سو کے پھر کہ پانچ سو ہی
کریں آغاز وہی اے بھائی

دیکھ یونہی حدیث میں آیا
یہی مذہب ہے بو حنیفہ کا

تو ہی واجب زکوٰۃ انکا یقیں
گھر میں باندھے ہوئے نہیں تو نہیں

تو ہی واجب زکوٰۃ انکا ای یار
ایک گھوڑی کو دیوے یک دینار

کہ روایت کیا ہی یوں جابر
کہ کہے یوں پیمبر اطہر

یا زکات اسکا دس درم دیوے
نقل کی اسکی دار قطنی نے

نیں تجارت کے جو خر و خچر
نہیں واجب زکات ہے ان پر

عشر کا بیان

حصہ اس سے دیا کریں دسواں
عشر کہتے ہیں اسکو اے ذیشاں

پہلے یہ دیکھے بعد مزدوری
دیویں نہ کاٹنے وغیرہ کی

تو وہیں اسکی حق میں کرتے دعا
جو نکہ قرآن میں حکم ہے آیا

اور ہوتے جو اونٹ صدقے کے
ہاتھ سے اپنے داغ کرتے تھے

داغ دیتے تھے گوش پر اکثر   یہ پچھانت کیواسطے تھا مگر

اور تھی عادت نبی کی اے دمساز   صدقۂ فطر دیتے قبل نماز

اور در مدت قلیل و کثیر   نہ ہمارے یہاں ہے فرق اے میر

کہے بعضے ندیویں اے فاخر   فطرہ از پیش عشرۂ آخر

خواہ وہ حر ہو یا کہ زن ہووے   فطرہ دیوے وہ اپنے جانب سے

اور باندی غلام سے اپنے   بھی ہے واجب آپ فطرہ دے

کہ کہے ہیں رسول با اجلال   نہیں فطرہ مگر ز صاحب مال

اور ہے دوسری حدیث وہ سرور   کئے خطبے میں حکم یوں سب پر

گر گیہوں ہو تو دیویں آدھا صاع   یا کہ دیویں کھجور پورا صاع

یہ خبر ثعلبہ سے پائے ہیں   مسندوں بیچ اپنے لائے ہیں

یہ ہے اسکی دلیل اب سنئے   کہ طحاوی صحیح سندوں سے

ہے بہر مرد و زن صغیر و کبیر   حر ہو یا عبد یا امیر و فقیر

صاحب مال فطرہ گر دیوے   مال کو اسکے فطرہ پاک کرے

تھا یہ صدقات واجبہ کا بیان   لیک صدقات نافلہ کو ایجان

جسقدر خرچ کرتے در رہ حق   اسکو زاید نجانئے مطلق

اور لوگوں پہ منت و انعام   کرتے انواع کے وہ شاہ انام

گر کسی پر ہوا اپنا حق یا دین   اس سے کرتے تھے درگزر بے بین

کبھی کوئی چیز مول لیتے تھے   اور دیتے زیاد قیمت سے

قرض لینے کے وقت نا کہہ کر   دینا زاید روا ہے غیر خطر

اور ہر یک کسی سے لیتے تھے   اور دو چند اسکو دیتے تھے

کتاب الصوم

ہر روزہ کہتی ہیں اسکو سن اے ہمام   چھوڑ دیویں جماع و آب و طعام

اور احادیث آئی ہیں بعضے   کہ شئے روزہ پانچ چیزوں سے

صدقۂ فطر کا بیان

آگے ہی روز عید فطر کے بھی   اسکا دینا ہے جائز اے بھائی

اور جائز ہے پاس بعضوں کے   ایک دو روز عید سے آگے

فطرہ واجب ہے اے نکو محضر   ہر مسلمان غنی نصاب اوپر

چھوٹے بچوں سے اپنے اے فیروز   گرچہ پیدا ہوئے ہیں ابھی روز

بوحنیفہ کا ہے یہی مذہب   انکی ہے یہ دلیل سنئے اب

یہ خبر ہے بہ مسند احمد   اور بخاری بھی لایا اے امجد

کہ صغیر و کبیر و حر و غلام   صدقۂ فطر اپنا دیویں تمام

عبد رزاق اور ابو داؤد   دار قطنی یہ تینوں اے مسعود

اور مذہب میں شافعی کے یقیں   ہونا اہل نصاب شرط نہیں

بوہریرہ سے ہی یہ نقل کیا   کہ بلا شرط فطرہ کا صدقہ

اور دوسری حدیث میں آیا   کہ شہ انبیا نے فرمایا

اور ادا اگر کریگا اسکو فقیر   حق اُسے پھیر دیوے اُس سے کثیر

دوست رکھتے تھے مصطفے اکثر   اور ہوتے تھے اس سے بس خوشتر

کبھی سائل کو رد نکرتے تھے   کسی سائل کو لا کبھی نہ کہے

کہ کبھی کوئی شئے کسیکے تئیں   کر کے دیتے ہبہ وہ سرور دیں

کبھی کوئی شئے خرید کر لیتے   قیمت و شئی اسکو پھر دیتے

قرض کرتے کبھی وہ شاہ ہدا   اور اس سے زیاد کرتے ادا

گر کریں شرط یہ کہ دیویں زیاد   ہے بلا شبہ سود یہ رکھ یاد

ایسے ہی آپکے تھے احسانات   بندگان آلہ پر دن رات

اب یہاں سے بیان روزے کا   دیکھ لکھتا ہوں مختصر تھوڑا

روزہ کامل وہی ہے گا   کہ بچا دے گنہ سے سب اعضا

غیبت کذب تیسری چغلی   جھوٹی سوگند نظر بھی شہوت کی

اور مذہب یہی ہے ثوری کا | توڑے غیبت سے بالیقیں روزہ
بعض کہتے کہ صوم میں ہو فساد | لیک اسکا ثواب ہو برباد

اور فضیلت میں صوم کی ہے خبیر | ہیں حدیثیں صحیح آئے کثیر
ہے بخاری میں یہ صحیح خبر | کہے حضرت کہ یوں کہا داور

کہ مرے واسطے ہی ہے روزہ | اور دیتا ہوں میں ہی اسکی جزا
اور کہے حق کہا عمل جو کرے | ابن آدم ہے اسی کے لئے

لیک روزہ مرے لئے ہیگا | میں جزا اسکی اسکو دیوں گا
اور موطا میں حدیث آئی | کہ ہر اک نیکی ابن آدم کی

ہووے وہ چند بلکہ تا ہفت صد | مگر اسکا جو صوم ہے امجد
محض میرے ہی واسطے ہیگا | دیونگا میں یقین اسکی جزا

اور یقیں اسکی کیفیت اصلا | کوئی نہیں جانتا ہے میرے سوا
یا کسیکو بغیر شبہ و خطر | نہیں کرتا ہوں مطلع اسپر

کہ بلا واسطہ فرشتوں کے | میں جزا دیونگا تلطف سے
اور مولا نے وہ جو فرمایا | کہ مرے واسطے ہی ہے روزہ

واسطے ہی اسکے ہر طاعت | پھر جو روزے کی ہے خصوصیت
محض تکریم صوم کے خاطر | آئی ہے اسطرح یہ لے فاخر

اور بخاری کی دمیاں اے فصیح | آئی ہے دیکھ یہ حدیث صحیح
کہ مرا بندہ چھوڑے آب و طعام | واسطے میرے شہوت اپنی تمام

پس اسی واسطے وہ رب عباد | صوم کو باب میں کیا ارشاد
کہ ہی روزہ مرے لئے ہے بجا | میں ہی دونگا یقین اسکی جزا

اور بعضے محققوں نے کہا | کھانے پینے سے اصل استغنا
ہے صفت حق کی اس سے جب بندہ | ڈھونڈے اسکی تقرب درگہ

اصل عمل کی اضافت اشرف | حقتعالی کیا ہے اپنے طرف
الغرض صوم ہے عظیم الشان | خاص کر فرض روزہ رمضان

تھا سدا جو مصطفی اکثر | خاص رمضان میں تھا زیادہ تر
اور ذکر و تلاوت قرآں | اعتکاف و نماز بھی ایجاں

ماہ رمضان کے تمام اوقات | رکھتے معمور جانیو دن رات
خیر و برکات طرح طرح کہ جب | اس مہینے میں بھیجے لطف سے رب

شکر میں اسکے آپ بھی جز رات | کرتے انواع ذکر اور طاعات
اور ہر شب میں ماہ رمضان کے | جبرئیل امیں سے ملتے تھے

عرض قرآن انپہ سب کرتے | یعنے قرآں انہیں سناتے تھے
اس میں تنبیہ ہے یہ اے فیروز | کہ مبارک جب آوے شب یا روز

انمیں تحصیل صحبت علما | کسب خیرات بھی ہو سب اولے
دوسرا سال جب تھا ہجرت سے | حق کیا فرض ہونے رمضان کے

اور قرآن پاک کی تنزیل | شہر رمضان میں ہوئی تکمیل
یعنے جو آسمان ہے پہلا | بیت عزت ہے اسمیں جو یکجا

لوح محفوظ سے وہاں کامل | ہوا قرآن باصفا نازل
پھر بتدریج حسب حاجت ہاں | اترا دنیا میں جان سب قرآں

اور رمضان کی پہلی شب میں فہیم | ہوئی نازل صحف بر ابراہیم
اور رمضان کی ہر چھٹویں رات | اتری موسی کلیم پر توریت

تیرہویں شب میں جانئے انجیل | پائی عیسی مسیح پہ تنزیل
رات چوبیسویں تھی رمضان کی | ہوئی تنزیل پاک قرآں کی

اور سعادت رسول کی تھی قبیل | کرتے افطار صوم میں تعجیل
یعنے جس دم یقیں ہووے غروب | کہ ہوا اب ہی آفتاب غروب

اور کرتے تھے سحور میں تاخیر | اور یہی حکم کرتے سب اے میر
کرتے تھے چند کھجور سے افطار | یا کئی گھونٹ آب سے سالار

فضیلت روزہ رمضان

رمضان

وقت افطار کرتے تھے یہ دعا
مستحب ہو دعا وقت بجا

اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ

فحش و غیبت اور لڑائی سے
روزہ دارونکو منع فرماتے

اور افطار و صوم کے درمیاں
کرتے دُسرونکو بھی مخیر جان

مالکؒ بوحنیفہ نیک سیر
اور دُسرے ائمہ اکثر

روزہ افضل ہے اسکے حق میں بجا
ورنہ افطار ہے سمجھ اولیٰ

اور حجامت بھی دن کو کرواتے
یعنے وہ سنگھیاں لگاتے تھے

منع مسواک و اکتحال اوپر
آئی رمضان میں نہیں صحیح خبر

کرتے رمضان میں گر سفر اے یار
رکھتے روزہ کبھی کبھی افطار

اور ہے اختلاف اسمیں اے یار
روزہ افضل سفر میں یا افطار

بولتے ہیں کہ جسکو طاقت ہو
نہ مشقت ہو اور مضرت ہو

اور رمضان میں وہ شہ لولاک
دن کو کرتے تھے جانیو مسواک

ناک اور منہ میں پانی جب لیتے
نہیں اسمیں مبالغہ کرتے

بوحنیفہ کے پاس اے دمساز
دنکو رمضان میں وہ ہیگا جواز

صیام نافلہ کا بیان

اور رسول انعم نافلہ روزے
پے بہ پے اسقدر رکھا کرتے

اور سیا ہے کبھی وہ سرور دین
کرتے افطار اسقدر امیں

پر کوئی ماہ نفل روزے سے
نہیں خالی وہ چھوڑ دیتے تھے

اور کرتے تھے وہ بڑی تاکید
صوم ایام بیض پر اے سعید

روز دوشنبہ اور پنجشنبہ
اور رکھتے تھے صوم عاشورہ

لیک پھر تا بسال آئندہ
نہیں وہ شاہ دیں رہے زندہ

نہیں ایام اس سے کوئی افضل
کہ ہوا افضل انھوں میں نیک عمل

ماہ شوال میں بھی چھے روزے
سرور انبیا رکھا کرتے

ایک رمضان میں جبکہ فوت ہوا
ماہ شوال میں رکھے ہیں قضا

اور کئے اعتکاف اے فاخر
بار سیوم بعشرہ آخر

آخر عمر تک بھی وہ سرور
کئے بیشک ہے اثبت اُسپر

کبھی رکھتے سریر بھی لا کر
اور بچھاتے تھے فرش بھی اُسپر

اور یکبار ہر برس قرآن
شہ سناتے تھے جبرئیل کو جان

یوں صحابہ گمان کرتے اے یار
کہ نہ حضرت کرینگے پھر افطار

کہ صحابہ گمان کرتے تھے
نہیں حضرت رکھینگے پھر روزے

پس یہ ہے سنت کہ ہر مہینے میں
روزہ رکھیں بھی خالی نا چھوڑیں

اہتمام انکا اسقدر کرتے
کہ سفر میں بھی آپ رکھتے تھے

اور کہے زندہ گر رہونگا میں
روزہ نویں کا بھی رکھونگا میں

پہلے عشرہ میں ماہ ذوالحج کے
روزہ رکھتے تھے اور فرماتے

روزہ عرفے کا رکھتے وہ سالار
حج میں رہتے تو کرتے تھے افطار

اور حضرت بہر مہ رمضاں
کرتے مسجد میں اعتکاف عیاں

کئے یکبار پہلے عشرے میں
دوسری بار تو دوسرے عشرہ میں

اور معلوم یہ ہوا ہے جب
اسی عشرہ میں ہیگی قدر کی شب

اور حضرت کے اعتکاف لئے
جا تو مسجد میں خیمہ دیتے تھے

رہتے ہر سال معتکف دس روز
آخر سال بیست دن فیروز

آخر سال میں گر اے یار
وہ سنائے ہیں جانئے دو بار

اور نماز تراویح اے ذیشاں
ہے یقیں سنت موکد جان

نماز تراویح کا بیان

گرچہ بعضوں نے مستحب ہے کہا
پر ہدایہ میں اس طرح سے لکھا

کہ صحیح تر یہی اے فرخ پے
وہ یقیں سنت موکد جیسے

کہ روایت کیا ہی یوں ہی حسن | بو حنیفہ سے دیکھ اے مومن
کئے اسپر مواظبت بہ ضرور | فعل انکا ہے سنت مشہور
پڑھے مسجد میں یہ نماز کرات | مصطفےٰ لوگ بھی تو آپکے سات
جمع آئے ہیں تیسری شب بھی | پرنہ تشریف لیگئے ہیں نبی
پرنہ آیا ہوں اسلئے ہی یقیں | کہ نہو جاوے فرض تم پہ کہیں
ماہ رمضاں میں ایک شب جاکے | مسجد باصفا میں جب دیکھے
کہے ابن کعب ایک قاری پر | گر کروں جمع میں تو ہے بہتر
اور جب آکے وہ بھی دوسری رات | کہ وہ پڑھتے ہیں سب انہیں کے سات
اسکے راوی ہیں سب سنن والے | اور کہا ترمذی صحیح اسے
کہے حضرت کہ آپ پر لازم | کرو سنت کو میری تم دائم
اور خلیفوں سے جو کہ ثابت ہو | ہے بلا اشتباہ سنت او
کہے صحیحین میں اے نیک خصال | کیا بوسلمہ عائشہ سے سوال
کبھی اس ماہ دوسرے ماہ میں بھی | پڑھتے باوتر گیارہ رکعت ہی
کہ تھے رمضاں میں رسول خدا | بیس رکعات پڑھتے وتر سوا

اور اسکی ہی دلیل لکھا | کہ پیمبر کے جو ہوے خلفا
اور صحیحین بیچ اے بھائی | یہ حدیث عائشہ سے ہے آئی
اور پڑھے دوسری رات بھی جاکے | اور بہت لوگ ساتھ آپکے تھے
اور صحابہ نے صبح کو بعد کہے | کہ میں جانا ہوں وہ جو تم ہیں کئے
اور ہی فتح القدیر میں ہی یہ سیر | کہ خلافت کے بیچ اپنی عمر
بعضے پڑھتے تھے منفرد یہ نماز | بعض دس شخص ساتھ اے دمساز
پس ابی ابن کعب سے بولے | ساتھ لے انکو سب نماز پڑھے
خوش ہوے انکو دیکھکر ویسا | نعمت البدعۃ کہے ہذا
بعد اسکے کیا ہے ابن ہمام | اسی فتح القدیر میں ارقام
اور خلیفوں کی ہے سنت کو | لازم اپنے اوپر ہمیشہ کرو
اور تراویح کے رکعتوں میں بھی | آیا ہی اختلاف اے بھائی
کہ نبی دربیانی رمضاں | پڑھتے کیسی نماز کیجے بیان
اور طبرانی بیہقی بغوی | ابن عباس سے ہیں یوں راوی
گفتگو اس حدیث میں ہے لے | بعضے اسکے تئیں ضعیف کہے

ف مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی اپنے فتوے میں و دیگر محققین علم حدیث و فقہ نے تحقیق کی ہی کہ بی بی عائشہ کی وہ حدیث آٹھ رکعت کی ابن عباس کی حدیث بیس رکعت کی معارض نہیں ہوسکتی کیونکہ بی بی نے شب کی نمازوں سے یعنے صلوٰۃ اللیل سے خبر دی اور عرف شرع میں صلوٰۃ اللیل تہجد کو کہتے ہیں پس حضرت کی جو نماز شب رمضان میں برابر تھی سو وہ نماز تہجد ہے۔ اور ابن عباس تراویح سے خبر دیتے ہیں جسکو عرف شرع میں قیام رمضان کہتے ہیں یہ اور ہی وہ اور پس ہر دو روایت میں تعارض نہیں فافہم۔ اور ابن عباس کی حدیث کا راوی ابن ابوشیبہ ہی جسے بعض محدثین نے ضعیف کہی اسکا ضعف ایسا نہیں کہ اسکی روایت مطروح ہووے و بس الحاصل علی الاختلاف حضرت کی سنت سے اور بالاتفاق خلفای راشدین و صحابہ کی سنت سے بیس رکعت کی جماعت اہل سنت کے پاس ثبوت کو پہنچی اگر برابر بیس رکعت پڑہیں حضرت کی اور خلفا و صحابہ کی ہر دو سنت ادا ہوتی ہیں جو ہر دو سنت ادا کرنے کا ہمکو حدیث میں حکم آیا ہے۔ ۱۲ منہ

کہا ابن ہمام اے بھائی | بیس رکعت عمر سے ہیں مروی
کہ بعہد عمر بن الخطاب | پڑھتے تیئیس رکعتیں اصحاب
اور موطا میں ابن رومان سے | یہ روایت بھی آئی ہی سنئے
یعنے تھے تین وتر کے ایسیاں | اور تراویح بیس رکعت جان

لایا سائب بن یزید بھی سے / بیہقی نے حدیث ایسی ہی
کہ تو لوگوں کو اپنے لیکر ساتھ / پڑھو تراویح بیس اب رکعات
اور ابی بن کعب عالی شان / شہر طیبہ میں در مہ رمضان
اور حارث بھی لوگ کو لے ساتھ / پڑھا کرتا تھا بیس ہی رکعات
خلفا جبکہ بیس ہی رکعت / پڑھتے تھے ہو وہ بیگماں سنت
بیس سے آٹھ رکعتیں سنت / باقی بارہ ہیں مستحب رکعت
بعد حضرت کے آپکے خلفا / بیس رکعت ہی جب پڑھیں سدا
کہ خلیفوں کی چال کو لازم / کرنے مامور ہم ہیں از خاتم
چار رکعت کرو دوگانے پڑھیں / بیٹھیں مقدار اسکے راحت میں
اور سوا ماہ پاک رمضاں کے / نہ پڑھے وتر بھی جماعت سے

اور کہتا ہے ابن ابی شیبہ / کہ عمر نے کسیکو حکم کیا
اور اک شخص کو علی نے بھی / کیا بے شبہ حکم ایسا ہی
بیس ہی رکعتیں پڑھا کرتا / تین رکعت بھی وتر پڑھتا تھا
وتر بھی تین رکعتیں بخشوع / اور پڑھتا قنوت قبل رکوع
لیک سنت ہو وہ خلیفوں کی / آٹھ رکعت ہے سنت نبوی
اسلئے بعض مستحب لکھے / اور سنت اسے لکھے بعضے
ہیں عمل اور بلاد عرب و عجم / ہے مقرر اسی پہ اے اکرم
لکھے فقہا کہ دس سلام کے ساتھ / پڑھنا سنت ہے بیس ہی رکعات
اور یک ختم در مہ رمضاں / پس تراویح میں ہے سنت جاں
ہو ادا روزے کا یہ بیاں آخر / ابتو حج کے بیاں سے ہو ماہر
معنی حج لغت میں قصد ہے جان / قصد کعبہ ہے شرع کی درمیاں
کہ ہے حج پر زیادہ دو ساز / فرض پر جوں زیادہ نفل نماز
یعنے احرام اور طواف ہے وہ / تیسرا فعل سعی ہے سمجھو
نہیں عرفات میں کھڑا رہنا / کہ ہے وہ خاص حج میں اے دانا
بلکہ جب چاہے تب کرو وہ ادا / عمرہ ہے سنت رسول خدا
جانے آنیکا خرچ اسکا ہے / اور نفقہ عیال کا بھی رکھے
اور ہے شرط زن پہ اے اکرم / ساتھ ہو اسکا مرد یا محرم
مطلق حکم حج کا ہے آیا / ذکر نہیں اسمیں دعوت کا
کہ وہ زن حج کیواسطے جاوے / پر کوئی محرم اسکے ساتھ نہ ہے
کہ کبھی کوئی زن سفر نکرے / لیک ہمراہ اپنے محرم کے
فرض ہونیکے بعد حج ای یار / حج کئے شاہ انبیا یکبار
شاہ دیں جبکہ حج کا عزم کئے / اور اعلام اس کا کروائے
ہیں بقول صحیح انکا شمار / ایک لاکھ بیس پہ چہل ہزار

کتاب الحج

اور عمرے کا جاننے معنا / ہے زیادہ لغت میں اے دانا
شرع میں اسکو کہتے ہیں عمرہ / کہ ہیں افعال چند مخصوصہ
یعنے درمیان صفا و مروہ کے / دوڑنا بولتے ہیں سعی اسے
اور ایام حج مقرر ہیں / لیک عمرے کے دن مقرر نہیں
اور جو مومن ہو بالغ و آزاد / مرد و زن تندرست صاحب زاد
اور سواری و امن رہ اے یار / فرض حج اسپہ عمر میں یکبار
یہ نہیں شرط شافعی کے یہاں / ہے دلیل اس کی آیۂ قرآں
اور بلا شبہ حنفیہ کی دلیل / یہ حدیث صحیح ہے بتفصیل
اور بھی یوں لکھے خدا کے نبی / ابن عباس نے روایت کی
جب تھا ہجرت سے جا نو اول سال / حج کیا فرض تھا در متعال
اسکو کہتے ہیں حجۃ الاسلام / اور حج وداع بھی اے ہمام
لوگ اطراف اور جوانب سے / ہیں مدینہ میں جمع آنے لگے

حسب ظہر ہو جہاں تلک کہ نظر / نظر آتے تھے لوگ ہی اکثر
غسل کر شاہ دیں نے شانہ کیے / تب ہوئے طہر کو روغن اپنے ملے
اور مدینہ میں ظہر پڑھ نکلے / ذوالحلیفہ میں آ کہ جب پہنچے
ناقۂ خاص پر سوار ہوئے / جب اٹھی تلبیہ وہ پھر بھی کہے
تلبیہ کرتے کر بلند آواز / سنتے تھے سب صحابہ نیک انداز
یونہی ہے آ کہے جبریلؑ / کہ کروں حکم یہ تمہیں بہ قبیل
اور دو خوان جنان بھی چھپتے تھے / اور یہ مانگتے تھے دوزخ سے
نہ تو شقدف تھا اور نہ محمل تھا / اور یہ ہو حج تھا دیکھا جحفہ
ہود و صالح یہ ہر دو پیغمبر / اسی وادی میں جبکہ کرتے گزر
اور پشمیں عبا ازار اُن کے / اور چادر گلیم کے رہتے
جبکہ پہنچے بہ وادی ازرق / تب کہا وہ پیمبر برحق
تب کہا وادی ہے یہ اس بہ نیاز / تلبیہ بولتے ہیں با آواز
گویا موسیٰ کو دیکھتا ہوں میں / کہ یہ وادی ہے وہ اترتے ہیں
کہ یہ پیغمبر جلیل الذات / حج کو آتے تھے جو بحین حیات
گویا میں دیکھتا ہوں جو کہ کہے / ہو وہ علم و یقین کامل سے
کہے بعضے کہ انبیائے کرام / جبکہ زندہ قبور میں ہیں تمام
کہے بعضے ہیں زندہ قبروں میں / اور جنت میں انکی ہیں ارواح
چونکہ اسریٰ کی شب میں پہلے نبی / دیکھے موسیٰ کو قبر میں انکی
کیا بہ بیداری کیا بعالم خواب / ایسی بے شبہ دید ہو دریاب
حضرت عائشہ کو تب ایمان / وہاں ظاہر ہوا ہی عذر زنان
کہے سب دختران آدم پر / حق کہا ہی یہ حال درد نہ کر
بعد مکے کے جب قریب ہوئے / سرور انبیا میں غسل کیے
جبکہ تا باب السلام سب پہنچے / دیکھے کعبہ دعا یہ پڑھنے لگے

پھر روایت کہ روز شنبہ تھا / اب پچیسویں ذی قعدہ
پہنے احرام کا لباس شریف / لائے باہر مکان تو تشریف
عصر پڑھ قصر باندھے ہی احرام / تلبیہ بھی کہی وہ شاہ انام
بعد یکشنبہ یہ آئی جب سالار / پھر کہے تلبیہ ہی تیسرے بار
اور کہا حکم یوں صحابہ کو / اپنی آواز آپ بلند کرو
اور بھی بعد تلبیہ کے دعا / کرتے اور جانتے تھے حق کی رضا
تھی سوار اونٹ پر جو شاہ جہاں / تھا فقط اسپہ کہنہ ایک پالان
جبکہ پہنچے بوادی عسفان / اسطرح مصطفیٰ تو ہی بیان
سرخ دو اونٹ پر بیٹھے رہتے سوار / لیف خرما کی انکی تھی مہار
تلبیہ حج کا تب وہ کہتے تھے / پھر ہی مروی [illegible] امام [illegible] سے
دیکھا موسیٰ کلیم کو میں نے / رکھیے کانوں میں انگلیاں اپنی
یہ روایت ہی جا تو مسلم کی / اور بخاری میں یوں ہے [illegible]
اور کرتے ہیں تلبیہ وہ ادا / یہاں کہتی ہیں دیکھتے علما
حال ہے انکے وحی حضرت پہ / آئی حضرت [illegible]
کہے بعضے یہ حال ہی بصواب / دیکھے حضرت [illegible]
پس اگر حج کیواسطے آویں / نہیں [illegible] شک نہیں [illegible]
متمثل جسد سے پس کرکے / سیدی مولا ہیں جہاں جلتے
کہ انہوں تب نماز پڑھتے تھی / آسمان پر بھی اب [illegible] دیکھے
الغرض جب وہاں سے آگے چلے / جا کہ حضرت [illegible] میں پہنچے
بی بی رونے لگیں تو پوچھے رسولؐ / کہے طاہرہ اپنا حال طول
سب عمل حاجیوں کا تو بجا / بر نہ کیجیے طواف کعبے کا
بعد خورشید جب بلند ہوا / راہ حجون سے آئے در مکہ

اللّٰهم زد بيتك هذا تشريفا وتعظيما وتكريما ومهابة

آئے جب بیچ حرام میں ہاں
راست کعبے طرف ہوئے ہیں وہاں

جانو سنت ہے یہ طواف قدوم
اور طواف تحیہ اے مخدوم

بولتے ہیں جسے سبکو رمل
فتح سے ہیم کے ہوا اکمل

اضطباع اسکو بولتے ہیں جان
پہلے اشواط میں ہے یہ بھی پہچان

حجر اسود کے روبرو ہر بار
جبکہ آ پہنچے وہ شاہ خیار

اور رکن یمانی جب پہنچے
ہاتھ یا چوب سے اشارہ کئے

حجر اسود کو بوسہ جب دیتے
منہ و لب اپنے اسپہ تب رکھتے

کبھی پیشانی اسپہ رکھتے تھے
حقکو سجدہ اسی پہ تب کرتے

اسکے بوسے سے ذوق یک کامل
حشر تک عاشقونکو ہے حاصل

تب پڑھے من مقام کی آیت
اور ادا واں کئے ہیں دو رکعت

پڑھ چکے جب ہیں کوئی جا تسلیم
پڑھتے فضل مقام ابراہیم

اور فارغ نماز سے جو ہوئے
حجر اسود کو آکے بوسہ دئے

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰہِ پھر کہو اَبْدَءُ بِمَا بَدَءَ اللّٰہُ

اور تکبیر تب کہے بے قیل
اور کہے تین بار یہ تہلیل

بعد کوہ صفا سے اترے جان
کوہ مروہ طرف ہوئے ہیں رواں

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ اِنَّكَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ

اور گزرے ہیں جبکہ وادی کو
تب وہ آہستگی سے چلنے لگے

اور مروہ سے پھر صفا آئے
اور مروہ پہ ختم سعی کئے

جو کہ کوہ صفا پہ ہیں پڑھے
اور پیادہ ہی جانو سعی کئے

الغرض تام انکا جب ہوا بسیار
اپنی ناقہ پہ تب ہوئے ہیں سوار

شاہ فارغ ہوئے ہیں سعی سے جب
حکم یوں لوگ کو کئے ہیں سب

بعضے صحابہ پر یہ بات گراں
آئی فرمائے تب وہ شاہ جہاں

اور علی بھی یمن سے تب آئے
اونٹ اکثر ہدی کے ہیں لائے

کعبۃ اللہ کا طواف کئے
حجر اسود پہ آکے بوسہ دئے

پہلے سہ شوط میں کئے تعجیل
پاؤں نزدیک رکھتے تھے بقیل

اپنے سینے بغل کے نیچے سے
چادر اپنی بدوش جب ڈالے

آخری چار شوط میں آئے یار
چلے آہستہ سید ابرار

ہاتھ میں چوب یا کہ جو رکھتے تھے
بوسہ دیتے اشارہ کر اس سے

چوب یا اپنے ہاتھ کو بوسہ
دینا ثابت نہیں ہے اس جگہ

کہتے بوسہ کے وقت بسم اللہ
اور اللہ اکبر اے آگاہ

للہ الحمد وہ مبارک لب
حجر اسود پر رکھے ہوں جب

بافراغت طواف سے اے فہیم
پہنچے جب بر مقام ابراہیم

ہے ز بعد طواف واجب جان
یہ دو رکعت یقین ہمارے یہاں

فاتحہ قل یا پہلی رکعت میں
پڑھے اخلاص دوسری رکعت میں

واں سے کوہ صفا طرف آئے
اور یہ آیت پڑھے ہیں پاس اسکے

یعنی کوہ صفا پر وہ چڑھے
منہ کو کعبے طرف بھی کرکے کھڑے

اور اسلام بہار کا غدا
بعد تہلیل کرتے تھے یہ دعا

درمیانے صفا و مروہ کے
جانتے یہ دعا ہی پڑھتے تھے

اور آپ ہے صفا سے جب نیچے
تب رسول کریم سعی کئے

اور صفا سے یقین ہوئے مروہ
ہیں گئے سات بار ہی اگر

جبکہ مروہ پہ پہنچے آکے
وہی اذکار اور دعا پڑھتے

سعی کرنے جو لوگ آئے تھے
اور حضرت کو دیکھنے کے لئے

لوگ کہتے تھے کر نبی پہ نگاہ
یہ محمد ہے یہ رسول اللہ

ساتھ جنکے ہدی کے اونٹ نہ ہو
اب نہ احرام باہر آوے او

گرنہ ہمراہ ہوتے میرے ہدی
آتا احرام سے برون میں بھی

جب نبی لائے اور علی لائے
جملہ وہ اکیسو ہیں اونٹ ہوئے

پوچھے حضرت نے کیا تری نیت
کہے جو کچھ ہو آپ کی نیت

کہے احرام حج میں باندھا ہوں
اور ہدی بھی اپنے ساتھ لایا ہوں

پس بلاشبہ تو بھی اے سالم
اپنے احرام پر ہی رہ قایم

اور ہدی جو نہ لائے تھے آخر
آئے احرام سے وہ سب باہر

بعضے اپنے سرونکو منڈوائے
اور بعضے ہیں بال کترائے

حق میں انکے دعا کئے سالار
انکو سہ بار اور انہیں یکبار

اور قدوم شریف حضرت سے
جانئے جبکہ چار دن گزرے

روز پنجشنبہ تھا بوقت ضحیٰ
آئے سوی منا شہ والا

لوگ احرام سے جو نکلے تھے
پھر سے احرام حج کا تب باندھے

جا منا میں نبی نزول کئے
ظہر اور عصر کی نماز پڑھے

شب گزاری وہیں رسولؐ خدا
دوسرے دن مہر جب بلند ہوا

تب منا سے چلے سوی عرفات
تھے صحابہ بہت سے آپکی ساتھ

بعضے کہتے تھے تلبیہ اے میر
بعضے صحب کہتے تھے تکبیر

اور ہے عرفات کے قریب اکجا
نمرہ نام ہے وہ جاگہ کا

قبۂ خاص سرور اکوان
حکم سے آپکے دسے تھے وہاں

اسمیں اترے نبی پڑے ہیں جہاں
جمعہ کے دن نماز صبح یقیں

جب ڈھلا آفتاب شاہ خیار
مرکب خاص پر ہوئے سوار

بطن وادی کے درمیاں آئے
اور اک خطبۂ بلیغ پڑھے

اسمیں حضرت قواعد اسلام
کئے تاکید سے بیان تمام

جاہلیت کے خون کا بدلہ
جاہلیت کے سود کا دعوی

سبکو باطل وہ کردئے یکساں
کوئی تا اسکا پھر نہو خواہاں

اور بنیاد شرک کفر کی شوم
جاہلیت کی عادت اور رسوم

باتیں انکو باطل کئی بھی فرمائے
لایا میں انکو پانوں کے نیچے

یعنے ان سبکو میں نے خوار کیا
لیکے زیر قدم کچل ڈالا

اور کئے حق مرد و زن کا بیاں
تا بجا لاؤ سب زناں مرداں

اور وصیت کئے کہ با عورات
پیش آؤ سلوک نیک کیساتھ

اور فرمائے اسطرح ای عزیز
کہ تمھارے بیچ چھوڑا ہوں اک چیز

چنگ گر اسکے ساتھ مار رہوگے
کبھی گمراہ تم نہ ہووگے

بعد فرمائے یوں صحابہؓ سے
حشر میں تم سے گر خدا پوچھے

کر گیا ہیں معاملہ کیا
زندگانی میں تم سے کیسی کیا

بولو تم کیا گواہی دوگے تب
تب کئے عرض یوں صحابہ سب

شاہد ہے ہم یہ دیوینگے احکام
حقکے پہنچائے آپ ہمکو تمام

اور حق جو کہ تھا نصیحت کا
اور دعوت کا اور رسالت کا

اور امانت کو ہیں آپ ادا
اور کئے ہیں جہاد بہر خدا

انسے باتیں سنیں جب یہ نبیؐ
اپنی انگشت تب شہادت کی

آسماں کی طرف اٹھا کے یاد
کہے یا رب گواہ رہ سہ بار

بعد فرمائے ای مسلمانو
تین چیزیں یہ ایسی ہیں جانو

کریں بے شبہ صاف سینہ کو
ایک اخلاص ہے عمل میں سنو

اور آگے یہ چیز ہے دوسری
خیر خواہی ہے بھائی مومن کی

اہل اسلام کی جماعت کا
تیسری چیز ہے لزوم بجا

بعد فرمائے حاضراں جو ہے
جا کے وہ غائبو نکو پہنچا دے

تب وہ عرفات میں کھڑے تھے نبیؐ
[illegible] ام فضل نے بھیجی

شیر تھا اسمیں لیکے نوش کئے
اسطرح پر کہ لوگ سب دیکھے

سمجھے صائم نہ آج ہیں حضرت
جانئے وہ تو صوم کی خدمت

گرچہ جنت ہی روزہ عرفے کا
اہل عرفہ کو ترک بھی ہے روا

کہ کہیں ضعف انکو ہے خوش خو
دوسرے کاموں کو تا نہ مانع ہو

مضمون خطبۂ حجۃ الوداع

بعد مغرب کے اتری یہ فی الحال
در شان آپ دو نمازوں کے
اونٹ پر دو بلند جب ہو کے
کیے حضرت کہ بہترین دعا
اور الیوم آیت قرآن
اور احادیث ہیں یہ آئی صحیح
اور بہت کم ہو الاغضب کا
کیونکہ اس دن نزول رحمت کا
دیکھ شیطان وہ غصہ کھاتا ہے
کر رہے تھے درست دو میدان
اور فرشتے سر و پا کو ان
اور کہتا ہے الشیطان رب جلیل
سر و سینہ غبار آلودہ
انکو آزاد میں سفر سے کیا
نیک اعمال جس میں ہے بہتر
اور سرشکی طاعت اس سے نال
اور ان لوگوں کو جانو یہ بھی باشد
ایک بیا جنت بھی جو کہ [illegible] کھڑا
اور [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کہا بانگ والے قامت آ کو بلال
دوسرے نفل و سنتیں نہ پڑھے
لگے کرنے دعا تضرع سے
پڑھی اگلے نبی بھی ہیں جو پڑھا
اتری عرفات پر اسی دن جان
روز عرفہ کے فضل بیچ صحیح
کہا نیوالا کبھی درد و غم کا بڑا
جو کہ ہووے نہ بارگاہ خدا
اور بڑا بار غم اٹھاتا ہے
دیکھتے ہی یہ حال کو شیطان
کہ وہ عرفہ کے دن خدا کے جہان
دیکھ یہ سب سے بندگان مقبول
اور کرتے ہوئے ذکر مرا
اور انکو کرم سے بخش دیا
عشر ذو الحجہ ہی جانو فاضل تر
تا بہ سی شب ہے دس برابر جان
کہ کھڑا ہو وہ جو کہ در عرفات
فضیلت حج کی اس سے ہوئے ادا
چلے عرفات سے شہ ابرار
اور بیان نہیں اترے تھے
با اقامت پڑھے نماز عشا
اٹھ کو اور وقت اول اسکو پڑھے
لگے کرنے دعا تضرع سے

یک اذان اور دو اقامت سے
اور بعد نماز ہو کے سوار
اور بس کرنے کے دعائیں کثیر
روز عرفہ کے وہ دعا کی مجید
دین کی تکمیل کی بشارت ہے
ہے از انجملہ یہ حدیث ایجان
نہیں دیکھا گیا ہے کوئی روز
بنی آدم کے بھی گناہ ای فہیم
اور ایسا ہی روز بہ یقین
یک بڑا پیچ و تاب کھایا ہے
بنی آدم سے بگمان خطر
ترک کر نیچ خانماں کتنیں
میری درگاہ میں ہیں اب ہے
اور آئی حدیث خیر ورا
انسے یکدن کا روزہ ہی بصواب
اور ہے عرفے کے روز کا روزہ
اور سمجھی کہ ہیں نہ بخشت گیا
لیک سنتے ہیں شام تک بھی قیام
تلبیہ بولتے تھے وہ دررہ
با اذان و اقامت ایک ہی بھائی
فرض مغرب کے اور عشاء کے بین
بعد ہو کر سوار خیر ورا
اور عرفے کی رات میں حضرت

ظہر اور عصر جمع قصر پڑھے
آئے عرفات پر وہ شاہ خیار
آئی ہیں جو بہت طویل و قصیر
ہے بلا شبہ کلمہ توحید
وہی اتری اخیر آیت ہے
خوار تر اور حقیر تر شیطان
جیسے عرفے کے روز میں پر سوز
بخشنے ہیں وہ جو غفور و رحیم
جب صفوف ملک کو روح امین
اور بار الم اٹھایا ہے
فخر کرتا ہے سب فرشتوں پہ
اہل حج اولاد کو بھی بے یقین
لینے یہ سے گھر کے حج کیلئے
سال میں کوئی دن نہیں ایسا
صوم یکساں سا یقین دو یاب
دو برس کی گناہ کا کفارہ
سو وہ بخشت جانیو آگاہ
کہ کھڑی تا غروب شاہ انام
آگے پہنچے ہیں جب یہ مزدلفہ
پڑھی حضرت نماز مغرب کی
نہ پڑھے اور نماز کوئی بیچ میں
ہیں کھڑی مشعر حرام میں آ
چلے تھے حق سے بخشش امت

کہا ہو کو سب کو میں بخشا　لیک ظالم کو میں نہ بخشونگا
پھر مظلوم اسکو پکڑونگا　پھر کئے عرض یا رسول خدا
کہ تو قادر ہے یہ چاہے اگر　بھیجے مظلوم کو بہشت اندر
اور ظالم کو بخشدیوے رب　نہیں اسکا جواب آیا تب
اور کئے صبح جب بہ مزدلفہ　اور مکرر وہی کئے ہیں دعا
درگہ حق سے تب جواب آیا　یہ دعا تیری ہے قبول کیا
ناگہاں شاہ دین ہنسنے لگے　ابوبکر و عمر بھی جب دیکھے
یوں کہے آپ پر اے شاہ ہدا　یاد رکھ مادر ہمارے ہوویں فدا
رکھے خنداں ہمیشہ آپکو رب　کیا ہے فرمائے ہنسی کا سبب
کہے ابلیس دعویٰ عدو اللہ　جبکہ اسبات سے ہوا آگاہ
کہ دعا میری حق قبول کیا　اور امت کو میرے بخشدیا
خاک وہ اپنے سر پہ پھر ڈالا　اور کرنے لگا ہے واویلا
دیکھ یہ جزع و فزع اب اسکا　جانو بے اختیار اب میں ہنسا
اور مدارج میں یہ لکھا رکھ یاد　کہ زینت وہی ہیں لیگ مراد
تب جو عرفات میں کئے تھے قیام　حقنے بخشا کرم سے انکو تمام
الغرض پھر نبی رکھی بیقیل　شغل تکبیر ذکر اور تہلیل
اور قریب طلوع مہر ایجاں　شہ منا کے طرف گئے ہیں ال
اور اسوقت فضل بن عباس　اونٹ پر تھا ردیف خیر الناس
اسکے اثنائے راہ حکم کئے　کہ اٹھا لیویں رہ سے سنگریزے
تا کہ رمی جمار ان سے کرے　اور وہاں سے چلے ہیں جب آگے
نبی خثعم سے ایک زن آئی　وہ بہت خوبرو جمیلہ تھی
اور کہی یا رسول میرا بوڑھا ہے　اونٹ پر ٹہر نہیں وہ سکتا ہے
[illegible] سے یا رسول خدا　کیا مناسک کو وہ نہیں حج کا ادا
شاہ فرمائے ہاں ادا کیجے　اور وہ پوچھی جب آکے حضرت سے
فضل عباس سے وہ زن آیار　ایک دوسرے کو دیکھے جب ناچار
فضل بھی تھا جمیل اور گورا　اور تھو شہر و حسین خوشرو تھا
فضل کے منہ کئے آگے خیر ورا　ہاتھ سے اپنے تب کئے پردہ
ایک دوسرے پہ تا نظر نکرے　اور شیطانکے وسوسے سے بچے
پس نبی کو انکو یونہی ہوئے ضرور　حفظ اتباع اپنے تا مقدور
اور اسی رہ میں پیرزن بھی　آملی اور یوں سوال ہے کی
ناتواں ہے بہت مری مادر　باندھوں گر اونٹ پر ہے جانکا خطر
اسکی جانب سے یا پیمبر رب　کہو کیا حج ادا کرو نہیں اب
کہے حضرت کہ دین گر ہوگا　ماں پہ اپنے ادا کرے یا نہ
عرض کی وہ کہ ہاں کرونگی ادا　اسکو فرمائی تب رسول خدا
اسکی جانب سے کیجے حج بھی ادا　کہ یہ دین خدا ہے دین خدا
ہے سند یہ حدیث ای دلبر　کہ نیابت روا ہے حج اندر
اور اس مسئلہ میں ہے تفصیل　ہے وہ مذکور فقہ میں بتفصیل
اور آگے رواں ہوئے سرور　پہنچے جب وادی محسر پہ
جلد گزری وہاں سے ہوئے ہشیار　کیونکہ اسی مقام پر قہار
کیا اصحاب فیل کو مقہور　کرتے ہیں اس جگہ سے جلد عبور
چونکہ بہ خبر تبوک میں بھی نبی　گزرے قریہ پر لوط کے یونہی
بعد عقبات پر رسول خدا　جبکہ پہنچے ہیں آپ وقت ضحی
کئے اصحاب پر بھی رمی جمار　پس کئے قطع تلبیہ سالار
بعد منزل طرف پھرے ہیں جب　مسجد خیف کے قریب یقین
ہے وہ مسجد بڑی منا میں جان　صحن میں اسکے ہے نبی کا مکان
جب وہ منزل میں مصطفی پہنچے　وہاں یک خطبہ بلیغ پڑھے

وصایائے حضرت

تھے ہزاروں سے لوگ پیر و جواں
دور و نزدیک جو سب سے یکساں

اور کہے ہے قریب آئے مردم
پس ہو ہوشیار اور آگاہ

تم کو پہنچا دیا ہے جواب میں نے
اور کہے حاضریں یہ احکام

اور کئے حکم سب کو خیر درا
اور فرمائے بعد ازاں سب کو

اور تمہارے جو رب کی ہے جنت
ساتھ ہی تین اونٹ تب آئے

تب وہ سب اونٹ آئے انکو انجام
اونٹ سیلیتیں کئے علی کو تب

ساتھ لیکر علی کو نوش کئے
وہ اجیروں کو نزدیں ست دئے

اور دو گوسفند بھی ذبح کئے
بعد حلاق کو بلا سرور

ہیں جناں التبرمیں آئے ذیشاں
اور کئے ہیں طواف بیت اللہ

بعد آئے ہیں چاہ زمزم پاس
انکو فرمائے کھینچتا ہیں بھی

بعد میسر کریں ہجوم بڑا
اسلئے میں نہیں یہ کام کیا

اور کئی یہ طواف کرکے سوار

دور و نزدیک سب سے یکساں
تھی یہ اعجاز احمدی کی نشاں

انکو رب سے یقین ملو گے تم
بعد میرے نہ ہو تم گمراہ

حکم پروردگار کا اپنے
سنکے پہنچا دیں غائبین کو تمام

کریں سمع و اطاعت امرا
پنجگانہ سدا نماز پڑھو

ہو و داخل تم انہیں با فرحت
عمر والا کے سال کے مقدار

ایک بیک ایک کرتے تھے اقدام
کہے اب نحر کر تو ان کو سب

پھر علی کو یہ حکم فرمائے
مزد اپنی طرف سے ہی دیجے

جبکہ فارغ وہ نحر سے ہی ہوئے
حلق کرواے اپنے سوے سر

دیکھ تفصیل ہی لکھا یہ بیاں
فرض ہے یہ طواف ای آگہ

دیکھے ہیں اس مقام پہ عباس
کرتا تا یہ یا اس سقایت کی

تا یہ سنت کریں ضرور ادا
ورنہ البتہ میں کیا ہوتا

کیونکہ تب اژدہام تھا بسیار

بلکہ خیموں میں لگ گئے تھے دور
نحر کے دن کی فضل و حرمت

درگہ حق میں جبکہ آؤ گے
اور احکام چند فرما کر

بعد اسکے کہے رسول اللہ
سیکھو حج کے مناسک اب یکسر

جبتلک ہو پڑے ہیں کتاب خدا
اور بیضا کئے رکھو روزے بھی

اور امت کو سب وداع کئے
سر و دیں ذراہ میں جھکے

پاس حضرت کے دوڑ آتے تھے
اور ہر ایک کی گوشت تھوڑا لئے

پوست اور جھول اونٹ کی یکسر
اپنی ازواج کی طرف سے بھی

کر دئے سارے لوگ کو اعلام
اور ناخن کی بھی کرا تقلیم

بعد آگئے زوال کی ای شریف
ہے طواف زیارت اسکا نام

اور اولاد انکے پاک نصاب
نیک ہو جاوے کام سنت

ہیں یہ منصب جو ہے سقایت کا
آب پاک لو تب سے پیش کئے

تاکہ سب لوگ آپکو دیکھیں

سب نے خوب تر بغیر قصور
انہیں اعلام کردئے حضرت

اپنی عملوں سے پوچھے جاؤ گے
کہے آگاہ تم رہو یکسر

رہ تواب یا الہی آپ گواہ
کہ نہ میں اب حج کو آؤں مگر

نہ مخالف ہو شرع کے حاشا
اور اطاعت کرو امیر جو نیکی

بعد منحر کے درمیاں آئے
دست اطہر سے اپنے نحر کئے

پہلے تا آپکو ہی نحر کرے
حکم والا سے جبکہ یکبار

کیجئے تقسیم اب مساکیں پہ
گاو قرباں کئی ہیں ایک بھی

کہ ہے منحر بیچ منا کی تمام
ناخن و مو کی کر دے تقسیم

لائے مکے میں مصطفیٰ تشریف
اور طواف افاضہ بھی آئے ہمام

کھینچتے ہیں جو چاہ پاک سے آب
لوگ تب کرکے میری تبعیت

ہاتھ سے تب تمہارے جاویگا
نوش حضرت کئے کھڑا رہکے

اور طواف اسی سبب سے کچھ

پس اوسیوقت آئے سوی منا
اور کیئے ہیں نماز ظہر ادا

اور وہ روز روز نحر کا تھا
شب گزارے وہیں رسول خدا

دوسرے دن تا زوال پھر وہیں
کیئے ہیں انتظار سرور دیں

جبکہ خورشید کا زوال ہوا
ظہر کے آگئے تب وہ شاہ ہدا

آئے ہیں سوئے جمرۂ اولیٰ
اور رمی جمار کرکے ادا

بڑھ کے اس جا سے آگے چند قدم
رو بقبلہ کھڑے رہے اوس دم

اور کیئے اسقدر دراز دعا
کہ پڑھا جاوے سورۂ بقرا

بعد آئے بجمرۂ وسطیٰ
اور رمی جمار کر اس جا

دست چپ پر بھی چند گام گئے
آ کھڑے درمیان وادی کے

اور وہاں بھی کیئے ہیں طول دعا
آئے ہیں پیش جمرۃ العقبہ

اور کعبے کو دست چپ لیکر
اور منا کو بھی دست راست اپنے

اور رمی جمار ان کرکے
نہ توقف بھی وہاں سے پھرے

اور منا سے نکلنے بیچ اسے یار
نہیں جلدی کیئے وہ شاہ حجاز

بلکہ دن کئے تمام وہاں
روز چارم جو تیرہواں تھا جہاں

اس جگہ سے نکل کے پیغمبر
آئے ہیں وادی محصب پر

خیمہ خاص ان کے تھے نصب
کیئے حضرت نزول ابطح تب

ظہر اور عصر مغرب اور عشا
[illegible] کیئے ہیں ادا

تھوڑا اس شب میں سوئے ہیں یار
اور جس وقت پھر ہوئے بیدار

ہو کے سوار شاہ کون و مکاں
شہر مکہ طرف ہوئے ہیں رواں

اور طواف وداع لائے بجا
نہیں ابطح سے ٹل گئے اصلا

ہاں نماز طواف دو رکعت
جانیو تب ادا کیئے حضرت

اور اسی شب میں عائشہ آئیں
چاہے عمرہ ادا کریں جا کر

[illegible] انکی بھائی کیسات
حکم دے بھیجے شاہ موجودات

جا بہ تنعیم بانیت وہ احرام
کیئے تنعیم آکے عمرہ تمام

ابھی باقی تھی شب کہ فارغ ہو
آئے ہیں وہ شاہ ہی محصب کو

تب نہ اس شاہ دیں پہ سرو آئے
کہ چلیں سب طرف مدینے کے

اور وقت وداع شاہ ہدا
کیئے ملتزم کھڑے ہو دعا

ہے حدیث شریف میں آیا
کہ ہے مقبول ملتزم میں دعا

چاہ زمزم پہ بعد ازاں آئے
آب پینے لو آپ ہی کھینچے

تھوڑا آب اس کے نوش فرمائے
جو کہ باقی تھا چاہ میں ڈالے

پھر وقت وداع وہ گریاں
پیچھے ہٹتے سوئی منیٰ آئے جہاں

یہی وقت وداع سنت ہے
کہ یہ فعل شہ رسالت ہے

بعد اسکے برابر کعبہ
کیئے حضرت نماز صبح ادا

اور پڑھا اس نماز میں پر نور
سرور دیں سورۂ والطور

اور بعد نماز ذیشاں
ہوئے حضرت سوئے مدینہ رواں

اور اثنائے راہ شاہ بشیر
جبکہ پہنچے ہیں آبہ خم غدیر

جو وصایا دیا کئی میں رسول
جانیو یہ بیاں اسکا طول

اور جبان الستیر میں آئے اکرم
دیکھا اسکو کیا ہی میں نے رقم

ذوالحلیفہ میں آکے پہنچے جب
سرور دیں ہیں گزارے شب

اور ہوئے صبح کو وہاں سے رواں
اور بھی عادت شریف یہ جاں

آئے تھی جب سفر پناہ ہدا
تو مدینے میں آئے وقت ضحی

اور مدینے کو دیکھے جب لار
کہتے تکبیر تین بار اے یار

کیا کامل جو دین کو مولا
اور نعمت بھی جو تمام کیا

اور جو اسلام کو دیا شوکت
اور پھر کہتے فتح اور نصرت

اور لایا جو خیریت سے رب
شکر کرنے لگے ہیں اسکا تب

اور یہ پڑھتے ہو فصاحت سے
مصطفیٰ داخل مدینہ ہوئے

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ صَدَقَ اللهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ وَأَعَزَّ جُنْدَهُ فَلَا شَيْءَ بَعْدَهُ

آداب زیارت شریف مرقد مکرم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وصحبہ وسلم کا بیان

بعد حج کے زیارت نبوی / رویت بارگاہ مصطفوی
ہی یقین سنت موکدہ جاں / بلکہ واجب ہی ای نکو عنواں
کہ زیارت کی ہیں فضیلت میں / ترک کرنیکی ہی مذمت میں
آئے اکثر حدیث پیغمبر / ہی ازانجملہ یہ صحیح خبر
کرے مجہ قبر کی زیارت جو / اسکو واجب ہوئی شفاعت جو
اور ہے دوسری حدیث آگہ / کہ کیا جو کہ حج بیت اللہ
اور زیارت نہ آ کی میری کیا / تو مقرر کیا وہ مجھ پہ جفا
اور فرمائے جو کہ ای لوگو / آوے قصداً مری زیارت کو
یعنی آوے محض اسی کے لیے / نہ طفیل اور کوئی حاجت کے
تو بلا شبہ وہ بروز جزا / میری ہمسائگی میں ہوویگا
اور مدینے میں حج کہ آکے رہے / اور اسکی بلا پہ صبر کرے
تو میں اسکا گواہ ہوونگا / اور اسکا شفیع روز جزا
اور مکے کے یا مدینے کے / درمیاں جو کہ انتقال کرے
تو قیامت کی روز اسکو خدا / آمنوں میں یقیں اٹھاویگا
شیخ ہی یگانۂ دوراں / عالم و عارف گرامی شاں
فخر سادات شیخ محی الدین / قطب بلور بحر کشف و یقین
یہی اکثر حدیث پڑھتا تھا / اور اسطرح سے وہ فرماتا

مَنْ مَاتَ فِي أَحَدِ الْحَرَمَيْنِ بُعِثَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْآمِنِينَ

کوئی ہر دو حرم سے یکجا پہ / موت مجھکو عطا کرے داور
حق نے اسکی دعا کیا مقبول / اسی کا بر لایا لطف تو مامول
عمر اسکی یہ جب تھی دو سالہ / حج ثانی وہ جا کیا ہی ادا
بعد حج ایک شب بعالم خواب / دیکھا سالار انبیا کا جناب
کہ کمال کرم سے اسکو نبی / بولتے ہیں تعال یا ولدی
یعنی کہتے ہیں آ سے فرزند / مرگ نزدیک اب تو آ خورسند
جبکہ اس خواب سے وہ جاگ اٹھا / جلد جا داخل مدینہ ہوا
گیا رہویں تھی مہ محرم کی / روز پنجشنبہ اسنے رحلت کی
تھوڑے کی بعد نعش رکھ بیچ میں / منبر و روضۂ رسول کے بین
پڑھی اسپر نماز خلق کثیر / کیا عوام و خواص میر و فقیر
اور مدفون ہوا وہ شیخ زمن / پہلوے قبۂ امام حسن
مطلع النور ہی یہ سال نایاب / لکھے احوال ہیں کہا ہو کہ جب
بیت ایسی شئے کہے آخر / قدس اللہ سرہ الفاخر
پھیر اسی راہ سے قلم کو شتاب / اب زیارت کی میں لکھوں آداب
جب مدینے طرف چلے ہمام / رہ میں بھیجے بہت درود و سلام
جب قریب مدینہ آ پہنچے / چاہیئے تب اترکے غسل کرے
یا وضو یا کہ غسل ہی افضل / اور اپنا لباس دیوے بدل
اور میسر اگر ہووے یہ واسع / تو یہی افضل یقیں جدید لباس
اور پیادہ ادب سے ای عاقل / ہو مدینے کے درمیاں داخل
اور پیادہ چلے ز روی ادب / یہ شریف داخل مدینہ ہو جب

بِسْمِ اللهِ رَبِّ أَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَأَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَارْزُقْنِي

زِيَارَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَزَقْتَ اَوْلِيَائِكَ وَاَهْلَ طَاعَتِكَ وَاغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ يَا خَيْرَ مَسْئُوْلٍ

پہر خشوع و خضوع عجز کی ساتھ
چلے پڑہتے ہوے سلام صلوٰۃ

آوے در مسجد رسول انام
باب جبریل یا ز باب سلام

باب جبریل ہے مگر افضل
اور سیدہا قدم رکہے اول

باحضور و خشوع اے اکرم
یہ درود و دعا پڑہے اسدم

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي الْيَوْمَ مِنْ اَوْجَهِ مَنْ تَوَجَّهَ اِلَيْكَ وَاَقْرَبِ مَنْ تَقَرَّبَ اِلَيْكَ وَاَنْجَحِ مَنْ دَعَاكَ وَابْتَغٰى مَرْضَاتِكَ ؁

منبر و مرقد شریف کی بین
ہووے استادہ اسطرح بیچ مین

منبر پاک کا ستون ہے جو
سینا ہے کندہے کے وہ برابر ہو

پیش محراب پڑہ لے آ ماجد
یک دوگانہ تحیۃ المسجد

اور جو پایا یہ نعمت عظمیٰ
سجدۂ شکر اسپہ لاوے بجا

آوے پہر نزد مرقد والا
پشت اپنی کرے سوے قبلہ

کرکے منہ کو بسوے قبر ہمام
تب پڑہے یہ درود اور سلام

اور کرے بارگاہ حق مین دعا
اسطرح آپکا وسیلہ لا

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَسْئَلُكَ الشَّفَاعَةَ وَاَتَوَسَّلُ بِكَ اِلَى اللّٰهِ فِيْ اَنْ اَمُوْتَ مُسْلِمًا عَلٰى مِلَّتِكَ وَسُنَّتِكَ ؁

اور یہ سمجھو کہ ہیں رسول خدا
اپنی قبر شریف مین زندہ

اور بلاشبہ دیکھتے ہیں مجھے
سن رہے ہیں کلام کو میرے

اور کہی ہیں جو لوگ عرض سلام
اسکو پہنچاوے انکا لیکر نام

ہاتھ یکجانب مین ہٹکے
قبر صدیق کے کھڑے آگے

بہیجے اُن پہ سلام آپ ہالی
قبر فاروق پر بہی آوین ہی

اور فارغ ہو جب زیارت سے
روضۂ با صفا مین تب آکے

بہیجے اسدم بہت درود و سلام
اور پڑہے تب نماز نفل تمام

پہر مقام ستون حنانہ
پہر کرے آکے یونہی اے دانا

ہے صحیحین میں یہ آئی خبر
کہ خبر یون ہے دی ہین خیر بشر

قبر و منبر کے درمیان ہے یہی
ایک روضہ ریاض جنت ہے

اور دوسری حدیث مین آیا
کہ رسول خدا نے فرمایا

میرے منبر کے گھر کی بھی درمیان
ایک روضہ ہے از ریاض جنان

اور فرمائے یہ مرا منبر
ہے بلاشبہ میرے حوض اوپر

اور منبر پہ ایکدن تہے کھڑے
تب صحابہ سے اپنے فرمائے

کہ کیا ہون قیام اب جینے
بالیقین عقر حوض پہ اپنے

عقر کہتے ہیں اسکی تین در باب
حوض سے آوے جس جگہ سے آب

ابن فرحون ابن جوزی نے
نقل لائے امام مالک سے

حجرہ و منبر شریف کے بیچ
موضع محترم جو ہے بیچ مین

حکم سے جسکے روز محشر میں
اسکو فردوس بیچ نقل کرین

اکثر علما کی یک جماعت بہی
اسی معنی پہ اتفاق ہی کی

عسقلانی بھی اور بہت اعلام
دئے ترجیح اسکو بس وے تمام

مالکی عالمون سے ابن حجر
جو بڑا ہے محقق اشہر

بولتا ہے کہ ہو سکے یہ بھی
کہ مقدس وہ روضہ نبوی

ایک روضہ تہا از ریاض جنان
لائے دنیا مین اسکو ذیشان

حجر اسود کو جسطرح اے فہیم
اور یونہی مقام ابراہیم

لائے جسطرح دار جنت سے
کعبۃ اللہ میں بھی انکو رکہے

پہر دے جیسے انکو سب قیامت مین
انکے جیسی مقام پر لاوین

اور یہ چیزیں بجنت ماوا / تک فضیلت کہیں بروز جزا
الغرض در مدینۂ اکرم / جہاں مدفون ہیں سرور عالم
سارے ارض و سما کے اجزا پہ / کعبۃ اللہ و عرش اعلا پہ
ہیگی افضل زکل مخلوقات / بسکہ ہے متفق علیہ یہ بات
یہی مذہب امام مالک کا / اور اسی پہ ہیں اکثر علما
مکہ محترم اوپر ہے قیل / بن مدینے کو ہیں دی تفضیل
ہیں زیارت کی بعد دوسرے روز / آئے سوئے بقیع ای فیروز
ایمیں مدفون ہیں بغیر گمان / کرے انکی زیارت ای ذیشان
اور مکانات جو معظم ہیں / اور آثار جو مکرم ہیں
اور جبتک رہے مدینے میں / خیر و برکات کی سفینے میں
اور در مسجد شریف آئے یار / پڑھے اکثر درود اور اذکار
شاہ عالم کہی ہیں اے دمساز / کہ یہ مسجد میں کرے ایک نماز
الف رمضان و جمعہ سوا ولی / ہاں مگر مسجد الحرام سوا
درمیان کوی نماز نا چھوڑے / تو لکھے جاوے واسطے اسکے
اور دوری لکھی نفاق سے بھی / اور احادیث آئی ایسے ہی
ہووے رخصت ز مسجد شریف / آوے پس مرقد شریف طرف
اور وسیلہ وہ شاہ دین کا لا / بارگاہ خدا سے مانگے دعا
یہ زیارت وداع کی ہے جان / پڑھے اسوقت یہ دعا گریان

دوسرے چیزوں سے خلا کے سمجھو / انکو اک امتیاز حاصل ہو
خاص اتنے مقام کی تفضیل / ہیگی ثابت بہر مقام جلیل
کیونکہ سب ہیں خلق کے مخلوقات / اور حضرت کی ذات بابرکات
ہیں جہاں آپکے ہو تن کا مقر / سب مکانوں سے ہے وہ افضل تر
اور حضرت عمر بن الخطاب / اور ابن عمر بھی چند اصحاب
تو مفصل اگر یہ چاہیے بیان / دیکھ جاذب القلوب درمیان
اکثر اصحاب و اہلبیت کرام / دو ہزاروں سے اولیائے کرام
بعد ازان جاکے سوئے بدر و احد / کرے ہر روز زیارت احد
کریں سبکی زیارتیں بضرور / دیدہ و دل کو انسے دیویں نور
کرے ہر دن زیارت انکی / کرے ایمان اپنا اس سے قوی
اور نفل و تلاوت قرآن / رہے مشغول ان میں ہی ہر آن
ہے نمازوں سے الف افضل جانو / یونہی یک جمعہ اور یک رمضان
اور مسجد میں سیر بالتقدیس / گر نمازیں کوئی پڑھے چالیس
رستگاری ز آتش نیران / دو جہاں کے عذاب سے بھی امان
اور قصار جمع جبکہ کرے / تب درود و سلام پڑھتے ہو
باکمال ادب و عجز تمام / بھیجے اس شاہ انبیا پہ سلام
اور تضرع دعا میں ہو بسیار / اور ہو ہجر نبی سے زار و نزار

اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ هٰذَا آخِرَ الْعَهْدِ بِنَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسْجِدِهٖ وَحَرَمِهٖ وَيَسِّرْ لِيَ الْعَوْدَ إِلَيْهِ وَالْوُقُوفَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَارْزُقْنِي الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَرُدَّنَا إِلٰى أَهْلِنَا سَالِمِينَ غَانِمِينَ آمِنِينَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

اور مدینہ کے ہیں جو لوگ مقیم / ہیں وہ ہمسایۂ رسول کریم
اور حرمین کے سمجھے ہے تمام / جو کہ ہیں گے تبرکات عظام
حق تعالی کرے یہ ہمیں حبیب / جلد پھر زیارت ہمکو نصیب

اور کرتا ہو اہنت حسرت / روضۂ باصفا سے ہو رخصت
کرے البتہ انکی کچھ خدمت / حسب طاقت ہی باعث برکت
لا کے وہ غائبوں کو پہنچایا / احسن و مستحب ہے ای دانا
کرے اس مشت خاک کو ریزان / بہ زمین مدینہ ذیشان

خاتمہ

للہ الحمد یہ رسالۂ پاک
جامع مذہب حدیث رسولؐ
ای خداوند کل موجودات
اور ایساہی مومنو کو سب
انکو دنیا کے دونکی رغبت سی
دی سا آنکیو نکا شوق نہین
نیک ہو زیج نیک صحبت دے
دیکے خوف و خشیت و تقویٰ
اس تمنا میں ہے یہ عمر مری
پر بقدر کفاف عزت سی
کیون ادا انکا شکر ہو یارب
تو ہی قادر کہ استطاعت دے
مار کہون اپنے عاجزی کا سر
تا یہ پروانۂ دل پر سوز
مین ہون کیا چیز کون ہون کیا ہون
پر تو اپنی کمال رحمت سے
جسکو تو نے کیا ہے حکم دعا
[illegible] سنتے ہیں سب
انکا [illegible] کو سبھی
[illegible] یہ کتاب
ماہ رمضان میں شروع ہوا

گنج طاعات صاحب لولاک
چاروں مذہب کا فقہ ہی مقبول
جو ہیں تیری رسولؐ کی طاعات
خاص اولاد کو مرے یارب
غافلون عاطلونکی صحبت سے
دی عبادت میں اپنی ذوق نہین
نیک بیشتر دے نیک نیت دے
خیر دارین انکو کیجے عطا
آہ پنجاہ و ہشت کو پہنچی
بلکہ بیشک زیادہ حاجت سی
کہ مین عاجز ہون تیری شکر میں اب
جسم و جان میں مرے قوت دے
تیری رحمت کے آستانے پہ
ہوے سوزان بہ مرتبہ فیروز
ہون کیسی جگہ کی چھپا ہون
فضل سے لطف سے عنایت سے
اسلئے مین دعا کیا ای خدا
ہووے مقبول یہ دعا یارب
بخشدے بخشدے طفیل نبیؐ
انکو توفیق دے عمل کی شتاب
روز عرفہ کے دن تک ختم کیا

کہ روایت کا اور درایت کا
لیا رنگ ختام و حسن تمام
پیروی انکی کر عطا مجھ کو
حب سنت تری عبادت کی
اپنے عبادت کو کھینچ لے یکدم
انکو دے نیک علم و نیک اعمال
انکو دے عشق شرع و سنت سی
آہ اب تک مجھے امید خدا
اور ظاہر ہے تجھ پہ آہ سولا
رزق دنیا دے غیب سے الخیر
اور جو عمر تھوڑی ہے باقی
تا ثبت سی تو مجھ کو لیجا دے
اور وہان سے مدینہ لیجا دے
اور وہیں دے تو موت مجھے
یہ گنہگار زشت خاک کہان
جسکو چاہے دے تو ہے اے غنی
مجھکو امید ہے اجابت کی
اور تالیف کا تو اجر و ثواب
اے جو پیر ہیں پیر اور استاد
یہ بھی ہو حسن اتفاق بجا
ہوگئی ختم سا اور درود و سلام

جو ہی جامع یہ ہر دو نعمت کا
کر یہ مقبول اسکو رب انام
رہ تری قرب کی بتا مجھ کو
دیجے توفیق انکو طاعت کی
ذکر و طاعت میں اپنی رکھ ہر دم
نیک توفیق اور نیک خصال
انکو نفرت دے فسق و بدعت سے
حج نہ گھر کا تری نصیب ہوا
کہ نہ توشہ بجز رہ بکا مجھ کو ملا
نہین دیتا ہے اغنیا حج [illegible]
اپنے فضل [illegible]
گھر تلک اپنی مجھ کو پہنچا دے
قبر اپنے نبی کی دکھلا دے
کلمۂ طیبہ کے ساتھ مجھے
اور مدینہ کی جا ہے پاک نصیب
اور فرمایا تو ہی ادعونی
اور نبیؐ کی تر سے شفاعت کی
بخش احباب کو مرے بشتاب
انکو دیو ہی جزائے خیر زیاد
کہ مبارک یہ نسخہ والا
بہ محمدؐ و آل و صحب کرام

تمت

معجزات محمدی

۱۳۲۳۹ ھ

ازتالیف حضرت مولانا مولوی عبدالقادر علیصاحب صوفی قادری خلف حضرت مصنف

بسم الله الرحمن الرحيم

لك الحمد يا خالق الكائنات	ويا واهب الانبيا معجزات
حميد مجيد سمي السمات	جليل عزيز عظيم الصفات
بتحميدك كل كل اللسان	لتقديسك ليس يكفي البيان
بشير نذير نبي كريم	سراج منير رءوف رحيم
باعجازه سار اعلى العلى	الى قاب قوسين ثم دنى

ولي المحامد وصف جميل	حري المحامد شكر جزيل
جزيل العطا يا جميل الثناء	لك العز والمجد والكبريا
وازكى التحيات نعم السلام	على سيد الرسل خير الانام
اتى بالبراهين والبينات	وفاق النبيين بالمعجزات
على اله جمع اصحابه	ومتادبين بادابه

ہے حمد و ثنا اس خدا کیلئے	جو پیغمبروں کو دئے معجزات
یہ وہ معجزے ہیں جو باہر عدد	گنے کون جو ہیں بیحد و عد
ہیں اقوال افعال بھی معجزے	ہیں اخلاق و اعمال بھی معجزے
ہے یک معجزہ انکا روح لطیف	سراپا ہے اعجاز جسم شریف
کرشمہ تہا قدرت کا جسم شریف	کثیف اسکو پر تو سے ہووے لطیف
بساطت لطافت ہوئی جسم میں	تو تعریف پھر روح کی کیا کریں
تبھی تو ہوا قاب قوسین کا	کہ وحدت میں ہستا ہے ادنی انا
وکھا جزو ہیں اُسکے مانند کل	وہ جان جہان اور اعضا رسل

یہ نعت اس شہ مرسلین پر نثار	کہ ہیں معجزے جسکے چوسٹھ ہزار
تہی ذات و صفت انکی خود معجزا	تہا اعجاز بود و نمود آپ کا
ہیں حرکات و سکنات بھی معجزے	نشانات اشارات بھی معجزے
کہ سایہ کا انکے نہیں تہا نشان	لطافت بساطت کو سایہ کہاں
بساطت عناصر کی ترکیب میں	مقید ہوا اطلاق کو زیب دین
پر اتنا کہیں ہے وہ نور خدا	جدا شغل ہے اشتباہی فی ثابت ہوا
یہی ایک معجزہ ہے وجود آپکا	سراپا ہے مجموعہ انبیاء
جو پائے انہیں پائے انکو سبھی	جو چھوڑے انہیں چھوڑے انکو سبھی

ہین آدم سے تا دو عیسیٰ نبی ۔ رسل جتنے اعجاز انکے سبھی
اسی بحر کے چند قطرے ہین وے ۔ اسی باغ کے چند میوہ ہین وے
ہے ہر ایک عالم مین فیض انکا عام ۔ انہین کے ہے اعجاز کا دور دام
چہ علوی چہ سفلی مرکب بسیط ۔ عناصر و غیر محاط و محیط
چہ قبل الولادت چہ حین حیات ۔ چہ برزخ کہ رو داده بعد ممات
نہ اعجاز حضرت کے کم تہے کہین ۔ خدا نے تصرف دیا تہا انہین
ہو لوح و قلم یا کہ عرش عظیم ۔ ہو شمس و قمر یا کہ کرسی کریم
چہ حیوان چہ انسان چہ نزدیک دور ۔ ہو سنگ و شجر یا وحوش و طیور
قلمرو مین سب انکے اعجاز کے ۔ انہین کا سبہو مین ہے سکہ چلے
عنایت کیا اپنے اگلو نکو کچہ ۔ کیا رحمت اپنے پچہلو نکو کچہ
ہین بہت کے جو اولیا آپ کے ۔ ہزارون کرامت دکہاتے گئے
وه نکلے ہین جب عالم نور سے ۔ تو منزل مین پہنچے ہیں ملکوت کے
ہی ناسوت مین جب کہ ہین قدم ۔ کئے فیض بخشی کا برپا علم
گئی دل سے برزخ طرف جب خرام ۔ ہی اعجاز کا ان سے ہی فیض عام
نشان ہے وه اک انکو اعجاز کا ۔ جو بعد وفات انکو ظاہر ہوا
ظہور اسکا یکرنگ سی ہو بیان ۔ تو اک دوسرے رنگ سے ہو وہان
کبھی نام تو اسکا ارہاص ہے ۔ بدل نام ہو جسکا یک خاص ہے
سب اہل کرامت و اعجاز بھی ۔ لب حال سے بولتے تھے یہی
صلوٰة و سلام خدا تا تمام ۔ ہو ایسے پیمبر کے اوپر مدام
خصوصاً جو خلفاے راشد ہین چار ۔ جو ہین کعبہ دین کے ارکان چار
[illegible] ہو ہر جگر گوشہ مصطفےٰ ۔ مبارک لقب جسکا خیر النسا
ہو جن سے ظاہر ائمہ عظام ۔ ہی غوث و قطب و اولیاے کرام
سمجھ جن اقطاب پیران پیر ۔ ہی جیلان محبوبیت کا امیر

ہین یک حبیب مین یا وی یہ کم وکاست ۔ چو صد آمده ہم نود پیش ماست
تصرف تہا اعجاز مین بے قصور ۔ چہ پیش ظہور و چہ بعد ظہور
جو ملکوت ہے عالم ارواح کا ۔ جو ناسوت ہے عالم اشباح کا
چہ غیب و شہادت چہ قلب و شمال ۔ کہین جسکی ہین انفصالی خیال
خدا کی خدائی مین ہر ایک شی ۔ نہین پائی جاتی کوئی ایسی ہے
زمین پاک کیا بلکہ سبات آسمان ۔ ہو تحت الثریٰ یا کہ ہو لا مکان
چہ قطب شمالی چہ قطب جنوب ۔ چہ تحت و چہ فوق و چہ شرق و غروب
چہ باد و چہ آتش چہ آب و چہ خاک ۔ از ین مرکز خاک تا جائے پاک
وه ہی بادشہ ملک اعجاز کا ۔ ہی انعام و اکرام جس کا بڑا
چنانچہ دکہائے بہت معجزے ۔ رسل جو کہ حضرت کے آگے ہوے
ہین بہت کے جو وارثان انبیا ۔ رسل تا بہان ہین یہان اور انبیا
نبوت رسالت بہی اور معجزے ۔ رسولو نکی رو جو نکو سکہلا دے
نہین جنہیں پاتی رہی کوئی ۔ خدا کی خدائی دکہائے سبہی
کرامت جو اہل خوارق سہی ہو ۔ تصرف جو اہل ولایت سہی ہو
غرض معجزه ہی حقیقت مین ایک ۔ مظاہر مین متعدد اسکی لیک
رسل مین کبہی معجزه ہو رہے ۔ کبہی اولیا مین کرامت بنے
غرض وه کسی سے بہی ظاہر ہوا ۔ ہمارے پیمبر کا ہے معجزه
نیاوردم از خانہ چیزی نخست ۔ تو دادی ہمہ چیز من چیز تست
ہی ہو انکے سب آل و اصحاب پر ۔ ہی سب انکے احباب و اتباع پر
ہی ہر ایک کو انسے شان جلی ۔ ابوبکر و فاروق و عثمان علی رضہ
ہو انبیا ہی کے جو ریحانتین ۔ امام حسن ہین امام حسین رضہ
خصوصاً وه جو غوث ثقلین ہے ۔ چہ حسنین کا قرة العین ہے
کہ جسکا ہر ایک نائب باصفا ۔ ہی قطب الزمان و ولی خدا

منقبت پیر و استاد تقدس نہاد قدس سرہ

کرے گر کسی شی کی کوئی ثنا
حقیقت مین ہی وہ خدا کی ثنا

کہ سامان ثنا کا دیا ہی وہی
یہی لایق ثنا کے کیا ہی وہی

ہی مصنوع کی صفت ظاہر مین نہان
وہ صانع کی ہی صفت واقع مین جان

یہی نقش و کتابت کی ہی وصف جو
وہ نقاش و کاتب کی ہی وصف ہو

ہی ہر چند پھیلای روشن کوئی
حقیقت مین ہی مہر کی روشنی

مگر مہ بہا یونکے صفت کمال
یہان اب مین لکہتا ہون بیتفصیل و قال

ہی بس یہ حقیقت وہ وصف خدا
کہ وہ فضل حق انکو اسی نے دیا

سپہر سرور عارفان کبار
جو تہا قدوۂ عصر قطب مدار

لقب محی الدین نام عبد اللطیف
سیادت مین طرفین سے تہا شریف

جسے علم ظاہر سے تحصیل تھی
علوم لدنی مین تکمیل تہی

حقایق معارف مین کہولی زبان
سنے خضر بہی آکر از گوش جان

مہیا ہا کرتے تھے اسرار غیب
کہ قطب الزمان کا ملا ہمکو حبیب

علوم معارف تو کیا پوچھیے
کہ تہی جسکے در دست بستہ کہڑی

حقایق معارف کا بحر لا کلام
تہا دربار اس شہ کا دربار عام

شہ عارفان زمن کے جناب
معارف کا فن جب ہوا باریاب

معارف کی جب سے ہوا انتشار
ملی اسکو اک عزت و اعتبار

نہین علم سی اسکی عزت بڑی
اسی عزت و شان خدا داد تہی

سلوک و حقایق کا اک گلستان
کیا جسکا آراستہ بے خزان

ہین بس محو نظارگی قدسیان
جو گلگشت کو آئے از لامکان

اگرچہ ہی وہ بیلور اسکا مکان
پہ پہنچا تہا فیض اسکا سارے جہان

اگرچہ ہی یک ہیچ ہین آفتاب
یہ آفاق ہی نور سے باریاب

اسیکے تہی سفر کیے سب میہمان
عرب اور عجم اور ہندوستان

رہین سامنے اسکے اہل کمال
تو ہون پیش خورشید شعل مثال

ہو کیسا ہی پختہ وہان خام تہا
اگر خاص بہی ہو وہان عام تہا

سخن اسکا تہا برتر از فہم عام
کلام الملوک ہی ملوک الکلام

سخن تک کہا اسکے رسائی کرے
جلے بال جہ طایر فہم کے

بسبب علم و فہم اس یقین جانیے
کہ نحو سخن اسکا پہچانیے

نہ سمجہے ہین جب اسکا مغز سخن
جو ظاہر کیے ہین تشریف اہل فن

کہے اسکو نحوی تر تیغ زبان
وجود اسکا تہا بس حسین زمان

رسول خدا کے ہوا دل پہ داغ
کہ اپنا جگر بند ہی پیش زاغ

ہلا ہی میں اسکو کہ ولدی تعال
پیا ہی مدینے مین جام وصال

لقد قدس اللہ اسرارہ
أفاض إلى الخلق أنوارہ

تہا وہ اس زمانے کا شیخ کبیر
وہی میرا اور میرے والد کا پیر

کیا میرے والد نے اسی کے جناب
علوم تصوف کا ہی اکتساب

بسبب اس کی پایا ہی مرد نجات
بہی خرقے کو تازہ کیا اسکی بات

اسی سے کیا راہ حق کا سلوک
سلوک الی باب ملک الملوک

رہا شیخ کے پاس بس سالہا
عزیز و مقرب تہا وہ آپ کا

مجہے بہی وساطت سے اسکے خدا
در شیخ تک بہی رسائی دیا

کہ ہو صحبت شیخ سے فیضیاب
صدف صحبت کے لئے آب و تاب

عجب اسکی صحبت کی تاثیر ہے
کہ خاک قدم اسکی اکسیر ہے

ملا انکا دامان لڑکپن مین ہی
کہ بسم اللہ خوانی اسی سے ہوی

وہی تخم فیضان نشو و نما
لگا ہونے از فضل حق دائما

مین لڑکائی سے تا بہار شباب
اسی کے توجہ سے تہا فیضیاب

پر اتنا نہ تہا حوصلہ تب مجہے
کہ کب حقایق کرون شیخ سے

کہان ذرہ لی پرتو آفتاب / اسے چاہیے مایۂ ماہتاب
کہ تحریر اعلیٰ قلم کے لیے / یقین لوح محفوظ ہی چاہیے
نہ ہر جا ہے مرکب توان تاختن / کہ جاہا سپر باید انداختن
وسایل کی جبتک نہ تحصیل ہو / مقاصد کی ہرگز نہ تکمیل ہو
لہذا وسایل جو ہیں آلیہ / نہین ہیں عالیہ بلکہ ہیں قالیہ
کی انکے لیے ہین نہ یک عمر صرف / کہ بعد انکی پاؤن مقاصد شگرف
مشاہیر جو وان کو استاد تھی / ہدایت نشان فیض بنیاد تھی
کیا چندی انسے نی کسب علوم / جو مشہور ہیں از علوم رسوم
ہوا اپنی قسمت سے پھر باریاب / کہ شہ عارفان زمن کی جناب
اگرچہ وہ پونجی بھی کافی نہ تھی / کہ لیجاؤن خدمت مین اس شیخ کی
حکایت عجوزہ کی یہ یاد تھی / کہ لے سوت یوسف کو لینے گئی
مگر وہ سر عارفان فحول / کیا اپنی خدمت مین مجھکو قبول
فقط سرفرازی تھی یہ شیخ کی / وگرنہ مجھے اتنی طاقت نہ تھی
اگر پادشہ بر در پیرزن / بیاید تو ای خواجہ سبلت مکن
وہ جب بجاۓ خدمت مین اپنی لیا / تلا سینہ مین اپنی داخل کیا
جواہر سلوک و حقایق کی بھی / کیا دامن جان مین ریزان سبھی
زبان سے اسرار کا افشا کیا / ابھی سینے سے سینے میں القا کیا
پلایا کبھی جوش الطاف سے / مئے معرفت جام سے حرف کے
کبھی ہو جزن کرنا بحر زبان / ہو ستر سخن گوہر گوش جان
دلے ظرف کوئی کہاں پائے کہان / کہ کوزے مین دریا سماۓ کہان
ابھی فیض بخشی ہے اسکی بحال / باذن الٰہی بروح و مثال
ابھی طالبان اس سے ہین فیضیاب / وہ ہے عالم خواب مین فتحیاب
کہ روحی توجہ ہے یہ معنوی / کہا ہے یہی باب مین مثنوی
مرا زندہ پندار چون خویشتن / من آیم بجان گر تو آئی بتن

سبب تنظیم این رسالہ نافعہ و سلالہ رایعہ

مرا والد ماجد و قبلہ گاہ / جو ہے مولوی عبد حی دین پناہ
کثیر التصانیف فیاض دین / زہے واعظ قدوۃ الواعظین
جسے فیض بخشی کا ہی کام ہے / زبان و قلم سے سر انجام ہے
قلم اسکا ہی توسن خوشخرام / دیا ہے براق جنان تیز گام
زمین پر اگر وہ قدم رکھ سکے / تو دوسرا قدم آسمان پر دھرے
زبان سے کبھی وہ گہر ریز ہو / تو دامان مقصد لبریز ہو
ہے تصنیف کا شہرہ در خاص و عام / ہے توعیظ و تذکیر کا دھوم دھام
بہت سی کتابین ہین تصنیف کین / بہ نظم و نثر اسنے تالیف کین
ازانجملہ در حال خیر البشر / لکھا ایک کتاب جنان السیر
بخاری کا بھی ترجمہ ہی کیا / مع شرح اردو مین وہ باصفا
ازانجملہ ہے وہ کتاب کبیر / بہ اردو زبان نثر ہے دلپذیر
ہے تاریخ احوال اصحاب کی / نہ اردو مین ابتک ہے ایسی بنی
خلیفے جو ہین چار صاحب کمال / ولادت سے لے تا وفات انکا حال
لکھا ہے بہت بسط و تحقیق سے / چھپی ہے اگر چاہیے دیکھیے
حدیقہ ہے احباب کا جسکا نام / ہوی تھی دو دولف مین جو تمام
فضایل مین ہی آل اطہار کے / حدیقہ بنایا ہے تحقیق سے
ابھی وہ اہلبیت رسول انام / ہوے جو مشاہیر بارہ امام
لکھا انکے احوال مین یک کتاب / کہ ہر روضۂ ابرار کا انتخاب
امام حسن اور امام حسین / جو شبان جنت کی ہین سیدین
شہادت کا انکے لکھا قصہ یک / کیا زخم دلہا پہ چھڑکا نمک

بھی احوال میں غوث ثقلین کے
فوائد لکھا قدسیہ آپ نے

بھی تاریخ خلفا کیا ترجمہ
کیا تذکرہ اولیا ترجمہ

ہیں تعداد میں ایکسو سی زیاد
ہی ہر ایک نسخہ ہدایت نہاد

ہے میسر اس زمانے میں علم و ہنر
ہی ہندی کا بازار ہی گرم تر

عروس تصانیف کو تن پہ سب
سجا ہند کا ہی لباس اس سبب

مصنف کی نیت ہی جب نیک تہی
ہدایت تہی منظور حق خلق کی

کہ دو ثلث تک انکو چھاپے گئے
بہی اقطار عالم میں شہرت لیے

خصوصاً جنان السیر کے تین
دیا ایسی شہرت خدائے متین

حرم بہیج کے مدینہ کے بہی
پڑہا کرتے ہیں ہندیان اسکو ہی

مکہ سیہ کرکے چھپی ہے ہزار
ہر اس وضع پر سے چھپی چوتہی بار

ابھی سیر اس سے خلایق نہیں
ہیں مشتاق اسکی بہت سے کہیں

نہو کیون کہ ذکر شہ کائنات
جو ہی نور سی آپکے تا وفات

مضامین لکہا ہی ایسے عجاب
نہیں خالی سی رہتی ہی کوئی کتاب

مگر ایسی ترتیب اسکی پڑی
تسلسل بھی ایسا پڑا ہے ذکی

مگر ضمن میں چند آئی کہیں
پھر یکجا ہیں جمع پائے نہیں

یہ وہ اتفاق اب ہوا بے قصور
کہ ہو مضمر دلکو رنگ ظہور

ہی تازہ بہار اسکو ہر ایک بار
چمن سی ہو جوں تازہ فصل بہار

کہ ملحق ہوا اس سے نسخے چہار
عجیب و غریب و سلاست شعار

کیا حکم مجکو لہ لیجیے قلم
صحیح معجزے چند کیجے رقم

سوا اسکے لکھے پیا سی عجز کیش
دو سہ نسخے لکھا تہا گو اسکی پیش

نکلتے ہیں قرآن سی کتنے علوم
وی سب انمیں مجمل تہی مرقوم

ہی تصنیف انکی بہ عربی زبان
کیا ترجمہ میں بہ ہندی زبان

امام محدث فقیہ بر گلی
بہ فقہ و حدیث ایک تصنیف کی

ہیں دین متین کی ائمہ جو چار
لکھا حال میں انکے گلشن چہار

رسایل کہی اور چھوٹے بڑے
سوا اسکے لکہا ہدایت بہرے

زمانے کو حاجت تہی جس بات کی
اہی باب میں انکی تدوین کی

بہی ہمت میں قاصر سے لوگونکا حال
نہیں عربی و فارسی پر خیال

کیا انکو مشہور رب انام
ہی مقبول طبع خواص و عوام

سو تصنیف کو اسپر آسان کیا
بہی تشہیر کا انکے سامان کیا

نہیں کوئی شہر اور قریہ کہیں
کہ تصنیف اسکی جہان پر نہیں

ہی دکن سے لے تا بہ ہندوستان
ہی ہر شہر و قریہ میں اسکا نشان

بہی اس ملک کے شہر و دیہات میں
وہی مسجدوں محفلوں میں پڑہیں

یہ تذکیر کی تکرار ہے
دیا مشک و زعفر کی تکرار سے

در فن گل کے رنگوں سے ہر رنگ میں
دیا کاغذ رنگ کے ہم سنگ میں

وہ بس حسن خوبی سے تحریر کی
ہی شیرین مقالی سے تقریر کی

مہذب ہی بس حسن تہذیب سے
مرتب ہی بس حسن ترتیب سے

کہ نہیں معجزات انمیں مذکور ہیں
جدا لگا نہ یکجا نہ مسطور ہیں

ارادہ تہا ملحق کریں اسکو ساتھ
جدا ایک رسالہ ہی در معجزات

کہ یعنی جنان السیر اے ذکی
مکرر جو ہر بار چھپتی گئی

یہ دفعہ چہارم وہ چھپتی ہی جو
ہی کچھ اور رہے اسکا یک رنگ بو

یہ لکھنے لئے نسخہ معجزات
مرا والد ماجد اے نیک ذات

تہا لازم مجہے امتثال امر کا
سبب تہا بہی وہ خیر و برکات کا

امام غزالی کی وہ یک کتاب
جواہر میں قرآن کی جسکا خطاب

بہی تشریح اخلاق میں وہ کتاب
ہی احیا کی گویا کہ لب لباب

وہ ایام تہے طالب العلمی کے
تہی تب عمر کے سال اکیس تہے

یہ بندہ کیا اسکا بہی ترجمہ
بہی تاریخ کا مصر کے ترجمہ

وجودِ سمٰوات میں آئے تمام
رسالہ لکھا اک ثابت ہے نام
قرآن میں گردش آفتاب
کیا ہے ثابت بوجہ صواب

بھی مالا بدّ شیخ اکبر کا بھی
کیا ترجمہ اپنی ہندی میں ہی
سیر میں رسولِ خدا کے مگر
نہ لکھا رسالہ کوئی خوب تر

بھی تا توشۂ حشر ہو آئے ممات
عمل جب ہو خیر جز سیئات
زبان و قلم سے ہو ذکر نبی
اگرچہ ہو کم مرتبے نیکی بڑی

غنیمت میں سمجھا ہوں یہ اتفاق
بھی مکنون خاطر تھا یہ اشتیاق
کیا جمع ہیں معجزے چند ہیں
خصائص بھی حضرت کے جو یکجا ہیں

جو ہوں مستند معتبر مشتہر
یہاں نظم کرتا ہوں میں مختصر

تعریف حقیقت معجزہ و خرق عادت

سنو معجزہ کس کو کہتے ہیں اب
اگر اسکی تعریف کی ہو طلب
وہ اک فعل ہے خرق عادات کا
کسی برگزیدہ سے ظاہر ہوا

وہ فعل خدا ہے حقیقت میں ایک
کرشمہ اسی کی ہے قدرت کا ایک
مگر ہو بواسطہ نبی دے ظہور
مقرب کا اک واسطہ ہے ضرور

وہ ایسا مقرب ہوا اللہ کا
کہ جو آلۂ حق ہوا اور جارحہ
ہے قرب نوافل اسی کا مقام
بھی توحید افعالی ہے اسکا نام

جو قرب نوافل میں کامل ہوا
یہی حق کا ہو آلہ و جارحہ
بھی توحید ذاتِ صفاتِ خدا
وہی ہے باجمال حاصل ہوا

ولایت ولی کی رسل کی ہوا
یہی ہے مقام اسکے آغاز کا
پس اس قرب میں حق ہی فاعل ہے
یہ ظاہر اسی آلۂ حق کرے

حقیقت میں جو بات کرتا ہے جان
تو کرتی ہے ظاہر وہی یہ زبان
کہ ہے جان کی جارحہ یہ زبان
تکلم زبان سے جو کہتا ہے جان

بھی قرآن کو ہم سب اسواسطے
یقیناً کلام خدا جانتے
ہے حالانکہ ظاہر نبی کا کلام
نبی کے زبان سے سنے ہیں تمام

نہ سمجھے جو اسکو کلام خدا
حقیقت میں ہے شرع تو کافر ہوا
جو ہے دیکھتا آلۂ چشم سے
جو سنتا ہے آلہ سے اس گوش کے

کرے نا نہ ہے یا چلے پانوں سے
بھی جان ہی جان جانتے
ہے مردہ دیکھو بھی گو کہ چشم و زبان
نہ دیکھے نہ بوجھے نہیں کیونکہ جان

غرض اسطرح خرق عادت کا کام
حقیقت میں کرتا ہے رب الانام
یہ ظاہر کرے اسکو وہ جارحہ
رسالت کا جسنے کہ دعویٰ کیا

اسیواسطے نسبت اس کام کی
طرف جارحہ کی ہی ہوتی گئی
کہیں ہے یہ پیمبر کا ہے معجزا
کرامت کہیں ہے کہ ولی نے کیا

یہ نسبت مجازی ہوا و ظاہری
حقیقت میں فاعل ہے اللہ ہی
طریق شریعت یہی ہے یہی
شریعت ہے وابستہ ظاہر ہی

شریعت میں ظاہر یہی حکم ہو
یہی حکم ہے قاضی شرع کو
سنے گرچہ دیکھے حقیقت میں جان
کہے شرع دیکھے سنے آنکھ کان

نہ لے چور کا جان اسیواسطے
مگر ہاتھ ہی کاٹ دیں شرع سے
غرض شرع کی راہ سے معجزہ
ہے فعل نبی گو ہے فعل خدا

حقائق اگر پوچھیں کچھ اور ہے
طریقت کا کچھ اور ہی طور ہے
حقیقت پہ ہے حکم چلتا ہے واں
مجازی کا واں ہے نہ نام و نشاں

حقیقت میں اک چیز گو ہاں کہیں
نہ کچھ اعتبار ظواہر رہے
یہ اہل حقائق ہیں کہتے تمام
کہ عادت کا یا خرق عادت کا کام

کرامت ولی کی ہو یا معجزا
ہے عالم کا ہر فعل فعل خدا
اگرچہ کہ افعال ہیں سو بیک
خدا ہی حقیقت میں فاعل ہے اک

یہ کہاں تاب ہے مسئلہ اسرار کی
شریعت میں اس سے خموشی بھلی

طریقت میں سالک قدم جب رکھے
بھی قرب نوافل جب شبر کھلے

یہ اسرار بتلاویں اپنا جمال
کریں صاحب حال سے قیل و قال

یہ قرب نوافل کا سب فہم و بوجھ
ہو پہلے سفر میں کہیں جب عروج

بھی ہو یا عروج و شہود و فنا
با جمال اسی میں کوئی پائیگا

بھی قرب فرائض کا ہووے حصول
ہو جب سفر چارم میں ہو نزول

سوا اسکے دو قرب جملہ چہار
عروجی نزولی سفر ہیں جو چار

یہ سب کا بیان شرح تحقیق سے
کتب میں لکھا اپنی تدقیق سے

مرا پیر و استاد قطب زماں
حقایق پناہ و کرامت نشاں

ہم اس سے کرتے ہیں عطف عناں
پھر اب بند کرتے ہیں اپنی زباں

چلے توسن خامہ اس راہ پر
جو ہے معجزوں کا بیان سیر

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بڑا معجزہ جو قرآن مجید ہے

بڑا معجزہ معجزوں میں یہی
جو ظاہر ہوا ہے بدست نبی

ہے قرآن کریم عظیم و جلیل
جو برہان قاطع ہے روشن دلیل

کسی معجزے کو نہ یہ شان ہے
یہی ہر معجزہ جسم یہ جان ہے

کہ ہر معجزہ جبکہ ظاہر ہوا
تمام وہ آیہ وقت میں ہو چکا

پر ایسا ہی یہ معجزا دیکھیے
قیامت تلک بھی جو باقی رہے

نہ اسمیں تغیر تبدل کچھ آئے
نہ تحریف و تصحیف اسمیں جائے

کہ محفوظ اسکو رکھا ہے خدا
رکھا لوح محفوظ اوپر لکھا

اگرچہ کہ گزری ہیں صدہا برس
نہ دشمن بھی کچھ کر سکے کم سرس

نہ الحاق بھی اسمیں کچھ کر سکے
نکالے نہ اک حرف کو جا بجا سے

یہ توریت و انجیل ہیں دیکھیے
کہ تحریف خود دوستاں ہی کیے

امام مبین اور کتاب مبیں
خدا نے کہا ہے یہ حبل متیں

صحیفے کتابیں خدا کے سبھی
ہوئے درج اس ایک قرآن میں بھی

ہیں قرآن کے جتنے مضامیں تمام
وہی ہیں مندرج فاتحہ میں تمام

جو مضمون ہے در سورۂ فاتحہ
وہی سب ہے بسم اللہ کا حرف با

علوم ہمہ اولیں آخریں
علوم ہمہ انبیا مرسلیں

ہیں ظاہر کے باطن کے جتنے علوم
ہیں قرآن میں ہی لکھے سب ہجوم

سراسر ہدایت نصیحت ہے وہ
شریعت طریقت حقیقت ہے وہ

کیا ہے سب اگلی شریعت کو نسخ
سب اگلی کتب پر کھنچا خط نسخ

شہیر و قوی معجزہ ہے وہی
وہی تبصرہ تذکرہ ہے وہی

وہ ظاہر میں گرچہ ہے اک معجزا
بہت معجزوں کو ہے شامل ہوا

جو ہے انا اعطینا سورہ قصیر
وہ خود ایک ہے معجزہ بس کبیر

نبی بولے فصحاے کفار کو
تم اس سورہ سا اک بنا لائیو

تو وہ سب کے سب اس سے عاجز رہے
نہ کوئی آیت ایسی بنا لا سکے

ہوا ہمکو معلوم ہہات سے
کہ قرآن میں ہیں بہت معجزے

کہ اس میں جو ہیں سورے کی مقدار میں
ہیں قرآن میں جتنے بھی آیتیں

ہے آیت ہر اک اسکی اک معجزہ
ہے قرآن اک بحر ہے اک معجزہ

بھی کہتے ہیں علما کہ عیسیٰ مسیح
جو مردوں کو زندہ کئے ہیں صریح

اڑائے ہیں پرندے بنا خاک کے
ہیں کوڑھی جذامی کو اچھے کیے

وہ اعجاز قرآں کا دکھا ہیں
بجا ان کا معجز ہے ہی پر کہیں

کہ عیسیٰ کئے ہی جو کتنے معجزے
نہیں دخل کچھ ایک انہیں سے

مگر یہ جو قرآن ہے عربی زباں
نبی عربی ہیں ان کا فخر و زباں

لغات اسکے تھے وہی ہی سبھی جانتے
بھی ہر لفظ و معنی کو پہچانتے

فصاحت بلاغت خطابت خبیر — تھی گویا کسب انکا او بیشہ خیر
سوئے باجو داسکے عاجز رہی — اک آیت نہ ایسی بنا لا سکے
ہوا ثابت اب یہ کلام نہیں — ہی اعجاز عیسی سے زیادہ کہیں
اگر طور تفصیل سے دیکھیے — بہت ہیں وجوہ اسکی اعجاز کے
و جب دیکھتے ہیں رہ علم سے — تو پاتے ہیں اسمیں بہت معجزے
معانی بہت لفظ ایجاز سے — ظواہر میں باطن کا در باز ہے
جو ظاہر کے علما ہیں وے کچھ لیے — جو باطن کے عرفا ہیں وے کچھ لیے
رسائی کوئی خاص بندہ کرے — تو بطن سوم کی ندا و پر پڑے
جو باطن کو ہی لیوے ظاہر کو چھوڑ — وہ زندیق و ملحد ہے اور دین کا چور
محقق ہے ہر دو میں کامل ہی جو — وہی عالم و عارف راہ ہو

وہی انکا لہجہ تھا در بول چال — وہی انکا آپس میں تھا قیل و قال
کہے متفق ہو کے وے سب مگر — یقیں لیس ہذا کلام البشر
جو مثل بنا لانے سے عاجز کیا — یہ اک وجہ مجمل ہے اعجاز کا
علوم شریعت میں فاضل جو ہیں — حقائق معارف میں کامل جو ہیں
چنانچہ ہے ہر لفظ قرآن میں — فصاحت بلاغت کی سب صنعتیں
ہے اک اسکو ظاہر تو باطن ہیں سات — ہی اک علم ظاہر تو کامن ہیں سات
قناعت کسی نے ہے کی پوست پر — کوئی مغز بھی ہات لایا مگر
یقیں بطن چارم کو حق کے سوا — ملک اور رسل بھی نہیں پا سکا
با نکار باطن جو ظاہر ہی لے — معتبر ہے وہ صاحب پوست ہی

۲ معجزہ معراج شریف

ہی معراج جو معجزہ دوسرا — عجیب و غریب اور معجزہ بڑا
اولوالعزم یا کوئی نبی تھے جب — خدا نے فضیلت دیا ہی نہیں
حرم سے گئے مسجد اقصیٰ تلک — وہاں سے بھی ساتوں سموات تک
وہاں سے سر عرش پر تھا قدم — وہاں سے چلے تا بہ لوح و قلم
ہی قاب قوسین کے درمیاں — دنی کا ہیں پایے راز نہاں
مکاں سے ہوا سیر تا لامکاں — ہی اک طرفۃ العین کے درمیاں
کہاں موسی جو رب ارنی کہا — الہی جمال اپنا مجھ کو دکھا
تری چشم سر کو کہاں یہ مجال — کہ دیکھے ہمارا جلال و جمال
کلیم اللہ بیہوش ہو گر پڑا — کبھی وہ طور سینین سے جل گیا
سواری سے بلوایا اپنے حضور — زمیں سے لے تا عالم قدس نور
ہزاروں فرشتے کمر باندہ کے — شہانہ جلو میں چلے آپکے
رکاب و لگام آپکی تھام لے — چلیں طرفہ طرز تو ابو سے لیتے
جہاں سیر ہو ملکوت کا انتہا — اسکو کہتے ہیں سدرۃ المنتہی

اخص خصایص سے ہے وہ شاہ کا — نہ پایا کوئی انکے سوا دوسرا
کہ براق اوپر وہ ہو کر سوار — جو جنت سے بھیجا ہے پروردگار
ہی جنت کی دیکھے ہیں نعمات سب — جہنم کے دیکھے ہیں درکات سب
وہاں سے گئے لامکاں جب گذر — فلک میں نہ دیکھا نہ چشم سر
وہاں سے لے خلعت تجلی آئے جب — تو تھا فرش شاہ ص آئے گرم تب
یہاں عقل انسانکی حیراں ہے — یہ کیا معجزہ ہے یہ کیا شان ہے
دیا ہے جواب انکو اللہ نے — ترا دیکھنا ہم کو کب ہو سکے
غرض اک تجلی کو بر کوہ طور — جو بھیجا یا از عالم قدس نور
ہمارے پیمبر کا رتبہ ہے کیا — ملاقات کیواسطے خود خدا
فرشتے بھی لے نور کی مشعلیں — مبارک کا آرے کی آگے چلیں
مقرب ملک جتنے ہیں جبرئیل ہے — سرافیل ہے اور میکائیل ہے
اسیطرح منزل ہر اک طے ہوا — یہ ناسوت کی اور ملکوت کی
جب اس سے بھی چلے کر آگے بڑھیں — قدم عالم نور میں تا کہ سیر

نہ ہمراہ حضرت کی کوئی کرسکا
سفر پر فرشتوں کو گویا اختیار تھا

اگر یکسر موے برتر برم
فروغ تجلی بسوزد پرم

ملا فاش اس چشم سے سر ہوی
اٹھا پردہ از روے سر خفی

خطاب ایسا درگاہ سے آنے لگا
کہ آ میرے محبوب نزدیک آ

خطاب ایسے آنے لگے دمبدم
تو حضرت بڑھاتے تھے اک اک قدم

بیاں اُدنُ منّی کا آواز ہے
دَنیٰ اور تدلّیٰ کا ہی راز ہے

کہاں مجھ سی اور یہ مدارج کہاں
شہ انبیا کے معارج کہاں

یہ تفصیل احوال معراج کا
بہار نبوت میں سب لکھ چکا

۳ معجزہ شق القمر

نصرت ہے حضرت کے اعجاز کا
کہ جو عالم علوی اوپر چلا

صحابہ سے حضرت کے جمع کثیر
سنو تابعین سے بھی جم غفیر

رسالت کی دعوے میں گر راست ہو
تو دو ٹکڑے اس چاند کو کیجیو

سو اک ٹکڑا ان کو نظر آیا نظر
ہی نکلے ہیں کوہ حرا کے اُپر

کیا حکم حضرت نے آکے حاضر
گواہ ہیں نشانی یہ تم سب نہو

روایت تواتر کو پہنچی ہے یہ
گواہ نص قرآن کو بھی ہے یہ

صحیحین دوسری کتابوں میں سب
صحیح طریقوں سے مروی ہے جب

یہ ہل شک کو تحقیق ہمیں نہیں
یہ بعض اہل بدعت نہ لاویں یقین

جو زندیق ہیں بعضی اور ملحد ہیں
نہیں لاتے ہیں حق ہی اسپر یقیں

کہ کوئی ایک دیکھا نہ دیکھا کوئی
بلا شک چشم خود دیکھی کفار بھی

کہا بعضے لوگو تک وہ بیجیا
محمد تمھارے یہ جادو کیا

اگر ہے یہ جادو ہوا کچاہے ہی
نہ ساری جہاں پہ چلیگا کبھی

مسافر جو تب دور سے آتے تھے
کہے دیکھے ہم ٹکڑے دو چاند کے

بہی وقت راہ جو تہا ہو چکا
نظر کرکے حیرت ہی کرنے لگا

نہ روح امیں سا فرشتہ جلیل
تھا تو حضرت کہا جبرئیل ع

چلے واں سے جب حق کی انس میں
تو پہنچے ہیں آ عالم قدس میں

کہ حضرت دب گئیں جا کر کھڑی
معبر ہے جا قاب قوسین سے

ای محبوب میرا ای میرے حبیب
ابھی آ سے پاس میرے قریب

چلے چھوڑ کثرت شیونات کی
ملی منزل احدیت ذات کی

نہیں قرب اور وصل و فصل ہے
نہ تو حاجت کثرت کو کچھ دخل ہے

مراد والد ماجد و قبلہ گاہ
جو ہیں مولوی عبد حی بے پناہ

اسی واسطے میں نے کی اختیار
یہاں ذکر معراج میں اختصار

معظم ہے یہ معجزہ تیسرا
کہ حضرت سے شق القمر جو ہوا

نہ کوئی پیمبر سے واقع ہوا
نہ کوئی نبی ایسا ظاہر ہوا

روایت یہ بھی ہے کہ کفار نے
کیا معجزہ یہ طلب شاہ سے

اشارہ پس انگلی سے کی آپ نے
وہیں چاند کی ٹکڑی دو ہو چکے

تہا ٹکڑا دکر اسکے نیچے عیاں
پہاڑ اُن دو ٹکڑوں کے تہا درمیاں

روایت ہے یہ سنت معتبر
کتب سے حدیثوں کی ہے باخبر

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ

بھی متفق میں اور متاخرین
ہوی متفق اسپہ سب اہل دین

وہ کرتے ہیں کفار کی پیروی
جو کفار گمراہ ہیں فلسفی

ہے حالانکہ حضرت کا یہ معجزہ
نہ پوشیدہ کچھ ایسا ظاہر ہوا

ابوجہل تھا جو سر اشقیا
اسے دیکھکر ہذا سحر کہا

جواب اسکو بعضے دئے یوں پکار
کہ اک کافر بے حیا نابکار

ہے حالانکہ حضرت کا یہ معجزہ
علانیہ عالم یہ ظاہر ہوا

بہت سے نجومی بھی دیکھے ہیں تب
بھی ہیں کتابوں میں لکھی ہیں سب

بہی والو ملکوں میں کچھ تھا
نظر آیا سب لوگ مجھو ملا

کسی شہر کے لوگ کو ہاں اگر
نہ یہ واقعہ آیا ہو گا نظر

تو شاید کہ وے خواب غفلت میں تھے
و یا ابر تھا دیکھی نہیں ان نے

سوا اسکے حضرت نے یہ معجزہ
یقیں اک ہی لحظہ میں واقع کیا

نہ لازم ہے اس ایک لحظہ میں ہی
نظر کر لیں عالم جہاں کے سبھی

۴ معجزہ جو ڈوبا ہوا آفتاب پھر طلوع ہوا

عجب کیا کہ دو ٹکڑے ہو ماہتاب
ہو حکم حضرت سے رد آفتاب

کہ سورج جو ڈوبا تھا زیر زمیں
گئی حکم حضرت پھر آیا وہیں

ہے مروی ز اسما بنت عمیس
کہ خیبر کی غزوہ کی وقت ائے انیس

خدا وحی نازل کیا شاہ پر
علی کی تھا تب گود میں شہ کا سر

سو لیٹے تھے یونہی وہ عالیجناب
یہاں تک کہ غائب ہوا آفتاب

نماز عصر کی نہیں پڑھی تھی علی
گیا وقت تو پھر قضا ہو چکی

گئی خود سے جب حالت بیخودی
ہیں دیکھے کہ بیٹھے ہیں وو نبی علی

کہے انسے تب سید المرسلیں
نماز عصر کی تم پڑھی یا نہیں

علی بولے نہیں یا رسول خدا
کہ تھا گود میں تیرے سر آپکا

کہے حضرت اے رب یہ بندہ ترا
نماز عصر کی نہیں ادا کر سکا

کہ مشغول وہ تیری طاعت میں تھا
کہ تیرے نبی کی اطاعت میں تھا

الٰہی پھرا دیجئے آفتاب
علی تا کہ پڑھ لے نماز اب شتاب

کہی اسما [illegible] دیکھی تو خوب
کیا ہے طلوع مہر بعد غروب

نکل آئی پھر دھوپ تب خوب تر
میں دیکھی پہاڑ اور زمیں کی اوپر

علی پڑھ لئے تب نماز عصر کی
یہ کیا شان تھی حضرت کی اعجاز کی

۵ معجزہ جو انگشت مبارک سے پانی کی نہریں جاری ہوئیں

بڑا یہ بھی مشہور ہے معجزا
جو حضرت سے ظاہر ہوا بارہا

طریق روایت کی ہیں بیشتر
ہیں بس مستند معتبر مشتہر

بہت راویوں نے روایت ہے کی
تواتر کو پہنچی ہے وہ معنوی

کہ پانی کی نہریں گئیں ہیں رواں
مبارک جو حضرت کی تھے انگلیاں

نہ اعجاز ایسا دکھایا کوئی
جو گذری ہیں آگے رسول و نبی

صحیحین میں یہ حدیث آئی ہے
انس نے روایت یہ سنوائی ہے

میں دیکھا اک وقت پانی نہ تھا
بھی وقت نماز دگر ہو چکا

اگرچہ کہ لوگوں نے کی جستجو
نہ پایا ہے پانی کہ کر لیں وضو

مگر خاص حضرت کے ہے واسطے
ملا تھوڑا پانی وضو کے لئے

لے پانی نبی [illegible] شہ کائنات
رکھے ہیں تب اس میں اپنا ہات

انس بولتا ہے کہ بے ارتیاب
لگا جوش کرنے کہ یکسو بقدر آب

کہ گویا وہ اک چشمہ پانی کا تھا
ہوا انگلیوں سے حضرت کے جاری ہوا

کئے حکم لوگوں کو کیجے وضو
کئی تین سو شخص اس سے وضو

۶ معجزہ ایضاً

حدیث اک صحیحین میں آئی ہے
روایت یہ جابر نے سنوائی ہے

کہ روز حدیبیہ ہم لوگ سب
ہوئے تشنگی سے ہیں بیتاب جب

تھا اک بدہنی پانی جو حضرت کے پاس
لگے شاہ کی آنے لوگ آس پاس

کہے شاہ آؤ تو کیوں آئے ہو
تمہارا ہے کیا حال سنوائیو

ہے سب [illegible] اک قطرہ پانی نہیں
وضو کرنے پینے کو اے شاہ دیں

نہیں ہے سوا اسقدر آب کے
جو اک بدہنی نزدیک ہے آپکے

رکھی تب بدہنی میں اپنا نبی
لگا مارنے جوش پانی تبھی

کری چشمہ پانی کا جسطرح جوش
کئے لوگ اس سے وضو اور نوش

سوال اسے کیا کوئی جابر سے جب
کہیو کہ کتنے تھے تم لوگ سب

کہا لاکھ بھی ہوتے ہم لوگ گر
سبھو نکو بس آتا تھا وہ [illegible]

لگر یا نیزہ وہ سو بھی ہو وقت تھی / جو سیراب اس آب سے ہو چکے
بہی جنگ بواط اندر آیا نیک / ہوا ظاہر اعجاز ایسا ہی ایک
ہوا ظاہر ایسا ہی اک معجزہ / یہ جنگ تبوک اندر رسولؐ خدا
یہ فاروق نے یوں روایت ہے کی / کہ لشکر میں تب تنگی پانی کی تھی
نچوڑ لگے پوٹھو سکا پانی سبھی / پیا کرتے تا دفع ہو تشنگی
مبارک سے ہاتوں کو اپنے نبیؐ / اٹھاتے ہی درگاہ حق میں تبھی
کہ سیراب سب اہل لشکر ہوئے / ہی مشک اور پانی ہو نکے بھرے
روایت ہے در موضع ذی المجاز / بچا کے تھے ہمرہ شہ سرفراز
لیں آپ اونٹ سے اتر کر وہیں / مبارک قدم مارکے تب زمیں
روایت بہت ایسی ہی آئے ہیں / کہ جو معتبر راویاں لائے ہیں
عجب کیا کہ یاں چشمے جاری کریں / ہے کوثر بھی تو آپکے ہاتھ میں
ہوں جب گرمی حشر سے تشنہ کام / پلاویں نہیں پانی خیر الانامؐ
یہاں چشمہ رحمت کا جاری کئے / شفاعت کا واں چشمہ ظاہر کرے
جو جنت میں بھی ہاں نہریں جاری

۷ معجزہ

روایت یہ جابر سے مسلم نے کی / ہے یونہی امام احمد و بیہقی
انس سے روایت ہے یہ جانئے / حدیث ابن شاہین کی دیکھئے
پیاسا تک کہ مردم پیاسے ہوئے / کیا وہ تو انکو تحیر اپنے کرنے لگے
کی حضرت سے تب عرض بوبکر نے / کہ حق پاس حضرت دعا کیجئے
ابھی ہاتھ حضرت کے اوپر ہی تھے / برسنے لگا بارش اس روز سے

۸ معجزہ

لگے کہنے بوطالب اس شاہ سے / کہ شدت سے اب تشنگی ہے مجھے
تو پانی کا فوارہ اٹھنے لگا / کہ نوش جاں کیجئے ای چچا
تعالی اللہ یہ کیا ہی اعجاز ہے / کہ اعجاز کا حسن انداز سے
قیامت میں سب اولین آخریں / لے آدم سے عیسیٰ تلک مرسلیں
وہ اک حوض کوثر یہ نہیں انحصار / نکلوائے انگلیوں سے چشمے ہزار
کئے انگلیوں سے جو نہریں رواں / اسیکے ہی پانی کا کوثر وہاں
سو انکی ہی نکلی ہیں انگلیوں سے جار

وے معجزے جو کھانے میں کثرت و برکت ہوئی ۹ معجزہ

ہے از جملہ معجزات نبیؐ / جو کھانے میں بیحد زیادہ ہوئی
روایت ہے جابر سے ایک نیک خو / بخاری و مسلم میں آئی ہے جو
بہی بھوکے مبارک اس شاہ کے / بہت بھوک کے ظاہر آثار تھے
وہ دیکھی تو کچھ چیز حاضر نہیں / یہ تھوڑی سی ہی جو تھی آئی وہیں
سو میں گوشت کو دیگ میں ڈالکر / کیا عرض جا نزد خیر البشرؐ
یہ حاضر ہے تشریف لے آئیے / تناول ہے چند تن کیجئے
کیئے حکم پرچہ کو شاہ خیار / بیں آتا تلک تم کرو انتظار
سو تشریف لائے ہیں شاہ خیار / لے آئے صحابہ کو ساتھ اکہزار

وہ کھانے سے جو تھا خوراک ایک کا / نبی نے سو ونکو کھلانے کیا
کہ میں جنگ خندق کے ایام میں / نظر کی تو لوگوں پہ ہیں گرسنگی
میں تب اپنی عورت سے پوچھا سو جا / ہے کہا نیکی کچھ چیز تو جلد لا
وہ تیار کی پیس کر ایک تھیلی / کیا ذبح بکری کے بچے کو میں
کہ اک صاع جو گھر میں حاضر جو تھی / لحم ایک بزغالہ کا اسے نبیؐ
کہے سب صحابہ کو خیر البشرؐ / سب آؤ کہ دعوت ہے جابر کے گھر
اتارو نہ دیگ نہ ریکاؤ تہ نان / میں کہہ چھوڑا اس طرح اپنی بہاں
خمیر اور بھی گوشت کی دیگ کو / لحاف کر کہا شہ کے بیچ روبرو

مبارک لعاب اسمیں کچھ ڈالکر
کی برکت کے خاطر دعا شاہ نے
پس ایسا ہی تیار ہمنے کیا
کہ جسطرح فرمائے شاہ ہُدا
ہوئیں روٹیاں اس سے اتنی تیار
کہ سیری سی کہا گئیں لوگ اکہزار

۱۰ معجزہ ایضاً

تہا لوگوں پہ صدمہ بڑا بہوک کا
کہ الجوع کا ہر جا آوازہ تہا
جو کچھ توشہ باقی ہے لوگوں کے پاس
دعا کیجے منگوا کے اے شاہ اساس
ہوا حکم صادر سبھی لوگ کو
کہ جو کچھ ہے تم پاس لے آیو
کوئی اک مٹھی جو لالائے آیا و بس
کسی نے بی لایا ہی اک ٹکڑا نان
کی حضرت نے برکت کے خاطر دعا
ظہور اسمیں برکت کا اتنا ہوا
سبھی اہل لشکر تناول کئے
فراغت سی سیری سے سب کہا چکے
کہ حاضر تھے اسوقت جو غازیان
سو تھے جملہ ستر ہزار آدمیان
کہ نہیں کوئی معبود حق کے سوا
بہی تحقیق ہوئیں رسول خدا

۱۱ معجزہ ایضاً

کہا شاہ نے کیا ہی کچھ تیرے پاس
کہا میں ذرا خرما ہی میرے پاس
میں تو توشہ دان لاکے حاضر کیا
لئے اک مٹھی اس سے رسول خدا
کہ بُلے بلا لائے لوگ کو
کہ دو لوگ دس دس زیادہ نہو
کئے حکم پھر سیر ہوئیں بعد ازاں
لجا بوہریرہ ترا توشہ دان
یہ خالی نکر تو کسی وقت اسے
کبھی سکو مت گنکے بہی دیکھیے
اسیطرح سی گذری ہیں سالہا
تہی جبتک کہ زندہ رسول خدا
خلافت کی حضرت عثمان بہی
شہادت بہی عثمان کی ہوچکی
کہجور اس سے کتنی وسق پکے میں
دیا راہ حق میں فقیروں کے تئیں
وسق ہیتی ہیں ساٹہہ ہی صاع کو
بڑی سیر سے ایکسو تیس ہو
روایت بہت ایسی ہی آئے ہیں
ظہور ایسے جو معجزے پائے ہیں

کئی حکم دیکھیے کوئی دیگ میں
کریں نان تیار دو عورتیں
پکاتے رکہی روٹیاں پے بہ پے
نہ آٹے میں ہرگز کمی آئی ہے
اہی دیگ میں گوشت باقی رہا
اور آٹا بہی باقی رہا نان کا
روایت ہی کی بوہریرہ نے ایک
کہ جنگ تبوک اندر آیا زبیک
عمر نے کی عرض اے رسول خدا
برا حال ہے بہوک سے لوگ کا
کہ تا اسمیں برکت کا ہووے نزول
کئی عرض کو انکے حضرت قبول
پس اک سفرۂ عام چونا گیا
کہجور ایک صاع کوئی لاکر رکھا
پس اسقدر اسمیں ہی چیز تہیں
جو لوگوں نے سفرے پہ لاکر رکہیں
کہ لشکر میں پاس تھے جتنے تمام
بہرے سب انہوں نے خبیرالانام
ابہی اس سے کچھ توشہ باقی رہا
صحیح اک روایت سی ثابت ہوا
نظر کرکے حضرت نے یہ معجزا
شہادت میں اپنی زبانی ہوا
خدا کے ملے ہیں گواہی سے جو
نہ زنہار جنت سی وہ دور ہو
روایت کیا بوہریرہ تمام
تہی اک جنگ میں لوگ بہوکے تمام
تو خرمے کہ دالی تھے اسمیں ہی
تھے اکیس یا تو بیس ہی
کئی اسمیں برکت کی خاطر دعا
خدا اسمیں تب برکت ایسی دیا
سو دس دس ہی شخص آکے کہا نے لگے
یونہی لوگ لشکر کے سب کہا چکے
لیا کر اسی توشہ دان سے ترے
بچے جبکہ حق فتح خیبر سے
پس اس سے میں ہر روز کہانے لگا
بہی لوگوں کو دستر کہلاتا رہا
بہی صدیق اکبر خلافت کئی
بہی حضرت عمر بہی خلیفہ رہے
یہ مدت تلک توشہ دان وہ مرا
تھا میں اس سے یونہی خرچتا رہا
یہاں تک کیا خرچ اس سے یقین
پر اسمیں کمی کچھ بہی آئی نہیں
ہی یا تام اک اونٹ کی بوجہ کا
دیا اسے کتنی وسق بارہا
کئی بار ایسے ہی واقع ہوسے
منقول کتابوں میں ہے دیکھیے

کہ کہنے لگا خادم دعا تم نے کی
سبع مائدہ لائے جو ایکبار

تو کہا نبی کی قلت میں کثرت ہوئی
فدا کیجیے ایسے نبی صد ہزار
جہاں کیا ملک رب السّت جاں

تعالی اللہ کیسا ہے یہ معجزا
اثر ان کے ہی لبوں تھا وہ نشاں
ہیں اس طرح ان کے ہی عوتی بہانہ

ہمارے جو حضرت سے ظاہر ہوا
تھی اس طرح ان کی ہما ساری جہاں

وے معجزے جو حیوانات حضرت سے کلام کئے ۱۲ معجزہ

بھی از جملہ معجزات نبی
مطیع و مسخر ہو جوں آدمی
اسی طرح حیوان بھی لا کلام
عشا کی نہ پڑھکر نماز اے نبی
پس اس قوم کو شاہ بلوا کہیں
کہ دنیا کی کاموں میں وہ نیند ہیں
تم آخر یقیں نوع انسان ہو
رکھو بے نمازی سے نفرت ہے کیا
عبادت میں سنگ و شجر بھی تمام
جو انسان ہو کر نہ طاعت کیا

سنا چاہیے ہے یہ اعجاز بھی
بامر شریعت و دین نبی
اطاعت کریں شاہ کی اور کلام
فلاں لوگ سوتے ہیں ہر شب بھی
اور اس طرح اب سے منع فرمائے ہیں
نہ کہو کہ تم اللہ کی طاعتیں
نہ حیوان سے بھی گذر جائیو
بھی کرتا ہے اسکی مذمت ہے کیا
گئی ہیں ادب سے قعود و قیام
دیا کاہلی سے قضا کر دیا

۱۳ معجزہ ایضاً

وہ چاہتے ہیں جب کہ کرنی آبیاری
ہے دوسری روایت کہ انصار یاب
نہ پانی وغیرہ کا بوجھ اٹھائے
پکڑ بال کو اسکی پیشانی کے

شکایت کیا انکی استاد سے
شکایت گئی نزد شاہ جہاں
زراعت ہماری ہے سب سوکھ جائے
کئے کام کا حکم حضرت اسے

۱۴ معجزہ ایضاً

گئے باغ کو تھا جو انصاری کا
روایت ہے اک ابو ہریرہ کیا
کہا اس کتے نے بھیڑیا ای فلاں

تھا اک بکری وان تو سجدہ کیا
کہ اک بار یہ واقعہ ہو دیا
خدا سے ذرا خوف کر اس نے ہاں

کریں چار پائے نبی سے کلام
سعادت کا قرعہ پڑی جسکے نام
چنانچہ روایت ہے اک اونٹ نے
مجھے خوف است کا ہے یقیں
یہاں سمجھو عبرت آکے سنو
عبادت اگر چھوٹے اک وقت کی
کہ ترک عبادت سے اللہ کے
نہ استوار انسانکو گر یاں ہو
رکھو عبادت میں شام و سحر
تو کیا کہیے اسکو خدا کی پناہ
نسائی انس سے روایت کیا
نبی اسکے حق میں سفارش کیے
ہمارا جو آئے نت ہوا ای نبی
گئے باغ کو انکے خیر الوری
پس اس وقت ہی اونٹ وہ آئے خبیر
انس سے ہے مروی کہ حضرت نبی

رہیں زیر فرمان خیر الانام
ہے جس طرح منقاد خیر الانام
شکایت کی حضرت کے پاس آنکے
کہ انپر عذاب آوے حق سے کہیں
نماز و نبی اپنی حفاظت کرو
عذابوں کی آفت تمہیں آوے گی
وہ حیوان ڈرتا ہے کیا دیکھیے
وہ انسان نہیں بلکہ نسناس ہو
جھکائے ہیں سر اپنے سب جانور
عبادت کی توفیق دیوے اللہ
چند انصاریوں پاس اک اونٹ تھا
دیا چھوڑ کہہ کر اب سے ہو لے
ہے کرتا ہمارے سے اب سرکشی
وہ اونٹ آکر حضرت کو سجدہ کیا
لگا کام کرنے ہو فرماں پذیر
جناب ابو بکر و فاروق بھی

۱۵ معجزہ ایضاً

لیا داب بکری کو اک بھیڑیا
دیا رزق رزاق نے جو مجھے

تو بکری کو راعی چھڑانے لگا
نہ تو اسکو مجھ سے چھڑا لیجیے

عجب کرکے راعی کہا اس مقام
کرے بھیڑیا آدمی سا کلام

کہا بھیڑیا یہ عجب کچھ نہیں
زیادہ عجب اس سے ہے یہ یقیں

کہ پیغمبرؐ حق کو تو چھوڑ کے
کھڑا ہی یہ بکری کی ہی واسطے

نہ معبوث حق کے طرف سی ہوا
کوئی ایسا رسولؐ و نبی دوسرا

کوئی خلق کے پاس اس سے برتر نہیں
کوئی ایسا معظم پیمبر نہیں

کہا ہے یہ جنت کا ابواب ہیں
بھی اہل بہشت اس کے صحاب ہیں

ملک حور و جنت کے غلمان تمام
کریں انتظار اس کا بس صبح شام

کہ راہ خدا میں وہ دے اپنا جان
خراماں چلے سوی باغ جناں

وہ پیغامبر کے تری درمیاں
نہیں کوئی حائل ہے جیسے آسماں

مگر شبہ چھوٹا سا اس کوہ کا
تو چل اس کی خاطر تیں اب جلد جا

سو لشکر میں جا داخل اللہ کے
کہ ایمان و اسلام لے آئیے

کہا راعی جاؤں ابھی یاں سے میں
چراتا رہے کون بکریوں کے تئیں

کہا بھیڑیا میں چراتا رہوں
تو آنے تلک میں حفاظت کروں

ادھر تو طرف راعی پھر چل دیا
کہا جا کے حضرتؐ سے سب ماجرا

اذاں کا ہوا حکم بولے اذاں
فراہم ہوئے لوگ سب اس زماں

دیئے حکم راعی کو خیر البشر
جو دیکھا یا سنا ہی سب اظہار کر

جو کچھ قصہ گزرا تھا بولا سبھی
یہودی تھا وہ لایا ایماں تبھی

ہے جنگل طرف جا کے کیا دیکھتا
کہ وہ بھیڑیا ہی چراتا کھڑا

یہ دیکھا سو راعی بہت خوش ہوا
پکڑ بکری یک بھیڑیے کو دیا

سبحان اللہ کیا ہے یہ معجزا
چرایا جو بکریوں کو ہے بھیڑیا

شہادت رسالت پہ شہ کی دیا
تھا حیوان کیا بات انسان سا

۱۶ معجزہ ایضاً

بھی ابن عساکر روایت کیا
کہ جب فتح خیبر جو خیر الورا

کیا خچر یک کی حضرتؐ سے بات
تو نام اس کا پوچھا شہ کائنات

کہا یا نبی ہوں میں ابن شہاب
یزید اسم میرا ای عالیجناب

کہا اس نے خچر تلک اے نبی
ہے ہو نسل سی پیمبر دادا کی ہی

کسی نے خدا کے پیمبر سوا
نہیں بیٹھ پر اس کے ہرگز چڑھا

پیمبر جا چکے اولاد سے اب نہیں
سوا آپکے اور کوئی باقی نہیں

پیمبر بھی ہے آپ سید المرسلیں
سوا آپکے اور کوئی نہیں

میں امید رکھتا تھا در انتظار
مری پیٹھ پر آپ ہوویں سوار

میں تھا اس کے آگے یہودی کے پاس
ہوا شوق جب پایا ای خیر ناس

میں عمداً یہی کام کرنے لگا
سواری میں اس کی لنگڑنے لگا

مجھے ہو کا کچھ چھوڑا اس وہ یہود
میں بس اپنی خاطر تیں آپ ہو زود

کہے شاہ اب تو ہے درد غم
ترا نام یعفور رکھے ہیں ہم

پھر اس شاہ کے پاس رہنے لگا
ہمیشہ سواری میں حضرت کی تھا

لکھا ہے کیا ہے کہ کسقدر تھا
اثر آپ حضرت کے اعجاز کا

کبھی اس کو فرماتے خیر الوریٰ
فلاں شخص کو جا بلا لے کے آ

تو ہونے ہی حکم شہ انبیا
وہاں جا کے سر سے ہی در ٹھوکتا

وہ شخص آ تا کرتا اشارہ اسے
کہ فرمائے میں یاد حضرتؐ تجھے

سمجھتا غرض ایسا شہ کا کلام
یہ اعجاز حضرتؐ کا تھا لاکلام

وفات اس شہنشاہ کا جب ہوا
تو یعفور غم سے تڑپنے لگا

جدائی نہ حضرت کی جب سہہ سکا
گرا آپکو باؤڑی میں ہوا

کسی آدمی کو نہو اس قدر
یہ عشق و محبت نبی سے اگر

وہ انساں نہیں بلکہ حیوان ہے
کہ حیواں سے بدتر انسان ہے

نہ یعفور سا جب وہ حیوان ہے
نہ حیواں کی بھی اس کو شان ہے

وہ انساں نہیں بلکہ نسناس ہے
نہ حیواں کی بھی اس میں بو باس ہے

الٰہی بہ عشق شہ انبیا
ہمارا دل و جاں کو کیجے فدا

۱۷ معجزہ ایضاً

وہ ہرنی کا قصہ بھی منقول ہے
جو مشہور ہے اور مقبول ہے

نکل آئی بچے کی حضرت کے پاس
بچھڑے ہیں رو دو اسکا خو خبیر ناس

بہت معجزے ایسے ظاہر ہوئے
وہ ختم الرسل سید الناس ہے

روایت بہت ایسی ہے با ثبات
کہ حیواں حضرت سے کرتے تھے بات

بھی حیوان پر شاہ کے معجزے
ہزاروں ہزاروں جو واقع ہوئے

روایت ہے لشکر میں اک روز بھی
کہ لوگوں کو از بسکہ تھی تشنگی

ہوا اس سے سیراب لشکر تمام
تھے سب تین سو شخص و نیکنام

عجب کیا کہ حیوان باتیں کریں
نبات اسکی تسخیر میں جب ہیں

وے معجزے جو جماد و نبات یعنے سنگ و شجر نے حضرت کی اطاعت کی ۱۸ معجزہ

روایت کی اسطرح سے ترمذی
علی نے کہا ہے کہ میں ور بھی

ہو بیرون مکہ چلے ایکوقت
جو ملتا ہمیں بیچ میں سنگ و درخت

سو حضرت کو وہ کہتا میں نے سنا
سلام علیک اے رسول خدا

اور یہ وحی کی ابتدا میں ہی تھا
و یا دوسرے وقت میں بھی ہوا

بہت سے روایات یہاں آئے ہیں
کہ جھاڑوں کو وہ شاہ بلوا ہیں

زمیں چیر آیا و جڑوں کو اکھاڑ
رسول خدا پاس آتے تھے جھاڑ

سلام اور گواہی رسالت پہ دے
چلا جاتے گر حکم حضرت کئے

روایت بریدہ سے کی اسلمی
بھی ارباب تحقیق نے نقل کی

اس اعرابی کو بولے حضرت رسول
فلاں جھاڑ کے پاس تو جاکے بول

اکھیڑ اپنی سے جڑوں کے تئیں
چلا کھینچتا چیرتا یہ زمیں

کیا عرض اعرابی اس شاہ سے
چلا جانے پھر اسکو فرمائے

لگا کہنے اعرابی حیران ہو
ہو گر حکم سجدہ کروں آپکو

اجازت نہ پایا کہ سجدہ کروں
مگر ہاتھ اور پاؤں کو چوم دوں

ہوا یاں سے معلوم اک مسئلہ
کہ جائز تھا بوسہ کرنا ہوا

۱۹ معجزہ ایضاً

نکل آیا اعرابی اک با ادب
کیا شاہ سے معجزہ اک طلب

رسول خدا نے بلایا تجھے
یہ سنتے ہی حکم نبی جھاڑ نے

کہا شہ کی خدمت میں جا اور کہا
سلام علیک اے رسول خدا

کئے حکم حضرت چلا وہ گیا
جڑوں سمیت آیا و برابر کھڑا

اجازت نہ سجدے کی حضرت نے دیا
کیا عرض اعرابی پھر اے نبی

اجازت ہی اتنی تو بھی دیجئے
بس اس امر کی شہ اجازت دے

بڑے گو نکے ہاتھ اور پاؤں کو
ہو لا باس گر بوسہ لیویں کبھو

پھر ابن عمر یوں روایت کیا
سفر میں گیا ساتھ حضرت کے تھا

کہے اسکو یہ جھاڑ ہوگا گواہ
پس اس جھاڑ کے تئیں بلائے ہیں شاہ

سو وہ تین بار ہی گواہی دیا
محمد ہے بیشک رسول خدا

بہت معجزے ایسے ہی آئے ہیں
جو جھاڑوں کو وہ شاہ بلوائے ہیں

کیا شہ سے پتھر کلام و سلام
گئے ہاتھ میں سنگریزے کلام

نہ بالو پہ ہوتا تھا نقش قدم
حجر پر ہوا کرتا نقش قدم

۲۰ معجزہ ایضاً

پس اعرابی شہ پاس آیا ہے ایک
گواہی رسالت پہ چاہا ہے ایک

وہیں چل دیا وہ زمیں چیر کے
گواہی طلب اس سے کی شاہ نے

گواہی سے فارغ ہوا جب شجر
چلا اسطرح اپنی پھر جائے پر

عجب کیا سنا تا تو باتیں کریں
شجر ہیں شاہ کے حکم میں

لگا سنگ بھی ہاتھ جب شاہ کا
ہوا سخت پتھر بھی موم سا

وے معجزے جو جمادات یعنے پتھر کنکر وغیرہ نے حضرت کے معجزے سی کلام کیا ۲۱ معجزہ

تھی مکہ میں کہا زفات الحجر
دلایل میں اپنے کہا بیہقی
اڑان یہ جا در دعا حق سی کی
بدرگاہ خلاق ارض و سما

لگا ایک دیوار میں تھا حجر
روایت بھی یو ابن ماجہ کی کی
الٰہی یہ ہیں اہل بیت نبی
دعا جب یہ کرتے تھے خیر الورا

گزرتے تھے جب وے سے خیر الورا
کہ عباس سے انکے لڑکونکو سب
چھپایا انہیں ہیں نے جا در سے جوں
تو دیوار و دروازہ دہلیز سی

وہ کہتا سلام اے رسول خدا
کیا جمع یکجا یہ حضرت نے جب
چھپا تو ہی بس انکو دوزخ سی یوں
ہی آوازیں کے آنے لگے

عقیل ابن ابو طالب اس کیا تھا
تشنہ تھے کہ اس کوہ کو بولے

سفر میں تھا یکبار ای نیکذات
ہی حکم نبی پانی کچھ دیجیے

۲۲ معجزہ ایضا

ہوی غالب اسکے تئیں تشنگی
کہا کوہ جا عرض کر از رسول
یہاں تک میں رویا ز خوف خدا
اس آیہ کی سننے یہیں جانے
کہ انسان و پتھر بھی اس آگ کی
ہوا ثابت اکثر روایات سی
پہاڑ ایک مکہ میں جو ہی ثبیر
کمال خوشی سی وہ ہلنے لگا
نہیں تیری اوپر مگر اک نبی
انس نے کہا ایسا ہی واقعہ
کہا ابو ہریرہ کہ کوہ حرا
روایت ابوذر نے اسطرح کی
اکیلے ہی بیٹھے تھے خیر الورا
لیے ہاتھ میں سنگریزے نبی
شہد کی ہو مکھی کی آواز جوں
لے پھر ہاتھ سی انکے نیچے رکھے
دیے دست عثمان میں پھر انکو جب

پہاڑ اوپر اک اسکو بھیجے نبی
اس آیت کا جب ہوا ہی نزول
کہ نہریں بہیں چشمہ ظاہر ہوا
کہ لوگونکو فرمایا اللہ نے
تیامت کے دن لکڑیاں ہی بنینگے
کہ حضرت پہاڑوں سے باتیں کیے
گئے سب حضرت بشیر و نذیر
ہوا اسکو تب ولولہ شوق کا
شہیدان دو اور اک صدیق بھی
ہے کوہ احد سی بھی ظاہر ہوا
بھی حرکت کیا اور ساکن ہوا
کیا نقل جسکے تئیں بیہقی
نہ کوئی شخص نزدیک حضرت کے تھا
علاوہ میں تھی وے تو ویاں تھی ہی
تھا اس سنگریزوں کا آواز یوں
تو کنکر و خاموش ہی ہو گئے
دی تسبیح کرنے لگے واں بھی تب

اِتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ

اک قطرہ بھی مجھ میں باقی نہیں
اس آتش سے تم آپکو ڈرتے رہو

کہاں ہے میں ہوں پانی ای شاہ دیں
بچاؤ تم اس آگ سے آپکو

۲۳ معجزہ ایضا

ازا جملہ عثمان نے نقل کی
تھے ہمراہ صدیق و فاروق بھی
تو دعا مارا اسپہ خیر البشر
یہ سنکر ٹھہر ہی گیا وہ جبل

لکھا ہی بخاری نے اور ترمذی
تھے ساتھ آپکے اور عثمان غنی
کہے آپ جبل کچھ تو حرکت نکر
نہیں کچھ بھی حرکت کیا وہ جبل

۲۴ معجزہ ایضا

۲۵ معجزہ ایضا

کہ یکبار میں پاس تھے کے گیا
سو ایسے میں صدیق آئی وہاں
نبی انگلیاں ہاتھ میں لیتے ہی
دئے ہاتھ میں انکو صدیق کے
عمر کے دئے ہاتھ میں پھر نبی
لے پھر ہاتھ سی انکے نیچے رکھے

مقرر تھا وہ وقت دوپہر کا
عمر آئی بعد انکے عثمان بھی جاب
لگے کرنے تسبیح کنکر سبھی
وہاں بھی وے تسبیح کرنے لگے
گئے واں بھی تسبیح کنکر سبھی
تو خاموش کنکر وے سب ہو گئے

۲۶ معجزہ ایضاً

یہ آیت مبارک زباں سے پڑھے — ثنا ذات جبار کی بھی کئے
بھی فرمائے کہتا ہے رب قدیر — کہ جبار و متعال ہوں میں کبیر
یہ سنتے ہی منبر وہ ہلنے لگا — بھی ہیبت سے پاں تک لرزنے لگا

۲۷ معجزہ ایضاً

بٹھائے تھے اطراف کعبے کے جان — بتاں تین سو ساٹھ جو کافراں
تھی اسوقت اک چھڑی حضرت کے ہاتھ — اشارہ وہ لکڑی سے کرتے کے ساتھ

۲۸ معجزہ ایضاً

کہ یکجا ہم سب اپنی صفات — تناول کئی کھانا حضرت کیسات

۲۹ معجزہ ایضاً

طبق اک بھیجا ہے پروردگار — کہ تھی جسمیں جنت کے انگور انار
اٹھاتے اسی جب شہ کائنات — تو تسبیح کرتا وہ حضرت کے ہات
سعیت دیتا ہے یہ اطلاع — کیا جبکہ حضرت نے حج الوداع
یمامہ کی لوگوں سے یک شخص ایک — لے آیا ہے شہ پاس بچے کو ایک
کہے بچے میں کون ہوں ایفلاں — وہ بچہ اسیوقت کھولا زباں
دعا شاہ دیں اسکے حق میں کئے — اسی بارک اللہ فیک کہے

۳۱ معجزہ ایضاً

جماعت صحابہ کی یک نقل کے — طرق اسکے ہیں گے بہت آگئی
بڑا معجزہ یہ بھی حضرت کا ہے — نشاں اسکی ہیں بھی رسالت کا ہے
کھڑے ہو کے خرمی کی اک پیڑ پر — پڑھا کرتے تھے خطبہ خیر البشر
مبارک قدم سے جو حضرت کے دور — ہوئی پیڑ خرمے کی وہ بے قصور
دیا اونٹ جسطرح روتا کرے — فغاں اسکا یہ حاضریں سب سنے
یہ عشق اسکا جب دیکھے خیر الورا — بلائے تب اسکو کہ نزدیک آ

روایت کیا ہے یہ ابن عمر — کہ منبر پہ یکروز خیر البشر

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ
اَنَا الْجَبَّارُ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالُ

کہ گر جائیگا وہ ہمکو اندیشہ تھا — قدم شاہ کا لیک ثابت رہا
بھی عباس سے یوں روایت کیا — گئے فتح مکہ جو خیر الوریٰ
کئی تھے وہ مضبوطی سے شیش سے — کہ کوئی بت نہ اپنی جگہ سے ہلے
لگا گرنے سب بت زمیں پر وہیں — چھوئے نیں اگرچہ اسے شاہ دیں
روایت بخاری میں اک آئی ہے — کہ یوں ابن مسعود نے لائی ہے
سنا ہمنے ورد سبت شاہ انام — کہ تسبیح حق کر رہا ہے طعام
بھی منقول ہے زین عباد سے — کہ بیماری کیوقت حضرت کے تھے
لئے اسمیں جبریل آسماں سے — تناول کئی اسکو شاہ جہاں

۳۰ معجزہ ایضاً

تو مکہ میں یک گھر کو دیکھا ہوں میں — کہ حضرت وہاں کے تھے تشریف میں
کہ تھا جو اسی روز پیدا ہوا — نبی اس سے پوچھے کہ کہہ سن انا
لگا کہنے انت محمد رسولؐ — کہ میں آپ کے تھے محمد رسولؐ
زباں بند پھر اسکی حق کر دیا — جوانی تلک بات وہ نیں کیا
روایت عجب اور اک آئی ہے — بخاری و مسلم نے جو لائی ہے
کہ خرمے کی اک پیڑ رونے لگی — قدم سے نبی کے جدا جب ہوئی
کہ ذریعہ سے سرور انبیا — نہ منبر کا جبتک ہوا تھا بنا
بنا جبکہ منبر تو حضرت نبی — لگے پڑھنے خطبہ وہ منبر پہ ہی
تو حسرت سے اسطرح رونے لگی — جوں ماں باپ کے روتا ہے بچہ کبھی
زمیں پر تڑپتی تھی روتی ہوئی — لگی رونے دیکھ اسکو اصحاب بھی
زمیں چیر کی آئی وہ شہ کی پاس — لئے گود میں اسکو پھر خیر ناس

کہے اسکو سمجھا کے شاہِ جہاں — کہ مت کر تو اتنا یہ شور و فغاں

تو سرسبز ہوئیگی اور بار دار — خدا تجھ پہ پیدا کریگا ثمار

بہشتی خدا کی جو ہیں دوستاں — ہو مخلوط ہووینگے تیرے وہاں

کہ جو خاص ہیں دوستانِ خدا — تناول کریں ہو جو میوہ ترا

وہ دنیای فانی تجا ہی ہی جب — لگی کرنے دارِ بقا ہی طلب

کئے نیچے منبر کے دفن اسلئے — کہ فرمایا ہے اسطرح شاہ نے

کہ یک روضہ ہی از ریاضِ جناں — مرے منبر و قبر کے درمیاں

اگر تحت منبر کریں دفن اسے — تو فی الواقع جنت میں ہی بودئے

مسیحا جو مردے کو زندہ کیا — یہ اعجاز اس سے کہیں ہے بڑا

قیامت تلک روتی رہتی تھی وہ — بھی یونہی تڑپتی لرزتی تھی وہ

عجب کیا کہ اعجاز خیر الانام — چلے آدمی پر بہ وجہ تمام

عجب کیا کہ اندھے کو بینا کرے — بھی بیمار کو فوراً اچھا کرے

تو جب باغ بھی تھی اسی باغ میں — تو گر باغ ہی تو ہمی پیر زمیں

دیا چاہتی ہے تو کہہ دیجئے — زمیں بیچ جنت کی بہتر مجھے

وہ کرنے لگی عرض اس شاہ سے — زمیں میں ہی جنت کی بہتر مجھے

ہمیشہ میں جنت میں پاؤں بقا — نہ ہووں پرانی نہ دیکھوں فنا

تو منبر کے نیچے رسولِ خدا — کئے دفن اسکو بلطف و عطا

مَا بَيْنَ قَبْرِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ

تو ما تحت منبر بھی اس شاہ کا — ہوا بالیقیں یک جنت کی جا

عجب و نادر ہے یہ واقعہ — رسولِ خدا کا ہے کیا معجزہ

بھی فرمائے ہیں سید الانبیا — نہ لے گود میں اسکو میں چھوڑتا

چلے جبکہ اعجاز خیر البشر — جماد و نبات اور حیوان پر

عجب کیا کہ مردہ بھی جی کر اٹھے — گواہی بھی شہ کی رسالت پہ دے

بھی گونگے کو یک پل میں گویا کرے — بھی بوڑھی کو یک پل میں شنوا کرے

بیماروں کو اچھے کرنے اور مردوں کو زندہ کرنے کے معجزے ۳۲ معجزہ

یک عورت قبیلے سے خثعم کی آئی — ہی نقل ایک لڑکے کو شہ پاس لائی

وہ لڑکا تھا ایسا نہ کرتا تھا بات — منگا ہی ہیں پانی شہِ کائنات

کئی ہیں وہ پانی سے تب مضمضہ — بھی اور پر دہ ہاتھ اس سے دھوئے شہ

پلائے وہی پانی اسکو ذرا — وہ لڑکا تبھی بات کرنے لگا

بڑا ہی اسیوقت عاقل ہوا — عقولِ جہاں پر بھی کامل ہوا

۳۳ معجزہ ایضاً

روایت ہے جنگِ احد درمیاں — جو آتی تھی تیریں پہ شاہِ جہاں

نہیں لگنے دیتا تھا حضرت کو تیر — بنایا سپر آپ کو وہ خبیر

سو ایسے میں یک تیر اسکو لگی — کہ جس سے گئی آنکھ اسکی ضایع ہی

یہ حالت نظر کی ہی جب شاہ نے — ہو غمگیں آنسو بہے آنکھ سے

بچایا ہی جب وہ نبی کو تیر سے — درست آنکھ اسکی تو تھی کیجئے

قتادہ کو دیدے گواہی نیکذات — مبارک لگا جبکہ حضرت کا ہات

تنیہ حضرت کو ہے ہات کا معجزہ — یدِ بیضا موسیٰ کا قرباں ہوا

قتادہ صحابی جو نزدیک تھا — جو تھا جاں نثار رسولِ خدا

کہ جو تیر آتی طرف شاہ کے — وہ لیتا وہی اپنے منہ پر اسے

پس اس آنکھ کو ہاتھ میں لیکے وہ — گیا نزد آں سید المرسلین

کئے عرض حق ہو اسے بار خدا — قتادہ جو ہے نیک بندہ ترا

لے دیدے کو پس اسکے شاہِ عرب — رکھی حدقہ چشم میں اسکے تب

زیادہ ہوئی روشن آگے سے بھی — بہت خوشنما اور زیبا ہوئی

کرشمہ یداللہ کا ہے ہاتھ میں — نہ تخلیق کیوں از سرِ نو کریں

معجزہ ۳۴ ایضاً

نہیں دیکھ سکتا تھا وہ کوئی چیز — سفید و سیہ میں نہ کرتا تمیز
کہ سوزن میں تاگا پرانے لگا — اگرچہ کہ اسی برس کا وہ تہا
روایت بہت وے ہیں مشہور ہیں — مطول کتابوں میں مذکور ہیں

چنانچہ ہے مروی کہ یکشخص تھا — گئے پھو دو آنکہ اسکے اندہا ہوا
کیا اسکی آنکھوں پہ حضرت نے دم — ہوئی روشنی سقدر وہ اسی دم
سوا اسکے حضرت جو اعجاز سے — بہت ہے مریضوں کو اچھے کئے
عجب کیا کہ بیمار اچھا بنے — کہ مردہ بھی یکدم میں زندہ بنے

وے معجزے جو حضرت نے مردوں کو زندہ کیا ۳۵ معجزہ

چنانچہ محدث بڑا بیہقی — دلایل میں اسطرح سے نقل کی
وہ بولا ہے دختر مری یا نبی — گر آپ اسکو زندہ کریں اے نبی
رسول خدا اسکو فرمائے تب — کہاں وہ ہوئی ہے دکہایا مقام
یہ سنتے ہی وہ لڑکی دی ہے جواب — کہ لبیک سعدیک بولی شتاب
وہ کی عرض اے سید المرسلیں — میں دنیا میں آنیکو چہتی نہیں

معجزہ ۳۶ ایضاً

پکا اسکو لایا حضرت کے پاس — تناول کریں اسکو تا خیر ناس
ای لوگو فقط گوشت تم کھائیو — مگر ہاڑ کو اسکے مت توڑیو
پس اوس بکری لگتے ہی دست نبی — اٹھی کان اپنے جھٹکتی ہوئی

معجزہ ۳۷ ایضاً

کہ جابر کے تئیں دو جگر بند تھے — ضیافت کیا جب شہ کی ہر دو موئے
لیساتھ انکو کھائے ہیں حضرت طعام — یہ اعجاز دیکھے ہیں سب خاص و عام
احادیث میں یہ بھی مذکور ہے — بھی اہل سیر بیچ مشہور ہے
دیے ایمان حضرت پہ تب لائے ہیں — ہو خیر الامم میں شرف پائے ہیں
محدث مگر جو ہیں متاخریں — ہیں جنہا کی صحت کو واسکی نظیر
ابو الاجساد تھا گو کہ آدم صفی — ابو الارواح تھے پر ہمارے نبی
کہ جزئی عقول و نفوس اے خبیر — ہیں اجزا انہیں ہر دو کل کے کثیر
یہاں بھی اگر روح بخشی کریں — بھی تقسیم ارواح جاری کریں

کہ یکبار یکشخص کو شاہ نے — بلایا طرف دین اسلام کے
تو لاؤنگا ایمان میں آپ پر — کہونگا کہ سچے ہیں پیغامبر
بلائے گیا وہ دکھایا مقام — پکارے ہیں حضرت نے لڑکی کا نام
ہیں پوچھے ہے تب جناب نبی — تو گر چاہیے دنیا میں لاؤں ابھی
کہ دنیا سے بھی آخرت خوب ہے — خدا کی حضوری ہی مطلوب ہے

روایت کیا بو نعیم ای بسیر — کہ جابر نے بکری کو یک ذبح کر
سو آپ او صحابہ تناول کئے — تناول کے وقت انکو حضرت کہے
کئے جمع ہیں اسکی ہاڑونکو سب — رکھے اپنے دست مبارک کو تب
علاوہ یہ ہے ایک سیر سوا اسے ہمام — لگی بکری حضرت سے کرنے کلام
بھی اور ایک قصہ وہ مشہور ہے — کہ جو چھتے رسالے میں مذکور ہے
دعا جب کئے شاہ انکے لئے — وہیں ہر دو مرد زندہ ہوئے

معجزہ ۳۸ ایضاً

کہ ماں باپ کے قبر کے پاس جا — کئے زندہ انکو رسول خدا
یہ قصے کی صحت میں ہے انکی گو — ہیں اگلے محدث کئے گفتگو
غرض معجزے ایسے ثابت ہوئے — کہ حضرت جو مردونکو زندہ کئے
کہ حضرت کا تہا روح تو عقل کل — تہا اور آپکا نفس بھی نفس کل
بملکوت تقسیم ارواح کی — ہوئی ہے وساطت سے حبیب کی
عجب کیا کہ قاسم ہے نام آپ کا — انا القاسم اللہ معطی کہا

لو سمجھو گر عالم اس قول کا
ہے لوح و قلم نفس کل عقل کل

ہوں سر و جہ سے اسکے معنے بجا
جو ہے نفس اور روح شاہ رسلؐ
مسیحا جو مردے کو زندہ کیا

ہی خبّاب و کوثر کیے ہیں وہ قسیم
کریں زندہ مردے کو گر چاہتے
نہیں سے ازل میں اجازت لیا

تقسیم جسیم لبسیم و نسیم
قلم لوح پر اسکو زندہ لکھے

وے معجزے جو حضرتؐ کی دعائیں فوراً مقبول ہوئی ہیں ۳۹ معجزہ

ہے از جملہ معجزات نبیؐ
الٹ جائے گو عرش سے فرش تک
تھا محبوب حق نازنین سب ہی
روایت ہی یک اونٹنی شاہ کی
دعا کر کے پیر سید المرسلینؐ
کہ وہ اونٹنی تا نک لایا تبھی
علیؓ ولی شیر حق مرتضیٰ
اسی دم دعائے شہ انبیا
نہ کچھ گرمی سردی ہی ہوتا ضرر
دعا کی ہیں زہرا کے حق میں نبیؐ

دعا جو قبول انکی ہوئی ہی
ہو زیر و زبر تخت ارض و فلک
خوشی انکی ہی حق کو مطلوب تھی
قضا را جب اکبار گم ہو گئی
پکارے ہیں اس اونٹنی کے تئیں
وہیں پاس حضرتؐ کے آکر کھڑی
کئے انکے حق میں بھی حضرت دعا
ہے پائی اجابت بہ نزد خدا
سو حضرتؐ کے تہا وہ دعا کا اثر
الٰہی یہ بہو کی نہووے کبھی

جو چاہتے برا تا تھا اللہ سے
زمین آسمان کا بھی توٹے نظام

خدا انکا سامان مہیا کرے
یہ مطلب نبی کا نہو نا تمام

۴۰ معجزہ

دعا کی ہی حضرتؐ نے اللہ سے
بلاتے ہی ہیں اسکو وہ شاہ نیک

الٰہی مری اونٹنی بھیجدے
تھا غیب سے بھیجا بار نیکو ایک

۴۱ معجزہ

کہ سردی گرمی کی صدمات سے
سو جاڑے کے کپڑے علیؓ اسلئے

الٰہی علیؓ کو بچا دیجیے
لئے گرمی کے ایام میں پہنتے

۴۲ معجزہ

سو بعد دعا فاطمہؓ کو کبھی
انس کیلئے بھی کئے تھے دعا
کہ حضرتؐ کی ہی یہ دعا کا اثر
بہی کہتے ہیں نخلستان اسکا آیا یہ
بن عوف جو عبدالرحمن تہا
دعا اسکے حق میں کئے ہیں نبیؐ
وہ خود بولتا تھا کہ پتھر کو بھی
بہ صدقات و خیرات اپنے انکو
روایت آئی ہے از عائشہؓ
بشارت ابن عوف یہ جب سنا

نہیں بھوک سے بیقراری ہوی
اسی مال و اولاد یار بڑا
کہ مال اپنے نزدیک ہے بیشتر
برومند ہوتا برس میں دو بار
کہ روزی ہیں ہے اسکی برکت بڑی
کہ روزی میں ہے اسکی برکت بڑی
اٹھاؤں تو ہے یہ امید قوی
بہت خرچ کرتا تھا وہ مال و زر
کہ کیا حضرت نے اسکو کہا
بہ شکر ایسی نعمت کا کرنے ادا

۴۳ معجزہ

سنو عکرمہ نقل کرتا ہی یوں
ہیں اولاد سو سے بھی زائد مجھے

خدا پر قسم کھا کے بولا انس
طفیل نبیؐ کو خدا نے دئے

۴۴ معجزہ

کیا جبکہ ہجرت پیمبر کے ساتھ
لیں ابو زرق اسے کہو خدا
کہ ملجا و زنہیے اسکے مجھے
سوا اسکے پیر وہ تھے نہیں
نہیں کچھ تھا ابن عوف کو طفل سا

نہ رکھتا تھا دام و درم نہ پاتا
اور اسقدر روزی میں برکت دیا
اگر مٹی لیوں تو سونا بنے
تھا آزاد کرتا غلاموں کو تئیں
ہی خلد برین میں خراماں چلا

تجارت کا تھا اسکے جو قافلہ / وہ سب راہ حق میں تصدق کیا
ہزاروں سے تھی قیمت اس مال کی / کہ تھی قیمتی جنس اون پر لدی
لٹایا ہی وہ براہ خدا / کہ نعمت کا وہ شکر ہووے ادا
تو تقسیم ترکے کی اسکے ہوی / کہ ورثا کو حق انکا پہنچے سبھی
وہ باپ حصان عورتوں پر چار / گئی جبکہ تقسیم لے نیک کار
وصیت بھی کی تھی وہ نیکو شعار / کہ خیرات کردیویں پچاہ ہزار
تھی کیا پاک دنیا ابن عوف کی / کہ جنت کو رستے کو سیدہی چلی
بھی سعد ابن وقاص کے حق میں بھی / کئے ہیں دعا یہ جناب نبیؐ
روایت ہی سعدؓ سی سو ہمام / جو چہتا بدرگاہ رب الانام

۴۶ معجزہ

کہ غالب ہوی لوگ پر تشنگی / تب اسطرح فاروقؓ نے عرض کی
دعا پر برپا ہوا غیب سے / سیراب سب غازیاں ہوگئے
صحابی تھا ایک نابغہ جسکا نام / تہا قدما شعرا سے وہ نیکنام
روایت ہی منہ اسکا بگڑا نہیں / کبھی دانت ایک اسکا ٹوٹا نہیں
صد بیست سال عمر اگرچہ جیا / کہیے بعضے اس سے بھی زیادہ رہا
تو پھر جائے ہیں اسکے دنداں وگر / تبھی پیدا ہوتا تھا بس خوبتر
بھی عبداللہ بن جعفر نیکنام / بھی سوداگر تھا ایک مرد ہمام
کہ روزی میں ہوا انکی برکت زیاد / دیا ایسی برکات رب العباد
بھی تعداد ایسا ہوا مالدار / کہ مال و متاع ہوگیا بیشمار
کہ یکدن میں ملتی زر دی شمار / درم منفعت میں تھی چالیس ہزار

۴۹ معجزہ

مجھے ایک نشانی عطا کیجیو / کہ بتلاؤں لیجا کے تا قوم کو
تبھی ایک نور اسکو حق نے دیا / دو آنکھوں کی درمیاں چمکنے لگا

تھا وہ کارواں ساتھ سو اونٹ کا / ہر اک قسم کا جن پہ سامان لدا
دی اونٹ اور سامان لجاوے بھی سب / بھی وہ مال جو انپہ حاضر تھا تب
تھی عورتیں چار اسکو نیکو خصال / ہوا عبدالرحمن کا جب انتقال
ثمن نکلا عورات کے نام سے / ثمن آٹھویں حصہ کو بولتے
ملا جو ہر اک کو زر دی شمار / درم لاکھ تھی یا کہ اسی ہزار
یہ جو مال میں اسکی برکت ہوی / تھی اثر دعا کے جناب نبیؐ

۴۵ معجزہ

کہ بار خدا سعد کی ہر دعا / اجابت کیا کر ز لطف و عطا
سو مقبول ہوتی خدا کی جناب / دعا اسکی کرتا تھا حق مستجاب
بھی غزوات میں بعض آ با ادب / ہوی تشنگی پانی کی اسقدر جب
دعا کیجئے یا رسولؐ خدا / اٹھائی ہیں حضرت نے دست دعا

۴۷ معجزہ

دعا حق میں فرمائے اسکے نبیؐ / کہ ہرگز نہ بگڑے ترا منہ کبھی
تھی سال اسکو دانت نکلیں خوبتر / کہ گویا تھے دانت اسکے سلک گہر
یہ ٹوٹا نہیں دانت اسکا کوئی / نہ یا گرتا دانت اسکا کوئی کبھی

۴۸ معجزہ

بھی عروہ جو بیٹا تھا ابوالجعد کا / کئے انکے حق میں پیمبرؐ دعا
کہ بیاں میں ابن جعفر کہیں / بجز نفع نقصان پایا نہیں
بھی کہتا ہی عروہ مجھے فائدہ / تجارت میں اسقدر ملنے لگا
بخاری کہا اسکا یہ حال تھا / کہ مٹی سی بھی دیکھنا فائدہ
جو ابن عمر تھا طفیل اسکا نام / کیا آکے حضرتؐ سے عرض کلام
گئی لیکن اسوقت حضرتؐ دعا / کہ نور اسکو دے ایک آ بار خدا
یہ دیکھ اسنے بولا اے شاہ ہدا / مجھے خوف بہتان کا ہے بڑا

سفیدی کو یہ لوگ دیکہیں اگر — کرینگے گماں برص کا ہی مگر
بحکم حکم سے شاہ کی تب وہ نور — کیا اسکی تجلی نے آکر ظہور

کہ اندہیاری شب میں بھی وہ روشنی — ستارے سی ہتی چمکتی ہوی
یہی تھا سبب اسکا آیا صفا — لقب اسکو ذوالنور کا جو ملا

معجزہ ۵۰

مضر کا قبیلہ عرب میں جو تھا — جو پہنچا یا تھا رنج شہ کو بڑا
کئے بد دعا انکے حقمیں نبی — سو مقبول اسی وقت وہ ہو گئی

خدا قحط ایک انپہ بھیجا وہیں — ہوئے مبتلا اسمیں وے بہ قریں
قریشوں نے آکر سبھی باادب — ہیں کی واسطے انکی بخشش طلب

ترحم سے حضرت نے کی یک دعا — وہیں قحط وہ انسے جاتا رہا

معجزہ ۵۱

روایت ہے جسوقت اس شاہ نے — کئے بادشاہوں کو نامے لکہے
تہی اسلام کی دعوت اسمیں رقم — کیا دیکھ شاہوں نے سر اپنا خم

یہ کسری جو فارس کا تہا بادشاہ — تہا یک سخت کافر شقاوت پناہ
گیا نام سے اسکے منشور جب — وہیں کر دیا چاک وہ بے ادب

کہے سنکے یہ بات خیر الوری — کرے ملک کو اسکے پرزے خدا
نہ گذری تھی تہوڑی سی مدت مگر — ریاست ہوی اسکی زیر و زبر

گیا ملک فارس کا جب ایک لخت — الٹ ہی گیا تاج و دولت کا تخت

معجزہ ۵۲

بہی عتبہ بن بولہب کے تئیں — کیا تھا جو بے ادبی از شاہ دیں
دعا کی نبی نے کہ یارب مرے — یہ ظالم پہ کتے کو یکبیک دے

سو تھوڑی ہی عرصے میں یک بھیڑیا — پکڑ اسکو چاک اسکا سینہ کیا

معجزہ ۵۳

محلم کو ابن جثامہ تھا جو — بڑا سخت کافر تھا وہ زشت خو
ہیں فرمائے جب وہ شہ مرسلیں — نہ جثے کو اسکے قبولے زمیں

وہ جب مر گیا اسکا ناپاک تن — کئے ہیں زمیں میں لیجا کر دفن
زمیں پہینک دیتی قبولی نہیں — کئے بار کرتے تھے زیر زمیں

پس آخر لیجا پہینک ڈالے اسے — طرف میں دو کوہ بیاباں کے
یہ قصہ ہے تفصیل و تطویل سے — جنان السیر میں لکھا دیکہیے

غرض معجزے جو ہیں اسطرح کے — بہت ہی دعا کے نبی سے ہوئے
کریں ہم رقم ان بہونکو اگر — تو طومار ہو ویگا یہ مختصر

وے معجزے جو اتصال جسم و جسمانیات سے آنحضرت کے واقع ہوے

تن پاک آں سرور انبیا — سراپا تھا سرمایا اعجاز کا
مصفا تھا آئینہ حق نما — وہ یا قد میں کہ باغ کا سرو تھا

کسی شئی سے وہ متصل گر ہوا — تو اٹھتا تھا نقش ایسے اعجاز کا

معجزہ ۵۴

روایت بخاری میں یہ آئی ہے — کہ اسمانے (دختر صدیق) اسطرح سنوائی ہے
کہ حضرت کا ایک جبہ خاص تھا — مبارک تن پاک جس کو لگا

اگر کوئی بیمار ہوتا کبھی — پلاتے اسے دھو کے اسکو تبھی
تو فوراً وہ بیمار پاتا شفا — طفیل نبی وہ بفضل خدا

تہا ایک کاسہ آب حضرت کا جو — پلاتے تھے آپ اسکا بیمار کو
شفا پاتا بیمار اسوقت ہی — کہ دفع بلائے مرض ہو تبھی

معجزہ ۵۵

بہی جو تشریف آپکے اسعید — رکھا تاج میں خالد ابن ولید

وہ کنوے مبارک کا تھا یہ اثر
یہ ہر جنگ پاتا و فتح و ظفر

وضو کرکے باقی جو پانی رہا
نبیؐ اسکو ڈالے یہ چاہ قبا

معجزہ ۵۷

وہیں پانی سب اسکا شیریں ہوا
مدینے میں شیریں تر اس سے تھا

یہی پانی یہ یک گندی خیر الورا
ہیں لوگ کوئی پوچھے کہ نام اسکا کیا

کہا مصطفےٰ نے یہ بیساں نہیں
مگر نام نعمان ہے اسکا یقیں

اسیوقت یہ آب جو شور تھا
یقیں شیر و شکر سا میٹھا ہوا

لے آئے ہیں زمزم کا یک ڈول آب
جب اس سرور انبیا کی جناب

معجزہ ۶۰

تھا اسلام کے آگے وہ نیکنام
یہ نزد یہوداں مکاتب غلام

کہ سلمان آزاد ہووے تبھی
غلامی کے ذمے سے نکلے تبھی

بھی ہووے وہ خرمے کا بن بارور
لگے دینے ہر نخل اس کا ثمر

گیا روتا سلمان حضرتؐ کے پاس
لگا عرض کرنے کہ ای خیر ناس

ہو کب مجھسے تیار خرمے کا بن
بھی پھل دیوے وہ چاہئے کتنے برس

علاوہ چہل اوقیہ زر کے بھی
کہاں مجھ میں طاقت یہ لاونگا ای نبیؐ

لگا دیونگا میں ہے برکات سے
دو سب نخل خرما تری واسطے

تھا دست مبارک کا شہ کی اثر
کہ خرمے کا وہ بن اسی نیکو سیر

بھی مقدار اک بیضہ مرغ کے
لب اپنا لگا اسکو سونا دئے

چہل اوقیہ زر ذہب تول کے
یہودونکو سلمان نے دیدیئے

پھر آزاد ہو سلمان اسلام لا
لگا رہنے صحبت میں حضرتؐ کی آ

تھی پاس ام معبد کے جو ایک شات (بکری)
لگا کاس کو اسکے حضرتؐ کا ہات

یہ برکت رہی سالہا تک یقیں
کمی دودھ میں اسکے آئی نہیں

جو بکری تھی ہاتھ آل ابن مسعود کی
انس کی بھی بکری جو تھی ای اخی

معجزہ ۵۶

نہ سوکھا کبھی ہاں نہ بگڑا وہ ذرا
نہیں پانی اسکا کبھی کم ہوا

انس کے کنوئیں کا جو تھا شور آب
پڑا اسمیں شہ کا مبارک لعاب

معجزہ ۵۸

کہیں اسکو کہتے ہیں بیساں یقیں
کہ آب اسکا ہے شور آسا دیں

کہ یعنی ہے آب اسکا شیریں تریں
یہ کہتے ہیں وہ سید المرسلیں

معجزہ ۵۹

لعاب اپنا تب اسمیں ڈالے نبیؐ
ہوا اسکے تب خوشبو زا یہ بھی

روایت ہے سلمان جو تھا فارسی
سبب اسکے اسلام کا ہے یہی

یہی شرط سلمان کیواسطے
یہوداں و تحریر لکھ دیئے

کہ خرمے کا بن تین سو جھاڑ کا
لگاوے وہ اور جب اپنے ہووے بڑا

چہل اوقیہ زر کی بھی پوری لا
ہیں آزاد سلمان تبھی ہوویگا

یہودوں نے ایسی کتابت ہے کی
یہی شرط آزادگی ایسی لکھی

یہی عمر ہو جائے آخر اگر
نہ ہووے گا آزاد بندہ مگر

کہے حال زار اسکا سنکر نبیؐ
نکر فکر زنہار سلمان تو ری

سو سر اک نہال اب اسیطرح سے
لیے دست مبارک میں خود بو دئے

ہوا ایک ہی سال میں بارور
بلند اور بالا ہوا ہر شجر

دیا برکت اسقدر اسمیں خدا
کہ نخل اوقیہ سے زیادہ ہوا

بھی پاس اسکے سونا وہ باقی رہا
نبیؐ اسکو جتنا کئے تھے عطا

معجزہ ۶۱

تو ہاں ایک بکری تھی ہی دودھ سے
ظروف اور باسن سبھی بھر گئے

یہ قصہ کی تفصیل گر چاہیے
جنان السیر میں ہے بس دیکھیے

بھی تعداد کے پاس جو غنمات تھی
حلیمہ کی بھی لاغر ایک اور تھی

سو اس کو بھی اس شاہ کا معجزہ	بکرات و مرات ظاہر ہوا
چند صحب کو شاہ عالیجناب	دی توشہ یکبار اک مشک آب
صحابہ کو کوچ وہ مشک لے	بوقت نماز ایک جا ٹھہرے
وہ دودھ پیا شیر تھا جیسے شکر	تھا کف تیرتا اسکے بالائے سر
عمیر ابن سعد ایک تھا نیکذات	رکھی اسکے سر پر نبی اپنا ہات
ہے مروی وہ اسّی برس تک جیا	پر اس عمر تک بھی نہ بوڑھا ہوا
روایت بہت ایسی ہی آئے ہیں	جو تفصیل ہیں آپ نہیں پائے ہیں
چنانچہ ہے مروی شہ کائنات	پھرائے کیسے تھی جب منہ پہ ہات

معجزہ ۶۵

لگے تھی دست شریف یکبار	چمکنے لگا وہ وہیں شعلہ وار

معجزہ ۶۶

بہت بیت قد تھا وہ [illegible]	تھا پایا اپنے قامت بلند
نبی اسکے سر پر ہات اپنا رکھے	بھی برکت کی خاطر دعا میں دے
بھی پایا ایسا وہ حسن و جمال	نہیں جس کا کوئی نظیر و مثال
تھی زینب بیبیہ جو بنت نبی	کہ دختر جو وہ ام سلمہ کی تھی
لے دست مبارک میں پانی ذرا	ہے جب چھینٹے زینب کے منہ پر پڑا
یہ حسن و جمال اسپہ پیدا ہوا	کہ مہتاب سا منہ چمکنے لگا
سنو تم ہے شہ کا یہ معجزا	تو بالعزم کیا کچھ نہ بتلائے گا
سر حنظلہ پر وہ شاہ خیار	تھے دست مبارک رکھے ایکبار
کہ منہ پر کسی کے گر آماس ہو	دیا سو جو بکری کا بھی کاس ہو
تو فی الفور وہ ورم ہوتا تھا دور	تھی تاثیر کیا معجزے میں ضرور
روایت بہت ایسی بھی آئے ہیں	مریضوں کو شہ پاس جب لائے ہیں
شفا انکو ہوئے دیوانگی	دیا ہوئے آسیب جن و پری

معجزہ ۶۲

بھی مقطوع منہ باندھ کر مشک کا	دعا کچھ کئے سرور انبیا
ہیں کیا دیکھتے مشک کو کھولکر	کہ پانی بنا دودھ سے خوب تر

معجزہ ۶۳

کئے حق میں پھر اسکے حضرت دعا	کہ دی [illegible]
جواں ہی رہا اور جواں ہی ہوا	دعائے نبی کا ہی یہ اثر تھا

معجزہ ۶۴

تو نور اسکے منہ پر چمکنے لگا	ہمیشہ قمر سا چمکتا رہا
قتادہ جو تھا ابن ملحان کا نام	سو چہرے پہ اسکے بھی پھیرا [illegible]
ہوا صاف و شفاف آئینہ سا	کہ [illegible]
جو زید ابن خطاب تھا ای ہمام	تھا ابن اسکا ایک عبد الرحمن نام
وہ جب جسم میں اپنے معیوب تھا	قد و قامت اسکا نہیں خوب تھا
وہیں وہ بلند اور بالا ہوا	کہ سر پر ہی جو [illegible] اکھڑا

معجزہ ۶۷

بہت کہتے تھے اپنے حضرت پیار	سو خوش طبعی کی راہ سے یکبار
پڑا ہات شاہ کا جب وہ آب	ملا روئے زینب کو یک آب و تاب
تھا وہ حسن جسکے مقابل کبھی	نہ پہچانے جاتی تھی عورت کوئی

معجزہ ۶۸

بھی برکت کے خاطر تھے دعا	وہ دہرا کہتا تھا حضرت کا یہ معجزا
لگاتے سر حنظلہ پر اسے	جہاں سرور انبیا تھے چھپے

معجزہ ۶۹

لگاتے تھی ہات اپنا جو	وہ بیماری کیسی ہی دوری بھی
تو جیتے پاسکے رسول کریم	تھے یک ضرب کرتے یہ لطف عمیم

وہ دیوانہ تہا تبہی ہوشیار / بہی جن چہوڑ کر اسکو ہوتا فرار
بہی عتبہ بن فرقد ایک شخص تہا / کئی عورتیں اسکو تہیں خوش لقا
یہ عتبہ کے تن میں جو خوشبوی تہی / نہ اسکی برابر تہی خوشبو کوئی
سبب یہ کہ وہ عتبہ باصفا / ہوا مرض غلہ سی بیمار تہا
ز تاثیر دست شریف نبی ﷺ / ہوا تہا مرض جس سے زائل تبہی
نہ اسکے برابر تہی خوشبو دگر / نہوتی تہی غالب کوئی اسکے اپر

۷۱ معجزہ

تہے غلبہ مسلمانوں پر کر گئے / تزلزل تہا لشکر میں اسلام کے
وہ نکلی ہے جب دست اعجاز سے / کہ دست مبارک کی اس شاہ کے
تہی جتنی کہ وہ فوج کفار کی / ہر اک شخص کے آنکہ میں جا پڑی
مسلمانونکو فتح حاصل ہوی / ظفر پائے سب اور غنیمت ملی
ہو سست گہوڑا تہا بو طلحہ کا / اٹہا کر قدم کہ نہ سکتا ہی تہا
ہوا شہ کی برکت سی یوں تیزگام / کہ گرتا ہوا پر تہا گویا خرام

۷۳ معجزہ

جو لکڑی تہی تب تہا میں آپ کے / سو اس سے اسے ایک حرکت دئی

۷۴ معجزہ

بہت استقامت سے ماندہ ہوا / نہ طاقت تہی اسکے قدم کو اٹہا
ہوا تیز رفتار ایسا وہیں / کہ گہوڑی سے بہی تیز رو تہا کہیں

۷۵ معجزہ

کئے ضرب سینے پہ اسکے نبی ﷺ / سو وہ قوت از غیب پایا تبہی

۷۶ معجزہ

یہاں تک کیا بدر میں کارزار / کہ تیغ اسکی ٹوٹی جو تہی آبدار
نبی خالی ہات اسکو دیکہے ہیں جب / دئے ایک شاخ درخت اسکو تب

۷۰ معجزہ

تعصب سے جو کہ کہیں ہر ایک زن / ملا کرتی خوشبو بہی مشک ختن
ہزاروں سی خوشبوئیاں گر ملے / نہ خوشبوئی اپر اسکی غالب پڑی
تو عتبہ کے پشت اور شکم کی اوپر / پہیرا تہے ہاتھ اپنا خیر البشر ﷺ
یہ خوشبوی اس شاہ کی ہاتھ کی / ہتی عتبہ کے تن میں اثر کر گئی
بڑا معجزہ یہ ہے اس شاہ کا / جو دست مبارک سے ظاہر ہوا
روایت ہے در روز جنگ حنین / کہ کفار و اشرار پر شر و شین
لے تب ہی ایک مٹھی خیر البشر ﷺ / دئی پہینک ان کافروں کے اپر
اگر چہ فقط وہ تہی مشت خاک / مگر یہ تہی تاثیر اعجاز پاک
ہزیمت ہوا لشکر میں کفار کے / وہ کفار سب پیچہے ہٹنے لگے

۷۲ معجزہ

یہ حال اسکا جب دیکہو شاہ خیار / ہوئی خود ہی اس اسپ پر سوار
قدم پر قدم اسکے گہوڑا کوئی / نہ ہمراہی کر سکتا اسکی کبہی
ہو سست جب الجھے نت جابر کا ہی / نظر کر کے حال اسکا حضرت تبہی
سو فی الفور وہ یوں ہوا تیز گام / نہ سکتا تہا کوئی اسکی تہامے زمام
تہا سعد ابن عبادہ جو مرد نیک / روایت ہے اسکا جو خچر تہا ایک
نبی اسکے اوپر سواری کئے / قدم کی ہی برکت سے یہ آپ کے
کہ کوئی جانور ترک کا اسپ بہی / نہ چل سکتا اسکے برابر کبہی
تہا عبد اللہ بجلی جو نیکو سیر / نہیں بیٹہ سکتا تہا گہوڑے اپر
ہوا ایسا وہ شہسوار عرب / عرب دیکہہ اسکو تہے کرتے عجب
عکاشہ جو تہا مرد جنگی بڑا / تہا شمشیر زن اور جنگ آزما
نہ تہی تیغ جب اس پہلوان کے ہاتہ / گذر اس گیا وہ فقط معجزات
عکاشہ لیا جب دست نبی ﷺ / وہ بیخ وہ تیغ یکایک ہوگئی

لگا کرنے اس سے ہی بس کارزار
کیا اس سے کفار کو خوار زار
بہت جنگ اس سے عکاشہ کیا
ہر اک جا میں غلبہ ہی پاتا رہا
مگر مرتدوں سے ہوا جبکہ جنگ
شہادت سو پایا عکاشہ نے رنگ
اسی سے ہر اک جنگ میں وہ مدام
تھا کفار کا کام کرتا تمام
کبھی تیغ وہ نہیں خمیدہ ہوئی
مگر اسکو غالب ہی کرتی رہی
یہ حضرت کی تھا بات کا معجزا
سنو نام اس تیغ کا عون تھا
بھی عبداللہ ابن جحش کتیں
بروز احد سید المرسلیں

معجزہ ۷۷

اٹھا کر دی شاخ خرمے کی ایک
ہی ہو گئی وہ بھی شمشیر نیک
روایت کی اسطرح سے بو نعیم
قتادہ جو تھا ایک مرد کریم (بن نعمان)
اندھیرا تھا اسقدر اس رات کا
بھی ابر و بارش کیا تھا گھٹا
ہیں اسمیں وہ سرور انبیا
کئے شاخ خرمہ یک اسکو عطا
ترے آگا اور پیچھے دس گز تلک
کرے رستہ روشن اسکی چمک
تو اس شاخ سے مارا اسکے تئیں
ہیں وہ مگر ایک دیو لعیں
بھی ویسا ہی ایک سانپ پایا وہاں
تو مارا اسے ہو گیا وہ رواں
روایت ہے یہ بو بریدہ ہمام
شکایت کیا پیش خیر الانام
رسول خدا اسکو فرمائے تب
کہ چادر کو اپنی بچھا دیجے اب
بھی فرمائے اسکو لپٹ دیجئے
کیا بو بریدہ اسیطرح سے
سو برکت سے ہی بات کی شاہ کی

معجزہ ۷۸

نماز عشا اسنے حضرت کیساتھ
گذاری ہے جب ہیں آئی ایک رات
قتادہ تردد میں ڈوبا رہا
کہ کسطرح میں پہنچوں گھر اپنے جا
بھی فرمائے لیجا قتادہ اسے
یہ تیرے لئے رہ میں مشعل بنے
بھی تو جائے جب گھر کو پہنچیگا تو
وہاں کالا ایک پاس دیکھیگا تو
قتادہ لیا شاخ جب چلدیا
تو دس گز تلک رستہ روشن ہوا

معجزہ ۷۹

خلل ہی بہت جا حافظے میں مرے
حدیثیں نہیں یاد رہتی مجھے
کہا وہ نبی تو پہر شہ کائنات
پھرائے وہ چادر پہ با ہات
ہمیشہ وہ چادر جو تھا اوڑھتا
ملا اسکو یک شمہ برکات کا
علوم اسکو محفوظ رہنے لگے

بیان اس مطلب کا کہ دوسرے پیغمبروں کو جو معجزے دئے گئے تھے ویسے ہی ہمارے حضرت کو دئے گئے بلکہ اس سے بہتر اور بڑھ کر

اگرچہ کیا آدم کو رب ودود
کیا دست قدرت سو اپنے نمود
مگر نور سے اپنے رب غفور
نکالا ہمارے پیمبر کا نور
قلم بھی ہی ہے چنانچہ نبی
کہے صاف اپنی حدیثوں میں بھی
فرشتے جو آدم کو سجدہ کئے
وہ تھا نور حضرت کی ہی واسطے
جو تعلیم اسما کی آدم کو تھی
روایت کیا جانئے دیلمی
بھی حالانکہ وہ ماء و طین میں ابھی
اور اسما ہی سب انکی تعلیم کی
کیا نفخ روح جسم میں خاک کے
ملا اسکا تن عالم پاک سے
اسکو کہیں صوفیہ عقل کل
اسی کو کہیں روح شاد رسل
بھی اس روح کل میں نبی کی خدا
ہر ایمان حکمت کو ہی بھر دیا
جو تھا اسکی پیشانی پر جلوہ گر
کیا جوہر روح میں بھی اثر
نبی بولے مجھکو دکھایا ہے رب
تماثیل کو میری امت کی سب
یہاں دیکھئے غور کر کے ذرا
صفی کو فقط علم اسما کا تھا

یہ حضرت کو اس علم اسما کی سات — زیادہ دیا حق نے علم و ذوات
اور ادریسؑ کو حق جو رفعت دیا — دنی فتدلی مکانا علیا کہا
کہ کوئی نبیؑ یا فرشتے کو بھی — وہاں پر گذرنیکو طاقت نہ تھی
یہ حضرت کے بس ایک فرمان پر — ہے پانی پہ پتھر چلا تیر کر
ہے ندی کنارے پہ ایک نہر کے — رسولؐ خدا جسکے تشریف تھے
تو پتھر بھی پانی پہ چلوا دیئے — چلے تیر کر اور نا غرق ہو
پتھر روبرو آئے حضرت کے پاس — گواہی رسالت پہ دی ہے ہر اس
براہیم کو حق جو خلت دیا — سو حضرت کو اپنی محبت دیا
براہیم پر آگ نمرود کی — جو اللہ نے فضل سے سرد کی
بجھی آتش بھی شرک اور کفر کی — یہ آتش ہے یک آتش باطنی
کہ معراج کی شب گئی جب گذر — ہوا تھا گذر کرہ نار پہ
بھی اسطرح نسائی روایت کیا — محمد جو تھا ابن حاطب کہا
جلا پوست تن کا تو والد مرا — مجھے پاس حضرت کی تب لیگیا
اسیوقت پائی جو میں نے شفا — نہ کچھ اثر آتش کا باقی رہا
بتاں تھے جو کعبے میں کفار کے — کئے انکو مضبوط تھے شیش سے
تو یکایک اشارے سے حضرت وہیں — لگا ٹوٹنے سرنگوں بر زمیں
جو موسیٰ کو حق نے دیا تھا عصا — کہ ڈالے زمیں پر تو ہوا اژدہا
سو ویسا ہی یک بلکہ اس سے بڑا — دکھائے ہمارے نبیؐ معجزا
جدائی سے حضرت کی اقدام کی — وہ بس شور و فریاد کرنے لگی
لکھا ہے تفسیر میں فخر دیں — کہ یکدن ابوجہل مردود لعیں
نظر آئے تب اسکو دو اژدہے — دو بازو سے حضرت پہ بیٹھے ہوئے
ید بیضا تھا اگرچہ موسیٰ کا ہات — وہ یک نور تھا جو رہا انکے سات
کہ بیشتو نہیں پاؤں نکلے آدم سے لے — شکم میں بھی ماؤں کے سب آپکے

مسمی ہی مقصود ہی اسم سے — والا فقط اسم سے کیا ملے
یہ حضرت کو حق وہ بلندی دیا — کہ معراج میں اس مکاں لیگیا
اگرچہ کہ کشتی جو تھی نوحؑ کی — نہیں نوحؑ بی ہرگز رہی تیرتی
عجب یہ زیادہ ہے اس سے کہیں — کہ پانی میں لکڑی تو ڈوبی نہیں
تھا واں عکرمہ بن ابوجہل بھی — کہا یوں ہو گر آپ سچے نبیؐ
اشاعت کی یک اسکو جب شاہ نے — اکھڑ اپنی جا سے لگا تیرنے
اشارہ کئے جب نبیؐ دوسرا — چلا تیرتا وو ہیں پھر اپنی جا
کیا آپکو یعنے محبوب خاص — مقام شفاعت کا بھی اختصاص
جو حضرت سے بھی سرد آتش ہوئی — بجھی آتش جنگ کفار کی
کئے آتش ظاہری کو بھی سرد — ہوئی آپ سے وہ سلام و برد
ہوئی سرد وہ آپکے واسطے — نہ تھا کچھ اثر اسکا بھی لیئے
کہ یک دیگ جو جوش تھی کر رہی — قضا را لڑکپن میں مجھ پر پڑی
لعاب شریف اپنا تب آپنے — جلا تھا جو تن میرا اسپر ملے
براہیم تیشہ سے توڑے بتاں — اشارے سے لکڑی کی توڑے بیاں
سو لکڑی تھی حضرت کی یک ہات میں — اشارہ ہی سے کئے ہیں انہیں
تعالی اللہ کیسا ہے یہ معجزہ — ید اللہ میں قوت ہے ربانیہ
اگرچہ کہ ہے وہ بڑا معجزا — یہ وہ جانور بات کرتا نہ تھا
چنانچہ وہ لکڑی کہ جسکے اوپر — پڑھا کرتے تھے خطبہ خیر البشرؐ
بھی حضرت سے وہ صفا کرتی تھی بات — یہ ذکر آگے گذرا ہے اور معجزات
کیا قصد حضرت پہ پھینکے پتھر — لگے زخم تا آپکے جسم پر
لگا دیکھ کر دوڑنے وہ وہیں — کریں تا نہ وہی لعنتی اپنے تئیں
یہ حضرت ہمارے ز سر تا قدم — تھے اللہ کے نور سر تا قدم
وہی نور آیا ہے یاں نقل کر — ہوا پیدا ہوتا دیکھے بس جلوہ گر

کمی کیا بیاں نور کی بے قصور
شب تار میں سید کائنات
صحابی کو بھی ایک بھیجے تھے جو
تو اک نور اُس جا چمکنے لگا
دو نے حضرت سے جب لیکر رخصت گئی
تو اسکے لئے رہ میں اسکا عصا
جو دریا کو چیرے ہیں موسیٰ کلیم
روایت بھی اسطرح یک آئی ہے
جو دریا زمیں پہ بہت ہے بڑا
جو موسیٰ نے اعجاز سے بیدرنگ
حجر اکطرف بلکہ شاہ جہاں
عجب تھی یہ بھیلاہ دو عقل تھے
بہی جو موسیٰ نبی سے خدا کی امام
تھا معراج موسیٰ سر طور پہ
فصاحت جو رکھتے تھے ہارون نبی
احادیث کو آپ کی دیکھیے
تھا اعجاز یوسف جو حسن و جمال
صباحت تھی یوسف کا حسن و جمال
اندھیری میں تشریف لاویں اگر
تبسم کیے چمکی ایک روشنی
لگا دیکھنے سو کبھی لکڑی اگر
کہ تاں لوہا لیتا تھا نرمی اگر
تھا منہ جھکا چھوٹا نچاتا تھا سر

چمکتے تھے یہاں ہیں ہزاروں سے نور
دئی شاخ خرمہ قتادہ کو رات
کہ دعوت کریں جاکے اپنی قوم کو
یہ قصہ تو آگے بھی لکھا گیا
وہی ہر دو کی بھی تھا میں تھے عصے
اسیطرح مشعل سا روشن ہوا
تو چیرے قمر کو رسول کریم
کہ راوی نے صحت کو پہنچائی ہے
سو ہے سامنے اسکے یک قطرہ سا
نکالے ہیں پانی کے چشمے ز سنگ
کئے انگلیوں سے ہیں نہریں رواں
ہو نہریں بیچ ان [illegible] گوشت لے دیو پوست سے
سر طور پر تھا کیا جو کلام
ہی معراج حضرت سر نور ہے
سو وہ جا تو عبری زبانیں ہی تھی
فصاحت بلاغت کی قانون سے
بوجہ تمام و بوجہ کمال
ملاحت تھی حضرت کا حسن و جمال
تو ماہتاب نکلا سا آوے نظر
ملی سوزن ہیجا جو تھی گم ہوئی
تو سرسبز وہ ہوتی اور بارور
تو پتھر یہاں ہوتا تھا نرم تر
کیا حق وہ پتھر کو پھر نرم تر

نہ تعمیم اس بات میں نور کی
سو وہ رہ میں مشعل سی روشن ہوئی
نشانی وہ یک چابک شاہ ہے
بخاری میں مذکور ہے جانیے
عصا ایک کا رہ میں روشن ہوا
روایات ایسے بہت آئے ہیں
تصرف ہوا وہ زمیں پر عیاں
کہ ہے درمیان زمیں آسماں
فلک پر گئے جب رسول کریم
ہمارے پیمبر نے بھی سنگ سے
اگر پانی پتھر سے جاری کیے
روایت جو ہیں باب میں آئی ہیں
کیا بات حضرت کی ہے آسمان
بہار نبوت میں ہے دیکھیے
ہیں حضرت بھی عربی زبانیں فصیح
تو معلوم ہو کیا فصاحت تھی وہ
شمائل کو حضرت کے دیکھیں اگر
تھا حضرت کے چہرے پہ وہ آب و تاب
اندھیرے مکاں بیچ خیر البشر
جو داؤد رکھتے تھے یہ معجزا
سو حضرت سے بھی ایسے ہی معجزے
چنانچہ روایت کیا بو نعیم
باسان نبی اسمیں داخل ہوئے

ہے تقسیم اس بات میں نور کی
روایت یہ اتنی بھی لکھی گئی
میان دو چشم اسکے انگلی رکھے
کہ دو شخص حضرت کی پاس آئے تھے
جب یکدوسرے سے جدا ہو چلا
جو تقسیم نور آپ فرماتے ہیں
مگر یہ تصرف ہی بر آسماں
بڑی ایک دریا ہے مکشوف جاب
سو چیری گئی تب وہ بحر عظیم
نکالے ہیں پانی کے چشمے کئے
عجب کیا ہے وہ جنس سے ارض کے
سو چند انسے ہم آگے ہی لائے ہیں
پرے عرش کے عالم لامکاں
جو باتیں ہوئی ان کی آپ سے
نہ کہی کوئی ایسی فصاحت صریح
فصاحت تھی کیا اور بلاغت تھی وہ
ہو معلوم کیا حسن تھا جلوہ گر
کہ تیرہ نظر آتا تھا آفتاب
ہیں تشریف لے آئے یکوقت یہ
لگا ہات تو نرم لوہا ہوا
بل فضل اس سے بھی ظاہر ہوئے
گئے غار کو جب رسول کریم
رکھے سر بسنگ استراحت کیے

نشاں آپکے بازوئے پاک کا / تھا اس سنگ پر خوب ظاہر ہوا
سواری کا جو خاص تھا جانور / ہیں مانتے اسی ہی وہ خیر البشر
تلے جہاڑ کے بیٹھے جو خشک تھا / سو سر سبز فی الفور وہ ہو گیا
ہتی لاغر نزار ام معبد کی بھی شات / بھی آپ کہا تھا کہ اسکا ہی نکلا آت
بلا شبہ اعجاز داؤد سے / کہیں غلبہ کہتے ہیں معجزے
یہ حضرت سے آکر گئے ہیں کلام / پرندوں چرندوں سے یہ معجز تمام
کہ تسبیح کی کنکر اس شاہ کے ہات / شتر اور ہرنی بھی کی شہ سے بات
کیا عرض کچھ سنکے بولے نبی / کہ اپنا دیا اسکو تم سے کوئی
روایت بہت ایسی مشہور ہیں / کتابوں میں منقول و مذکور ہیں
یہ حضرت کو جو حق دیا تھا براق / جو کرتی تھی وہ سیر نیلی رواق
گئی لیکے حضرت کو ز فرش خاک / یہ یک طرفۃ العین تا عرش پاک
روایت ہے اس شاہ کے روبرو / بوقت نماز آیا شیطاں کبھو
بنائے ہیں سبھی کہ یک کہا ہے / تا طفل آ اس سے بازی کرے
تھا جنوں کا لشکر سلیمان کا / یہ حضرت کا لشکر فرشتوں کا تھا
کریں شاہی یا زہد کو اختیار / خوشی سے لئے زہد شاہ خیار
سو حضرت سے بھی اس قسم کی معجزات / بہت سے ہوئے واقع از نیک ذات
یہ چرخ چہارم جو عیسیٰ گئے / تو حضرت گئے عرش کے بھی پرے
تھے حضرت کی امت میں وہی تمام / بل ان سے بھی بڑھکر علیہ السلام
کوئی ان سے ہونکو کہاں تک لکھے / کہ خارج ہیں امکان تحریر سے

بھی بیت المقدس کا یک سنگ بھی / ہوا نرم جیسے خمیر اسے زکی
روایت ہے پتھر پہ نقش قدم / تہا اٹھتا نہ بالو پہ آئے محترم
بھی پیرے زمیں میں تیغ جب کو بلا / تو اس سے وہیں جہاڑ پیدا ہوا
لگا اسکو جب دست شاہ جہاں / سو پیا دودھ کی نہریں اس سے رواں
سلیماں کا تھا جو یہ معجزہ / پرندوں کی کلام آپسے کرتے تھے آ
عجب کیا کہ ہو جانور سے کلام / ہوا جبکہ سنگ و شجر سے کلام
ہے مروی پرندہ بھی ایک آنکر / لگا پھرنے حضرت کے اطراف سر
کہ بچوں کو اسکے کسی نے لیا / اگر پھیر دیں اسکو تو ہے بھلا
تھا بار مسخر سلیمان کا / کہ لیجاتا تھا تخت انکا اڑا
تک تاز اور اسکی بھی جو گریز / ہتی باد سے بھی بلکہ بجلی سے تیز
مسخر تھے شیطاں سلیمان کے / کی تسخیر شیطاں بھی اس شاہ نے
دیا اسنے قدرت نبی کو خدا / سو حضرت نے اسکو مسخر کیا
سلیماں جنوں سو خدایت لئے / یہ حضرت سلیمان انکو کئے
سلیماں کو شاہ دیا تھا خدا / یہ حضرت کو اسمیں مخیر کیا
بھی عیسیٰ جو مردوں کو زندہ کئے / بھی کوڑی جذامی کو اچھے کئے
چنانچہ بیاں آگے اسکا ہوا / بہت سی روایت کا املا ہوا
غرض انبیا میں سبھی جو کہ تھے / فضایل کمالات اور معجزے

آنچه خوباں همه دارند تو تنها داری

یہ یک شمہ ہے ان خوبیاں لکھا / یہ بس ایک قطرہ ہے ابن بحر کا

حضرت کے خاص ایسے معجزات جنکو خصایص کہتے ہیں کہ کسی نبی کو انمیں شرکت نہیں

کئے نعمتیں جو کہ رب العلا / دیا تھا جو حضرت کو اور دیوےگا
ہے بیرون از عقل و قیاس و گماں / نہ اسکو احاطہ کرے ہے بیاں
پر ان باتاں معلوم یہ کیجئے / کہ محبوب کوئی کسکو سے کہے
دیا یعنی دنیا میں جو نعمتیں / بھی دیگا قیامت کو کچھ انہیں
مگر اسکا کچھ مختصر تر بیاں / زراسلئے تحریر کرتا ہوں یاں
تو منظور کرتا ہے سب میں اسے / بہت آپکے الطاف ہیں ہم کہے

کرے اکثر اشیا میں بس اسکو خاص
یقیناً ہیں جب سرور انبیا
ہو عالم میں تا اختصاص آپکو
ہیں قسم اول کے خصیصے وہی
خصیصے جو ہیں دوسری قسم کے
یہ ذات مبارک حضرت کو ہی
اسیطرح پیچھے سے بھی دیکھتے
لعاب مبارک نبی اس شاہ کا
تو وہ سیر رہتا تہا ہر دن تمام
جو تھے اہلبیت رسول خدا
کہ طفلی کی حالت میں شبیر کو
جو اطفال ہوتے تھے تشنہ دہاں
تھے حضرت کی نعلین سفید اور صاف
تھا آواز میں شہ کے یہ معجزا
اگرچہ کہ سوتی تھیں آنکھ آپکی
طہارت تھی یہ باطنی ظاہری
کسی شے سے وہ سید المرسلیں
ہی رہتے تھے سب خاص و عام
نکلتی نہیں [illegible] اسکو کبھی
عمارات آتے نظر شام کی
بھی [illegible] میں آجاتا حضرت کو ساتھ
اگر [illegible] میں جاتے حضرت کہیں
[illegible] رہتی تھے جبتک سوار

عنایت کرے اسکو اک اختصاص
حبیب اور محبوب رب العلا
کیا اسلیے سب سے خاص آپکو
ہو داخل انہیں میں دیگر رسولونکو بھی
وہی ہیں جو حضرت کو حق نے دیے
ہیں مخصوص حضرت سے خصایص سبھی
نہ دیوار و دری کا پردہ رہے
یقیں کھارے پانی کو میٹھا کیا
نہیں روح وہ چہتا تہا وہ تا بہ شام
گرفتار در صدمہ کربلا
لعاب اپنا حضرت چکاتے تھے جو
چوساتے حسین انکو اپنی زباں
تھے شفاف آئینہ سا بیخلاف
کہ یکقدر وہ دور جا پہنچتا
یہ بیدار رہتا تہا قلب نبی
ہوا احتلام آپکو نہیں کبھی
اگر ہوتے تشریف فرما کہیں
کہ گزرے ہیں اس رہ سے خیر الانام
مہکتی وہاں بوے خوش مشک کی
یقیں آپکی والدہ کو تبھی
روایت سے ثابت ہے کرتا تہا بات
تو ابر آنکہ سایہ کرتا وہیں
نکرتا وہ پیشاب و لید انتکار

کرتا ہر رہتا اسکی محبت
خدا انکو از راہ لطف و عطا
خصیصے دو قسم ہیں جانئے
یہاں تک جو ہوں زایدہ و خوبتر
مگر کوئی رسول و نبی کے تئیں
چنانچہ روایت ہے اس شاہ کو
بھی کرتے نظر جونکہ در روشنی
لعاب مبارک میں تھا یہ اثر
نہ بچہ کا پیاسا کبھی ہوتا تھا وہ
سو سمجھو ہے بس انکی بات کا
وہ تاثیر باقی تھی تا سالہا
تو بچوں نکو تسکین ہوتی تبھی
نہ تھا بال کا نہیں نام و نشاں
یقیں دسویں حصے تلک اسکی بھی
جمائی بھی حضرت کو آئی نہیں
تہا عرق بدن رشک عطر و گلاب
مہکتی تھی اس رستے میں تمام
براز آپکا بھی کوئی آدمی
ہوئی جبکہ پیدا شہ انس و جاں
زمیں پر فلک سے ملک آے ہیں
بھی حضرت شادتے کے کرتے جدہر
لباس مبارک پہ بھی آپکے
بھی روح شریف نبی الورا

بھی لوگونکو ہوس سے پاک معرفت
خصیصے بہت سے عنایت کیا
دیے تھے جو حضرت کو اللہ نے
کیا تھا عنایت بہ خیر البشر
یقیں انہیں کچھ دخل و شرکت نہیں
نظر آتا جسطرح سے روبرو
نظر کرتے پہنچی نا ہے سیر میں بھی
چکاتے تھے چھوٹے بچہ کو گر
نہیں تشنگی سے تڑپتا تہا وہ
یقیں بارہا تجربہ ہو چکا
کہ واقع ہوا صدمہ کربلا
ہوئے تھے وہ مضطر از تشنگی
بھی خوشبو مہکتی تھی انسے عیاں
کسیکا نہ آواز پہنچے کبھی
کبھی عمر میں آپکے بالیقیں
کہ تھی مشک و عنبر بھی رو در حجاب
وہ خوشبو معطر ہوا جس سے مشام
نہ دیکھا ہے رستے زمیں پر کبھی
درخشاں ہوا ایک نور ایسا وہاں
جھکاتے ہیں حضرت کی جہولے کنیں
وہ ماہ سور تہا جبکتا اودہر
نہ دیکھی نہ مچھر نہ مکھی بیٹھتے
کیا پیدا آگے سبھونکے خدا

بعد اَلَست آپ سے ہی خدا
بھی وہ رتبہ عالی معراج کا
سواری بھی بر پشت یکہ براق
یہ سب خاص ہیں ذات سے آپکی
فلک سے زمیں پر جو نازل ہوے
اشارہ کئے شاہ انگلی سے جب

کیا پہلے از راہ لطف و عطا
خدا خاص بس آپکو ہی دیا
جو گزری بر چرخ نیلی رواق
نہ دخل اسمیں کہتا ہے کوئی نبی
بھی لشکر میں حضرت کی داخل ہوے
فلک پر دو ٹکڑے ہوا چاند تب
اور ایسے عجائب کئے معجزے

جواب اس ندا کا بلفظ بلےٰ
کہ ساتوں سمٰوات کا سیر دور
کریں قاب قوسین تک بھی خرام
ملایک لیے شمشیر و تیر و تبر
کئے فوج کفار سے کارزار
دعا سے بھی شہ کے علانیہ خوب
ہیں مخصوص حضرت کی ہی ذات سے

دئے پہلے سب سے شہ انبیا
پرے عرش کی بھی گزرنا بغور
دنیٰ اور تدلّیٰ کا پاویں مقام
سوار ابلق اسپونکی ہو بیٹھے سپہ
ہے مخصوص یہ بھی بشارۃ خیار
کیا ہے طلوع مہر بعد غروب

وے فضیلتیں اور نعمتیں جو حضرت کو فردائے قیامت ملینگے

بھی دیویگا اللہ جو نعمتیں
کہ اول اٹھیں قبر سے آپ ہی
فرشتے جو باندھے رہینگے قطار
وہ کرسی رہیگی کہاں جانئے
کریگا خدا آپ کو ہی عطا
سبھی انبیا اپنی لے امتیں
بھی دیدار پر نور اللہ کا
بھی حضرت ہی اس پُل کے اوپر
کریں چلکے اوپر گزر آپ جب
یہ سنتے ہی حکم خدا لوگ سب
وسیلہ کا درجہ جو ہیگا بڑا
وسیلہ کسے کہتے ہیں جانیں
شریعت میں بھی آپکی جا بہ چیز
کہ حضرت کی خاطر غنیمت کا مال
کرنا بہی انکا چاہے جہاں

رسول خدا کیتیں حشر میں
اول ہوش میں آوینگے آپ ہی
جلو میں ہیں انکو ستر ہزار
کہ سیدھے طرف ہی رہے عرش کے
بمیدان محشر لواء حمد کا
اور سب انبیا حضرت کے پیچھے چلیں
مشروع آپ سے ہی وہاں ہوویگا
کریں برق سا سب سے اول گزر
کریگا خدا حکم لوگوں کو تب
کرینگے وہیں بند آنکھیں انکو سب
ملے خاص حضرت کو روز جزا
کہ حضرت کا یہ رتبہ ہے سو حشر میں
جو کہتے ہیں تخصیص اے با تمیز
خدا تعالیٰ کیا ہے حلال
بلاشک نمازیں گزارے وہاں

نیا دیگا اسقدر کوئی نبی
براق اور سوار کرد انہیں
لے آتے کو اس عزت و شان سے
مقام اک جو محمود ہے اسکا نام
کہ آدم بھی اولاد نیک انکی سب
یہ حضرت ہی لی اپنی امت تمام
شفاعت کا در آپ ہی کھولدیں
جگر پارہ اور نور عین رسول
کرو بند آنکھ اپنے تم خوب تر
بھی پہلے وہی سید المرسلین
وہ ہے درجہ ایسا بلند اور قوی
کہ حضرت کو قرب خدائے قدیر
کریں ذکر انکا تو ہووے طویل
بھی حضرت کی خاطر آ فرخندہ پے
تیمم کو ہر زمیں کی بھی خاک

نہوگا تقرب بھی ویسا کوئی
لے آوینگے جب عرصہ حشر میں
یہ توقیر کرسی پہ بٹھلاینگے
سو حضرت کو ہی دیگا رب الانام
کھڑے اسکے سایہ میں ہی آکے تب
سبھونکی چلیں آگے با احترام
تو اسدم شفاعت کی ہو بین مجین
جو خیر النسا ہیں جناب بتول
کریں فاطمہ تا کہ پُل سے گزر
کھلا دیویں باب بہشت بریں
سوا انکے پاوے نہ دوسرا نبی
ہوا ایسا کہ دنیا میں شاہ و وزیر
لیا انکا کرتا ہوں ذکر قلیل
لی ساری زمیں حکم مسجد کا ہے
ہوئی انکی امت کی خاطر ہے پاک

وضو بھی اسیطرح اے باناز
اسیطرح بھی پہنچگا نہ نماز

ازاں اور اقامت بھی آیا ہے جدا
بھی آمین اور سورۂ فاتحہ

یہی جمعہ کا جو روز فیروز ہے
اجابت کی ساعت جو اس روز ہے

بھی رمضان میں جو قدر کی رات ہے
اور اس رات نازل جو برکات ہیں

یہ سب خاص حضرت کے ہیں واسطے
سو انکے ہیں اور خصیصے کئے

یہ تھوڑے خصیصے ہیں جو ظاہری
جو مجمل بیاں ہیں ہے تعداد کی

خصیصے مگر باطنی بے شمار
جو ہیں حسب درجات شمارۂ خیار

تجلی ازاں جملہ انوار کی
ترقی بھی معراج اسرار کی

عروج و نزول و شہود و فنا
فناء الفنا اور بقا ذات کا

ہیں حضرت کی امت میں جو کاملین
رہ حق کو ہیں سالکان واصلین

جو ہادیں سلوک طریقت میں دم
چلیں آپ کے ہی قدم بر قدم

کئے اتباع سنن اس قدر
چلے انکا نقش قدم دیکھکر

سو حصہ سی ہی اسکی لائیں بات
بلند تر مقامات اور واردات

سو یہ بھی خصائص سے حضرت کی ہے
نہ اور امتوں کو ملی ایسی شئے

علوم اولین آخریں کے تمام
معارف لدنی جو ہیں لا کلام

دیا آپکو جو خدا نے متین
سو کچھ انکو حد و نہایت نہیں

خصائص کا شہ کے بیاں ہے یہی
عزیز یہ تفسیر سے نقل کی

کہ تا عقل کامل سمجھ یہ سوچیئے
کہ ذات نبی ہیں خصیصے جو تھے

دلائل یہ انکی رسالت کے ہیں
براہین یہ انکی نبوت کے ہیں

کریں غور مخصوص اہل کتاب
خصوصاً انہیں میں ہیں جو کہ نصفت مآب

ذرا علم اور عقل سے دیکھیے
نگزریں یہ انصاف کی راہ سے

کہ غیر پیمبر کو کب دینگے ہات
خصائص جو ہیں اسکے اور معجزات

محمد تھے بیشک رسول خدا
رسول خدا سرور انبیا

تبھی تو دئے ہات یہ معجزے
خصیصے جو تھے سب رسل میں نہ تھے

جو سب انبیا ہیں انکو گر سب لکھے
تو یک دفتر اسکو جدا چاہیے

بطور نمونہ مگر میں یہاں
یہ تھوڑے خصائص کیا ہوں بیاں

کہ خالی نباشد جہان از بشیر
زحالات اعجاز خیر البشر

خاتمہ در تضرع و ابتہال بہ بارگاہ ایزد متعال جلت قدرتہ

بحمد اللہ یہ نسخۂ معجزات
جو ہیں معجزات شہ کائنات

یہ اعجاز آں خاتم الانبیا
ہوا ثبت ختم ہے اب ختم کا

الٰہی اسے فضل سے کر قبول
بھی مقبول درگاہ حضرت رسول

یہی توشہ یک بس ہے عاصی کے سات
عمل جب نہو خیر جز سیئات

میں جب استغفار وسیلہ کیا
کہ لاؤں ترے پاس روز جزا

نہ پایا جز اسکے وسیلہ کوئی
جو ہو وہ وسیلہ ذریعہ قوی

نہ سرمایہ صدقات و خیرات کا
نہ سرمایہ شغل عبادات کا

بضاعت نہ کچھ رکھے یہ بے ہنر
کہ ہے بے سر و پا و بے بال و پر

مگر دل میں رکھتا ہی یک تیرا نام
بھی تیرے معظم پیمبر کا نام

نہیں پاس سے کیر مگر تیری آس
تو ہی دیکھ ہر یک نراسی کی آس

خبر تو نے ہی دی ہے آ رب پاس
میں بیٹھا ہوں ہر دل شکستہ کے پاس

مرا شیشۂ دل تو ہے چور چور
ولی معصیت کے سبب سے ہوں دور

غفوری کو کام اپنے فرمائیے
جمال اپنی رحمت کا بتلائیے

گنہ ہوں سے گو بندہ آگندہ ہے
یہ آلودہ عرق شرمندہ ہے

خطا پہ نہ میری نظر کیجیے
یہ رحمت پہ اپنی نظر کیجیے

گنہ گرچہ میرا کہیں سے بڑا
پہ رحمت سے تیری نہیں ہے بڑا

کشادہ ہے عاصی کا دست دعا ۔ بسا رہی ہات اپنے اوپر اٹھا
اجابت کی دی کامیابی مجھے ۔ مقاصد کی دی فتح یابی مجھے

اجابت کا دیجے دعا میں اثر ۔ مرحبا مقصود دل [illegible] کر
تری ذات ہے بادشاہ غنی ۔ ہے تجھ پاس انعام کی کیا کمی

تو چاہیے کرے کو وہ یک نگاہ ۔ تو چاہیے تو کر دے وہ خورشید ہو
تو ہے دستگیر فرو ماندگاں ۔ تو ہے چارہ جملہ بیچارگاں

سوا تیری درگہ کے جاؤں کہاں ۔ میں [illegible] کہاں
دی توفیق مجھکو عبادات کی ۔ عبادات میں لذت مناجات کی

ہو ہر نفل قرب نوافل مری ۔ ہو قرب فرائض [illegible] بھی
فنا ہو [illegible] صفات ۔ [illegible] ذات

ہو جب نفی کو لے ایسا شباب ۔ میسر ہو [illegible] حیات
[illegible] ۔ سلوک مقامات کا دے عمل

دی مجھکو حیات اندر ایسی ممات ۔ [illegible] حیات
نہ وہ [illegible] ۔ یہ وہ [illegible]

ہو اس [illegible] کا خاتمہ بھی بخیر ۔ کہ قرب فرائض ہے ختم سیر
صلوٰۃ و سلام خدائے انام ۔ ہمارے پیمبر پہ ہووے مدام

عروج نزولی جو ہیں قرب جاد ۔ ہے جسکے خاطر میں [illegible]
بھی سب آپکے آل و اصحاب پر ۔ ہو نازل خدا سے یہ شام و سحر

تاریخ اختتام رسالہ معجزات خیر الانام

چمن معجزات حضرت کا ۔ حضرت خاتم الرسالت کا
باغ دایم بہار ہے کیا ہے ۔ رنگ کہتا ہے کس نضارت کا

نسخۂ معجزات یہ اپنا ۔ شمہ یک معجزات حضرت کا
ایک گلدستہ اس گلستاں کا ۔ ایک قطرہ اس ابر رحمت کا

رنگ و بوی ختام مسک کیا ۔ شکر بیحد ہے رب عزت کا
خلق قدرت کا جب کرشمہ ہے ۔ معجزہ صاحب النبوت کا

ہاتف [illegible] اسکا سال بلبل دل
بولا صوفی کرشمہ قدرت کا

قصیدہ متضمن التجا بہ درگاہ سرور انبیاء علیہ التحیۃ والثنا

یارسول خدا کرم کرنا ۔ رحم کو بھی کرم سے ضم کرنا
نہیں رحمت سے خاص ذات تری ۔ رحم و لطف و کرم اعم کرنا

تا ہو یہ ناتمام مرد تمام ۔ فضل اسے مظہر اتم کرنا
دولت علم و حالت و کثرت ۔ کر عطا مجھکو محتشم کرنا

جہل کی غافلی سے کر باہر ۔ علم حق میں مجھے سہم کرنا
سیر و دورۂ عروج میں ۔ رہنما آپ کا قدم کرنا

در عبادت بہ شکل دال سجود ۔ الف قد کو میرے خم کرنا
دل ہے میرا جو کلبۂ احزاں ۔ اسکو جوں گلشن ارم کرنا

لب [illegible] سبیح سے اپنے ۔ دل مردہ پہ سیر دم کرنا
سفر فیض سرمدی سے تری ۔ بدل یک فضلہ نعم کرنا

دل پریشان ہے تفرقہ میں مرا ۔ جمع ہے اسکو منتظم کرنا
کرے اثنینیت کا جو اقرار ۔ ایسی جھوٹی زباں قلم کرنا

جمع اضداد کا دے علم مجھے ۔ عینیت غیریت بہم کرنا
تا بوحدت شہود کثرت ہو ۔ دل صوفی کو جام جم کرنا

نہ مری لوح دل سے جہل کو حک ۔ حرف علم اللدن رقم کرنا
صفحۂ دل سے حرف شرک وجود ۔ محو ایسا کہ کالعدم کرنا

ثبت توحید فی وجود اللہ
کر کے فانی مجھے خدا ہیں ہی

نقش کی طرح مرتسم کرنا
یہ خودی کی بنا ہدم کرنا
حشر میں ہو مجھے لم سے نجات

حجب کثرت نسیانی کا
اپنی مرفاق ہو شفاعت سے
داخل جنت ارم کرنا

مرتفع سد رفع ظلم کرنا
اثر صوفی کا دفع سم کرنا

قصیدہ نعتیہ از حضرت مولانا صوفی قدس سرہ

تجھ سا حبیب خالق داور نہیں کہیں
تجھ سا محیط نور کا گوہر نہیں کہیں
چمکے ستارگان نبوت ہزار ہا
ایسا جہاں میں روئے منور نہیں کہیں
مانند تیرے گیسو کے واللیل سے شبیہ
ایسا جمال معجزہ دلبر نہیں کہیں
پہنچے وہاں کہ روح قدس کو نہ ہو گزر
ایسا شجر جہاں میں ثمر نہیں کہیں
مظہر وجود حق کا ہے مظہر ہے خلق کا
تجھ سا کلیم خالق اکبر نہیں کہیں
اسفار اربعہ کے عروج و نزول میں
یک شکل میں ہزاروں میں پیمبر نہیں کہیں
رحمت شفاعت اور کمالات و علم سے
ایسا بشر جہاں میں سخنور نہیں کہیں

تیری صفات و ذات میں ہمسر نہیں کہیں
دیکھا ہے ہم نے عالم تقدیر سیر کر
لیکن ترے سا ماہ منور نہیں کہیں
تشبیہ تیرے رخ کی صباحت کی والضحیٰ
گیسوئے عنبرین سا معطر نہیں کہیں
ہفت آسمان و کرسی و عرش بریں کے فوق
قالب سا تیرے جسم مطہر نہیں کہیں
تعبیر تیرے ید کی یداللہ سے ہوئی
مانند تیرے مظہر مظہر نہیں کہیں
منبر ہے قوس قاب میں خطبہ انا
تیرے قدم کے نقش سا رہبر نہیں کہیں
نعلین تیری عرش کیا اپنے سر کا تاج
لبریز تیرے چشمے سا کوثر نہیں کہیں
کیجے کرم یہ بندۂ صوفی کو دل کو صاف

تیرا نظیر ارض و سما پر نہیں کہیں
بے عکس شخص تجھ سا منور نہیں کہیں
والشمس تیرے مصحف رخ کا ہے نقط ایک
ایسا رخ مبارک والنور نہیں کہیں
تیری ہی نور حسن کا یوسف تھا جلوہ یک
اسیار تجھ سا دی زمین پر نہیں کہیں
آدم و تا مسیح رسل جتنے ہیں مگر
یوں دست حق کو دست میسر نہیں کہیں
وادی قاب میں دائرہ قوس احدیت طور
ایسا خطیب خطبہ و منبر نہیں کہیں
اجزا میں تیرے سارے رسل اور تو ہے کل
ایسے نثار عرش کا افسر نہیں کہیں
محبوب کبریا کا کرو وصف جو تمام
ایشاہ مانند اسکے مکرر نہیں کہیں

خاتمۃ الطبع

المنۃ للہ تقدس و تعالی کہ کتاب ہذا الموسوم بہ جنان السیر فی احوال سید البشر صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم دو دفتر مشتمل بر ہشت چمن باہتمام راجی رحمت غفران محمد عبد الرحمن خلف حضرت مولوی غلام محمد صاحب حبیب شوکت قبلہ در مطبع فیض عام بنگلور کنٹونمنٹ میں بتاریخ یکم ذی الحجہ ۱۳۲۹ھ زیور طبع سے آراستہ و پیراستہ ہو کر ہدیہ خاص و عام ہوئی

آثار نبوت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بیان از حمد حق و نعت پیمبر	سنو اے مومنو اب گوش دھر کر
یہ نزد اہل حق و عقل و انصاف	مسلم ہیں مسلم ہیں یہ اوصاف
مبارک ذات میں حضرت کی اے یار	نبوت کی وہی دیکھو اوصاف و آثار
یہ متعصب تھے یا بے عقل جو شوم	رہے کرکے دولت ایماں سے محروم
ہے نزد اہل کتاب ایسی ہی بدخواہ	ہیں نکلی ہیں زمانے بیچ گمراہ
خبیث مکر سے دیتے ہیں دھوکا	خصوصاً سادہ دل لوگوں کو ہر جا
سیر حضرت کا جانیں اور شمایل	علامات نبوت اور فضایل
فضایل ہی میں حضرت کے آگاہ	سیر حضرت کا دیکھیں گا وہ بیگاہ
ہو حضرت کے سیر سے بیخبر ہے	تو اسکے حق میں جانو یہ خطر ہے
معاذ اللہ معاذ اللہ سنہا	پنہ دی اس سے ہر مومن کو مولا
تھا جب حضرت کا حمل با کرامت	ہوئی جب پائی ہیں نکو میں ولادت
ہے کفر و شرک کی جسمیں حقارت	ظہور دین حق کی ہے بشارت
بھی دی کفار پہ کیا فتح و نصرت	خدا نے آپ کو بعد نبوت
کہ حضرت کی نبوت کے علامات	جو عقل و نقل سے پائے ہیں اثبات
جو تھے اہل کتاب انصاف آئین	بھی عالم اور عاقل اہل حق بین
بلا شبہ و تعصب لائے ایمان	نجات اخروی کا پایا سامان
بھی نادانوں کو شبہے ڈال بسیار	ہوے ہیں نار دوزخ کے سزاوار
کہ در تکذیب قرآن و رسالت	رسائل چھاپ کر دیتے ہیں شہرت
ہے لازم ہیں مسلمانوں کو اے یار	رہیں اسباب میں ہشیار ہشیار
خصوص اس عصر میں اے نیک عنواں	محض از بہر حفظ دین و ایماں
زیادہ اس سے ہوتا نور ایماں	کریں جو دشمن دیں کا باعلاں
کہ در دام فریب و مکر کفار	کہیں آجاے وہ دھوکا کھا کے یکبار
ز آثار نبوت تم سنو سب	دلایل تھوڑی سی کرتا ہوں بیاں اب
نظر آئی ہیں ارہاصات ایسے	کہ تمہید اہیں پیغمبری کے
سا ہوتے رہے ظاہر جہاں میں	زمین و آسماں کون و مکاں میں
نہ تھا حالانکہ اس سرور کو کچھ مال	نہ تھی شاہی دولت ملک و اقبال

نہ کی جو اس سے تا تالیف عالم
ہوئے اس سے لوگ آ کر فراہم

بتوں کی ہی پرستش پر یقین تب
عرب تھے متفق پیر و جوان سب

تعصب اور تھے تفاخر اور حمیت
فساد و فسق اور بغض و عداوت

ملامت کا کسی سے بھی نہ تھا ڈر
نہ خوف آخرت تھا انکے دل پر

سوا ایسوں کو وہ پیغمبر خدا کے
ہی راہ راست پر کسطرح لائے

جو لایا حق طرف سے آپنے دیں
اسی کو نشر میں باعز و تمکیں

تھی گر مقصود انکو بادشاہی
تو رکھتی تھی یقین اسباب شاہی

تھی دعوت نفس و خواہش توڑنے کی
بھی دنیا کی محبت چھوڑنے کی

ہوئی سب دل سے اس سرور کی منقاد
ہوئی سب متفق آپس میں دلشاد

انہیں کی نصرت و یاری میں ہر آن
فدا اپنا کئے ہیں مال اور جان

اٹھایا ہے اونھوں نے رنج کیسا
خدا کی راہ میں خون اپنا بہایا

نہ تھا انکا طمع مال اور زر
کہ بخشے انکو آئندہ وہ سرور

ہمیشہ بلکہ وہ سالار کونین
تصرف انمیں خود کرتے تھے دین

بھی ادنیٰ اور علیٰ کو وہ سرور
تھے رکھتے اپنی مجلس میں برابر

نہ حاصل ہوئے از اسباب عقلی
نہ ہو آوینگے از تدبیر فکری

تھی حضرت کو یتیمی اور اسیری
بھی تنہائی ضعیفی اور فقیری

یہ ہے واللہ فیض آسمانی
یہ ہے امر الٰہی کی نشانی

نہیں یہ قوت بشر کا ڈھب ہے
نہیں کوئی شبہ تائید غیب ہے

سالہا سال سے نہ کوئی تھا مددگار
نہ لشکر اور نہ فوجیں نہ ہتھیار

بھی یکسر جاہلیت کی ہی عادات
بھری تھی سرشت انمیں بے نہایات

بھی امر خیر پہ نا اتفاقی
بھی خصلت بری گر عادات باقی

بھی یکسر خیر و شر سے بیخبر تھے
نہایت اہل شر اور بدگہر تھے

بھی کی کسطرح دین حق کی دعوت
ہوئی سب تابع احکام ملت

کیا کفار و اشرار سے جنگ
نہیں اس سے ہوئی زنہار دلتنگ

نہ کرتے دور خود سے ناز و نعمت
نہ رکھتے فقر اور فاقے کی رغبت

بھی فرماتے کہ رو طاعت خدا کی
صحابہ پائیں تکلیفات شرعی

دل اسپر آپکی الفت میں جوڑے
کہ اولاد و وطن گھر بار چھوڑے

سنان و سیف اور تیر و تبر کے
مقابل سینہ و سر اپنا کرکے

تو یہ تحصیل دنیا کا سبب تھا
کہ بخشے ہوں انہوں کو شاہ والا

دیا کچھ اس جہاں میں جاہ و عزت
ملے انکو دیا ملک ریاست

تو انکے حکم پر تو آپکے مال
تصرف کرکے لیتا فقر کا حال

اگر عاقل کرے غور و تامل
تو سمجھیگا کہ ایسے کام بالکل

نہ مکر و فکر سے نا زور زر سے
نہ ملک و سلطنت کی کر و فر سے

خدا ہی تھا مددگار اور یاور
ہوا کام آپکا سب سے برتر

نہ عادت بلکہ ہے یہ خرق عادت
بڑا یہ معجزہ ہے فی الحقیقت

اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ

معجزات عقلیہ

یونہی طرح حضرت سے ہماری
ہوئے ہیں معجزے ظاہر بہت سے

دیا تھا حق جو اگلے انبیا کو
سو تھے وہ معجزے سب آپکو دو

قصص تو معجزے موسیٰ نبی کو
نہیں اس سے زیادہ تھے کسیکو

کہ ہیں ہر جن و انس میں کون و مکاں میں
ہوئے ظاہر زمین پر آسماں میں

ثبوت پر دلائل ہر نبی کے
علامتیں انہیں کو معجزے تھے

تو لازم انپہ ہے ایمان لاویں
بھی ہاتھ اپنا تعصب سے اٹھاویں

کوئی کہتے تھے تین اعجاز کوئی چار
بھی کوئی پانچ چھ سات آٹھ آیار

پیمبر کو ہمارے رب عزت
دیا ہے معجزات بے نہایت

اگر اہل کتاب انصاف رکھیں
تو دیکھیں کثرت اعجاز دیکھیں

نجات آخروی گر ہیں خواہاں
محمد مصطفیٰ پر لاویں ایماں

کہ اس سے ہووےگا بروجہ کامل
بلاشک قوت ایمان حاصل

وہ اول معجزات عقلیہ ہیں
بھی دوم معجزات حسیہ ہیں

اگر عاقل تامل ہمیں لاوے
تو بیشک معجزہ ہر ایک ہیں پاوے

ہیں سرور کی نبوت پر سترے
دلیلیں عقلیہ وے سب سراسر

وجود پاک جب حضرت کا دیکھیں
تو دانشمند لوگ یہ بات سمجھیں

وجود پاک حضرت کا یقیں جان
ہدایت کا ہوا شمع فروزان

چہل سالہ مبارک عمر عالی
یقیں ایسی ہی حالت بیچ گزری

زباں پر گر کبھی کوئی شعر لاتے
تو ہوتی پیش ذیل الفاظ اسکے

ہوا یا گر گزشتہ سے خبردار
گزشتہ لوگ کے جانا ہو اخبار

کہ ہووے عالم توریت و انجیل
گر اہل علم انکا اس سے تحصیل

سو ایسی وقت میں اسکے مضامیں
بیاں اسطرح کرتے سرور دیں

ولیکن حضرت سے بن جبر آتے
کتب سے انکی ہی الزام پاتے

بغیر از سیکھنے کے علم حضرت
ہے کس درجے کو پہنچا لے نہایت

انہوں نے آپکے جب پائی صحبت
فقط حضرت کی صحبت کی بدولت

تھے کس پستی میں پائی کیا بلندی
بھی لی کیا پاس حق کے ارجمندی

ملے انکو بلا کسب ریاضت
فقط از بہر تو فیضان صحبت

جو کرتے حکم وہ سالار ابرار
دیا کرتے بھی جب بات تو نسی اخبار

ہو جسکو عقل کی پوری رسائی
وہ جانے ہے یہ تعلیم الٰہی

وہ ہے توحید اور طاعات خلاق
بھی ہے تادیب تہذیب اخلاق

نہیں ہے اتباع نفس و شہوات
نہیں ممکن پوری کی ہمیں حالات

یہ ہے صدق نبوت کی علامت
یہ سچا دین ہے بحر سعادت

بھیجی اسے بیسا بیل اور اخبار
نہیں لاتے زباں پر اپنے زنہار

مسلمانو بصدق دل پڑھو تم
نبی کے معجزے اکثر سنو تم

رسول اللہ کے اعجاز انواع
لکھے ہیں عالماں دو قسم اور یہ

کہ جو ہیں آپکے حالات نادر
بھی سب اقوال اور افعال فاخر

علاقہ عقل سے ہو رکھتے ہیں وے جب
ہیں وے اعجاز عقلی سے ملقب

لکھے ہیں انکی جیسے انواع اکمل
یہی ہے جان یہ نوع اول

کہ جب عالم کو گھیری تھی ضلالت
جہاں بھی ظلمت آباد جہالت

تھی بستی میں حضرت کی اقامت
نہ اہل علم کی حاصل تھی صحبت

نہ پڑھتے تھے کتابیں شاہ ابرار
پڑھی جاتے نہ تھے موزوں اشعار

بھی آپ ایسی ہو کے بستی میں پیدا
نہ کوئی عالم وہاں ایسا نہیں تھا

نہ دوسرے شہر کو بھی جا کے حضرت
نہ کبھی تھی کسی عالم سے صحبت

خود انکا علم ہی جاتا رہا تھا
ہزاروں میں کوئی اک جانتا تھا

یہودوں اور نصاریٰ کے جو عالم
تھے موجود اندنوں آئے ذوالمکارم

یہی پہلی ہے برہان نبوت
بڑی ظاہر ہے یہ شان نبوت

عرب کے لوگ تھے بے علم اکثر
پڑے تھے شرک و فسق و جہل اندر

عمل اور علم میں حق کا کرم سے
تعالی اللہ کس درجے کو پہنچے

ولایت قطبیت ابدالیت کی
مناصب عالیہ صحابیت کے

صحابیت کا رتبہ سب سے اعلیٰ
نصیب انکے کیا ہے حق تعالیٰ

بلاشک تھا وہ واقع کے مطابق
بھی اقوال کہتے تھا موافق

جو حضرت لائے ہیں دین شریعت
بھی کی ہے جس طرف لوگوں کو دعوت

بھی اصلاح معاش اس میں ہے حاصل
بھی اصلاح معاد اس میں ہے کامل

نہیں ناز و تنعم اور تجمل
ہے بلکہ زہد و ایثار و تبذل

یہ ہے نوع دوم اب جان لیجے
کہ حضرت خلعت بعثت سے آگے

کبھی یک لفظ بھی پیغمبری کا
زباں پر آپکے ہرگز نہ گزرا

اگر اس کا کبھی مذکور آتا
دلائل عقلیہ سے نوع سیوم
تھے دشمن آپکے بیگانہ و خویش
وے لیا بلاغ احکام رسالت
ہزاروں سے تھی کافر یکطرف جان
خدا ہی آپکا تھا یار و یاور
زمشرق تا بمغرب جن و انساں
علم کو آپ کی پیغمبری کے
سخاوتکی دی داد ایسی عالم
نہ اپنی حال اصلی سے کھسکے ہیں
وہی صبر و قناعت اور توکل
جو فرش خاص تھا یک تاہ ای یار
دیا جب آپکو غلبہ وہ دادار
پہ حضرت نے نہیں بدلہ لیا ہے
تو وہ علم الیقیں سے جان لینگے
نہیں یہ کام شاہی سروری کے
غرض اوصاف اس شاہ دیں کے
چہارم ہے یہی اے باسعاد
نبوت کی بہت اپنی دلائل
دے علمائے یہود ان بچارے
یہی ہے نوع پنجم اسکو مت بھول
کتابیں جو تفسیر کی ہیں مطول
دلائل عقلیہ سے نوع ششم

مخالف کو مجال دخل ہوتا
یہی ہے بے تردد جانیو تم
یہی بلکہ اک جہاں جانو بد اندیش
نہ چھوڑا آپنے ہے با ملالت
تھے تنہا یکطرف وے شاہ دوراں
کیا غالب یقیں آخر سبھوں پر
ہوئے ہیں آپکے محکوم از جاں
جہانگیں کر دیا برپا انھوں نے
کئے خیرات یکدن لاکھ درہم
نہ متجاوز بھی اک ذرہ ہوے ہیں
وہی ایثار و بخشش اور تحمل
روا رکھی نہیں وہ تاہ زنہار
نہ اعدا کو دئے کچھ رنج و آزار
خطا کو بخش ہی انکے دیا ہے
بغیر شبہ و شک پہچان لینگے
ہیں بلکہ کام یہ پیغمبری کے
یہ پاک اطوار ختم المرسلیں کے
کہ وہ شاہ امم اپنی رسالت
بھی اپنی ذکر و اوصاف و شمائل
سُنے ہیں وے سبھی جب آشکارا
کہ ہوتی تھی حضرتکی مقبول
لکھے ہیں وے کتابیں اسمیں مفصل
یہی ہے بالیقیں اب جانیو تم

کہ کہتا عمر سب اسی میں گزارا
کہ حضرت نے بہ تبلیغ رسالت
دکھائے آپکو لمع زر و مال
نہ رغبت کی ہی مال و جاہ کی بھی
نہ کچھ خوف انکا اور پروا کئی ہیں
جو لایا آپنے وہ دین معظم
ہوئے شاہ و گدا منقاد از دل
بھی جب مولا نے دی حضرتکو وسعت
وہ سرور باوجود ایں صلابت
نہیں توڑے روے آئین قدیمی
وہی زہد و تواضع اور فقیری
مساکیں اور فقرا میں ہی دی برات
انھوں نے گرچہ کی کیا کیا جفائیں
جنہیں عقل سلیم و راہ انصاف
کریں حالات اور اخلاق عالی
سلاطیں سے نہیں ہوتے ہیں یہ کام
ہے بیشک آپکا اعجاز عقلی
سماوی کتب سے کر کے ثابت
دکھائے انکو از انجیل و تورات
تھے حضرت کے معاند گرچہ بسیار
نہیں تفصیل کی ہے اسکو طاقت
غرض حضرتکی سب ایسی ہی عادتیں
کہ حضرت نے الہام الٰہی

کیا پس اپنے دعوے آشکارا
اٹھائے ہیں بہت رنج و مصیبت
بھی امید سروری و جاہ و اقبال
نہ خواہش راحت و آرام کی بھی
نہ انکے جنگ سے یکسو ہوے ہیں
لیا ترویج در اقطار عالم
ہوے ہیں تابع ارشاد از دل
بہت آنے لگا مال غنیمت
باین وسعت باین نصرت و حشمت
نہیں چھوڑے وے اخلاق کریمی
دم آخر تلک رکھے ہیں جاری
وہ ایسے تھے کمال حلم کے سات
بھی کیا کیا لائے تھے رنج و بلائیں
رہے ہے سینہ تعصب سے بھی ہو صاف
نہیں تائید ربانی سے خالی
کہ ہے مقصود انکا عیش و آرام
نبوت کی ہے یہ برہان عالی
کیا اعدا کو ملزم اور ساکت
ہے ثابت وے سمجھ تو قرآں سے یہ بات
نہیں جھٹلا سکے پر اسکو زنہار
کہ ہے مانع یہاں خوف طعنات
ہیں داخل معجزات عقلیہ میں
سنائی غیب کی خبریں کماہی

ازانجملہ کئے نبیوں کے قصے / کئے قصے گزشتہ امتوں کے
نہ تھے مشہور گو تھیں قصے / کتابی لوگ ہی یہ جانتے تھے
کوئی اسکو نہیں جھٹلا سکا ہے / مخالف کوئی نہیں اسکا ہوا ہے
کہ رومی فارسی پر ہوں مظفر / ہوا ویسا ہی ظاہر اے برادر
خصوصاً غلبۂ این دین اسلام / تمام ادیان پر از فضل علام
تفاصیل اسکی اک جیتی ہے طومار / کتابیں سیر کے ہیں وہ بسیار
کریگا بالیقین تصدیق و اقرار

بہی اصحاب رقیم و کہف کا حال / بہی ذی القرنین اور لقمان کا حال
خبر دی جبکہ ان لوگوں سے تحقیق / کتابیہ نے کی ان سبکی تصدیق
جو ہیں اخبار آئندہ بہ قرآں / ازانجملہ ہے غلبہ روم کا جاں
بشارت فتح مکہ کی بھی خوشتر / بھی ایسی ہی بہت خبریں مقرر
یہ باتیں اسکی سب ہی ہیں اظہار / نہیں کوئی بات جھوٹی انسے زنہار
جسے کچھ عقل سے اک حصہ ہووے / تو وہ ان معجزات عقلیہ سے
کہ ہیں پیغمبر برحق وہ سالار

نوع دوم جو معجزات حسیہ ہیں سو وہ یہ ہیں کہ سراپائے جسم شریف خود ایک معجزہ اعظم تہا اور جو معجزات حضرت کے جسم و جسمانیات سے ظاہر ہوئے جسکا بیان رسالۂ معجزات اور رسالۂ شمائل میں ہو چکا ہے

ظاہر ہوئے اک [illegible] توفیق / بہی بتلاوے کرم سے راہ تحقیق

خاتمۃ الطبع

[illegible] درود بیشمار بر نبی مختار و آل اطہار و اصحاب اخیار کہ امروز خیابان السیر فی احوال سید البشر منظوم از تصنیف منیف حضرت مولانا مولوی الحاج شاہ [illegible] صاحب محدث و مفسر حنفی قادری بنگلوری قدس سرہ العزیز جو بیمثل ولاجواب کتاب سیر کا ایک خوشگوار باغ ہے۔ جسکے ۹ چمن ہیں ہر چمن روحانی لذت دینے میں باغ ارم کا نمونہ ہے۔ قصہ نہیں، کہانی نہیں، ناول نہیں بلکہ اپنے نبی امی کی سوانح عمری اور قانون قدرت کا مقدس احوال ہے۔ مسلمانوں کو پاس بجز ان معلومات کے مایۂ سعادت اور کونسی چیز ہو سکتی ہے۔ اس کتاب میں نبی کریم کے نور مبارک کی حقیقت، ماہیت اور کیفیت کا مفصل ذکر اور پھر اس نور مبارک کا آدم علیہ السلام سے حضرت سرور عالم کے جد امجد تک ارحام طیبہ میں منتقل ہونیکا بیان اور آپکی تربیت، ارہاصات، نبوت، دعوت، معجزات، غزوات، خصائص، شمائل، عبادات وغیرہ کے بیانات مدلل و مشرح نہایت تحقیق سے لکھے گئے ہیں۔ اور نظم ایسی صاف اور سادہ ہے کہ ہر نوآموز تک بخوبی پڑھکر اپنے پیارے نبی کے پیارے حالات سے واقف ہو سکتا ہے۔ چونکہ یہ ایسی مقبول عام و خاص کتاب ہے جسکو ملک دکن کے مسلمان مجلسوں اور محفلوں میں بصد شوق و ذوق پڑہا کرتے ہیں۔ اسکا ہر لفظ معنا طیسی جذب و کشش رکھتا ہے اسلئے کہ مصنف علیہ الرحمہ نے مسجد نبوی میں قربت حبیب حاصل کرکے ایک بڑا حصہ مرتب کیا۔ اللہ اکبر ہر شعر مصنف بعد استخارہ لکھتے تھے۔ اور آنحضور نبوی کے محبت و عشق میں سراپا منہمک رہتے تھے اور ہر شعر پر رقت سے آنسو بہاتے تھے اور واقعی مصنف نے اپنی محبت کی پوری داد دی ہے دریا کو کوزے میں بند کیا ہے۔ جبھی تو دکن کے مضافات میں بعض مسلمان ایک دو دو بلکہ تین تین چمن کے حافظ ہیں الغرض مطبع فیض عام بنگلور کنٹونمنٹ میں یکم ذی الحجہ ۱۳۳۹ھ ہجری نبوی میں محمد عبد الرحمن خلف حضرت مولوی غلام محمد صاحب شوکت خوشنویس مدظلہ العالی کے اہتمام سے طبع ہوئی مکرر التماس ہے کہ اس کتاب کی رجسٹری حسب قانون ہو چکی ہے اور مصنف صاحب صوفی کے دوسرے فرزند جناب حاجی محمد عبد القیوم صاحب کو تقسیم ترکہ میں اور کتب کے سوا اس کتاب کے حقوق طبع بہی ملے تھے اب انکے ورثائے جابر نے فروخت کر ڈالا ہے۔ کوئی صاحب کسی حیلہ سے بہی چھاپنے یا چھپوانے کے مجاز نہیں جسقدر جلدوں کی ضرورت ہو پتہ ذیل سے منگوا کر فائدہ حاصل کریں۔

کل فرمائشیں ایم عبد الرحمن تاجر کتب و مالک مطبع فیض عام نمبر (۶۳) لبے مسجد سٹریٹ بنگلور کنٹونمنٹ کے نام آنی چاہئیں

یہ سب کتب ملنے کا پتہ :۔ ایم عبدالرحمن تاجر کتب مالک مطبع فیض عام نمبر ۲۳ سامنے مسجد سٹریٹ بنگلور کنٹونمنٹ

نام کتاب	قیمت
ضرورۃ المسلمین کلاں	۳ر
ایضاً خورد	۹پی
عرفان کی تجلی	۳ر
مجموعۂ خطب علمی	۴ر
خطبۂ توحید	یکروپیہ
مجموعۂ خطب یمن ... مترجم اردو	
از مولوی عبدالحی بنگلوری	۲روپیہ
ہزار مسئلہ	۴ر
ہدایت الاسلام	۸ر
نہایۃ آخرت	۱۲ر
فتویٰ مولانا عبدالحی لکھنوی	۷روپیہ
فتویٰ شاہ عبدالعزیز	۵روپیہ
آداب شرعیہ	۶ر
اوراد رحمانی	۴ر
انیس الواعظین	۲روپیہ
اصلاح الرسوم	۶ر
صراط الاسلام و صراط النجات	۵ر
بہشتی دروازہ	۴ر
بہشتی زیور ... مجلد	۵روپیہ
تقویۃ الایمان	یکروپیہ ۱ر
تذکرۃ المسلمین	۶ر
جمال القرآن	۳ر
چہل حدیث	۴ر
حقیقۃ العلم	۸ر
جواہر ... کامل	یکروپیہ ۱۲
درۃ الناصحین	۲روپیہ
رفاہ المسلمین	۹ر
زاد التقویٰ	یکروپیہ
زواجر ہندی مجلد	۱۲ر
زاد الآخرت	یکروپیہ

نام کتاب	قیمت
زیور زیب النسا	۹ر
صلوۃ الرحمن	۱۲ر
صفائی معاملات	۴ر
ضروریات اسلام	۹ر
علم الفرائض	۵ر
ترجمۂ فقہ اکبر	۷ر
فقہ محمدیہ ... کامل مجلد	۶روپیہ
کسب الانبیا	۲ر
کشف الخلاصہ	۲ر
لغات القرآن	۱۲ر
مناجات مقبول	۱۲ر
مفتاح الصلوۃ فارسی	۱۲ر
ترتیب الصلوۃ	۱۲ر
میراث المسلمین	۶ر
مشکوۃ شریف	۸روپیہ
مظاہر حق کامل	۱۶روپیہ
مجالس الابرار	۶روپیہ
وعظ روزہ	۴ر
وعظ سکھانیوالی کتاب	۲روپیہ
نور نامہ	۱ر
کلید کل	۳ر
فقہ نعمانی ترجمۂ مجموعۂ سلطانی	یکروپیہ
شرح وقایہ اردو کامل	۵روپیہ
گنجینۂ عملیات	یکروپیہ
عملیات نادرہ	۵ر
مشارق الانوار	۴روپیہ
نافع الخلائق	۲روپیہ
رکن دین	یکروپیہ
احمد خاں شیرانی	۲ر
احسن المسائل	۲روپیہ

قصاید شہدا و جنگ و تاریخ

نام کتاب	قیمت
زمزمۂ نعت۔ قصائد مع رسالہ	۸ر
کلام شبلی نعمانی	۸ر
جنان السیر و چمن مجلد	۶روپیہ
اعجاز غوثیہ	۴ر
بہار جنت	۴ر
بہار ولادت	۴ر
بہار خلد	۵ر
باغ رسول	۴ر
تاریخ مکہ شریف	۶ر
جنگنامہ محمد حنیف مجلد	۱۴ر
جنگنامہ حضرت علی	۶ر
جنگنامہ کربلا	۶ر
جنگنامہ خیبر	۴ر
جنگنامہ بدر	۴ر
تاریخ حبیب اللہ	۱۴ر
بہار عرب حرمین شریفین کی زیارت	۴ر
چار یار کی دھوم	۴ر
چار یار کا ڈنکا	۴ر
دیوان لطف	۴ر
رحلت بتول	۲ر
روایت بسم اللہ	۲ر
شہادت نامہ	۲ر
شان رحمت	۱ر
شان قدرت	۱ر
سفرنامہ مخدوم جہانیاں جہاں گشت	۴ر
زیور ایمان	۶ر
شرح سر الشہادتین منظوم مجلد	یکروپیہ
عطر الشہادتین مجلد	۲روپیہ

نام کتاب	قیمت
بہشت بہشت مولوی باقر آگاہ	۲ر
قصۂ زیتون و محمد حنیف	۴ر
قصۂ والی حلیمہ	۲ر
قصۂ ماہ رمضان	۲ر
کرامات محبوب سبحانی	۴ر
زین المجالس مجلد	۱۴ر
گلزار نعت	۵ر
حافظ الاسلام	یکروپیہ
حافظ الایمان	یکروپیہ
دیوان [illegible]	یکروپیہ
گلزار احمدی	یکروپیہ
دیوان قصائد [illegible]	۱۲ر
مخزن اعظم در نعت شہنشاہ عالم	۱۳ر
چمنستان اعظم	۲روپیہ
میلاد محمدی	۵ر
جلوۂ محمدی	۵ر
مولود شہید	۶ر
مجموعۂ معجزات	۴ر
نجم الضیا ہر دو حصہ	۸ر
نعت احمد	۴ر
سچا حال شہادت	۶ر
سبیل نذر حسین	۴ر
مجموعۂ بیاض نوخذ خورشید [illegible]	۸ر
روضۂ نہال اکبر	۶ر
باغ کلام اکبر	۶ر
ریاض اکبر	۱۲ر
قصص الانبیا	۴ر
عجائب القصص	۵ر
دیوان بندۂ رحمن	[illegible]
مصباح المجالس	۴ر